مولفہٗ

حضرت بندگیمیاں سید برہان الدین رحمتہ اللہ علیہ

نبیرۂ حضرت بندگیمیاں سید شہاب الدینؒ ابن حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ لَقَدْ کَانَ فِی قصصھِم عبرَۃُ لا وُلی اُلَا لباب (جز ۱۳ رکوع ٦)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک ان کے (خلفاء اللہؑ کے) حالات میں عبرت

ہے عقل والوں کے لئے

الحمد لله و المنته

شواہد الولایت

مولّفہ

حضرت بندگیمیاں سید برہان الدین رحمتہ اللہ علیہ

نبیرۂ حضرت بندگیمیاں سید شہاب الدینؒ ابن حضرت بندگیمیاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ

مترجم

باھتمام

دارالاشاعت کتب سلف صالحین المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ

واقع دائرہ زمستان پور، حیدرآباد دکن

مطبوعہ

اول ۱۳۷۹ھ

دوم ۱۴۲۲ھ م ۲۰۰۱ء

عرضِ ناشر

زمانہ بدلتا ہے، حالات بدلتے ہیں، زمانہ کے ساتھ ساتھ سماجی، سیاسی، ثقافتی، تہذیبی اور لسانی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ زمانہ کے ساتھ ساتھ اقدار میں بھی تبدیلی آتی جاتی ہے۔ مگر جو قومیں وقت کا ساتھ دیتے ہوے اور بدلتے ہوے حالات کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوے، اپنے اقدار کو سینے سے لگار کھنے میں کامیاب ہوتی ہیں وہی اپنی انفرادیت کو باقی رکھنے اور اس ورثہ کو آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ لازباں اور لامکاں ہے اور ہر زباں اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اسی لیۓ حضور مہدیٔ موعودؑ جہاں بھی تشریف لے جاتے وہیں کی زبان استعمال فرماتے تھے۔ حضور امامناؑ کے بیانِ قران میں مختلف زبانون کے بولنے والے شامل ہوتے تھے مگر ہر شخص اپنی اپنی زبان میں سماعت کرتا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ معجزات میں سے ایک معجزہ تھا۔ ہماری قوم کا ادبی، مذہبی اور علمی سرمایہ تقریبا فارسی اور کچھ حد تک عربی میں تھا۔ بدلتے ہوے حالات اور زمانے کے تقاضوں کے پیشِ نظر جب فارسی کا استعمال متروک ہونے لگا اور اردو پڑھنے اور جاننے والوں کو قومی ادب اور تعلیمات و تاریخ کی ضرورت محسوس ہونے لگی تو اس تشنگی کو دور کرنے کیلیے علمأ قوم نے اردو کو تصنیف و تالیف کا ذریعہ بنایا۔ جہاں تک قدیم علمی اثاثہ کا سوال ہے جو کہ فارسی میں تھا، اسکو اردو میں منتقل کرنے کا بیڑا تنِ تنہا حضرت پیرو مرشد سید دلاور عرف گورے میاں صاحب قبلہؒ نے اٹھایا اور آپ ہی کی کاوشوں کے طفیل قوم کو اس علمی سرمایہ سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملا۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند و جانشین حضرت پیرو مرشد سید خدا بخش رشدی صاحبؒ نے اس سلسلہ کو جاری رکھا اور کئ قومی کتب کا فارسی سے اردو میں ترجمہ فرمایا اور آپ کے بعد آپ کے جانشین حضرت پیرو مرشد سید محمد اسداللہ صاحبؒ قبلہ کی سرپرستی میں آج بھی اشاعت کا کام جاری ہے اور حضرت انعام الرحیم خان صاحب ناظم ادارۂ اشاعتِ کتب سلفِ صالحینِ مہدویہ کی بے لوث اور جانفشاں کاوشوں سے کئ کتب، بشمول زیرِ نظر کتاب طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ شواہد الولایت کی اشاعت ہوے ایک عرصہ ہو گیا ہے اور قومِ مہدویہ کی یہ مشہور اور مستند کتاب اب نایاب ہوگئ ہے۔ اسی وجہ سے اسکی اشاعت کی ضرورت محسوس کی گئ۔

اب وقت اور زمانہ نے ایک اور کروٹ لی ہے جسکی وجہ سے ان کتب کی انگریزی اور دیگر ہندوستانی زبانوں میں ترجمہ اور اشاعت کی شدید ضرورت ہے تاکہ بدلتے ہوے زمانے میں ہمارے نوجوانوں کی علمی ضروریات کی تکمیل ہو سکے اور ساتھ ہی حضور امامنا مہدیٔ موعودؑ کے پیام کو عام کیا جاسکے، قوم میں تعلیم کو عام کیا جاسکے اور قوم کو آپس میں مربوط کیا جاسکے۔ ان ہی مقاصد کے لیے مہدویہ فاونڈیشن کا قیام عمل میں آیا ہے اور کوشش کی جارہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ کتب کی اردو کے علاوہ، انگریزی اور دیگر زبانوں میں اشاعت عمل میں لائی جاسکے۔ اسی سلسلہ کی پہلی کوشش قومِ مہدویہ کی مشہور و معروف کتاب انصاف نامہ کے انگریزی ترجمہ (مترجم: حضرت سید ضیااللہ صاحب قبلہ) کی شکل میں سامنے آئی ہے۔

زیرِ نظر کتاب جناب سید عبدالقادر صاحب عرف عابد (حال مقیم امریکہ) کے مالی تعاون سے ان کی والدہ مرحومہ حضرت خورشید بانو صاحبہؒ اہلیہ حضرت پیرو مرشد سید احمد صاحبؒ (اہلِ پنگوڑی) کے ایصال ثواب کیلیے شایع کی جارہی ہے۔ ادارہ ان کے اس مالی تعاون کے لیے مشکور ہے۔ اس کتاب کی طباعت و اشاعت کے لیے عملی دستِ تعاون دراز کرنے کے لیے ادارہ جناب سید محمد تعلقدار صاحب، جناب ابو لفیض سید احمد صاحب اور مقصود علی خان صاحب کا بھی مشکور ہے۔

مخلص

سید عبداللہ اطہر

معتمد مہدویہ فاونڈیشن

التماس

مصدقانِ حضرت امامنا بندگی میراں سید محمد جونپوری مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمٰن خاتمِ ولایتِ محمدی صلعم سے التماس ہے کہ حضرت امامنا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرتؑ کے صحابۂ کرامؓ کے احوالِ مبارک کے بیان میں قبل ازیں دار الاشاعت کتبِ سلفِ صالحین جمعیتِ مہدویہ کی جانب سے کتاب مولود مولفہ حضرت بندگی میاں عبد الرحمٰنؒ بن حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ سیرتِ امام مہدی موعودؑ کے نام سے شائع کی جاچکی ہے اس کے بعد کی کتاب حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ بن حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؓ کی تالیف مطلع الولایت ہے اور اس کے بعد حضرت بندگی میاں منصور خان برہان پوریؒ کی تالیف جنت الولایت ہے یہ دونوں کتابیں بھی دار الاشاعت ہذا کی جانب سے طبع ہوچکی ہیں، کتاب ہذا کے مولف حضرت بندگی میاں سید برہان الدینؒ نبیرہ حضرت بندگی میاں سید شہاب الدینؓ بن حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ المعروف میاں شاہ برہان رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے جو ابتدائے کتاب میں ہے یہ ظاہر ہے کہ مطلع الولایت اور جنت الولایت کو پیش نظر رکھکر حضرت موصوفؒ نے مزید معلومات دیگر کتبِ نقلیات مثلاً انصاف نامہ و حجۃ المنصفین وغیرہ سے فراہم کرکے اس کتاب کی تالیف فرمائی ہے اور بعض نقول اس میں ایسے بھی ہیں جو محض مولفؒ کی سماع پر مبنی ہیں، اس کتاب کا سنِ تالیف ۱۰۵۲ھ ہے، اس کے بعد جو جامع ترین کتاب سیرتِ امامؑ کے موضوع پر لکھی گئی وہ معارج الولایت حضرت بندگی میاں سید محمودؒ نبیرۂ حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کار آخر حاکمؒ کی تالیف ہے اس کا سن تالیف ۱۰۷۶ھ ہے یہ کتاب بھی انشاء اللہ تعالیٰ دار الاشاعت ہذا کی جانب سے طبع ہوگی، ان کتب کے علاوہ جو مشہور و معروف کتابیں علی الخصوص صحابۂ کرامؓ کی سیرت میں ہیں ان میں سے ایک پنج فضائل حضرت بندگی میاں سید روح اللہ نبیرہؒ حضرت بندگی میاں سید ابراہیمؒ بن حضرت حسن ولایتؓ کی تالیف ہے اس کا سنِ تالیف ۱۰۹۴ھ ہے یہ کتاب دار الاشاعتِ ہذا کی جانب سے شائع ہوچکی ہے دوسری کتاب تذکرۃ الصالحین حضرت بندگی میاں سید حسین عرف حضرت عالم سید ن میاں صاحبؒ نبیرۂ حضرت بندگی میاں سید علی ستونِ دینؓ کی تالیف ہے اس کا سنِ تالیف ۱۱۰۶ھ ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت بھی عنقریب ہوجائیگی، سلفِ صالحینؒ کی یہی کتابیں خلف کا صحیح ماخذ ہیں اور ان سب کتابوں کے مندرجات تا بحدِ مطابقت باہم دیگر معتبر و مستند ہیں اور انہی کتب متذکرۂ بالا کی مندرجہ نقول کا خلاصہ اس فقیر راقم الحروف نے اردو میں منظوم کیا اور اس کو بوستانِ ولایت سے موسوم کیا ہے جس کے چھ حصوں میں سے چار حصے تا حال ہدیۂ ناظرین کئے جاچکے ہیں، مولفِ کتابِ ہذا حضرت بندگی میاں سید برہان الدینؒ کے حالات میں ایک مختصر اور

جامع رسالہ مولوی سید اللہ بخش صاحب توحید نے ۱۳۴۸ھ میں لکھا تھا جو شائع ہو چکا ہے اس میں حضرت موصوفؒ کی پیدائش سے وفات تک کے حالات کے مختصراً ذکر کے ساتھ حضرت موصوفؒ کی تصانیف کا ذکر اس طرح مرقوم ہے :۔

آپکے علم وفضل کے تبحر کا ثبوت آپکی تصنیفات وتالیفات ہیں جن کی تعداد تین سو سے بھی زیادہ بیان کی گئی ہے آپکی مصنفہ کتب جن میں بعض نسخے خود آپکے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں اور آج بھی موجود ہیں حسب ذیل ہیں (۱) دلائل المبین علی سبیل المومنین (۲) حدیقۃ الحقائق حقیقۃ الدقائق (دو ضخیم جلدوں میں جس کو عرف عام میں دفتر اول ودوم کہتے ہیں) (۳) تذکرۃ العلماء المصدقین (۴) رسالہ حجۃ المتین (۵) عشر المکتوب نخر المرغوب (۶) مکتوب بنام کامیاب خاں حاکم بیں (۷) علوم اربعہ (۸) حل المشکلات فی ثبوت امام مہدی موعودؑ (۹) مکتوب بنام ابو القاسم قاضی فرہ مبارک (۱۰) رسالہ اثبات دیدار باری تعالیٰ (۱۱) رسالہ در بحث ابطال رفع الیدین فی الدعا بعد الصلوٰۃ الفریضۃ (۱۲) شواہد الولایت (۱۳) نصائح (۱۴) شواہد المہدیت (۱۵) منہاج التقویم یہ منہاج التقویم میاں عالم باللہؒ کی تصنیف کے علاوہ ہے یہ وہ تصانیف ہیں جو قوم میں متداول اور ہر جگہ دستیاب ہو سکتی ہیں ان کے علاوہ جس قدر تصانیف ہیں ان کا ذکر کتب سیر وتواریخ میں ملتا ہے مگر ان کے قلمی نسخے ناپید ہیں (رسالۂ حالات شاہ برہانؒ مطبوعہ ص ۱۲) نیز اسی رسالہ میں ہے :۔

آپکی تیسری تصنیف رسالۂ حجۃ المتین ہے جس میں آپ نے آیاتِ قرآنی اور احادیث نبوی کے متشابہ فرمان جمع کر کے ان پر مبسوط بحث فرمائی ہے (رسالۂ حالات شاہ برہانؒ مطبوعہ ص ۱۴)

متذکرۂ بالا کتب ورسائل کے علاوہ حضرت شاہ برہانؒ کے ایک رسالہ خلاصۃ التقلید کا ذکر بھی بعض تحریرات میں ملتا ہے ان کتب ورسائل میں سے الحمد للہ رسالۂ حجۃ المتین معہ ترجمہ دار الاشاعت ہذا کی جانب سے شائع کیا جا چکا ہے اور اب یہ ضخیم کتاب شواہد الولایت بھی کئی نسخوں سے مقابلہ اور تصحیح کے بعد مع ترجمہ شائع کی گئی ہے اس کے ترجمہ کے وقت مزید اس کا ایک نسخہ جناب مشائخ سید عالم ولد سید میرانصاحب مہدوی ساکن پالن پور کے کتب خانہ سے دستیاب ہوا جس کا سال کتابت ۱۲۳۷ھ ہے اس نسخہ کے مقابلہ سے بھی اس کی تصحیح میں مدد لی گئی اور بحمد اللہ یہ کام انجام پایا فقط المرقوم ۷ ماہ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

راقم

فقیر حقیر سید خدا بخش رشدی مہدوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اعطی الانبیاء والرسل شواھدات المتین ثم جعل شواھداتھم مصداقا لجمیع الاولیاء الکمل ھذا سبیل المومنین من یھد اللہ فھو المھتدی بفضلہ ولو کان للحق شاھد واحد ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ ولو کان للصدق الف شاھد والصلوٰۃ علی خاتم نبیہ محمد المصطفی صاحب الآیات البینات والسلام علی خاتم ولیہ محمد المھدی مظھر الشواھدات المبینات ثم الرضوان من الملک المنان علی آلھما واصحابھما واجب الاکرام والتابعین لھما من الخاص والعام الی یوم القیام۔ اما بعد میگوید فقیر حقیر کثیر التقصیر خاکپائے جملہ مصدقان حضرت خاتم الاولیاء محبوب ملک العلام امیر سید محمد مھدی موعود علیہ السلام کمینہ کمترین عاجز المسکین غریب الحزین اسمہ برھان الدین ابن امیر سید اللہ بخش ابن امیر سید یحیی الدین ابن امیر سید المرشدین امیر شھاب الحق والملۃ والدین ابن امیر المومنین حاکم المتقین سلطان نصیر بدر منیر بشیر نذیر نظیر حضرت امیر کل امیر میر السید خوندمیر رضی اللہ عنھم اجمعین وغفر اللہ لی ولسائر المومنین کہ چوں این

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے انبیاء و مرسلین کو مضبوط شواہد عطا فرمائے پھر انکے شواہد کو اولیاء کاملین کا مصداق بنایا، یہ ایمان والوں کا راستہ ہے، اللہ نے اپنے فضل سے جس کی رہبری کی وہ راہ پاتا ہے اگرچہ کہ حق کا گواہ ایک ہی ہو اور جسکو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے تو اس کی کوئی رہبری کرنے والا نہیں اگرچہ راہ صداقت کے ہزار گواہ موجود ہوں، اور درود نازل ہو خاتم انبیاء محمد مصطفےٰ پر جنھیں آیات بینات (کھلی نشانیاں) دیگئی ہیں اور سلام اللہ کا خاتم ولی محمد مہدی پر جو براہین واضحہ کے مظہر ہیں، پھر خوشنودی سب سے بڑے احسان کرنیوالے بادشاہ کی ان دونوں کے آل و اصحاب واجب الاکرام اور انکے تابعین خاص و عام پر قیامت تک بعد حمد و صلوٰۃ فقیر حقیر کثیر التقصیر جملہ مصدقان حضرت خاتم الاولیاء محبوب ملک العلام امیر سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کا خاکپا ناچیز و کمترین عاجز و مسکین غریب حزین مسمّی برہان الدین ابن امیر سید اللہ بخش ابن امیر سید یحیی الدین ابن امیر سید المرشدین امیر سید شہاب الحق و الملۃ والدین ابن امیر المومنین حاکم المتقین سلطان نصیر بدر منیر بشیر و نذیر نظیر حضرت امیر کل امیر میر السید خوندمیر رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور سب مومنوں کو مغفرت عطا فرمائے عرض کرتا ہے کہ جب یہ ضعیف بروز دوشنبہ بتاریخ ۷ ماہ رمضان ۱۰۵۲ھ ایک ہزار باون ہجری نبی آخر

۷ ماہِ رمضان ۱۰۵۲ھ میں مدینۂ منورہ میں تشریف فرما رہے۔

ضعیف بروز دوشنبہ بتاریخ ہفتم ماہِ رمضان سنہ ۱۰۵۲
یکہزار و پنجاہ و دو از ہجرت پیغمبرِ آخر زمانؑ شدہ کہ
بشرف زیارت روضۂ متبرکہ منورہ مطہرہ مقدسہ
کالبیت العتیق امام المشارق والمغارب بالتحقیق
مشرف شدیم ثم من بعد ذالک اکثر مخلصان و مخلص
زادگان کہ از قید تقلید مشائخ زمانہ آزادگان بودند آمدہ
و تصدیق امیر بتحقیق تازہ کردہ اند و بعضے کسان تقلید علماء
زمانۂ سلف و خلف و مشائخ متقدمین منظور داشتہ و
تقلید مشائخ عصر یکسو نہادہ قبول این معنی نمودہ اند
بموافق اجماع علماء سلف و خلف و مشائخ آمدہ
من یہد اللہ فلا مضل لہٗ من بعدہٖ و بعضے کسان
در انکار و تفحص سکوت ورزیدہ اند آرے من یضلل
اللہ فلا ہادی لہٗ حاصل الغرض من بعد ذالک
بعضے محبان صادق الاخلاص و مخلصان راسخ الاعتقاد
باختصاص کہ خلان یقینی و اخوان دینی اند سلمہم اللہ
تعالیٰ عن الآفات و بلیات الزمان و رزقہم
اللہ خیر الدنیا والآخرۃ مع سلامۃ الایمان
خصوصاً المحب العزیز الملی بالاخلاص و
التمیز قاضی ابوالقاسم ابن المرحوم والمغفور
قاضی بدر الدین فراہی زاد اللہ محبتہٗ الی اللہ
واستغنائہٗ عما سوی اللہ بایں فقیر احقر الناس
بارہا بطریق التماس معلوم کردہ اند کہ اگر چند بہرہ مند
دل پسند با حق میبود در باب سیر حضرت خاتم سرور امیر البر
والبحر امام محمد مہدی موعود علیہ السلام می بود بہتر بود تا بہ
کسان را کیفیت احوالات حضرت سرور کائنات امام کہ

زماں صلعم شرف زیارت سے روضۂ متبرکہ منورہ مطہرہ امام المشارق
والمغارب بالتحقیق کے جو بیت العتیق (خانۂ کعبہ) کی طرح
مقدس ہے مشرف ہوا اس کے بعد اکثر مخلصین اور مخلص زادے
جو مشائخین زمانہ کی تقلید کی قید سے آزاد تھے آئے اور
از سر نو تحقیق کے ساتھ حضرت امیر مہدی موعودؑ کی تصدیق کی
اور بعضوں نے علماء زمانہ سلف و خلف اور مشائخین متقدمین
کی تقلید کو پیش نظر رکھکر اور زمانہ حال کے مشائخین کی تقلید سے
کنارہ کر کے علماء و مشائخین سلف و خلف کے اجماع کی
موافقت میں اس معنی کو قبول کیا ہے۔ ہاں جس کو اللہ تعالیٰ
راہ دکھائے اس کے بعد اس کو کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں۔ اور
بعضوں نے انکار و جستجو میں پڑ کر خاموشی اختیار کی ہے ہاں
جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کا کوئی رہنما نہیں حاصل مطلب
یہ کہ اس کے بعد بعضے دلی خلوص رکھنے والے دوستوں اور
مضبوط اعتقاد رکھنے والے مخلصوں نے جو خاص الخاص
دوستانِ یقینی اور برادرانِ دینی ہیں اللہ تعالیٰ انکو زمانے کی
بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رکھے اور انکو دنیا اور آخرت کی
بھلائی روزی کرے ایمان کی سلامتی کے ساتھ خصوصاً محب
عزیز اخلاص و تمیز سے معمور قاضی ابوالقاسم فرزند قاضی
بدر الدین مرحوم و مغفور فراہی اللہ تعالیٰ انکی محبت
اپنی جانب اور بڑھائے اور ماسوا اللہ سے انکی بے نیازی
میں ترقی دے کئی بار از راہِ التماس یہ ظاہر کیا کہ اگر چند
اجزاء کار آمد پسند خاطر حقیقی واقعات کے ذکر پر مشتمل حضرت
خاتم سرور امیر البر والبحر امام محمد مہدی موعودؑ کی سیرت کے
باب میں ہوتے تو بہتر ہوتا سب لوگوں کو حضرت سرور
کائنات امام علیہ السلام کے حالات جن کی ذات

و اما السائل فلا تنہر

ذات پیغمبر صفات خاتم الاولیاءؑ است از ابتدا تا انتہا معلوم شدے و چوں کتاب کلیۂ آں منقولات ہمراہ ایں فقیر نبود کہ ایشاں را نمودے بنابر بحکم آیۃ کریمہ وَاَمَّا السَّائِل فلا تنہر التماس شاں قبول نمودیم و بمقتضائے مرتضائے آیۃ عظیمہ واما بنعمۃ ربک فحدّث دریں باب کتاب شروع کردیم و از کتب متفرقات من المنقولات حضرت امام علیہ السلام خصوصاً حجۃ المنصفی و انصافنامہ مولانا میاں ولی یوسفؒ وھو من کبار التابعین و از مطلع الولایۃ کہ تصنیف سید السادات عالی درجات امیر سید قاسم رحمۃ اللہ علیہ ابن امیر سید یوسفؒ ابن امیر سید یعقوبؓ ابن بندگی حضرت میراں سید محمود ثانی مہدی وھو ابنہٗ رضی اللہ عنہ و نیز از کتاب جنۃ الولایۃ مولانا منصور خاں برہان پوری انتخاب کردہ بطریق خیر الکلام ما قل و دل مختصر و موزوں قرار دادہ آں کلام عجیب را علیٰ احسن الترتیب نوشتہ آمد و از ابتداء تولد حضرت خاتم الاولیاء تا انتہاء رحلت آنحضرت امام الاتقیاء مسطور گشت فاما ناظر را می باید کہ بر حکم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و قول مرتضوی رضی اللہ عنہ کہ لا تنظر الیٰ من قال وانظر الیٰ ما قال است منظور دارد تا در زمرۂ فبشر عبادِ الذین یستمعون القول و یتبعون احسنہٗ مشرف شود و از تعصب و عناد دور دور رود تا داخل آں

پیغمبر صفات خاتم الاولیاءؑ ہے ابتدا سے انتہا تک معلوم ہوتے اور چونکہ کوئی جامع کتاب اُن منقولات کی اس فقیر کے ہمراہ نہیں تھی جو انکو دکھلاتا بنابریں مطابق حکم آیۂ کریمہ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْہَرْ (اور سائل کو رد نہ کر) انکے التماس کو قبول کیا اور آیت شریفہ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (اور اپنے رب کی نعمت کا بیان کر) کے مقتضائے پسندیدہ کی تعمیل میں اس باب میں کتاب کا آغاز کیا، اور کئی ایک کتب منقولات حضرت امام علیہ السلام سے خصوصاً حجۃ المنصفی اور انصافنامہ سے جو مولانا میاں ولی یوسفؒ کی تالیف ہے آپ جلیل القدر تابعین سے ہیں اور مطلع الولایت سے جو سید السادات عالی درجات امیر سید قاسم رحمۃ اللہ علیہ بن امیر سید یوسفؒ ابن امیر سید یعقوبؓ ابن بندگی حضرت میراں سید محمودؓ ثانیِ مہدیؑ کی تصنیف ہے اور میراں سید محمود ثانیِ مہدیؑ ابنِ مہدیؑ ہیں رضی اللہ عنہ نیز کتاب جنت الولایت سے جو مولانا منصور خاںؒ برہان پوری کی تالیف ہے انتخاب کر کے بطریق خیر الکلام ما قلّ و دلّ (اچھا کلام وہی ہے جو مختصر اور مدلل ہو) مختصر و موزوں قرار دیکر اس کلام عجیب کو اچھے اسلوب و ترتیب سے لکھا گیا اور حضرت خاتم الاولیاءؑ کے آغازِ تولد سے آنحضرت امام الاتقیاء کی انتہاء رحلت تک کے واقعات لکھے گئے پس ناظر کو چاہیئے کہ بحکم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ارشاد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو لا تنظر الیٰ من قال وانظر الیٰ ما قال (کہنے والے کو نہ دیکھ اُس کے قول کو دیکھ) ہے اس کو پیش نظر رکھے تاکہ فرمان خدا پس بشارت دے میرے اُن بندوں کو جو

حدیث نبویؐ اور ارشادِ علیؓ
لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال

طائفہ نہ گرود کہ حقتعالیٰ درباب ایشاں
فی فرماید واذلم یھتدوا بہ
فسیقولون ھٰذا افک قدیم
وفی الاٰیۃ واذا تتلیٰ علیھم
اٰیاتنا قالوا قد سمعنا
لونشاء لقلنا مثل ھٰذا ان
ھٰذا الّا اساطیر الاولین
قال علیہ السلام للخاص
والعام الدین کلہ انصاف
رحم اللہ من انصف
وللہ در المقال لمن
قال ؎

بیت

از رہِ انصاف نگر زور نیست
گر تو نہ بینی دگرے کور نیست

واضح باد کہ چوں دریں کتاب عالی خطاب
مستطاب بعون الملک الوہاب بیان شواہدات
واضحات وآیات بینات ومعجزات لائحات
وخارق عادات حضرت خاتم ولایتِ محمدی اعنی
امام محمد مہدی موعودؑ وقوع یافتہ است و
لہٰذا علیٰ حسب البیان بموافق
الکلام العیان نام ایں کتاب شواھد
الولایۃ المحمدیۃ علیٰ قواعد الحجۃ
المھدویۃ نہادہ شد السعی منی والاتمام
علی اللہ وما توفیقی الّا باللہ العلی العظیم

بات سُنا کرتے ہیں اور اچھی بات پر چلتے ہیں مہدی کی بشارت
یافتہ گروہ میں داخل ہونیکے شرف سے مشرف ہو اور تعصب
اور بغض وعداوت سے دور دور رہے تاکہ اس جماعت میں
داخل ہو جسکے بارے میں حق تعالیٰ فرماتا ہے اور جب اس
کے ذریعہ سے ہدایت نہ پائی تو یہ لوگ اب کہیں گے کہ یہ تو
قدیمی جھوٹ ہے۔ اور ایک آیت میں ہے اور جب پڑھی
جاتی ہیں ان پر ہماری آیتیں تو کہتے ہیں کہ ہاں ہم سُن
چکے اور اگر ہم چاہیں تو کہہ لیں اسی طرح کا اور کچھ بھی نہیں
یہ تو کہانیاں ہیں اگلے لوگوں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے سب خاص وعام کے لئے فرمایا ہے دین سراپا انصاف
ہے حق تعالیٰ منصف پر رحم فرمائے اور اللہ بھلا کرے
کہنے والے کا جس نے کہا ہے ؎

ترجمۂ بیت

از رہِ انصاف دیکھ تجھ پہ تقاضا نہیں
گر تو نہ دیکھے نہ دیکھ دوسرا اندھا نہیں

واضح ہو کہ چونکہ اس پسندیدہ کتاب عالی خطاب میں بتائید
ملک وہاب واضح شواہد روشن دلائل، کھلے معجزات
اور خوارق عادت حضرت خاتم ولایتِ محمدی یعنے امام محمد
مہدیِ موعودؑ کے مذکور ہوئے ہیں اس لئے اس کتاب کے
بیان کے مطابق کلام ظاہر وعیاں کے موافق اس کتاب کا
نام شواھد الولایۃ المحمدیۃ علیٰ قواعد
الحجۃ المھدویۃ رکھا گیا ہے، کوشش میری
طرف سے اور اس کی تکمیل اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے اور
مجھے جو یہ توفیق ہوئی ہے محض اللہ بزرگ وبرتر کی عطا
ہے اللہ تعالیٰ میرے لئے کافی ہے میں نے اپنا کام اللہ

حسبی اللہ وفوضت امری الی اللہ ومن
یعتصم باللہ فقد ہدی الی صراط مستقیم و
بحکم الآیۃ فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ
وفی الحدیث من اخلص للہ اربعین صباحًا
ظہرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ الی لسانہ
و دریں کتاب فی المعنی افصل الخطاب چہل ابواب
قرار دادہ شد کہ در ہر حرفے صد صد کلمہ مندرج است
و در ہر کلمہ صد صد نقطے و در ہر نقطے صد صد فصلے
و در ہر فصلے صد صد بابے و در ہر بابے صد
صد ہزار کتابے مضمر است
فہو من فہم قولہ تعالیٰ
مثل الذین ینفقون اموالہم
فی سبیل اللہ کمثل حبۃ
انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ
مائۃ حبۃ واللہ یضٰعف
لمن یشاء سر ایں معنی آنست
فہرست ابواب ہذا الکتاب۔

کے سپرد کیا ہے اور جو اللہ کا سہارا لے پس وہ سیدھے
راستہ کی طرف ہدایت پانیوالا ہے اور از روے حکم آیت
ہذا پس پوری ہوچکی اس کے پروردگار کے وعدہ کی مدت چالیس
راتیں اور از روئے مضمونِ حدیث ہذا جس نے خالص کیا اللہ
کے لیئے چالیس صبحیں (یعنے چالیس دن کامل خلوص کے ساتھ
اللہ کی عبادت میں گزارا) تو پھوٹ پڑتے ہیں حکمت (دانائی)
کے چشمے اُس کے دل سے اس کی زبان کی طرف۔ اس کتاب
میں جو فی الحقیقت فصل الخطاب ہے چالیس ابواب قرار دیئے
گئے ہیں ایسے کہ ہر حرف میں سو سو کلمے درج ہیں ہر کلمہ میں
سو سو نقطیں ہیں ہر نقطہ میں سو سو فصل ہیں اور ہر فصل میں سو
سو باب ہیں اور ہر باب میں سو سو ہزار کتابیں پوشیدہ
ہیں، یہ بات سمجھہ والا ہی سمجھہ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے اُن لوگوں کی مثال جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ
کے راستہ میں اُس دانے جیسی ہے جس سے سات بالیں
اگیں کہ ہر بالی میں سو سو دانے ہیں اور اللہ بڑھاتا ہے
جس کے لیئے چاہتا ہے۔ اُسی معنی کا راز ہے۔ اور اس
کتاب کے ابواب کی فہرست یہ ہے:۔

باب اول

دربیان آفرینش نور محمدی باوے حقیقت پیدائش روح مہدی موعود صلی اللہ علیہما وعلی آلہما و اصحابہما وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً قال اللہ یا ایہا الناس قد جاءکم برھان من ربکم وانزلنا علیکم نوراً مبینا وفی الآیۃ قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین وفی الآیۃ فاٰمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا ای معہ بدانکہ دریں آیات مذکورہ از اشارات الفاظ نور مراد نور نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم است وظہور ولایت ذات آنحضرتؐ کہ برخاتم اولیاء است علیہ السلام وکذا قد ورد فی الاحادیث الصحیحۃ فمنہا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوّل ما خلق اللہ نوری وفی روایۃ انا من نور اللہ والمومنون من نوری وفی روایۃ انا من نور اللہ وخلق کل شئ من نوری فاعلم ایہا المصدق بیان خلقت ایں نور مذکور

پہلا باب

نور محمدی کی پیدائش کے بیان میں اس کے ساتھ روح مہدی موعود صلی اللہ علیہما وسلم تسلیما کثیراً کثیراً کی پیدائش کی حقیقت کے بیان میں۔ فرمان حق تعالیٰ ہے اے لوگو آچکی ہے برہان (واضح دلیل) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اتارا ہے ہم نے تم پر کھلا نور اور آیت شریفہ میں ہے آچکا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کتاب۔ نیز آیت شریفہ میں ہے پس ایمان لے آؤ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جس کو ہم نے اتارا ہے۔ یعنی جس کو رسول کے ساتھ اتارا ہے مجاننا چاہیئے کہ ان مذکورہ آیات میں الفاظ نور کے اشارات سے مراد نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اور ولایت ذات آنحضرتؐ کا ظہور ہے جو خاتم اولیاء سے ہوا ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ایسا ہی احادیث صحیحہ میں بھی آیا ہے جن کے منجملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی میرا نور ہے اور ایک روایت میں ہے میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور سب مومن میرے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور ایک روایت میں ہے میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا اور ہر چیز میرے نور سے پیدا کی گئی ہے پس معلوم کر اے مصدق کہ نور مذکور کی پیدائش کا بیان جو تمام خلق کے

مکتوب ملتان
رسالہ

باجمیع خلقت از کتب معتبرہ و سیر مشتہرہ مشہور است
فاما درینجا غرض ازیں آیات و احادیث محمدیہ
بیان خلقت روح حضرت مہدیت صلی اللہ علیہما
وسلم پس نقلے صحیح و متواتر دریں باب از زبان امیر
زمرۂ اولوالالباب کہ انہ کان مبین
الاحادیث والکتاب بافہم و انصاف بشنو
و دریاب یعنی سلطان نصیر بدر منیر مخبر الضمیر
بشیر و نذیر الوالامیر سند گیمیا نسید خوندمیر صدیق مہدیؑ
رضوان اللہ علیہ ابدی در رسالۂ مکتوب
ملتان بدلائل قاطعہ عیان می فرمایند کہ ہمہ سالکانِ
راہِ حق و جویندگانِ ذاتِ مطلق اوّل ما خلق
اللہ نوری را در دو وجہ ثابت کردہ اند یکے
ولایت دوم نبوت و ہر دو وجہ را تمثیل با آفتاب
و ماہتاب می آرند ولایت را تمثیل با آفتاب بر منہد
و نبوت را بہ ماہتاب و ہمہ انبیاءؑ و اولیاءؒ را
منازل داشتہ اند

بیت

بود نورِ نبیؐ خورشید اعظم
گہ از موسیٰؑ پدید و گہ ز آدمؑ

انتہی نقلہ ایضاً یقال فی النظم عن
اصحاب المہدی الموعود علیہ السلام
واقف اسرار یا سہ سرّی ابن خواجہ طہٰ و
لقبہٗ مہری رضی اللہ عنہ

شمعِ ولایت چو بود آفتاب
نورِ نبوت بمثل ماہتاب

ساتھ ہے معتبر کتب سیرت وغیرہ میں مشہور و معروف ہے
لیکن اس جگہ ان آیات اور احادیث محمدی کے ذکر سے ہماری
غرض روح حضرت مہدیؑ کی خلقت کا بیان ہے (جو باطن
نبی ہے) صلی اللہ علیہما وسلم پس نقل صحیح اور متواتر جو اس باب
میں ہے سرگروہ زمرۂ اہلِ دانش کی زبانی جو کہ مبیّن خاص
احادیث و آیاتِ کتابِ الٰہی کا ہے فہم و انصاف کے
ساتھ سن اور حقیقت کو معلوم کر یعنے سلطان نصیر بدر منیر
مخبر ضمیر بشیر و نذیر اولوالامیر سند گیمیا نسید خوندمیر صدیق مہدیؑ
رضوان اللہ علیہ ابدی نے اپنے رسالہ میں جو مکتوب ملتان
سے موسوم ہے قطعی دلائل سے واضح فرمایا ہے کہ تمام راہِ
طلبِ حق کے چلنے والوں اور ذاتِ مطلق کے ڈھونڈھنے
والوں نے (فرمانِ نبیؐ) پہلی چیز جو کہ اللہ نے پیدا کی میرا
نور ہے کی دو وجہیں قائم کی ہیں ایک ولایت دوسری
نبوت اور دونو وجہوں کی تمثیل ہیں آفتاب اور
ماہتاب کو لاتے ہیں ولایت کو مثل آفتاب ٹھہرا لیتے
ہیں اور نبوت کو مثل ماہتاب اور تمام انبیاءؑ اور اولیاءؒ
کو منازل قرار دیتے ہیں (ترجمہ) بیت

نبیؐ کا نور ہے خورشید اعظم بن کے جو چمکا
کبھی موسیٰؑ سے ظاہر اور کبھی آدمؑ سے تھا پیدا

مکتوب ملتانی کی نقل یہاں ختم ہوئی نیز ایک نظم کہی
ہوئی حضرت مہدیِ موعودؑ کے ایک صحابی واقف
اسرار یا سہ سرّی ابن خواجہ طہٰ الملقب بہ مہری رضی اللہ
عنہ کی ہے

(ترجمۂ نظم)

شمعِ ولایت کا ہے جوں آفتاب
نورِ نبوت کا ہے جوں ماہتاب

ماہ ز خورشید بود مقتبس
از رہِ معنیش نہ از راہِ حس
لیک وے از ذاتِ قدم مستفضی
چونکہ از و جملہ رسول و نبی
شمسِ ولایت کہ باحمد بداست
خاتمِ آں ذاتِ شریفت شدہ است
آنکہ ز مشکوٰۃ تو مفضل ز کل
وقد مصابیح قلوب الرسل
ہانکہ ز تو جملہ مضیٔ و صبیح
شد ز صفی تا کہ نزولِ مسیح
زانکہ بکینت شدہ بوالقاسمی
قاسمِ فیضِ اقدس آں حاکمی

یوئدہ علیٰ ھٰذا ما ذکر فی حاشیۃ الفصوص
ان الرسل کلھم یاخذون العلم من
خاتم الرسل وخاتم الرسل یأخذ
العلم من باطنہ من حیث انہ خاتم
الاولیاء لان الولایۃ التی ختم علیٰ خاتم
الاولیاء ھی الولایۃ المصطفویۃ سمّاہ
بالولایۃ الشمسیۃ وولایۃ الاولیاء
یسمیٰ بالولایۃ القمریۃ لانھا ماخوذۃ من
الولایۃ المستفادۃ کنور القمر من الشمس
فالحاصل ان الرسل والاولیاء کلھم
یاخذون العلم من مشکوٰۃ خاتم الاولیاء
ولھٰذا یقال لہ شمس الولایۃ وسائر الانبیأ
والاولیاء کمنازل فی السماء فبھذا الاعتبار

ماہ جو خورشید سے ہے مقتبس
از رہِ معنیٰ ہے نہ از راہِ حس
ذاتِ قدم سے وہ مگر مستفضی
جس طرح سب اُس سے رسول و نبی
شمسِ ولایت جو تھا احمد کے نام
خاتم اُسی کا تو ہوا اے امام
تیری ہی مشکوٰۃ فزوں ترے کُل
سلگے ہیں فانوسِ قلوبِ رُسُل
ہاں ہیں سبھی تجھ سے مضیٔ و صبیح
از صفی اللہؑ تا عیسیٰ مسیحؑ
کنیت ابوالقاسم ہے تیری شہا
قاسم اُس حاکم کے ہے تو فیض کا

اسی کی تائید ہوتی ہے اُس بیان سے جو حاشیۂ فصوص
میں مذکور ہے کہ سب انبیاء و رسلؑ علم پاتے ہیں خاتم رسلؐ
سے اور خاتم رسلؐ علم پاتے ہیں اپنے باطن سے اس
حیثیت سے کہ وہ خاتم الاولیا ہے کیونکہ خاتم الاولیاء
پر جو ولایت ختم ہوئی ہے وہ ولایت مصطفویہ ہی ہے
جس کا نام ولایتِ شمسیہ ہے دیگر اولیاء کی ولایت
ولایتِ قمریہ سے موسوم ہے کیونکہ وہ ماخوذ ہے اُس
ولایت سے جو حاصل شدہ ہے (ولایتِ مصطفویہ سے)
مانند نورِ قمر کے جو حاصل شدہ ہے شمس سے پس حاصل یہ کہ
تمام رُسُل اور اولیاءؒ علم پاتے ہیں خاتم الاولیاءؐ کے
مشکوٰۃ سے اور اسی لئے خاتم الاولیاء کو شمس ولایت
کہا جاتا ہے اور سب انبیاءؑ و اولیاء مانند منازلِ آسمانی
کے ہیں پس اسی اعتبار سے فرمایا ہے رسولِ مختار صلی اللہ علیہ و

قال رسول اللہ المختار صلی اللہ علیہ وعلی
آلہ الاخیار الولایۃ افضل من النبوۃ
ایضاً قد شرح ھذا الحدیث فی تفسیر عمدۃ
تحت ھذہ الآیۃ واتخذ سبیلہ فی البحر
عجبا فی قصۃ خضرؑ قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الولایۃ افضل من النبوۃ بخمسۃ
اوجہ اولھا الولایۃ صفۃ الخالق و
النبوۃ صفۃ المخلوق وثانیھا الولایۃ
اشتغال مع اللہ والولایۃ اشتغال مع
الخلق وثالثھا ان الولایۃ امر الباطن
والنبوۃ امر الظاھر ورابعھا ان الولایۃ
خاصۃ والنبوۃ عامۃ وخامسھا ان
الولایۃ لانھایۃ لہ والنبوۃ لہ نھایۃ
وقیل مرتبۃ الولایۃ افضل من مرتبۃ
النبوۃ لان النبوۃ اظھار الدعوۃ وھو
اشتغال جلیّ مع الخلق والولایۃ سر
مخفی وشغل مع اللہ فھو افضل انتھی
فاعلم ایھا المصدق مقام ولایت ونبوت
ہر دو صفت محمد است صلی اللہ علیہ وسلم ولایت
باطن آنحضرتؐ ونبوت ظاہر او کما قال اولوا الامیر
میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ ان النبوۃ ھی
ظاھر النبی والولایۃ ھی باطنہ فقط فاعلم
ایھا المصدق فختم اللہ النبوۃ علی
خاتم النبیؐ والولایۃ علی خاتم
الولی وھما واحد بحکم الدلائل

علی آلہ الاخیار نے کہ ولایت افضل نبوت سے ہے نیز
اس حدیث کی شرح تفسیر عمدہ میں ہے آیت واتخذ
سبیلہ فی البحر عجبا (اور مچھلی نے اپنا رستہ کرلیا
دریا میں عجیب طرح) کے تحت خضرؑ کے قصہ میں کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولایت افضل ہے نبوت
سے پانچ وجہوں سے (۱) پہلی وجہ یہ کہ ولایت صفت
خالق بھی ہے اور نبوت صرف صفت مخلوق ہے (۲) دوسری
وجہ یہ کہ ولایت اللہ کے ساتھ مشغولیت کی صفت ہے
اور نبوت خلق کے ساتھ مشغولیت کی صفت ہے (۳) تیسری
وجہ یہ کہ ولایت امر باطنی ہے اور نبوت امر ظاہری ہے
(۴) چوتھی وجہ یہ کہ ولایت صفت خاصہ ہے اور نبوت صفت
عامہ اور (۵) پانچویں وجہ یہ کہ ولایت کی انتہا نہیں ہے اور
نبوت کی انتہا ہے اور کہا گیا ہے کہ مرتبۂ ولایت افضل
ہے مرتبۂ نبوت سے کیونکہ نبوت دعوت الی اللہ کا
اظہار ہے اور وہ مشغول ہونا ہے خلق کے ساتھ ظاہرا اور
ولایت راز مخفی ہے اور مشغول رہنا ہے اللہ کے ساتھ
پس وہی افضل ہے انتہیٰ پس معلوم کر اے مصدق
کہ مقام ولایت اور مقام نبوت دونو صفتیں محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہیں ولایت آنحضرتؐ کا باطن ہے اور
نبوت آپ کا ظاہر چنانچہ اولوالامیر میاں سید خوندمیر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا ہے کہ نبوت جو نبیؐ کی صفت ہے وہ نبیؐ
کا ظاہر ہے اور ولایت جو نبیؐ کی صفت ہے وہ نبیؐ
کا باطن ہے فقط پس معلوم کر اے مصدق کہ اللہ نے
نبوت کو خاتم النبیؐ پر ختم کیا اور ولایت کو خاتم الولی
پر ختم کیا اور وہ دونو بحکم دلائل قطعیہ ایک ہیں شریعت

نبیؐ نے فرمایا مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا

القطعیة فی الشریعة والطریقة والحقیقة ولهذا یقال للمهدی ختم الولایة علیه السّلام ونظیر النبی صلی الله علیه و سلم وتابعه التام کما قال البدر المنیر میر السید خوند میر فی بعض الآیات قال النبی صلی الله علیه وسلم لکلّ نبیّ نظیر فی امّته ای مثله ولا یکون مثله الّا من کان له درجة عند الله مثل درجة النّبی فاذا حصل له درجة النبی لابدّ ان یکون خلیفة فی زمانه والخاتم النبی صلی الله علیه وسلم یکون نظیر فی امته هو المهدی الموعودؑ انتهی کلامه ویؤید علی هذا ما ذکر فی تفسیر کشف الحقائق تحت قوله تعالی قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة انا ومن اتبعنی انه قال فالمراد بلفظ انا محمد ومن اتبعنی هو المهدی وکذا فی الحدیث الصحیح من المسلم والبخاری وغیرهما قال علیه السلامؑ المهدی منیّ اجلی الجبهة اقنی الانف مقرون الحاجبین یقفوا اثری ولا یخطی ای یتابعنی کلّ المتابعة فان قیل ما المعنی یتابعنی کلّ المتابعة قلنا المهدی متخلق باخلاق النبیؐ کلها بحکم الدلائل القاطعة کما ورد فی الحدیث روی عن حذیفة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول اللهؐ

آیت

طریقت اور حقیقت میں اور اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مہدی علیہ السلام خاتم ولایت اور نظیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور نبیؐ کے تابع تام ہیں چنانچہ بدر منیر میر السید خوند میرؓ نے اپنے رسالہ بعض الآیات میں فرمایا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے لئے نظیر ہے اس کی امت میں یعنی اس کا مثل ہے اور نبی کا مثل نہیں ہوتا مگر وہی شخص جس کا درجہ اللہ کے پاس مثل نبیؐ کے درجہ کے ہو پس جب اس کو نبی کا درجہ حاصل ہوا تو ضرور ہے کہ وہ خلیفہ ہو اپنے زمانہ میں اور خاتم النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی نظیر ہے آپ کی امت میں اور وہی مہدی موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہیں ختم ہوا یہاں کلام بندگی میانؒ کا اور اسی کی تائید ہوتی ہے اس قول سے جو تفسیر کشف الحقائق میں مذکور ہے فرمان خدا کہدے اے محمد یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف بصیرت پر میں اور وہ بلائے گا جو میرا تابع ہوگا کے تحت مفسر نے کہا ہے کہ لفظ اَنَا (میں) سے مراد محمدؐ ہیں اور من اتبعنی (جو میرا تابع ہوگا) سے مراد مہدیؑ ہیں اور ایسا ہی مضمون حدیث صحیح مسلم و بخاری وغیرہما میں ہے نبی علیہ السّلام نے فرمایا ہے مہدی مجھ سے (میرے اہل بیت سے) ہے، روشن پیشانی، بلند بینی اور پیوستہ ابروؤں والا ہوگا میرے قدم بہ قدم چلے گا اور خطا نہیں کرے گا یعنی میری پوری پیروی ؟ ہیں کہ اس سے مراد مہدیؑ کا تمام اخلاق نبیؐ سے آراستہ ہونا ہے یہ بات بحکم دلائل قاطعہ ثابت ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد یبعث اللہ فیہ رجلا من اھل بیتی اسمہ اسمی وخلقہ خلقی وفی الحدیث المھدی منی یواطی اسمہ اسمی وکنیتہ کنیتی قلنا المھدی یکون موصوفا بجمیع صفات رسول اللہ صورتا ومعنا ویکون مظھر الاسماء الالھیۃ کلھا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویوید علی ھذا المعنی فانظر الی ما قال صاحب التفسیر الدیلمی تحت قولہ تعالی افمن کان علی بینۃ من ربہ ناقلا عن کشف الحقائق وھو قولہ فان قیل لم لم یذکر فی القرآن اسم المھدی صریحا لان اللہ تعالی لم یترک فیہ ذکر ای شئ فکیف ترک ذکرہ قیل لم یذکر اسمہ رعایۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لان دعوتہ کدعوۃ النبی وعلمہ کعلم النبی وحزبہ کحزب النبی وحالہ کحال النبی وذاتہ کذات النبی وصبرہ کصبر النبی وتوکلہ کتوکل النبی وفی اکثر صورۃ وسیرۃ کان سواء لہ انتھی وایضا قد ذکر فی تفسیر کشف الحقائق فی بیان استخراج الانوار من نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وھو قولہ فقام منہ روح

اگر باقی نہ رہے دنیا کی مدت کا مگر ایک ہی دن تو اسی ایک دن میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا میرے اہل بیت سے جس کا نام میرا نام ہوگا جس کے اخلاق میرے اخلاق ہونگے اور ایک حدیث میں ہے مہدی مجھ سے ہے اس کا نام میرا نام اور اسکی کنیت میری کنیت ہوگی، ہم کہتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام کی شان یہی ہے کہ آپ تمام صفات رسول اللہؐ سے موصوف ہوں ظاہراً اور باطناً اور یہ کہ آپ مظہر سب اسمار الٰہیہ کا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور اسی معنی کی تائید میں دیکھو جو صاحب تفسیر دیلمی نے کہا ہے فرمانِ خدا افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ (کیا پس وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو) کے تحت صاحب تفسیر کشف الحقائق کے قول کو اس نے نقل کیا ہے اور وہ قول یہ ہے کہ اگر کہا جائے کہ کیوں ذکر نہیں کیا گیا قرآن میں مہدیؑ کا نام صاف و صریح طور پر کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کا ذکر اس میں چھوڑا نہیں پھر مہدیؑ کے نام کا ذکر کس طرح چھوٹ گیا؟ تو کہا جائیگا کہ مہدیؑ کے نام کا ذکر نہیں کیا گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے لحاظ سے کیونکہ مہدی علیہ السلام کی دعوت نبیؐ کی دعوت کے مانند آپ کا علم نبیؐ کے علم کے مانند آپ کا گروہ نبیؐ کے گروہ کے مانند آپ کا حال نبیؐ کے حال کے مانند آپکی ذات نبیؐ کی ذات کے مانند آپ کا صبر نبیؐ کے صبر کے مانند اور آپ کا توکل نبیؐ کے توکل کے مانند ہے اور اکثر امور میں صورتاً اور سیرتاً آپ نبیؐ کے برابر ہیں انتہیٰ ایضاً تفسیر کشف الحقائق میں نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے

مہدی کا نام قرآن میں نہیں چھوڑا گیا؟

صورتاً اور سیرتاً مہدی نبی کے برابر ہیں

المهدی کما قال الولد من الام فلما اعطی
النبی نبوتہ اعطی المهدی ولایتہ
فذاتہ کذات النبی وحزبہ کحزب
النبی وعلمہ کعلم النبی وصبرہ کصبر
النبی وتوکلہ کتوکل النبی وفی اکثر
صورۃ وسیرۃ کان سواء لہ انتہی
فظهر بهذا البیان بحکم الدلائل القاطعۃ
ان المهدی کان متخلقا بجمیع اخلاق خاتم
الرسالۃ بمطابقۃ النعل بالنعل والقذۃ
بالقذۃ کما قال اهل التحقیق علیهم
الرضوان والرحمۃ قد کان ظهور المهدی
الموعود کظهور النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عینہ کعینہ ومولدہ کمولدہ و
مبعثہ کمبعثہ ومذهبہ کمذهبہ و
حزبہ کحزبہ وخلفاءہ کخلفائہ و
تصدیق الناس معہ کتصدیقہ ومخالفۃ
الناس معہ کمخالفتہ بلا موجب
ودعوتہ فی الشریعۃ والطریقۃ
والحقیقۃ کدعوتہ وحجتہ کحجتہ ومعجزاتہ
کمعجزاتہ وهجرتہ کهجرتہ وغربتہ
کغربتہ واخراجہ فی سبیل اللہ
کاخراجہ وایذائہ کایذائہ
وقتالہ مع المخالفین کقتالہ
وغزائہ کغزائہ وبدرہ
کبدرہ وشجاعتہ کشجاعتہ

انوار کے ظہور پذیر ہونیکے بیان میں مذکور ہے اور وہ قول
مفسر کا یہ ہے پس قیام پذیر ہوئی مہدیؑ کی روح اس سے
(نور محمد سے) اس طرح جس طرح کہ بچہ ماں سے قیام پذیر
ہوتا ہے پس جب نبیؐ کو نبیؐ کی نبوت دی گئی تو مہدیؑ کو
نبیؐ کی ولایت دی گئی پس مہدی علیہ السلام کی ذات
نبیؐ کی ذات کے مانند آپکا گروہ نبیؐ کے گروہ کے مانند
آپ کا علم نبیؐ کے علم کے مانند آپ کا صبر نبیؐ کے صبر کے
مانند آپ کا توکل نبیؐ کے توکل کے مانند ہے اور اکثر امور
میں صورتا اور سیرتا آپ نبیؐ کے برابر ہیں انتہی پس اس
بیان سے بحکم دلائل قاطعہ ظاہر ہوا کہ مہدیؑ تمام اخلاق
خاتم رسالتؐ سے آراستہ پیدا ہوئے اور آنحضورؐ کے
اخلاق اور حضرت مہدیؑ کے اخلاق میں مطابقت ایسی
ہے جیسی کہ نعل سے نعل کی مطابقت اور تسمہ سے تسمہ
کی مطابقت ہے چنانچہ صاحبان تحقیق علیہم الرضوان والرحمۃ
نے فرمایا ہے تحقیق مہدی موعودؑ کا ظہور نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے ظہور کے مانند ہوا ہے آپکی ذات نبیؐ کی ذات
کے مانند آپکی پیدائش نبیؐ کی پیدائش کے مانند
آپکی بعثت نبیؐ کی بعثت کے مانند آپ کا مذہب نبیؐ کے
مذہب کے مانند آپکا گروہ نبیؐ کے گروہ کے مانند آپکے
خلفاء نبیؐ کے خلفاء کے مانند لوگوں کا آپکی تصدیق کرنا نبیؐ
کی تصدیق کرنیکے مانند اور لوگوں کا بلاوجہ آپکی مخالفت
کرنا نبیؐ کے ساتھ مخالفت کرنیکے مانند آپکی دعوت
شریعت طریقت اور حقیقت میں نبیؐ کی دعوت کے مانند
آپکی حجت وہی نبیؐ کی حجت رہی کے مانند آپکے
معجزات نبیؐ کے معجزات کے مانند آپکی ہجرت نبیؐ کی

وهمته كهمته وسخاوته كسخاوته وصبره
كصبره وشكره كشكره وفقره كفقره
وغنائه كغنائه وتوكله كتوكله و
علمه كعلمه وحكمه كحكمه وحلمه
كحلمه وتبسمه كتبسمه
وبكائه كبكائه وحزنه
كحزنه وفرحه كفرحه
ونومه كنومه واكله
كاكله وشربه كشربه
وتزوجه كتزوجه
وحياته كحياته
وعمره كعمره و
مماته كمماته ويحيى
أثاره كيحيى أثاره
بل جميع صفات ذاته
كصفات ذاته بلا
تفريط و لاافراط انتهى
اعلم عارفے از زمرهٔ اولوا الالباب
چه خوش میفرماید رباعی دریں باب

ے

اے مهدی آخر زماں معنیٰ محمد آمدی
بارک اللہ مرحبا مانند احمد آمدی

ہجرت کے مانند آپکی مسافرت نبیؐ کی مسافرت کے مانند
آپکا راہِ خدا میں نکالا جانا اور ستایا جانا نبیؐ کے نکالے جانے
اور ستائے جانے کے مانند، آپ کا اپنے مخالفوں سے
قتال نبیؐ کے قتال کے مانند، آپکا جہاد اعداءِ دین کے ساتھ
نبیؐ کے جہاد کے مانند آپکا جنگِ بدر نبیؐ کے جنگِ بدر کے
مانند، آپکی شجاعت نبیؐ کی شجاعت کے مانند، آپکی ہمت
نبیؐ کی ہمت کے مانند آپکی سخاوت نبیؐ کی سخاوت کے
مانند، آپ کا صبر نبیؐ کے صبر کے مانند آپ کا شکر نبیؐ کے
شکر کے مانند آپکی ناداری نبیؐ کی ناداری کے مانند
آپکی توانگری نبیؐ کی توانگری کے مانند، آپ کا توکل نبیؐ
کے توکل کے مانند، آپکا علم نبیؐ کے علم کے مانند آپ کا حکم
نبیؐ کے حکم کے مانند، آپکا حلم نبیؐ کے حلم کے مانند آپکا تبسّم نبیؐ
کے تبسّم کے مانند آپکا گریہ نبیؐ کے گریہ کے مانند آپکا رنج نبیؐ
کے رنج کے مانند آپکی خوشی نبیؐ کی خوشی کے مانند آپکی نیند
نبیؐ کی نیند کے مانند آپکا کھانا پینا نبیؐ کے کھانے پینے کے مانند
آپکا بیاہ نبیؐ کے بیاہ کے مانند آپکی حیاتِ طیبہ نبیؐ کی حیات
طیبہ کے مانند آپکی عمر نبیؐ کی عمر کے مانند آپکی وفات نبیؐ کی
وفات کے مانند اور آپکے بعد آپکے آثار کا زندہ رہنا نبیؐ
کے آثار کے زندہ رہنے کے مانند بلکہ آپ کے تمام صفاتِ
ذاتی نبیؐ کی صفاتِ ذاتیہ کے مانند ہیں بلا کسی کمی و بیشی
کے انتہیٰ واضح ہو کہ زمرۂ اولوا الالباب کے ایک
عارف (بندگیمیاں امین محمدؒ) کیا خوب فرماتے ہیں ے

(ترجمہ رباعی)

اے مہدیِ آخر زماں معناً محمدؐ آئے تم
بارک اللہ مرحبا مانندِ احمدؐ آئے تم

مہرِ ولایت نامور بر پشت تو وار و نشاں
بحرِ حقیقت راہ رو بے میم احمد آمدی

انتہیٰ فلعلموا ایہا المصدق ان ھذہٖ خصائص النبوۃ واخلاق الرسالۃ بالمتابعۃ الکلیۃ لسید المرسلین خاصۃ المہدی علیہ السلام لانہٗ بحکم الاجماع تابعہ التام ولا یجوز لغیرہٖ ھذا ولو کانوا الخلفاء الراشدین لان الخلفاء الراشدین کلھم افضل من جمیع التابعین الکاملین لکن المہدی کان افضل منھم لانہٗ نظیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وموعود بلسانہٖ بالدلائل المبینۃ فاعلموا ایہا المصدق بالسند المذکور قد ثبت بالدلائل القاطعۃ المسطورۃ کہ ہر عبارتے وبیانے واشارتے ونشانے کہ در ولادت خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وارد بود اکثر واغلب ہماں مشابہت واقع شد در مولود مہدی موعودؑ زیراکہ ہر دو ذات عالی درجات بحکم دلائل قاطعات جدا نبود بنا بر حق سبحانہٗ وتعالیٰ سائر صفات ہر دو ذات بیک ترتیب اظہار نمود مع ذالک در بعضے عبارات ولادت آنحضرت اختلاف می نماید بالقطع ہیچ قصورے نیست چراکہ نظر بر اتباع تام می باید چونکہ خافی نیست کہ موافقت انبیاء با انبیاء ورسل بارسل در اخلاق است نہ بر ترتیب ظاہر مگر ایں خصوصیت

مہرِ ولایت نامور پشتِ مبارک پر لیئے
بحرِ حقائق میں رواں بے میمِ احمد آئے تم

انتہیٰ پس معلوم کر اے مصدق کہ یہ خصوصیتیں نبوت کی اور اخلاق رسالت کے سید المرسلینؐ کی متابعت کلیہ سے خاصکر مہدی علیہ السلام کو ملی ہیں کیونکہ بحکم اجماع مہدیؑ ہی نبیؐ کے تابع تام ہیں اور ایسی متابعت آپکے سوا کسی اور کے لئے تسلیم نہیں کی جا سکتی اگرچہ کہ خلفاء راشدین بھی ہوں کیونکہ خلفاء راشدین سب کے سب افضل سب تابعینِ کاملین سے ہیں لیکن مہدیؑ ان سے بھی افضل ہیں کیونکہ آپ نظیرِ نبی اور موعود بزبانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دلائل واضحہ سے پس جان رکھ اے مصدق سندِ مذکور سے دلائلِ قاطعۂ مذکورۂ بالا سے ثابت ہو چکا ہے کہ جو کوئی عبارات وبیان اشارہ ونشان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کے ذکر میں مذکور ہے اکثر واغلب اسی کی مشابہت مہدیِ موعودؑ کے ذکرِ پیدائشِ اقدس میں واقع ہوئی ہے اس لئے کہ ہر دو ذاتِ عالی درجات بحکم دلائل قاطعہ جدا نہیں تھے بنا بریں حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہر دو ذات کے تمام صفات کو ایک ترتیب سے ظاہر فرمایا ہے باوجود اس کے آنحضرتؐ کی ولادت کے ذکر مبارک کی بعضی عبارتوں میں اختلاف دکھائی دیتا ہے لیکن قطعاً کوئی کمی نہیں ہے کیونکہ نظر اتباعِ تام پر چاہیئے چنانچہ مخفی نہیں ہے کہ ایک نبی کی موافقت دوسرے نبیؐ کے ساتھ اور ایک رسول کی موافقت دوسرے رسول کے ساتھ اخلاق ہی میں ہوتی آئی ہے نہ کہ ترتیبِ ظاہر میں مگر یہ خصوصیت حضرت امام آخر الزمانؑ کی ہے کہ اپنے متبوع کے ساتھ ولادت کی نشانیوں میں

حضرت امام آفاق است کہ با متبوع خود در ولادت
و سائر صفاتِ ذات کہ اخلاق محمدیست بحکم انقطع
من کل الوجوہ موصوف بود زیرا کہ مہدیست ایضاً
یقال فی النظم ابتداء نورِ المہدی کہ خاتمِ
ولایت خاص است در قصیدۂ ظہور ولایت از
اصحابِ مہدیؑ کہ او خداوندِ اخلاص است ؎

کنت کنزاً کہ بُد قدم مستور
چوں ز کتمانِ صرف خواست عبور
کرد نورِ نبی ز غیب حضور
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
بر خود از خود چو جلوہ خویش نمود
خواست اظہار سِرِ مخزنِ جود
کرد بیروں ز خویش نورِ وجود
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
چونکہ از ذاتِ خویش قطعۂ نور
حق جدا کرد بہرِ کلِ امور
آں ولایت شدہ بغیب حضور
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
سنہ سبعین الف بر کفِ خود
بنظر داشتش خدائے احد
تا شود قابلِ مفیضِ عدد
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
پروریدہ از صفاتِ گوناگوں
کرد اسماء چو با خودش مقروں
زاں پدید آمد امرِ کن فیکوں

متحد اور تمام صفاتِ ذات سے جو کہ اخلاقِ محمدی ہیں قطعاً
و یقیناً بہمہ وجوہ موصوف تھے کیونکہ مہدی موعود آپ ہی کی
ذاتِ مبارک ہے ایضاً ایک نظم کہی ہوئی ابتداءِ نورِ
مہدی کے بیان میں ہے جو خاتمِ ولایتِ خاص ہے
قصیدہ میں ظہورِ ولایت کے ہے جو لکھا ہوا ایک صحابیِ
مہدیؑ کا ہے جو خداوندِ اخلاص ہے ؎ ترجمۂ نظم

کنتُ کنزاً قِدَم میں تھا مستور
چاہا کتمانِ صرف سے جو عبور
کیا نورِ نبی ز غیب حضور
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
آپ اپنے پہ جلوہ فرمایا
چاہا اظہارِ رازِ جود و عطا
باہر اپنے سے اپنا نور کیا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
جلوۂ ذات سے جو قطعۂ نور
کیا حق نے جدا برائے امور
تو ولایت ز غیب پائی حضور
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
سال ستر ہزار اپنے ہاتھ
رکھا حق نے اُسے نظر کے ساتھ
تاکہ ہو فیض بخش در ہر باٹھ
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
پالا اوصاف دے کے گوناگوں
کئے نام اپنے اُس سے جب مقروں
اس سے نکلا ہے امرِ کُن فیکوں

ہرچہ ہست از ولایت ست ظہور
از ازل کانِ کن فکاں بکشاد
تا ابد گشت ممکنات ایجاد
داد اعداد جملگی را داد
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
بحرِ وحدت کہ بد کثیر سکون
بادِ فاحبت بیں چہ کرد فزوں
ہرطرف موجہائے منتشر وں
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
ہرچہ بود ست در نشیمن بود
زدہ خرگاہ در فضائے وجود
ہرچہ بود است و ہست و خواہد بود
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
آسمان و زمین و لیل و نہار
مہر و ماہ و نجوم و ہر سیار
سعد و نحس و زمان گردش دار
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
چوں ظہورش پدید در آدمؑ
گشت ساجد ملائکش آندم
در ہمہ انبیاء و مرسل ہم
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
نور مصباح ہر رسول و نبی
واں ز مشکوٰۃ ایں ولایہ مضی
و ولایت بود ز ذات سنی
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور

جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
از ازل کانِ کُن فکاں کھولا
تا ابد ممکنات ہوئے برپا
گنتی ہر اک کی کر کے چھوڑ دیا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
بحرِ وحدت جو تھا کثیر سکوں
بادِ فاحبت کا ہے دیکھ افسوں
ہر طرف موجزن ہوئے جیحوں
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
بود کے سایہ باں کا ہر معدود
خیمہ ڈالے ہے در فضائے وجود
جو بھی تھا اور جو ہے جو ہو گا نمود
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
آسمان و زمین رات اور دن
مہر و ماہ نجم سائر و ساکن
سعد و نحس و زمانِ دورِ کہن
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
چمکا آدمؑ میں جب ظہور اس کا
تو ملائک کئے وہیں سجدہ
سارے نبیوں میں مرسلوں میں جدا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
جانِ مصباحِ ہر رسولؐ و نبیؑ
اُس ولایت کے طاقچہ سے مُضی
ہے ولایت مضی ز ذاتِ سَنی
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

ہر نبی راایقین دو وجہہ بداں
یک ولایت دوم نبوت آں
آں زحق آخذ ایں بخلق رساں
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
بہ نبوت شریف ذات احمد
خاتم اندر جہان دیں آمد
وولایت کہ بود داشت صمد
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
تاکہ در اہلِ بیت آں مفضل
کرد ختم ولایت مرسل
تا مفصل کنند ہمہ مجمل
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
کرم صاحب زماں مہدی
کرد ظاہر حقیقتِ احدی
گشت کونین زندۂ ابدی
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
از قرآں فرض شد اجابتِ او
صحبتِ دائماش بیعتِ او
طاعت حق بود اطاعتِ او
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
بارک اللہ یا امام ہدیٰ
ماحیِ اسمِ رسم و بدع و غویٰ
محی دین و دل ز فیضِ خدا
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور
فیض تو در جہاں منتشر شد

ہر نبی کے دو وصف ہیں ذی شان
اک ولایت دوم نبوت جان
فیض گیر حق سے وہ یہ فیض رساں
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
جو نبوت شرف تھا احمدؐ کا
وہی خاتم جہاں میں اُس کا ہوا
تھی ولایت نہاں حضورِ خدا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
اہلِ بیتِ نبیؐ کا پھر افضل
کیا ختم ولایتِ مرسل
تاکہ واضح کرے ہر اک مجمل
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
کرم صاحبِ زماں مہدیؑ
کیا ظاہر حقیقتِ احدی
ہوئے کونین زندۂ ابدی
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
فرض قرآں سے اُسکی چاہت ہے
اس کی صحبت ہی اس سے بیعت ہے
طاعت حق اُسی کی طاعت ہے
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
بارک اللہ اے امام ہدیٰ
مٹنے والے رسم و بدع و غویٰ
دین و دل زندہ فیضِ حق سے کیا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
فیض تیرا جہان میں پھیلا

ہر دل از وصل حق مبشر شد
کام شیطاں ہمہ مکسر شد
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
ہر دل از فیض چوں صدف پر در
ہر ضمیر از غنات چوں اجسر
ہر تن از نورِ تو منیر چو خور
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
طلبحدم از رخت چو پیدا شد
نور تو در جہاں ہویدا شد
ہر دل جن و انس شیدا شد
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
ز ازل خلق کائنات الٰہ
بودہ در انتظارِ شاہنشاہ
کے برآید ز کنج خلوت گاہ
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
غلغلش از صفی تا بزمانش
بودہ اندر میان کون و مکانش
بہرِ دیدار آفتاب رخانش
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
بل چہ عالم ز آدم و عیسےٰ
ز نجی و خلیل و از موسےٰ
بودہ غایت بعجتش موسےٰ
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور
مصدر اولست و آخر ہم
زبدۂ باطن است و ظاہر ہم

مژدۂ وصلِ حق ہر اک پایا
کام شیطان کا کبھی بگڑا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
فیض سے دل ہیں جوں صدف پُر دُر
ہیں ضمیریں غنا سے جوں اجسر
نور سے تیرے ہے ہر اک تن خور
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
صبحدم تو جو جلوہ فرما ہوا
نور تیرا جہان میں پھیلا
ہر دلِ جن و انس ہوا شیدا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
روز میثاق ہی سے خلقِ خدا
منتظر اسکی تھی کہ شاہنشاہ
کب نکل آئے گا ز خلوت گاہ
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
عہدِ آدمؑ سے اُسکی آمد تک
غلغلہ تھا یہی در ارض و فلک
جہرسا اُس کا رخ دکھائے جھلک
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
کیا ہے عالم کہ آدمؑ و عیسےٰؑ
تھے نجیؑ و خلیلؑ اور موسیٰؑ
انتہا درجہ اُس کے سب شیدا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
مصدرِ اوّل اور آخر بھی
اصلِ کل باطن اور ظاہر بھی

مبدا - شروع ہونیکی جگہ - آغاز

مبدء غائب است وحاضر ہم
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور

فاعلم ایہا المنصف اذا ثبت ابتداء نور المہدی ع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالدلائل العیان فای شہادۃ اقوی من شہادۃ الاثار والاخبار وآیات القرآن فکونوا ایہا المنصفون من المومنین المحققین والمصدقین بالصدق والایمان ولا تکونوا مع القوم الذین قال اللہ تعالےٰ علےٰ حقہم فبای آلاء ربکما تکذبان

باب دوم

در بیان دانستن تاریخ زمانہ ولادت امام مہدی موعود علیہ السلام وشناختن فاصلۂ زمانہ کہ از ابوالانبیاء آدم صلوات اللہ علیہ تا زمانۂ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم چہ قدر بود و از زمانۂ خاتم الانبیاء تا زمانۂ خاتم الاولیاء چہ مقدار بود فہم کردن زمانہ از ولادت تا دعویٰ واز دعوی مہدویت تا تاریخ رحلت واز رحلت تا زمان خلفاء خاص آنحضرت قال اللہ تعالیٰ عز وجل یا اہل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علیٰ فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر فقد جاءکم بشیر و نذیر واللہ علیٰ کل شیء قدیر وفی الحدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف تہلک امتی انا فی

آیت

مبدء غائب اور حاضر بھی
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

پس معلوم کر اے منصف جب نور مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدا ذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت ہو چکی دلائل واضحہ سے تو اور کونسی شہادت قوی تر ہو سکتی ہے آثار واخبار اور آیات قرآنی کی شہادت سے پس اے انصاف والو اہل ایمان واہل تحقیق کے زمرہ میں ہو جاؤ صدق وایمان کے ساتھ مصدقین میں خود کو شامل کرو اور نہ ہو جاؤ اس قوم کے ساتھ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

دوسرا باب

زمانۂ ولادت حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام کی تاریخ جاننے اور حضرت ابوالانبیاء آدم صلوات اللہ علیہ کے زمانہ سے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا فاصلہ کتنا ہوا ہے اس کے پہچاننے اور زمانۂ خاتم الانبیاء سے زمانۂ خاتم الاولیاء تک کتنی مدت ہوئی ہے اس کے سمجھنے اور خاتم الاولیاء کی ولادت کے زمانہ سے دعویٰ تک اور دعوی مہدیت سے آنحضرت کی تاریخ رحلت تک بعد ازاں آنحضرت کے خلفاء خاص کے زمانۂ خلافت تک کی مدت معلوم کرنے کا بیان اس باب میں ہے اللہ عز وجل فرماتا ہے اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو تم سے احکام بیان کرتا ہے رسولوں کا توڑا پڑنے کے بعد کبھی تم کہنے لگو کہ ہمارے پاس نہ کوئی خوش خبری سنانے والا آیا اور نہ ڈرانے والا آیا پس بیشک آچکا تمہارے پاس خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا

اولها وعیسیٰ فی آخرها والمهدی من اهل
بیتی فی وسطها وبینهما فیج اعوج
ای زمان طویل هٰذا الحدیث من المشکوٰة
والبخاری والمسلم والمدارک
وغیره فاعلم ایها المصدق
در کتب تفاسیر و سیر مشاهیر اصحاب التواریخ
همچو در تاریخ طبری و در تنبیه ابو اللیث سمرقندی
وغیرها از امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللّٰہ وجہہٗ
از ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہٗ متفق علیہ نقل
میکنند از وقت آدمؑ تا زمانۂ مبعث حضرت
پیغمبر علیہ السلام شش هزار و دو صد و سیزده سال
بوده از وقت آدم علیہ السلام تا وقت نوح
علیہ السلام دو هزار و دویست و پنجاه سال
بوده از زمانۂ نوحؑ تا ابراهیم علیہ السلام یکهزار
یکصد و چهل و سه سال بوده است و از ابراهیمؑ
تا موسیٰ علیہ السلام پانصد و هفتاد و پنج سال
بوده است و از موسیٰؑ تا داؤد علیہ السلام
پانصد و هفتاد و نه سال است و از داؤدؑ
تا عیسیٰؑ یک هزار و پنجاه و سه سال و از عیسیٰؑ
تا مبعث محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شش صد
سال بود مجمله شش هزار سال مع اختلاف
العباد از آدم علیہ السلام کم زیاده میشوند
واللّٰہ اعلم بالصواب و از ولادت حضرت
رسالت پناه تا زمانۂ نزول وحی چهل سال
و بعد از وحی سیزده سال در مکہ اقامت فرمود

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور حدیث میں ہے فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کس طرح ہلاک ہوگی میری امت اس کے
اوّل میں میں ہوں اس کے آخر میں عیسٰی ہیں اور مہدی
میرے اہل بیت سے اس کے بیچ میں ہیں اور ان دو نو
کے درمیان ایک کج رو جماعت یعنے زمانۂ دراز ہوگا یہ
حدیث مشکوٰۃ بخاری مسلم اور مدارک وغیرہ میں مذکور ہے پس معلوم
کر اے مصدق کہ کتب تفاسیر میں اور اصحاب تواریخ کی لکھی
ہوئی مشہور و معروف سیرتوں جیسے تاریخ طبری میں اور
فقیہ ابو اللیث سمرقندی کی تالیف تنبیہ وغیرہ میں حضرت
امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے اور حضرت عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہٗ سے متفق علیہ نقل کرتے ہیں
کہ آدمؑ کے وقت سے حضرت پیغمبرؐ کی بعثت تک چھ
ہزار دو سو تیرہ سال ہوئے تھے اور آدمؑ کے وقت سے
نوحؑ کے وقت تک دو ہزار دو سو پچاس سال ہوئے
اور نوحؑ کے زمانہ سے ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک
ایک ہزار ایک سو تر تالیس سال ہوئے، ابراہیم علیہ السلام
کے زمانہ سے موسیٰؑ کے زمانہ تک پانسو پچھتر سال ہوئے
اور موسیٰ علیہ السلام سے داؤد علیہ السلام تک پانسو اناسی
سال ہوئے اور داؤد علیہ السلام کے زمانہ سے عیسیٰؑ کے
زمانہ تک ترپن سال ہوئے اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ
سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک چھ سو
سال ہوئے اس طرح جملہ چھ ہزار سال باختلاف
بیانِ عباد آدم علیہ السلام سے کچھ کم و زیادہ ہوتے ہیں
واللہ اعلم بالصواب اور حضرتِ رسالت پناہؐ کی
ولادت سے نزولِ وحی کے زمانہ تک چالیس سال

بعدہٗ بطرف مدینہ ہجرت کردہ دہ سال دراں حیات
شد مجملہ عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنقل متواتر
شصت وسہ سال بود و بعد از رحلت آنحضرتؐ
مدت خلافت خلفاء راشدین بحکم ہذا الحدیث
المبین کہ الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ
و دراں مدت خلافت امیر المومنین ابی بکر الصدیق
رضی اللہ عنہٗ دو سال و خلافت امیر المومنین عمر
فاروق رضی اللہ عنہٗ دہ سال و مدت خلافت
امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہٗ
دوازدہ سال و مدت خلافت امیر المومنین علی
مرتضیٰ اسد اللہ رضی اللہ عنہٗ پنج سال و شش ماہ
و خلافت امام حسن رضی اللہ عنہٗ شش ماہ
بدیں ترتیب سی سال بعد از وصال رسول
ملک المتعال صلی اللہ علیہ وسلم تمام شد
حاصل المقصود از ہجرت حضرت رسالت پناہؐ
تا زمانہ ولادت حضرت امام مہدی موعودؑ
ہشت صد و چہل و ہفت سال بود چنانچہ
بلسان العرب و تاریخ ولادت آنحضرتؐ گفتہ
میشود واضح باد کہ وجود حضرت محمدین عین نور حق
بود بحکم المنصوص وانزلنا الیکم نوراً مبیناً
و بالمخصوص انا من نور اللہ وکل
شیٔ من نوری وارد گشتہ کذا
فی المنقول چنانچہ از بندگی میاں سید سلام اللہ
رضی اللہ عنہٗ نقل است کہ روزے
امیر امیراں پیر پیراں مہتر سروراں سرورِ

ہوئے اور بعد وحی کے تیرہ سال مکہ میں آنحضرتؐ کی اقامت
رہی اس کے بعد مدینہ کی طرف آنحضرتؐ نے ہجرت فرمائی وہاں
دس سال حضرتؐ کی حیات ہوئی اس طرح جملہ عمر شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تریسٹھ سال تھی یہ سب نقل
متواتر سے ثابت ہے آنحضرتؐ کی رحلت کے بعد
خلفاء راشدین کی خلافت کی مدت اس حدیث
واضح کے مطابق واقع ہوئی کہ خلافت میرے بعد
تیس سال رہے گی اور اس مدت میں امیر المومنین ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہٗ کی خلافت دو سال رہی، اور امیر المومنین
عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کی خلافت دس سال رہی اور
مدتِ خلافت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہٗ
کی بارہ سال ہوئی اور مدتِ خلافت امیر المومنین علی مرتضیٰ
اسد اللہ رضی اللہ عنہٗ کی ساڑھے پانچ سال ہوئی اور
خلافت امام حسن رضی اللہ عنہٗ کی چھ مہینے رہی اس ترتیب
سے تیس سال بعد وصالِ رسول ملک المتعال صلی اللہ علیہ
وسلم تمام ہوئے۔ حاصلِ کلام حضرت رسالت پناہؐ کی
ہجرت سے حضرت امام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
ولادت کے زمانہ تک آٹھ سو سینتالیس سال ہوئے
چنانچہ عربی زبان میں آنحضرتؐ کی تاریخ ولادت کہی
جاتی ہے واضح ہو کہ وجود ہر دو محمدؐ کا عین نور حق تھا
نصِ قرآنی وانزلنا الیکم نوراً مبینا (اور اتارا
ہم نے تمہاری طرف کھلا نور) کے حکم سے اور حدیث مخصوص
انا من نور اللہ وکل شیٔ من نوری (میں اللہ
کے نور سے پیدا ہوا اور ہر چیز میرے نور سے پیدا ہوئی
کے حکم سے جو کتب احادیث میں مذکور ہے اسی طرح منقول

رہبراں حضرت میراں علیہ السلام ایستادہ بودند
کناگاہ بفرمانِ الٰہ یکدندانِ مبارک آں شاہنشاہ
از دہنِ مبارک جدا شد حرم محترم امام العارفین اعنی
ام المومنین افضل زمانی خدیجہؓ ثانی بی بی کلاں بی بی
الہدیتی علیہا الرضوان فی الحال دندان مبارک
محبوب ذو الجلال برداشتند و بندگیمیاں سید سلام اللہ
برادر حقیقی بی بی مذکورہ رالئو. وقت حاضر بودند ایشان ساعی
شدند کہ مارا مرحمت فرمائید تا ما نگاہ خواہیم کرد تا
بحدیکہ درمیان شاں برائے نگہداشتن دندان مبارک
امام آخرالزمانؑ خصومتے پیدا شد دریں گفتگوے کہ
درمیاں بود امام مہدی موعود علیہ السلام بر ہر ایشاں
حاضر شدند و فرمودند کہ چہ خصومت می کنید ایشاں
ہر دو ذات بابرکات انچہ قصہ بود بحضرت معلّیٰ
عرض رسانیدند بنا بر فرمودند کہ ایں نور خدا است
از ذات خدا ہرگز جدا نخواہد ماند بعدہٗ بی بی کلاں
علیہا الرضوان خصومت گذاشتہ دندان مبارک
را در صندوق قفل کردہ نگہ داشتند بعد از چندن
مدت چہ می بینند کہ دراں صندوق ہمہ پنبہ کہ بر دندانِ
مبارک بود ماندہ است و دندانِ مبارک غائب
شد بنا بر تحقیق شد کہ مہدی موعودؑ ہمہ نور حق بود
ولہٰذا حق تعالیٰ تاریخ تولد آنحضرتؑ دریں الفاظ
متبرکہ اظہار نمود یا ایھا النّاس قد جاءکم
من اللہ نور و وجودا مبینا مجملہن ثمان
مائۃ وسبعۃ واربعین سنۃ من
الہجرۃ النبویۃ صلی اللہ علیہ وآلہٖ و

میں ہے چنانچہ بندگی میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے
کہ ایک روز امیرِ امیراں پیرِ پیراں مہترِ سروراں
سرورِ رہبراں حضرت میراں علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے
یکایک حکمِ خدا سے ایک دندانِ مبارک اُس شہنشاہ کا
دہنِ مبارک سے جدا ہوا، اس امام العارفینؑ کی حرمِ
محترم یعنی ام المومنین افضل زمانی خدیجہؓ ثانی زوجۂ کلانِ
آنحضرتؑ بی بی الہدیتی علیہا الرضوان فوراً محبوبِ ذو الجلال
کے دندانِ مبارک کو اٹھالیں بندگی میاں سید سلام اللہ رضؓ
بی بی مذکورہ کے برادرِ حقیقی اس وقت حاضر تھے انھوں نے
کوشش کی اور بہن سے کہا کہ وہ دندانِ مبارک مجھے
دید یجیے تو میں اُسے حفاظت سے رکھوں گا، دندانِ مبارک
کی حفاظت کے بارے میں ان دونوں کی گفتگو اس حد تک پہنچ
گئی کہ اس گفتگو میں دونوں کے درمیان خصومت کی صورت
پیدا ہوگئی تب حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام خود انکے
پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تکرار کرتے ہو ان دونوں
بزرگوں نے جو کچھ قصہ تھا حضرتؑ کے روبرو عرض کیا بنا بریں
حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ یہ خدا کا نور ہے ذات
خدا سے ہرگز جدا نہیں رہے گا اس کے بعد بی بی کلاں علیہا الرضوان
نے برادر سے خصومت کی گفتگو بند کی اور دندانِ مبارک
کو صندوق میں رکھکر قفل لگا کر محفوظ کر لیا پھر کچھ مدت کے بعد
کیا دیکھتی ہیں کہ صندوق میں فقط روئی جو دندانِ مبارک پر لگی
تھی رہ گئی ہے اور دندانِ مبارک کا پتہ نہیں پس یہ تحقیق
ثابت ہو چکا کہ ذاتِ مہدیؑ تمام نورِ حق تھی اور اسی لئے
حق تعالیٰ نے آنحضرتؑ کی تاریخ پیدائش ان الفاظِ متبرکہ
میں ظاہر فرمائی ہے کہ یا ایھا النّاس قد جاءکم

اصحابہ اجمعین دیگر واضح باد کہ بندگی حضرت امیر علیہ السلام برحکم حدیث نبوی کہ انہ یعیش المہدی یعیش تسع سنین او سبع سنین او خمس سنین ای من بعد دعوی المہدویۃ سہ بار بفرمان حضرت غفار دعوی مہدویت بتکرار فرمودند ہر سہ لفظ حدیث صحیح شدند چنانچہ خافی نیست کہ اول بار دعوی مہدویت بفرمان پروردگار درمیان رکن والمقام امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اشارات بر ذات خود نمودہ فرمودند کہ من اتبعنی فھو مومن وایضاً انہ قال بامر اللہ عزوجل انا مھدی سہ کرت فرمود من بعد ھذا الدعوی حیات آں محبوب ذوالجلال بنقل متواتر نہ سال شدہ دراں ہنگام عمر حضرت امام علیہ السلام پنجاہ وچہار سال رسیدہ بود وایں دعوی اول بعد از ہجرت خاتم رسل صلی اللہ علیہ وسلم بر نہصد و یک سال واقع شدہ بود دوم بار حضرت امام آخرالزمان دعوی مہدویت بفرمان حضرت رحمان در احمدآباد در مسجد تاج خاں بزبان دُرفشاں عین العیان فرمودہ بودند بعد ہذا الدعوی حیات آنحضرتؑ ہفت سال شد دراں وقت عمر آنحضرتؑ پنجاہ و شش سال رسیدہ بود وایں دعوی بر سنہ نہ صد و سہ سال شدہ بود سوم بار بتکرار بر تکرار بالتاکید بسیار و بے شمار بفرمان حضرت غفار در موضع بڑلی صادر شدہ بود کہ بعد ایں دعوی حیات آنحضرتؑ پنج سال

من اللہ لنورا وجوادا مبینا جملہ آٹھ سو سینتالیس عدد سال ہجرت نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے مطابق برآمد ہوتے ہیں دیگر واضح ہو کہ بندگی حضرت امیر علیہ السلام نے حکم حدیث نبوی کے مطابق کہ وہ یعنے مہدی زندہ رہیں گے نو سال یا سات سال یا پانچ سال یعنے دعویٰ مہدیت کے بعد پس تین بار بفرمان حضرت غفار حضرت مہدیؑ نے دعوی مہدیت بہ تکرار فرمایا، حدیث مذکور کے تینوں لفظ صحیح ثابت ہوئے چنانچہ یہ بات مخفی نہیں ہے کہ پہلی بار دعوی مہدیت بفرمان پروردگار خانہ کعبہ میں رکن ومقام کے درمیان امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذات مبارک کو دکھلا کر فرمایا کہ من اتبعنی فھو مومن (جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے) نیز یہ کہ آنحضرتؑ نے اللہ عزوجل کے حکم سے انا مھدی (میں مہدی ہوں) تین دفعہ فرمایا اس دعوے کے بعد اُس محبوب ذوالجلال کی حیات نو سال ہوئی یہ نقل متواتر سے ثابت ہے اس زمانہ میں حضرت امام علیہ السلام کی عمر مبارک چون سال کی تھی اور یہ پہلا دعوی بعد ہجرت خاتم رسل صلی اللہ علیہ وسلم سنہ ۹۰۱ پر واقع ہوا تھا دوسری بار حضرت امام آخرالزماںؑ نے بفرمان حضرت رحماں دعوی مہدیت احمدآباد میں تاج خاں سالار کی مسجد میں زبان دُرفشاں سے ظاہر فرمایا تھا اس دعوے کے بعد آنحضرتؑ کی حیات سات سال ہوئی اس وقت آنحضرتؑ کی عمر مبارک چھپن سال کو پہنچ چکی تھی اور یہ دعوی سنہ ۹۰۳ میں ہوا تیسری بار مکرر سہ کرر بتاکید شدید و بے شمار بفرمان حضرت غفار موضع بڑلی میں آنحضرتؑ کا دعوی مہدیت صادر ہوا اس دعوے کے بعد

شده است دراں زماں عمر خلیفة الرحماں پنجاه و
ہشت سال رسیده بود بعد از پنج سال مصر بر
دعوی مہدویت که بفرمان ذوالجلال فرموده
بودند برسنه نه صد و ده سال وصال باحق
شد که منجمله عمر آنحضرت مہدی موعود علیه السلام
شصت و سه سال بود بعد از وصال آنحضرتؑ
مدة خلافت بندگی حضرت میرانسید محمود ابن مہدی
موعود علیه السلام رضی اللہ عنه ہشت سال
پس وصال آنحضرتؓ برسنه نه صد و ہژده
سال شده است و خلافت سلطان نصیر ثانی امیر
بدر منیر او لو الامیر سید خوندمیر رضی اللہ عنه
بست سال پس قتال آنحضرتؓ برسنه نہصد
سی سال واقع شده است دریں جا مدت خلافت
خلفاء خاص و سنه وصال شان علیہم الرضوان
مجملاً یاد کرده شده و سنه کس مفصلاً
مدة خلافة الخلفاء الكرام من
اهل الخاص والعام الی یومنا هذا
انشاء الله تعالیٰ فی محلها بعون الله
تعالیٰ وحسن توفیقه قال الله عزوجل
لخاتم الرسل فاقصص القصص لعلهم یتفکرون
فان لم یتفکروا فی هذه القصص فبای حدیث
بالله وایاته یومنون - یاایها الذین امنوا
اتقوا الله وکونوا مع الصادقین بالصدق
والایمان ولا تکونوا مع الذین قال
الله تعالیٰ علیهم فبای آلاء ربکما

آنحضرتؑ کی حیات پانچ سال ہوئی اس زمانہمیں اس
خلیفة الرحمان کی عمر شریف اٹھاون سال کی تھی اس کے
بعد پانچ سال اس دعوی مہدیت پر جو بفرمان ذوالجلال
آنحضرتؑ نے فرمایا تھا مصر رہے اور سنہ ۹۱۰ نوسو دس ہجری
میں آپکا وصال ہوا جملہ عمر شریف حضرت مہدی موعود
علیہ السلام کی ترسٹھ سال کی ہوئی آنحضرتؑ کے وصال کے
بعد بندگی حضرت میرانسید محمود ابن مہدی موعود علیہ السلام
ورضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت آٹھ سال ہوئی پس
وصال آنحضرتؓ کا سنہ ۹۱۸ نوسو اٹھارہ ہجری میں ہوا
ہے اور خلافت سلطان نصیر ثانی امیر بدر منیر اولو الامر سید خوندمیر
رضی اللہ عنہ کی بیس سال ہوئی پس آنحضرتؓ کا قتال
سنہ ۹۳۰ نوسوتیس ہجری میں واقع ہوا اس جگہ خلفاء خاص کی
خلافت کی مدت اور انکے وصال کا ذکر علیہم الرضوان مختصر
طور پر کیا گیا ہے آگے تفصیل کے ساتھ ہم بیان کرینگے
مدت خلافت خلفاء کرام کی اور انکے تابعین خاص و عام
کی ہمارے زمانے تک انشاء اللہ تعالیٰ برمحل بعون
اللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ اللہ بزرگ
و برتر نے خاتم رسل صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے گزرے
ہوئے قصے انکو سنا دے شاید کہ وہ سمجھ سے کام لیں۔
پس اگر وہ ان واقعات میں غور سے کام نہ لیں تو پھر اور
کس بات سے وہ اللہ اور اللہ کی نشانیوں پر ایمان
لائینگے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور
صادقین کے ساتھ رہو سچائی اور ایمان کے ساتھ اور
نہ ہوجاؤ اُن لوگوں کے ساتھ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے پس تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت

تکذیبان۔

باب سوم

دربیان دانستن کرسی نامہ حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام کہ ہر مصدق را فہم کردن کرسی آنذات از جملۂ ضروریات است فاعلم ایھا المصدق کہ دراصل آباء واجداد حضرت امام عالی نہاد سادات کرام وافاضل عظام رفیع القدر والمقام ذوی العز والاحترام اشرف زمان وافضل جہاں صاحب ارشاد وسجادہ ومقتدای ہر چہاردہ خانوادہ خصوصاً در خانوادۂ چشت کہ ایشاں را اہل لقاء بہشت میگویند بودند ایں فقیر حقیر را از بندگی میرانسید مصطفٰے ابن بندگی میرانسید یعقوبؒ سماع است کہ فرمودند کہ آباء و اجداد بندگی حضرت میراں علیہ السلام در سلسلۂ چشت بودند و بزرگانِ بندگی میرانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ در طریق قادریہ بودند۔ حاصل المقصود میان حضرت امام علیہ السلام وامام موسیٰ کاظم دوازدہ پشت ہستند چنانچہ از کرسی ایشاں رفیع القدر والمکان مبرہن می شود امام مہدی موعود فیہ علامات موجود خلیفۃ اللہ وخلیفۃ رسول اللہ صاحب الزمان وارث نبی الرحمٰن المبشر بالقرآن مظہر الہدایۃ بالعیان عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقت الشریعت والرضوان حضرت امیر سید محمد مہدی موعود خاتم الولایۃ المقیدۃ المحمدیۃ

کو جھٹلاؤ گے

تیسرا باب

حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام کے نسب گرامی کو جاننے کے بیان میں کیونکہ ہر مصدق کو آنحضرتؑ کی کرسی یعنے سلسلۂ نسب کا جاننا منجملہ ضروریات کے ہے پس معلوم کر اے مصدق کہ دراصل آبا واجداد حضرت امام عالی نہاد کے سادات کرام بزرگانِ عظام بلند مرتبہ ومقام صاحبانِ عز واحترام اشرف اہل زماں افضل اہل جہاں صاحبان ارشاد وسجادہ چودہ خانوادوں کے مقتدا خصوصاً خانوادہ چشت سے جن کو اہل بہشت کہتے ہیں نسبت رکھتے تھے یہ فقیر حقیر بندگی میرانسید مصطفٰے ابن بندگی میراں سید یعقوبؒ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ بندگی حضرت میراں علیہ السلام کے آبا واجداد سلسلۂ چشت میں تھے اور بندگی میرانسید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے بزرگانِ خاندان قادریہ طریق میں تھے۔ حاصلِ مقصود یہ کہ حضرت امام علیہ السلام اور امام موسیٰ کاظمؒ کے درمیان بارہ پشت ہیں چنانچہ ان کی کرسیٔ نسب عالی شان بلند مکاں سے یہ بات ظاہر ہے :۔ امام مہدی موعود جس میں علامات مہدیت موجود خلیفۃ اللہ وخلیفۂ رسول اللہؐ صاحب زماں وارثِ نبی رحماں قرآن کا مبشر ہدایت واضحہ کا مظہر عالم علم کتاب وایمان مبین حقیقت وشریعت ورضوان حضرت امیر سید محمد مہدی موعود خاتم ولایت مقیدۂ محمدیہ صلی اللہ علیہما وسلم بن سید عبد اللہ بن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین

صلی اللہ علیہما وسلم بن سید عبد اللہ بن
سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید
قاسم بن سید نجو الدین بن سید عبد اللہ بن
سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین
بن سید اسمٰعیل بن سید نعمۃ اللہ بن سید امام
موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر
بن امام علی اصغر عرف زین العابدین بن امام
حسین رض بن امیر المومنین امام المتقین شاہ مردان
علی کرم اللہ وجہہ وھو اسد اللہ الغالب بن
ابی طالب بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد
مناف بن قصی وھو ابو القریش بن کلاب بن
مرۃ بن کعب بن لومی بن غالب بن فہر بن
مالک بن نضر بن کنانہ بن
خزیمہ بن مدرک بن الیاس بن
مضر بن نزار بن معد بن عدنان
بن آد بن آود بن مقوم بن
ناخر بن یرج بن یعرب بن ہرب
بن یشجب بن ثابت بن قیدار
بن اسمٰعیل ذبیح اللہ بن ابراھیم
خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ بن آذر بن
تارخ بن ناخور بن شاروح بن راعو
بن فالخ بن عیبر بن شالخ بن ارفخشد
بن سام بن نوح علیہ السلام بن ملک
بن املک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یرد بن
مہلائیل بن قائن بن انوش بن شیث

بن سید عبد اللہ بن سید یوسف بن سید
یحییٰ بن سید جلال الدین بن سید
اسمٰعیل بن سید نعمت اللہ بن سید
امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق
بن امام محمد باقر بن امام علی اصغر
عرف زین العابدین بن امام حسین
بن امیر المومنین امام المتقین شاہ مردان
علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہم
اجمعین وھو اسد اللہ الغالب بن ابی
طالب بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد
مناف بن قصی وھو ابو القریش بن
کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن
غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ
بن خزیمہ بن مدرک بن الیاس
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان
بن آد بن آود بن مقوم بن ناخر
بن یرج بن یعرب بن ہرب بن یشجب
بن ثابت بن قیدار بن اسمٰعیل ذبیح
اللہ بن ابراھیم خلیل اللہ صلوات اللہ
علیہ بن آذر بن تارخ بن ناخور بن
شاروح بن راعو بن فالخ بن عیبر
بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن
نوح علیہ السلام بن ملک بن املک
بن متوشلخ بن اخنوخ بن یرد بن
مہلائیل بن قائن بن انوش بن

پیغمبرؑ بن آدم صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ علی جمیع الانبیاء والمرسلین ونیز بر اہل تمیز واضح باد کہ والدۂ حضرت امام علیہ السلام ہم سیدہ صحیحۃ النسب صالحہ عابدہ بودند فقد ورد فی الاحادیث فی حقہ انہٗ یکون کریم الطرفین یا ایھا المنصفون فاذا ثبت ذالک بالشھادۃ القاطعۃ فبای شھادۃ بعد ھذا تومنون

باب چہارم

دربیان بدایت مولود حضرت میران السید محمد مہدی موعود علیہ السلام ابتدا آنکہ والدۂ آنحضرتؑ اسمہا بی بی آمنہؓ سیدہ پسندیدہ برگزیدہ حمیدہ صالحہ صائمہ ساجدہ عابدہ شب خیز بودند کہ شبے در ثلث معاملہ دیدند کہ ماہ از آسمان فرود آمدہ در گریبانِ خویش رفت و بعضے آفتاب گویند بہر تقدیر آں بی بی مذکورہ بجذبۂ حق مست و بیہوش گشتند و برادر ایشاں المسمّٰی ملک قیام الملک کہ اہلِ طریقت و اہلِ باطن بودند چونکہ خبر بحسترِ خواہر خود شنیدند آمدہ دیدند و گفتند کہ ہیچ رنجوری نیست مگر جذبۂ حق است پس ہرگاہ کہ والدۂ شاہنشاہ بہوش باز آمدند ملک مذکور پرسیدند کہ چہ حال بود کہ بداں سبب از جہاں فوت شدہ بودید بعدہٗ والدۂ امام البرّ والبحور ماجراء معاملہٗ مذکور بہ برادر خویش فرا نمودہ ملک گفتند کہ ازیں معاملہ معلوم میشود کہ در شکم

شیث پیغمبرؑ بن آدم صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین نیز اہل تمیز پر واضح ہو کہ حضرت امام علیہ السلام کی والدۂ ماجدہ بھی سیدہ شریف النسب صالحہ عابدہ تھیں چنانچہ احادیث میں حضرت مہدیؑ کے حق میں مذکور ہے کہ آپ کریم الطرفین ہونگے پس اے منصفو جب یہ بات شہادتِ قاطعہ سے ثابت ہوچکی تو اس کے بعد پھر کس گواہی پر تم ایمان لاؤ گے۔

چوتھا باب

حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کی ولادت کے ابتدائی حالات کے بیان میں جن کی ابتدا یہ ہے کہ آنحضرتؑ کی والدہ کا نام مبارک بی بی آمنہ تھا جو سیدہ مقبول سیرت برگزیدۂ رب العزت ستودہ خصال صالحۃ الاعمال دائم روزہ دار عبادت گزار شب بیدار رہا کرتی تھیں ایک رات جبکہ تہائی حصہ رات کا باقی رہگیا تھا ایک معاملہ دیکھیں کہ چاند آسمان سے اترا اور ان کے گریبان میں آگیا بعض روایتوں میں آفتاب کا ذکر ہے بہر حال بی بی مذکورہ اس معاملہ سے جذبۂ حق میں مست و بیہوش ہوگئیں ان کے بھائی المخاطب ملک قیام الملک اہل طریقت اور اہلِ باطن سے تھے جب انھوں نے اپنی بہن کی ناسازیِ مزاج کا حال سنا تو آئے اور دیکھکر کہا کہ کوئی مرض نہیں مگر جذبۂ حق ہے پھر جب شہنشاہِ زمانؑ کی والدہ ہوش میں آئیں تو ملک مذکور نے پوچھا کہ کیا حال تھا جس کے سبب آپ اس جہان سے گم ہوگئیں تھیں اس کے بعد امام البرّ والبحور علیہ السلام کی والدۂ ماجدہ

شما خاتم ولایت محمدی پیدا خواہد شد و پاے
بوس شدہ گفتند کہ ما را و ہفت کرسئی
ما را بنواختی فاما اظہار نباید کرد مبادا کہ خویشان
وغیر ایشاں رشک آرند نقلست کہ چوں مدت
حمل مبارک چہار ماہ شدہ بود والدۂ حضرت
شاہنشاہ گاہ گاہ از شکم خویش آوازے شنیدند
کہ مہدی حق است پس از مدتے معلوم شد کہ خاتم
الاولیاء سرور الاصفیاء در بلدۂ جونپور پر نور بروز
دوشنبہ دریں عالم بظہور پیوست نقلست
کہ دراں ساعت کہ تولد آں حضرتؑ شد بتان
شہر جونپور ہمہ بر روئے زمین افتادند و ہاتف
آواز داد کہ قل جاء الحق وزھق
الباطل ان الباطل کان زھوقا
چوں آواز ہاتف بگوش مرشد زماں مخزن
عرفاں پیر شریعت و طریقت و استاد حقیقت
و معرفت عالیجناب مشیخت مآب برگزیدہ حضرت
لایزال بندگی مخدوم شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ
کہ ساکن شہر جونپور پر نور بودند رسید بعد از
ساعتے خبر افتادن بتاں بر روے زمین
نیز آمد شیخ بزرگوار بزبان دربار فرمودند کہ امروز
مردے عزیز دریں شہر تولد شدہ است چوں
تفحص کردند معلوم شد کہ سید عبداللہ را
حق تعالیٰ پسرے بخشیدہ است شیخ
معظم و مکرم بسید عبداللہ ملاقات کردہ
استفسار آں فرزند بزرگوار فرمودند گفتند

نے اپنا معاملۂ مذکور اپنے برادر سے بیان کیا ملک نے
سنکر کہا کہ اس معاملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شکم سے
خاتم ولایتِ محمدی پیدا ہوگا، بہن کی قدمبوسی کرکے پھر ملک
نے کہا کہ ہم کو اور ہماری سات پشتوں کو تم نے نوازا ہے
لیکن اس معاملہ کو ظاہر نہ کرنا چاہیئے ایسا نہو کہ اپنے پرائے
رشک کریں نقل ہے کہ جب حمل مبارک کی مدت چار ماہ
ہوئی تھی تو حضرت شاہنشاہؑ کی والدہ اپنے شکم سے ایک
آواز سنتی تھیں کہ مہدی حق ہے پھر ایک مدت کے بعد
معلوم ہو ہی گیا کہ خاتم الاولیاء، سرور الاصفیاء نے شہر جونپور
پرنور میں بروز دوشنبہ اس عالم میں ظہور فرمایا نقل ہے کہ
جس گھڑی آنحضرتؑ کا تولد ہوا شہر جونپور کے تمام
بت سر کے بل زمین پر گر پڑے اور ہاتف نے آواز دی
کہ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل
کان زھوقا (کہدے حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک
باطل مٹنے والا ہی تھا) جب یہ ہاتف کی صدا مرشد
زماں مخزن عرفاں پیر شریعت و طریقت، استادِ حقیقت
و معرفت عالیجناب مشیخت مآب برگزیدۂ حضرت لایزال
بندگی مخدوم شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ کے کانوں میں پہنچی
جو شہر جونپور ہی میں رہتے تھے بعد ازاں بتوں کے سر کے
بل زمین پر گرنے کی اطلاع بھی ان کو ملی تو اس شیخِ بزرگوار
نے اپنی زبانِ دُرربار سے فرمایا کہ آج ایک مردِ
عزیز اس شہر میں پیدا ہوا ہے جب انھوں نے تلاش
کی تو معلوم ہوا کہ سید عبداللہ کو حق تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا
ہے یہ سنکر شیخِ معظم و مکرم نے سید عبداللہ سے ملاقات
کی اس فرزندِ بزرگوار کا حال دریافت فرمایا انھوں نے

چوں از بطن مادر بیروں آمدند از لوث خون و
دیگر کثافت پاک و منزہ بودند و نیز ہر دو دست
بر شرمگاہ نہادہ است چوں جامہا بر تن آں
میکنند ہر دو دست از شرمگاہ دور می کنند
والحال نیز ہمیں حالت است و ہر گاہ کہ جامہ
از تن او دور می کنند دست بر شرمگاہ می نہد
و گریہ آنچناں است کہ سامعاں را آواز آں
جاذب ساختہ ہر کہ می شنود پیشتر طاقت قدم
زدن ندارد باز شیخ فرمودند کہ نام پسر چہ
نہادید میرانسید عبداللہ گفتند کہ امشب حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دیدم
می فرمودند کہ ما ایں پسر را ہمنام خود کردیم بنا بر
حکم اشارت پر بشارت آنحضرت علیہ السلام سید محمد می خوانیم
باز شیخ پرسیدند کہ ہیأت و لون آں چون است
میرانسید عبداللہ فرمودند کہ روشن پیشانی بلند بینی پیوستہ
ابرو گندم گون است شیخ بمیرانسید عبداللہ مبارکباد
دادہ وداع کردند بعد از مدتے پرسیدند
کہ آں پسر را بچہ کنیت می نامید جواب دادند
کہ نام جد ما سید قاسم بود بنا برآں گاہ گاہ ابوالقاسم
می خوانیم باز پرسیدند کہ گفتار و کردار آں پسر
بچہ ماند گفتند ہمہ گفتار و کردار بحسب شرع مختار
می نماید کہ در تقریر گفتن آں ممکن نمی
آید و بعضے اوصاف عجیب می نماید کہ بول
و غایط و سایہ اش اصلاً مرئی نمیشود و بر پشت
او مانند مہر دیدہ می شود بعد از استماع اوصاف

کہا جب یہ بچہ ماں کے بطن سے باہر آیا تو خون کی آلودگی
اور دیگر کثافت سے پاک و صاف تھا، نیز اپنے
دونو ہاتھ شرمگاہ پر رکھا رہتا ہے جب کپڑے
اس کے جسم پر پہنائے جاتے ہیں تو ہاتھوں کو شرمگاہ
سے دور کرتا ہے اور اب بھی یہی حالت ہے جس وقت
کپڑے جسم سے نکالتے ہیں ہاتھ شرمگاہ پر رکھ لیا کرتا
ہے اور اُس کے رونے کی یہ کیفیت ہے کہ سننے والے
اس کی آواز سے جذبۂ حق میں ڈوب جاتے ہیں جو کوئی سنتا
ہے آگے قدم نہیں رکھ سکتا، پھر شیخ نے فرمایا کہ آپ نے
اس بچہ کا نام کیا رکھا ہے میرانسید عبداللہ نے کہا کہ آج کی
رات میں نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھا آنحضور یہ فرماتے تھے کہ ہم نے اس بچہ کو اپنا ہمنام
کیا ہے آنحضرت کے اس حکم عالی اور اس بشارت عظمیٰ کی
بنا پر ہم اسکو سید محمد کہکر پکارتے ہیں پھر شیخ نے پوچھا کہ اس
بچہ کا حلیہ اور رنگ کیسا ہے میرانسید عبداللہ نے فرمایا روشن
پیشانی، بلند بینی اور پیوستہ ابرو رکھتا ہے اور گندم گوں
(سانولا رنگ) ہے شیخ نے میرانسید عبداللہ کو مبارکباد دیکر
رخصت کیا پھر ایک مدت کے بعد ملاقات کی اور پوچھا کہ
اس بچہ کی کنیت آپ نے کیا رکھی ہے انہوں نے جواب
دیا کہ ہمارے دادا کا نام سید قاسم تھا اس بناء پر کبھی کبھی
ابوالقاسم کہا کرتے ہیں پھر شیخ نے پوچھا کہ اس بچہ کی گفتار
و چال و چلن کی کیا نوعیت ہے سید عبداللہ نے فرمایا تمام
بول چال اس کی حسب شرع رسول مختار دکھائی دیتی
ہے اس طرح کہ اس کا بیان ناممکن ہے اور بعضے اوصاف
تو نہایت عجیب معلوم ہوتے ہیں کہ اس کا پیشاب اور

مذکورہ بر ضمیر منیر شیخ گذشت کہ زمانہ ظہور مہدیست
اکثر و اغلب ایں پسر مہدی موعود باشد
بارک اللہ و مرحبا بمیرانسید عبداللہ
گفتہ وداع فرمودند **نقلست** کہ حضرت امام
محمد مہدی خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند
کہ مرا بعد از تولد در حال از طرف ملک المتعال
فرمان شد اے سید محمد دعوی مہدیت بکن و خلق را
سوے ما دعوت کن لیکن بندہ ہضم کردیم و
عرض نمودیم کہ الہی مہتر عیسیٰ دریں حال
دعوت کردند بسیار خلائق در فتنہ افتادند
مبادا کہ امت مصطفےٰ قبول
نکنند و در فتنہ افتند و
نیز **نقلست** کہ چوں تولد برگزیدۂ صمد میرانسید
احمد برادر کلاں حضرت امام آخرالزماں علیہ السلام
شدہ بود یکے مرد بزرگوار فیض آثار پیالہ پر شیر کردہ
بخانۂ میرانسید عبداللہ آوردہ بدست
یک شخص دادہ فرمود کہ بروایں شیر بہ پسرے
کہ امروز در خانۂ میرانسید عبداللہ شدہ است
بنوشاں و ببین کہ قے میکند یا ہضم کند ہرچہ
واقع شود ما را خبر کن میرانسید احمد را بہ آں شیر
قے شدہ است چونکہ باں بزرگوار خبر قے
رسانیدند فرمودند کہ ایں پسر آں پسر نیست
کہ ما تفحص می کنیم بعدہٗ بوقت تولد حضرت
امام مہدی موعود ہماں مرد عزیز پیالۂ شیر
پر کردہ نیز آوردہ بود و ہماں عبارت کہ پر بشارت

پاخانہ اور اس کا سایہ کبھی نظر آتا ہی نہیں اور اس کی پشت
پر مہر جیسی شکل دکھائی دیتی ہے ان اوصاف مذکورہ کو
سننے کے بعد شیخ کے ضمیر منیر میں یہی بات آئی کہ یہ زمانہ
مہدیؑ کے ظہور کا ہے غالباً یہی لڑکا مہدی موعودؑ ہوگا پھر
شیخ نے میرانسید عبداللہ کو بارک اللہ مرحبا کہکر رخصت
کیا **نقل** ہے کہ حضرت امام محمد مہدی خاتم ولایت محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو میری پیدائش کے بعد اسی وقت
خداوند تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہوا کہ اے سید محمد
دعوی مہدیت کر اور خلق کو ہماری طرف بلا لیکن بندے
نے ہضم کیا (اسبات کو پی گیا) اور عرض کیا کہ الہٰی مہتر
عیسیٰؑ نے اسی حال میں دعوت کی تھی بہت سے لوگ
فتنہ میں پڑ گئے ایسا نہو کہ امت مصطفےٰ میری دعوت کو
قبول نہ کرے اور فتنہ میں پڑ جائے نیز **نقل** ہے کہ جب
حضرت امام آخرالزماں علیہ السلام کے بڑے برادر برگزیدۂ
صمد میرانسید احمد پیدا ہوئے تھے تو ایک مرد بزرگوار فیض
آثار نے ایک پیالہ دودھ سے بھرا ہوا میرانسید عبداللہ کے
گھر لاکر ایک شخص کے ہاتھ کو دیکر فرمایا تھا کہ جا اور یہ دودھ
اُس بچہ کو جو آج میرانسید عبداللہ کے گھر میں پیدا ہوا ہے
پلادے اور دیکھ کہ قے کرتا ہے یا ہضم کر جاتا ہے جو بھی صورت
ہو اس کی مجھے خبر دے میرانسید احمد کو اُس دودھ کے پینے
سے قے ہوگئی جب اُس بزرگوار کو قے ہونے کی اطلاع
پہنچی فرمایا کہ یہ بچہ وہ بچہ نہیں ہے جس کی ہم کو جستجو ہے اسکے
بعد حضرت امام مہدی موعودؑ کے تولد کے وقت بھی وہی
مرد عزیز پیالہ دودھ سے بھر کر لائے اور وہی عبارت
پر بشارت اپنی زبان مبارک سے ادا کی آخر کار حق سبحانہ و تعالیٰ

بود بفرمود آخر الامر حق سبحانہ و تعالیٰ آں شیر ذکور
حضرت امام البر والبحر را مضم گردانید چونکہ ایں
خبر بآں مرد رسانیدند بسیار بے شمار خوشحال
شدہ بشارتہا دادہ فرمود کہ ایں آں پسر است
کہ ما بمدتے مدید متفحص بودیم اکنوں حق تعالےٰ
ظاہر گردانید بعدہٗ آں مرد بزرگوار از نظر مردماں
غائب شد نقل متواتر ثابت شدہ کہ آں
مرد مذکور خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ بودہ است
نیز نقلست کہ در ہنگام سخن گفتن اول بزبان
حضرت امام علیہ السلام ایں سخن جاری شد کہ
مہدی موعود آمد باز وقتے از اوقات بزبان مبارک
آنحضرت ؑ ہمیں سخن جاری شدے نیز نقل مشہور است
کہ در حضور پر نور برگزیدہٗ ذوالجلال بندگی مخدوم شیخ
دانیال رحمۃ اللہ علیہ درس می شدے و میراں سید احمد
دراں درس تحصیل علم میفرمودے روزے بندگی مخدوم
فرمودند کہ اے سید احمد برادر شما سید محمد را ہمراہ
بیارید ایشاں فراموش کردند باز شیخ چند بار ایں
سوال تکرار فرمودند یک روز چنیں اتفاق افتاد
کہ میراں سید احمد آنحضرت را ہمراہ خود آوردند چوں نظر
شیخ برآں حضرت افتاد از سجادہ خود درحال برخاستہ
استقبال کردند و بہ بسیار تعظیم و تکریم بر سجادہ
نشاندند و ضیافت بتکلف بجا آوردند چوں حضرت
سید محمد علیہ السلام رخصت طلبیدند چند قدم برائے
تواضع و سخنان خلق آمیز مصحوب آنحضرت
آمدہ رخصت فرمودند چناں شاد گشتند کہ گویا

نے وہ دودھ حضرت امام البر والبحور کو ہضم کروا دیا جب یہ
خبر اُس مردِ بزرگوار کو پہنچی تو بے حد خوشی ظاہر کی اور بشارتیں
دیکر فرمایا کہ یہی وہ لڑکا ہے جس کی ہم کو ایک مدت
دراز سے جستجو تھی اب حق تعالیٰ نے اس کو ظاہر فرمایا اسکے
بعد وہ مردِ بزرگوار لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گئے
نقلِ متواتر سے ثابت ہوا ہے کہ وہ مردِ مذکور خواجہ خضر صلوات اللہ
علیہ تھے نیز نقل ہے کہ بات کرنے کے زمانہ میں حضرت
امام علیہ السلام کی زبان مبارک سے پہلی بات جو نکلی یہی تھی
کہ مہدیِ موعود آیا پھر گاہے گاہے آنحضرت ؑ کی زبانِ
مبارک سے یہی بات نکلتی تھی نیز نقل مشہور ہے کہ
برگزیدہ ذوالجلال بندگی مخدوم شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ
کے حضور میں علوم دینیہ کی تعلیم ہوتی تھی اور میراں
سید احمد اسی تعلیم گاہ میں تحصیل علم فرماتے تھے ایک روز
بندگی مخدومؒ نے فرمایا کہ اے سید احمد تم اپنے برادر سید محمد
کو اپنے ہمراہ لاؤ لیکن ان کو یاد نہیں رہا پھر شیخ نے
چند بار تقاضہ کے ساتھ انکو فرمایا آخر ایک روز ایسا
اتفاق ہوا کہ میراں سید احمد آنحضرت ؑ کو اپنے ہمراہ لائے جب
نظر شیخ کی آنحضرت ؑ پر پڑی تو اپنی مسند سے فوراً اٹھکر
استقبال کئے اور نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ لاکر مسند
پر بٹھائے اور پُرتکلف ضیافت فرمائی جب حضرت سید محمد
علیہ السلام نے رخصت طلب کی تو تواضع کے ساتھ محبت
اور دلجوئی کی باتیں کرتے ہوئے چند قدم آنحضرت ؑ کے ساتھ
آکر آنحضرت ؑ کو رخصت فرمائے اور ایسے خوش ہوئے
کہ گویا دیدارِ ذاتِ پروردگار انکو نصیب ہوا جب یہ
تمام معاملہ میراں سید احمد نے اپنی آنکھوں دیکھا تو شیخ سے

بدیدار ذات پروردگار موصول شدند چوں ایں ہمہ
معاملہ بمیر السید احمد معائنہ شد بحضرت شیخ پرسیدند
کہ من برادر کلانِ سید محمد ہستم بدیدنِ من چندیں شادی
بشمار روے نمی نماید و گاہے تعظیم مانندِ آں نمی کنید
چونست فرمودند کہ ایں برادرِ شما مردے عظیم است
شرفے از حقتعالیٰ دارد و شما ازاں آگاہ نیستند
پیشتر انشاء اللہ معلوم خواہد شد و حقیقت ایں کار
شما بشما ہم خواہم گفت **نقلست** کہ یک روز
در مجلس بندگی مخدوم شیخ دانیال حضرت امام پیغمبر
خصال و میر السید احمد حاضر بودند کہ یک مردے
باعظمت فیض آثار روسیماے نیکو کردار در روے
پیدا حاضر شد شیخ تعظیم و تکریم ہم بجا آوردہ باوے
متکلم شدند و چند سوال و جواب درمیان واقع
گشتند باز بوقت رفتن با تواضع وداع کردند
بندگی شیخ بمیراں سید احمد پرسیدند کہ ایں مردے
کہ آمدہ بود کہ بود گفتند ما نمی دانیم باز بطرف حضرت
امام علیہ السلام توجہ با تعظیم و اکرام نمودہ فرمودند
کہ شما بگوئید کہ ایں مرد کہ بود فرمودند کہ خواجہ خضر
صلوات اللہ علیہ بودہ اند بعدہٗ شیخ فرمودند
کہ اے سید احمد ما کہ برادر شما را تعظیم و تکریم میکنیم
ایں سبب است آوردہ اند کہ ازاں روز میراں
سید احمد تعظیم آنحضرت و خدمت آنذات واجبی
شناختند فاعلم ایہا المصدق ایں معاملات
آنذاتِ گرامی درجات قبل از مکتب کہ بسم اللہ
میگویانند بود القصہ **نقلست** چوں عمر حضرت

انھوں نے پوچھا کہ میں بڑا بھائی سید محمد کا ہوں مجھے
دیکھنے سے آپکو ایسی خوشی دکھائی نہیں دی اور کبھی آپ
میری تعظیم انکی تعظیم کے مانند نہیں کرتے یہ کیا معاملہ ہے
شیخ نے فرمایا کہ یہ تمہارا بھائی ایک مردِ عظیم ہے
خدا تعالیٰ کی طرف سے جو شرف رکھتا ہے تم اُس سے
آگاہ نہیں ہو آگے چلکر انشاء اللہ تعالیٰ آپکو معلوم ہو جائیگا اور
تمہارے اس برادر کی حقیقت میں بھی تم سے کہوں گا
نقل ہے کہ ایک روز بندگی مخدوم شیخ دانیال کی مجلس
میں حضرت امام پیغمبر خصالؑ اور میر السید احمد دونو حاضر تھے
اس اثناء میں ایک مرد باعظمت فیض آثار جن کی پیشانی
سے اُنکی نیک کرداری ظاہر تھی حاضر ہوئے شیخ نے اس
بزرگوار کی بھی تعظیم و تکریم بجالائی اور اُن سے گفتگو کرنے
لگے چند سوال و جواب دونو کے درمیان واقع ہوئے
پھر اس بزرگوار کی واپسی کے وقت شیخ نے تواضع کے
ساتھ ان کو رخصت کیا بعد ازاں شیخ نے میراں سید احمد سے
پوچھا کہ یہ بزرگ جو آئے تھے کون تھے انہوں نے کہا میں
نہیں جانتا پھر شیخ نے تعظیم و اکرام کے ساتھ حضرت امامؑ
کی طرف توجہ کی اور فرمایا کہ آپ بتلائیے کہ یہ بزرگ کون تھے
حضرت امامؑ نے فرمایا کہ خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ تھے اسکے
بعد شیخ نے فرمایا کہ اے سید احمد ہم جو تمہارے برادر کی تعظیم
و تکریم کرتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہتے ہیں کہ اس روز
سے میر السید احمد نے بھی آنحضرتؑ کی تعظیم و خدمت کو
اپنے لئے واجب جانا پس جان اے مصدق یہ معاملات
اُس ذات گرامی درجات کے آغاز مکتب سے قبل کے ہیں
جس کو تسمیہ خوانی کہتے ہیں القصہ **نقل** ہے کہ جب عمر

امام علیہ السلام شاہنشاہ و چہار سال و چہار ماہ رسید
بندگی میراں سید عبداللہ برائے گویانیدن بسم اللہ
ضیافت عظیم و میربانی با تعظیم شروع کردند چنانچہ
مشیخت مآب ستودہ خصال مخدوم شیخ
دانیال را خبر کردند کہ خدام عالی مقام بیایند و
بزبان مبارک خود نام خدائے تعالیٰ بگویانید
چوں مجلس تمام شدہ بود و ہمہ اکابران بلدۂ
جونپور پر نور حاضر گشتہ بودند شیخ آمدند
وحضرت امیر علیہ السلام را بر کرسی نشاندند
درین اثنا حضرت خواجہ خضر علیہ السلام حاضر شدند
حضرت امیرؑ مہتر خضرؑ را شناختہ تعظیم بجا آوردند ہمہ
اکابران حاضران مجلس متعجب گشتند کہ این پسر
کرا تعظیم می کند چوں شیخ سر از مراقبہ برداشتند
خضر علیہ السلام را در مجلس دیدند و چوں شیخ
برائے گویانیدن بسم اللہ نزدیک چوکی
یعنی کرسی آمدہ پائین نشستند و سوئے
خضرؑ التفات آوردند خضرؑ فرمودند کہ از حضرت عزت
مرا خطاب رسید کہ محبوب ما بسم اللہ می گوید تو برو و
آمین بگو پس شیخ بسم اللہ گویانیدند و خواجہ خضر علیہ السلام
آمین گفتند بعدہٗ میراں سید احمدؑ آنحضرتؑ را
ہمراہ خود در سبق می بردند ایہا المنصفون و اذا
ثبت صدق المہدی بشہادۃ الاوصاف
المذکورۃ بالعیان فبای شہادۃ قاطعۃ
اخریٰ تؤمنون فانظر فبای آلاء
ربکما تکذبان۔

حضرت امام شاہنشاہ علیہ السلام کی چار سال چار ماہ کو پہنچی
بندگی میراں سید عبداللہ نے حضرتؑ کو بسم اللہ پڑھانے
کے لیے عظیم الشان ضیافت اور تعظیم و تکریم کے ساتھ
میزبانی شروع کی چنانچہ مشیخت مآب ستودہ خصال مخدوم
شیخ دانیال کو کہلایا کہ خدام عالی مقام تشریف لا کر اپنی زبان
مبارک سے خدا تعالیٰ کا نام کہلائیں جب مجلس تمام منظم
ہو چکی تمام اکابرین شہر جونپور پر نور حاضر ہو چکے تو شیخ بھی آئے
اور حضرت امیر علیہ السلام کو کرسی پر بٹھائے اس اثناء
میں حضرت خواجہ خضر علیہ السلام بھی موجود ہو گئے حضرت
امیرؑ نے مہتر خواجہ خضرؑ کو پہچان کر تعظیم دی تمام اکابرین
حاضرین مجلس تعجب کرنے لگے کہ یہ بچہ کس کی تعظیم کرتا ہے
جب شیخ نے اپنا سر مراقبہ سے اٹھایا تو خضر علیہ السلام
کو مجلس میں پایا اور جب شیخ بسم اللہ پڑھانے کے لیے
چوکی یعنے کرسی کے نزدیک آکر نیچے بیٹھ گئے اور
خواجہ خضرؑ کی جانب متوجہ ہو کر عرض کیا کہ آپ بسم اللہ پڑھایئے
خضرؑ نے فرمایا کہ مجھے حضرت رب العزت سے
یہ فرمان پہنچا ہے کہ ہمارا محبوب بسم اللہ کہتا ہے تو جا
اور آمین کہہ پس شیخ نے بسم اللہ کہلوایا اور خواجہ خضرؑ
نے آمین کہا اس کے بعد سے میراں سید احمد آنحضرتؑ
کو اپنے ہمراہ درس میں لے جایا کرتے تھے۔ اے
منصفو جب صدق مہدیؑ کا ثبوت مل چکا اوصاف
مذکورہ کی شہادت سے جو بالکل عیاں ہے تو پھر اور
کس شہادت قاطعہ سے تم ایمان لاؤ گے پس دیکھو
فرمان حق تعالیٰ کو کہ پس تم اپنے رب کی کس
کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

باب پنجم

دربیان تحصیل علم حضرت امامؑ از شیخ الاسلام برگزیدۂ ملک المتعال مخدوم شیخ دانیال و ملاقات کردن خواجہ خضر علیہ السلام و سپردن بار امانت

ناعلم ایها المصدق چونکہ حضرت امام علیہ السلام را بدرس می بردند شیخ مذکور بہ تعظیم بر سجادہ خود نشاندند و بحضور آنذات پر نور شیخ مذکور مر دمانرا تعلیم علم میدادند و ایشان یاد می کردند چونکہ عمر حضرت امام علیہ السلام ہنگام ہفت سالگی رسید کلام اللہ حفظ فرمودند پس شیخ متوجہ بہ تعلیم علوم عربیہ شدند **نقلست** کہ چون شیخ از ہر نسخہ کہ تعلیم یک جزء دادندے حضرت امام علیہ السلام تمام ماہیت و مراد آن کتاب را با سوال و جواب واضح کردہ فرمودندے کہ بسیار اشکالہائے شیخ ہم حل شدندے بدین طریق بنظر امام علی التحقیق چند نسخہا از ہر علوم منظور گشتند تا کہ بدوازدہ سالگی رسیدند بندگی شیخ الاسلام بزبان خود حضرت امام را باسم اسد العلماء مخاطب فرمودند بعدہٗ ہمہ علماء نواحی شہر دانا پور بر علم امام البر والبحور اتفاق کردہ اسد العلماء گفتند آرے اسد اللہ خطاب جد وے بود حقتعالیٰ آں خطاب را بر آنحضرت عطا فرمود نیز **نقلست** از آں زمان کہ حضرت امام آخر الزمان خلیفۃ الرحمان علیہ السلام در مکتب

پانچواں باب

حضرت امام علیہ السلام کی تحصیلِ علم کے بیان میں شیخ الاسلام برگزیدۂ ملک المتعال مخدوم شیخ دانیالؒ سے اور خواجہ خضر علیہ السلام کے آنحضرتؑ سے ملاقات کرنے اور بارِ امانت حوالہ کرنے کے بیان میں۔ پس جان اے مصدق کہ جب حضرت امام علیہ السلام کو درس کے لئے لے جاتے تھے تو شیخ مذکور حضرت کی تعظیم بجا لاتے اور اپنی مسند پر بٹھاتے تھے اور اُس ذاتِ پر نور کے حضور میں شیخ مذکور لوگوں کو سبق دیتے تھے آنحضرتؑ سُن کر یاد کر لیتے تھے جب حضرت امام علیہ السلام کی عمر شریف سات سال کی ہوئی تو کلام اللہ آپ نے حفظ فرما لیا پھر شیخ دیگر علوم عربیہ کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے **نقل** ہے کہ جب شیخ کسی ایک کتاب کے ایک جزء کو پڑھاتے تھے تو حضرت امام علیہ السلام تمام ماہیت اور مراد اُس کتاب کی سوال و جواب کے ساتھ واضح فرما دیا کرتے تھے اس طرح سے کہ شیخ کی بہت سی مشکلات بھی حل ہو جاتی تھیں اس طریق سے امام علی التحقیق علیہ السلام کی نظرِ مبارک سے چند کتابیں ہر ایک علم کی گذریں یہانتک کہ آنحضرتؑ کی عمر شریف بارہ سال کو پہنچی تو شیخ الاسلام نے اپنی زبانِ مبارک سے حضرت امامؑ کو اسد العلماء کے خطاب سے مخاطب فرمایا اس کے بعد شہرِ دانا پور کے اطراف و جوانب کے تمام علماء نے امام البر والبحورؑ کے تبحر علمی کو دیکھا اور بالاتفاق سب آپ کو اسد العلماء کہنے لگے کیوں نہو اسد اللہ آپکے جد کا خطاب تھا حق تعالیٰ نے وہی

شیخ الاسلام ماحی البدعۃ والآثام حمیدہ
احوال مخدوم الشیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ
تشریف فرمودند خواجہ خضرؑ اکثر اوقات
برائے ملاقات آں حضرت بفرمانِ
رب العزۃ آمدہ نشستندے با شیخ
سوالہا کردندے ہرگاہ کہ شیخ از جواب
شاں عاجز شدے بطرفِ حضرت
میراں علیہ السلام التماس نمودے پس آں
ہمہ اشکالہا بیک جواب آنحضرت حل
شدے القصہ وقتیکہ عمر حضرت امام علیہ
السلام محبوب ذوالجلال والجمال بدوازدہ
سال کمال رسید خواجہ خضر علیہ السلام شیخ
دانیالؒ را گفتند مسجدے کہ در صحرا کنارہ
جوئے رواں کہ لقبش کہوکری مسجد است
در انجا سید محمد را بیارید کہ حضرت مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم بما امانت سپردہ اند کہ
بفرزند ما برسانید تا بایشاں ادا کنم
شیخ ہمچناں کردند خضر علیہ السلام درانجا بلباس
زنگریزہ آمدند چوں نظر خواجہ خضرؑ بر حضرت
امامؑ افتاد گفتند السلام علیکم یا امام
آخر الزماں حضرت امامؑ درجواب سلام دادند
چوں نزدیک شدند خواجہ خضرؑ دست
حضرت امام علیہ السلام گرفتہ بخلوت بردند دراں جا
انچہ نزد خواجہ بار امانت حقتعالیٰ وحضرت پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم بود بحضرت میرانؑ سپردند وتفصیل این

خطاب آنحضرتؑ کو عطا فرمایا نیز **نقل** ہے جس زمانہ
سے کہ حضرت امام آخر زماں خلیفۃ الرحمان علیہ السلام
شیخ الاسلام ماحی بدعت وآثام حمیدہ احوال مخدوم شیخ
دانیال رحمۃ اللہ علیہ کے مکتب میں تشریف لے جانے
لگے خواجہ خضر علیہ السلام بھی اکثر اوقات آنحضرتؑ کی ملاقات
کے لئے فرمانِ حضرتِ رب العزۃ سے آکر بیٹھا
کرتے تھے اور شیخؒ سے سوالات کیا کرتے تھے جب
شیخؒ انکے جواب سے عاجز ہوتے تو حضرت میراں
علیہ السلام سے التماس فرماتے تھے پس انکی تمام
مشکلات آنحضرتؑ کے ایک جواب سے حل ہوجاتی
تھیں القصہ جب حضرت امام محبوبِ ذوالجلال والجمال
کی عمر شریف کے بارہ سال پورے ہوئے تو خواجہ خضر
علیہ السلام نے شیخ دانیالؒ سے کہا کہ ایک مسجد جو صحرا میں
ندی کے کنارہ ہے جس کا لقب کہوکری مسجد ہے وہاں
سید محمد کو لے آؤ کیونکہ حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے ایک امانت سونپی ہے اور فرمایا ہے کہ ہمارے
فرزند کو پہنچادو اب میں وہ امانت انکے حوالہ کرتا ہوں
شیخؒ نے ویسا ہی کیا خضر علیہ السلام وہاں رنگریزہ کے لباس
میں آئے جب انکی نظر حضرت امامؑ پر پڑی تو انہوں
نے کہا السلام علیکم یا امام آخر الزمان
حضرت امامؑ نے سلام کا جواب دیا جب نزدیک پہنچے
تو خواجہ خضرؑ حضرت امام علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ایک
گوشۂ تنہائی میں لے گئے وہاں جو کچھ امانت خواجہ کے
پاس حق تعالیٰ اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی
انہوں نے حضرت میرانؑ کے حوالہ کی تفصیل اس کی

بسبب تطویل مرقوم نشد گفتند کہ ما امانت دار بودیم آنرا نگاہ کردہ بشما رسانیدیم ایں امانت جدِ شما چندیں مدت داشتہ بودیم بگیرید بعدہٗ ذکر خفی ادا کردند و گفتند امانت جدّ شما بشما رسید حضرت میراں علیہ السلام فرمودند آرے بعدہٗ خواجہ خضر علیہ السلام گفتند کہ حق تعالیٰ فرمودہ است ہر کہ در پیش تو بطلب خدا پیش آید اورا بذکر خفی تلقین بکن بعدہٗ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام التماس کردند کہ حالا مرا بدیں ذکر تلقین کنید پس آں بادشاہ ولایت و آں صاحب بار امانت و آں امام دین و ملت آں محی فرض و سنت علیہ الصلوٰۃ و السلام بفرمان ملک العلام خواجہ خضر علیہ السلام را تلقین کردند بعدہٗ خواجہ خضر علیہ السلام نزدیک مخدوم شیخ دانیال آمدہ بدر المقال گفتند کہ ایں مرد مہدی موعود است ما تصدیق کردیم و تلقین گشتیم شما نیز تصدیق کنید و تلقین شوید شیخ آمنا و صدقنا گفتہ تلقین شدند ھٰذا فضل اللّٰہ و رحمتہ علے العالمین بلا حد و لا عد اللّٰھم صل علی محمد خاتم الانبیاء و المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین بعد ذالک المذکور شیخ الاسلام امام البر و البحور را ملقب سید الاولیاء خواندند و روز بروز ظہور ولایت آں نور علی نور بر صغار و کبار

طولِ عبارت کے سبب مرقوم نہیں ہوئی پھر خواجہ خضرؑ نے کہا کہ ہم امانت دار تھے اس کی حفاظت کی اور آپکو پہنچا دیا یہ آپکے دادا کی امانت تھی جس کو اتنی مدت تک ہم نے اپنے پاس رکھا اسے آپ لے لیں اس کے بعد انھوں نے ذکرِ خفی ادا کیا اور کہا آپکے دادا کی امانت آپ کو پہنچی تو حضرت میرانؑ نے فرمایا ہاں، اس کے بعد خواجہ خضر علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالیٰ نے آپکو یہ حکم فرمایا ہے کہ جو کوئی تیرے پاس طلبِ حق لے کر آئے اسکو ذکرِ خفی کی تلقین کر اس کے بعد حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے درخواست کی کہ مجھے اس ذکر کی تلقین فرمائیے پس اُس بادشاہِ ولایت، اُس صاحبِ بارِ امانت اُس امام دین و ملت اُس محیِ فرض و سنت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بفرمان ملک العلام خواجہ خضر علیہ السلام کو تلقین کیا اس کے بعد خواجہ خضر علیہ السلام نے مخدوم شیخ دانیالؒ کے پاس آکر بزبانِ گوہر بار فرمایا کہ یہ مرد مہدی موعودؑ ہے ہم نے اس کی تصدیق کی اور اس کی تلقین پائی اب تم بھی تصدیق کرو اور تلقین ہو جاؤ شیخؒ نے آمنّا وصدّقنا (ہم نے ایمان لایا اور ہم نے تصدیق کی) کہا اور تلقین ہوئے یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اہل جہان پر بلا کسی حد و شمار کے اے پروردگار درود نازل فرما محمد خاتم الانبیاء والمرسلین اور آپکی سب آل و اصحاب پر اس واقعہ کے بعد سے شیخ الاسلامؒ امام البر والبحور علیہ السلام کو سید الاولیاء کے لقب سے پکارنے لگے اور روز بروز اُس ذاتِ نورٌ علیٰ نور کی ولایت کا ظہور چھوٹوں بڑوں پر آشکارا ہوا پس معلوم کر

انتشار یافت فاعلم ایها المصدق از وقت
شیرخوارگی امام علیہ السلام تا بوقت سپردن امانت
چنداں معجزہا و خارق عادات در وجود مبارک
شان موجود شدہ بود کہ نوشتن میسر نمی آید چراکہ بسیار
است بتطویل انجامد بنا براں قبل از سپردن امانت
در اخلاق و خصائص آنحضرتؑ ہمہ عارفان کردگار
مثل شیخ مذکور کہ ولی کبار بودند تحیر وار انی
لک ھذا گفتہ نیز گفتند فیہ سر عظیم و خصائص
النبیؐ واجب التعظیم معائنہ کردہ
می فرمودند کہ شک نیست کہ ایں مظہر معجزات رسولؐ
خلاصۂ نور بتول سلطان ملت مصطفوی صاحب
حجت نبوی متخلق بحسن اخلاق متصف بصفات
خلاق صاحب مخزن اسرار الوہیت حاکم کنوز
انوار حقیقت شود و لہٰذا ہمہ علماء باللہ آں زماں
و عرفاء اللہ بدلائل عیاں منتظر بظہور آں مظہر
حقائق کاشف دقائق شدہ میگفتند کہ لاشک کہ
بدست مبارک شاں علیہ السلام والرضوان
عالیمقام شریف کلام ضوء ظلام نظیر النبی علیہ
السلام خزائن غیب لاریب کنوز مشہور
مظہر ظہور ظاہر شدہ البتہ قسمت خواہد
شد آخر الامر بر حکم ظن المومن لا یخطی
و اتقوا لفراسۃ المومن انہ
ینظر بنور اللہ آنچہ در گمان ایشاں
بود بعین العیاں رسید و بمقتضائے
لیس الخبر کالمعاینۃ حق تعالےٰ

اے مصدق حضرت امام علیہ السلام کی شیرخوارگی کے زمانہ
سے امانت ذکرحقی پانے تک اتنے معجزے اور
خوارق عادات آنحضرتؐ کے وجودِ مبارک میں پائے گئے
کہ ان کا تحریر میں لایا جانا آسان نہیں ہے کیونکہ ان کی
تعداد بہت زیادہ اور طولِ عبارت کی مقتضی ہے انہی
معجزات و خوارق کی بناء پر آنحضرتؐ کو امانت سپرد کی جانے
سے قبل ہی آنحضرتؐ کے اخلاق و خصائص کو دیکھکر تمام
عارفانِ ذاتِ حق نے جو مثل شیخ مذکور کے اولیاء کبار تھے
حیرت کے عالم میں امام علیہ السلام کو کہا تھا انی لک ھذا
(یہ کمال کہاں سے تجھکو مل گیا) نیز کہا تھا فیہ سر عظیم
(اس میں بہت بڑا راز ہے) اور آنحضرتؐ کی ذات میں
نبیؐ کی واجب التعظیم خصوصیتوں کا معائنہ کر کے فرمایا کرتے
تھے کہ کوئی شک نہیں ہے کہ یہ مظہرِ معجزات رسولؐ
خلاصۂ نورِ بتولؑ، سلطانِ ملتِ مصطفوی، صاحب
حجتِ نبوی، متخلق بحسنِ اخلاق متصف بصفاتِ خلاق
صاحبِ مخزنِ اسرار الوہیت، حاکم کنوزِ انوارِ حقیقت
ہوگا اسی لئے اُس زمانے کے تمام علماء باللہ اور عارفین
ذات اللہ واضح دلائل پا کر اُس مظہرِ حقائق کاشف
دقائق کے منتظر ہو کر کہتے تھے کہ کوئی شک نہیں ہے کہ
اِسی ذات علیہ السلام والرضوان عالی مقام اشرف کلام
روشن کُنِ ظلام نظیرِ نبی علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں
خزانۂ غیب لاریب کنوزِ مشہور تمام و کمال ظاہر
ہو کر بالیقین تقسیم ہونگے آخر کار مطابق اس حکم کے
کہ مومن کا گمان خطا نہیں کرتا اور مطابق اس ہدایت
کے کہ بچے رہو مومن کی فراست سے بیشک وہ دیکھتا

ظہور ختم ولایت ظاہر گردانید فاعلموا ایہا المنصف حضرت ملک العلام در قبول کردن جمیع احکام دین اسلام بر شہادت دو گواہ ذوا عدل منکم مقرر فرمود و ایں حکم حق تعالیٰ در حق عام مومناں اظہار نمود وقتیکہ ثبوت مہدویت حضرت امام علیہ السلام بشہادت خاص الخاص مثل خواجہ خضر و شیخ الاسلام شیخ دانیال رح استحکام یافتہ فای شہادۃ قاطعۃ افضل من ہٰذہٖ الشہادۃ الواثقۃ المبینۃ لکن قال اللہ عزّ وجلّ قل فللہ الحجۃ البالغۃ ولو شاء لہدٰیکم اجمعین الا ایہا المنصفون ان شہادۃ ہٰذین الشاہدین لیس بالخبر بل بالعیان فان لم تؤمنو بہٰذہٖ الشہادۃ فانظروا الیٰ قولہٖ تعالیٰ فبای آلاء ربکما تکذبان۔

باب ششم

در بیان انقیاد شدن سلطان حسین شرقی در محبت حق غرقی و جنگ با دلپت رائے و کشتن وی و فتح کردن ملک گوڑ قال اللہ تعالیٰ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی الآیۃ و فی الآیۃ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا و یوم یقوم الاشہاد

ہے اللہ کے نور سے جو کچھ انکے گمان میں تھا بعینہٖ ظہور پذیر ہوا اور لیس الخبر کالمعائنۃ (غیب کی اطلاع چشم دید جیسی نہیں) کے مقتضا کے مطابق حق تعالیٰ نے ظہور ختم ولایت کو آشکارا فرمادیا پس جان، اے منصف کہ حضرت ملک العلام خداوند تعالیٰ نے تمام احکام دین کے قبول کرنے میں ذوا عدل منکم (تم میں کے دو صاحبانِ عدل) فرما کر دو گواہوں کی گواہی مقرر فرمادی ہے اور حق تعالیٰ نے یہ حکم عام مومنوں کے حق میں ظاہر فرمادیا ہے ایسی صورت میں جس وقت کہ حضرت امام علیہ السلام کی مہدیت کا ثبوت خاص الخاص مومنوں جیسے خواجہ خضر رح اور شیخ الاسلام شیخ دانیال رح کی گواہی سے پایہ تحقیق کو پہنچا ہے تو اور کونسی شہادتِ قاطعہ افضل اس شہادتِ واثقہ واضحہ سے ہوسکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہدے تو اللہ کی حجت پوری ہے اگر وہ چاہے رہبری کرے تم سب کی۔ اے انصاف والو ان دونو گواہوں کی گواہی خبر پر مبنی نہیں بلکہ ان کے اپنے مشاہدہ پر مبنی ہے پس اگر تم اس گواہی پر ایمان نہ لاؤ تو دیکھو اللہ تعالیٰ کے قول کو کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

چھٹا باب

سلطان حسین شرقی محبتِ الٰہی میں غرقی کے مطیع ہونے اور حضرت امام کے ہمراہ دلپت رائے سے جنگ ہونے اور اس جنگ میں دلپت کے مارے جانے اور ملک گوڑ فتح ہونیکے بیان میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور غالب رہوں گا میں اور میرے رسول، اور ایک آیت شریفہ میں ہے ہم مدد کرتے ہیں اپنے

فاعلم ایها المصدق بنقل تواتر رسیده که
سلطان حسین بادشاهِ بلدهٔ جونپور پرنور که امیرِ عادل
و عالمِ عامل بود و بحضرت امام علیه السلام بسیار اختلاط
میداشت و چناں معتقد ایں درگاه شاہنشاہ
بود که ہیچ ہمی بغیر آنحضرتؑ نرفتے و در ہر سواری خود
را ہم رکاب آنحضرتؑ ساختے و ملاقات بلا تفریط
والافراط ہم داشتے نقلست وقتے از روح پرفتوح
حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم بحضرت مہدی موعود علیه السلام
معلوم شد که فتح اقلیم گوڑ بشما داده شده است و بسلطان
حسینؒ ہم معلوم شد که فتح اقلیم گوڑ ماست یکروز سلطان
مذکور بملاقات امام البر والبحور آمده بودند که
آنحضرتؑ نصیحت آغاز کردند و بعد از
نصیحت فرمودند که مطیع الاسلام شدن جائز
است و مطیع الکفر شدن جائز نه سلطان حسین
مالگذار ولیست رائے گوڑ کافر بود دلگیر شده عرض
کرد که کافر قوی و حشمت و شوکتِ تمام دارد
اگر مال ندہم تا کافر مسلمانان را تاراج
و تاخت می گرداند اگر حضرت میرانؑ دستِ
مدد بر سر ما نہند تا از شر فتنهٔ کافر ہمه مسلمانان
خلاص یابند حضرت میرانؑ فرمودند که الله تعالی
دین خود را مدد خواہد کرد و ہمه مسلمانان را از
شر فتنهٔ او خلاص خواہد داد و
سلطان حسین ہم معلوماتِ فتح گوڑ بخدمت
معلّی عرض نمود آنحضرتؑ فرمودند که بنده
را پیش ازیں ہم معلوم شده است

پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں اور
اس دن جبکہ کھڑے ہونگے گواه پس معلوم کرائے مصدق
کہ نقل متواتر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ سلطان حسین شہر جونپور
پرنور کا بادشاہ امیر عادل اور عالم عامل تھا اور حضرت
امام علیہ السلام سے بہت میل جول رکھتا تھا اور اس
درگاہِ شاہنشاہی کا اس درجہ معتقد تھا کہ کسی جہاد
میں آنحضرتؑ کے بغیر نہ جاتا تھا ہر سواری میں خود کو
آنحضرتؑ کا ہم رکاب رکھتا تھا اور بلا تفریط و افراط آنحضرتؑ
کی ملاقات سے مشرف ہوا کرتا تھا نقل ہے ایک وقت
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح سے
حضرت مہدی موعودؑ کو معلوم ہوا کہ ریاستِ گوڑ کی فتح
تمکو دی گئی ہے اور سلطان حسینؒ کو بھی معلوم ہوا کہ ملک
گوڑ فتح ہونیوالا ہے ایک روز جبکہ سلطان حسین مذکور
امام البر والبحور کی ملاقات کو آئے ہوئے تھے آنحضرتؑ
نے نصیحت شروع کی بعد وعظ و نصیحت یہ فرمایا کہ اسلام
کا مطیع (فرمانبردار) ہونا جائز ہے اور کفر کا مطیع ہونا
جائز نہیں، سلطان حسینؒ نے جو ولیست رائے والی گوڑ
کے خراج گذار تھے آزرده ہو کر عرض کیا کہ کافر قوی ہے
اور حشمت و شوکت کامل رکھتا ہے اگر خراج نہ دوں تو
تمام مسلمانوں کو تباہ و تاراج کئے دیتا ہے اگر حضرت
میراںؑ مدد کا ہاتھ ہمارے سر پر رکھیں تو تمام مسلمان کافر کے
شر و فتنہ سے نجات پائینگے، حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ
اللہ تعالی اپنے دین کی مدد فرمائے گا، اور تمام مسلمانوں کو
اس کے شر و فتنہ سے رہائی دے گا، سلطان حسین نے
بھی فتحِ گوڑ کی بشارت جو معلوم ہوئی تھی حضرتؑ کی

حاصل الامر بر فرمودۂ امام الآفاق قرار و اتفاق کردہ بطرف گوڑ سواری فرمودند و در لشکرِ سلطان یکہزار و پانصد سوار جوانان جانباز مجرد از زنان و فرزندان ایشان ملقب بہ بیراگیان بودند در ہر مقاتلہ کہ امام علیہ السلام بودے سلطان ایشان را تابع امام جہان کردندے **نقلست** سلطان حسینؒ چند لک مہر آنجائی پیش حضرت امامؑ آوردہ عرض کردند کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برائے مدد غازیان فتوح قبول فرمودند خدام ہم قبول فرمایند آنحضرت قبول نمودہ صرف غازیان کردہ حاصل الغرض چونکہ لشکر اسلام مع امام علیہ السلام بشہر گوڑ رسید دلپت رائے ہم با ہفتاد ہزار سوار نامدار سلح پوش سہ میل از قلعۂ خویش در پیش آمدہ جنگ آغاز کرد بنوعیکہ گفتہ اند بیت

اگر مرد مردی کند اختیار
چہ رستم چہ دستاں چہ اسفندیار

بنا بر تفرقۂ عظیم المسلمانانرا روئے نمود و سلطان حسین این خبر غلبۂ متمرداں کفار بحضرت امام الابرار عرض رسانید کہ وقتِ مددِ خوندکار است و الا نہ در ما ہیچ طاقت مقاومت وے نمی نماید حضرت میران

خدمتِ عالی میں عرض کی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ کو اس سے پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے، حاصل یہ کہ بالآخر امام الآفاق علیہ السلام کے فرمان سے اقرار و اتفاق کر کے سلطان نے گوڑ کی جانب لشکر کشی کی، سلطان کے لشکر میں پندرہ سو سوار جوانانِ جانباز تھے جو عورتوں بچوں سے مجرد اور بیراگیوں کے لقب سے ملقب تھے جس کسی جنگ میں امام علیہ السلام شریک رہتے سلطان انکو آنحضرتؑ کے تابع حکم کر دیا کرتے تھے **نقل ہے** کہ سلطان حسینؒ نے چند لاکھ مہر (اس زمانے کے سکے) حضرت امامؑ کے حضور میں لائے اور عرض کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غازیوں کی مدد کے لئے راہِ خدا کی فتوح قبول فرمائی تھی لازمانِ والا بھی قبول فرمائیں تو آنحضرتؑ نے اس رقم کو قبول کر کے غازیوں میں خرچ کیا الغرض جب لشکر اسلام امام علیہ السلام کے ساتھ شہر گوڑ پہنچا تو دلپت رائے نے بھی ستر ہزار سوارانِ نامدار با ہتیار کے ساتھ تین میل اپنے قلعہ سے آگے آکر جنگ شروع کی اس طریق سے کہ کہنے والوں نے کہا ہے

اگر مرد مردی کرے اختیار
تو کیا رستم و زوال و اسفندیار

غنیم کی فوج کی کثرت کے باعث زبردست تہلکہ مسلمانوں میں پیدا ہو گیا اور سلطان حسین نے یہ خبر سرکش کفار کے غلبہ کی حضرت امام الابرار کی خدمت میں پہنچائی کہ اب خوندکار کی مدد کا وقت ہے ورنہ ہم میں کوئی طاقت اُس کے مقابلہ کی دکھائی نہیں دیتی ہے یہ سنکر

علیہ السلام نام خدا تعالیٰ گفتہ با جماعت مجرداں
کہ بمصاحبت آں امام آخر الزماں تعین بودند برخاستند
و نیز سلطان با لشکر خویش ہمراہ شاہنشاہ شدند
چوں بمقابلۂ لشکر کافر آمدند جنگ قائم گشت
ناگاہ بتقدیر الا سلطان با سی ہزار سوار پیش
لشکر کفار ہزیمت خورد مگر کہ حضرت امامؑ
با پانزدہ صد سوار بیراگیان نامدار درون معرکہ
مستقیم بودند و سلطان بارہا آدمی فرستادہ کہ
ما ہزیمت خوردیم خدام ہم بیایند آنحضرتؑ
فرمودند کہ انشاء اللہ تعالیٰ فتح ماست
در معاملہ کہ نمودہ شدہ است غلط نیست شما
آہستہ باشید و خود در کمین گاہ قرار گرفتند
تا کہ علم دولت ولپت رائے دیدہ شد
بسم اللہ گفتہ اسپہا تیز کردند چونکہ ملاقی
شدند فیل سنگلی کہ بزرگتر و دلیر تر بود زنجیر
در دست گرفتہ ہمہ سپاہیاں را ہزیمت
دادے پیش آمد حضرت امام علیہ السلام بسم اللہ
گفتہ تیرے زدند کہ میان سر فیل بتمام
غرق شد آں فیل روئے گردانیدہ افتاد
ہم در پے آں اسپہا چناں تاختند
کہ باذن اللہ تعالیٰ موجب ہزیمت
آں کفار گشت و ہیچکس ثابت قدم نماند
ہمہ بقلعہ روئے بگردانیدند مگر ولپت رائے
خود باز گشت و با ذات حضرت امام علیہ السلام
مقابل شد چونکہ حضرت امامؑ تیغ می زدند تنش

حضرت میراں علیہ السلام نام خدا تعالیٰ لیکر اُن مجردوں
کی جماعت کے ساتھ جو اُس امام آخر الزمانؑ کے
ساتھ رہنے کے لئے متعین تھے اُٹھے اور سلطان بھی
اپنا لشکر لیکر شاہنشاہؑ کے ہمراہ ہوا جب لشکر کافر کے
مقابلہ میں آئے تو جنگ برپا ہوئی یکایک تقدیر الٰہی سے
سلطان نے اپنے تیس ہزار سواروں کے ساتھ لشکر کفار
کے آگے شکست کھائی مگر حضرت امام علیہ السلام پندرہ
سو بیراگیان نامدار کے ساتھ میدان جنگ میں ثابت
قدم تھے سلطان نے کئی بار اپنے آدمیوں سے کہلا بھیجا
کہ ہم شکست کھا چکے ہیں ملازمان والا بھی واپس آجائیں
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری فتح ہے
معاملہ میں جو کچھ دکھلایا گیا ہے غلط نہیں ہے تم آہستگی سے
کام لو یہ فرما کر خود آنحضرتؑ کمین گاہ میں ٹھیرے رہے
یہانتک کہ ولپت رائے کا علم شاہی دکھائی دیا تو بسم اللہ
کہکر گھوڑوں کو تیز کئے جب دونوں فوجیں باہم ملیں تو
ایک سنگلی ہاتھی جو بہت ہی بڑا اور نہایت دلیر تھا
سونڈ میں ایک بھاری زنجیر لیا ہوا تمام سپاہیوں کو روندتا
ہوا سامنے آیا حضرت امام علیہ السلام نے بسم اللہ کہکر
ایک تیر مارا جو ہاتھی کے سر میں تمام کا تمام دھنس گیا تو ہیں
وہ ہاتھی منہ پھرا کر گرا اس کے پیچھے ہی گھوڑے اس طرح
دوڑائے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُن کفار کی شکست
کا سبب بن گیا اور کوئی بھی ان میں سے ثابت قدم نہیں
رہا تمام قلعہ کی طرف منہ پھیر کر بھاگے مگر ولپت رائے
خود ہی پلٹا اور ذات حضرت امام علیہ السلام کے مقابل ہوا
جب حضرت امامؑ نے اس پر تلوار کا وار کیا تو اس کا جسم

دو نیم گشت و دیدند کہ بر دل وے نقشِ بت
کہ ویرا پرستیدے پیدا بود بداں سبب
بحضرت امام علیہ السلام حالتے روے نمود
فرمودند کہ سبحان اللہ نقشِ غیر بر دل
چنیں تاثیر گرفتہ منقش شدہ است
پس تجلیاتِ حق چہ طور ظہور فرماید بدا ں
موجب ازیں عالم بیہوش و مست بعشق
و مستغرق بحق گشتند و تجلیؔ الوہیت
براں ذات ستودہ صفات بتافت دراں
حال فرمان ملک المتعال شد کہ اے سید محمد
ترا برلے ایں کار نیافریدیم کہ بر اسپہا
سوار شوی و در کر و فر دنیا باشی بلکہ ترا
خالص براے ذاتِ خود آفریدیم و
اصطنعتک لنفسی ہر گاہ کہ خبر بیہوشی
آنحضرتؑ بسلطان عالی رفعت رسید خود بتعجیل
آنجا بیاید حضرت امامؑ را بر روے زمین علیؔ
جنبہ یافت ظاہرا سلطان برداشتہ
بر سنگھاسن خود تکیہ کنانید و فی الحقیقت
ہر شش اولوالعزم حضرت میرانؑ را ایستادہ کردند
فاعلموا ایہا المصدق ہمچناں باذات حضرت
امام آخر الزمانؑ ہفت جنگ کلاں شدہ است
از جہت دراز شدن کیفیت مختصر کردہ شد
کہ خیر الکلام ما قل و دلؔ است
فاذا ثبت صدق المہدی بنصر
اللہ الموعود کما ظہر ذالک بالعیان

دو ٹکڑے ہو گیا اس طرح کہ آنحضرتؑ نے دیکھا کہ اسکے دل
پر بت کا نقش جس کی وہ پرستش کرتا تھا پیدا ہے اس
سبب سے حضرت امام علیہ السلام پر حالت جذب
طاری ہوئی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ سبحان اللہ غیر حق کے
نقش نے دل پر ایسا اثر کیا کہ منقش ہو گیا ہے پس
تجلیاتِ حق کے ظہور کی کیا شان ہو گی اس احساس
کے باعث آنحضرتؑ اس عالم سے بے خبر عشق حق
میں مست اور مستغرق بحق ہو گئے، اور تجلیٔ الوہیت
اس ذاتِ ستودہ صفات پر تاباں ہوئی اس حال میں
فرمان ملک المتعال پہنچا کہ اے سید محمد ہم نے تجھ کو
اس کام کے لئے نہیں پیدا کیا کہ تو گھوڑوں پر سوار ہو
اور دنیا وی کر و فر میں لگا رہے بلکہ تجھکو ہم نے خالص اپنی
ذات کے لئے پیدا کیا ہے واصطنعتک لنفسی
(بنایا ہے میں نے تجھے اپنی ذات کے لئے) جب
آنحضرتؑ کی بیہوشی کی خبر سلطانِ گرامی مرتبت کو پہنچی
تو خود بعجلت آئے حضرت امامؑ کو زمین پر کروٹ
لیٹے ہوئے پایا بظاہر سلطان نے آنحضرتؑ کو اٹھا کر
اپنے سنگھاسن میں تکیہ دیکر لٹایا درحقیقت اُس وقت
ہر چھ اولوالعزم پیغمبروںؑ نے حضرت میرانؑ کو کھڑا کیا تھا
پس معلوم کر اے مصدق ایسے ہی بڑے سات جنگ
سلطان نے حضرت امام آخر الزمانؑ کے ہمراہ کئے ہیں
درازیٔ بیان کی وجہ مختصر کیفیت لکھی گئی ہے جیسی کہ
ضرب المثل ہے خیر الکلام ما قل و دل (بہترین کلام وہ ہے
جو قلیل ہو اور بادلیل ہو) پس جب اللہ کی وعدہ کی ہوئی
نصرت سے مہدیؑ کا صدق ثابت ہو چکا چنانچہ یہ بات

الا یا ایها المنصفون تومنوا بها
فان لم تصدقوا بهذه
الشهادة فانظر فبای آلاءِ
ربکما تکذبان۔

باب ہفتم

در بیان جذباتِ الوہیتِ ذات بر
حضرت امام علیہ السلام والصلوات بدانکہ موجب
مقدمات جذبۂ حق بآنذات عالی صفات ہمیں
بود کہ چون دلِ کافر منقش بت منقش شدہ بود
دیدہ می فرمودند کہ تاثیر کذب بردل چنین نقش
گرفتہ است پس تجلیاتِ حق چہ طور ظہور فرماید
بداں سبب ازیں عالم بیہوش و مست
بعشق و مستغرق بحق گشتند و تجلی الوہیت
برآں ذات ستودہ صفات بتافت
چنانچہ قصۂ ابتداء جذبہ ضمناً بالا گذشت
القصہ دراں ایام برحضرت امام علیہ السلام
حال چناں مستولی آمد کہ ہیچ آگہی ایں عالم نماند
مگر باستماعِ بانگِ نماز اندک ہوش آمدے
و بعد اداء فریضہ ہمچناں فوت می شدندے
تا ہفت سال ہمیں حال بود کہ ذرۂ طعام و
قطرۂ آب نچشیدند باوجود کہ درچنیں حالات
ازآنذات پیغمبر صفات اندکے از فرائض فوت
نشد و ذرۂ خلاف شرع صدور نیافت
نقلست کہ روزے زوجۂ حضرت امام
علیہ السلام المسماۃ بی بی المہدیتی رضؓ بوقت نماز

علانیہ ظاہر ہے لو آگاہ رہو اے انصاف والو اس کو
مان لو پس اگر تم نے اس گواہی کی تصدیق نہیں کی تو
دیکھو فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو
جھٹلاؤ گے

ساتواں باب

حضرت امام علیہ السلام والصلوات پر جذباتِ الوہیتِ
ذات طاری ہونے کے بیان میں ۔ جاننا چاہیئے کہ
اُس ذاتِ عالی صفات پر جذبۂ حق کی واردات کا
سبب یہی تھا کہ جب آنحضرتؑ نے کافر کے دل پر
نقشِ بت اترا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ باطل کی تاثیر نے
دل پر ایسا نقش کیا ہے پس تجلیاتِ حق کا ظہور کس
شان سے ہوگا، اس احساس کے باعث آنحضرتؑ
اس عالم سے بے خبر اور عشق حق میں مست اور مستغرق
بحق ہوگئے اور تجلی الوہیت کی اُس ذاتِ ستودہ صفات
پر تاباں ہوئی چنانچہ ابتداءِ جذبہ کا قصہ ضمناً اوپر گذر چکا
ہے حاصل کلام اُن ایام میں حضرت امام علیہ السلام پر
جذبہ کی حالت ایسی چھائی رہی کہ اس عالم کی کوئی خبر
آنحضرتؑ کو نہیں رہتی تھی مگر اذاں کی آواز سنکر تھوڑی
دیر ہوشیار ہوتے اور فرض ادا کرنے کے بعد پھر اُسی
طور گم ہو جاتے تھے سات سال تک یہی حال تھا کہ
ذرہ برابر طعام اور ایک قطرہ پانی کا نہ چکھا اور اس قدر
جذبہ کی حالت کے باوجود اُس ذات پیغمبر صفات سے
کوئی فرض فوت نہیں ہوا اور ذری سی حرکت بھی
خلافِ شرع صدور میں نہیں آئی نقل ہے کہ
ایک روز حضرت امام علیہ السلام کی زوجہ مسمّاۃ

کہ در ہوش بودبا بسیار تفرع و زاری عرض نمودند
کہ میرانجی سالہا شدند کہ ہیچ قوت بقالب
نرسیدہ چہ حال خواہد شد فرمودند کہ آنچہ
قوت بندہ است بہ بندہ می رسد **نقلست**
بعد از مدتے دراز روزے بوقت نماز
بی بی کلاں رضی اللہ عنہا التماس کردند کہ میرانجی
چہ حال است کہ بداں سبب ازیں عالم و
از خویشتن بیہوش مانند و تحمل کردن نتوانند
حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ از حق
تعالیٰ چناں پیے درپیے تجلی الوہیت
می شود کہ اگر ازیں بحار قطرۂ بولی کامل
یا نبی مرسل دادہ شود در تمام عمر ہیچ آگہی
نماند فرمان حق تعالیٰ می شود کہ اے
سید محمد بواسطۂ آنکہ ترا خاتم ولایت محمدی
گردانیدیم بداں سبب فرائض از
تو ادا می کنانیم ایں منت و فضل ما
برتست دریں باب محققی از زمرۂ
اولوالالباب می فرماید ؎

آں یکے گفت اناالحق دگرے سبحانی
بجز آں شاہ خرابات گرانبارے کو

نیز **نقلست** کہ بعد از ہفت سال حضرت
حبیب ذوالجلال شبے بوقت عشا برائے
خوردن آب طلبیدند تا کہ بی بی بیارند باز مدہوش
گشتند ہرگاہ کہ نزدیک دمیدن صبح شد و وقت
صحو رسید دیدند کہ بی بی آوند آب ایستادہ

بی بی الہ دادیؓ نے نماز کے وقت پر جبکہ آنحضرتؑ ہوشیار
تھے نہایت ہی عاجزی اور زاری کے ساتھ معروضہ
کیا کہ میرانجی کئی سال ہو چکے ہیں کہ کوئی غذا آپکے قالب
میں نہیں پہنچی ہے کیا حال ہوگا، آنحضرتؑ نے جواب میں
فرمایا کہ جو کچھ بندہ کی غذا ہے بندہ کو پہنچتی ہے **نقل** ہے
کہ اسی جذبہ میں ایک مدت دراز کے بعد ایک روز نماز کے
وقت آنحضرتؑ کی زوجہ کلاں بی بی رضی اللہ عنہا نے
دریافت کیا کہ میرانجی کیا حال ہے جس کے سبب آپ
اپنے سے اور سب جہان سے بے خبر رہتے ہیں اور ہوشیار
نہیں رہ سکتے حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالےٰ
کی طرف سے تجلی الوہیت پے درپے ایسی ہوتی ہے کہ
اگر ان دریاؤں سے ایک قطرہ کسی نبی مرسل یا ولیِ کامل
کو دیا جائے تو تمام عمر کوئی آگاہی نہ رہے حق تعالیٰ
کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس واسطے کہ ہم نے
تجھے خاتم ولایت محمدی کیا ہے تجھ سے فرائض ادا کرواتے
ہیں یہ ہمارا احسان و فضل تجھ پر ہے اس باب میں
ایک محقق جو زمرۂ اولی الالباب سے ہوئے ہیں
فرماتے ہیں ؎ ترجمۂ بیت

اناالحق کہدیا اک نے کہا دیگر نے سبحانی
گرانباری میں ہے وہ شاہ سب ولیوں میں لاثانی

نیز **نقل** ہے کہ سات سال جذبہ میں گذرنیکے بعد حضرت
حبیب ذوالجلالؑ نے ایک شب میں عشاء کے وقت پینے
کے لئے پانی طلب فرمایا، بی بیؓ پانی لے آنے تک پھر
مدہوش ہوگئے یہانتک کہ جس وقت صبح ہونیکو آئی اور
وقت ہوشیاری کا آپہنچا تو آنحضورؑ نے دیکھا کہ بی بی پانی کا

اندفرمودند که حالا آب آورد دید گفتند خیر میرانجی از
وقت عشا آورده ایستاده ایم بعدہٗ فرمودند که
برائے وضو آب بیارید بی بی برودی زود آب
آوردند **نقلست** پیش ازیں دریں جذبہ ہر یک
اوقات بی بی وضوء می کنانیدند یعنی یاد دہانید
که میرانجی دست بشوئید میرانجی روے بشوئید میرانجی پائے
بشوئید ہمیں معتاد بود دراں ہفت سال مذکور
مگر دراں روز بدانش خود آنحضرت وضو کردند
و دوگانۂ شکرانہ ادا فرمودند و درحق بی بی دعا
کردند که اے بارخدایا چنانچہ ایں زن مرا بخدمت
آسودہ کردہ تو ایں را بلقاء خویش محفوظ گرداں
نیز **نقلست** که حضرت میرانؑ بفرمان حضرت
رحماں درحق بی بی کلاں خدیجۃ الزماں یعنی بی بی
الہدیتی رضی اللہ عنہا بشارتے عیاں فرمودند که در
روز قیامت ہر کرا بہرۂ خاتم ولایت محمدی دادہ
شود ہماں مقدار بی بی را دادہ شود زیراکہ قصد
نگاہش کردند تا خلق از ذات فائض فیوضات
مستفیض شد **نقلست** که بعد ازاں ہفت
سال غالباً علی الحال احوال آں حبیب
ذوالجلال میانِ صحو و سکر گشت صحو دراداء
ہمہ طاعات و عبادات و سکر از التفات
خویش و خویشاوندان ایں حال تا پنج سال
روے نمود منجملہ دوازدہ سال که جذبۂ الوہیت
ذات ذوالجلال بود نیز **نقلست** که بی بی
حساب طعام و آب کردند دریں پنج سال

کٹورہ لئے کھڑی ہیں فرمایا اب پانی لائے بی بی رضؓ نے کہا
جی ہنیں میرانجی عشا کے وقت سے لیکر کھڑی ہوں اسکے
بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ وضوء کے لئے پانی لاؤ بی بی
فوراً وضوء کا پانی لے آئیں **نقل** ہے اس واقعہ
سے قبل اسی جذبہ میں ہر وقت بی بیؓ وضو کرواتی
تھیں یعنے یاد دہی کرتی تھیں کہ میرانجی ہاتھ دھوئیے
میرانجی منہ دھوئیے میرانجی پاؤں دھوئیے یہی معتاد
اُن مذکورہ سات سال میں تھا اگر اس روز جو صبح میں
حضرتؑ نے وضو کے لئے پانی منگوایا تو اپنی ہی یاد سے
وضو پورا کرکے دوگانۂ شکرانہ ادا فرمایا اور بی بی رضؓ
کے لئے دعا فرمائی کہ اے بارخدا جس طرح اس عورت
نے میری خدمت سے مجھے آرام پہنچایا ہے تو اس کو
اپنے دیدار سے محظوظ فرما نیز **نقل** ہے کہ حضرت
میرانؑ نے بفرمان حضرت رحمان بی بی کلاں خدیجۃ الزماں
بی بی الہدادی رضی اللہ عنہا کو یہ بشارتِ واضحہ
عطا فرمائی کہ قیامت کے روز جس کسی کو بہرۂ خاتم ولایتِ
محمدی عطا ہوگا اُن سب کی مجموعی مقدار بی بی کو دی جائیگی
کہ بی بیؓ نے صاحب فیضان کی پاسبانی کی تو خلق اس
ذاتِ فائض کے فیوضات سے بہرہ مند ہوئی **نقل** ہے
کہ بعد اُن سات سال کے جن میں بیہوشی کا حال غالب
رہا اُس حبیب ذوالجلال کے احوال صحو اور سکر کے درمیان
ہوگئے صحو (ہشیاری) تمام طاعتوں اور عبادتوں میں
اور سکر (بیخودی) اپنی ذات سے اور اپنے پاس والونکی
طرف توجہ سے یہ حال پانچ سال تک دکھائی دیا اس طرح
جملہ بارہ سال تک جذبۂ الوہیت ذات ذوالجلال تھا

ازآب و غلّه و روغن و گوشت مقدار هفده و نیم سیر در دهن مبارک آنحضرتؑ رسید و دراں هفت سال که بالا مذکور شد حضرت امام البر والبحورؑ هیچ نخورده اند نیز **نقلست** از بندگی میاں شاه دلاور رضی اللہ عنہ که از زبانی حضرت امام آخرالزماں یعنی حضرت میراں علیه السلام شنیدیم که فرمودند که در دانا پور جذبه شد اول مرتبه تجلّی ذات شد فرمان رسید که اے سید محمد ترا علم کتاب خود دادیم و علم مراد اللہ ترا عطا کردیم و بر ایمان آمر گردانیدیم و کلیدِ خزائنِ ایمان بدست تو دادیم و ناصرِ دینِ محمدی ترا گردانیدیم و انکارِ تو انکارِ ماست و انکارِ ما انکارِ تست درینجا نقلها حضرت امام الابرار بسیار و بے شمار است لیکن از جهت تطویل عن کلام بر اختصار کرده شد آخرالامر **نقلست** که سلطان حسین شرقی هفت دیه بحضور امام علی التحقیق بطریق وظیفه برائے خادمانِ آں درگاه اعلیٰ بارگاه نوشته آورد و بدست قاضی شهر داده اورا پیش کرده و خود پس وے ایستاد چوں قاضی کاغذ مذکور بحضور پرنور آورد آنحضرتؑ کاغذ را پاره پاره ساخته برباد دادند پس سلطان بعد افتقاری و انکساری مایوس شده ایں رباعی خواند و رخصت شد

رباعی

نیز **نقل** ہے کہ بی بیؓ نے کھانے اور پانی کا حساب کیا تو ان پانچ سال میں پانی غلہ روغن و گوشت کی جملہ مقدار ساڑھے سترہ سیر ہوئی جس کو آنحضرتؑ نے تناول فرمایا اور اُن سات سال میں جو اوپر مذکور ہوئے حضرت امام البر والبحورؑ نے کچھ کھایا ہی نہیں **نقل** ہے حضرت بندگی میاں شاہِ دلاور رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے میں نے حضرت امام آخرالزماں یعنے حضرت میراں علیہ السلام سے سنا ہے حضورؑ نے فرمایا کہ دانا پور میں جو جذبہ ہوا تو پہلی مرتبہ ذات باری تعالیٰ کی تجلّی ہوئی فرمان پہنچا کہ اے سید محمد تجھکو ہم نے اپنی کتاب کا علم بخشا اور مراد اللہ کا علم تجھکو عطا کیا ہے اور ایمان پر تجھے حاکم گردانا ہے اور ایمان کے خزانوں کی کنجی تیرے ہاتھ دی ہے تجھے ہم نے دینِ محمدی کا ناصر بنایا ہے تیرا انکار ہمارا انکار اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے۔ اس جگہ حضرت امام الابرارؑ کی نقلیں بے حساب اور بے شمار ہیں لیکن درازیِ عبارت کے اندیشہ سے کلام مختصر کیا گیا ہے حاصل کلام **نقل** ہے کہ سلطان حسین شرقی نے سات گاؤں کی سند امام علی التحقیقؑ کے حضور میں اُس درگاہ بلند بارگاہ کے خادموں کے وظیفہ کے لئے لکھکر لایا اور شہر کے قاضی کے ہاتھ دیکر اوس کو حضورِ انور میں پیش کیا اور خود اس کے پیچھے کھڑا رہا جب قاضی نے کاغذ مذکور حضورِ پرنور میں لایا تو آنحضرتؑ نے اس کاغذ کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینکدیا پس سلطان نے بعد عجز و انکسار قدمبوسی کی اور یہ رباعی پڑھکر رخصت ہوا

(ترجمۂ رباعی)

آنکس کہ ترا یافت جاں را چہ کند
فرزند و عیال و خانماں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

هٰذه شهادة قاطعة علىٰ صدق المهدیؑ بعين العيان فباىّ شهادة اُخرىٰ تومنون فباىّ آلاءِ ربكما تكذبان۔

باب ہشتم

در بیان ہجرت امام آخر الزماں موصوف بصفات نبی الرحماں علیہ السلام و ذکر سبب تصدیق امام علی التحقیق کہ حضرت بی بی علیہا الرضوان و بندگی میراں السید محمود پسر کلانِ آنحضرت رضی اللہ عنہ کردہ بودند و قصۂ تصدیقِ بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہ کہ اصحاب کرام بودند و قصۂ میاں شیخ بھیک رضی اللہ عنہ و معاملۂ شہر چندیری کہ با آنحضرتؑ واقع شدہ بود دانیست بدانکہ بعد از جذبات مذکور است فرمان حق تعالیٰ در رسید کہ اے سید محمد برائے ما ہجرت کن آنحضرتؑ فی الحال ترک اوطان ساختہ ہجرت کردند نقل است کہ این ماہیت ہجرت آنحضرتؑ بسلطان حسین شرقی رسید بنا بر خود آمدہ عرض کرد کہ ایں مملکت و سلطنت از آں حضرت است سایۂ مبارک بر سر ما باشد در آں وقت حضرت امام علیہ السلام

جو ترا دیدار پایا ہے وہ جاں کو کیا کرے
کیا کرے اہل و عیال اور خانماں کو کیا کرے
اپنا دیوانہ بنا کر دو جہاں تو اسکو دے
تیرا دیوانہ جو ہے وہ دو جہاں کو کیا کرے

یہ شہادتِ قاطعہ ہے صدقِ مہدیؑ پر جو عینی شہادت اور آشکارا ہے پس اور کس شہادت کی بنا پر تم ایمان لاؤ گے فرمان حق تعالیٰ ہے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

آٹھواں باب

حضرت امام آخر الزماںؑ موصوف بہ صفات نبیِ رحماں علیہ السلام کی ہجرت کے بیان میں، اور امام علی التحقیق علیہ السلام کی مہدیت کی تصدیق جو آنحضرتؑ کی زوجہ بی بی الہدادی علیہا الرضوان نے اور آنحضرتؑ کے فرزند کلاں بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ نے کی اس کے سبب کے ذکر میں اور بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ جو اصحاب کرام سے تھے انکی تصدیق کا قصہ اور میاں شیخ بھیک رضی اللہ عنہ کا قصہ اور شہر چندیری کا معاملہ جو آنحضرتؑ کے ساتھ واقع ہوا اسی باب میں مذکور ہے جاننا چاہیئے کہ جذباتِ مذکورہ کے بعد حضرت امام علیہ السلام کو فرمانِ خدا تعالیٰ پہنچا کہ اے سید محمد ہمارے لئے ہجرت کر تو آنحضرتؑ نے فوراً وطن چھوڑا اور ہجرت اختیار کی نقل ہے کہ آنحضرتؑ کی اس ہجرت کی حقیقت سلطان حسین شرقی کو معلوم ہوئی بنا بریں خود حاضر ہو کر سلطان نے عرض کیا کہ یہ بادشاہت اور سلطنت آنحضرت ہی کی ہے حضرت کا زمانہ مبارک ہمارے

ایں ابیات خواندند

؎

الٰہی دل بجائے بستہ گردد
ازاں دل بستگی جاں رُستہ گردد
مبادا دل بجائے بستہ گردد
کزاں دلبستگی جاں خستہ گردد

باز سلطان عرض کرد کہ ما نیز ہمراہ شویم کہ سلامتیٔ ما در تحتِ سایۂ قدم مبارک خوندکار است حضرتؑ بشاراتِ ایمان و سلامتی عاقبت او دادہ فرمودند کہ در آمدنِ تو کافراں بردار اسلام غلبہ خواہند کرد و اہل اسلام را برہم خواہند ساخت اینچنیں نصیحت فرمودہ ایشاں را رضا بر ماندن دادہ خود روان شدند **نقلست** کہ روزے در بیشۂ داناپور مقام بود کہ بی بی رضؓ معاملہ دیدند دراں از جانب حق تعالیٰ بطریق معلومات شنیدند کہ شوہر ترا خاتم ولایت محمدی کردیم تصدیق بکن بی بی بارہا ہضم کردند بعد ازاں پیش آنحضرتؑ آنچہ دیدند و شنیدند بعرض رسانیدند حضرت میراں علیہ السلام جمیع حال معاملہ ثابت داشتند و فرمودند کہ اکثر اوقات ما را از طرف واہب العطیات معلوم می شود کہ ترا مہدی موعود کردہ ایم لیکن چوں مدت ظہور آں برسد خود اظہار خواہد شد بعد ازیں بی بی رضی اللہ عنہا پابوس شدہ عرض نمودند کہ میرانجی اگرچہ پیش ازیں

سروں پر رہنا لازم ہے اس وقت حضرت امام علیہ السلام یہ ابیات پڑھے (ترجمہ)

الٰہی دل کسی جائے لگا ہو
تو اس دلبستگی سے جاں رہا ہو
مبادا دل کسی جا سے لگا ہو
کہ اس دلبستگی سے جاں تباہ ہو

پھر سلطان نے معروضہ کیا کہ ہم بھی حضرت کے ہمراہ ہو جاتے ہیں کیونکہ ہماری سلامتی خوندکار کے قدم مبارک کے سایہ ہی میں ہے حضرتؑ نے سلطان کو ان کے ایمان اور سلامتیِ عاقبت کی بشارت دی اور فرمایا کہ تیرے آنے سے کفار دارالاسلام پر پھر غالب ہونگے اور اہل اسلام کو پریشانی میں ڈالیں گے اس طرح نصیحت فرماکر انکو رہنے کی رضا دیکر آپ روانہ ہوئے **نقل** ہے ایک روز داناپور کے جنگل میں جب قیام ہوا تھا بی بیؓ نے معاملہ دیکھا جس میں حق تعالیٰ کی جانب سے اطلاع کے طور پر بی بیؓ نے سنا کہ ہم نے تیرے شوہر کو خاتم ولایت محمدی کیا ہے تو اس کی تصدیق کر بی بیؓ نے کئی بار یہ سنکر ضبط کیا بعد ازاں آنحضرتؑ کے سامنے جو کچھ دیکھیں اور سنیں تھیں عرض کیں حضرت میراں علیہ السلام نے تمام حالِ معاملہ ثابت رکھا اور فرمایا کہ اکثر اوقات ہمکو بھی واہب العطیات حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے تجھکو مہدیِ موعود کیا ہے لیکن جب اس امر کے ظہور کی مدت آ پہنچے گی اس کا اظہار ہو جاوے گا۔ اس کے بعد بی بیؓ نے قدمبوسی کر کے عرض کیا کہ میرانجی قبل ازیں مجھ سے کوئی تقصیر ہوئی

چیزے تقصیرے بودہ باشد معاف فرمایند و
گواہ باشید کہ من تصدیق مہدویتِ میراں
میکنم و بر ذاتِ خوندکار ہمچوں ذاتِ مصطفیٰ
علیہ السلام عظمت و اعتقاد داریم **نقلست**
چونکہ حضرت بندگی میرانسید محمودؓ سر بسر مکالمۂ
حضرت امام علیہ السلام و بی بیؓ از بیرون خیمہ
شنیدند جاذبِ حق شدہ و مست و بیہوش
شدہ افتادند حضرت امامؑ آمدہ بکنار خود
گرفتہ در خیمہ آوردند و دست بی بیؓ بر سینۂ
آں شاہزادہ نہادہ فرمودند بہ بینید کہ استخوان
و گوشت و خون و پوست بھائی سید محمود
ہمہ الا اللہ شدہ است بعدہٗ دست
بر سینۂ خویش نہادہ بر سینۂ آں فرزند نہادند
و فرمودند کہ آنچہ اینجا ریختہ شد آنجا
ریختہ شد کذا سہ بار امام الابرارؑ اشارت
بر بشارت نمودند پس چوں وقتیکہ بصحو رسیدند واقعۂ
حال خود چنانچہ بی بیؓ عرض کردہ بودند میراں سید محمودؓ
نیز فرانمودند و تصدیقِ مہدویتِ آنحضرتؑ
کردہ اند و در باب بندگی میرانسید محمود بسیار
بشارات از زبانِ مہدیِ موعودؑ واقع شدہ
است بیند کس فی موضعہا انشاء اللہ
تعالیٰ نیز **نقلست** در باب تصدیق امام علیہ
السلام کہ بندگی میاں ولاور صحابۂ کرام گروہ بودند او وہ
اند کہ دراں زماں بندگی میاں شاہ دلاور علیہ الرضوان متعقب
خیمہ بودند تمام معاملۂ حضرت بی بیؓ و بندگی میرانسید محمودؓ

ہے تو معاف فرمائیے اور گواہ رہیئے کہ میں میراں کی مہدیت
کی تصدیق کرتی ہوں، اور ذاتِ مصطفےٰ علیہ السلام کے
مانند خوندکار کی عظمت اور خوندکار کے ساتھ اعتقاد رکھتی
ہوں **نقل** ہے کہ جب حضرت بندگی میرانسید محمودؓ کو
حضرت امام علیہ السلام اور بی بیؓ کی گفتگو خیمہ کے باہر سے
سنائی دی تو جذبۂ حق ہوا اور مست و بیہوش ہو کر گر پڑے
حضرت امامؑ نے آکر اپنے گود میں اٹھالیا اور خیمہ
میں لے آئے اور بی بیؓ کا ہاتھ اس شاہزادہ کے سینہ
پر رکھکر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ دیکھو استخواں، گوشت، خون
اور پوست بھائی سید محمود کا تمام اِلّا اللہ ہو چکا ہے اسکے
بعد آنحضرتؑ نے ہاتھ اپنے سینہ پر رکھکر اس فرزند کے
سینہ پر رکھا اور فرمایا کہ جو کچھ یہاں ڈالا گیا ہے وہاں ڈالا
گیا ہے اس طرح سے تین بار امام الابرارؑ نے اشارہ
مبنی بر بشارۃ فرمایا پھر جس وقت حضرت میرانسید محمودؓ
ہوشیار ہوئے تو انھوں نے بھی اپنا واقعۂ حال جیسا کہ
بی بیؓ نے عرض کیا تھا اول سے آخر تک بیان کیا اور
آنحضرتؑ کی مہدیت کی تصدیق کی اور بندگی میرانسید محمودؓ
کے بارے میں بہت بشارتیں حضرت مہدی موعودؑ کی
زبان مبارک سے صادر ہوئی ہیں جن کا ذکر ہم ان کے
محل پر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ نیز **نقل** ہے اس بیان
میں کہ بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہ نے جو صحابۂ کرام
سے تھے انھوں نے بھی اسی وقت حضرت امام علیہ السلام
کی مہدیت کی تصدیق کی بیان کرتے ہیں کہ اس وقت
بندگی میاں شاہ دلاور علیہ الرضوان حضرت امام علیہ السلام
کے خیمۂ مبارک کے پیچھے ہی تھے تمام معاملہ حضرت

از اول تا آخر استماع نمودند چونکہ حضرت امام علیہ السلام
برائے نماز ظہر بیروں آمدند بندگی میاں دلاورؓ ہم
پابوس شدہ عرض کردند آنچہ پیش ازیں بی بیؓ و
آں شاہزادہؓ عرض نمودہ بودند نقل است در
باب آمدن بندگیمیاں دلاورؓ در خدمت امام البرّ
والبحر کہ چوں فتح گوڑ شد و کافر دلیپت رائے بدست حضرت امیر
علیہ السلام کشتہ شد دراں وقت سلطان حسین شرقی دست بندگیمیاں
دلاورؓ گرفتہ فرمودند کہ ایں غنیمت ماست دراں وقت عمر بندگیمیاں
دلاورؓ دہ یا دوازدہ سالہ کم زیادہ بودند بعدہٗ سلطان
خواہر خود را دادند کہ اوشاں را فرزند نبود بنا براں
بندگی میاں دلاورؓ را پسر خواندہ خواہر سلطان
گویند الغرض ابتداءِ حالِ برگزیدۂ لایزال بندگی
میاں دلاورؓ آنچناں بود کہ اکثر اوقات مستغرق
بجذبۂ ذات شدند و بعشقِ حق مشغول بودند و
بعد از دیر وقت ہشیار شدندے و دریں عالم
آمدندے بنا بر سلطان و خواہر آن گفت
کہ ایں فرزند لائق خدمت حضرت میرانؑ
است چوں وقتیکہ بآنحضرت ملاقی شدند
فرمودند کہ مریداللہ شوید مریداللہ شوید
مریداللہ شوید باز دستِ خود بالائے
دست نمودہ سہ بار فرمودند کہ مراداللہ
شوید دستِ میرانؑ بردستِ شاں
بود کہ ایشاں را جذبۂ حق در
ربود تا ہفت سال دراں جذبہ
بودند اما وقت نماز قوت نشہ چوں

بی بیؓ اور حضرت بندگی میر السید محمودؓ کے تصدیق کرنے کا شروع
سے آخر تک انھوں نے سنا جب حضرت امام علیہ السلام
ظہر کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے تو بندگی میاں دلاورؓ
نے بھی قدمبوسی کر کے عرض کیا جو کچھ ان سے پہلے بی بیؓ
اور اُس شہزادے نے عرض کیا تھا نقل ہے بندگی میاں
دلاورؓ کے آنے کے بیان میں امام البرّ والبحرؑ کی خدمت میں
کہ جب ملک گوڑ فتح ہوا اور کافر دلیپت رائے حضرت
امیر علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا گیا اسی وقت سلطان حسین
شرقی نے بندگی میاں دلاورؓ کو پایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر
فرمایا تھا کہ یہ ہماری غنیمت کا سرمایہ ہے اُس وقت
بندگیمیاں دلاورؓ کی عمر دس یا بارہ سال کم و بیش تھی اسکے بعد
سلطان نے انھیں لے جا کر اپنی بہن کو دیا کیونکہ انکو کوئی
فرزند نہیں تھا اسی بناء پر بندگی میاں دلاورؓ کو سلطان کی
بہن کے آغوشی فرزند کہتے ہیں الغرض برگزیدۂ لایزال
بندگی میاں دلاورؓ کا حال ابتدا سے ایسا تھا کہ اکثر
اوقات جذبۂ ذاتِ حق میں مستغرق اور عشقِ حق میں
مشغول رہا کرتے تھے گھنٹوں یہی کیفیت رہتی پھر ہوشیار
کے عالم میں آ جاتے تھے بنابریں سلطان اور سلطان کی
بہن دونوں نے کہا کہ یہ فرزند حضرت میراں علیہ السلام کی
خدمت میں رہنے کے لائق ہے جس وقت آنحضرتؑ
سے یہ جا کر ملے تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مریداللہ ہو جاؤ
مریداللہ ہو جاؤ مریداللہ ہو جاؤ پھر اپنا مبارک ہاتھ
ان کے ہاتھ پر رکھکر آنحضرتؑ نے تین بار فرمایا کہ مراداللہ
ہو جاؤ ابھی حضرت میراںؑ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہی
تھا کہ انکو جذبۂ حق نے گم کر دیا سات سال تک اسی

بہوشش باز آمدند پرسیدند کہ حضرت سید محمدؓ کجا اند خادماں گفتند کہ بزیارت کعبۃ اللہ توجہ نمودہ اند ایشاں برخاستند فی الحال باشتیاق ملاقات حبیب ذوالجلال رواں شدند می فرمودند کہ بوے مبارک حضرت میرانؑ پیش روما شدہ مارا کشاں کشاں بخدمت آورد و نمی دانستم کہ شب کے آمد و روز کے شد چند روز در راہ گذشتند در شہر احمد آباد ملاقات امام الکل قوم ہادشد در آنوقت آنحضرتؑ زیارت کعبہ ادا نمودہ باحمد آباد رسیدہ بودند چوں نظر مبارک حضرت میرانؑ بر بندگیمیاں دلاورؓ افتاد فرمودند کہ چشم کوتہ کنید فی الحال جذبہ بالکلیہ بہوشش مبدل گشت **نقلست** کہ شبے امیر امیراں پیر پیراں مہتر سروراں حضرت میرانؑ باچند یاران خود نشستہ بودند کہ بندگیمیاں دلاورؓ آمدند آنحضرتؑ پرسیدند کہ کدام کس است برادرے جواب داد کہ دلاور اند یا میاں دلاور جواب دادند کہ بندہ دلاور است حضرت امیر علیہ السلام فرمودند دلاور مگوئید شاہ دلاور بگوئید و نیز **نقلست** آنحضرتؑ فرمودند کہ میاں دلاور ما از اشرافاں اشراف تر ہستند و نیز **نقلست** کہ حضرت میراں علیہ السلام در حق بندگی میاں شاہ دلاورؓ فرمودند کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ میاں دلاور را از عرش تا تحت الثریٰ عیاں کردہ است چنانچہ کسے

جذبہ میں تھے لیکن نماز کا وقت کبھی فوت نہیں ہوا جب پھر ہوش میں آئے تو دریافت فرمایا کہ حضرت سید محمدؑ کہاں ہیں خادموں نے کہا کہ آنحضرت کعبۃ اللہ کی زیارت کے لئے سفر فرما چکے ہیں، بندگی میاں دلاورؓ یہ بات سنکر اٹھے فوراً حبیب ذوالجلال کی ملاقات کے شوق میں روانہ ہوئے فرماتے تھے کہ حضرت میرانؑ کی بوے مبارک میری رہبر بنکر مجھے کشاں کشاں حضرتؑ کی خدمت میں لے آئی میں نہیں جانتا تھا کہ رات کب آئی اور دن کب ہوا چند دن راستے میں گزرے شہر احمد آباد میں امام زماں ہادی اہل جہاںؑ سے پھر انکی ملاقات ہوئی اُس وقت آنحضرتؑ حج کعبہ ادا فرما کر احمد آباد آ پہنچے تھے جب میرانؑ کی نظر مبارک بندگیمیاں دلاورؓ پر پڑی تو آنحضرتؑ نے فرمایا نظر کو تاہ کرو۔ فوراً ان کا جذبہ (بے خبری کا عالم) بالکلیہ ہوش سے بدل گیا **نقل** ہے کہ ایک رات امیر امیراں مہتر پیر پیراں مہتر سروراں حضرت میرانؑ اپنے چند اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے اتنے میں بندگی میاں دلاورؓ آئے آنحضرتؑ نے پوچھا کون شخص ہے کسی برادر نے جواب دیا کہ دلاور ہیں یا خود میاں دلاورؓ نے جواب دیا کہ بندہ دلاور ہے تو حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا دلاور مت کہو شاہ دلاور کہو نیز **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہمارے میاں دلاور اشرافوں سے بڑھکر اشراف ہیں نیز **نقل** ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میاں شاہِ دلاورؓ کے حق میں فرمایا کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے میاں دلاور کو عرش سے تحت الثریٰ تک ایسا روشن کیا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ہتیلی میں رائی کا دانہ رکھتا ہو نیز **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میاں دلاورؓ

دانۂ خردل درکف دست خود دارد و نیز **نقلست** فرمودند کہ میاں دلاور علیم دل ہستند و نیز **نقلست** فرمودند کہ ہر کسے را کہ خواب یا معاملہ می شود در پیش بندہ حل کنید و اگر بندہ حاضر نباشد با میاں دلاور حل سازید و نیز **نقلست** آنحضرتؑ فرمودند کہ اے میاں دلاور پیش شما خلفا، ذاتی و صفاتی شوند چنانچہ پیش بندہ نیز **نقلست** فرمودند کہ اے میاں دلاور پیش شما علماءِ ظاہری و باطنی می آیند آخر الامر چنانچہ آنحضرتؑ فرمودہ بودند ہمچناں خلفاء بندگی میاں دلاورؓ مشہور و اظہر اند مثل بندگی میانشاہ عبدالکریم و بندگی میاں عبدالملک و بندگمیاں یوسف و بندگمیاں عبداللہ و ہم علماء ظاہری و باطنی مثل بندگی میاں عبدالملک سجاوندیؒ تابع شدند و نیز **نقلست** حضرت میراں علیہ السلام در حق بندگی میاں دلاورؓ فرمودند آنجا کہ بندہ یکے بود دومی میاں دلاور بود آنجا کہ بندہ با دو کس بود سوم میاں دلاور بود آنجا کہ بندہ با سہ کس بود چہارم میاں دلاور بود آنجا کہ بندہ با چہار کس بود پنجمی میاں دلاور بود یعنے وقتیکہ بی بی رضی اللہ عنہا نبودند در خدمت آنحضرتؑ دومی بندگی میاں دلاورؓ بودند باز چوں بی بی بڈن دختر کلان حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام شدند چہارم کس بندگمیاں دلاور بودند و چوں بندگمیراں سید محمودؓ شدند پنجمی آں میاں مذکور بودند و نیز حضرت میراںؑ او شانرا پنجمی خلیفۂ ذات

دل کا حال بہتر جاننے والے ہیں نیز **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جس کسی کو خواب یا معاملہ ہوتا ہے بندے کے سامنے حل کرے اور اگر بندہ حاضر نہو تو میاں دلاور سے حل کرلے نیز **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اے میاں دلاور تمہارے آگے خلفاء ذاتی اور صفاتی ہونگے جیسے کہ بندے کے آگے ہونگے **نقل** ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اے میاں دلاور تمہارے آگے علماء ظاہری و باطنی آئینگے آخر کار جیسا کہ آنحضرتؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی بندگی میاں دلاورؓ کے خلفاء مشہور اور ظاہر تر ہیں چنانچہ بندگمیاں شاہ عبدالکریمؒ، بندگی میاں عبدالملکؒ، بندگی میاں یوسفؒ اور بندگی میاں عبداللہؒ اور علماء علم ظاہری اور باطنی کے جیسے بندگمیاں عبدالملک سجاوندیؒ تابع آنحضرتؓ کے ہوئے نیز **نقل** ہے حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے حق میں فرمایا جہاں بندہ ایک ہو دوسرے میاں دلاور جہاں بندہ دو کے ساتھ ہو تیسرے میاں دلاور جہاں بندہ تین شخصوں کے ساتھ ہو چوتھے میاں دلاور جہاں بندہ چار شخصوں کے ساتھ ہو پانچویں میاں دلاور یعنے جس زمانے میں بی بی رضی اللہ عنہا نہیں تھیں آنحضرتؑ کی خدمت میں دوسرے شخص بندگی میاں دلاورؓ تھے پھر جب بی بی بڈن دختر کلاں حضرت امام آخر الزماںؑ کی پیدا ہوئیں چوتھے شخص بندگی میاں دلاور اور جب بندگی میراں سید محمودؓ پیدا ہوئے تو پانچویں میاں مذکور تھے نیز حضرت میراںؑ نے اُن کو اپنی ذات عالی صفات کا پانچواں خلیفہ مقرر فرمایا ہے، بندگی میاں دلاور کے مناقب (بزرگی ظاہر کرنے والے واقعات)

عالی صفات خود مقرر فرمودند مناقب بندگی میاں ولایتؓ
بسیار بے شمار است لیکن در ینجا سخن بر اختصار
است حاصل الغرض از شہر داناپور و میانہ چندیری
کہ شہر یست دراں میاں نزد شہرے آں
شاہنشاہ منزل کردہ در صحرا فرود آمدہ بودند از آنجا
بندگی میاں شیخ بھیکؓ کہ از صحابہ کبار امام آخرالزماںؑ
بودند و یک کس دیگر از صحابہؓ برائے کارے درون
شہر رفتند دیدند کہ مردمان خاص و عام جمع شدہ
اژدہام کردہ اند و بسے زاری و جاں کندن و اضطراب
می کنند میاں شیخ بھیکؓ پرسیدند کہ چرا چنیں خراب
در اضطراب شدید گفتند کہ سالار قوم ما مردہ است
شیخ فرمودند کہ مرا بنمائید پس چونکہ بدیدند فرمودند
ایں شخص نمردہ است و دستش گرفتہ گفتند
کہ برخیزید فی الحال برخاست و زندہ گشت پس
خلائق آنجائی متوجہ بایشاں شدہ سخنہا گراں
بر زبان راندند میاں شیخ بھیکؓ ازیں ہجوم و
ملامت فرار نمودہ پیش حضرت امامؑ آمدند ہر آئینہ
فائض ذات حضرت مہدی خاتم ولایت محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم می باید کہ در عین مقام عیسیٰ از
قم باذن اللہ احتراز نماید حاصل الامر چونکہ مردماں
ہم در پے ایشاں آمدند حضرت امام علیہ السلام فرمودند
کہ اینہا را دور کنید چرا پے فقیر گرفتہ نسبت خالق
بمخلوق میکنند پس آں ہجوم را دور کردند میاں شیخ
بھیکؓ را پرسیدند کہ ایں چہ واقعہ بود پس آنچہ وقوع یافتہ
بود باز عرض نمودند حضرت امامؑ فرمودند کہ ہر آئینہ

بے حساب اور بے شمار ہیں لیکن اس جگہ بیان کا مختصر کرنا
مقصود ہے حاصل مطلب یہ کہ شہر داناپور اور چندیری کے
مابین ایک شہر ہے اس کے قریب اُس شہنشاہِ ولایتؑ
نے مقام کیا اور ایک جنگل کے درمیان اُترے ہوئے
تھے وہاں سے بندگی میاں شیخ بھیکؓ جو امام آخرالزماںؑ
کے صحابۂ کبار میں سے تھے اور ایک دوسرے صحابیؓ دونو
کسی کام کے لئے شہر میں گئے ایک جگہ انھوں نے دیکھا
کہ بہت سے لوگ خاص و عام ایک مجمعِ کثیر کی صورت
میں بیحد گریہ وزاری اور بے قراری میں مبتلا ہیں میاں شیخ
بھیکؓ نے انہی میں سے بعضوں سے پوچھا کہ کیوں تم لوگ
بحالِ خراب اضطراب میں ہو انھوں نے کہا کہ ہماری قوم کا
سردار مر گیا ہے شیخ نے فرمایا کہ مجھے دکھلاؤ جب دیکھے تو
فرمایا کہ یہ شخص نہیں مرا ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اٹھ جاؤ
فوراً وہ اٹھا اور زندہ ہو گیا پس وہاں کے سب لوگ
انکی طرف پلٹے اور بڑی بڑی باتیں (خلافِ شرع) انکی نسبت
کہنے لگے میاں شیخ بھیکؓ اس ہجوم و ملامت سے بھاگ کر
حضرت امامؑ کے پاس آئے بہر طریق بہرہ مندِ حضرت
مہدیِ موعود خاتم ولایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہیئے کہ
مقام عیسیٰؑ یا انکی صورت میں قم باذنِ اللہ (اٹھ کھڑا
ہو اللہ کے حکم سے) کہنے سے احتراز کرے، حاصل کلام
جب وہاں کے لوگ انکا پیچھا کر کے آئے تو حضرت امام
علیہ السلام نے فرمایا کہ ان لوگوں کو دور کرو کیوں ایک مردِ
فقیر کے پیچھے پڑے ہیں اور خالق کی صفت مخلوق کی طرف
منسوب کرتے ہیں پس اس ہجوم کو سب نے دور کیا اور
میاں شیخ بھیکؓ سے پوچھے کہ یہ کیا واقعہ تھا پس جو کچھ

افضاحی خود کردہ اید نیز **نقلست** بناءً علیہ حضرت
امام الابرار بسیار متفکر گشتہ نیتِ صوم طی کردند
آں صوم ثلث الیوم است قائم اللیل و صائم
النہار بمناجات ملک الجلیل الجبار عرض نمودند کہ
اے بارخدایا تابعانِ مرا از بلاء کرامت مبتلا
مگرداں بعد از سہ شبانروز فرمان حق تعالےٰ
در رسید کہ بواسطۂ تو تابعان ترا از بلاے کرامت
رہانیدیم **نقلست** حضرت امام علیہ السلام میاں
شیخ بھیک رضؓ را قائم مقام مہتر عیسیٰ
علیہ السلام فرمودند و نیز **نقلست**
کہ یک روز بندگی میاں شیخ بھیک رضؓ را جذبۂ
حق شدہ بزبانِ شاں ہمیں سخن مکرر بود کہ ہمہ
حق است بنا بر حضرت امیر علیہ السلام
بر سرِ ایشاں خود تشریف آوردہ فرمودند
کہ می بینید یا می گوئید ایشاں ہمیں جواب
دادند ہمہ حق است حضرت امامؑ فرمودند
کہ آرے دانستن ایمان گفتن کفر است
ایشاں ہمیں جواب دادند کہ ہمہ حق است
حضرت امام الابرار سہ بار تکرار کردہ فرمودند
کہ چرا بخداے کہنہ مقید شدید پیشتر شوید
و ایں بیت خواندند

؎

بیزارم ازاں کہنہ خدائے کہ تو داری
ہر لحظہ مرا تازہ خداے دگر است

القصہ نیز **نقلست** پس ازانجا بشہر چندیری

وقوع میں آیا تھا انھوں نے سب بیان کیا تو حضرت امامؑ
نے فرمایا بہرحال تم اپنے ہاتھوں آپ رسوا ہوئے ہو نیز **نقل**
ہے کہ اس واقعہ کی بناء پر حضرت امام الابرارؑ بہت متفکر
ہوئے صوم طی کی! آنحضورؑ نے نیت کرلی کہ وہ تین روز
کا روزہ ہوتا ہے، آنحضرتؑ نے قائم اللیل و صائم النہار
رہکر خداوند جلیل و جبار سے مناجات میں عرض کیا کہ اے
بارخدا میرے پیرووں کو بلاءِ کرامت میں مبتلا نہ فرما،
تین رات دن کے بعد حق تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ تیرے
واسطہ سے تیرے پیرووں کو ہم نے کرامت کی بلاء سے
رہائی دی **نقل** ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے میاں شیخ
بھیک رضؓ کو قائم مقام مہتر عیسیٰؑ فرمایا نیز **نقل** ہے کہ
ایک روز بندگی میاں شیخ بھیک رضؓ کو جذبۂ حق ہوا انکی زبان
سے بار بار یہی نکل رہا تھا کہ ہمہ حق است (سب حق ہے)
بنابریں حضرت امیر علیہ السلام انکے سرہانے تشریف فرما
ہوئے اور آنحضورؑ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھتے ہو یا کہتے ہو
انہوں نے وہی جواب دیا ہمہ حق است حضرت امامؑ
نے فرمایا کہ ہاں جاننا ایمان کہنا کفر ہے انھوں نے
جواب میں وہی کہا کہ ہمہ حق است حضرت امام الابرار
نے تین بار تکرار فرمایا کہ کیوں خداے کہنہ کے ساتھ
مقید ہو گئے ہو آگے بڑھو اور یہ بیت بھی آنحضرتؑ
نے پڑھی ؎

(ترجمۂ بیت)

بیزار ہوا ہوں میں ترے کہنہ خدا سے
(تجلی کہنہ)
ہر لحظہ مرے واسطے اک تازہ خدا ہے
(تازہ تجلی)

القصہ **نقل** ہے کہ اس واقعہ کے بعد حضرت امامؑ علیہ السلام

رسیدند دراں شہر بسیار غلغلہ افتاد کہ چنیں ولی کامل فارق الحق والباطل بعد خاتم الانبیاءؐ ہیچ یکے نبودہ است و نباشد و ہر روز برائے استماع دعوت آنحضرتؑ مجمع بزرگ گشتے ازانہا بسیار کساں بہ سبب فیض دعوت و تاثیر سخورہ مسکور و مجذوب گشتے و ہر کرا از رشحات قطرات زاری آں ذات عالی صفات بوقت فشاندن ریش مبارک رشحہ رسیدے تا سہ چہار روز مست و مدہوش ماندے بداں سبب شیخ زادگان آں شہر کہ ہژدہ کس صاحب سجادہ بودند بحضرت امام لکل قوم ھادؑ شیخ زادگان حسد و عناد کردہ برائے اخراج مرد ماں را فرستادند حضرت امامؑ فرمودند کہ ما راہم فرمانِ حقتعالیٰ شدہ است کہ اے سید محمد پیشتر شو بنا بر امر حقتعالیٰ پیشتر خواہیم شد پس مرد ماں بار دیگر باز آمدند و ہمیں تکرار کردند باز بسیار مرد ماں بطریق غلبہ و شرارت آمدہ گفتند فی الحال بروید وگرنہ بر سر پوش زناں دست خواہد افتاد کما اخبر سبحانہٗ و تعالیٰ یکادون یسطون بالذین یتلون علیہم اٰیاتنا بعد ازاں حضرت میراں علیہ السلام بفرمانِ حق تعالیٰ استادہ شدہ فرمودند کہ بہ بینید دست بر سر پوش کیاں خواہد افتاد ازانجا پیشتر شدہ قدر یک میل در بیشہ شب کردند ازانجا بطرف شہر شعاع آتش بسیار و غوغا آدمیاں بے شمار یافتند لقلقت کہ دو کس از صحابہ آنحضرتؑ پسماندہ بودند فردا آمد

وہاں سے شہر چندیری میں پہنچے وہاں بھی حضرتؑ کا بہت چرچا ہوا کہ ایسا ولیِ کامل حق کو باطل سے جدا کہنے والا خاتم الانبیاءؐ کے بعد کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا اور ہر روز آنحضرتؑ کے بیان دعوت الی اللہ کو سننے کے لئے زبردست مجمع ہونے لگا بہت سارے لوگ حضرتؑ کی دعوت کے فیض اور سخورہ کی تاثیر سے سکر (بیخودی) اور جذبہ کی حالت پانے لگے جس کسی کو اُس ذاتِ عالی صفات کے زاری کے عالم میں ریش مبارک کو جھٹکنے کے وقت آنسوؤں کے قطرات سے ایک چھینٹا پہنچ جاتا تھا تو تین چار روز تک وہ مست و مدہوش رہتا تھا اس سبب سے اس شہر کے شیخ زادے جو اٹھارہ اشخاص صاحبانِ سجادہ تھے حضرت امام زماں ہادیِ اہلِ جہاںؑ کے ساتھ حسد و عداوت کرکے آنحضرتؑ کے اخراج کے لئے آدمی بھیجے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمکو بھی حق تعالیٰ کا فرمان ہوا ہے کہ آگے بڑھ جا، امرِ حقتعالیٰ کی بناء پر ہم آگے جائینگے پھر وہی لوگ دوبارہ آئے اور تکرار کہنے لگے کہ نکل جاؤ پھر بہت سے لوگوں نے بطریق غلبہ و شرارت آکر کہا کہ فوراً چلے جاؤ ورنہ عورتوں کی اوڑھنیوں پر ہاتھ پڑیں گے انکی یہ گفتار ایسی ہی تھی جیسی کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے خبر دی ہے نزدیک ہوتے ہیں کہ حملہ کر پڑیں ان لوگوں پر جو ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہیں اس کے بعد حق تعالیٰ کے فرمان سے حضرت میراں علیہ السلام نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ دیکھو ہاتھ کن کی اوڑھنیوں پر پڑیگا وہاں سے آگے جا کر اندازاً ایک میل کے فاصلہ پر جنگل میں رات بسر فرمائی اس جگہ سے شہر کی طرف آتش زدگی کے آثار دکھائی دیے اور آدمیوں کی چیخ و پکار بھی بہت

خبر کردند کہ گفتار خلایق آنجائی چنین بود کہ این آسیب تیرِ قہر آں سید است حضرت میراں علیہ السلام فرمودند از بندگانِ خدا ہیچ کس را ہیچ آزارے نرسد اما بسبب کردارہاء ایشاں کما قال اللہ تعالیٰ ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و ظاہر اسبب آنچناں بود کہ در مجلس شراب خوری پسر عہدہ دارے بدست شیخ زادہ صاحب سجادہ مقتول گشت بنا ر علیہ بر ہمہ شیخ زادگان تاراج واقع شد و خانہ ہا را آتش دادند و زنان و فرزندان ایشاں بحالِ رسوائی بردند الا یا ایہا المنصفون ھٰذہٖ شہادۃ قاطعۃ علیٰ صدق المہدیؑ بدلائل العیان فبای شہادۃ قاطعۃ اخریٰ تومنون فبای الاء ربکما تکذبان -

سنائی دی **نقل** ہے کہ دو شخص آنحضرتؑ کے صحابہ میں سے پیچھے رہ گئے تھے دوسرے دن انھوں نے آکر خبر دی کہ وہاں کے لوگوں کی زبانوں پر یہی تھا کہ یہ آسیب اُس سید کے تیرِ قہر کا ہے حضرت میراں علیہ السلام نے یہ سنکر فرمایا کہ بندگانِ خدا سے کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی لیکن ان کے کردار کے سبب سے ایسا ہوا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو تم پر مصیبت پڑتی ہے سو اس گناہ کی وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا۔ ظاہر اسبب اس واقعہ کا یہ تھا کہ وہاں ایک شراب نوشی کی محفل میں ایک عہدہ دار کا لڑکا ایک سجادہ نشین شیخ زادے کے ہاتھ سے مارا گیا بنا بریں وہاں کے حاکم نے تمام شیخ زادوں پر قتل و غارت کا حکم جاری کیا حکومت کے سپاہیوں نے انکے گھروں کو آگ لگا دی اور ان کی عورتوں اور بچوں کو بحالتِ رسوائی لے گئے دیکھو اے منصفو یہ شہادتِ قاطعہ مہدیؑ کے صدق پر ہے دلائل واضحہ سے پس اور کس شہادتِ قاطعہ پر تم ایمان لاؤ گے پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

باب نہم

در بیان رسیدن حضرت امام علیہ السلام بشہر مانڈو و سبب تصدیق کردن سلطان عالیمقام ذوالعز والاحترام برگزیدۂ رب العالمین اسمہٗ سلطان غیاث الدین رح و قصۂ سبب تصدیق صحابۂ کرام مثلاً میاں الہداد حمیدؓ

نقلست کہ چوں آنحضرتؑ بہ مانڈو رسیدند دراں شہر بسیار

نواں باب

حضرت امام علیہ السلام کے شہر مانڈو پہنچنے کے بیان میں اور سلطانِ عالی مقام ذوالعز والاحترام مقبولِ رب العالمین مسمّیٰ سلطان غیاث الدین کے تصدیقِ مہدیت حضرت امامؑ سے مشرف ہونے اور بعض صحابۂ کرام مثلاً میاں الہداد حمیدؓ کے سبب تصدیق کے بیان میں

نقل ہے کہ جب آنحضرتؑ دارالسلطنت مانڈو میں پہنچے تو اس شہر میں جا بجا یہ خبر پھیل گئی کہ کوئی ولی کامل

۱ اظہار وجا بجا انتشار گشت کہ ولی کامل و اکمل و مکمل
مبین الحقیقت والشریعت مثل آں ہیچ یکے
نبودہ است و ایں خبر بسلطان غیاث الدین رسید
کہ بادشاہ عادل دریا دل نیکو خصال ستودہ افعال بود
اگر اندکے از مناقب آں سلطان مذکور نوشتہ شود
ایں اوراق مسطور دراز میگردد سلطان یک مرد
معتبر و دانا فرستادہ با صد منت و عاجزی عرض
کنانید کہ ما برائے دیدن اقدام آنحضرت بسر و چشم
خود آمدے اما اختیار ما بدست ما نیست (چراکہ
پسرش نصیر الدین نام تخت بند کردہ بود) امید کہ
آنحضرتؑ رخصت فرمایند تا کید و خادم آنحضرت
بر سر من قدم سعادت عنایت فرمایند تا بارے
بقدم بوسی ایشاں مشرف شوم غرض آں بود کہ
احوال آنحضرتؑ تحقیق کردہ تصدیق نماید پس
حضرت امیر علیہ السلام بر عجز و مقصد او نظر کردہ
بندگی میانسید سلام اللہؓ و میاں ابوبکرؓ را برائے
ملاقات آں سلطان ولی صفات فرستادند
ہر گاہ کہ ایشاں بدر ایوان سلطان رسیدند قماش
اعلیٰ زیر پائے ایشاں گسترانید و تخت دیگر
آراستہ برابر تخت خود نہاد و پیش خود پردہ گرفتن
فرمود بسبب آنکہ زنجیر گراں از زر در پائے
داشت امکان تعظیم ایشاں نبود و او صاحب
عرفان و اہل ایمان بود ترک تعظیم خادماں
آنحضرتؑ نہ پسندید پس چونکہ ایشاں بر آں تخت
آمدہ نشستند پردہ از میاں برداشتہ

اکمل و مکمل بیان کرنے والا حقیقت و شریعت کا مثل اس
ذات کے نہیں ہوا ہے اور یہ خبر سلطان غیاث الدین کو
بھی پہنچی جو بادشاہ عادل دریا دل نیکو خصال ستودہ
افعال تھا اگر تھوڑی سی خوبیاں بھی اس شاہ مذکور کی لکھی جائیں
تو ان تحریر کردہ اوراق کا حجم بہت زیادہ ہوجاتا ہے
اس سلطان نے ایک مرد معتبر و دانشمند کو بھیجکر بصد منت
و عاجزی عرض کروایا کہ میں خود آنحضرت کے قدم دیکھنے
کے لئے بہ سر و چشم آتا لیکن میرا اختیار میرے ہاتھ میں
نہیں ہے (کیونکہ اس کے لڑکے نصیر الدین نامی نے
اس کو نظر بند کر رکھا تھا) امید ہے کہ آنحضرت اپنے ایک دو
خادمانِ خاص کو اس امر کی اجازت مرحمت فرمائینگے کہ وہ
میرے پاس قدم رنجہ فرما کر از راہ عنایت تشریف فرما ہوں
تاکہ ایک بار انہی کی قدمبوسی سے مشرف ہوجاؤں سلطان
کی غرض یہ تھی کہ آنحضرتؑ کے احوال کی تحقیق کر کے تصدیق
کرے پس حضرت امیر علیہ السلام نے اس کی مجبوری اور اسکے
مقصد پر نظر فرما کر بندگی میانسید سلام اللہ اور میاں ابوبکرؓ
کو اس سلطان ولی صفات کی ملاقات کے لئے روانہ فرمایا
جس وقت یہ حضرات ایوانِ شاہی کے قریب پہنچے تو
سلطان نے اعلیٰ ترین مخملیں فرش ان کے پیروں تلے بچھوایا
اور ایک دوسرا تخت آراستہ کر کے اپنے تخت کے برابر
رکھوایا اور اپنے سامنے پردہ ڈالنے کا حکم دیا اس سبب
سے کہ ایک بھاری زنجیر سونے کی اس کے پاؤں میں تھی وہ
ان حضرات کی تعظیم کے لئے کھڑے نہیں ہوسکتا تھا اور
چونکہ وہ صاحب عرفان اور اہل ایمان تھا آنکو آنحضرتؑ
کے خادموں کی تعظیم کا ترک کرنا کسی حال میں گوارہ نہیں

از زرو نقره ریختنی فرمود بسیار شکر گزاری قدوم
سعادت شان نمود بعدهٔ ہمہ اخلاق امام الآفاق
آنذات انبیا صفاتؑ از ایشان تحقیق کرده
تصدیق کرد و گفت که نباشد صاحبِ این
اخلاق مگر مہدی و بیقین دانستہ شد کہ ہمیں ذات
مہدی موعود است پس ہرگاه اجلِ ظہورش برسد
اظہار خواہد شد وشما بر تصدیق کردن ما شاہد باشید
وگفت بدرگاہِ ولایت پناہ عرض نمایند کہ میراں
سید محمد خدا بخش و غیاث الدین گدائے سہ چیز
سوال می کند وامّا السائل فلا تنهر
یکے آنکہ سر انجام بایمان انصرام گردد دوم آنکہ
موت بحالِ مظلومیت روزی شود سوم آنکہ
مرتبۂ شہادت باشد و بعضے در سوال بجائے حالِ
مظلومیت در روز قیامت با گروہِ مہدیؑ حشر
شود میگویند بہر تقدیر بدست صحابۂ حضرت
امیر علیہ السلام این سہ سوال گویانید
یا نوشتہ بدست شان دادہ عرض
رسانید وآں سلطان نیکو کار فتوحِ
بسیار فرستادہ بعضے میگویند کہ سلطان
ساکن قلعۂ مانڈو بود وجائیکہ
حضرت میرانؑ فرود آمده بودند
بمقدارے زمین بود کہ در نظر سلطان
معائنہ بود فرمود کہ گرد ون مال از قلعہ
تا جائیکہ آنحضرتؑ فرود آمدند یکساں
باشد درمیان خالی نباید گذاشت و

تھا پس جب یہ دونو بزرگ آکر تخت پر بیٹھ گئے تو سلطان
نے درمیان سے پردہ اٹھایا سونے چاندی کے سکّے ان
پر سے نچھاور کروائے اور انکے قدوم سعادت لزوم پر بہت
شکر گذار ہوا اس کے بعد تمام اخلاق و احوال اُس ذات
امام الآفاق انبیاء صفاتؑ کے ان دونو سے بہ تحقیق معلوم
کرکے آنحضرتؑ کی مہدیت کی سلطان نے تصدیق کی اور کہا
کہ ان اخلاق سے متصف سوائے مہدی موعود کے اور
کوئی نہیں ہو سکتا یقین کے ساتھ معلوم ہو چکا کہ یہی ذات
مہدیِ موعود ہے پس جس وقت اس ذات کی مہدیت کے
ظہور کی مدت آپہنچے گی اس کا اظہار ہو جائے گا آپ لوگ
میری تصدیق کے شاہد رہیں نیز کہا کہ درگاہِ ولایت پناہ میں
یہ عرض کیجئے کہ میراں سید محمد خدا بخش اور غیاث الدین ایک
گدا تین چیزیں مانگتا ہے وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَر
(اور سائل کو رد نہ کر) ایک یہ کہ خاتمہ ایمان پر ہو دوسری
چیز یہ کہ موت بحالتِ مظلومیت روزی ہو تیسری چیز یہ کہ
مرتبۂ شہادت ملے اور بعضے راویوں نے دوسرے سوال
میں "موت بحالِ مظلومیت کی" جگہ "قیامت کے
دن گروہِ مہدیؑ کے ساتھ حشر ہو" لکھا ہے بہر صورت
دونو اصحابؓ کے ذریعہ یہ تین سوال سلطان نے حضرت
امیر علیہ السلام کے حضور میں کہلائے یا لکھکر ان کے ہاتھ دیا
اور آنحضرتؑ کی خدمت میں پہنچایا نیز اس سلطانِ نیکوکار
نے بہت سی فتوح بھیجی (یعنے راہِ خدا میں بہت سا مال
و اسباب حضرت امامؑ کے پاس روانہ کیا) بعض کہتے
ہیں کہ سلطان کی سکونت مانڈو کے قلعہ میں تھی اور
وہ مقام جہاں حضرت میرانؑ ٹھیرے ہوئے تھے لتنے

بعضے میگویند کہ عدد فتوح شصت قناطیر زر بود و قنطار پوست گاؤ پر زر را میگویند و یک تسبیح مروارید کہ قیمت او کروڑ محمودی بود و صد ہزار را لک میگویند و صد لک را کروڑ میگویند و وزن محمودی اند کے تفاوت کم و زیادہ بر وزن مثقال نیست ہمراہ صحابہ امام آخر الزماں علیہ السلام و علیہم الرضوان وادہ وداع کرد **نقلست** حضرت امیر زماں خلیفۃ الرحمان علیہ السلام بعد استماع عرض سلطان بزبان درفشاں فرمودند کہ ہر سہ قبول ہر سہ قبول ہر سہ قبول و آں قناطیر مال بر آنانکہ وبنال آں آمدہ بودند ریختنی فرمودند و تسبیح مروارید بدف زناں کہ دراں زماں حاضر بودند عطا نمود **نقلست** کہ دراں اثنار شخصے بحضرت خاتم الاولیاء عرض کرد کہ میرانجی ایں حق فقیران میراں بود کہ مستحق اند بدیشاں چرا ندادند آنحضرتؑ فرمودند کہ ایشاں ہمہ چیزہا گذاشتہ محض طلب خدا دارند و بجز ذاتِ خدا چیزے نخواہند ایشاں مستحق ذاتِ باری تعالیٰ ہستند بایشاں می رسد وایں ہمہ حق ایشاں بود کہ مشتاق آں چیز شدہ بتعظیم و تکریم وبنالِ وے آمدہ بودند و طالبان آں متاع بودند بایشاں رسید

فاصلہ پر تھا کہ سلطان کو نظر آسکتا تھا پس سلطان نے حکم دیا تھا کہ مال و اسباب کی گاڑیاں قلعہ سے آنحضرتؑ کے قیام گاہ تک یکساں رہیں اس طرح کہ درمیان میں جگہ خالی نہ چھوٹ جائے بعضے راوی فتوح کی مقدار یہ بیان کرتے ہیں کہ ساٹھ قنطار اشرفیوں کی تھیں، قنطار گائے کی کھال کو کہتے ہیں جو رقم سے بھر دی جاتی ہے اور ایک موتیوں کی تسبیح تھی جس کی قیمت ایک کروڑ محمودی تھی سو ہزار کو لاکھ کہتے ہیں اور سو لاکھ کو کروڑ اور محمودی کا وزن کچھ کم و زیادہ ایک مثقال (ساڑھے چار ماشہ) ہوتا ہے یہ سب مال و اسباب امام آخر الزماں علیہ السلام کے ان دو نو اصحابؓ کے ساتھ دیکر سلطان نے اُن اصحابؓ کو واپس کیا **نقل** ہے کہ حضرت امیر زماں خلیفۂ رحماں علیہ السلام نے سلطان کا معروضہ سنکر زبانِ دُرفشاں سے فرمایا کہ تینوں باتیں قبول تینوں باتیں قبول تینوں باتیں قبول اور وہ مال کی تھیلیاں انہی لوگوں پر جو اُنکے پیچھے آئے تھے آنحضرتؑ کے حکم سے بانٹ دی گئیں اور موتی کی تسبیح ایک دف زن کو جو اس وقت حاضر تھا آنحضرتؑ نے عطا کی **نقل** ہے کہ اس اثنار میں ایک شخص نے حضرت خاتم الاولیاءؑ سے عرض کیا کہ میرانجی یہ آپکے فقرار کا حق تھا جو مستحق ہیں انکو آپنے کیوں نہیں دیا آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یہ لوگ سب چیزیں چھوڑ کر محض خدا کی طلب رکھتے ہیں اور سوائے ذاتِ خدا کے اور کوئی چیز نہیں چاہتے یہ ذاتِ باریتعالیٰ کے دیدار کے مستحق ہیں وہی ان کو نصیب ہوتا ہے اور یہ تمام مال انہی لوگوں کا حق تھا جس کے وہ مشتاق ہو کر تعظیم و تکریم کے ساتھ اُس کے پیچھے

نقلست کہ یک قنطار بے دستوریِ امام الابرارؑ آں مرشد مختار آں امیرِ احرار علیہ السلام مردے داشتہ بود آں ہمہ قناطیر پُر زر بودند وایں از نقرہ پس بعد از رفتن ہجوم خلایق بحضرت امیر روشن ضمیر معلوم کردند کہ چیزے ماندہ است فرمودند کہ چرا واشتید او عذر خواست پس سویت کردند چونکہ بوقت نماز حضرت میرانؑ بیروں آمدند فرمودند مردماں کجا رفتند کہ برائے نماز حاضر نمی شوند میاں سید سلام اللہؓ عرض کردند کہ میرانجی چیزے سویت شدہ است بداں سبب مردماں برائے خرید بہا رفتہ اند فرمودند کہ بواسطۂ اندک چیزے مردماں از صحبت و نظر بندۂ خدا واز نماز جماعت وی باز ماندند اگر آں ہمہ چیز بودے حال مردماں چہ شدے سبحان اللہ سبحان اللہ روش مہدی ایں بود کہ از جہت تاخیر یک نماز با جماعت چنیں می فرمودند و بعضے مردماں بر ضد حق دریں باب اعتقاد می کنند کہ وی مال ظاہری از زمین بیروں آورده میدہد تا مردماں اغنیاء شوند ؎

ملامت گوے را چشم است احول
اگر برعکس بیند ہست معذور
ترا گر آرزوے انگبین است
بباید ساختن با نیش زنبور

آئے تھے وہ طالب اسی متاع کے تھے وہی انکو پہنچی **نقل** ہے کہ ایک قنطار بلا اجازت اُس امام الابرار اُس مرشدِ مختار اُس امیر احرار علیہ السلام کے ایک صحابیؓ نے اٹھا رکھی تھی، وہ سب قنطاریں اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیں اور یہ قنطار روپیوں سے بھری ہوئی نکلی پس سب لوگوں کی بھیڑ چھٹ جانیکے بعد حضرت امیر روشن ضمیر کو اطلاع دی گئی کہ کچھ رہ گیا ہے تو حضرتؑ نے فرمایا کہ تم نے کیوں رکھا اس صحابیؓ نے معافی مانگی اس کے بعد وہ روپئے آنحضرتؑ نے سویت فرمادئے، جب بوقتِ نماز حضرت میرانؑ باہر تشریف لائے تو حضرتؑ نے فرمایا کہ لوگ کہاں گئے ہیں جو نماز کے لئے نہیں آتے میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی کچھ سویت ہوئی ہے اس سبب سے یہ لوگ کچھ خریدی کے لئے گئے ہوئے ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ تھوڑی سی چیز کی وجہ یہ لوگ بندۂ خدا کی صحبت اور نظر اور نماز جماعت سے باز رہ گئے اگر وہ تمام مقدار ہوتی تو ان لوگوں کا کیا حال ہوتا سبحان اللہ سبحان اللہ حضرت مہدی علیہ السلام کی روشِ مبارک یہ تھی کہ ایک نماز باجماعت میں تاخیر ہونے پر ایسا فرماتے تھے اور بعضے لوگ تو برعکس اس امرِ حق کے اس باب میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ مہدیؑ ظاہری مال و دولت زمین سے نکال کر دینگے تاکہ لوگ مالدار ہوں ؎

جو ہے بدگو کوئی با چشمِ احول
اگر برعکس دیکھے ہے وہ معذور
اگر تو شہد کا ہے آرزومند
تو پیدا کر تو تابِ نیشِ زنبور

آخر الامر چنانچہ فرمودۂ حضرت امام آخر زمان خلیفۃ الرحمان وارث نبی السبحان علیہ السلام درباب سلطان غیاث الدینؒ بود بعد از مدتے عیاں شد کہ پسرش نام نصیر الدین کہ سلطان را بہ تخت بندکردہ بود و خود بر سریر سلطنت نشست فاما رواج بادشاہی او از جہت زندگی سلطان درست نشد بنا بہ پدر را بکشت ہر سہ سوال کہ بدرگاہ حبیب ذوالجلال گدائی کردہ بود حق تعالیٰ باو رسانید و داخل اہل ایمان گردانید نقلست کہ بندگی میاں الہدادؒ حمید صحابۂ ششمی، حضرت امام علیہ السلام در مانڈو ملاقات شدند بعد از ملاقات بآنذات انبیاء صفات تصدیق کردہ اند ایشان افصح الشعراءؒ واکمل البلغاء، وعلماء وامراء فاضل مقرب وہمنشیں سلطان غیاث الدینؒ بودند وبعد از تصدیق امام علی التحقیق دنیا ترک کردہ ملازمت حضرت امیر علیہ السلام گزیدند وبر وصال امام علیہ السلام حاضر بودند و در نعت حضرت امامؑ مرثیہ با دیوان غیر منقوط کل و رسالۂ بار امانت و دیگر یک رسالہ درباب ثبوت مہدیت پر صنعت تصنیف فرمودند از تصنیفات ایشان مرثیہ و رسالۂ حجت مہدیت کہ دلائل منیر است اکنوں ہمراہ ایں فقیر حقیر است منصف را باید کہ مطالعہ کند تا حق از باطل جدا و اوضح شود فاعلم ایہا المصدق میاں مذکور در فنون علم ظاہری و باطنی آنچناں کامل بودند

آخر کار جو کچھ بشارت حضرت امام آخر زماں خلیفۂ رحمان وارثِ نبی سبحان علیہ السلام نے سلطان غیاث الدینؒ کے حق میں دی تھی بعد تھوڑی مدت کے عیاں ہوئی اس سلطان کا بیٹا جس کا نام نصیر الدین تھا سلطان کو تخت سے اتار کر خود تختِ سلطنت پر بیٹھ گیا تھا لیکن اسکی بادشاہت سلطان کی زندگی کی وجہ سے مستحکم نہیں ہوئی تھی بناء بریں اس نے باپ کو مار ڈالا، تینوں مقاصد کو جن کا حبیب ذوالجلال کی درگاہ میں سلطان غیاث الدینؒ طلبگار ہوا تھا حق تعالیٰ نے اس کو پہنچا دیا اور داخلِ اہلِ ایمان کیا نقل ہے کہ بندگی میاں الہداد حمید چھٹے صحابی حضرت امام علیہ السلام کے شہر مانڈو میں حضرتؑ سے ملے اور ملاقات کے بعد اس ذاتِ انبیاء صفات کی تصدیق کی جو بڑے فصیح و بلیغ شاعر افضل علماء، و امراء، مصاحب اور ہمنشیں سلطان غیاث الدینؒ کے تھے امام علی التحقیق کی تصدیق کے بعد ترک دنیا کرکے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت و صحبت اختیار کی امام علیہ السلام کے وصال پر حاضر تھے حضرت امامؑ کی نعت میں مرثیہ لکھا علاوہ اس کے ایک دیوان ان کا ہے جو اول سے آخر تک غیر منقوط ہے اور رسالۂ بار امانت اور ایک دوسرا رسالہ ثبوت مہدیت کے باب میں پر صنعت تصنیف فرمایا ہے انکی تصنیفات میں سے مرثیہ اور رسالۂ حجت مہدیت جو روشن ترین دلائل سے ہے اب اس فقیر حقیر کے ساتھ ہے منصف کو چاہیئے کہ مطالعہ فرمائے تاکہ حق و باطل کا فرق اس پر ظاہر ہو۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ میاں مذکورؒ فنونِ علم ظاہری و باطنی میں ایسے

کہ صاحب ہر دو دیوان مہری ابن خواجہ طہٰ شاگردی اوشاں کردند القصہ وفات بندگیمیاں سید اجمل مقرب ذات اللہ عز وجل درینجا شدہ است ایشاں برادر خورد بندگی میرانسید محمود رضی اللہ عنہٗ بودند از حضرت بی بی کلاں خدیجۃ الزماں بی بی الہدیتی رضؓ پیش از چہار سال تقدیر ذوالجلال وفات یافتند واز وفات آن ذات گرامی درجات را در مقبرۂ کہنہ کہ ہژدہ ہزار مرداں دراں مدفون بودند در آنجا دفن کردہ حضرت میراں علیہ السلام کرات ومرات میفرمودند کہ فرمان حقتعالیٰ می شود کہ اے سید محمد اہلِ جمیع این مقبرہ را بواسطۂ سید اجمل ابدالآباد بخشیدیم نقلست کہ حضرت ولایت پناہ علیہ السلامؑ درحق بندگی میرانسید اجمل رضؓ فرمودند کہ بندہ جمال فرزندم سید اجمل را جمال بر اجمل نیز نقلست فرمودند فرمان حق تعالیٰ میشود کہ اے سید محمد اگر سید اجمل را حیات دادمے تا قائم مقام تو گردانیدمے و این جائز نیست کہ مقابلۂ ذات باشد درینجا نقلہا بسیار است لٰکن غرض ما بر کلام اختصار است ازینجا تا بشہر چاپانیر رسیدندان فی ذالک شہادۃ قاطعۃ علیٰ صدق المھدیؑ لاھل الایمان فبایّ شھادۃ اخریٰ تومنون بھا فبایّ آلاءِ ربکما تکذبان ۔

کامل تھے کہ صاحبِ ہر دو دیوان مہری ابن خواجہ طہٰؒ نے انکی شاگردی اختیار کی، مختصر یہ کہ اسی شہر مانڈو میں بندگی میانسید اجمل مقرب ذات اللہ عز وجل کی وفات واقع ہوئی جو چھوٹے بھائی بندگی میرانسید محمود رضی اللہ عنہٗ کے تھے حضرت بی بی کلاں خدیجۃ الزماں بی بی الہداویؓ کے شکم سے جو چار سال سے کم عمر ہی میں تقدیرِ ذوالجلال وفات پائے بعد انکی وفات کے اُس ذاتِ گرامی درجات کو ایک پرانے مقبرے میں جہاں اٹھارہ ہزار آدمی دفن ہوئے تھے دفن کر کے حضرت میراں علیہ السلام بارہا فرماتے تھے کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس مقبرے کے تمام اہلِ قبور کو سید اجمل کے واسطہ سے ہمیشہ کے لئے ہم نے بخش دیا۔ **نقل** ہے کہ حضرت ولایت پناہ علیہ السلام نے بندگی میرانسید اجمل کے حق میں فرمایا کہ بندہ جمال ہے فرزند میرا سید اجمل جمال پر اجمل ہے **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اے سید محمد اگر سید اجمل کو میں حیات دیتا تو تیرا قائم مقام کرتا اور یہ جائز نہیں کہ مقابلۂ ذات ہے اس جگہ بہت سی نقلیں ہیں لیکن اختصارِ کلام ہمارا مقصود ہے۔ اس جگہ سے نکل کر حضرت امامؑ شہرِ چاپانیر پہنچے۔ بیشک ان واقعات میں شہادتِ قاطعہ ہے مہدیؑ کے صدق پر اہلِ ایمان کے لیئے پس اور کونسی شہادت کی بنا پر تم اس شہادت پر ایمان لاؤ گے۔ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

بابِ دہم

دربیان رسیدن حضرت امام علیہ السلام بشہر چاپانیر
کہ تخت گاہ ملک گجرات بود و قصۂ سبب تصدیق
حضرت امامؑ صحابۂ کرام بندگی میاں شاہ نظام
رضی اللہ عنہٗ تا آمدن امام بحق قوم ہاد بشہر المشہور
المسمیٰ دولتاباد فاعلم ایہا المصدق
چونکہ حضرت ولایت پناہ علیہ السلام از مانڈو
بشہر چاپانیر دارالسلطنت گجرات قدم سعادت
فرمودند در آنجا ہم اخبار آمدن امام الابرار
جا بجا انتشار گشت کہ چنیں ولی کامل اکمل
مکمل صاحب البیان بالمجمل والمفصل مثل خاتم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است وبعد
از انتشار اخبار فضل ولایت آنذات ہادی
کائنات محمدی صفات در مسجد جامع مجمع اجتماع
چند چند ہزار مردم جمع شدہ برائے استماع دعوت
آنحضرتؑ آمدندے واز ایشاں بسیار کساں
بفیض وتاثیر پسخوردۂ امام آخرزماں مستفیض
شدے وبعضے از انہا بنوحہ وزاری فریاد
برآوردے وبعضے مست وبیہوش شدہ
افتادندے وبر بعضے سر یا دنیا
حرامی علی اولیائی مکشوف شدے
وبعضے ازاں برمز منتیٰ ما تلق من
تہوی دع الدنیا واہلہا کار
بستے وبمثلہ چونکہ خبر ایں فیاض فیض بسیر ریغ
سلطان محمود بیگڑہ کہ لقب او بود رسید

دسواں باب

حضرت امام علیہ السلام کے شہر چاپانیر پہنچنے کے بیان
میں جو پایۂ تخت ملک گجرات کا تھا اور حضرت امامؑ
کے صحابی اکرم بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہٗ
کے آنحضرتؑ کی تصدیق سے مشرف ہونیکے سبب
اور اُس امام زماں ہادی اہل جہاںؑ کے شہر مشہور مسمیٰ
دولت آباد آنیکے بیان میں۔ پس معلوم کر اے مصدق
جب حضرت ولایت پناہ علیہ السلام شہر مانڈو سے
شہر چاپانیر دارالسلطنت گجرات میں تشریف فرما
ہوئے تو وہاں بھی اُس امام الابرارؑ کی آمد کی خبر
جا بجا پھیل گئی کہ ایک ایسے ولیِ کامل و اکمل و مکمل صاحب
بیانِ مجمل و مفصل مثل خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے تشریف لائے ہیں پس اُس ذات ہادی کائنات
محمدی صفات کی بزرگی و ولایت کی خبریں پھیلنے کے
بعد وہاں کی جامع مسجد میں کئی کئی ہزار آدمی جمع ہونے
لگے جو آنحضرتؑ کے بیان دعوت الی اللہ کو سننے کے
لئے آتے تھے ان میں سے بہت سارے لوگ
امام آخرزماںؑ کے فیض اور امام علیہ السلام کے پسخوردہ
کی تاثیر سے بہرہ مند ہوتے تھے بعضے ان میں سے
رونے اور چلانے کے ساتھ فریاد بلند کرتے تھے بعضے
مست و بیہوش ہو کر گر پڑتے تھے اور بعضوں پر
"اے دنیا تلخ ہو جا میرے اولیا پر" کا راز منکشف
ہو جاتا اور بعضے رمز منتیٰ ما تلق من تہوی دع
الدنیا واہلہا ا اپنے محبوب سے ملنا چاہتا ہے
تو دنیا کو چھوڑ) پر عمل پیرا ہوتے تھے اور اسی قسم

آرزوے دیدن پاے مبارک آں رہنما
کرد مقربانش عرض کروند کہ بارے دو چہار
کس مرومان معقول فرستادہ خبر گیرند بعدہٗ
خود بروند پس دو علمائ اکابر را فرستاد
و ہم دو وزیر بزرگ بجہت تجسس تعین
کرد یکے سلیم خاں و دیگر فرہاد الملک
ایشاں درمیان دو نماز شام نزدیک حضرت
امام علیہ السلام رسیدند و دیدند کہ ہر کسے در
رعایت استماع دعوت آنحضرتؑ
مصروف اند ہیچ یکے التفات
برایشاں نکرد علما رکہ اہل ہوا و
ابناء جاہ بودند رنجیدند و بعد مغرب
ملاقات کردہ بازگشتند و بہ محمود گفتند
کہ میراں سید محمد ولی کامل و اکمل
ہستند اما تعظیم بادشاہ نخواہند کرد
بلکہ اگر پدران بادشاہ بیایند ہم رعایت
شاں نشود محمود گفت اگر تعظیم
نکنند چہ میشود گفتند در ترک تعظیم
بادشاہ بادشاہی را ضرر است و
آں دو وزیر باتمیز و صاحب معرفت
بودند ہم بریں شیوہ معتقد گشتند و تلقین
شدہ وداع کردند وقتیکہ بمتعلال
رسیدند پرسیدند کہ بسلطان چہ عرض کردید
جواب دادند کہ چنیں گفتیم پس آں ہردو
دانا گفتند کہ چرا از حق باز داشتید

کی کیفیت رکھنے والے ہوا کرتے تھے جب اس فیاض
صاحبِ فیض بیدریغ کی خبر سلطان محمود کو جس کا لقب
بگیڑہ تھا پہنچی تو اس رہنمائے اعظم کے قدم مبارک
دیکھنے کا آرزومند ہوا تب اسکے مقربوں نے عرض کیا
کہ اوّلاً دو چار سمجھدار اشخاص کو بھیجکر پوری کیفیت
معلوم کریں اس کے بعد آپ جائیں پس اس نے دو
بڑے عالم بھیجے اور دو وزیر عالی مرتبہ بھی انکی نگرانی
کے لئے متعین کئے جن میں سے ایک کا نام سلیم خاں
تھا دوسرے کا نام فرہاد الملک یہ دونوں عصر و مغرب
کی نمازوں کے درمیان حضرت امامؑ کے قریب پہنچے
انھوں نے دیکھا کہ ہر شخص آنحضرتؑ کا بیان مبارک
دعوت الی اللہ توجہ کے ساتھ سننے میں مصروف ہے
کسی نے بھی انکی طرف توجہ نہ کی علما رجو ہوا پرست اور
بندۂ جاہ تھے آزردہ خاطر ہوئے اور نمازِ مغرب کے
بعد حضرتؑ سے ملاقات کر کے واپس ہو گئے اور سلطان
محمود سے انھوں نے کہا کہ میراں سید محمد ولی کامل و اکمل
ہیں لیکن بادشاہ کی تعظیم نہیں کریں گے بلکہ اگر بادشاہ
کے بڑے بھی آئیں تو انکی بھی کوئی رعایت نہ ہوگی محمود
نے کہا کہ اگر وہ تعظیم نہ کریں تو کیا ہوتا ہے انھوں نے
جواب دیا کہ بادشاہ کی تعظیم ترک کرنیمیں بادشاہی کو ضرر
ہے اور وہ دو تو وزیر باتمیز صاحبانِ معرفت تھے انکی منظر
کو دیکھکر معتقد ہوئے اور آنحضرتؑ سے تلقین ہوکر واپس
ہوئے جب وہ ان علما سے ملے تو ان سے پوچھے کہ
آپ لوگوں نے سلطان سے کیا عرض کیا انھوں نے
جواب دیا کہ ہم نے ایسا ایسا کہا یہ سنکر ان دونو عاقلوں

وقاطع الطریق گشتید بحضرت حق تعالیٰ چہ
جواب خواہید داد گفتند ما برائے حضرت
باری تعالیٰ جواب استوار داریم اینکہ ما نگہبانی
کلمۂ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کردیم بسبب
آنکہ سلطان محمود بسیار فقیر دوست است
اگر بحضرت میراں علیہ السلام ملاقات کند
البتہ فقیر گردد پس گرد اگرد خاکِ گجرات
کافرانِ سخت جنگی و دشمنِ دین اند بأندک
تحویل در حال شعار اسلام و مسلمانی را نابود
سازند بناءً علیہ باز داشتیم چونکہ خبر ایں
اعتذار بے اعتبار بحضرت امیر الابرار امام
الاحرارؑ رسید فرمودند کہ بد کردند چرا کہ توفیق ترک
دنیا بر خدائے تعالیٰ ہست بخشد یا نہ بخشد
بارے اگرچہ آمدے البتہ چیزے منفعت
رسیدے نقلست در باب سبب تصدیق
صحابۂ کرام حضرت امام علیہ السلام بندگی میاں
شاہ نظام رضی اللہ عنہٗ کہ مردے صالح و
دیندار تقویٰ شعار برائے طلب خدا تعالیٰ ارادہٗ
حکومت شہر جائس ترک دادہ ہجرت
کردند ہر جا کہ شیخی و بزرگے شنیدندے
بہ نیت ارادت رفتندے اما بعد از ملاقات
جائے خاطرِ شاں قرار نگرفتے کہ مرید شوند
چونکہ بشیخ الاسلام رسیدند آنجا اندکے
مائل شدہ عرض خویش بشیخ فرمودند گفتند
کہ میاں نظام آوند شما ایں چنیں بزرگ است

نے کہا کہ کیوں تم نے سلطان کو حق پرستی سے باز رکھا
اور رہزنی کی، حق تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دو گے
انہوں نے کہا خدا کے حضور جو جواب دینا ہے ہم نے تیار
رکھا ہے وہ یہ کہ رسولِ خداؐ کے کلمہ کی ہم نے نگہبانی
کی ہے اس سبب سے کہ سلطان محمود فقیروں سے
بہت دوستی رکھتا ہے اگر حضرت میرانؑ سے ملاقات کرتا
تو ضرور فقیر ہو جاتا، ملک گجرات کے چاروں طرف کفار
سخت جنگجو اور دشمنانِ دین ہیں ذری سی الٹ پھیر
میں فوراً آئینِ اسلام و مسلمانی کو مٹا دیتے بنا بریں
ہم نے سلطان کو حضرتؑ سے ملنے سے روک دیا،
جب اس عذرِ لنگ کی خبر حضرت امیر الابرار امام الاحرارؑ
کو پہنچی تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ انھوں نے برا کیا کیونکہ
ترکِ دنیا کی توفیق منجانب حق تعالیٰ ہے دے یا نہ دے
ایک بار اگر وہ آتا تو ضرور اس کو کچھ نفع ہی پہنچتا۔ نقل
ہے سببِ تصدیق کے بارے میں صحابی اکرم حضرت
امام علیہ السلام بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہٗ کی
کہ آنجناب مرد پرہیزگار دیندار تقویٰ شعار تھے طلبِ خدا تعالیٰ
میں حکومتِ شہر جائس کا ارادہ ترک کر کے ہجرت
اختیار کی۔ جہاں کہیں کسی شیخ و بزرگ کا پتہ پاتے
مرید ہونے کے ارادے سے جاتے تھے لیکن ملاقات
کے بعد ان کا دل کہیں بھی قرار نہ پاتا اور گواہی نہ دیتا تھا
کہ مرید ہوں جب شیخ الاسلام کے پاس پہنچے تو وہاں
کچھ ان کا دل مائل ہوا، انھوں نے شیخ سے اپنی
ارادت کا حال بیان کیا تو شیخ نے کہا کہ اے میاں
نظام تمہارا ظرف اس درجہ بزرگ ہے کہ سوائے

کہ بجز از خاتم ولایتِ محمدی پر نخواہد شد شما
انتظارِ آں ذاتِ عالی درجات کنید پس ایشاں
در شہر چاپانیر آمدہ در مسجد اسلام خاں جہت
تحصیل علم متوطن شدند و او بسیار معتقد
بندگی میاں شاہ نظام بود روزے کہ خان
مذکور با حضرت امام نورِ علیٰ نور ملاقات گرفت
در حال خبر کرد کہ اے میاں نظام چنانچہ شما
مرشد می خواہید آں چناں ذاتِ فائضِ فیوضات
سیدی آلِ رسول ؐ ہمچوں رسولِ خدا ؐ دریں زماں
آمدہ است بندگی میاں نظام رضؓ در حال متوجہ
آنحضرت ؑ شدند میگویند تا کہ در اثنائے راہ بودند
حضرتِ امام ؑ را معلوم شد کہ اے سید محمد
بندۂ ما می آید دستش گرفتہ بما برساں
پس حضرت میراں علیہ السلام بیروں آمدند
و با ایشاں گفت و شنود نمودہ تلقین کردند
و ایشاں تا آخر نفس مصاحبِ آں ذاتِ پیغمبر
صفات بودند و آنحضرت ؑ در حق شاں
بسیار بشارات فرمودند منجملہ خصوصاً ہفت
بشارت یکے آنکہ دیدند و ہم چشیدند
دوم آنکہ دریا نوش سوم آنکہ مستِ
مست ہشیار ہشیار چہارم کشکِ
ملامت پنجم رجالٌ لا تلہیہم تجارۃ
ولا بیع عن ذکر اللہ الآیۃ ششم
گواہی دادن رویۃ اللہ تعالیٰ را بچشمِ
سر در دارِ دنیا ہفتم روزے بیان

خاتم ولایت محمدی ؐ کے کسی سے نہ بھرے گا تم اُس
ذاتِ عالی درجات کا انتظار کرو یہ بات سنکر وہ شہرِ
چاپانیر میں آئے اور سلیم خان کی مسجد میں تحصیلِ علم کے
لئے ٹھیرے ہوئے تھے خان موصوف بندگی میاں شاہِ
نظام رضؓ کے بہت معتقد ہو گئے تھے خان مذکور نے حضرت
امام علیہ السلام کی آمد کی خبر پا کر ایک روز حضرت امام نورٌ
علیٰ نور سے ملاقات کی اور فوراً بندگی میاں شاہِ نظام رضؓ
کو یہ خبر دی کہ اے میاں نظام جیسا مرشد آپ چاہتے
تھے ویسی ہی ذاتِ فائض البرکات سیدِ آلِ رسول ؐ مانندِ
رسولِ مقبول ؐ کا ظہور اس زمانہ میں ہوا ہے یہ سنتے
ہی بندگی میاں نظام آنحضرت کے پاس جانے کو اٹھ
کھڑے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ راستے میں ہی تھے کہ حضرت
امام ؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا کہ اے سید محمد
ہمارا بندہ آتا ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہم تک پہنچائے
پس حضرت میراں علیہ السلام باہر تشریف لائے اور
ان سے گفت و شنید کر کے ان کو تلقین فرمائے اور
وہ اُس ذاتِ پیغمبر صفات ؑ کے آخر دم تک ساتھ تھے
اور آنحضرت نے اُن کے حق میں جو بشارتیں فرمائی ہیں
منجملہ ان کے سات بشارتیں خصوصی یہ ہیں ایک یہ کہ
دیدند و ہم چشیدند (دیکھے بھی اور چکھے بھی) دوسری
یہ کہ دریا نوش تیسری یہ کہ مستِ مست ہشیار ہشیار
چوتھی کشکِ ملامت پانچویں لا تلہیہم تجارۃ
ولا بیع عن ذکر اللہ (مراد ایسے کہ غافل نہیں
کرتی انھیں خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے) چھٹی
بشارت گواہی دینے والے اللہ تعالیٰ کے دیدار کی

صفات صدیق اکبر بود رضی اللہ عنہ کہ سہ صد
وچند صفات ہستند بندگی میاں نظام رضؓ
فرمودند کہ ہیچ یکے ازاں صفات در
ماہست آنحضرتؐ بزبانِ مبارک فرمودند
کہ بل ھو کل ذٰلک فاعلم ایہا
المصدق بعد از رواں شدن از چندیری
بفرمانِ حضرت باری تعالیٰ بسیار بے شمار
مردمانِ دیندار تقویٰ شعار ہزار در ہزار
منقاد بحضرت امام الابرار امیر الاحرار
شدہ روز بروز منزل بمنزل زیادت گشتہ
صحبت امام علیہ السلام اختیار کردہ ہمراہ
قبلہ گاہ شدند فاما در ینجا قصۂ سبب
تصدیق صحابۂ کبار مہدی موعودؑ رضوان اللہ علیہم
ابدی یاد کردہ می شود حاصل الامر وصال
حرم محترم حبیب ذو الجلال بی بی کلاں خدیجۃؓ
الثانی اعنی بی بی الہدیتی رضی اللہ عنہا
در چاپانیر شدہ است سوم ماہ ذو الحجہ زیر سایۂ
ڈونگری کہ عنقریب قلعہ است مدفون اند
نقلست کہ چوں حضرت بی بی کلاں علیہا
الرضواں از دار فنا بدار جاوداں انتقال
فرمودند از جامہائے ایشاں تنکۂ زر بیروں
آمد حضرت امام صاحب الزمانؑ فرمود کہ
ایں را گرم کنید و برکف پائے داغ
دہید کہ پیغمبر علیہ السلام چنیں کردہ اند
چونکہ ایں خبر منتشر شد میاں سید سلام اللہ رضؓ

چشم سے دارِ دنیا میں ساتویں بشارت یہ کہ ایک روز
صدیق اکبر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صفات کا بیان
تھا کہ تین سو اور چند صفتیں تھیں بندگی میاں نظامؓ
نے فرمایا کہ کیا اُن صفات میں سے کوئی صفت ہم
میں ہے یہ سنکر حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی زبانِ
مبارک سے فرمایا کہ وہ خود سراپا تم میں ہیں پس معلوم کر
اے مصدق کہ شہر چندیری سے حضرت امام علیہ السلام
کے بفرمانِ خدا تعالیٰ روانہ ہونیکے بعد بے شمار
لوگ دیندار تقویٰ شعار ہزاروں کی تعداد میں حضرت
امام الابرار امیر الاحرارؑ کے تابعِ فرمان ہوتے گئے اور روز
بروز منزل بمنزل انکی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا جن میں سے
بہت سارے امام علیہ السلام کی صحبت اختیار کر کے
اس قبلہ گاہ کے ہمراہ ہو گئے لیکن یہاں صرف صحابۂ کبار
حضرت مہدی علیہ السلام و رضوان اللہ علیہم ابدی کے
ذکرِ سبب تصدیق پر اکتفا کیا جاتا ہے، حاصلِ کلام حرم
محترم حبیب ذو الجلالؑ بی بی کلاں خدیجۃ الزماں یعنی
بی بی الہدادیؓ کا وصال شہرِ چاپانیر ہی میں ہوا تاریخ
سوم ماہ ذو الحجہ کو وہ ڈونگری کے زیرِ سایہ قلعہ کے قریب
بی بی رضی اللہ عنہا مدفون ہوئی ہیں۔ **نقل** ہے کہ
جب بی بی کلاں علیہا الرضوان نے اس دارِ فانی سے
سرائے جاودانی میں انتقال فرمایا تو ان کے کپڑوں
میں سے ایک سونے کا تنکہ برآمد ہوا، تو حضرت امام
صاحب الزمانؑ نے فرمایا کہ اس کو گرم کرو اور اس سے
بی بی کے تلوے کو داغ دو پیغمبر علیہ السلام نے ایسا ہی
کیا ہے جب یہ خبر پھیلی تو میاں سید سلام اللہ نے تکفین و

دنبالِ استعداد تکفین و تجہیز شدہ بودند چونکہ ایں
معاملہ شنیدند خود شتاب آمدہ سوگند خوردند کہ
ایں تنکۂ زر از آن بی بیؓ نیست ازانِ بی بی فاطمہ
رضی اللہ عنہا است فرمودند ہر کرا باشد
تسلیمِ او کنید بندہ را ہم معلوم بود کہ بی بی مفلس
بجز خدا ہیچ ندارند لیکن بندہ تابع شریعت
است سبحان اللہ سبحان اللہ مدعاءِ مہدی موعودؑ
اینست و انتظار المنکرین علی عکسِ ذالک
کہ ضد و خلاف دین است و در کتاب شرح
التعرف فی باب الکشف عن الخواطر
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی الّذی مات من اھل الصفۃ
وترک دینارا فقال کیۃ یکے از اہلِ صفہ
بمرد و اندر مرقع وے دینارے بیافتند مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم را خبر دادند گفت او را یکداغ
کنند و نیز در خبرے است کہ دیگرے
بمرد و دو دینار ماند فقال کیتان فی النار الخ
بعد از وفات حضرت بی بی فخر النساء فی العالمین
و افضلہا ام المومنین طریقۂ سویت بفرمانِ
حضرت صمدیت واقع شد و گرنہ ہمہ فقیراں
و فرزنداں طعام از یک دیگ می خوردندے
الغرض از شہرِ چاپانیر آں امام البر و البحور براہ
شہر برہان پور شدہ در دولت آباد آمدند
دریں شہر در حق بعضے اولیاء اللہ بزبانِ درفشاں
آنحضرتؑ اظہار گشت اگر شرحی جزوی ازاں

وتجہیز کی تیاری میں لگے ہوئے تھے جب انھوں نے یہ
معاملہ سنا تو دوڑے ہوئے آئے اور قسم کھا کر کہا کہ یہ سونے
کا تنکہ بی بیؓ کا نہیں ہے بلکہ بی بی فاطمہؓ کا ہے اس کے
بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا وہ تنکہ جس کا ہے اس کے حوالہ کر دو
بندے کو بھی معلوم تھا کہ بی بی مفلس تھیں خدا کے سوا کچھ نہیں
رکھتی تھیں لیکن بندہ شریعتِ محمدی کا تابع ہے سبحان اللہ
سبحان اللہ مہدی موعودؑ کا مدعا تو یہ ہے اور انتظار منکرین
کا اس کے برعکس ہے (کہ مہدیؑ آکر مال زمین سے نکال
کر تقسیم کریں گے) جو دینداری کا خلاف اور ضد ہے
اور کتاب شرح تعرف میں کشفِ خواطر کے باب میں مرقوم
ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الّذی
مات من اھل الصفۃ وترک دینارا فقال
کیۃ یعنے اہلِ صفہ میں سے ایک صحابی نے رحلت کی اور
انکی گدڑی میں صحابہؓ نے ایک دینار پایا حضرت مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسکی خبر دی تو آنحضرتؐ نے فرمایا انکو ایک داغ
دیں نیز حدیث میں ہے کہ ایک اور صحابی اہلِ صفہ نے
انتقال کیا اور دو دینار چھوڑے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ
آگ میں گرم کر کے دو داغ دیں، حاصل کلام حضرت
بی بی فخر نساء عالمین افضل النّساء ام المومنین کی وفات
کے بعد سے طریقۂ سویت بفرمانِ حضرت رب العزت
جاری ہوا ورنہ سب فقراء اور اہل و عیال آنحضرتؑ کے
ایک ہی دیگ سے کھاتے تھے الغرض شہرِ چاپانیر سے
نکل کر امام البر و البحور علیہ السلام شہر برہان پور سے
ہوتے ہوئے دولت آباد میں تشریف لائے اس شہر
میں بعضے اولیاء اللہ کے حق میں آنحضرتؑ کی زبانِ

ہریکے وادہ شود تا تطویل انجامد فاما از نقل ضروری بطریق موجز چارہ نیست **نقلست** کہ بحضور پرنور معلیٰ ذکر سلطان برہان الدین و شیخ زین الدین رحمۃ اللہ علیہما گذشت کہ ایشان اولیاء کامل و مکمل اند و سلطان برہان الدین بر شیخ زین الدین و گفتار مولانا سلطان برہان الدین است کہ برہان الغریب و گفتار شیخ مذکور است کہ خود را بہ زین الحق اشارت کردہ اند چونکہ گفتار ہر دو بزرگوار سائل بحضور امام الابرار امیر الاحرارؑ گزرانیدہ در باب فضائل شان استفسار کردہ بناءً علیہ فرمودند کہ در کلام ایشان فہم کنید کہ سخن غربت دلالت کمالیت میکند **نقلست** آنحضرتؑ فرمودند کہ بعضے اولیاء اللہ دریں جا آنچناں پنہاں ہستند کہ اگر سر خود را اندکے آشکارا کنند ہمہ خلق بطرف ایشاں معتقد ایشاں شود و سلطان برہان الدین و زین الدین را کسے نپرسد نیز **نقلست** کہ مخدوم سید راجو پدر مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہما در اینجا مدفون اند و مخدوم سید محمد شہرت بسیار دارند و مخدوم سید راجو را غربت است سائلے در باب فضیلت شاں حضرت امام آخر الزمانؑ را پرسید جواب فرمودند کہ چنانچہ در مرتبۂ پدر و پسر ظاہر افرقت ہمچناں در باطن و کمالیت شاں بدانید

گوہر افشاں ہے جن بشارتوں کا اظہار ہوا ہے ان میں سے ہر ایک کی بزرگی کا مختصر طور پر بھی ذکر کیا جائے تو عبارت طویل ہو گی لیکن جس قدر ان بشارات کا ذکر بطریق اختصار ضروری ہے بغیر اس کے چارہ نہیں۔ **نقل** ہے کہ حضرت امام نور علیٰ نورؑ کے حضور میں سلطان برہان الدین اور شیخ زین الدین کا ذکر ہوا کہ یہ دونوں اولیاء کامل و مکمل ہیں اور سلطان برہان الدینؒ شیخ زین الدینؒ سے بالاتر ہیں مولانا سلطان برہان الدین خود کو برہان غریب کہا کرتے تھے اور شیخ زین الدین مذکور خود کو زین الحق فرمایا کرتے تھے جب ان دونوں بزرگوں کے اقوال سائل نے امام الابرار امیر الاحرارؑ کے حضور میں پیش کئے اور ان کے فضائل کے بارے میں استفسار کیا تو بنا بریں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ان کے کلام ہی سے سمجھ لو سخن غربت کمال پر دلالت کرتا ہے **نقل** ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بعضے اولیاء اللہ اس جگہ ایسے چھپے ہوئے ہیں کہ اگر ذرا بھی اپنا راز آشکار کریں تو تمام خلق انہی کی طرف ہو کر انہی کی معتقد ہو جائے سلطان برہان الدین اور زین الدین کو کوئی نہ پوچھے **نقل** ہے کہ مخدوم سید راجو والد مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز کے قدس اللہ سرہما اسی جگہ مدفون ہیں مخدوم سید محمد شہرت بہت رکھتے ہیں اور مخدوم سید راجو غربت کی حالت میں ہیں ایک سائل نے ان کی فضیلت کے بارے میں حضرت امام آخر الزمانؑ سے پوچھا تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ باپ اور بیٹے کے مرتبہ میں جیسا ظاہرا فرق ہے ویسا ہی ان کے کمال باطنی میں بھی سمجھ لیں نیز **نقل** ہے کہ حضرت امام زماں ہادی اہل جہاں علیہ السلام

نیز نقلست کہ امام لکلِ قوم ھادٍ زیارت اولیاء اللہ کہ در دولتاباد اند کردہ بروضۂ سید محمد عارف قدم سعادت فرمودہ بر سر قبر شان ساعتے نشستہ برخاستہ دوگانہ ادا کردہ رواں شدند و شہرت نام ایشاں درمیان مردماں شیخ ممن بود حضرت امام العارفین نظیر رسول رب العالمین درحق اوشاں فرمودند کہ شیخ ممن مگوئید نام ایشاں سید محمد عارف است قدس اللہ سرہٗ نقلست کہ عنقریب روضۂ ایشاں چاہِ آب تلخ بود آنحضرتؑ مضمضہ از دہن مبارک کہ دراں آب تلخ انداختند بتاثیر پسخوردہ آب تلخ شیریں شدہ است و ازانجا نشستہ مسواک از چوب درختِ انار کردہ و بوقت رواں شدن بدست مبارک آں مسواک را بہ زمین نشاندہ بودند آں درختے شدہ بود کہ درآنجا ایں ہر دو نشان تا الیوم عیان است مر منصف و متفحص را عین برہان است حاصل الغرض امام البر والبحر از دولتاباد تا بہ شہر احمد نگر کہ تختگاہ ملک دکھن بود رسیدند دراں زماں ابتداء اساس قلعہ باغ نظام بود در سلطنت ملک نظام الملک چوں خبرِ قدوم آنحضرتؑ بملک رسید کہ ولی کامل پرفیض فیاض افضل صاحبِ کرامات وخداوندِ تاثیرات ذات پیغمبر صفات آمدہ است ملک بسیار محتاج و آرزومند فرزند بود و در دل خود ہمیں نیت داشتہ آمد کہ مرا

اُن اولیاء اللہؒ کی جو دولت آباد میں ہیں زیارت فرماکر سید محمد عارفؒ کے روضہ میں تشریف فرما ہوئے اور انکی قبر کے سرہانے ایک گھڑی بھر بیٹھکر وہاں سے اٹھے پھر دوگانہ ادا فرماکر روانہ ہوئے اس بزرگ کا نام لوگوں کے درمیان شیخ ممن مشہور تھا حضرت امام العارفینؑ نظیر رسول ربّ العالمین نے ان کے حق میں فرمایا کہ شیخ ممن مت کہو ان کا نام سید محمد عارف ہے قدس اللہ سرہٗ (پاک کیا اللہ نے ان کے باطن کو) نقل ہے کہ ان کے روضہ کے قریب ایک کنواں کھاری اور تلخ پانی کا تھا آنحضرتؑ نے اپنے دہنِ مبارک کے مضمضہ کا پانی اس کھاری پانی کے کنوئیں میں ڈالدیا اس پسخوردہ مبارک کی تاثیر سے وہ آب تلخ شیریں ہوگیا ہے اور اسی جگہ بیٹھکر آنحضرتؑ نے ایک انار کی ڈالی سے مسواک کی تھی اور وہاں سے روانہ ہونیکے وقت اُس مسواک کو اپنے دستِ مبارک سے زمین میں گاڑھ دیا تھا جس کا ایک درخت ہوگیا ہے یہ دونو نشانیاں آجتک وہاں ہیں جو ہر منصف اور طالب حق کے لئے دلیل عیاں ہیں حاصل کلام امام البر والبحر علیہ السلام دولت آباد سے شہر احمد نگر کو جو ملک دکن کا پایہ تخت تھا پہنچے اس زمانہ میں باغ نظام کے قلعہ کی بنیاد کی ابتدا تھی ملک نظام الملک کا دورِ سلطنت تھا جب ملک مذکور کو آنحضرتؑ کی تشریف آوری کی خبر پہنچی کہ ولیِ کامل مخزنِ فیض فیاض افضل صاحب کرامات خداوندِ تاثیرات ذات پیغمبر صفاتؑ کی آمد ہوئی ہے تو چونکہ وہ بادشاہ حد درجہ محتاج اور آرزومند فرزند کا تھا اپنے دل میں یہی نیت لیکر حاضر ہوا کہ مجھکو

ازیں درگاہ فرزند عنایت شود حضرت میراں علیہ السلام بعد از آمدن شاں چیزے پند و نصیحت کردہ پسخوردہ برگ تنبول داد و ند ملک ازاں پسخوردہ خوردہ وحرم خود ما ہم داد خدا تعالیٰ دراں زماں نزدیکی فرزند عطا فرمود اسمہٗ برہان نظام الملک کہ بعد از ملک صاحب مملکت دکھن ہموں شدہ بود و خادم ایں گروہ بود بطریق معتقد و مخلص و اکثر مہاجران کرام حضرت امام علیہ السلام مثلاً بندگیمیاں شاہ نظام رضہ و بندگی میاں شاہ دلاور رضہ و بندگی میاں شاہ نعمت رضہ و بمثل ہذا الذات خصوصاً از ملک گجرات او طلبیدہ بود و دختر خود در خدمت بندگیمیاں سید میرانجی الملقب میراں صاحب ابن بندگی میراں سید حمید ابن میراں علیہ السلام دادہ بود و آمدن فرزندان حضرت امیر علیہ السلام در ملک دکھن ہمیں سبب بود و آخر الامر در حق وے بشارت نجات بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہٗ دادہ اند حق است دریںجا نقلہا ہم بسیار و بیشمار اند فاما مقصود ایں فقیر بر کلام اختصار است ان فی ذالک شہادۃ قاطعۃ علیٰ صدق المہدی علیہ السلام بالدلائل العیان فبای شہادۃ اخریٰ تومنون بہا ایہا المنصفون فبای آلاء ربکما تکذبان۔

اس درگاہ سے فرزند عنایت ہوگا، حضرت مہدی علیہ السلام نے اُس کے آنیکے بعد اُس کو کچھہ پند و نصیحت فرماکر پان کا پسخوردہ عطا فرمایا بادشاہ نے وہ پسخوردہ مبارک آپ بھی کھایا اور اپنی بیوی کو بھی کھلایا اسی زمانیمیں قریب تر مدت میں خدا تعالیٰ نے اس کو فرزند عطا فرمایا جس کا نام برہان نظام الملک تھا ملک مذکور کے بعد وہی دکن کی بادشاہت کا والی ہوا جو اس گروہ مبارک کا خادم اور اسی درجہ معتقد و مخلص تھا کہ حضرت امام علیہ السلام کے اکثر صحابہ مہاجرین کرامؓ مثلاً بندگی میاں شاہِ نظام، بندگی میاں شاہِ دلاورؓ اور بندگی میاں شاہِ نعمت رضی اللہ عنہم اور ان کے مثل ودیگر بزرگوں کو خصوصاً ملک گجرات سے اپنے ملک میں بلایا تھا اور اس نے اپنی لڑکی بندگی میاں سید میرانجی الملقب میراں صاحب کی خدمت میں دی تھی جو فرزند بندگی میراں سید حمید ابن حضرت میراں علیہ السلام کے تھے اور فرزندانِ حضرت امیر علیہ السلام کی آمد ملکِ دکن میں اسی سبب سے ہوئی تھی اور اس سلطان کے آخر وقت پر اُس کے حق میں نجات کی بشارت جو حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہٗ نے دی تحقیق ثابت ہے، اس جگہ بے حساب اور بے شمار نقول قابل ذکر ہیں لیکن اس فقیر کو کلام کا اختصار مقصود ہے، بیشک اس بیان میں شہادتِ قاطعہ ہے مہدی علیہ السلام کے صدق پر بدلائلِ واضحہ پس اے منصفو تم اور کس شہادت پر ایمان لاؤگے دیکھو فرمانِ حق تعالیٰ پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤگے۔

باب یازدہم

دربیان آمدن حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام
بشہر بیدر وانچہ قصہا رسبب تصدیق میاں
شیخ ممن توکلی وقاضی القضات قاضی علاء الدین
دکھنی شدہ بود تا قصۂ آمدن حضرت قبلہ گاہ
ولایت پناہ بہ شہر المشہور گلبرگہ وسوار شدن
کشتی بجہت زیارت بیت اللہ فاعلم
ایہا المصدق **نقلست** بادشاہ شہر بدر
اسمہ ملک برید چنیں خواب دید کہ شیرے معظم بزرگ
قد درون شہر از یک باب داخل شدہ بباب
دیگر بیروں رفت اکثر علماء ومشائخ از تعبیر
ایں خواب عاجز آمدند مگر شیخ ممن توکلی ساکن
اڑم کہ اہل باطن بودند گفتند کہ سیدے کامل و
اکمل ولی ہمچوں حضرت علیؓ خواہد آمد از یک
باب می آید و بباب دیگر می رود و بعد از آں
درقریب العہد حضرت میراں علیہ السلام دراں
شہر آمدند آنجا ہم تاثیرات فیض بیدریغ و
کمالیت ولایت آنذات عالی صفات از
ہریکے علماء ومشائخ خاص وعام دیدہ و
دانستہ احتمال درباب حبیب ذوالجلال میکردند
کہ شاید ہمیں ذات مہدی موعود است
وپیش ازیں نیز بہر جا کہ آنحضرت قدوم
فرمودے ویا ہر کہ بایں ذات فائض البرکات
مشرف شدے از خواص وعوام علماء وعرفاء
ہمیں احتمال داشتند و بر ہر یک صحابہ آنحضرت

گیارہواں باب

حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام کے شہر بیدر آنیکے
بیان میں اور جو کچھ واقعات اسباب تصدیق میاں شیخ
ممن توکلیؒ اور قاضی القضات قاضی علاء الدین دکنیؒ کے
ہوئے ہیں اور قصہ تشریف لانے کا حضرت قبلہ گاہ ولایت پناہ
علیہ السلام کے شہر گلبرگہ میں اور ذکر سوار ہونے کا جہاز میں
حج بیت اللہ کے لئے اس باب میں مرقوم ہے پس جان
اے مصدق **نقل** ہے کہ بادشاہ شہر بیدر کا جس کا نام ملک
برید تھا خواب میں اس طرح دیکھا کہ ایک بہت ہی بڑا
قوی ہیکل شیر شہر کے ایک دروازے سے شہر میں
داخل ہوکر دوسرے دروازے سے چلا گیا اکثر علماء و
مشائخین اس خواب کی تعبیر سے عاجز رہے مگر شیخ ممن
توکلی جو ساکن موضع اڑم کے اہل باطن سے تھے انہوں نے
یہ کہا کہ ایک سید کامل و اکمل ولی مانند حضرت علیؓ آئیگا
وہی ایک دروازے سے آکر دوسرے دروازے سے
جانیوالا ہے اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں حضرت مہدی
علیہ السلام اس شہر میں تشریف لائے وہاں بھی آنحضرتؑ
کے فیض بیدریغ کی تاثیرات اور اس ذات عالی صفات
کے کمال درجۂ ولایت کو بہت سے علماء و مشائخین خاص و
عام نے دیکھکر اور جانکر یہی ظن غالب اس حبیب
ذوالجلال کے حق میں رکھتے تھے کہ شاید یہی ذات مہدی
موعودؑ ہے اور اس سے پہلے بھی جہاں کہیں آنحضرتؑ
تشریف لے جاتے تھے یا جو کوئی اس ذات فائض البرکات
کی ملاقات سے مشرف ہوتا تھا خاص و عام علماء اور
عارفین سے تو ہر ایک کا یہی گمان رہتا تھا اور

ہمیں ہاتف شدے کہ مرشد ترا مہدی موعود گردانیدیم
تو ایمان بیار بلکہ در ہمہ حالات و معاملات ہمیں
معلوم شدے و ایشاں ہضم میکردند پس ہرگاہ
کہ بطرف اللہ ہاتف با عتاب شدے کہ حق را
نفی میکنی بعدہٗ در پیش صاحب الزماں عرض
نمودندے حضرت میرانؑ فرمودے کہ بندہ را
ہمچناں معلوم می شود از جانب حق تعالیٰ ہر
وقتیکہ آشکارا کردن می خواہد اظہار خواہد
کرد شما بروید و در کار خود باشید و میاں شیخ
مومن توکلی برگزیدۂ حضرت لاثانی کہ صاحب
کشف و اہل معرفت بودند بہ یقین دانستند
کہ ہمیں ذات مہدی موعودؑ است اکثر اوقات
ایشاں آں ذات پیغمبر صفات را وضو کنانیدہ آب
نوشیدے نقلست کہ روزے شیخ مذکور
بحضور امام البر والبحور التماس کردند کہ میر انجی
ایں فقیر بسیار مجرد و بے نوا است اما آرزوے
تمام دارد کہ کلبۂ ایں فقیر از خاک اقدام
آنحضرت روشن و منور گردد اگرچہ طاقت
ضیافت ندارم چنانچہ روشن است
نقلست کہ آں شیخ مذکور ہیچ متاع
نداشتہ بودند مگر یک کارد بود کہ آنرا
فروختہ آرد جوار و اندکے سبزی و بعضے
استعداد عسل ہمچوں روغن و لوازمہ خرید
کردہ بودند وقتیکہ حضرت امام علیہ السلام
دعوت را اجابت کردہ قدم سعادت

آنحضرتؐ کے صحابہؓ میں سے ہر ایک کو غیب سے یہی ندا
آتی تھی کہ ہم نے تیرے مرشد کو مہدی موعود کیا ہے تو
اس پر ایمان لے آ بلکہ تمام حالات و معاملات میں آنحضرتؑ
کے صحابہ کو یہی معلوم ہوتا تھا اور یہ ضبط کرتے اور
خاموش رہتے تھے پھر جب حق تعالیٰ کے طرف غیبی ندا
عتاب کے ساتھ آتی تھی کہ امر حق کی تو نفی کرتا ہے تو
اس وقت ہر ایک اپنے معلومات کو صاحب الزمانؑ کے
سامنے عرض کرتا تھا تو حضرت میراں علیہ السلام فرماتے
تھے کہ بندے کو بھی حق تعالیٰ کی جانب سے ایسا ہی معلوم
ہوتا ہے جس وقت حق تعالیٰ آشکارا کرنا چاہتا ہے اس امر کو
آشکارا فرمائے گا تم جاؤ اپنے کام میں لگے رہو، میاں
شیخ مومن توکلی برگزیدۂ حضرت لاثانی بھی جو صاحب کشف
اور اہلِ معرفت تھے یقین کے ساتھ جان چکے تھے کہ
یہی ذاتِ مہدی موعودؑ ہے اکثر اوقات یہ اُس ذاتِ
پیغمبر صفاتؑ کو وضو کرواکر حضرتؑ کے وضو کا گرا ہوا
پانی نوش فرمایا کرتے تھے نقل ہے کہ ایک روز
شیخ مذکور نے حضرت امام البر والبحور کے حضور میں
درخواست کی کہ میرانجی یہ فقیر تنہا اور بہت مفلس ہے
لیکن آرزوے کامل رکھتا ہے کہ اس فقیر کا جھونپڑا
آنحضرت کے مبارک قدموں کی خاک سے روشن
و منور ہو اگرچہ ضیافت کی طاقت اس بندے میں مطلقا
نہیں ہے چنانچہ ظاہر ہے نقل ہے کہ شیخ مذکور
کوئی ساز و سامان نہیں رکھتے تھے مگر ایک چھری انکے
پاس تھی جس کو بیچ کر جوار کا آٹا اور کچھ سبزی اور عسل
کے لئے روغن وغیرہ خرید کر لائے تھے جب حضرت

فرمودند شیخ علیہ الرحمہ باز بصد عجز و نیاز
و بہزار افتقاری و انکساری آمدہ عرض کردند
کہ اے امام جہاں گوشۂ آب مستعد کردہ شدہ
است و بندہ می خواہد کہ بشرف خدمت آنحضرت
خود را مشرف گرداند حضرت امیر علیہ السلام
ہم اجابت فرمودند چونکہ شیخ مذکور بخدمت
حضرت نور علی نور پیوستند مہر ولایت بر
پشتِ مبارک آنحضرتؑ دیدند پابوس
شدہ عرض نمودند کہ موجب وقوع ایں گستاخی
آں بود کہ مقرر است چنانچہ بر پشتِ خاتم
انبیاءؑ مہر نبوت بود ہمچناں بر پشتِ خاتم اولیاء
مہر ولایت باشد خواستیم کہ ما بدیدۂ خود بداں
مشرف شویم۔ حاصل الامر چونکہ حضرت امامؑ
از انجا پیشتر شدند ایشاں قصدِ آمدن برابر
آنحضرتؑ کردند حضرت امامؑ ایشانرا رخصت
فرمودند از جہت معذوریِ ایشاں و شیخ مذکور
بخادمانِ خود کہ دراں خلیفۂ ایشاں شیخ بابو بود
وصیت کردند کہ ہرگاہ میرانسید محمد دعوی مہدیت
اظہار کنند شما فی الحال روے خود بتصدیق
آنحضرتؑ آورید و سر بر عتبۂ شریفہ
آنحضرت نہید و نیز فرمودند کہ اگر در مجمع
حشرگاہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بہ پرسد
کہ بدرگاہِ ما چہ تحفہ آوردی گویم ایں ہر
دو چشم آوردیم کہ بداں مہر ولایت
خاتم الولی دیدیم فاعلم ایہا المصدق

امام علیہ السلام نے انکی دعوت قبول فرمائی اور قدم سعادت
سے انکے گھر تشریف فرما ہوئے تو شیخ علیہ الرحمۃ نے
پھر بصد عجز و نیاز بہزار تواضع و انکسار دست بستہ ہوکر
معروضہ کیا کہ اے امام جہاں ایک جانب میں گرم
پانی غسل کے لئے تیار ہے بندہ اس بات کا امیدوار
ہے کہ آنحضرت کی خدمت کے شرف سے خود کو مشرف
کرے حضرت امیر علیہ السلام نے انکی یہ درخواست بھی
قبول فرمائی جب شیخ مذکور حضرت نورٌ علیٰ نورٌ کے
جسم مبارک پر پانی ڈالنے لگے تو انھوں نے آنحضرتؑ
کی پشتِ مبارک پر مہر ولایت دیکھ لی قدمبوسی کرکے
عرض کیا کہ سبب اس گستاخی کا یہی تھا کیونکہ یہ بات مسلمہ
ہے کہ جس طرح حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کی پشت
مبارک پر مہر نبوت تھی اسی طرح حضرت خاتم الاولیاء
علیہ السلام کی پشتِ مبارک پر بھی مہر ولایت رہے گی
میرا مدعا یہی تھا کہ میری آنکھیں اس کے دیدار سے مشرف
ہوں حاصل کلام جب حضرت امام علیہ السلام وہاں سے
آگے بڑھے تو انھوں نے بھی آنحضرتؑ کے ساتھ چلنے
کا ارادہ کرلیا لیکن حضرت امامؑ نے انکی معذوری کے
لحاظ سے انکو وہیں رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی
اور شیخ مذکور نے اپنے خادموں کو جن میں ان کے خلیفہ شیخ بابو
بھی تھے وصیت کی تھی کہ جس وقت میرانسید محمد اپنا دعوی
مہدیت ظاہر فرمائیں تم لوگ فوراً آنحضرت کی تصدیق
کرو اور آنحضرت کے آستانۂ مبارک پر اپنے سر رکھدو نیز
شیخ نے فرمایا تھا کہ بروز محشر اگر حق سبحانہٗ و تعالیٰ مجھ سے
پوچھے گا کہ ہماری درگاہ میں تو نے کیا تحفہ لایا تو کہوں گا

مقام شیخ مذکور قصبۂ اڑم میگویند نزدیک بیجاپور ہفت ہشت منزل کم وزیادہ ہست در انجا مریدانِ شیخ مذکور بر ایں عقیدہ ہستند ونقش مہر ولایت خاتم الولی میدارند واما وظیفہ از سلاطین قبول کردہ اند بنا بر او شانرا مقتدا گروہ حضرت امیر علیہ السلام بمقتضاء حکم آنحضرتؑ دریں گروہ نمی شمرند

نقلست کہ چوں حضرت امام جہاں قدم سعادت بہ شہر بیدر فرمودند ہیچ علماء و عرفاء و مردمان خاص وعام نماندہ مگر بطرف آنحضرتؑ توجہ آوردند مگر قاضی آنجائی المسمیٰ قاضی علاء الدین بدری کہ عالم عامل و عارف کامل بودند در آمدن ملاقات آنحضرتؑ بسبب شستن جامہا اہمال داشتند چونکہ بحضور پر نور حضرت امیر روشن ضمیر آمدند آنحضرتؑ بزبانِ مبارک ایں بیت زبانِ ہندی فرمودہ اند بیت ؎

ہیرا انت پچھال کپڑ دھوئے مدھوے
اوجل ہوے پنچھوٹسی اس نیندری مسوے

معنیٰ این است کہ ہیرا دل رامیگویند و پچھال پاک کردن رامی گویند کپڑ جامہا است و دھوے مدھوے معنی شوے مشوے است اوجل سفید رامیگویند پنچھوٹسی نجات رامیگویند و نیندری خواب

کہ الٰہی یہ دونو آنکھیں لایا ہوں جن سے میں نے خاتم الولی کی مہر ولایت دیکھی ہے پس جان اسے مصدق شیخ مذکور کا مقام جس کو قصبۂ اڑم کہتے ہیں بیجاپور کے نزدیک سات آٹھ منزل یا اس سے کچھ کم وزیادہ فاصلہ پر ہے وہاں شیخ مذکور کے مریدین اسی عقیدۂ مہدویت پر ہیں اور حضرت خاتم الاولیاء علیہ السلام کی مہر ولایت کا نقش بھی اپنے پاس رکھتے ہیں لیکن بادشاہوں کی جانب سے وظیفہ قبول کئے ہیں بنا بریں حضرت امیر علیہ السلام کے گروہ مبارک کے مقتدا (مرشدین) آنحضرتؑ کے حکم کے مطابق ان لوگوں کا شمار اس گروہ میں نہیں کرتے

نقل ہے کہ جب حضرت امام جہاں علیہ السلام شہرِ بیدر میں قدم سعادت سے تشریف فرما ہوئے تو جتنے علماء اور اہلِ عرفان خاص وعام تھے سب آنحضرتؑ کی طرف متوجہ ہوگئے مگر وہاں کے قاضی مسمّیٰ قاضی علاء الدین بدری جو عالم عامل اور عارف کامل تھے آنحضرتؑ سے ملنے میں انھوں نے محض اس سبب سے کہ کپڑے دھو کر پہن کر جائیں کسی قدر تاخیر کی جب وہ حضرت امیر روشن ضمیر کے حضور آئے تو آنحضرتؑ نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ بیت زبانِ ہندی میں فرمایا ؎ (ترجمۂ بیت)

دل کو اپنے پاک کر کپڑوں کو دھو یا نہ دھو
نجات اپنی کھو بیٹھے ایسی نیند نہ سو

معنیٰ یہ ہیں کہ ہیرا دل کو کہتے ہیں اور پچھال کے معنیٰ ہیں پاک کرنا اور کپڑ یعنے کپڑے اور دھوے مدھوے کے معنیٰ ہیں دھو یا نہ دھو اوجل سفید کو کہتے ہیں پنچھوٹسی نجات کو کہتے ہیں اور نیندری کا معنیٰ ہے نیند اور مسوے یعنے مت سو حاصل معنیٰ یہ ہے کہ دل کو پاک کر کپڑوں

است مسوے خواب مکن حاصل معنیٰ این است
که دل را پاک کن و جامه شوے مشوے زیرا
کہ سفید شدن جامه نجات نیست باین خواب
غفلت خواب مکن و بعضے نصیحت ہم او افرمودند
قاضی چون کلام حضرت امام علیہ السلام شنیدند
معتقد این درگاہ عالی بارگاہ شدہ قضاء خود
گذاشته ہمراہ آن ولایت پناہ شدند و او شان را
ہم در کبار صحابہ آنحضرت که سه صد و شصت بودند
شمار میکنند درینجا ہم نقلہاء آنحضرت بسیار است
لکن عرض ما با کلام اختصار است الغرض چونکه
حضرت حبیب ذوالجلال از شہر بیدر انتقال فرمودند
راہ شہر بدیاپور عزم بود چون جائے رسیدند که درانجا
دو راہ میشود یکے راہ بطرف بیجاپور میشود و یکے بطرف
گلبرگه شہرے که مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز آسودہ
اند و آن شہر مذکور درمیان شہر بیدر و بیجاپور
است و از بیدر تا گلبرگه پنج روز راہ است و از
گلبرگه تا بیجاپور ہمین قدر راہ است کم و زیادہ
واللہ اعلم الغرض چونکه حضرت ولایت پناہ بر
سر آن دو راہ رسیدند راہ بدیاپور گذاشته
بطرف گلبرگه رواں شدند یکے برادرے بحضور
آن شاہنشاہ آمدہ عرض کرد که میرانجی این راہ
بیجاپور نیست راہ گلبرگه است بعضے میگویند که آن برادر
بندگی میاں شیخ بھیکؒ بودند بنابر حضرت امیرؑ فرمودند
که ببینید در پیش اسپ بندہ کیست ایشان که نگاہ
میکنند تا روح پاک مخدوم سید محمد بجامه سبز پوشیدہ

کو دھیا نہ دھو کیونکہ کپڑوں کے سفید ہونے ہی میں نجات
نہیں ہے اس خواب غفلت میں مت رہ اور بھی بعض نصیحت
کی باتیں آنحضرتؑ نے فرمائیں قاضی مذکور نے جب حضرت
امام علیہ السلام کا کلام مبارک سنا تو اِس درگاہِ عالی
بارگاہ کے معتقد ہو گئے اپنی قضاءت چھوڑ دی اور اُس
ولایت پناہؑ کے ہمراہ ہو گئے ان کا شمار بھی آنحضرتؑ کے
صحابۂ کبار میں کیا جاتا ہے جن کی تعداد تین سو ساٹھ تھی اس
مقام پر آنحضرتؑ کی نقلیں بہت ہیں لیکن اختصارِ کلام
ہمارا مقصود ہے الغرض جب حضرت حبیب ذوالجلالؑ
شہر بیدر سے نکلے تو شہر بدیاپور (بیجاپور) کے راستہ کی
طرف متوجہ تھے جب ایک مقام پر پہنچے جہاں دو
راستے ملتے ہیں ایک بیجاپور کی طرف جاتا ہے اور ایک
گلبرگہ کی طرف جہاں مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازؒ آسودہ
ہیں وہ شہر بیدر اور بیجاپور کے درمیان ہے بیدر
سے گلبرگہ تک پانچ روز کا راستہ ہے اور گلبرگہ سے
بیجاپور تک بھی اتنا ہی راستہ یا کچھ کم و زیادہ اللہ اعلم الغرض
جب حضرت ولایت پناہؑ اُس دوراہے کے سرے
پر پہنچے تو جو راستہ بدیاپور کا تھا چھوڑ کر گلبرگہ کی طرف
روانہ ہوئے تو ایک برادر نے اُس شاہنشاہ کے حضور
میں عرض کیا کہ میرانجی یہ راستہ بیجاپور کا نہیں ہے گلبرگہ کا
راستہ ہے بعضے راویوں کا بیان ہے کہ وہ برادر بندگی میاں
شیخ بھیکؒ تھے انہوں نے جب یہ کہا تو حضرت امیرؑ
نے فرمایا کہ دیکھو بندے کے گھوڑے کے سامنے کون ہیں
انھوں نے جب نگاہ ڈالی تو دیکھا حضرت مخدوم سید محمدؒ
کی روح پاک موجود ہے سبز لباس پہنے ہوئے حضرت

در استقبال حبیب ذوالجلال آمده آرزوے
تمام میکنند کہ خدام قدم سعادت باین طرف
عنایت فرمایند آں برادر بحضرت قبلہ گاہ ولایت
پناہ عاجزی و عذر خواہی کردہ انچہ دیدند بہ
عرض رسانیدند **نقلست** دریں اثنا
کہ آں ولایت پناہ درمیان راہ بود خلیفۂ
مخدوم سید محمد کہ دراں زماں صاحب سجادۂ
شاں بود خواب دید کہ بندگی مخدوم آمدند و
صندوق کلاہ و شجرہ کہ بمریداں میدہند و مرید
میگیرند برداشتہ می برند بنابر ایشاں عرض
کردند کہ دریں بردن کلاہ و شجرہ چہ مقصود
است بندگی مخدوم فرمودند کہ زمانۂ ما شدہ
است اکنوں ظہور زمانۂ مہدی است دریں
مدت قریب الزماں آنحضرتؑ بگلبرگہ آمدند
و ہمہ خادمان مخدوم سید محمد و فرزندان شاں
برائے ملاقات امام آخر الزماں آمدند چونکہ آنحضرتؑ
قدم سعادت بروضۂ بندگی مخدوم فرمودند
ایشاں خادماں و فرزنداں ہمہ برابر بودند
چونکہ اندرون حوالیِ گنبد رسیدند و از پائے
مبارک کفش نکشیدند خادماں بحضور پرنور
با ادب و تواضع آمدند و عرض کردند کہ میرانجی
ایں درگاہ اولیاء است چنانچہ معلوم است
بنابر حضرت امیر علیہ السلام در جواب ایشاں
فرمودند کہ ما ہم رعایتِ اولیاء اللہ میدانیم
لیکن سخن شما بشنویم یا کہ سخنِ پیرِ شما خادماں

حبیب ذوالجلال کے استقبال کو آئے ہیں آرزو ہے
تمام ظاہر فرماتے ہیں کہ ملازمانِ بارگاہ والاقدم سعادت
نے اس طرف عنایت فرماہوں یہ دیکھکر اس برادر
نے قبلہ گاہ ولایت پناہؑ کے حضور میں عاجزی اور
عذر خواہی کی اور جو کچھ دیکھا عرض کیا **نقل** ہے کہ اسی
مدت میں جبکہ حضرت ولایت پناہؑ ابھی راستے ہی میں
تھے مخدوم سید محمدؒ کے خلیفہ نے جو اس زمانہ میں انکے
جانشین صاحب سجادہ تھے خواب میں دیکھا کہ بندگی
مخدوم آئے اور صندوق ٹوپی کا اور شجرہ کا جو مریدوں
کو دیتے اور مرید کرتے ہیں اٹھا کر لیجانے لگے یہ دیکھکر
انہوں نے مخدومؒ سے عرض کیا کہ یہ ٹوپی اور شجرہ لیجانے
میں کیا مقصود ہے تو بندگی مخدومؒ نے فرمایا کہ ہمارا زمانہ
ہو چکا اب زمانۂ مہدیؑ کا ظہور ہے۔ اسی مدت میں
تھوڑے ہی عرصہ میں آنحضرتؑ گلبرگہ تشریف لائے
اور مخدوم سید محمدؒ کے تمام خدماء اور فرزنداں انکے
حضرت امام آخر الزماں کی ملاقات کے لئے آئے جب
آنحضرتؑ بندگی مخدومؒ کے روضہ میں تشریف لائے تو
انکے خدما اور فرزنداں سب آنحضرتؑ کے ہمراہ
تھے جب حضرت امامؑ گنبد کے احاطہ میں پہنچے تو اپنے
پائے مبارک سے نعلین جدا نہیں فرمائے یہ دیکھکر
مخدومؒ کے خادموں نے آنحضرتؑ کے حضور پرنور میں
ادب و تواضع کے ساتھ آکر عرض کیا کہ میرانجی یہ
اولیاء اللہ کی درگاہ ہے چنانچہ حضور کو معلوم ہے
بنا بریں حضرت امیر علیہ السلام نے ان کے جواب میں
فرمایا کہ ہم بھی اولیاء اللہ کا لحاظ جانتے ہیں لیکن تمہاری

خاموش ماندند فاما قفل گنبد نہ کشادند چونکہ
حضرت امیر علیہ السلام با کفشہاء خود بر در
گنبد رسیدند قفل بقدرتِ الٰہی کشادہ شد
اندرون گنبد قدم سعادت فرمودند در گنبد
بستند درانجا بسیار درنگ کردہ بیروں آمدند
دریجا نقلست کہ چوں آنحضرتؑ از گنبد
بیروں آمدہ نظر بر قبر نبیرۂ مخدوم کہ بیروں
گنبد بود کردہ پرسیدند کہ ایں قبر کسیت
مجاوراں عرض کردند کہ میرانجی ایں قبر نبیرۂ
بندگی مخدوم کہ مسمّٰی شاہ مکتو است کہ بحضور
حضرت مخدوم بموت رسیدہ بودند قصہ
ایشاں آنست کہ درخانہ زن فاحشہ
در شراب خوری کشتہ شدہ بودند چونکہ بندگی
مخدوم را معلوم شدہ است بسیار دلگیر شدہ
فرمودند کہ مارا حق تعالیٰ قوتے دادہ است
کہ ایں را زندہ کنم لکن در شریعت رخنہ میشود
و در حق ایشاں دعا طلبیدہ بشارت نجات
دادند و بعد از استماع قصہ شاں حضرت
امام آخر زماںؑ فرمودند کہ سبحان اللہ چہ قادر
یست کہ بایں نزدیکی سید محمد میاں مکتو را
عذاب می شود ایشاں را خبر نیست القصہ
فرزندانِ بندگی مخدوم برائے ضیافت
حضرت اما علیہ السلام عرض کردند حضرت
امیر فرمودند کہ از پدر شمار خصت گرفتہ ام
احتیاج ضیافت شما نیست نقلست کہ

بات سنیں یا تمہارے پیر کی بات یہ سنکر مخدوم کے
خدما خاموش رہے لیکن انہوں نے گنبد کا قفل نہیں
کھولا جب حضرت امیر علیہ السلام اپنے (نعلین)
سمیت گنبد کے دروازے پر پہنچے تو خدا کی قدرت
سے قفل کھل گیا اور آنحضرتؑ گنبد کے اندر
تشریف لیجا کر گنبد کا دروازہ بند کئے اور وہاں بہت
دیر تک ٹھیر کر باہر تشریف لائے اس جگہ کی یہ نقل ہے
کہ جب آنحضرتؑ گنبد سے باہر تشریف لائے تو
مخدومؒ کے ایک پوترے کی قبر پر جو گنبد کے باہر تھی
آنحضرتؑ نے نگاہ ڈالی اور دریافت فرمایا کہ یہ قبر
کس کی ہے مجاوروں نے عرض کیا کہ میرانجی یہ قبر
بندگی مخدومؒ کے پوترے مسمّٰی شاہ مکتو کی ہے جو
حضرت مخدومؒ کے زمانۂ حیات میں وفات پائے تھے
اور ان کا یہ قصہ ہے کہ وہ ایک فاحشہ عورت کے گھر
میں شراب نوشی میں مارے گئے تھے جب بندگی
مخدومؒ کو معلوم ہوا تو بہت غمگین ہو کر فرمائے کہ حق
تعالیٰ نے مجھے یہ قوت دی ہے کہ اس کو زندہ کر دوں
لیکن شریعت میں رخنہ اندازی ہوتی ہے یہ کہہ کر
مخدومؒ نے ان کے حق میں دعاء مغفرت کی اور انکی
نجات کی بشارت دی ان کے اس قصہ کو سنکر حضرت
امام الزماںؑ نے فرمایا کہ سبحان اللہ کیا قدرت الٰہی
ہے کہ سید محمد کے اس قدر قریب میں مکتو کو عذاب دیا
جاتا ہے اور ان کو خبر نہیں ہے حاصلِ کلام بندگی
مخدومؒ کے فرزندوں نے حضرت امام علیہ السلام کو
ضیافت قبول کرنے کے لئے عرض کیا تو حضرت
امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے

دریں باب از امام اولوالالباب یاراں پرسیدند که درنگ در گنبد بسیار فرمودند چه موجب بود گفتند که روح سید محمد استقبال کرده باحتیاج تمام برسر قبر خود آورده سعی بلیغ فرموده که گرد نعلین برسر قبر ما تا کرنیفتد نجاست دعوی مهدویت که از ما صدور یافته بود دور نگردد براین معنی چند بار تکرار شد ضرورتاً آرزوے شاں قبول نمودیم و سه کرت بالاء قبر شاں باکفشها آمد رفت کردیم بنابر خوشحال شده رخصت کردند موجب درنگ این بود۔

نقلست که حضرت امام علیه السلام درحق بندگی مخدوم بشارت فرمودند بدیں ترتیب که در ذات سید محمد بوئے رسول اللہؐ یافته می شود دیگر

نقلست که فرمودند سید محمد را خدا تعالیٰ مرشد زماں کرده بود هرکه در زمانهٔ شاں بود خدائے را از ایشاں تحقیق نکردند خدائے تعالیٰ او شاں را خواهد پرسید که برسر شما مثل سید محمد مرشد بود چرا تحقیق نکردید نیز

نقلست که آں حبیب ذوالجلال سائلے سوال کرد که میرانجی محی الدین ابن اعرابیؒ فرموده اند که الحق محسوس والخلق موهوم بنابر سید محمد حسینی گیسودرازؒ در جواب شاں فرمودند که ایں چنیں نیست بلکه

والد۔ سے رخصت لے چکا ہوں اب تمہاری ضیافت کی حاجت نہیں ہے **نقل** ہے کہ حضرت امام اولوالالبابؑ سے صحابہؓ نے اس امر کے بارے میں دریافت کیا کہ گنبد میں دیر تک حضرت کے ٹھیرنے کا کیا سبب تھا تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ سید محمد کی روح نے میرا استقبال کیا اور بکمال احتیاج کے ساتھ مجھے اپنی قبر پر لا کر انھوں نے سعی بلیغ فرمائی کہ تاوقتیکہ آپکے نعلین کی گرد میری قبر پہ نہ پڑے میری نجاست دور نہ ہوگی جو دعوی مہدیت مجھ سے صادر ہونیکی وجہ سے ہے اس بنا پر ضرورتاً چندبار بہ تکرار ان سے گفتگو رہی بالآخر ان کی آرزو کے بموجب تین بار انکی قبر پہ نعلین کے ساتھ مجھے جانا آنا پڑا تب وہ خوشحال ہوکر رخصت کئے تاخیر کا سبب یہ تھا **نقل** ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے بندگی مخدومؒ کے حق میں اس طرح بشارت دی ہے کہ ذات سید محمدؒ میں بوئے رسول اللہؐ پائی جاتی ہے نیز **نقل** ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ سید محمد کو خدا تعالیٰ نے زمانہ کا مرشد بنایا تھا جو لوگ ان کے زمانے میں تھے اور خدا تعالیٰ کی معرفت ان سے حاصل نہیں کئے خدا اُن سے پوچھے گا کہ تمہارے سر پر سید محمد جیسے مرشد کا سایہ تھا تم نے ان سے دین کی تحقیق کیوں نہیں کی نیز **نقل** ہے کہ اُس حبیب ذوالجلال مہدی موعودؑ سے کسی نے سوال کیا کہ میرانجی حضرت محی الدین ابن اعرابیؒ نے فرمایا ہے کہ حق محسوس ہے اور خلق موہوم اس بنا پر حضرت سید محمد گیسو درازؒ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ حق موہوم ہے اور

الحق موهومٌ والخلق محسوس ہست
ونیز فرمودند کہ اگر ابن اعرابی در زمانۂ ما
بودے وبما ملاقات می شدے ما اورا
از سر نو کلمہ گویانیدہ مسلمان کردمے ایں
مذاکرہ چون است آں امام اولوالالباب
و آں قایل بامر ملک الوہاب و آں فاعل
من کل الوجہ صواب در جواب سائل فرمودند
کہ دریں باب سید محمد گیسو دراز از نزد ابن اعرابی
طفلی مثال شیر خوارہ دارند القصہ آں ولایت پناہ
از شہر گلبرگہ بامر رب غفور بشہر بدیاپور قدم سعادت
فرمودند و در روضۂ شاہ حمزہ ولی کامل فرود آمدہ
بودند در انجا جائیکہ حضرت امامؑ فرود آمدہ بودند
مشہور است در انوقت اندرون قلعہ معموری
بود بعدہٗ قلعۂ بیرون بنیاد شدہ است واز
بدیاپور آں ہمسر شاہ لولاک لما خلقت الافلاک
بقصبہ راسے باک رسیدند و در مسجد جامع قصبۂ مذکور
حضرت امام البر والبحرؑ اقامت فرمودہ از انجا
بہ بندر دابھول رواں شدند اگرچہ دریں میاں قصہا ہم
بسیار است لیکن مقصود فقیر بر کلام اختصار
است ان فی ذالک شہادۃ واضحۃ
علیٰ صدق المہدی بالدلائل العیان
فبای شہادۃ اخری تومنون بہا
یاایہا المنصفون فبای الاء ربکما تکذبان

باب دوازدہم

دربیان رواں شدن حضرت امام علیہ السلام

خلق محسوس، اور نیز فرمایا کہ اگر ابن اعرابی ہمارے
زمانہ میں ہوتے اور مجھ سے انکی ملاقات ہوتی تو میں
ان کو از سر نو کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتا یہ بات کیسی
ہے یہ سنکر اُس امام اولوالالباب بہر وجہ رہبر راہ صواب
نے بحکم ملک وہاب سائل کے جواب میں فرمایا کہ اس
باب میں سید محمد گیسو دراز ابن اعرابی کے نزدیک
شیر خوار بچہ کی حیثیت رکھتے ہیں قصہ مختصر اُس ولایت پناہ
نے شہر گلبرگہ سے بفرمان خدا شہر بدیاپور کی جانب
قدم سعادت بڑھایا وہاں پہنچکر شاہ حمزہ ولی کامل
کے روضہ میں اترے تھے وہاں جس مقام پر حضرت
امامؑ نے قیام فرمایا تھا وہ مقام اب تک مشہور ہے
اس وقت قلعہ کے اندرون میں آبادی تھی اس کے
بعد باہر کے قلعہ کی بنیاد پڑی ہے، شہر بدیاپور سے
وہ ہمسر شاہ لولاک لما خلقت الافلاک قصبۂ راسے
باک پہنچے اور قصبۂ مذکور کی جامع مسجد میں اس امام
اہل جہاں نے اقامت فرمائی وہاں سے بندر
دابھول کی جانب روانہ ہوئے اگرچہ اس سفر
کے درمیان میں بہت سے قصے ہیں لیکن اس
فقیر کو اختصار کلام مقصود ہے بیشک اس بیان
میں واضح شہادت ہے صدق مہدیؑ پر روشن
دلائل سے پس اے انصاف والو اور کس شہادت
پر ایمان لاؤگے دیکھو فرمان خدا پس تم اپنے
رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤگے

بارہواں باب

حضرت امام علیہ السلام کی حج خانۂ کعبہ کو روانگی اور

برائے زیارت بیت اللہ الحرام و اظہار کردن دعوی مہدویت بامر ملک العلام در جائے مخصوص کہ آں میان رکن و مقام است و ذکر معاملات آنذات کہ در انجا صدور یافتہ است و قصہا کہ درمیانِ دریا واقع شدہ مسطور گشتہ است تا آمدن حضرت امام ہادی کل قوم بازبہ ملکِ گجرات در شہر احمد آباد **نقلست** کہ چوں بہ بندر دابھول رسیدند دیدند کہ مردمان در انجا برائے حج در نشستنِ کشتی شتابی می کنند ایں دو بیت بزبانِ مبارک در انجا فرمودند۔

قطعہ

اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید
معشوق ہمیں جاست بیائید بیائید
آنانکہ طلبگار خدائید خود آئید
حاجت بطلب نیست شمائید شمائید

و در نسخۂ دیگر آوردہ آنرا کہ طلب نیست نیائید نیائید بعدہٗ برجہاز آں صاحب بندہ نواز نشستند و بر حکم قولہٗ تعالیٰ فان خیر الزاد التقویٰ با زاد تقویٰ و توکل روانہ شدند **نقلست** بر وایۃ الاصح ان المہدی الموعود خلیفۃ اللہ اذا رکب فی السفینۃ کان معہ ثلثمائۃ وستون رجال من کل عباد اللہ من بلدان شتّٰی و من

وہاں بحکم خدا رکن و مقام کے درمیان دعویٰ مہدیت کو ظاہر فرمانے کے بیان میں نیز اس ذات پاک کے جو معاملات وہاں ظہور میں آئے سفر دریا کے درمیاں جو واقعات ہوئے اور حضرت امام ہادیِ اہلِ جہاں علیہ السلام کی ملک گجرات شہر احمد آباد میں واپسی تک جو واقعات رونما ہوئے اس باب میں لکھے گئے ہیں **نقل** ہے کہ جب آنحضرتؑ بمقام بندر دابھول پہنچے تو وہاں آپ نے دیکھا کہ لوگ حج کے ارادے سے کشتی میں بیٹھنے میں بہت جلد بازی کرتے ہیں تو اس وقت یہ دو بیت اپنی زبان مبارک سے حضرتؑ نے فرمائے ؎

(ترجمۂ ابیات)

کہاں ہو کہاں ہو اے حج کرنے والو
یہیں پر ہے معشوق آؤ تم آؤ
خود آؤ خدا کے طلبگار گر ہو
طلب گر نہیں ہے نہ آؤ سدھارو

نقلیات کے ایک دوسرے نسخہ میں آخری مصرع اس طرح مرقوم ہے "آنرا کہ طلب نیست نیائید نیائید"۔ اس کے بعد اس جہاز پر صاحب بندہ نوازؑ تشریف فرما ہوئے فرمانِ خدا بتحقیق کہ بہترین توشہ پرہیزگاری ہے۔ کے مطابق تقویٰ و توکل ہی کے توشہ کے ساتھ آنحضرت معہ اصحاب روانہ ہوئے **نقل** ہے صحیح ترین روایت سے کہ مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام جب جہاز میں سوار ہوئے تو آپکے ساتھ تین سو ساٹھ مرد تھے مختلف

قبائل شتیٰ وعامتہم افضل
اولیاء اللہ تارکین الدنیا فارغین عن
حبِّ المال والجاہ وغیرہ لحبِّ اللہ
متوکلین علی اللہ فی جمیع الاحوال ومفوضین
امورہم الی اللہ فی کل الاحوال
مملوؤن بالعلوم الظاہرۃ مکاشفون
بالعلوم الباطنۃ رضوان اللہ علیہم
اجمعین ربنا توفنا مسلمین والحقنا
بالصالحین **نقلست** کہ چوں امام اولوالالبابؑ
منزل چندکہ واللہ اعلم بالصواب درمیان
دریا رواں شدہ بودند کہ در دریا طوفان از
صبح تا شام شد قریب بود کہ جہاز غرق شود
یاراں از حضرت امام حبیب الرحمان آخر
الزمانؑ عرض کردند کہ میرانجی خدام بامر ملک العلام
درطرف کعبۃ اللہ الحرام می روند ہرکہ بامر
خدا تعالیٰ کارکند ہلاک نشود حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند کہ صبر کنید بندہ کیست
باز طوفان بسیار شد درجہاز جزع وفزع افتاد
تا تضرع ونیاز بے شمار شد بنابر بندگی میانید
سلام اللہؓ بحضرت خلیفۃ اللہؑ عرض کردند
کہ میرانجی ایں زماں غرق شدن جہاز ہیچ نماندہ
است حضرت میراںؑ فرمودند کہ آہستہ باشید
بندہ کیست باز بہ حضرت امام اولوالالبابؑ
بندگی میانید سلام اللہؓ سوال با بسیار
اضطراب کردہ گفتند کہ در غرق شدن

شہروں مختلف قبیلوں کے بندگانِ خدا میں سے
جن کے عوام بھی افضل اولیاء اللہ تھے دنیا کو
چھوڑے ہوئے مال وجاہ وغیرہ کی محبت کو اللہ کی
محبت میں ٹھکرائے ہوئے تمام احوال میں اللہ پر
بھروسہ کئے ہوئے اپنے تمام کام اللہ کو سونپے
ہوئے تمام حالات میں جن کے سینے علوم ظاہری
سے بھرپور اور علوم باطنی سے روشن تھے اللہ کی
خوشنودی ان سب پر۔ اے پروردگار ہم کو مسلمان
مار اور صالحین میں ہم کو شامل فرما **نقل** ہے کہ
جب حضرت امام اولوالالبابؑ دریا کے سفر کی چند
منزلیں جن کی تعداد اللہ ہی بہتر جانتا ہے طے فرما چکے
تھے یکایک دریا میں صبح سے شام تک طوفان ہوا
قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جائے صحابہؓ نے حضرت
امام حبیب رحمٰن آخر زماں علیہ السلام سے عرض کیا کہ
میرانجی ملازمانِ والا بحکم خداوند علام کعبۃ اللہ الحرام
کی جانب جا رہے ہیں جو شخص خدا تعالیٰ کے حکم
سے کام کرتا ہے ہلاک تو نہیں ہوگا، حضرت میراںؑ
نے فرمایا کہ صبر کرو، بندہ کون ہے، پھر طوفان میں
شدت ہوئی اہلِ جہاز کی بے چینی بے قراری بڑھ گئی
بہت رونے گڑگڑانے لگے اس بنا پر بندگی میاں
سید سلام اللہؓ نے حضرت خلیفۃ اللہؑ سے عرض کیا
کہ میرانجی اس وقت جہاز کے غرق میں کچھ باقی نہیں
ہے حضرت میراںؑ نے فرمایا خاموش رہو بندہ کون ہے
پھر حضرت امام اولوالالبابؑ سے بندگی میانید سلام اللہ
نے کمالِ اضطراب کے ساتھ سوال کیا اور کہا کہ

ہیچ نماندہ بنا بر حضرت امیر علیہ السلام فرمودند
کہ بندہ چہ کند و بکدام وقت بہ شما گفتہ
بود کہ حکم بندہ بر حکم خدا تعالیٰ جاریست
بندگیمیاں مذکور رضؓ عرض کردند کہ میرانجی بگوئید
کہ بدست شما کلید خزائنِ خدا تعالیٰ نیست
انگاہ حضرت ولایت پناہؑ فرمودند اگر صاحب
کلید خزائنِ خود بدستِ بندۂ خویش بدہد فاما
بندہ را چہ طاقت باشد کہ بغیر رضای
صاحب قفل خزائن بکشاید بعدہٗ تبسم فرمودہ
برخاستند و کنارۂ جہاز آمدہ بدستِ خود
بہمہ دریا اشارت کردند طوفان ساکن
شد یاراں عرض کردند کہ میرانجی ایں طوفان
چہ بود فرمودند کہ ماہیانِ دریا برائے
دیدن ما بیروں آمدہ بودند ایں بندہ در گوشہ
بودیم ما را ندیدند ماہیاں در شور و غوغا و فغاں
افتادند چوں بکنارۂ جہاز رسیدم ماہیاں
ما را دیدند و بجائے خود رفتند طوفان ساکن شد
نقلست کہ آنحضرتؑ می فرمودند کہ دریں
ماہیاں یک ماہی بود کہ بدنبال دریا آفریدہ
شدہ بود باوی عہدِ خدا تعالیٰ بود کہ ترا
خاتم ولایتِ محمدی یعنی ذاتِ مہدی نمایم
و بروایتے می آرند کہ آں ماہی آں بود کہ
مہتر یونس علیہ السلام را در شکم خود داشتہ
بود باو وعدۂ خدا تعالیٰ بود کہ ترا مہدی موعود
بنمایم پس دراں ماہیاں آمدہ وعدۂ خود را

اب غرق ہونے میں کچھہ باقی نہیں رہا اسس بنا پر حضرت
امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کیا کرے اور کس وقت
تم سے کہا تھا کہ بندہ کا حکم خدا تعالیٰ کے حکم کو ٹال سکتا
ہے، میاں مذکور رضؓ نے عرض کیا کہ میرانجی آپ فرما دیجئے
کہ آپکے ہاتھ میں خدا تعالیٰ کے خزانوں کی کنجی نہیں
ہے اس وقت حضرت ولایت پناہؑ نے فرمایا کہ اگر
صاحب اپنے خزانوں کی کنجی اپنے بندے کے ہاتھ
میں دے تو بندے کی کیا طاقت ہے جو صاحب کی
رضا کے بغیر خزانوں کا قفل کھول سکے اس کے بعد
آنحضرتؑ مسکراتے ہوئے اٹھے اور جہاز کے کنارے
آکر اپنے ہاتھ سے تمام دریا کو ایک اشارہ کیا ساتھ
ہی طوفان ٹھیر گیا، صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ میرانجی یہ طوفان
کس وجہ سے تھا آنحضرتؑ نے فرمایا کہ دریا کی مچھلیاں
مجھے دیکھنے کے لیے نکلی تھیں یہ بندہ گوشہ میں تھا
مجھے نہ دیکھکر شور و غل اور فریاد میں پڑ گئیں تھیں.
جب جہاز کے کنارہ پہنچا تو مچھلیاں مجھکو دیکھ لیں اور
اپنی جگہ پر لوٹ گئیں طوفان ٹھیر گیا **نقل** ہے کہ آنحضرتؑ
فرماتے تھے کہ ان مچھلیوں میں ایک مچھلی تھی جو دریا کے
ورے پیدا کی گئی تھی اس سے خدا تعالیٰ کا عہد تھا
کہ تجھکو خاتم ولایتِ محمدی ذاتِ مہدی کو دکھلاؤں گا
اور ایک روایت میں نقل کرتے ہیں کہ وہ مچھلی وہی
تھی جس نے مہتر یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں
سنبھال کر رکھا تھا اس سے خدا تعالیٰ کا وعدہ
تھا کہ تجھکو مہدی موعود کو دکھلاؤں گا پس اُن مچھلیوں
میں آکر اُس نے اپنے وعدہ کو پورا پایا، جیسا ن

تمام یافت آوردہ اند کہ در انوقت طوفان
درمیان جملہ ماہیان یک ماہی سہ کرت
سر خود بالا کردہ رفت و سر او ہمچون کوہ
بزرگ می نمود و اہل کشتی تمام چہ خاص و چہ
عام ہمہ معائنہ کردند و نیز **نقلست** کہ اہل جہاز
را زاد کم ماندہ بود و منزل بسیار بنا بران حضرت
میرانؑ فرمودند کہ دریں طوفان حکمت حضرت
رحمان دیگر آں بود کہ اگر یک ساعت دیگر
تاخیر کردندے تا بداں طوفان بہ منزل
رسیدندے کہ دریں طوفان راہِ چند روز بیک
روز قطع شدہ بود لکن شتابی کردند
نقلست کہ درمیان جہاز بر جملہ صحابہ
امام الابرار نہایت فقر و اضطرار رسیدہ
بود کہ ناگاہ بے آگاہ درمیانِ دریا یک
کشتی خورد با زاد پر کردہ یک شخص آوردہ
تفحص کرد کہ درمیان ایں جہاز آں جماعتے
کہ متوکل اند کجا ہستند نزدیک حضرت
امیرؑ آوردہ عرض کرد کہ ایں اشیاء
خدا تعالیٰ رسانیدہ است قبول کردند
باز آں شخص رفت، ہیچکس را معلوم نشد
کہ آنکس کہ بود و از کجا آمدہ بود حضرت
امیرؑ فرمودند کہ بگیرید حلال طیب است
و درو سے برنج و روغن و گوشت بریاں
و نان پختہ و نمک و آب و خرما و ہیزم
و دیگ بداں مقدار بود کہ زاد آں جماعت

کرتے ہیں کہ اس طوفان کے وقت تمام مچھلیوں میں
سے ایک مچھلی نے تین بار اپنا سر اونچا کیا اور چلی گئی
اس کا سر ایک بڑے پہاڑ کے مانند دکھائی دیتا
تھا تمام اہلِ کشتی خاص و عام نے اس حال کا
معائنہ کیا۔ نیز **نقل** ہے کہ اہلِ جہاز کے پاس
زادِ راہ کم رہ گیا تھا اور منزلیں بہت باقی تھیں
بنا بریں حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ اس طوفان میں
حضرت رحمان کی ایک اور حکمت تھی کہ اگر اہلِ جہاز
اور ایک گھڑی صبر کرتے تو اسی طوفان سے منزل
کو پہنچ جاتے کیونکہ اس طوفان میں چند دن کا راستہ
صرف ایک ہی دن میں طے ہو چکا تھا لیکن لوگوں
نے عجلت کی **نقل** ہے کہ جہاز کے درمیان امامؑ
الابرارؑ کے تمام صحابہ پر حد درجہ فقر و اضطرار کی
نوبت پہنچی تھی یکایک دریا کے درمیان ایک چھوٹی
کشتی زادِ سفر سے بھری ہوئی ایک شخص لے کر آیا
اور دریافت کرنے لگا کہ اس جہاز کے درمیان
متوکلین کی جماعت کہاں ہے پھر حضرت امیر علیہ السلام
کے پاس آکر اس نے عرض کیا کہ یہ چیزیں خدا تعالیٰ
نے بھیجی ہیں آنحضرتؑ نے اس فتوح کو قبول کیا پھر
وہ شخص چلا گیا کسی کو معلوم نہیں ہوا کہ وہ کون شخص
تھا اور کہاں سے آیا تھا، حضرت امیرؑ نے فرمایا
کہ لو یہ رزق حلال طیب ہے اس آئے ہوئے
سامان میں چاول، گھی، بھنا گوشت پکی ہوئی روٹیاں
نمک، پانی، لکڑی اور ہانڈیاں تھیں اتنی مقدار
تھی کہ اس جماعت اخیار کے لئے چند دن کا قوت

اخبار چند روز شود فانظروا ایها المنصفون فی هذا الباب ان فی ذالک لآیات واضحات لاولی الالباب **نقلست** که اندر جہاز یکے صحابہ آں صاحب بندہ نواز را در دل گذشت کہ فلاں اولیاء اللہ درمیان راہ نزدیک بود وحضرت امیر علیہ السلام برائے زیارتِ آں ولی عالی مقام نرفتند اکنوں آنجاے کجا و باز رسیدن بآنجا نگاہ کجا چونکہ آں صحابۂ مذکور در دل چنیں خطور کرد امیر روشن ضمیر بطرف آں صحابہ بنظر تند نگاہ کردند از جہتِ برکت آں نظر مبارک پردہا از چشم آں صحابہ دور شدہ عالم غیب مکاشفہ شد چہ بیند کہ تمام اولیاء اللہ علیہم الرضوان کہ در بلادِ ہندوستان آسودہ اند دراینجا حاضر شدہ رسنہار جہاز بر کتف خود گرفتہ می کشند آں صحابۂ مذکور بحضور پرنور آمدہ عذر خواست نیز **نقلست** کہ اندر جہاز آں صاحبِ ناز و نیاز بر پہلوے مبارک تکیہ کردہ بودند کہ یکے مہاجر آنحضرتؑ را در دل خطرہ گذشت کہ عمر حضرت امامؑ چہ مقدار باشد بنا براں امیر روشن ضمیر بغیر پرسیدۂ آں اصحاب جواب فرمودند کہ سی سال ما عاشق ذات ذوالجلال بودیم و سی سال است کہ او عاشق ایں مشتِ خاک است و نیز **نقلست** کہ آنحضرتؑ ایں بیت بلسانِ

ہوسکے پس دیکھو اے منصفو اس باب میں بیشک اس میں کھلی نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے **نقل** ہے کہ جہاز میں اس صاحبِ بندہ نوازؑ کے ایک صحابیؓ کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ فلاں اولیاء اللہ کا مزار راستے کے درمیان نزدیک تھا حضرت امیر علیہ السلام اس ولی عالی مقام کی زیارت کے لئے تشریف نہیں لے گئے اب وہ جگہ کہاں اور اس جگہ پر پہنچنا کہاں جب صحابیِ مذکور کے دل میں یہ خطرہ آیا تو حضرت امیر روشن ضمیرؑ نے اس صحابی کی طرف ایک تیز نظر ڈالی اس مبارک نظر کی برکت سے اس صحابیؓ کی آنکھ سے پردے ہٹ گئے عالم غیب اُن پر کھل گیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ تمام اولیاء اللہ علیہم الرضوان جو ہندوستان کے شہروں میں آرام فرما ہیں اس جگہ حاضر ہوکر جہاز کی رسیاں اپنے کندھوں پر لئے کھینچتے چلے جارہے ہیں یہ دیکھکر اس صحابی رضؓ نے امام علیہ السلام کے حضور پرنور میں آکر اپنی گستاخی کی معافی مانگی نیز **نقل** ہے کہ جہاز میں وہ صاحبِ ناز و نیاز علیہ السلام اپنے پہلوے مبارک پر تکیہ کئے آرام فرماتے تھے اس وقت آنحضرتؑ کے ایک مہاجرؓ کے دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت امامؑ کی عمر مبارک کتنی ہوگی ان کے اس خطرہ کی بنا پر حضرت امیر روشن ضمیر نے بغیر اُن کے سوال کے ان کے جواب میں فرمایا کہ تیس سال ہم ذاتِ ذوالجلال کے عاشق تھے اور دیگر تیس سال ہو رہے ہیں کہ وہ خداوند ذوالجلال اس مشتِ خاک کا عاشق ہے

ہندی ہم فرمودند

دوہرہ

ہوں بلہاری سجنا سجن مجھ بلہار
ہوں سر ساجن سہرا ساجن مجھ گلہار

حاصل کلام این بیت ہماں نقلست کہ بالا گذشت یعنے بندہ بلہاری لفظاً قربانی درینجا غرض عشق است یعنی ما عاشق صاحبیم و صاحب ما عاشق ماست و سہرا و ہار روش ہندوستان است کہ روزیکہ کار خیر کنند درانروز از گل سہرا بر سر می بندند وہار در گلو می اندازند درینجا حضرت امیرؒ می فرماید کہ ما بر سر صاحب سہرا ہستیم و صاحب ہار گلوی ماست این اشارت باشارت انا احمد بلا میم دارد فہم من فہم القصہ نقلست کہ بعد از فرود آمدن حضرت امام صلی اللہ علیہ وسلم از جہاز جائیکہ احرام بستند آنجا اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجا آوردہ فرمودند کہ حالا کسے حاجی گوید یا غازی چونکہ بمکہ مبارک حرسہا اللہ تعالی رسیدند وطواف کعبۃ اللہ کردہ اند ہر اعرابی کہ آنحضرتؑ را دید حقتعالی بزبان اکثرشان ہمیں سخن جاری گردانید کہ ہذا رجل کامل بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسیار کسان معتقد امام آخر الزمانؑ

نیز نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے یہ بیت بھی جو زبان ہندی میں ہے ارشاد فرمایا ؎

(ترجمۂ بیت)

میں فدا ہوں ساجن پر اور ساجن مجھ پہ نثار
میں ساجن کا سہرا ساجن گلے کا میرے ہار

حاصلِ کلام اس بیت کا وہی نقل ہے جو اوپر گذری یعنے بندہ قربان ہے لفظاً قربان سے غرض یہاں عشق ہے یعنے ہم اپنے صاحب کے عاشق ہیں اور ہمارا صاحب ہمارا عاشق ہے اور سہرا اور ہار ہندوستان کا رواج ہے کہ جس دن شادی کرتے ہیں اس دن پھولوں کا سہرا سر پر باندھتے ہیں اور ہار گلے میں ڈالتے ہیں۔ یہاں حضرت امیرؒ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے صاحب کے سر کا سہرا ہیں اور صاحب ہمارے گلے کا ہار ہے یہ اشارہ اشارۂ انا احمد بلا میم (میں احمد ہوں بغیر میم کے) سے تعلق رکھتا ہے سمجھنے والا ہی اسکو سمجھے گا، قصہ مختصر نقل ہے کہ حضرت امام صلی اللہ علیہ وسلم جہاز سے اتر نیکے بعد جہاں احرام باندھے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اتباع بجا لاکر آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اب کوئی ہم کو حاجی کہے یا غازی، جب کہ مبارکہ حرسہا اللہ تعالی میں جا پہنچے اور کعبۃ اللہ کا طواف فرمانے لگے تو جو کوئی اعرابی آنحضرتؑ کو دیکھتا تھا حق تعالی اُن میں سے اکثروں کی زبانی یہی بات کہلواتا تھا کہ یہ مرد کامل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیا ہے، بہت سارے اشخاص امام آخر الزمان

شده بودند **نقلست** که چوں حضرت میراں
علیہ السلام بطواف کعبۃ اللہ بحکم امر اللہ آمدند
انگاہ شہنشاہ ولایت پناہ قبلہ گاہ بمیاں
شاہ نظام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہٗ پرسیدند کہ
شما اول مرتبہ بکعبۃ اللہ آمدہ بودید چہ نشان
دیدہ اید واکنوں چوں میاں شاہ نظام رضؓ
عرض کردند کہ میرانجی اول بار کعبۃ اللہ را
سوائے صاحب دیدہ بودیم وایں بار باصاحب
دیدیم باز فرمودند کہ میاں نظام چیزے می بینید
گفتند آرے میرانجی کعبۃ اللہ گرد اگرد حضرت
میراں میگردد ومیگوید فلیعبد وارب
ھٰذا البیت **نقلست** از روے
کرات ومرات کہ چوں آنذات ستودہ
صفات موصوف باخلاق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم از طواف کعبۃ اللہ فارغ گشتہ
آں امام علیہ السلام بامر ملک العلام
در محضرۂ خاص وعام میان رکن ومقام
دعوی مہدویت بدیں عبارت فرمودند
کہ من اتبعنی فھو مومن دراں وقت
بندگیمیاں شاہ نظامؓ وقاضی علاء الدینؓ
کہ ہر دو صحابۂ کرام اند آمنا وصدقنا
گفتہ دست بعیت کردند وبعضے
یاراں وراے آں بعضے مردماں نیز
توجہ آوردند کہ دست بعیت باآنحضرت
کنند حضرت میراں بحکم آیات قرآن بضحیت

کے معتقد ہو گئے تھے **نقل** ہے کہ جب حضرت امیر
امیراں پیر پیراں میراں علیہ السلام مطابق امر اللہ
طواف کعبۃ اللہ کے لئے آئے اس وقت اس
شہنشاہ ولایت پناہ قبلہ گاہ نے میاں شاہ نظام
صحابی کرام رضی اللہ عنہٗ سے پوچھا کہ تم اول مرتبہ
کعبۃ اللہ کو آئے تھے کیا نشان تم نے دیکھا تھا
اور اب کیا دیکھتے ہو میاں شاہ نظامؓ نے عرض کیا کہ
میرانجی اول بار کعبۃ اللہ کو بغیر صاحب کے دیکھا تھا اور
ابکی بار صاحب کے ساتھ دیکھا پھر حضرتؑ نے فرمایا
اے میاں نظام کچھ دیکھتے ہو انھوں نے کہا ہاں میرانجی
کعبۃ اللہ حضرت میراں کے گرد گھومتا ہے اور کہتا ہے
فلیعبد وارب ھٰذا البیت (چاہیئے کہ عبادت
کریں اس گھر کے مالک کی) **نقل** ہے جو بار ہا بطریق
تواتر پہنچی ہے کہ جب اس ذات ستودہ صفات موصوف
باخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ کے
طواف سے فراغت پائی تو اس امام علیہ السلام
نے بحکم خداوند علام خاص وعام کے مجمع میں رکن و
مقام کے درمیان اپنی مہدیت کا دعوی اس عبارت
میں فرمایا کہ من اتبعنی فھو مومن (جس نے میری
پیروی کی وہ مومن ہے) اس وقت بندگی میاں
شاہ نظامؓ اور حضرت قاضی علاء الدینؓ دونو صحابۂ
کرام نے آمنا وصدقنا (ہم نے ایمان لایا اور ہم نے
تصدیق کی) کہکر حضرتؑ کے ہاتھ پر بیعت کی اور بعضے
اصحاب اور ان کے علاوہ بعض لوگ بھی آنحضرتؑ
کے دست مبارک پر بیعت کی طرف متوجہ تھے اس

آغاز کردند بعد از فارغ شدن از نصیحت
بعضے اعراب آمدہ ہم دست بیعت کردند
بعضے یاراں پرسیدند کہ میرانجی بدیگر یاراں
چرا بیعت نہ فرمودند گفتند کہ مرا امر باریتعالیٰ
رسید کہ اے سید محمد دو گواہ برائے ثبوت دعویٰ
بسندہ اند و اضح باد کہ بعد ازیں دعویٰ حیات
آنذات پیغمبر صفات حبیب ذوالجلال و
الجمال نہ سال شدہ است و تاریخ ایں دعویٰ
بر نہصد و یک سال واقع شد فاعلم
ایّھا المصدّق چونکہ از زبان درفشان
درمیان محضرۂ مسلماناں درباب دعویٰ اینچہ
می فرمودہ ہمدراں لفظ مبارک تاریخ
دعویٰ حقتعالیٰ عیاں می نمود این است
قال من اتبعنی فھو مومن منجملہ
تسعمائۃ واحدی سنۃ من الھجرۃ النبی
صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ
اجمعین حاصل الامر چند روز حضرت
خاتم ولایت در شہر مکۂ مبارک اقامت
کردند در انجا بسیار اہلِ عرب منقاد
شدہ سر بر آستانۂ شریف نہادند نقلست
کہ در انجا صحابہ صحابہ امیر الابرار را در باب
فقر ہم اضطرار رسیدہ بنا بر بندگی میاں سید
سلام اللہ رضؓ بحضرت اشرف و اعلیٰ عرض کردند کہ میرانجی
برادرانرا اضطرار رسیدہ است و نہایت بیچارہ
گشتند اگر رضا باشد تا مردار حلال است بشریف انجانی

اثنا میں حضرت میرانؑ نے بحکم آیات قرآنی نصیحت
شروع فرمائی اس بیانِ نصیحت سے فارغ ہونیکے
بعد بعضے اعراب نے بھی آکر حضرتؑ کے دستِ مبارک
پر بیعت کی بعض اصحابؓ نے پوچھا کہ میرانجی دیگر اصحاب
سے آپ نے بیعت کس لئے نہیں لی تو آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ مجھکو باری تعالیٰ حکم پہنچا کہ اے سید محمد
دو گواہ دعوے کے ثبوت کے لئے کافی ہیں،
واضح ہو کہ اس دعوے کے بعد اُس ذاتِ پیغمبر صفات
حبیب ذوالجلال والجمال کی حیات نو سال ہوئی
اور اس دعوے کا سنہ تاریخ نو سو ایک سال
واقع ہوا پس جان اے معدق کہ آنحضرتؑ نے
اپنی زبانِ دُرفشاں سے مسلمانوں کے کثیر مجمع میں
دعوے کے باب میں جو کچھ فرمایا تھا اسی کلام مبارک
سے حق تعالیٰ نے دعوے کی تاریخ ظاہر فرمائی ہے
وہ یہ ہے قال من اتبعنی فھو مومن اسکے
عدد جملہ نو سو ایک سال ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ اجمعین ہے حاصل کلام چند روز حضرت
خاتم ولایتؑ نے شہر مکۂ مبارکہ میں اقامت فرمائی
وہاں بہت سے اہل عرب نے اطاعت کی آنحضرتؑ
کے آستانۂ شریف پر سر رکھے نقل ہے کہ وہاں حضرت
امیر الابرارؑ کے صحابہؓ پر فقر و فاقہ میں اضطرار کی نوبت
بھی پہنچی تھی اس بنا پر بندگی میاں سید سلام اللہ رضؓ
نے حضورِ اشرف و اعلیٰ میں عرض کیا کہ میرانجی برادرانِ
پر فقر میں اضطرار کی نوبت پہنچی ہے اور بہت عاجز
ہو گئے ہیں اگر رضا ہو تو اس صورت میں جبکہ مردار

دباب حق اللہ سوال کنیم آنحضرتؐ رخصت ندادند و فرمودند که مومن را جز ذاتِ خدا چاره نیست و نیز فرمودند که بنده متوکل است یعنے متوکل را بر حکم خدا تعالیٰ ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه خدا بس است نیز نقلست بر تائید این نقل که یک روز بآن حبیب ذو الجلال درباب اضطرار کسے سوال کرد که اگر کسے ترک دنیا یا ترکِ تدبیر کرده باشد او را اضطرار رسد چه کند فرمودند بمیرد باز گفت که میرانجی اگر ماندن نتواند چه کند فرمودند بمیرد سه کرت همیں جواب فرمودند فاما رخصتِ سوال و تدبیر و رائے توکل نفرمود و توید علیٰ هذا النقل قوله تعالیٰ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیه الخ و درینجا هم مردار را حلال کرده است فاما نفرمود که با غنیاء سوال کنید و بایشاں احتیاج نمائید آخر الامر حضرت امام علیه السلام زیارت بعضے انبیاءؑ که گرد اگرد بیت الحرام هستند کرده اند چنانچه نقلست که چوں بزیارت آدم صفی اللہ صلوات اللہ علیه والسلام رسیدند بارواح پاکش ملاقی گشتند و یکدیگر در کنار گرفتند و حضرت آدم صفی اللہ صلوات اللہ علیه والسلام فرمود که خوش آمدی

بھی حلال ہے یہاں کے حاکم سے جو شریف کہلاتا ہے حق اللہ کے بارے میں سوال کروں، تو آنحضرتؑ نے انکو رخصت نہیں دی اور فرمایا کہ مومن کے لئے سوائے خدا کی ذات کے کوئی چارہ نہیں ہے نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ متوکل ہے یعنی متوکل کے لئے مطابق حکم خدا تعالیٰ اور جو بھروسہ رکھے اللہ پر تو وہی اس کے لئے کافی ہے۔ خدا کی ذات بس ہے نیز نقل ہے اس نقل کی تائید میں کہ ایک روز اُس حبیبِ ذو الجلال سے اضطرار کے بارے میں کسی نے سوال کیا کہ اگر کسی نے ترک دنیا یا ترکِ تدبیر کیا اور اسکو اضطرار پہنچا (فقر و فاقہ میں بیتاب ہوگیا) تو کیا کرے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مرجائے پھر سائل نے کہا کہ میرانجی اگر وہ ٹھیر نہیں سکا تو کیا کرے فرمایا کہ مرجائے تین بار آنحضرتؑ نے اس کے جواب میں یہی فرمایا لیکن سوائے توکل کے سوال و تدبیر کی رخصت آپ نے نہیں دی اسی نقل کی تائید اس فرمانِ خدا سے ہوتی ہے کہ پھر جو کوئی ناچار ہوجائے کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کچھ گناہ نہیں یہاں بھی خدا نے مردار کو حلال کیا ہے لیکن یہ حکم نہیں دیا کہ مالداروں سے سوال کریں اور انکے محتاج ہوں۔ آخر کار حضرت امام علیہ السلام نے مکۂ معظمہ میں بعضے انبیاء علیہم السلام کی زیارت فرمائی جن کے مزارات بیت الحرام کے اطراف واقع ہیں چنانچہ نقل ہے کہ جب حضرت آدم صفی اللہ صلوات اللہ علیہ کی زیارت کو پہنچے اور آپکی روح پاک سے ملاقات کی تو باکدیگر ہم کنار

صفا آوردی دین محمدی پژمردہ شدہ
بود تازہ کردی و حوا رضی اللہ عنہا
ہم در کنار گرفتہ و گریہ بسیار نمودہ
فرمودند کہ ایں گریہ اشتیاق بود چوں
ازآنجا فارغ شدند جامہ پس پشت
مبارک آنحضرتؑ تر گشتہ بود یاران
پرسیدند میرانجی ایں تری جامہ بسبب
چیست فرمودند کہ گریہ حواؓ بعد
ازانجا قصد بزیارت حضرت
رسالت پناہ صلعم کردہ بودند اما برحکم
رضائے آنحضرتؑ آں ذات پیغمبر صفاتؑ
باز بہ ملک گجرات از بندر دیو یا کنبھات
حضرت امام الابرار در شہر احمد آباد
در مسجد تاجخاں سالار فرود آمدہ ہژدہ
ماہ اقامت فرمودند فاعلوا ایہا
المصدق در باب مسافرت ازعجائبات
خلیفۃ اللہؑ کہ ظاہر شدہ است حد و
عد ندارد ولکن بر حکم خیر الکلام مختصر یاد
کردیم انچہ شنیدیم در ینجا نوشتیم
ان فی ذالک شہادۃ قاطعۃ علی
صدق المہدی الموعود فبای
شہادۃ اخری تؤمنون بہا ایہا
المصفون فبای آلاء ربکما تکذبان

باب سیزدہم

دربیان آمدن حضرت امام علیہ السلام

ہوئے حضرت آدم صفی اللہ صلوات علیہ والسلام نے فرمایا
کہ تمہارا آنا خوب ہوا تم نے صفائی بخشی دین محمدی پر
افسردگی چھا گئی تھی تم نے اس کو تازہ کیا اور حوا رضی اللہ
عنہا نے بھی گلے سے لگایا اور بہت روئیں آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ یہ گریہ اشتیاق تھا جب وہاں سے
فارغ ہوئے تو آنحضرتؑ کا جامہ پشت مبارک
کی جانب تر تھا صحابہؓ نے پوچھا میرانجی جامہ مبارک
اس طرح تر ہونے کا کیا سبب ہے آنحضرتؑ نے
فرمایا حوا رضی اللہ عنہا کے گریہ سے تر ہوا ہے بعد ازاں
اسی جگہ سے آنحضرتؑ نے حضرت رسالت پناہ صلعم کی
زیارت کا قصد فرمایا تھا لیکن آنحضرتؑ کی رضا کے
بموجب اُس ذات پیغمبر صفاتؑ نے پھر ملک گجرات
کا سفر اختیار کیا اور بندر دیو یا کنبھات سے حضرت
امام الابرارؑ شہر احمد آباد پہنچکر تاجخاں سالار کی مسجد
میں اترے اور وہاں اٹھارہ مہینے آپ نے قیام
فرمایا، پس جان اے مصدق کہ اس مسافرت کے
درمیان میں جو عجیب و غریب واقعات خلیفۃ اللہؑ
کے ظہور میں آئے بے گنتی اور بے حد ہیں لیکن بحکم
خیر الکلام مختصر طور پر ہم نے ان کا ذکر کیا جو کچھ سنا
یہاں لکھا ہے بیشک اس بیان میں شہادت
قاطعہ ہے صدق مہدی موعودؑ پر پھر اور کس شہادت
پر ایمان لاؤ گے ۔ اے انصاف والو دیکھو فرمانِ
خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

تیرھواں باب

حضرت امام ہادی و داعیِ سبیل ارشادؑ کے

ہو الداعی الی سبیل الرشاد فی الشہر المشہور احمد آباد و اقامت کردن امیر الابرارؑ در مسجد بزرگوار المعروف بمسجد تاج خان سالار و ذکر دعوی مہدویت کردن بہ دوم بار بامر پروردگار و تصدیق نمودن خلائق بسیار از علماء و فقہاء کبار و مشائخ و امراء عالی مقدار و لشکری و تجار و از زمرۂ اہل افاضل و اراذل بے اختصار و از ہر قبیلہ از قبائل شتّی بے شمار کہ من یہد اللہ فہو المہتدی بفضل حضرت غفار و من یضلل فلن تجد لہٗ ولیاً مرشداً لعدل الملک الجلیل الجبار فاعلموا ایہا المصدق

نقلست کہ حضرت امام علیہ السلام بجز این چہار مقام چاپانیر و احمد آباد و پیران پٹن و بڑلی ہیچ جا ہژدہ ماہ اقامت نکردند چونکہ آمدن آنحضرتؐ دران شہر مذکور شدہ است وران زمان شہر مذکور با سی صد و شصت پورہ معمور بودہ است حضرت امام البر و البحورؑ در مسجد تاج خاں عنقریب دروازۂ جمال پور منزل نمودند آں ولایت پناہ ہژدہ ماہ اقامت فرمودند و ہمیشہ آن ذات پیغمبر صفات بر حکم یاقوم اعبدو اللہ مالکم من الٰہ غیرہٗ الآیہ دعوت فرمودند چنانکہ آمدن او ہمچو آمدن پیغمبرے بود کیف تہلک امتی انا فی اولہا و عیسیٰ فی آخرہا

شہر مشہور احمد آباد میں آپ کے بیان میں، اسی باب میں بیان اُس امیر الابرارؑ کے قیام فرمانے کا ہے مسجد کلاں المعروف مسجد تاجخاں سالار میں اور ذکر دعویٰ مہدیت فرمانے کا ہے دوسری بار بحکم پروردگار اور بے شمار خلائق علماء و فقہاء نامدار مشائخین، امراء ذی اقتدار لشکریوں تاجروں اعلیٰ ادنیٰ ہر طبقہ کے بے گنتی افراد مختلف قبائل میں سے ہر قبیلہ کے بے شمار ارکان کی تصدیق کا ذکر ہے کہ: اللہ جس کو ہدایت دیتا ہے وہی راہ پاتا ہے حضرت غفار کے فضل سے اور جس کو وہ گمراہ کرتا ہے تو نہ پائے گا تو اس کا کوئی دوست مرشد بادشاہ جلیل و جبار کے عدل کی جہت سے پس معلوم کر اے مصدق **نقل** ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے سوائے ان چار مقاموں چاپانیر، احمد آباد، پیران پٹن اور بڑلی کے اور کسی جگہ اٹھارہ مہینے قیام نہیں فرمایا، جب آنحضرتؑ کی آمد اس شہر میں ہوئی اس زمانہ میں اس شہر میں تین سو ساٹھ محلے آباد تھے حضرت امام زماں ہادی اہل جہاںؑ نے تاجخان کی مسجد میں جو دروازۂ جمال پور کے قریب واقع ہے نزول فرمایا، اس امام ولایت پناہؑ کا قیام اس جگہ اٹھارہ مہینے تک رہا اور ہمیشہ وہ ذات پیغمبر صفات مطابق اس حکم الٰہی کے کہ اے قوم والو اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی طرف بلاتے رہے کیونکہ آپ کا آنا ایک پیغمبر کے آنے کے مانند تھا کس طرح ہلاک ہوگی میری امت میں اس کے شروع میں ہوں اور عیسیٰ اس کے آخر میں ہیں اور مہدی میرے اہل بیت

والمهدی من اہل بیتی فی وسطہا
درحق او پیغمبر صلعم می فرمود و دراں وقت
آنحضرت م را دعوی مرشدی و پیری و مدرسی
و مذکری ہم نبود و روش آنحضرت م بروش
اولیا نبود یعنی مشغول شدن بمطالعۂ علم
فقہ و یا تفسیر و حدیث و یا سلوک و حقایق
نبود و ملتفت بعبادات و اوراد نافلہ نبود
جز ادای فرایض و سنن رواتب ہیچ نہ
و از طریق مدرساں و از رسوم مذکراں و مشائخاں
کہ منسوب بہ بدعت و خلاف سنت
است بری بود بلکہ گریہ بر دوام و فقر تام
با توکل مدام و دعوت عام ہمچو دعوت پیغمبر
علیہ السلام سوی فرایض و سنن رواتب
و ذکر بر دوام بود نقلست کہ ہر روز
برای استماع دعوت پر فیض
و انتفاع آنحضرت خاتم ولایت مجمع
بزرگ شدے کہ از جہت کثرت ازدحام
مردمان خاص و عام گرداگرد حضرت امامؑ
جاے نماندے اگرچہ فراخی مسجد بسیار
است کہ در وے جاے گنجائش مردمان
ہزار در ہزار است و صحن مسجد فراخ تر از
مسجد کبار است الحال آں مسجد بزرگوار
در انجا اظہار است الغرض چوں گرداگرد
آنحضرتؑ جای نماندے مردماں
در صحن مسجد ایستادندے و چوں اندر

سے اس کے درمیان میں ہیں، آپکے حق میں پیغمبر صلعم
نے فرمایا تھا، اور اُس زمانہ میں آنحضرتؑ کو مرشد
و پیر ہونے یا استاد و واعظ ہونیکا دعویٰ بھی نہیں
تھا آنحضرتؑ کی روش اور اولیا کی روش نہیں تھی
یعنے آپ علم فقہ یا تفسیر یا حدیث یا سلوک طریقت
یا حقائق تصوف کی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول نہیں
رہتے تھے اور نوافل کی صورت میں عباداتت کی جانب
آپکی توجہ نہیں تھی، فرائض اور موکدہ سنتوں کی ادائیٔ
کے سوائے کوئی آپ کا وظیفہ نہ تھا ملاؤں کے طور و
طریق مشائخوں اور واعظوں کے رسوم سے جو بدعت
کی طرف منسوب اور سنت کے خلاف ہیں آپ بالکل
پاک تھے بلکہ ہمیشہ گریہ فقر تام (حد درجہ ناداری) اور
توکل تمام بر ذات خدا اور پیغمبر علیہ السلام کی طرح فرائض اور
موکدہ سنتوں اور ذکر الٰہی کی جانب دعوت فرماتے
رہے نقل ہے کہ ہر روز آنحضرت خاتم ولایتؑ کے
بیانِ فیض رساں و دعوت پر منفعت کے سننے
کے لئے زبردست مجمع ہوا کرتا تھا خاص و عام لوگوں
کا ہجوم اس کثرت سے رہتا تھا کہ حضرت امامؑ کے
اطراف جگہ نہیں رہتی تھی اگرچہ مسجد کی چوڑائی بہت
ہے اور اس میں ہزاروں آدمیوں کی نشست کی
گنجائش ہے اور اس مسجد کا صحن بڑی سے بڑی مسجدوں
کے صحنوں سے کشادہ ہے زمانۂ حال تک وہ
عالیشان مسجد اُس مقام پر موجود ہے غرض یہ کہ
جب آنحضرتؑ کے اطراف لوگوں کو جگہ نہیں رہتی
تھی تو لوگ مسجد کے صحن میں کھڑے ہو جاتے تھے

صحن مسجد ہم جاے نماندے بر سر دیوار ہا و درختہاے مسجد ایستادہ شدہ استماعِ بیان پر انتفاع آنحضرتؑ میکردندے **نقلست** کہ درین بیان معجزۂ عیان مہدی موعودؑ اظہر من الشمس این بود کسیکہ زانو در زانوی آنحضرتؑ نشستہ بودے و کسے کہ از ہمہ دور تر بودے درشنیدن آواز بیان ہمہ یکساں شنیدے **نقلست** ہر کہ در وقت بیان امام آخر زمانؑ حاضر بودے اکثر و اغلب اہل سعادت را بہ سبب فیض بیدریغ و تاثیر پسخوردہ مسکور و مجذوب شدے و ہر کرا از رشحات قطرات زاری بوقت فشاندن ریش مبارک آنذات پیغمبر صفات رشحہ رسیدے تا چند روز بیہوش و مدہوش ماندے و ہر کہ با آنحضرت خاتم ولایتؑ ملاقات کردے البتہ از افعال مذموم تائب شدہ باخلاق محمود رجوع کردے چنانچہ زانیاں از زنا و خونیاں از خون و دزداں از دزدی و بدکاراں از بدی و فاسقاں از فسق و عاصیاں از عصیان تائب شدندے چنانچہ **نقلست** کہ خواہر زادۂ سلطان محمود بیگڑہ بادشاہِ گجرات شبے باچند اوباشاں بقصد زنا در خانۂ محبوبہ خود آمدہ بود اتفاق صحبت خوب بر نیامد رنجیدہ شدہ آخر شب از انجا مستہ و قاطع شمشیر

اور جب صحن میں بھی جگہ نہیں رہتی تھی تو مسجد کی دیوار اور درختوں پر کھڑے ہو کر بیانِ پر فیضان آنحضرتؑ کو سنا کرتے تھے **نقل** ہے کہ اس بیان میں حضرت مہدیِ موعودؑ کا علانیہ معجزہ اظہر من الشمس یہ تھا کہ جو شخص آنحضرت کے زانو در زانو (بالکل قریب) بیٹھا ہوتا اور جو شخص سب سے زیادہ دور رہتا بیانِ آنحضرتؑ کی آواز مبارک سب یکساں سنتے تھے۔ **نقل** ہے کہ حضرت امام آخر زمانؑ کے بیان کے وقت جو لوگ حاضر ہوتے تھے ان میں سے اکثر و بیشتر اہل سعادت پر آنحضرتؑ کے فیضِ بیدریغ اور پسخوردہ کی تاثیر سے سکر (عشقِ الٰہی میں مستی) اور جذب (لطفِ الٰہی کشش) کی حالت طاری ہوتی تھی اور جس کسی کو ایک چھینٹا اُس ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کے قطراتِ زاری کا ریشِ مبارک کو جھٹکنے کے وقت پہنچ جاتا تھا تو وہ کئی روز تک بیہوش و مدہوش رہتا تھا اور جو کوئی آنحضرت خاتمِ ولایتؑ سے ملاقات کرتا لازماً تمام برے افعال سے تائب ہو کر اچھے اخلاق کی طرف رجوع کرتا تھا چنانچہ زانی زنا سے خونی خوں ریزی سے چور چوری سے اور بدکار ہر قسم کی بدی سے فاسق فسق سے عاصی عصیان سے تائب ہوتے تھے چنانچہ **نقل** ہے کہ سلطان محمود بیگڑہ بادشاہِ گجرات کا بھانجا ایک رات چند اوباشوں کے ساتھ زنا کے ارادے سے اپنی محبوبہ کے گھر آیا تھا اتفاقاً صحبت اس کے

ور دست گرفتہ روے بسوئے
خانۂ خویش نہاد صبح صادق بدمید دید کہ
درکنار آب جوے کہ آنرا سابنھرمتی خطاب
است حضرت امام اولوالالباب باصحاب
خویش ایستادہ اند پرسید شما براے
چہ کار آمدہ اید و اینجا چہ کار می کنید
حضرت امام علیہ السلام فرمودند ہرکہ از
دوست رنجیدہ برآید از دلالتِ
ما بصلح درمی آید از استماع ایں مقولہ
انتفاع آں مرد را حالتے روے داد
کہ نعرہ زد و تا مدتے بیہوش افتاد
بعد رفاقت توفیق توبہ رفیق شد
خرقۂ تجرید و کلاہ فقر پوشیدہ در صحبت
آنحضرتؑ مشرف گشت نیز
نقلست کہ اونیٰ خارق مہدیِ موعودؑ
درباب عام و خاص ایں بود کہ ہرکہ بدو
رسیدے لاشک محبت کردے فی الحال
میل دنیا از دل او رفتے و ذکرِ ذات
حق در دل او آرام گرفتے انچہ بریاضت
و خلوتِ سالہا نشود دراں یک ساعت
شدے نہ یک دو کس را بلکہ ہرکہ بدو پیوست
از مرد و زن امی و عالم حر و مملوک بالغ و
صبی کمترین خارق آنحضرتؑ ایں بود کہ
گفتہ شد قولہٗ تعالیٰ ان تعدوا
نعمۃ اللہ لا تحصوھا بالحساب

خاطرخواہ نہیں رہی رنجیدہ ہوکر آخرِ شب میں
وہاں سے مستی کی حالت میں ننگی تلوار ہاتھ میں لیا
ہوا نکلا اور اپنے گھر کا رُخ کیا، صبح صادق نمودار
ہوئی اس نے دیکھا کہ ندی کے کنارے جس کا نام
سابنھرمتی ہے حضرت امام اولوالالبابؑ اپنے اصحاب
کے ساتھ ٹھیرے ہوئے ہیں پوچھا کہ آپ کس واسطے
آئے ہیں اور یہاں کیا کام کرتے ہیں، حضرت
امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص دوست سے
رنجیدہ ہوکر نکلتا ہے ہماری رہبری سے صلح اختیار
کرلیتا ہے اس مقولہ پرمنفعت کے سننے سے
اس مرد پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ ایک نعرہ لگایا
اور بہت دیر تک بیہوش پڑا رہا سکون ہونیکے بعد
توبہ کی توفیق اس کی رفیق ہوئی درویشی کی گدڑی،
فقر کی ٹوپی اس نے پہن لی، اور آنحضرتؑ کی صحبت
میں رہنے کا شرف حاصل کیا **نقل** ہے کہ ادنیٰ معجزہ
حضرت مہدی موعودؑ کا خاص و عام کے حق میں یہ تھا
کہ جو کوئی ارادت کے ساتھ آپ سے ملتا بےشک و شبہ
محب ہوجاتا فوراً دنیا کی رغبت اُس کے دل سے
جاتی رہتی اور ذاتِ حق کے ذکر سے اس کا دل آرام
پاتا جو بات سالہا سال کی ریاضت و خلوت سے
نصیب نہیں ہوتی ایک گھڑی میں نصیب ہوجاتی تھی
ایک دو شخصوں کی حد تک نہیں بلکہ جو کوئی آپ سے
ملا خواہ وہ مرد ہو یا عورت امی ہو یا عالم آزاد ہو یا
غلام بالغ ہو یا بچہ آنحضرتؑ کا ادنیٰ معجزہ یہ تھا جو
بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم گنتی کرو

ان فی ذالک لآیات بینات و
شهادات قاطعات لاولی الالباب
حاصل الامر بصدقهٔ قدوم آن ذات پیغمبر صفاتؑ
هریکے اهل دل پاسبانی اشتغال بحق
نموند بصفت استغراق که علماء
از علم و مشائخاں از مشیخت و وزراء
از وزارت و امراء از امارت و
کاسباں از کسب عاری شدند و اکثر
اهل دنیا از کار دنیا احتراز نمودند. فاعلم
ایها المصدق اگر درینجا عدد و
اسماء آں کسانیکه بر مهدویت آنحضرتؑ
ایمان آورده ترک دنیا کرده اند نوشته
شود کتابے مطوّل میگردد ذکر
صحابهٔ خاص و قصهٔ سبب تصدیق
باخلاص که مهاجر و مبشر و منظور آنحضرتؑ
کرده اند کرده می شود تا بفضل الله
مصدقاں را صدق بیفزاید و منصفاں را سوے
حق هدایت نماید نقلست همدرینجا قصهٔ
تصدیق امام علی التحقیق برگزیدهٔ رب
العالمین اسمهٔ بندگی ملک برهان الدینؓ از جماعت
فضلاء بنیانی خلیفهٔ ثالث امام ربانی عاشق
سجانی عمر ثانیؓ بود آورده اند که روزے حضرت
امامؑ بیان آیت لن تنالوا البرّ حتّی
تنفقوا مما تحبّون می فرمودند درینجا
معنی لفظ بِرّ ذات خدا تعالیٰ اشاره

اللہ کی نعمتوں کی تو نہ گن سکو گے ان کو۔ بیشک اس
بیان میں روشن نشانیاں ہیں قطعی شہادتیں ہیں
عقل والوں کے لئے۔ حاصل کلام اس ذات
پیغمبر صفاتؑ کے قدموں کے صدقہ سے ہر ایک
اہل دل نے مشغولیت بحق کی حفاظت اختیار کی ایسی
محویت کے ساتھ کہ علماء تعلیم و تعلم سے مشائخین
مشیخت سے وزراء وزارتوں سے امراء اپنے
کاروبار سے اور ہر قسم کے پیشہ ور اپنے پیشوں سے
دست بردار ہو گئے اور اکثر اہل دنیا نے کاروبار
دنیاوی سے منہ پھیر لیا۔ پس جان اے مصدق کہ اگر
اس جگہ اُن حضرات کے اسماء جو آنحضرتؑ کی مہدیت
پر ایمان لاکر ترک دنیا کئے لکھے جائیں تو ایک مطوّل
کتاب ہوتی ہے یہاں صرف خاص صحابہ اور ان کی
تصدیق با اخلاص کا ذکر کیا جاتا ہے جو مہاجرین و
مبشرین اور منظورین آنحضرتؑ کے ہوئے ہیں تاکہ
اللہ کے فضل سے مصدقوں کے صدق میں اضافہ ہو
اور منصفین حق کی جانب ہدایت پائیں نقل ہے
کہ برگزیدهٔ رب العالمین بندگی ملک برہان الدینؓ
کے امام علیہ السلام کی تصدیق کرنے کا قصہ اسی جگہ کا
ہے بندگی ملک برہان الدین علماء و فضلاء قصبۂ بنیانی
سے تھے جو خلیفۂ ثالث امام ربانیؑ کے عاشق سبحانی
عمر ثانیؓ ہوئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک روز
حضرت امام علیہ السلام آیت لن تنالوا
البرّ حتّی تنفقوا مما تحبّون (ہرگز نہ پاؤگے
تم خیر کو تاآنکہ خرچ کریں اپنی محبوب ترین چیز) کا

نمودند چونکه بندگی ملک مذکور بزبان امام البر والبحور بیان شنیدند اسپے و شمشیر نیکو مشہور داشتہ بودند بحضور معلا گزرانیدہ عرض کردند کہ میرانجی برایں دو چیز مارا بسیار محبت است حضرت امامؑ قبول نہ کردند و فرمودند کہ ایں اسپ و شمشیر برائے کیست گفت برائے جان فرمودند کہ بندہ برائے گرفتن اسپ و شمشیر نیامدہ است خدا تعالیٰ جان شما را می طلبد نہ اسپ و شمشیر بعدہٗ ہماں وقت ترکِ دنیا کردہ صحبت امام الاحرار اختیار کردہ اند تا مادام کہ در صحبت آنحضرتؑ بودند من بعد خلفاء الذات المخصوص بالبشارات الواضحات ثانی عمر فاروق ماحی البدعۃ والفسوق را حضرت امامؑ خلیفۂ ثالث شمردند و بشارات بسیار در حق ایشان فرمودند **نقل** است آنحضرتؑ فرمودند کہ میراں سید محمودؓ و میاں سید خوندمیرؓ ہر دو ذاتی اند و یکے صفاتی ازیں ہر دو ذاتی ملک مذکور ہستند و قابلیت ذاتِ نیک صفات رفیع الدرجات ملک مذکور آنچناں بود کہ حضرت امامؑ بندگی میاں شاہِ نظامؓ را دریا نوش میفرمودند **نقل** است کہ روزے درمیان بندگی ملک برہان الدینؓ و بندگی میاں شاہ نظامؓ صحابۂ کرام امام علیہ السلام

بیان فرمارہے تھے یہاں لفظ بتر (خیر) کا معنیٰ ذات ہے خدا تعالیٰ ہونے کا اشارہ آنحضرتؑ نے فرمایا جب بندگی ملک مذکور نے امام البر والبحورؑ کی زبانِ مبارک سے یہ بیان سنا تو ایک گھوڑا اور تلوار بہت ہی خوب اور مشہور جو اپنے پاس رکھتے تھے حضور عالی میں پیش کیا اور عرض کیا کہ میرانجی ان دونوں چیزوں سے مجھ کو بہت محبت ہے حضرت امامؑ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ یہ گھوڑا اور تلوار کس کے لئے ہے انہوں نے کہا جان کے لئے تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ گھوڑا اور تلوار لینے کے لئے نہیں آیا ہے خدا تعالیٰ تمہاری جان طلب کرتا ہے نہ کہ گھوڑا اور تلوار اس کے بعد انھوں نے اسی وقت ترک دنیا کیا اور امام الاحرارؑ کی صحبت اختیار کی یہاں تک کہ ہمیشہ آنحضرتؑ کی صحبت میں تھے آنحضرتؑ کے بعد خلفا ذاتی مخصوص میں جن بشارات واضحہ سے ثانی عمر فاروق ماحی بدعت و فسوق مانے گئے اور حضرت امام علیہ السلام نے ان کو خلیفۂ ثالث گنا ہے اور بہت سی بشارتیں ان کے حق میں فرمائی ہیں **نقل** ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میراں سید محمود اور میاں سید خوندمیر دونو ذاتی ہیں اور ان دونو کے ساتھ والے ایک صفاتی ملک برہان الدین ہیں اور ملک مذکور کی ذات نیک صفات عالی درجات کی قابلیت ذاتی ایسی تھی کہ حضرت امامؑ بندگی میاں شاہ نظامؓ کو دریا نوش فرماتے تھے باوجود اس کے نقل ہے کہ ایک روز بندگی ملک برہان الدین اور بندگی میاں شاہ نظامؓ صحابی کرام امام علیہ السلام

چیزے گفتگو بود و مباحثہ نمودند بنا بر بندگی میاں شاہ نظام رضؓ می فرمودند کہ میاں برہان الدین ہشیار شوید کہ در دریا قدم می نہید بعدہٗ ملک برہان الدین رضؓ جواب با بندگی میاں شاہِ نظام رضؓ دادند کہ آرے میاں شاہِ نظام آنرا کہ شما دریا می دانید بندہ ہمچناں ہفت ہفت دریا یک نوش میکند لب بالا تر نمی گردد آخر الامر ایں مذاکرہ بسمعِ مبارک حضرت امامؑ رسید آنحضرتؑ فرمودند کہ آرے آنچہ میاں برہان الدین میگویند درست است میاں برہان الدین چنانچہ میگویند ہمچنان است نیز **نقلست** از ابنِ مہدی موعودؑ بندگی میراں سید محمود رضؓ در بابِ خلافت ملک مذکور بندگی میاں ابوبکر رضؓ را مکتوب می نوشتند کہ ملک برہان الدین در دیہ اقامت کردند چند نفر برابرِ ایشاں ہستند و مثلِ ایشاں ہستند و نیز **نقلست** از عالم اسرار اللہ ابن بندگی میاں خواجہ طٰہٰ اصحاب المہدی الموعودؑ اسمہٗ بندگی میاں ملکجیو مہری در بابِ تعریف و تاریخ ملک مذکور رضؓ می فرماید ابیات ؎

نیز ز خاصانِ گروہِ اخص
بود یکے رستہ ز قیدِ قفص
از حشمِ شاہ شجاعانِ دیں
کو ملک حجت و برہانِ دیں
بود چو آں شاہِ سلطانِ دیں
زاں علمش گشتہ بہ برہانِ دیں

کے وہ میاں کچھ گفتگو تھی باہم بحث کر رہے تھے۔ بنابریں بندگی میاں شاہِ نظامؓ فرماتے تھے کہ میاں برہان الدین ہوشیار رہو کہ دریا میں قدم رکھتے ہو یہ سنکر ملک برہان الدینؓ نے بندگی میاں شاہ نظامؓ کو جواب دیا کہ ہاں میاں شاہ نظام آپ جس کو دریا سمجھتے ہیں بندہ ایسے سات سات دریا کو ایک گھونٹ کرکے پی جاتا ہے اوپر کا ہونٹ تر نہیں ہوتا، آخر کار یہ گفتگو حضرت امامؑ کے گوشِ مبارک تک پہنچی تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہاں میاں برہان الدین جو کچھ کہتے ہیں درست ہے میاں برہان الدین جیسا کہتے ہیں ویسا ہی ہے نیز **نقل** ہے فرزندِ مہدی موعودؑ بندگی میاں سید محمودؓ سے کہ ملک مذکورؓ کی خلافت کے بارے میں آنحضرتؓ نے بندگی میاں ابوبکرؓ کے نام اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا تھا کہ ملک برہان الدین نے ایک قریہ میں اقامت کی ہے اور بھی چند اشخاص ان کے ساتھ ہیں جو انہی کے جیسے ہیں نیز **نقل** ہے عالمِ اسرار اللہ ابن بندگی میاں خواجہ طٰہٰؓ اصحاب مہدی موعودؑ سے جن کا نام بندگی میاں ملکجی مہری ہے ملک مذکورؓ کی تعریف اور تاریخ وفات اس طرح فرماتے ہیں ؎

(ترجمۂ ابیات)

ایک اور اخص جو مقتدا تھا
پنجرے سے جو نفس کے رہا تھا
تھا خدمتیِ شہِ شجاعاں
وہ حجتِ دیں، دیں کا برہاں
تھا شاہدِ شاہ دینؑ و منظور
برہان الدین سے نام مشہور

بود عمر را ایے باعلاء حق
آختۂ تیغ براعداء حق
منحرص بذل میدانِ عشق
صف شکنِ رزم عدوانِ عشق
از اثر صحبت آں مرد فرد
پیر جواں گشتہ و نامرد مرد
دعوت ارواح و درود و سلام
باد رساں بر دل و جانش مدام

آخر الامر بعد از وصال حضرت امیر ذوالکمال حبیب ذوالجلال خلافت ملک مذکور پنج سال ست در سنہ تسعمائۃ و خمس عشر از عالم فانی بدار بہ باقی انتقال فرمودند چنانچہ مہدی رضی اللہ عنہ می فرماید در تاریخ وفات ملک برہان الدین رضی اللہ عنہ ۔

شعر

زشش خلفاء خواص امام است
ملک برہان دین حق ذوالود
حضور صاحب التحقیق پردل
ہزار افسوس کاں مرد از جہاں شد
بجانش ہرچہ جز حق بد جمادی
جمادی آخرش زاں رحلت از خود
ز بعد رحلتش فرزند چوں وی
نکردہ مادر گیتی تو لد
وفا تاریخ یار خاص مہدی
بجاں پشمر کہ یار خاص او بُد

ہم راہے عمر علوے حق میں
تھا تیغ بکف عدو کے حق میں
میدان کا عشق کے وہ جانباز
اور دشمنِ عشق کا سرانداز
بوڑھے جو ملے جواں بنایا
نامرد کو مرد کر دکھایا
ارواح کی دعائیں اور سلامی
اس کے دل و جان پر دوامی

آخرکار حضرت امیر ذوالکمال حبیب ذوالجلالؑ کے وصال کے بعد ملک مذکور کی خلافت پانچ سال رہی ۹۱۵ھ میں اس عالم فانی سے دارالقرار باقی میں انتقال فرمایا چنانچہ مہدی رضی اللہ عنہ نے تاریخ وفات ملک برہان الدین رضی اللہ عنہ کی اس طرح فرمائی ہے ۔

(ترجمۂ ابیات)

چھ خلفاء خواصِ امامؑ سے ہے
ملک برہانِ دیں حق کا پیارا
بہادر صاحبِ تحقیق پُردل
گیا دنیا سے ہے مرد یکتا
تھا غیر حق سب اُسکے حق میں جامد
جمادی آخریں میں وہ سدھارا
گیا وہ بعد اُسکے اُسکے جیسا
کوئی فرزند گیتی نے نہ پایا
سُن اے دل تھا وہ یار خاصِ مہدی
ہے یار خاصِ او بُد سال اُس کا
۹۱۵

منجملہ نہصد پانزدہ سال از ہجرت رسول اللہؐ میشود ولہٗ ایضاً یقال فی النظم تاریخ او رضی اللہ عنہٗ

نظم

بُد از خلفاء خاص مہدی اے دوست
ملک برہانِ دینِ داعیِ حق
جماد است آخریں حیواں ازاں شد
جماد الآخر از خود ساعیِ حق
چو از خلفاش بُد تاریخ او زانست
کہ از خلفاء ہاد داعیِ حق

جملہ نوسو پندرہ سال ہجرت رسول اللہؐ سے ہوتے ہیں، نیز مہر علیؒ نے نظم میں ایک اور تاریخ آنحضرتؓ کی اس طرح فرمائی ہے ؎

(ترجمہ نظم)

تھا از خلفاء خاصِ مہدی اے دوست
ملک برہانِ دینِ داعیِ حق
جمادی آخریں ہے صاحبِ جان
اسی میں خود سے نکلا ساعیِ حق
تھا از خلفاءِ مہدیؑ اسکی تاریخ
کہو۔ خلفاء ہاد داعیِ حق

۹۱۵ھ

آنذات عالی درجات ستودہ صفات در ملک گجرات مدفون اند القصہ نیز براہل تمیز واضح بادکہ ملاقات ذات عالی صفات چہارم خلیفہ از امام علیہ السلام در ملک گجرات شدہ اعنی المبشر بلسان امام البر والبحر اسمہٗ بندگی ملک گوہر رضی اللہ عنہٗ ابتداء قصۂ ایشاں آنست کہ آنذات از ندماء خاص بادشاہ گجرات بودند وعلم کیمیا گری داشتہ وہم بگوش ایشاں از علماء زماں رسیدہ بود کہ مہدی بادشاہ مشرق و مغرب خواہد شد چونکہ ایشاں خبر ظہور حضرت امام البر والبحورؑ شنیدند بسیار خوشحال شدہ با حبیب ذو الجلال ملاقات کردہ در ہماں ساعت امام علی التحقیقؑ را از روئے صدق تصدیق آوردہ ترک دنیا فرمودہ صحبت

وہ ذات عالی درجات ستودہ صفات ملک گجرات میں مدفون ہے قصہ مختصر نیز اہلِ تمیز پر واضح ہو کہ ملاقات ذات عالی صفات چہارم خلیفۂ امام علیہ السلام کی بھی ملک گجرات ہی میں ہوئی جو امام البر والبحرؑ کی زبانِ مبارک سے مبشر ہوئے ہیں جن کا نام بندگی ملک گوہر ہے رضی اللہ عنہٗ ابتدا ان کے قصہ کی یہاں سے ہے کہ آنحضرتؓ بادشاہِ گجرات کے مصاحبینِ خاص میں سے تھے اور کیمیا گری جانتے تھے علماء زمانہ سے انھوں نے یہ بھی سنا تھا کہ مہدی علیہ السلام مشرق و مغرب کے بادشاہ ہوں گے جب انھوں نے حضرت امام البر والبحورؑ کے ظہور کی خبر سنی تو بہت خوشحال ہو کر حبیب ذو الجلال سے ملاقات کئے اسی وقت صدق و اخلاص سے امام علی التحقیقؑ کی تصدیق کی اور ترکِ دنیا کر کے امام الابرار علیہ السلام

امام الابرار اختیار کردند **نقلست** کہ بعد از
مدت در پیش خاتم ولایت عرض کردند کہ میرانجی
علماء میگویند کہ مہدی بادشاہ می شود خدام
دعوی بادشاہی بفرمایند بندہ استعداد دوازدہ
ہزار سوار از زین و لجام و خیمہ و طناب و میخ
ہر چہ درکار باشد حاضر کنم حضرت امیر علیہ السلام
تبسم کردہ فرمودند کہ بعد از اداراین استعداد
بندہ چکارمی کند کہ تا مہم سازی ایشان شود ملک
مذکور بحضور پر نور نور علی نور عرض کردند کہ میرانجی
بندہ علم کیمیا گری میدارد و آں سہ درخت
ہستند کہ اگر بر صد من مس گرم کردہ سہ قطرہ از
شیر آں درختہا بچکانند تمام زر خالص شود
و آں جوز ہندی کہ پر از کیمیا زیر بغل داشتہ
بودند بحضور آنحضرتؑ حاضر کردہ معلوم نمودند
بعدہٗ حضرت امام علیہ السلام در جواب ملک
گوہر عالی قدر فرمودند کہ میاں گوہر علماء را غلطی
شدہ است کہ میگویند مہدی بادشاہ می شود
آرے مہدی بادشاہ میشود ولی سرگین اسپاں
لید اسپاں نکشد یعنی بادشاہِ حقیقت کہ شاہی
او مشابہت با نبیاء و رسل دارد نہ کہ مشابہت
بادشاہی کفار اشرار مثل فرعون و نمرود بدکردار
و بخت نصر و شداد فجار **نقلست** کہ
حضرت امام البر و البحور بندگی ملک گوہرؒ را
فرمودند کہ چندیں مدت کہ در صحبت بندہ
ماندید اینچنیں کردید ہنوز بہت خود زیر بغل

کی صحبت اختیار کی **نقل** ہے کہ ایک مدت گذر نیکے
بعد انھوں نے خاتم ولایتؑ سے عرض کیا کہ میرانجی
علماء کہتے ہیں کہ مہدی بادشاہِ وقت ہوگا، لہذا
ملازمانِ والا دعویٰ بادشاہی فرمائیں تو یہ بندہ
بارہ ہزار سوار زین ولگام ڈیروں رسیوں میخوں اور
دیگر ضروری ساز وسامان کے ساتھ مہیا کردے گا
حضرت امیر علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا کہ اس سب
تیاری کے بعد بندہ کیا کرے جس سے ان کے کام بنیں
اور ان کی گزران ہو تب ملک مذکور نے حضور پر نور
نورٌ علیٰ نور میں عرض کیا کہ میرانجی بندہ علم کیمیا گری جانتا
ہے اور وہ تین درخت ہیں کہ اگر سو من تانبا گلا کر تین
قطرے ان درختوں کے دودھ کے اس پر ٹپکائیں تو
تمام کا تمام خالص سونا ہو جاتا ہے اور وہ اندرائن
کا خالی پھل جو کیمیاء کے سفوف سے بھرا ہوا اپنی بغل
میں رکھتے تھے آنحضرتؑ کے سامنے حاضر کئے اور
اس کا سب حال انھوں نے بتلایا اس کے بعد حضرت
امام علیہ السلام نے ملک گوہر عالی قدرؓ کے جواب میں
فرمایا کہ میاں گوہر یہ علماء کی غلطی ہے جو کہتے ہیں کہ
مہدی بادشاہ ہوتا ہے ہاں مہدی بادشاہ تو ہوتا
ہے لیکن گھوڑوں کا گوبر اور انکی لید نہیں کھینچتا یعنے
بادشاہ حقیقت کا ہوتا ہے اس کی بادشاہی انبیاء
و رسل کی بادشاہی سے مشابہت رکھتی ہے نہ کہ کفار
اشرار مثل فرعون و نمرود بدکردار اور بخت نصر اور شدادِ
فجار کی بادشاہی سے **نقل** ہے کہ حضرت امام
کائنات علیہ السلام نے بندگی ملک گوہرؒ سے فرمایا کہ

نہادید بنا بر آں ایشاں را از دائرہ بیروں کردند ایشاں ہمدراں ساعت رجوع بہ فرمودۂ آنحضرتؑ نمودہ بدست یک برادر آں جوزِ مذکور دادہ بحضورِ امام البرّ والبحرؑ فرستادہ عذر خواہی با انکسار بسیار آوردہ عرض کردند کہ ایں خطرۂ بادشاہی بر مہدی و داشتن کیمیا از ما گناہ شدہ است اگر حضرت میرانجی بہ بخشند خدائے تعالیٰ ہم بہ بخشد ایں جوز را ہر چہ در خاطر مبارک می آید بفرمایند بعدہٗ آنحضرتؑ آں جوزِ کیمیا را در چاہ انداختن فرمود کہ مبادا ازاں کیمیا کسے دیگر میل بطلب دنیا می کند و رجوع ایشاں قبول فرمودند **نقل** است کہ بندگی میاں سید سلام اللہؓ برائے امتحان صدق ملک گوہرؓ ازاں کیمیاءِ مذکور اندکے بر کرانۂ چاہ افتادہ بود در خانہ آوردہ و بر آفتابۂ مس گرم کردہ انداختند کہ بہ بینم ملک گوہر راست میگویند یا دروغ چہ می بینند کہ آں آفتابہ ہمہ زرِ خالص شد در پیش حضرت امام المحققین و امیر المتقین آوردہ عرض کردند کہ میرانجی از بندہ خیانت واقع شدہ است کہ اندکے کیمیاءِ ملک گوہر برائے امتحان صدق ایشاں برداشتہ بودم و آزمودم چنیں واقع شد حضرت امام البرّ والبحرؑ

اتنی مدت تک جو تم بندے کی صحبت میں رہے ایسا کیئے ابھی تک اپنا بت بغل میں لئے ہوئے ہو اسی بناء پر انکو آنحضرتؑ نے دائرہ سے باہر کیا انھوں نے اسی وقت آنحضرتؑ کے حکم پہ سر جھکا دیا اور ایک برادر کے ہاتھ جوزِ مذکور دیکر حضرت امامؑ کے حضور میں بھیجا اور نہایت عجز و انکسار کے ساتھ معافی مانگی کہ یہ ذاتِ مہدیؑ کے بادشاہ ہونے کا خطرہ اور کیمیا کی حفاظت کا گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے اگر حضرت میرانجی بخش دیں تو خدا تعالیٰ بھی بخش دے گا اور یہ کیمیا کا جوز حاضر خدمت ہے جو کچھ خاطر مبارک میں آئے اس کے بارے میں حکم دیں اس کے بعد آنحضرتؑ نے اُس کیمیاء کے جوز کو باؤلی میں ڈالنے کا حکم فرمایا کہ ایسا نہو کوئی دوسرا اس کیمیا کو لے کر طلبِ دنیا کی جانب مائل ہو جائے اور ان کے رجوع و توبہ کو آنحضرتؑ نے قبول فرمایا **نقل** ہے کہ بندگی میاں سید سلام اللہ نے امتحان ملک گوہر کی سچائی کا کرنے کے خیال سے اس کیمیاء کا ذرا سا سفوف جو باؤلی کے کنارہ پر پڑ گیا تھا گھر میں لاکر ایک تانبے کا آفتابہ گرم کرکے اس پر ڈالا یہ کہکر کہ دیکھوں ملک گوہر سچ کہتے ہیں یا جھوٹ تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ وہ آفتابہ تمام زرِ خالص بن گیا اس کو حضرت امام المحققین امیر متقینؑ کے حضور میں لاکر انھوں نے عرض کیا کہ میرانجی بندے سے ایک خیانت واقع ہوئی ہے کہ تھوڑی سی مقدار اس کیمیاء کی ملک گوہر کی سچائی کے امتحان کے لئے باؤلی کے کنارہ سے میں نے اٹھائی اور اس کو آزمایا تو یہ صورت پیش

درحق ملک گوہرؓ بشارت اظہر من الشمس والقمر داده فرمودند که امتحان صدق ایشان چه می بینید که گوہر گوہر است و مشقت ایشان که آں کیمیا را احمال کرده بودند آنہم حق تعالے قبول کرده است آں زر مذکور را سویت کرده دادند **نقلست** که حضرت امیر علیہ السلام حوالۂ ملک گوہرؓ آب گرم کرده بودند یک روز ہیزم مہیا نبود بنا بر چہار پائی که آنرا کھاٹ میگویند زیر آتش کرده آب گرم کردند حضرت میرانؑ فرمودند چرا سوختید ایشاں عرض کردند که میرانجی چوب حاضر نبود بعدۂ یک سویت زیادت کردند بنا بر ملک گوہرؓ بسیار بے شمار دلگیر شده گفتند که میرانجی طبیب حاذق اند مارا کم ہمت یافتہ چیزے نصیب دنیاوی زیادت فرمودند بعدۂ حضرت میرانؑ خود تشریف آورده تسلی بسیار فرمودند بشارت داده اند و نیز مشقت ملک گوہرؓ مشہور الاشہر است **نقلست** که سلطان النصیر بدر المنیر اولوالامیر میاں سید خوندمیرؓ درباب خلافت ملک گوہرؓ از حضرت امام نورؓ علی نورؓ نقل میکنند که آنحضرتؑ ملک مذکور را چہارم خلیفۂ خود شمرده اند و مدت خلافت ایشاں علیہ الرضوان بعد از امام علیہ السلام

آئی یہ سنکر حضرت امام کائناتؑ نے ملک گوہرؓ کے حق میں بشارت شمس و قمر سے روشن تر دیکر فرمایا کہ انکے صدق کا کیا امتحان کرتے ہو کہ گوہر گوہر ہے اور انھوں نے جو مشقت اس کیمیاء کو اٹھا رکھنے میں برداشت کی ہے اس کو بھی حق تعالیٰ نے قبول فرمایا ہے پھر اس زر مذکور کو آنحضرتؑ نے سب میں سویت کردیا **نقل** ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے ملک گوہر کے حوالہ پانی گرم کرنے کا کام کیا تھا، ایک روز لکڑیاں نہیں تھیں ملک مذکورؓ نے اپنی چارپائی جس کو کھاٹ کہتے ہیں توڑ کر جلادی اور پانی گرم کئے حضرت میرانؑ نے یہ دیکھکر فرمایا کہ تم نے چارپائی کیوں جلادی انھوں نے عرض کیا میرانجی لکڑیاں موجود نہیں تھیں اس کے بعد بوقت سویت آنحضرتؑ نے ایک سویت ان کو زیادہ مرحمت فرمائی جس کی بناء پر ملک مذکورؓ بہت رنجیدہ اور بیحد آزردہ خاطر ہوئے کہا کہ میرانجی طبیب حاذق ہیں مجھے کم ہمت پاکر آنحضرتؑ نے کچھ حصۂ دنیاوی میرے لئے زیادہ فرمایا اس کے بعد حضرت میرانؑ نے خود انکے پاس تشریف لاکر انکو بہت تسلی دی اور بشارت عطا فرمائی، نیز بندگی ملک گوہرؓ نے جو مشقت برداشت کی بہت مشہور ہے **نقل** ہے کہ سلطان نصیر بدر منیر اولوالامر میاں سید خوندمیرؓ نے ملک گوہرؓ کی خلافت کے بارے میں حضرت امام نورؓ علیٰ نورؑ سے نقل کی ہے کہ آنحضرتؑ نے ملک مذکورؓ کو اپنا چوتھا خلیفہ گنا ہے اور آنحضرت علیہ الرضوان کی خلافت کی مدت امام علیہ السلام کے بعد چار سال ہوئی بعد چار سال کے

چہار سال شد بعد از چہار سال وصال با حضرت ذو الجلال والجمال در ماه ذوالحجہ سنہ نہ صد و چہارده سال در شہر ٹھٹھہ روے نمود چنانچہ اصحاب مہدی موعود (مہری رضہ) دریں باب در دیوان خود می فرمود

ملک گوہر معدن ناب عشق
یک از شش وزیران آں شاه بود
چناں راسخ رای مہدی بدشش
کہ با کوه رسخش جہاں کاه بود
چو بودش حج اکبر کبریا
ازاں رحلتش اندراں ماه بود
چو بود آں زخلفاش تاریخ زاں
زخلفاء ادعوا الی اللہ بود

۹۱۴ھ

منجملہ نہصد و چہارده سال می شود در باب بشارات ایشاں نقلہاے بسیار است لیکن خیر الکلام بر سخن اختصار است دریںجا قصۂ ملاقات میاں حاجی مالی با حضرت حبیب لایزالی نقلست کہ میاں مذکور عارف عاشق طالب صادق ہمیشہ در طلب دیدار پروردگار متفحص و متجسس بودند ہر کسے کہ از علماء و فقہاء و مشائخ و فقراء را دیدند ہمیں سوال کردند کہ درمیان شما کسے ہست کہ ما را دیدار خدا نماید فاما ہیچ کس جواب ایشاں با صواب نگفت زیرا کہ نمودن دیدار پروردگار در دار

واصل بحق ذوالجلال والجمال ہوئے ماه ذی حجہ سنہ ۹۱۴ھ میں شہر ٹھٹھہ میں آنحضرت رضہ کی وفات واقع ہوئی چنانچہ اصحاب مہدی موعودؑ (مہری رضہ) نے اس بارے میں اپنے دیوان میں فرمایا ہے ؎

(ترجمۂ ابیات)

ملک گوہر معدنِ خاصِ عشق
چھ وزراء مہدیؑ میں اُن کا وجود
تھے جوں کوه راسخ بہ رائے امامؑ
جہاں ان کو تھا کاه ساں بے نمود
سدا چونکہ وه حجِ اکبر میں تھے
اسی ماه میں پائے دار الخلود
خلیفہ تھے مہدیؑ کے، تاریخ ہے
زخلفاءِ ادعوا الی اللہ بود

۹۱۴ھ

جملہ نوسو چوده سال ہوتے ہیں۔ آنحضرت رضہ کے حق میں بشارتوں کی نقلیں بہت ہیں لیکن خیر الکلام جو مختصر ہے اسی پر یہاں اکتفا کیا گیا ہے اور حضرت حبیب لایزالیؑ سے میاں حاجی مالی کی ملاقات کا قصہ اسی جگہ کا ہے

نقل ہے کہ میاں مذکور عارف عاشق طالب صادق ہمیشہ دیدارِ پروردگار کی طلب میں متلاشی اور متفکر تھے جب کسی عالم فقیہ مشائخ اور فقیر کو دیکھتے اس سے یہی سوال کرتے تھے کہ تمہارے درمیان کوئی ایسا بھی ہے جو ہمکو خدا کو دکھلا دے لیکن کوئی شخص ان کا جواب ٹھیک طور پر نہیں دیتا تھا اس لئے کہ دارِ دنیا میں خدا کو دکھلانا داعیِ ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ ابلا تا ہوں

دنیا بجز داعی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ کار ہر
کسے نیست آخرالامر ایشاں شنیدہ بودند
کہ کعبۃ اللہ را بیت اللہ میگویند در انجا
بروم و بدیدار اللہ تعالی مشرف شوم زیرا کہ
خانہ بجز صاحب خانہ نبود بنا بر قاصدِ حج بودند
دریں میاں یک روز در باغیچہ درکار باغ
مشغول بودند کہ شخصے بہیاتِ درویشے
دراں باغ پیدا شد ایشاں طالب حق بودند
باو ہمیں سوال کردند آں شخص جواب داد کہ
دیوانہ خدا نمودن کار ہر کسے نیست اگر طالب
صادقی برو ہمسایۂ باغ سید محمد خدا بخش
آمدہ اند و ایشاں خدا را نمایند ایشاں
درحال دو سہرہ و دو ہار مستعد کردہ استقبالِ
کردند چہ بینند کہ امام علیہ السلام در محافہ نشستہ
بودند و صحابہ گرداگرد محافہ می آیند ایشاں آمدہ
ہمیں سوال کردند کہ درمیان شما آں کدام
ذاتے است کہ خدا را بنماید آنگہ حضرت
ولایت پناہ بزبان دربار گوہر نثار فرمودند
کہ بیا بہ ہیں چونکہ ایشاں نزدیک
بدیدار مبارک حضرت امام الابرار
مشرف شدند گفتند کہ بس آنچہ مقصود
ما بود حاصل شد و آں ہر دو ہار و دو سہرہ
کہ آوردہ بودند قبول کردہ یک سہرہ و
ہار امام الابرار مشرف فرمودند یکے طالب
صادق لایزالی اعنی میاں حاجی مالی را رحمت

میں اللہ کی طرف بصیرت پر بلانے والے داعی) کے سوائے
ہر شخص کا کام نہیں ہے، آخرکار انھوں نے یہ سنا تھا
کہ کعبۃ اللہ کو بیت اللہ کہتے ہیں تو ارادہ کیا کہ میں
وہیں جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شرف حاصل
کروں گا کیونکہ کوئی گھر بغیر گھر کے مالک کے نہیں رہتا
اس بناء پر وہ حج کے ارادے میں تھے اسی اثناء
میں ایک روز وہ ایک باغیچہ میں درختوں کو پانی دینے
میں مصروف تھے ایک شخص فقیرانہ لباس میں اس
باغ میں دکھائی دیا یہ تو خدا کے طالب تھے ہی اس سے
بھی انھوں نے وہی سوال کیا اس نے جواب میں کہا کہ
اے دیوانے خدا کو دکھلانا ہر شخص کا کام نہیں ہے
اگر تو سچا طالب ہے تو جا اسی باغ کے قریب میں
سید محمد خدا بخش آئے ہوئے ہیں وہی خدا کو دکھلاتے ہیں
انھوں نے جب یہ بات سنی تو فوراً دو سہرے اور
دو ہار تیار کئے اور آنحضرت کی جانب چلے تو کیا
دیکھتے ہیں کہ امام علیہ السلام ایک پالکی میں سوار ہیں اور
حضرت کے اصحاب پالکی کے اطراف چلے آتے ہیں
انھوں نے نزدیک پہنچکر یہی سوال کیا کہ تمہارے درمیان
وہ کون ہیں جو خدا کو دکھلاتے ہیں اس وقت حضرت
ولایت پناہ نے اپنی زبان دربار گوہر نثار سے
فرمایا کہ آؤ اور دیکھو جب یہ نزدیک ہو کر حضرت امام
الابرار کے دیدار مبارک سے مشرف ہوئے تو
بول اٹھے کہ بس جو کچھ ہمارا مقصود تھا حاصل ہوا اور یہ
وہ دو نو ہار اور دونو سہرے جو یہ لیکر آئے تھے حضرت
نے قبول فرمائے ایک سہرا اور ایک ہار خود امام الابرار

کردند ایشاں را سہ روز حیات شدہ است
بعدہٗ ازیں عالم وفات شدند بنابر حضرت امام
علیہ السلام در حق ایشان فرمودند کہ ظرف خورد
بود گنجایش نداشت وباز فرمودند کہ طالب
صادق بود زود بمطلوب رسید و نیز ایشاں
را لقب حاجی فرمودند نام ایشاں دیگر بود
سبب حاجی گفتن آں بود کہ مرادِ حج ایشاں
درینجا حاصل شد نقلست بعد از دفنِ
ایشاں اک برادر از صحابۂ امام آخرالزماں
پس از چند روز بر قبر میاں حاجی مالی چہ می بینند
کہ گلہا کہ روز دفن بر قبر شاں نہادہ بودند ہمچناں
تروتازہ ماندہ اند ہیچ پژمردہ نشدہ اند آمدہ
بحضرت معلّیٰ خبر کرد حضرت امیرؑ فرمودند کہ
بروید قبر میاں حاجی را ہموار کنید کہ مبادا
مرداں پرستش می کنند و میاں حاجی درانجا کجا
است پشتِ ایشاں بر زمین نرسیدہ بود کہ
حق تعالیٰ قبول کردہ است ایشانرا با سبزی
محبت بود بنابر گلہا تازہ ماندہ قبر دور کنید
درینجا نقلہا در باب قصۂ تصدیق کردن صحابۂ
امام الابرار بسیار است لکن از خوفِ
الطناب قصدِ ما بر کلام ضروری و
اختصار است حاصل الامر بدیں طریق
از امام علی التحقیقؑ بسیار طالبانِ حق و
جویندگانِ ذاتِ مطلق بمقصود رسیدند
و بعین الراس و القلب حق را دیدہ

نے پہنا اور ایک طالبِ صادق لایزالی یعنی میاں حاجی مالی
کو رحمت فرمایا انکی حیات صرف تین روز ہوئی تلقین ہونے
کے بعد حالتِ جذبہ میں اِس عالم سے وفات پائے
بنا بریں حضرت امام علیہ السلام نے ان کے حق میں فرمایا
کہ ظرف چھوٹا تھا گنجائش نہیں رکھتا تھا (تجلّیِ الٰہی کی تاب
نہیں لا سکے) پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یہ طالبِ صادق تھے
جلد مطلوب کو پہنچے نیز آنحضرتؑ انکو میاں حاجی کا لقب
دیا ان کا نام اور ہی تھا انکو حاجی کہنے کا سبب یہ تھا
کہ انکو حج کی مراد اسی جگہ حاصل ہو گئی نقل ہے کہ
ان کے دفن کے بعد حضرت امام آخرالزماںؑ کے اصحاب
میں سے ایک برادر کا گذر چند روز کے بعد میاں حاجی
کی قبر پہ ہوا کیا دیکھتے ہیں کہ پھول جو بروزِ دفن ان کی
قبر پر ڈالے گئے تھے ویسے ہی تروتازہ ہیں ذرا بھی
کملائے نہیں انھوں نے آکر آنحضرتؑ کی خدمت معلّیٰ
میں یہ ماجرا بیان کیا، حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ جاؤ
میاں حاجی کی قبر کو زمین کے برابر کردو ایسا نہو کہ لوگ
پرستش کرنے لگیں میاں حاجی وہاں کہاں ہیں ان کی
پیٹھ زمین کو بھی نہ لگی تھی کہ حق تعالیٰ نے ان کو قبول
فرما لیا، ان کو چونکہ سبزی سے محبت تھی پھول تروتازہ
ہیں ان کی قبر مٹ دو۔ یہاں اور نقلیں دیگر اصحاب
امام الابرارؑ کے تصدیق کرنے کے بارے میں بہت ہیں
لیکن درازیِ عبارت کے خوف سے کلام ضروری پر
اختصار کا ہم نے ارادہ کیا ہے حاصل کلام اسی طریق سے
حضرت امام علی التحقیقؑ کے واسطہ سے بہت سارے
طالبانِ حق اور جویندگانِ ذاتِ مطلق اپنے مقصود کو

دار دنیا دیده اند **نقلست** روایتاً از
قاضی بڈھن حاکم احمد آباد قاضی گفت
آنزماں که میرانسید محمد در مسجد تاجخاں فرود
شده بودند قاضی مذکور شاگرد قاضی سلیمان
مخاطب اسلام خاں بودند چونکه قاضی مذکور
از شهر محمود آباد رواں شدند سوے احمدآباد
پیش اسلام خاں برائے وداع رفتند خان
مذکور گفت که حضرت میرانسید محمد در احمدآباد در
مسجد تاج خاں منزل فرموده اند شما اول بزیر
پاے مبارک مشرف شده سلام ایں کمینه عرض
کرده بعدهٔ هر جا که خوش آید بروید قاضی بر
گفتار خان مذکور بر در مسجد وقتِ زوال
رسیدند وآنجا قرار گرفتند بسبب ادب
حضرت میرانؑ را معلوم نکردند منتظر وقت
تا وقتِ ظهر شدند ناگاه دراں حال
شخصے بلباس شیخی بفرمانِ خداتعالیٰ آمده
قاضی را پرسیده گفت بیروں طلبید چیزے
سوالِ بینائی چشم سر می خواهم قاضی گفت
که ایں خیال بگذارید هیچ کس بدیں وجه
چیزے گفتن نتواند هر که اورا به بیند
مطیع و مسخر او گردد اگر ملاقات بخواهید
تا بوقت نماز بیروں خواهند آمد پابوسی بکنید
شیخ گفت که ما بزودی رفتن می خواهیم دریں
گفتگو قاضی و شیخ بودند ناگاه غیر وقت
آنحضرتؑ بیروں آمدند قاضی و شیخ هر دو

پہنچے چشم سر اور چشم دل سے حق تعالیٰ کو دار دنیا میں
دیکھ لیا **نقل** ہے روایت ہے قاضی بڈھن حاکم احمد آباد
کی کہ قاضی مذکور نے کہا کہ جس زمانہ میں میرانسید محمد تاجخاں
سالار کی مسجد میں اترے ہوئے تھے قاضی مذکور
شاگرد قاضی سلیمان المخاطب بہ اسلام خاں کے
تھے (جو محمود آباد میں رہتے تھے) جب قاضی مذکور
شہر محمود آباد سے احمد آباد جانے کے لئے نکلے تو
اسلام خاں سے رخصت حاصل کرنے کے لئے گئے
خانِ مذکور نے کہا کہ حضرت میرانسید محمد احمد آباد میں
تاجخاں سالار کی مسجد میں قیام فرما ہیں تم پہلے
آنحضرت کے مبارک قدموں کے پاس جاؤ اور قدمبوسی
سے مشرف ہو کر اس کمینہ کا سلام عرض کرو اسکے بعد
جہاں چاہو جاؤ قاضی بڈھن خانِ مذکور کے کہنے کے
مطابق حضرت میرانؑ کی قدمبوسی کے لئے گئے اور
بوقتِ زوال مسجد کے دروازہ پر پہنچے اور وہیں
ٹھیرے رہے اور بہ ادبا اپنے آنیکی اطلاع حضرت میرانؑ
کو نہیں دی وقت کے منتظر تھے تاکہ بوقتِ ظہر آنحضرتؑ
سے ملاقات کریں، یکایک اس دوران میں ایک شخص
مشائخانہ لباس میں بفرمانِ خداتعالیٰ آکر قاضی سے
آنحضرتؑ کا حال دریافت کیا اور کہا کہ آنحضرت کو
باہر بلاؤ چشمِ سر سے دیدار خدا کے بارے میں میں
کچھ پوچھنا چاہتا ہوں قاضی نے کہا کہ اس خیال سے
باز آؤ کوئی شخص اس صورت سے آنحضرتؑ سے
کچھ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا اگر ملنا چاہتے ہو تو
نماز کے وقت حضرت میرانؑ باہر تشریف لائینگے

پاے مبارک دیدہ متوجہ شدند امام علیہ السلام
بغیر پرسیدۂ شیخ از خود فرمودند کہ ببصیرۃ
اللہ تعالیٰ فی الدُنیا بہذا العین
واقعۃ بعدۂ بیان ثبوت رویت فرمودند
شیخ قبول کردہ منقاد شدہ رفت نیز
نقلست کہ روزے حضرت
امیر علیہ السلام براے غسل در جوے
احمد آباد نام سانبھرمتی می رفتند یک شخص
اجنبی غیر آشنا دید کہ در جوے بود اورا
فرمودند بیا بہ نشیں پشتِ ما بمالِ آنکس
آمدہ پشتِ مبارک بمالید انگہ آنحضرتؑ
میرانؑ فرمودند کہ تو بہ نشیں ما ہم پشتِ تو
بمالیم چونکہ دستِ مبارک بر پشتِ او
انداخت ہماں وقت اورا جذبۂ حق در
ربود و پردہ از پیشِ چشم او برخاست
عالم مغائبات معاینہ شد نقلست کہ
چوں در حضورِ پرنور اعلیٰ درگاہِ معلّٰی
ذکرِ فضیلت شیخ المشائخ مخدوم شیخ احمد
کھٹو'' کہ در سرکھیج عنقریب احمد آباد مدفون
اند ذکر گذشت فرمودند کہ پہلوانی کردہ با دھنگی
مشتی ایمان بردہ اند و نیز او را زاہد
فرمودند و در باب شاہ عالم'' کہ ولی کامل
ومکمل ہستند در باب اوشاں عاشق اللہ
فرمودند القصہ بعد از مدت قلت ظہور
حضرت خاتم ولایت امام البرّ والبحورہ

تب قدمبوسی کرو شیخ نے کہا کہ میں جلدی جانا چاہتا ہوں ابھی
گفتگو میں قاضی اور شیخ تھے کہ یکایک بے وقت آنحضرتؑ
باہر تشریف لائے قاضی اور شیخ دونو حضرت کے مبارک
قدموں کو دیکھکر متوجہ ہوئے امام علیہ السلام نے شیخ کے
سوال کے بغیر از خود فرمایا کہ ببصیرت اللہ دنیا میں ابھی
آنکھوں سے واقع ہے اس کے بعد آنحضرتؑ نے
رویت باری تعالیٰ کے ثبوت کا بیان فرمایا شیخ مذکور قبول
کر کے مطیع ہو کر گئے نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت
امیر علیہ السلام غسل کے لئے احمد آباد کی ندی میں جس کا
نام سانبرمتی ہے گئے تھے ایک شخص اجنبی کو جو جان
پہچان کا نہیں تھا آپ نے ندی میں دیکھا اس سے
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ادھر آ بیٹھ ہماری پیٹھ مل وہ
شخص آکر آنحضرتؑ کی پیشت مبارک کو ملا اسکے
بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ تو بیٹھ ہم بھی تیری پیٹھ ملینگے
جب حضرت نے اپنا مبارک ہاتھ اس کی پیٹھ پر رکھا
اسی وقت جذبۂ حق نے اس کو بیخود کر دیا اُس کی
آنکھوں سے پردہ اٹھا عالم غیب اس پر کھل گیا
نقل ہے کہ جب حضرت میراں علیہ السلام کے
حضور پرنور اعلیٰ درگاہِ معلّٰی میں شیخ المشائخ مخدوم
شیخ احمد کھٹو'' کی فضیلت کا ذکر آیا جو احمد آباد کے
قریب موضع سرکھیج میں مدفون ہیں تو حضرتؑ نے
فرمایا کہ پہلوانی کر کے دھنگے مشتی کے ساتھ ایمان سلامت
لے گئے ہیں۔ نیز انکو آنحضرتؑ نے زاہد بھی فرمایا اور
شاہ عالمؒ کے بارے میں جو ولی کامل ومکمل ہوئے
ہیں آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ ان کو آپ نے

در ولایت مذکور کما ظهور الشمس ظهور یافت
و کبکبۂ بسیار و غلغلۂ بے شمار افتاد که مردے
آمده است هر که او را می بیند از و نه به
علم بیشتر شود و نه مشیخت تواند کرد و نه اہلِ
دنیا کار دنیا تواند کرد هر یکے از خود می رود
و ترکِ دنیا می کنند و خلوت با ذکر حق میگیرند
هم دران زمان بسیار علماء ربانی و صلحاء
حقانی را در کشف معلوم شد که همیں
ذات مهدی آخر زمان است هنوز
آنذات دعوی کرات و مرات نکرده
بودند اگرچه علماء ربانی و صلحاء حقانی قابلیت
تمام یافتند و در کشف نیز معلوم
کردند که ایں ذات مهدی است
آخر زمان موعود الرحمان و لکن منتظر
دعوی بودند که رکنِ اصلی در ثبوتِ
مهدویت دعوی است چنانچه نبوت
دو رکن دارد یکے دعوے دوم
اظهار معجزه، نزدیک اہلِ استدلال
و نزدیک اہلِ بصائر نیز نبوت
دو رکن دارد یکے دعوی دوم قابلیت
یعنے اتصاف بصفات انبیاء و رسل
علیہم الصلاۃ ہمچناں مهدویت دو رکن
دارد زیرا چه در مهدویت و نبوت فرق
نام است و کار و مقصود یکے است
چنانچه فرق در نام معجزه و خارق العرض

عاشق اللہ فرمایا حاصل کلام تھوڑی ہی مدت کے بعد حضرت
خاتم ولایتؑ امام البر والبحرؑ کا ظہور شہر مذکور میں آفتاب
کی طرح ہو چکا بہت شہرت اور بیحد گڑبڑ مچ گئی کہ ایک
مرد آیا ہے کہ جو کوئی اس کو دیکھتا ہے نہ علم میں اس سے
آگے بڑھ سکتا نہ مشیخت اپنی قائم رکھ سکتا نہ اہلِ دنیا
کوئی شخص اپنے کسی کام پر برقرار رہ سکتا ہے ہر ایک
اپنے آپے سے باہر ہو جاتا ترک دنیا کرتا اور ذکر حق
کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے اسی زمانے میں
بہت سے علماء ربانی اور صلحاء
حقانی کو بذریعہ کشف معلوم
ہو چکا تھا کہ یہی ذات مہدیٔ
آخر زماں ہے ابھی اُس ذاتِ
پاک نے دعویٰ بہ تکرار نہیں فرمایا تھا
اگرچہ علماء ربانی اور صلحاء حقانی
نے بدرجۂ اتم قابلیت آپکی ذات میں پائی اور کشف
سے بھی معلوم کر لیا کہ یہی ذات مہدی آخر زماں موعودِ
رحماں ہے لیکن دعوے کے منتظر تھے کیونکہ رکنِ اصلی
ثبوتِ مہدیت میں دعویٰ ہے جیسا کہ نبوت دو رکن
رکھتی ہے ایک دعویٰ دوسرا اظہارِ معجزہ، اہلِ استدلال
صاحبانِ بصیرت کے نزدیک نبوت کے دو ہی رکن
ہیں ایک دعویٰ دوسرا قابلیت یعنے متصف ہونا
انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی صفات سے اسی طرح
مہدیت دو رکن رکھتی ہے اس لئے کہ مہدیت اور
نبوت میں نام کا فرق ہے کام اور مقصود دونو کا ایک
ہی ہے جیسا کہ نام کا فرق معجزہ اور خارق میں ہے

بعد از مدت آں خاتم ولایت بفرمان پروردگار
در مسجد تاجخاں سالار بحضور جماعت صحابہ
ذوالاخیار فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ میشود
کہ تو مہدی موعودی بستی مومناں آمنا وصدقنا گفتہ
منقاد شدند واضح باد کہ دعوی مہدویت کہ دوم
بار بفرمان حضرت کردگار واقع شد بعد ازیں
دعوی حیات آں حبیب ذوالجلال ہفت سال
شد کہ لفظ حدیث یعیش سبع سنین
صحیح شد و تاریخ ایں دعوی نہصد وسہ سال شدہ
بود چنانچہ ہمراں لفظ مبارک آنحضرت تاریخ
دعوی حق تعالیٰ اظہار می فرماید ایں است
انہ قال بامر اللہ عز وجل انا مہدی
الموعود ہجرہ تسعمائۃ وثلث سنۃ من
الہجرۃ النبی صلعم ان فی ذالک لآیات
قاطعات وشہادات واضحات علی
صدقہ کالشمس العیان فبای آیۃ
بینۃ وشہادات قاطعات تومنون
بہا فبای آلاء ربکما تکذبان

باب چہاردہم

دربیان موجب اخراج امام آخر زماں ہو المہدی
الموعود والہادی الی سبیل الرشاد از شہر المذکور
المسمی باحمد آباد نقلست دراں ہنگام
کہ امام علیہ السلام دراں جا قدم سعادت فرمودند
دریں ولایت بسیار خلائق وعلماء وصلحاء کہ
صاحب کشف وتقوی بودند علم ظاہری وکشف

الغرض ایک مدت کے بعد اس خاتم ولایتؑ نے بحکم پروردگار
مسجد تاج خاں سالار میں جماعت صحابۂ اخیار میں فرمایا کہ
حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے یہ سنکر
سب اہل ایمان نے آمنا وصدقنا کہا اور آنحضرتؑ کی
اطاعت اختیار کی، واضح ہو کہ یہ دعوی مہدیت دوسری
دفعہ جو فرمان حضرت کردگار سے واقع ہوا اس دعوے
کے بعد اس حبیب ذوالجلال کی حیات سات سال
ہوئی اس طرح لفظ حدیث یعیش سبع سنین (زندہ رہینگے
سات سال) صحیح ثابت ہوا اور اس دعوے کی تاریخ
۹۰۳ھ نوسو تین سال ہوئی چنانچہ آنحضرتؑ کے انہی
الفاظ مبارک سے حق تعالیٰ نے دعوے کی تاریخ ظاہر
فرمائی ہے مادۂ تاریخ یہ ہے انہ قال بامر اللہ عز
وجل انا مہدی الموعود اس کے جملہ عدد نوسو تین
ہوتے ہیں جو سال ہجرت نبی صلعم ہے بیشک اس بیان
میں قطعی نشانیاں اور واضح شہادتیں مہدیؑ کے صدق پر
ہیں جو آفتاب کی طرح عیاں ہیں پس اے منکرو اور
کس کھلی نشانی اور قطعی گواہی پر ایمان لاؤ گے دیکھو
فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

چودھواں باب

حضرت امام آخر الزماں مہدی موعود ہادی سبیل الرشادؑ
کے اخراج کے سبب کے بیان میں شہر مذکور مسمی احمد آباد
سے نقل ہے جس زمانہ میں کہ امام آخر الزماں علیہ السلام
نے قدم سعادت سے اس شہر کو مشرف فرمایا یہاں
کے بہت سے لوگ اور علماء وصلحاء جو صاحب کشف وتقوی
تھے اور علم ظاہری اور باطنی بدرجۂ کمال رکھتے تھے ان میں

باطنی بکمال داشتند و ہر یکے خورد و بزرگ
سر بر عتبۂ شریف نہادند الا دو سہ شقی بجد
مغلوب گشتہ دوزخی شدند بعد از معرفتِ
ذاتِ مہدی موعودؑ بمقتضاے ماعرفوا کفروا
بہ منکر شدہ بودند **نقلست** کہ روزے
چند متعلمان منکر در مجلس امام البر والبحور مہدی
موعودؑ آمدہ بودند و در خاطر ہر یکے چیزے
اندیشیدند و بطریق امتحان نشستند و حضرت
مہدی موعودؑ بدعوت خلق مشغول بودند ہمیں کہ
ایں منکراں نشستند حضرت مہدیؑ بایشاں التفات
کردہ فرمودند قل لا اقول لکم عندی
خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا
اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحیٰ
الیّ الآیہ منکراں متحیر وار رانستند و یقین
پنداشتند کہ ایں جواب ما است و تاثیر
جذب الی اللہ در دلِ ایشاں بمقدار سے
پدید آمد کہ بعد از فراغت مجلس در خود
آمدن نتوانستند و راہ خانہ ہم فراموش
کردند و در دل ایشاں گذشت کہ اسلام
این است و ماوراے ذالک ضلالت
پنداشتند بعد از زمانے ایں خطرہ را
ضلالت دانستند و آں ذات فائض فیوضات
را ساحر و کاہن نام نہادند و درمیان خلق ضال
و مضل نام کردند و اکثر جوانمرداں را مانع از
ملاقات شدند و می گفتند کجا می روید آں مرد

سے ہر ایک خورد و بزرگ نے اپنا سر اس آستانۂ مبارک
پر رکھدیا بجز دو تین بدبختوں کے جو حسد سے عاجز ہوکر
دوزخی ہوئے، ذات مہدی موعودؑ کی معرفت کی
صورتوں کے باوجود مطابق فرمانِ حق تعالیٰ نہیں پہچانا انھوں
نے اور اس کا انکار کیا منکر ہوگئے چنانچہ **نقل** ہے
کہ ایک روز چند متعلم جو منکرین سے تھے حضرت مہدی
موعودؑ کی مجلس میں آئے اپنے دلوں میں انھوں نے
کچھ سوچ لیا تھا اور آزمائش کے لئے بیٹھے تھے
حضرت مہدیؑ جو خلق اللہ کو دعوت الی اللہ کرتے ہیں
مشغول تھے جوں ہی کہ وہ منکرین آکر بیٹھے حضرتؑ
نے انکی طرف رُخ کیا اور یہ آیت پڑھی کہدے کہ میں تم
سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں
اور نہ غیب کی بات جانتا ہوں اور نہ یہ تم سے کہتا ہوں
کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں
جو مجھے وحی کی جاتی ہے تا آخر یہ سنکر اُن منکرین کو
سخت حیرت ہوئی انھوں نے یقین کے ساتھ جان لیا
اور سمجھ لیا کہ یہ ہمارا ہی جواب ہے اور اللہ کی طرف
کشش کی تاثیر ان کے دلوں میں اس درجہ رونما
ہوئی کہ اس مجلس سے فراغت پانے کے بعد
وہ اپنے میں نہیں رہ سکے اور گھروں کو جانیکے راستے
بھی بھول گئے اس وقت ان کے دلوں میں یہ بات
گذری کہ اسلام یہی ہے باقی جو کچھ ہے ضلالت ہے
پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد انھوں نے یہ بات جو
دل میں لائی تھی اسی بات کو ضلالت جانا اور ذاتِ
فائض فیوضات مہدی موعودؑ کو جادوگر اور کاہن کا نام

تاثیر ساحری دارد کہ بعد از دیدن روے
او دل بہ قرار نمی ماند و ہمہ کارہاے دنیاوی
ابتر می شود ھذا معجزۃ الانبیاء و
المرسلین قد ظہر فی ذات امام
العارفینؑ فقط الغرض چوں خلایق بسیار
از ہر قبائل بے شمار چہ علماء و فقہاء و
مشائخ و فقراء و سوداگراں و بعضے کاسباں
و چہ اہل افاضل و قوم اراذل از ہر قسمے علایق
پیری و مریدی و شاگردی از علماء و مشائخ
زمانہ گذاشتہ در ملازمت آستانۂ آنحضرت
سر تسلیم شدہ منقاد گشتند و ترک دنیا با ترک
ما سوی اللہ شدہ صحبت آنحضرتؑ اختیار
کردہ اند بنا براں دو جماعت کہ بزبان پیغمبر صلعم
بعداوت مہدی موعود از جہت زوال ریاست
مشتہر بودند مخالفت بے موجب و عداوت
ناحق کردند بعضے علماء غیر عامل کہ علماء السوء
می گویند و مشائخ جاہل کہ قطاع الطریق
خوانند قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء
المہدی فی وسط الزمان لایخالفہ
الا العلماء والفقہاء خاصۃ
لانہم لایبقی ریاستہم و فی
الفتوحات المکیۃ قال اذا خرج
ھذا الامام المہدی فلیس لہ عدو
مبین الا العلماء والفقہاء خاصۃ
لانہم لایبقی ریاستہم کما لایبقی

دیا اور خلق میں ضال و مضل کہنے لگے اور یہ نامردا کثر
جوانمردوں کو حضرتؑ کی ملاقات سے روکنے لگے اور
کہنے لگے کہ کہاں جاتے ہو وہ مرد جادوگری کی تاثیر
رکھتا ہے اس کا چہرہ دیکھنے کے بعد دل اپنی جگہ پر
نہیں رہتا دنیاوی تمام کام ابتر ہو جاتے ہیں یہ ہے
معجزۂ انبیاءؑ و مرسلین کا جو امام العارفینؑ کی ذات سے
ظاہر ہوا ہے فقط غرض یہ کہ جب بے شمار لوگ ہر
قبیلہ کے اور بے گنتی علماء فقہاء مشائخین فقراء اور
تاجر اور دیگر اہل کسب اعلیٰ طبقہ اور ادنیٰ طبقہ کے
ہر قسم کے علاقے پیری مریدی اور شاگردی علماء و مشائخین
سے چھوڑ کر آنحضرتؑ کے آستانہ کی ملازمت میں
اپنے سر جھکا دئے اور مطیع ہو گئے دنیا اور ما سوی اللہ
کو ترک کر کے آنحضرتؑ کی صحبت اختیار کئے بنا بریں
وہی دو گروہ جن کی دشمنی مہدی موعودؑ کے ساتھ ان کے
زوال ریاست کے باعث بزبان پیغمبر صلعم ثابت
ہو چکی تھی بلا وجہ مخالفت اور ناحق عداوت پر کمر بستہ
ہوئے بعض ان میں علماء بے عمل تھے جن کو علماء سوء
کہتے ہیں اور بعض مشائخین جاہلین تھے جن کو دین کے
رہزن کہتے ہیں چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جب مہدیؑ درمیانی زمانے میں آئیں تو ان کی مخالفت
خصوصاً علماء و فقہاء ہی کریں گے کیونکہ ان کی ریاست
باقی نہیں رہے گی اور فتوحات مکیہ میں مذکور ہے فرمایا
نبیؐ نے جب کہ یہ امام مہدی نکلے تو اس کا علانیہ دشمن
سوائے علماء و فقہاء کے خاصکر کوئی نہ ہوگا کیونکہ ان کی
ریاست باقی نہیں رہے گی جیسا کہ باقی نہیں رہے گی

ریاستہ الیہود والنصاریٰ الغرض
چون شاگردان علما و مریدان مشائخان
زمان رجوع بطرف خلیفۃ الرحمان کردہ وریاست
ہر دو جماعت محض للہ بجہت محبۃ اللہ بر باد
دادہ و لہٰذا ایک سوال بحضرت حبیب
ذوالجلال کردہ فرستادند کہ اگر منکوحۂ کسے
در حیات شوہر خود بے اجازت رفتہ شوہر دیگر
خواہد در شرع جائز است یا نہ آنحضرتؐ
در جواب شان فرمودند شما را مسئلہ شرعی فراموش
شد کہ در شرع چون است کسے دختر خود را
بہ عنین نکاح کردہ داد و او پوشیدہ
حال بود بعد از مدت تحقیق شد کہ او عنین
است در شرع تفریق کنند یا نکنند
و کالائے در بازار بامید سلامتی می خرند
اگر عیب شرعی در وے ظاہر شود آن عقد
بیع فاسد شود یا نمی شود واپس دہند
یا نمی دہند پس مقصود دینی از مقصود دنیا
کمتر نباشد خاصتاً مقصود دینی جائے
حاصل نشود پیوند نباید برید بیزار نباید شد
و مقصود دینی از جائے دیگر طلب نباید
کرد زہے طلب دین زہے طلب دیدار
خدا تعالیٰ زہے طلب عقبیٰ کہ در طلب
مقصود دنیاوی تفریق و بیزاری روا می
دارند و در حصول مقصود دینی روا نمی دارند
رحم اللہ من انصف نقلست

ریاست یہود و نصاریٰ کی الغرض جب علماء زمانہ کے
شاگردوں نے اور مشائخینِ وقت کے مریدوں نے
حضرت خلیفۃ الرحمان علیہ السلام کی طرف رجوع کیا اور ان
دونوں جماعتوں کے اقتدار کو انھوں نے محض اللہ
کے لئے اور اللہ کی محبت میں برباد کیا تو ان لوگوں
نے حضرت حبیب ذو الجلال کے پاس ایک سوال
کروایا کہ اگر کسی شخص کی منکوحہ اپنے شوہر کی زندگی
میں اس کے بے اجازت گھر سے جائے اور دوسرا
شوہر کرنا چاہے تو شرع میں یہ بات جائز ہے یا نہیں تو
آنحضرتؐ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ تم کو مسئلہ شرعی
یاد نہیں ہے کہ شرع میں کیا حکم ہے جب کہ کوئی شخص
اپنی لڑکی کسی نامرد کے نکاح میں دے اور اس کا
حال پوشیدہ ہو پھر ایک مدت کے بعد یہ ثابت ہو جائے
کہ وہ نامرد ہے تو شرع میں ان دونوں کو جدا کر دیتے
ہیں یا نہیں یا بازار سے کوئی چیز اس کے صحیح و سالم
ہونے کی امید پر خریدتے ہیں اگر عیب شرعی اس میں
ظاہر ہوتا ہے تو وہ عقدِ بیع فاسد ہو جاتا ہے یا نہیں
اس کو واپس کرتے ہیں یا نہیں پس دینی مقصود دنیاوی
مقصود سے کمتر تو نہیں ہوگا، خصوصاً مقصود دینی ہی
جس جگہ سے حاصل نہ ہو اس جگہ سے تعلق نہیں توڑنا
چاہیئے اور بیزار نہیں ہونا چاہیئے اور مقصود دینی دوسری
جگہ سے طلب نہیں کرنا چاہیئے واہ کیا اچھی طلب
ہے دین کی کیا اچھی طلب ہے دیدار خدا تعالیٰ کی اور
کیا اچھی طلب ہے آخرت کی بھلائی کی کہ دنیاوی
مقصود کی طلب میں تو تفریق و بیزاری کو جائز رکھتے ہیں

چوں علماء و مشائخ زماں کہ حاسد بخلیفۃ الرحماں شدہ بودند دریں معاملہ با آنحضرتؑ مقاومت نتوانستند و در باب دعوی مہدویت و ثبوت رویت با آنحضرتؑ ہیچ جواب ندانستند بنا بر اخراج امام الآفاقؑ اتفاق کردند بحضور سلطان محمود بادشاہ گجرات رفتہ محض از جہت رفتنِ ریاستِ خود کہ اذا جاء الحق و زھق الباطل می شود حکایت حضرت خاتم ولایت موصوف بصفات خاتم النبی صلعم میکردند کہ اکثر علماء و امراء و وزراء و خواتین و ملوک گجرات و شیخ زادگان و سپاہان و تمام لشکریان بہ سیدے کہ آمدہ است مرید می شوند و ترکِ دنیا کردہ در صحبت وی می آیند پس اگر ہمہ لشکر بادشاہ فقیر شود تا کارے مشکل می شود چراکہ گرداگرد گجرات میواسی اہمی قطاع الطریق کفار متمرد اشرار بسیار اند دیگر آنکہ میر سید محمد حقایق بیان می کنند و جائیکہ حقایق بیان میشود بادشاہ را و ملک را ضررے پیش آید بادشاہ گفت پس تدبیرِ ایں کار چہ باید کرد گفتند از شہر خود بیروں باید کرد آخر الامر چونکہ مردمانِ محمود بیگڑہ شرطِ ادب بجا آوردہ آنچہ پیغام اخراج بود با امامؑ رسانیدند

اور وہی مقصود کے حصول میں جائز نہیں رکھتے۔ اللہ رحم کرے انصاف والے پر **نقل** ہے کہ علماء و مشائخینِ وقت جو آنحضرت خلیفۃ الرحمٰنؑ کے حسد میں مبتلا تھے اس معاملہ میں آنحضرتؑ کا مقابلہ نہیں کرسکے اور مہدیت کے دعوے اور دیدار خدا کے ثبوت میں بھی آنحضرتؑ کو کوئی جواب نہ دے سکے تو اسی بناء پر انھوں نے امام الآفاقؑ کے اخراج پر اتفاق کیا سلطان محمود بادشاہ گجرات کے پاس جاکر محض اپنا اقتدار جاتا رہنے کے خوف سے کیوں کہ جب حق آیا تو باطل مٹ گیا کی صورت درپیش ہوتی ہے انھوں نے حضرت خاتم ولایتؑ موصوف بصفات خاتم الانبیاء صلعم کا حال یوں بیان کیا کہ اکثر علماء، امراء، وزراء، بیگمات اور گجرات کے شہزادے شیخ زادے سپاہیاں اور تمام اہل لشکر اس ایک سید سے جو آیا ہوا ہے مرید ہوتے جارہے ہیں بہت سارے ترک دنیا کر کے اس کی صحبت اختیار کر رہے ہیں اگر اس طرح بادشاہ کا تمام لشکر فقیر ہوجائے تو بڑی مشکل کا سامنا ہوگا کیونکہ گجرات کے چاروں طرف میواسی یعنے راہزن کفار سرکش اور اشرار بہت ہیں دوسری بات یہ ہے کہ میر سید محمد حقائق بیان کرتے ہیں اور جس جگہ اسرار حقیقت بیان ہوتے ہیں اس جگہ بادشاہ اور سلطنت کو نقصان پہنچتا ہے بادشاہ نے یہ فریاد سنکر کہا کہ پھر اس کام کی تدبیر کیا کرنی چاہیئے انھوں نے کہا اپنے شہر سے ان کو باہر کردینا چاہیئے آخر کار محمود بیگڑہ کے لوگ آنحضرتؑ کی خدمت میں آئے اور آداب بجا لاکر

کہ ازینجا پیشتر شوید حضرت امیر علیہ السلام فرمودند کہ چہ سبب کسانِ بادشاہ گفتند کہ علماء و مشائخ بہ بادشاہ گفتہ اند کہ سید محمود حقایق بیان می کنند بادشاہ را گران است آنحضرتؑ فرمودند کہ حقایق چنیں چیزے نیست کہ بر زبان بیاید ایں بے خبراں چہ دانند بندہ شریعت مصطفٰےؐ صلعم بیان میکند اگر حقایق بیان کنم شما سوختہ گردید بعدہٗ حضرت میراںؑ بفرمانِ حضرت رحمان از انجا رواں شدہ بہ موضع سولہ بناتیج دیہ است دراں مقام کردند **نقلست** کہ در دیہ مذکور از تاثیر پسخوردہٗ امام البر والبحرؑ چاہ تلخ شیریں شدہ است چنانچہ در دولت آباد عنقریب روضۂ سید محمد عارفؒ و نیز در ینجا قصۂ تصدیق و ملاقات بندگی میاں نعمتؓ واقع شدہ است **نقلست** کہ ایشاں از اکابران گجرات از قبیلۂ بنیانی بودند بسیار متمرد و خونریز و راہزن کہ ہر یک از شر و فتنۂ ایشاں پر حذر بودند روزے پسرِ حبشی را کشتند آں حبشی فریاد بہ بادشاہ رسانید و حقیقتِ اوّل کہ آزارِ مردماں بود معلوم کرد بادشاہ کسانِ خود را برائے گرفتن شاں فرستاد و ایں خبر بندگی میاں نعمتؓ را رسید بابست و پنج سوار گریختند

بادشاہ کا پیغام جو اخراج کے بارے میں تھا امامؑ کو پہنچایا کہ یہاں سے آپ آگے چلے جائیے حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ کیوں بادشاہ کے لوگوں نے کہا کہ علماء اور مشائخین نے بادشاہ سے کہا ہے کہ سید محمد حقائق بیان کرتے ہیں بادشاہ کے لئے یہ بات نقصان رساں ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حقایق ایسی چیز نہیں ہے جو زبان سے ادا ہو سکے یہ بے خبر کیا جانیں بندہ مصطفٰےؐ صلعم کی شریعت بیان کرتا ہے اگر حقایق بیان کروں تو تم جلکر خاک ہو جاؤگے اس کے بعد حضرت میراںؑ بفرمانِ حضرت رحمٰن وہاں سے روانہ ہوکر سولہ بناتیج نامی ایک قریہ میں پہنچے اور وہیں قیام فرمائے **نقل** ہے کہ قریۂ مذکور میں آنحضرتؑ کے پسخوردہ کی تاثیر سے ایک کھاری پانی کے کنوئیں کا پانی میٹھا ہو گیا جیسا کہ دولت آباد میں سید محمد عارفؒ کے روضہ کے قریب ہوا تھا نیز اسی جگہ کا قصہ ہے کہ بندگی میاں نعمتؓ کی آنحضرتؑ سے ملاقات ہوئی اور آنحضرتؑ کی تصدیق سے مشرف ہوئے **نقل** ہے کہ میاں نعمتؓ گجرات کے بڑے لوگوں میں سے اور بنیانی قبیلہ سے تھے، بہت سرکش، خوں ریز، راہزن ایسے تھے کہ ہر شخص ان کے فتنہ و شر سے ڈرتا تھا ایک روز انھوں نے ایک حبشی کے لڑکے کو مار ڈالا، حبشی نے بادشاہ سے فریاد کی اور اس سے قبل کے سب واقعات جو انکی مردم آزاری کے تھے بادشاہ کو سنایا، بادشاہ نے اپنے سپاہی ان کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجے یہ خبر جب بندگی میاں نعمتؓ کو پہنچی تو پچیس ۲۵ سوار اپنے ہمراہ

کسانِ بادشاہ ہم در پے ایشاں دویدند چوں نزدیک دیہ مذکور رسیدند آوازِ بانگ نماز حضرت میراں علیہ السلام بگوش میاں نعمت رسید بہ مصاحبانِ خود فرمودند بانگِ نماز شدہ است نماز ادا باید کرد اوشاں گفتند کسانِ بادشاہ برائے گرفتن ما در پے می آیند ہر حال باید گریخت میاں نعمت رضؓ از اسپ فی الحال فرود آمدہ بہ نماز مشغول شدند کہ سوارانِ بادشاہ رسیدند خدائتعالیٰ رنگ و ہیأتِ شاں از اوشاں تغیر نمود نشناختند پیشتر شدند میاں نعمت رضؓ کسانِ دیہ را پرسیدند کہ دریں جا بانگ نماز کہ گفت گفتند جماعتے متوکلاں فرود آمدہ اند میاں نعمت رضؓ چوں بحضرت میراں علیہ السلام ملاقات شدند آنحضرت علیہ السلام بغیر پرسیدہ فرمودند کہ بیائید میاں نعمت پر نعمت ایشاں و ہماں ساعت مرید شدہ تارکِ دنیا طالبِ مولیٰ گشتند وملک و املاک خود در راہِ خدا دادند و از جملہ مناہی تائب شدند و صحبت آنحضرتؑ اختیار کردند و ماضی ہمہ بسمع مبارک حضرتؑ گذرانیدند بنابر حضرت امیر علیہ السلام فرمودند کہ گناہ خدائتعالیٰ خدائتعالیٰ خود عفو خواہد کرد کہ غفور رحیم است اما گناہ خلق از خلق عفو باید کنانید میاں نعمت رضؓ در حال بحکم رضاءِ حبیب ذوالجلال نزد

لیکن وہاں سے فرار ہوئے بادشاہ کے سپاہی بھی انکے تعاقب میں نکلے جب میاں نعمت رضؓ قریۂ مذکور کے قریب پہنچے تو حضرت میراں علیہ السلام کے دائرے سے اذاں کی آواز میاں نعمت رضؓ کے کانوں میں پہنچی انھوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اذاں ہوچکی ہے نماز ادا کرنی چاہیئے اُن لوگوں نے کہا بادشاہ کے سپاہی ہم کو گرفتار کرنے کے لئے ہمارے پیچھے آرہے ہیں ہر حال یہاں سے بھاگنا چاہیئے میاں نعمت رضؓ فوراً گھوڑے سے اتر کر نماز میں مشغول ہوئے اتنے میں بادشاہ کے سوار بھی وہاں پہنچ گئے لیکن خدائتعالیٰ نے انکی رنگت اور شباہت ایسی بدل دی کہ وہ پہچان نہیں سکے آگے بڑھ گئے میاں نعمت رضؓ نے اس گاؤں کے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں اذاں کس نے کہی ہے انہوں نے کہا کہ ایک جماعت متوکل فقراء کی یہاں آئی ہوئی ہے یہ سنکر میاں نعمت رضؓ نے جب حضرت میراںؑ سے ملاقات کی تو آنحضرتؑ نے بغیر نام دریافت کرنے کے فرمایا کہ آؤ میاں نعمت تم نعمت سے معمور ہوا یہ اسی وقت مرید ہوکر تارکِ دنیا طالبِ خدا ہوئے اپنی ساری پونجی خدا کی راہ میں دیدی اور تمام گناہوں سے تائب ہوئے آنحضرتؑ کی صحبت اختیار کی اور سب قصہ ماضی آنحضرتؑ کے مبارک کانوں پر ڈالا اس بنا پر حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے خدائتعالیٰ کے جو گناہ کئے ہیں خدائتعالیٰ خود معاف فرمائے گا کہ وہ غفور و رحیم ہے لیکن خلق کے جو گناہ تم سے ہوئے ہیں انکو خلق سے معاف کروانا چاہیئے ،

خصمان آمدند اول بدرِ حبشی رفتند که پسرش را کشته بودند که خون خود بگیرد و چون آں حبشی دید که حال میاں نعمتؓ دگرگوں گشته و تغیر پذیرفته چشم گریاں و دل بریاں شده آں حبشی گفت که تو آں نعمت نیستی که از تو قصاص طلبم چوں شما ذاتِ خود برضاء خدا تعالیٰ سپردید من خون خود نیز برضاء خدا تعالیٰ بشما بخشیدم از اں جا وداع کرده بر درِ هر یکے دعوی داراں رفته خود را تسلیم کردند از زبانِ هر یک خدا تعالیٰ سخن معاف بر آورد چوں میاں نعمتؓ نزد حضرت امیر علیه السلام آمدند تا مادام در صحبت حضرت امامؑ مانده مبشر بودند نقلست که حضرت خاتم ولایتؑ نظیر خاتم رسالتؐ بر حکم فرمان ربّ العزت بندگی میاں شاهِ نعمتؓ را مقراضِ بدعت فرمودند و نیز می فرمودند که میاں نعمتؓ مردِ قلاش هستند و نیز نقلست که حضرت امیر الابرارؑ در حقِ میاں مذکور ایں بشارت بزبانِ هندی فرمودند

توں مجھ لوڑ نہ لوڑ ہوں تجھ لوڑنہار

معنی این است که تو مرا خواهی یا نخواهی مرا

میاں نعمتؓ اسی وقت حبیب ذوالجلالؑ کی رضا کے مطابق اپنے دعویداروں کے پاس پہنچے پہلے حبشی کے دروازے پر گئے جس کے بیٹے کو انھوں نے مار ڈالا تھا اس سے انھوں نے یہی کہا کہ اپنے خون کا بدلہ مجھ سے لے جب اس حبشی نے دیکھا کہ میاں نعمت کا حال دگرگوں ہوگیا اور ان کی کیفیت بالکل بدل گئی ہے تو اس کی آنکھیں بھر آئیں عشقِ الٰہی کی آگ میں اس کا دل بھی جلنے لگا اس نے کہا تم وہ نعمت نہیں ہو کہ جس سے میں قصاص طلب کروں جب تم نے اپنی ذات خدا تعالیٰ کی رضا کے حوالہ کردی تو میں نے بھی اپنا خون خدا تعالیٰ کی رضا میں تم کو بخش دیا وہاں سے رخصت ہو کر میاں نعمتؓ اپنے ہر ایک دعویدار کے پاس گئے خود کو اس کے حوالہ کیا تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک کی زبان سے معافی ہی کی بات نکلوائی اس کے بعد جب میاں نعمتؓ حضرت امیر علیہ السلام کے پاس آئے تو ہمیشہ حضرت امامؑ کی صحبت میں رہے اور بشارات پائے نقل ہے کہ حضرت خاتم ولایتؑ نظیر خاتم رسالتؐ نے بر بناءِ فرمان حضرت ربّ العزت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کو مقراضِ بدعت فرمایا، نیز آنحضرتؑ فرماتے تھے کہ میاں نعمت مردِ قلاش (فانی فی اللہ و باقی باللہ) ہیں نیز نقل ہے کہ حضرت امیر الابرارؑ نے میاں مذکورؓ کے حق میں یہ بشارت ہندی زبان میں فرمائی۔ (ترجمہ)

تو مجھے چاہے نہ چاہے میں ہوں تیرا خواستگار

معنی اس کے یہی ہیں کہ تو مجھے چاہے یا نہ چاہے میں

خواهنده ایم نیز **نقلست** که بوقت عنقریب
وصال حضرت حبیب ذوالجلالؑ کلاه از
سر مبارک خود به میاں نعمتؓ داده بشارت
فرمودند سنذکر تفصیلاً فی موضعها
انشاء الله تعالیٰ نیز **نقلست** که چوں
امام علیه السلام در موضع سوده فرود آمدند
که درمیان احمد آباد و پیراں پٹن است
در انجا یک پسر مخدوم زاده بدنبالِ
حضرت میرانؑ در راهِ خدا جذبه شده
آمد مادرِ آں پسر شوهر خود را گفت که
زود برو پیش سید محمد و پسر خود را بیاره
والا نه ما هم نخواهم ماند بعدهٔ پدر در
غصه آمده و از خانه بیروں شده گفت انشاء الله
سید محمد را همیں سخن گویم که پسراں مرداں را سخنِ
شیریں گفته می برید چه حاجت فرو خفتن است
بعد ازاں چه می بیند که حضرت امام علیه السلام
توحید بیان می کنند و خلق را سوے خدا تعالیٰ
می خوانند چوں آں مرد روے مهدیؑ دید
همه حکایت که در خاطر خود اندیشیده بود
فراموشش شد با توجه به نشست دراں
حال یک مرد شیرینی در طبق آورده گذرانید
فرمودند سویت کرده بدهید بعدهٔ حصهٔ
امامؑ هم یک پاره پیش امامؑ آورده امامؑ
از دستِ خود گرفته بر زانوی خود داشتند
بعد از چند ساعت یک مرد پاره ملتمکر

تجھے چاہنے والا ہوں نیز **نقل** ہے کہ حضرت حبیب
ذوالجلالؑ نے اپنے وصال سے تھوڑی دیر پہلے
اپنے سر مبارک کی ٹوپی میاں نعمتؓ کو عطا فرماکر بشارت
عطا کی جس کا تفصیلی بیان ہم اس کے موقع پر کرینگے
انشاء اللہ تعالیٰ نیز **نقل** ہے کہ جب حضرت امام
علیہ السلام موضعِ سودہ میں اُترے ہوئے تھے
جو احمد آباد اور پیراں پٹن کے درمیان واقع ہے تو
وہاں ایک مخدوم زادہ خدا کی راہ میں حضرت میرانؑ
کے پیچھے حالتِ جذب طاری ہوکر آیا اس کی ماں نے
اپنے شوہر سے کہا کہ جلد جاؤ اور سید محمد کے پاس سے
اپنے لڑکے کو لے آؤ ورنہ میں بھی نہیں رہونگی یہ سنکر
لڑکے کا باپ غصہ ہوا اور گھر سے یہ کہکر نکلا کہ انشاء اللہ
سید محمد سے یہی کہوں گا کہ آپ جو لوگوں کے بچوں کو
میٹھی میٹھی باتیں کہکر لے جاتے ہیں کیا انکو لیجا کر
آپ بیچنا چاہتے ہیں اس کے بعد وہ کیا دیکھتا ہے
کہ حضرت امام علیہ السلام توحیدِ الٰہی کا بیان فرمارہے
ہیں اور خلق کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں جب اُس
مرد نے حضرت مہدیؑ کا چہرہ مبارک دیکھا جو کچھ
اپنے دل میں سوچا تھا سب بھول گیا اور حضرتؑ کی
طرف متوجہ ہوکر بیٹھ گیا، اتنے میں ایک شخص نے
مٹھائی طبق میں لاکر پیش کی حضرتؑ نے فرمایا سویت
کردو، تقسیم کرنے والے صحابی نے آنحضرتؑ کے
حصہ کا ایک ٹکڑا مٹھائی کا آنحضرتؑ کے روبرو
حاضر کیا حضرت امامؑ نے اپنے ہاتھ سے لیکر اُسے اپنے
زانو پر رکھ لیا، اس کے کچھ دیر بعد ایک شخص نے

آوردہ فرمودند سویت کنید بعدہٗ حصۂ امامؑ ہم
بحضورِ آنحضرتؑ آوردند بعدہٗ قسمتِ شیرنی
کہ اول رسیدہ بود کسے را عطا کردہ فرمودند
کہ مومن ذخیرہ نہ کند آں مرد کہ سخن بےادبی
اندیشیدہ بود آنچناں جاذب شد کہ گریہ را
تحمل کردن نتوانست بعدہٗ امامؑ باہمہ
کس وداع کردہ سوار شدند و آں پسر
مذکور از پدر خود گریختہ پیش اسپ امامؑ
استاد و ہر طرف کہ می آید پسر می گریزد بعدہٗ
پدر گفت کہ اے پسر چرا می گریزی ما ہم
ازیں قدم مبارک چناں جاذب شدیم
کہ آں وعدہ کہ با مادرِ تو کردہ بودیم ادا نمی
شود ازیں پائے مبارک ما ہم علیحدہ
نخواہیم شد بعد ازاں مردِ مذکور دنیا ترک
کردہ صحبتِ آنحضرتؑ اختیار نمود و
منکوحۂ خود را گویانید کہ ازیں پائے
مبارک ما ہم علیحدہ شدن نتوانم اگر غرض
باشد بیائید والا نہ اختیارِ شما بدست
شما ذکر فی التمہید قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر
اتدری ما غمی و فکری والی ای
شیٔ اشتیاقی فقال اصحابہ خبرنا
یا رسول اللہ لغمک و فکرک
والی ای شیٔ اشتیاقک قال آہ واہ
شوقا الی لقاءِ اخوانی یکونون من

گگنے کے ٹکڑے لائے آنحضرتؑ نے ان ٹکڑوں کو
بھی سویت کروا دیا اس تقسیم میں بھی آنحضرتؑ کا حصہ
آنحضرتؑ کے حضور میں لایا گیا تو پہلی مٹھائی کا حصہ
جو پہنچا تھا اس کو حضرتؑ نے کسی کو دیدیا اور یہ فرمایا
کہ مومن ذخیرہ نہیں کرتا، اس بات کے سننے سے
اس مرد پر جو بے ادبی کا کلام سوچکر آیا تھا ایسی جذبہ کی
حالت طاری ہوئی کہ رونے لگ گیا اور اپنے آنسوؤں
کو تھام نہ سکا، اس کے بعد حضرت امامؑ سب کو رخصت
کر کے سوار ہوئے تو وہ لڑکا جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے
اپنے باپ سے بھاگ کر حضرتؑ کے گھوڑے کے
سامنے کھڑا ہو گیا جدھر باپ اس کی طرف آتا ادھر
سے وہ بھاگتا تھا اس کے بعد باپ نے کہا کہ اے
بیٹا تو کیوں بھاگتا ہے میں بھی اس قدم مبارک
کو دیکھکر ایسا بے خود ہو گیا ہوں کہ جو وعدہ میں نے تیری
ماں سے کیا تھا پورا نہیں کر سکتا اب ہم حضرتؑ
کے مبارک قدموں سے علیحدہ نہیں رہینگے اس کے
بعد شخصِ مذکور نے ترک دنیا کیا اور آنحضرتؑ کی صحبت
اختیار کی اور اپنی زوجہ کو کہلا بھیجا کہ میں حضرت امامؑ کے
قدم مبارک سے علیحدہ نہیں ہو سکتا، اگر تمکو مجھ سے
غرض ہے تو آؤ ورنہ تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ
ہے۔ کتاب تمہید میں مذکور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا اے ابوذر کیا تم جانتے
ہو مجھے کس بات کا غم ہے اور میری فکر کیا ہے اور
مجھے کس چیز کا اشتیاق ہے یہ سنکر آپکے اصحاب نے
عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں خبر دیجئے کہ آپکو کس بات

بعدی شانہم کشان الانبیاء وہم عند اللہ بمنزلۃ الشہداء یفرون من الاباءِ والامہات والاخوان والاخوات والابناء والبنات لابتغاءِ مرضات اللہ تعالیٰ وہم یترکون المال للہ و یذللون انفسہم بالتواضع لا یرغبون فی الشہوات و فضول الدنیا الحدیث در شمائل الاتقیاء میگوید کہ صحابہ پرسیدند کہ یا رسول اللہ آنہا کے آیند فرمود چہار صد و پانصد سال یعنی نہصد سال قد صح ذالک فی زمان المہدی بالمشاہدۃ کما قال علیہ السلام فاعلم ایہا المصدق درینجا نقلہا بسیار است فاما خیر الکلام ما قل براختصار است ان فی ذالک لآیات بینات و شہادات قاطعات علی صدق امام آخر الزمان فبای آیۃ بینۃ و شہادۃ قاطعۃ بعدہا تؤمنون بہا فبای آلاء ربکما تکذبان

باب پانزدہم

درمیان آمدن محبوب الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام در پیران پٹن کہ خلاصہ گجرات است

کا غم ہے اور کیا فکر ہے اور کس چیز کا آپکو اشتیاق ہے تو آنحضرتؐ نے فرمایا آہ مجھے شوق اپنے بھائیوں کی ملاقات کا ہے جو میرے بعد ہونگے ان کی شان انبیاءؑ کی شان ہوگی اور وہ اللہ کے پاس شہیدوں کے مقام والے ہونگے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی طلب میں باپ ماں، بھائی، بہنوں، بیٹوں اور بیٹیوں سے بھاگیں گے وہ اپنی دولت ذریعۂ معیشت اللہ کے واسطے چھوڑے رہینگے اپنے آپکو تواضع سے حقیر کئے رہیں گے نفسانی خواہشات ونیاوی لغویات کی طرف راغب نہونگے الخ شمائل الاتقیاء میں اسی حدیث کے ضمن میں مذکور ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ وہ لوگ کب آینگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا چارسو اور پانچ سو سال۔ یعنے نوسو سال، اس کی صحت حضرت مہدیؑ کے زمانہ سے ہوچکی جو بات نبیؐ نے فرمائی تھی مشاہدہ میں آگئی ہیں معلوم کر اے مصدق کہ اس جگہ کی نقلیں بہت ہیں لیکن خیر الکلام قلیل کی بنا پر اختصار سے کام لیا گیا ہے بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں امام آخر الزمان علیہ السلام کے صدق پر موجود ہیں۔ پس اے قبول نہ کرنے والو اور کس روشن نشانی اور قطعی گواہی پران شہادتوں کے بعد ایمان لاؤ گے دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

پندرھواں باب

حضرت محبوب کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہر پیران پٹن آنیکے بیان میں جو تمام گجرات کا خلاصہ ہے

وبشارات آں وقصہ تصدیق امام علی التحقیق
ہو الصدیق بجمیع الدلائل الوثیق اعنی ولواء الامر
بدرالمنیر سلطان نصیر بندگی میانسید خوندمیر رضہ
فاعلم ایہا المصدق در شہر نہروالہ عشق
حوالہ یعنی پیراں پٹن حضرت امام البر والبحر
برلب حوض خان سرور عنقریب فرود آمدند
آں شاہنشاہ محبوب الالہ قبلہ گاہ شش دہ ماہ
اقامت کردہ اند اکثر مردمان خاص وعام
سر بر جبۂ شریف امام علیہ السلام نہادہ
تصدیق آنحضرت م بصدق ویقین کردہ اند
سنذکر فی موضعہا انشاء اللہ
تعالیٰ نقلست کہ دراں زمان بندگی
شاہ رکن الدین مجذوب علیہ الرحمۃ
والرضوان در شہر نہروالہ عشق حوالہ
ساکن بودند ایشاں را بکشف باطنی معلوم شد
پیش از آمدن حضرت امیر علیہ السلام جامہ
طلبیدہ پوشیدند کہ ہمیشہ برہنہ بودند و
چوں وقتیکہ محافہ حضرت امیرؑ عنقریب
ایشاں رسید استقبال حضرت حبیب
ذوالجلال آمدہ بسیار عذرخواہی کردہ حی فرمودند
کہ مرد دین وائے قلعۂ دین خوش آمدی
صفا آوردی حضرت امیر علیہ السلام بگوشۂ
چشم مبارک نوازش فرمودند فاما التکلم
نکردند چونکہ بایشاں وداع کردند
ایشاں بدست خادماں چندصد نان و

اور اُن بشارتوں کے بیان میں جو اُس ملک کو آنحضرتؑ
کی زبانی ملی ہیں اور اسی باب میں قصہ ہے امام علی التحقیقؑ
کی تصدیق سے صدیق بہمہ دلائلِ وثیق اولوا الامیر بدر
منیر سلطان نصیر بندگی میانسید خوندمیرؓ کے مشرف
ہونے کا، پس جان اے مصدق کہ شہر نہروالہ عشق حوالہ
یعنے پیراں پٹن میں حضرت امام کائناتؑ خاں سرور
کے حوض کے کنارے اس کے قریب ہی اترے ہوئے
تھے، اُس شاہنشاہ محبوب الٰہ قبلہ گاہ نے اٹھارہ
مہینے وہاں قیام فرمایا وہاں کے اکثر خاص وعام نے
امام علیہ السّلام کے آستانۂ عالیہ پر سر رکھا اور صدق و
یقین کے ساتھ آنحضرتؑ کی تصدیق کی یہ ذکر تفصیل
کے ساتھ برمحل آگے ہم کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ نقل
ہے کہ اُس زمانہ میں بندگی شاہ رکن الدین مجذوب
علیہ الرحمۃ والرضوان شہر نہروالہ عشق حوالہ میں ساکن تھے
ان کو کشفِ باطنی سے حضرت مہدیؑ کی آمد کا حال معلوم
ہو چکا تھا انھوں نے حضرت امیر علیہ السّلام کے انکی
طرف آنے سے قبل کپڑے منگوا کر پہن لئے کیونکہ وہ
ہمیشہ ننگے رہا کرتے تھے جس وقت حضرت امیرؑ کی
پالکی ان کے قریب پہونچی تو یہ حضرت حبیب ذوالجلالؑ
کے استقبال کو آئے بہت عاجزی اور عذر کا اظہار
کیا اور فرمائے کہ اے مرد دین اور اے قلعۂ دین آپکی
آمد بہت خوب ہوئی آپ صفائی لیکر آئے یہ سنکر
حضرت امیر علیہ السّلام نے گوشۂ چشم مبارک سے
نوازش کی نظر فرمائی لیکن اُن سے آنحضرتؑ نے
کوئی بات نہیں کی جب انکو چھوڑ کر گذرے تو انھوں نے

کیلہ فرستادہ بودند چونکہ بحضور معلیٰ گذرانیدند
حضرت امیرؑ فرمودند کہ قسمت کردہ بدہید
گفتند چگونہ بدہیم فرمودند چنانچہ شاہ رکن الدین
قسمت کردہ فرستادہ اند یعنے یک نان
ویک موز کہ اوشان شمردہ فرستادہ اند
آخر الامر تمام کسانرا ہماں مقدار کہ فرستادہ
بودند رسید نہ زیادہ شد نہ کم در باب
ایشاں حضرت امام آخر زمانؑ فرمودند کہ
در لوح محفوظ می بینند ومی گویند
نقلست کہ بعد از وفات ایشاں فرمودند
کسانیکہ در زمانۂ شاہ رکن الدین بودند و
حق را تحقیق نہ کردند ایشاں را حق تعالیٰ
خواہد پرسید کہ شما در زمانۂ رکن الدین بودید
چرا حق را تحقیق نہ کردید و نیز در حق ایشاں
فرمودند کہ شاہ یکے آمد و یکے شاہ رفت
قصۂ شہادت دادن مہدویت شاہ
مذکور مشہور الاشہر است سنذکر فی
محلہا انشاء اللہ تعالیٰ نقلست
ملا معین الدین نیز مہمانی فرستادہ قبول نہ
کردند فرمودند اول حق را منقاد شو القصہ
فاعلم ایہا المصدق از زبان امام پیغمبر
صفات چند بشارات واضحات در حق
ملک گجرات وارد شدہ است خصوصاً یکے
آنکہ چوں امام البر والبحر در شہر پیراں پٹن
برلب حوض خان سرور قدم سعادت آوردہ

اپنے خادموں کے ہاتھ سے کئی سو روٹیاں اور موز بھیجے
جب وہ حضورِ معلیٰ میں لائے گئے تو حضرت امیرؑ نے
فرمایا کہ تقسیم کردو صحابہؓ نے کہا کس طرح دیں فرمایا اسی طرح
جس طرح کہ شاہ رکن الدین نے حصے کر کے بھیجے ہیں
یعنے ایک ایک روٹی اور ایک ایک موز کیونکہ انھوں نے
گن کر ہی بھیجا ہے آخر کار تمام اشخاص کو وہی مقدار
جو انھوں نے بھیجی تھی پہنچ گئی نہ زیادتی ہوئی نہ کمی ۔
ان کے باب میں حضرت امام آخرالزماں علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ وہ لوح محفوظ کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں
نقل ہے کہ انکی وفات کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام
نے فرمایا جو لوگ شاہ رکن الدین کے زمانہ ہوشیاری
میں تھے اور حق کی تحقیق ان سے نہیں کئے ان کو
خدا تعالیٰ پوچھے گا کہ تم رکن الدین کے زمانہ میں تھے
تم نے حق کی تحقیق کیوں نہیں کی، نیز ان کے حق میں آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ ایک شاہ آیا اور ایک شاہ گیا ، اور
شاہ مذکور کا حضرت مہدیؑ کی مہدویت کی گواہی دینے
کا قصہ بہت مشہور ہے قریب میں برمحل ہم اس کا ذکر
کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ نقل ہے کہ ملا معین الدین
نے بھی حضرت امامؑ کی خدمت میں مہمانی کا کھانا بھیجا
تھا لیکن آنحضرتؑ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ پہلے حق
کی اطاعت کر۔ حاصلِ کلام جان اے مصدقؓ کہ حضرت
امام پیغمبر صفاتؑ کی زبان سے چند بشاراتِ واضحہ
ملکِ گجرات کے حق میں وارد ہوئے ہیں خصوصاً ایک
یہ کہ جب اُس امام بر و بحرؑ نے شہر پیراں پٹن میں خان سرور
کے حوض کے کنارے پر قدم سعادت لایا تو فرمایا کہ اس جگہ

فرمودند کہ در ینجا بوے ایمان می آید و بشارت دوم آنکہ فرمودند عشق از جونپور برخاست و گجرات برداشت و سوم آنکہ فرمودند ملک گجرات کان عشق است و بشارت چہارم آنکہ فرمودند در تمام ملکہا مثلِ گجرات چون نگینہ در انگشتری باشد بشارت پنجم آنکہ فرمودند کہ این گجراتیان مارا رنجانیدہ اند ہرچند کہ از طرف حق تعالیٰ دادہ می شود بس نمی کنند فاعلم ایہا المصدق چنانچہ وند آیت محمد رسول اللہ و الذین معہٗ، تعمیما مراد جملہ اصحاب است فاما غرض بجہت صدیق اکبر است رضہ ہمچنان درین بشارات از امام الکائنات تعمیما مراد آن جمیع اصحابِ مہدیؑ اند کہ گجراتی اند فاما خصوصًا بدلائلِ منیر مراد صدیق مہدی از ذات میاں سید خوندمیرؓ است کہ موصوف بصفات امام الکائنات است القصہ ابتداء و انتہاء قصۂ تولد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ تا ملاقات با ذات امام پیغمبر صفات علیہ الصلوٰۃ و معاملۂ قتال بمنقولات الاجلال در رسالۂ المسمیٰ مجمع الفضائل الصدیق منبع الدلائل التحقیق آوردہ شدہ است فاما از روئے اختصار سبب ملاقات امام الابرارؑ و تصدیق کردن صدیق و بشارات صاحب تحقیق درینجا گفتہ می شود انشاء اللہ تعالیٰ فاعلم ایہا المصدق

ایمان کی بو آتی ہے اور دوسری بشارت یہ کہ آپ نے فرمایا عشق جونپور سے اٹھا اور گجرات نے اس کو جھیل لیا تیسری بشارت یہ کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ملک گجرات کانِ عشق ہے اور چوتھی بشارت یہ کہ آنحضرتؑ نے فرمایا تمام ملکوں میں گجرات مثل نگینہ کے ہے انگوٹھی میں پانچویں بشارت یہ کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ان گجراتیوں نے ہم کو تھکا دیا ہرچند حق تعالیٰ کی طرف سے ان کو دیا ہی جاتا ہے یہ بس نہیں کہتے پس جان اے مصدق کہ جس طرح آیت محمد رسول اللہ والذین معہٗ تا آخر یعنی والذین معہٗ سے مراد بالعموم جملہ اصحاب ہیں لیکن خصوصًا صدیق اکبرؓ کے لئے اس کا نزول ہوا ہے اسی طرح امام کائناتؑ کی ان بشارتوں میں بھی بالعموم وہ تمام اصحابِ حضرت مہدیؑ جو گجراتی ہیں شامل ہیں لیکن خصوصًا بدلائلِ منیر مراد صدیق مہدی ذات میاں سید خوندمیرؓ سے ہے جو موصوف تمام صفات امام کائنات سے ہے، خلاصۂ کلام یہ کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے تولد کا قصہ ابتداء سے انتہا تک یعنی ذات امام پیغمبر صفات علیہ الصلوات سے ملاقات اور معاملۂ قتال جلیل القدر منقولات سے رسالۂ مسمیٰ بہ مجمع الفضائل الصدیق منبع الدلائل التحقیق میں لایا گیا ہے لیکن مختصر طور پر امام الابرارؑ سے ملاقات کا سبب اور اس صدیق کی تصدیق اور اس صاحبِ تحقیق کے حق میں جو بشارتیں آئی ہیں یہاں بھی بیان کی جاتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ پس جان اے مصدق کہ باپ دادا بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے عالی مراتب

آباء و اجداد بندگیمیانسید خوندمیرؓ سادات عظام زماں و افاضل کرام جہان بودند از نسل امام موسیٰ کاظمؓ و ایں فقیر را از روے تحقیق سماع است کہ کرسی بندگی میاںؓ بدہمی کرسی حضرت میرانؑ یکے می شود یعنے بہ میرانسید اسمٰعیلؒ و اجداد حضرت میرانؑ و بندگی میاںؓ از ولایت سمرقند و بخارا بطرف ہندوستان انتقال فرمود اجداد حضرت امامؑ بہ شہر جونپور اقامت کردند و اجداد بندگی میاں در شہر باری و بیانہ فرود آمدند و بعد از چند مدت بہ پیران پٹن تشریف آوردند و سلسلۂ ایشاں پیش از تصدیق امام علی المتقیؑ قادریہ بود و بندگیمیاں سید موسیٰ منصب وزارت داشتہ بودند و در زیر قلعۂ حرار و شہید اند و نام جد بندگی میانسید خوندمیرؓ ہم میانسید خوندمیر است و ایشاں دو برادر بودند برادر کلاں بندگی میاںؓ و برادر خرد میانسید عطن و ظاہراً پرورش ایشاں بطرف خان عالیشان رفیع القدر والمکان ملک نصیر الدین مبارز الملک عم مادر شاں شدہ است کہ ملک مذکور از اولاد صدیق اکبرؓ صاحب منصب بودند و پیران پٹن مقاصار ایشاں بود و تمام برادر زادگان ایشاں امراء کلاں بودند ہمچو ملک بخن برخوردار و ملک خدابخش و ملک الہداد و ملک حماد و ملک شرف الدین

سادات اور فاضلین کرام اپنے دور کے تھے جو نسل سے حضرت امام موسیٰ کاظمؓ کے تھے اور اس فقیر نے بوجہ تحقیق سنا ہے کہ بندگی میاںؓ کی کرسی حضرت میرانؑ کی دسویں کرسی سے ملتی ہے یعنے میرانسید اسمٰعیل سے دونوں کا سلسلۂ نسب مل جاتا ہے، حضرت میراں علیہ السلام اور حضرت بندگیمیاںؓ کے اجداد علاقہ سمرقند اور علاقۂ بخارا سے ہندوستان کی طرف منتقل ہوئے، حضرت امامؑ کے اجداد نے شہر جونپور میں قیام کیا اور بندگی میاںؓ کے اجداد شہر باری اور بیانہ میں مقیم ہوئے اور کچھ مدت کے بعد شہر پیران پٹن میں تشریف لائے اور ان حضرات کا سلسلہ حضرت امام علی المتقیؑ کی تصدیق سے پہلے قادریہ تھا، میانسید موسیٰ منصبِ وزارت رکھتے تھے اور وہ قلعہ حرار و میں شہید ہوئے، بندگی میاں کے دادا کا نام بھی میانسید خوندمیر ہے اور یہ دو برادر تھے بڑے بھائی بندگی میانسید خوندمیرؓ اور چھوٹے بھائی میانسید عطن ظاہراً ان دونوں کی پرورش خانِ عالیشان رفیع القدر والمکان ملک نصیر الدین مبارز الملک کے ذمہ تھی جو بندگی میاںؓ کی والدۂ ماجدہ کے حقیقی چچا تھے، ملک مذکور حضرت صدیق اکبر ابوبکرؓ کی اولاد سے تھے صاحب منصب تھے اور شہر پیران پٹن انکی جاگیر میں تھا ان کے تمام بھتیجے بھی امراء ذی اقتدار تھے جیسے ملک بخن برخوردار، ملک خدابخش، ملک الہداد ملک حماد، ملک شرف الدین، ملک فخر الدین المخاطب قتلو خاں، ملک حسین المخاطب سہراندازخاں، اور ملک

وملک فخر الدین قتلو خاں و ملک حسین سر انداز خان
وملک لطیف شرزہ خاں و بمثلہٖ رحمۃ اللہ علیہم
القصہ چوں ملک مبارز الملک میاں سید عطن
را وزارت پدرِ شاں کہ پانصد سوار رو ہانیدہ
وزارتِ خود کہ دو ہزار اسپی بود برائے بندگیمیاں
نذکردہ از چاپانیر بہ پیراں پٹن رسیدند
بندگی میاں رضؓ بر عادتِ قدیم ملاقات نکردند
دریجا قصۂ دراز است حاصل الغرض چوں
ملک خدا بخش و ملک بخن با بندگیمیاں رضؓ عرض کردند
کہ چہ سبب با ملکِ معظم ملاقات نکردید روشش
قدیم بجا نہ آوردید فرمودند از جہت آنکہ روے
برادر خود دیدہ شود چرا کہ برادر ما طالب
دنیا باشد ایں عجب است چونکہ ہر دو ملک
مذکور از زبان صاحبِ سیر امام البر والبحور ایں
جواب شنیدند انگشت تحیر بدنداں تعجب
دادہ متحیر شدند کہ ایں چہ جواب است و چہ
معاملہ است و چہ مذاکرہ است کہ بندگیمیاں
می فرمایند چرا کہ دراں زماں عمر آنحضرت
دوازدہ سال بود تمام دینداری و ارکان اسلام
برقرار بود و ہنوز ظہور مہدی موعودؑ کہ خاتم
ولایت صاحب دعوتِ ترکِ دنیا است
نہ شدہ بود بندگی میاں رضؓ کلام مہدی عم
می فرمود نقلست کہ چوں جواب برگزیدۂ
ملک الوہاب وارثِ کتاب امیر اولوالالباب
ملک مبارز الملک رسید بنا بر ملک خدا بخش کہ

لطیف المخاطب شرزہ خاں انکے مثل اور بھی تھے رحمۃ اللہ
علیہم۔ حاصل کلام جب مبارز الملک نے میاں سید عطن
کو ان کے والد کی وزارت جو پانسو سوار والی تھی دلوادی
تو خود اپنی وزارت جو دو ہزار اسپی تھی بندگی میاں رضؓ کی
خدمت میں پیش کرنے کے لئے چاپانیر سے پیراں پٹن
آئے لیکن بندگی میاں رضؓ نے قدیم عادت کے مطابق
ان سے ملاقات نہیں کی یہاں ایک طویل قصہ ہے
غرض یہ کہ جب ملک خدا بخش اور ملک بخن نے بندگی میاں رضؓ
سے عرض کیا کہ آپ نے ملکِ معظم سے کیوں ملاقات نہیں
کی قدیم روش آپ نے قائم نہیں رکھی بندگی میاں رضؓ
نے فرمایا کہ اس وجہ سے ملک سے نہیں ملا کہ مجھے اپنے
بھائی کا منہ بھی دیکھنا پڑتا اس لئے کہ میرا بھائی دنیا
کا طالب بن جائے یہ بات میرے لئے عجیب ہے
جب ان دونوں نے صاحبِ سیر امام البر والبحورؓ کی
زبانِ مبارک سے یہ جواب سنا تو حیرت کے عالم میں
انگشت بدنداں ہوئے ان کو سخت تعجب ہوا کہ یہ
کیا جواب ہے کیا معاملہ ہے اور کس قسم کی گفتگو ہے
جو بندگی میاں فرماتے ہیں کیونکہ اس زمانہ میں آنحضرت رضؓ
کی عمر بارہ سالہ تھی تمام دینداری اور ارکانِ اسلام کی
پابندی آپ سے ظاہر تھی اور ابھی مہدی موعودؑ جو
خاتم ولایت اور صاحبِ دعوتِ ترکِ دنیا تھے
ظاہر کبھی نہیں ہوئے تھے کہ بندگی میاں رضؓ حضرت مہدیؑ
کا کلام سنا رہے تھے نقل ہے کہ جب برگزیدۂ
ربِ وہاب وارث کتاب امیر اولوالالباب بندگی
میاں سید خوندمیرؓ کا یہ جواب ملک مبارز الملک کو پہنچا

صاحبِ فراست کمال بودند پرسید کہ معاملہ
ایں ذاتِ عالی صفات در فراستِ شما چگونہ
می آید و چہ نوع می نماید نقلست کہ ملک
خدابخش را حضرت امیر عاشق اللہ فرمودند
و او شاں صاحبِ حالات و معاملات و فراست
و کرامات و جوہر شناس آدمی آنچناں بودند
کہ می فرمودم کہ آدمی را بہ نوع می شناسیم در
رفتار و گفتار و دستار القصہ ایشاں در جواب
بندگیمیاں فرمودند کہ در خاطرما آید کہ ایں ذات
ہیچکس را سرنگوں کردہ سلام نمی کند یا
بادشاہ بزرگ می شود یا بینۂ آخر زماں
خواہد شد الغرض چوں عمر بندگیمیاںؒ بچاردہ
سال رسیدہ بود و ہر یکے قصدِ نوکری بادشاہ
میکردند کہ شما نوکر بادشاہ شوید بندگی میاںؒ
ہر یکے را جواب منقطع فرمودندے و روش
آنحضرتؓ آں بودے کہ نزدیک ہر شیخے و
علمار و مردے دیندارے رفتے و می گفتے
کسے ہست کہ خدا یرا بنماید ہمیشہ ایں طلبِ
حق بود پس وقتیکہ از زبانِ بندگی میاںؒ
در بابِ نوکری جواب منقطع شنیدند ملک
مبارزالملک و برادرزادگانِ او شاں
دریں باب تدبیر اندیشیدند کہ بندگیمیاںؒ
را بجائے مرید باید کرد تا البتہ سخنِ
پیر خود بشنوند و نوکری کنند بنا بر
بندگی میاںؒ را برائے مرید کردن سہ جا

تو اس بنا پر انھوں نے ملک خدابخش سے جو کمال درجہ
صاحبِ فراست تھے دریافت کیا کہ اِس ذاتِ
عالی صفات کا معاملہ تمہاری راے میں کیسا معلوم ہوتا
ہے اور کیا نوعیت دکھلائی دیتی ہے نقل ہے کہ
ملک خدابخش کو حضرت مہدی علیہ السلام نے
عاشق اللہ فرمایا تھا اور وہ صاحبِ حالات و معاملات
صاحبِ فراست جوہرِ انسانیت کے پرکھنے والے
ایسے تھے کہ فرمایا کرتے تھے کہ میں آدمی کو تین طرح سے
جانچتا ہوں اسکی رفتار سے گفتار سے اور دستار سے
خلاصہ یہ کہ انھوں نے بندگی میاںؒ کے بارے میں جواب
میں فرمایا کہ میرے دل میں یہی آتا ہے کہ یہ کسی کو سر
جھکا کر سلام نہیں کیا کرتے ہیں یا تو بہت بڑے
بادشاہ بنیں گے یا بینۂ آخر زماں ہونگے غرض یہ
کہ جب بندگی میاںؒ کی عمر چودہ سال کو پہنچی تو ہر ایک کا
ارادہ یہی تھا کہ یہ بادشاہ کی نوکری کریں سب
یہی کہتے تھے کہ آپ بادشاہ کے پاس نوکر ہو جاؤ بندگی
میاںؒ ہر ایک کو جواب قطعی نفی میں ادا فرماتے تھے اور
آنحضرتؓ کی روش یہ تھی کہ جب کسی شیخ عالم اور مرد
دیندار کے پاس جاتے یہی فرماتے تھے کہ کوئی ایسا بھی
ہے جو خدا کو دکھلائے ہمیشہ آپ کو یہی طلبِ حق تھی پس
جس وقت بندگی میاںؒ کی زبان سے نوکری کے بارے
میں سب نے سوکھا جواب سن لیا تو مبارزالملکؒ
اور ان کے بھتیجوں نے اس بارے میں یہ تدبیر سوچی کہ
بندگی میاںؒ کو کسی جگہ مرید کر دینا چاہیئے تو بالضرور
اپنے پیر کی بات سنیں گے اور نوکری کریں گے بنا بریں

بروند اول در خانہ شاہ مودود چشتی کہ دراں
زماں غلغلۂ کمالیتِ شاں بسیار بود چونکہ
نزدیک شاہ مودود آوردند او شاں گفتند
کہ ملک بخن حالا ببرو بید علی الصباح روز جمعہ
است ملک مبارز الملک پرسیدہ تلقین
می کنم چرا کہ خانوادۂ تمام باریوالاں بطرف
مخدوم شیخ احمدؒ بست شما میاں سید خوندمیر
را در ینجا آوردید ملک را پرسیدہ تربیت
کنم از اینجا باز آمدند و بندگی میاںؓ دلگیر شدہ
گفتند کہ مارا چرا دینجا بردید کہ او می گوید کہ ملک
را پرسیدہ مرید کنم پس در روز قیامت ملک
را پرسیدہ شفاعت میکند باز فرمودند کہ پیر آنچناں
باید کہ در روز قیامت مرید را فرشتگان عذاب
در دوزخ می کشتہ و پیر دست مرید خود
بفضل اللہ تعالیٰ گرفتہ از دست فرشتگان
رہا کنانند و بگوید کہ ایں از آنِ ماست بگذارید
و فرشتگاں بگذارند نام ایں شخص یعنی
مودود در پٹن نگویند کہ ما مرید شاں
نمی شویم نقل است بعدہٗ بندگی میاں رضؓ
را نزدیک شیخ ماہ کہ شیخ الاسلام
گفتند برائے تلقین بردند چونکہ
او شاں ملاقات کردند بندگی میاںؓ
را دیدہ گفتند کہ میاں سید خوندمیر
خوب جواں شدہ اند انشاء اللہ تعالیٰ
اکنوں کہ نزدیک بادشاہ می روم

بندگی میاںؓ کو مرید کروانے کے لئے تین جگہ لے گئے
پہلے شاہ مودود چشتی کے گھر گئے کیونکہ اُس زمانہ
میں اُن کے کمال کی دھوم مچی ہوئی تھی اب بندگی
میاںؓ کو شاہ مودود کے پاس لائے تو انھوں نے
ملک بخن سے کہا کہ ملک بخن اب تو تم انکو لیکر جاؤ کل جمعہ
کا دن ہے ملک مبارز الملک آئینگے تو اُن سے پوچھکر
تلقین کروں گا کیونکہ تمام باری والوں کے گھرانے
والے مخدوم شیخ احمد کے مرید ہیں اور تم میاں سید خوندمیر
کو یہاں لائے ہو ملک سے پوچھکر ان کو تربیت کروں گا
یہ سنکر یہاں سے واپس ہوئے، اور بندگی میاںؓ نے
آزردہ خاطر ہو کر کہا کہ تم مجھے یہاں کیوں لائے وہ
تو یہ کہتا ہے کہ ملک سے پوچھکر مرید کروں گا پھر تو وہ
قیامت کے دن بھی ملک سے پوچھکر ہی شفاعت کریگا
پھر میاںؓ نے فرمایا کہ پیر ایسا چاہیئے کہ قیامت کے روز
اگر مرید کو عذاب کے فرشتے کھینچکر دوزخ میں لیجا رہے
ہوں تو پیر اپنے مرید کا ہاتھ پکڑ کر بفضل خدا تعالیٰ
عذاب کے فرشتوں کے ہاتھ سے رہائی دلوائے اور
کہے کہ یہ ہمارا ہے اس کو چھوڑ دو تو فرشتے اس کو
چھوڑ دیں، اس شخص یعنے مودود کا نام پٹن میں
پھر کبھی زبان پر مت لاؤ ہم تو اس کے مرید نہیں ہونگے
نقل ہے اس کے بعد بندگی میاںؓ کو شیخ ماہ کے
پاس جن کو شیخ الاسلام کہتے تھے تلقین کروانے
کے لئے لے گئے جب اُن سے ملاقات ہوئی تو
انھوں نے بندگی میاںؓ کو دیکھتے ہی کہا کہ میاں سید خوندمیر
خوب جوان ہوئے ہیں انشاء اللہ ابھی دفعہ جو میں بادشاہ

منصب پدرِ شان بایشان خواہم دہانید
چونکہ بندگیمیاںؓ از ایشان ایں سخن شنیدند
دلگیر شدہ برخاستہ بغیر وداع رواں
شدند ہمہ مجلس متعجب شد و شیخ مذکور
ہم تسلی ملک بخن فرمود کہ ما ہیچ سخنے نگفتم
کہ ایشاں دلگیر شوند موجبِ دلگیری چیست
ملک بخن جواب داوند کہ طبیعت شاں یک
نوعے افتادہ است کہ گفتار کسے قبول
نمی کنند خدام پیچ در خاطر نیارند **نقلست**
کہ چوں بندگیمیاںؓ را سبب دلگیر شدہ
آمدن پرسیدند فرمودند کہ ما برائے دیدن
خدائے وطلب او رفتہ بودیم در اول مرتبہ
کہ آں شیخ مقصود طلبِ دنیا وی پیش نمود
تحقیق شد کہ دریں جا مقصودِ خدا و طلبِ او
نیست برخاستیم و آمدیم ہمچنیں طریق مرید نا شدن
بندگی میاںؓ در طرفِ مخدوم شیخ احمد علیہ الرحمۃ
والغفران مشہور است بسبب دراز شدن
کیفیت مختصر کردہ شد حاصل الامر دریں مدت
کہ عمر بندگیمیاںؓ بہ ہژدہ سال تمام رسیدہ
بود کہ حضرت امام علیہ السلام در پیراں پٹن
برلبِ حوضِ خان سرور فرود آمدہ ہژدہ
ماہ در انجا اقامت کردہ بودند و اول
ملاقات بآنذات پیغمبر صفات علیہ الصلوٰۃ
از فضلا خاصۃ اہل گجرات ملک بخن شدہ
است و قصۂ تصدیق امام الابرار کہ ملک بخن

کے پاس جاؤں گا تو ان کے باپ کا منصب انکو
دلواؤنگا جب بندگی میاںؓ نے ان کا یہ کلام سنا
تو رنجیدہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے اور بغیر اجازت
لینے کے چل نکلے سب اہلِ مجلس یہ دیکھکر تعجب میں پڑگئے
اور شیخ مذکور نے بھی ملک بخن کو یہ کہکر تسلی دی کہ
میں نے کوئی بات ایسی نہیں کہی جس سے یہ آزردہ
ہوں انکی آزردگی کا سبب کیا ہے ملک بخن نے
جواب میں کہا کہ انکی طبیعت ہی ایک طرح کی واقع ہوئی
ہے کہ یہ کسی کی بات کو نہیں مانتے حضور کوئی خیال دل
میں نہ لائیں **نقل** ہے کہ جب کسی نے بندگی میاں سے
وہاں سے رنجیدہ ہو کر آنے کا سبب پوچھا تو میاںؓ
نے فرمایا کہ ہم تو خدا کے دیدار کے لئے اس کی طلب
لیکر گئے تھے پہلی ہی مرتبہ اس شیخ نے جو طلب دنیا
کا مقصود پیش کیا تحقیق کے ساتھ معلوم ہوگیا کہ اس
جگہ کا مقصود دیدارِ خدا اور اسکی طلب نہیں ہے
اس لئے میں وہاں سے اٹھا اور چلا آیا اسی طریق سے
بندگی میاںؓ کا مرید نہونا مخدوم شیخ احمد علیہ الرحمۃ و
الغفران کے سلسلہ میں اور واپس ہونا مشہور ہے
اس کیفیت کے لکھنے میں عبارت دراز ہوتی ہے
اس سبب سے یہ بیان مختصر کیا گیا ہے حاصلِ کلام
اسی عرصہ میں جبکہ بندگی میاںؓ کی عمر کے اٹھارہ سال
پورے ہوئے تھے حضرت امام علیہ السلام پیراں پٹن
میں خان سرور کے حوض کے کنارے تشریف فرما
ہوئے اور اس جگہ آنحضرتؑ نے اٹھارہ مہینے
قیام فرمایا اور سب سے اول ملاقات ذُمن فرات

اسمہٗ ملک برخوردار کردند اینست کہ زن
ملک بخن نام رابجے فتح بنت ملک پیرجی
برجہ کہ برابر بندگی میاںؒ شہید اندوفات
یافتہ بودند وملک مذکور از جہت فراق شاں
بسیار دلگیر و پریشاں شدہ در کار قبر منکوحۂ
خویش مشغول بودند کہ خادمان شاہ رکن الدین
مجذوب در رسیدند کہ مہمانداری حضرت امامؑ
فرستادہ بودند چونکہ ملک برخوردار از خادمان
شاہ مذکور استفسار کردند خادماں آنچہ ماجرائے
آمدن امام آخر زمانؑ بود معلوم کردند
ملک در دل ہماں وقت تصدیق
امام علی التحقیقؑ کردہ گفتند کہ
البتہ ایں ذات صاحبِ زمان است
کہ شاہ رکن الحق والدین چنیں شہادت
دادند نقلست کہ ملک برخوردار در حال
شکار بر حوض خان سرور آمدہ
جماعت تابعان امام الابرارؑ
را دیدہ استفسار نمودہ ملاقات
کردند نقلست کہ اصل نام ملک
بخن احمد ملک برخوردار بود فاما ہیچ کس
را از جہت شہرت لقب نام
معلوم نبود چونکہ با حضرت امیر الابرارؑ
ملاقات شد فرمود کہ بیائید ملک
برخوردار بعضے مردمان قدیم آشنایانِ
ایشاں را در الوقت معلوم شد کہ نام

پیغمبر صفات علیہ السلام والصلوٰۃ سے فضلاءِ اہل گجرات
میں خاصکر ملک بخن کو حاصل ہوئی اور قصہ ملک بخن
کے امام الابرارؑ کی تصدیق سے مشرف ہونے کا جن
کا اصل نام ملک برخوردار تھا یہ ہے کہ ملک بخن کی زوجہ
رابجے فتح نام دختر ملک پیرجی برجہ کی جو کہ بندگی میاںؒ
کے ہمراہ شہید ہوئے وفات پائی تھیں اور ملک
مذکور اپنی زوجہ کی جدائی سے بہت ملول اور پریشان
حال تھے اور اسی اپنی بیوی کی قبر بنوانے میں مشغول
تھے اسی اثنا میں شاہ رکن الدین مجذوب کے
خدمتگاران کے قریب سے گذر رہے تھے شاہ موصوف
نے حضرت امامؑ کو جو طعام ضیافت بھیجا تھا وہ لیکر جا رہے
تھے ملک برخوردار نے شاہ کے خادموں سے حال
دریافت کیا انھوں نے امام آخر زمانؑ کے آنے کا
ماجرا ملک کو سنایا ملک نے سنکر اسی وقت امام علی التحقیقؑ
کی اپنے دل میں تصدیق کی اور اپنے جی میں کہا کہ ضرور
یہی ذات صاحبِ زماں ہے تب ہی تو شاہ رکن الدین
والحق نے ایسی شہادت دی ہے یہ بھی نقل ہے کہ
ملک برخوردار سیر و شکار کے دوران میں خان سرور کے
حوض پر آئے تھے حضرت امام علیہ السلام کے پیرووں
کی جماعت کو دیکھکر انھوں نے سبب حال دریافت
کیا اور حضرتؑ سے ملاقات کی نقل ہے کہ اصل نام
ملک بخن ولد ملک احمد کا ملک برخوردار تھا لیکن کسی کو
بھی یہ اصلی نام عرفیت کی شہرت کے سبب سے
معلوم نہیں تھا جب یہ حضرت امیر الابرارؑ سے ملاقات
کئے تو آنحضرتؑ نے انھیں دیکھکر فرمایا کہ آؤ ملک برخوردار

ایشاں ملک برخوردار است بعدہٗ حضرت
امامؑ ادا رکلام و بیان حق اعلام نمودند
ملک مذکور بسیار شادماں شدہ بہمان وقت
تربیت شدند و در خاطر خود گزرانیدند
کہ چنانچہ میانید خوندمیر پیر خواستہ بودند
ایں ذات است **نقلست** کہ ملک مذکور
بطریق مبہم نام ناگرفتہ تعریف صلاحیت
بندگیمیانؑ بحضور امام نور علی نور کردند
بنابر آنحضرتؑ فرمودند کہ آرے بندہ
را حق تعالیٰ برائے اوشاں فرستادہ
است القصہ چونکہ ملک مذکور از حضرت
امام البر والبحور رخصت شدہ بخانہ آمدند
کہ خانہ ایشاں و خانہ بندگیمیانؑ در قلعہ
کہنہ عنقریب بودند بندگی میانؑ را مبارکباد
دادہ خبر کردند کہ چنانچہ شما پیر کامل و مکمل
خواستہ بودید ہمچناں پیر کامل و مکمل آمدہ است
و بر لب حوض خان سرور منزل فرمودہ است
اما پردیسی است یعنے غیر ملکی بنابر شروع
کلام صدیق حضرت امامؑ آں بود کہ در جواب
شاں می فرمود کہ ہے ہے ملک نہ خدا ایرا
پردیس است و نہ بندگانِ خدا ایرا پردیس
باشد پس صدیق حبیب ذوالجلال ہمدران
وقت خوش حال شدہ بطرف حضرت امامؑ
قبل صلاۃ العصر رواں شدند و ہمراہان خود را
منع کردند کہ نام بندہ بحضور آنحضرتؑ

ان کے بعض قدیم دوست آشناؤں کو بھی اسی وقت
معلوم ہوا کہ ان کا نام ملک برخوردار ہے اس کے بعد
حضرت امامؑ نے ان کو کلام دعوت الی اللہ اور بیانِ
حق ترجمان سنایا جس کو سن کر ملک مذکور بہت
خوش ہوئے اور اسی وقت تربیت ہو گئے اور اپنے
دل میں یہی لایا کہ میانید خوندمیر جیسے مُرشد کے
طلبگار تھے یہی ذات ہے۔ **نقل** ہے کہ ملک
مذکور نے مبہم طریقہ پہ نام نہ ظاہر کر کے بندگی میاںؓ
کی صلاحیت کا حال حضرت امام نورٌ علیٰ نور کے
حضور میں بیان فرمایا بنابریں آنحضرتؑ نے فرمایا
کہ ہاں بندے کو حق تعالیٰ نے انھیں کے لئے
بھیجا ہے قصہ مختصر یہ کہ جب ملک مذکور حضرت
امام البر والبحورؑ کے پاس سے رُخصت ہو کر
گھر آئے تو چونکہ ان کا گھر اور بندگی میاںؓ کا گھر پرانے
قلعہ میں قریب ہی تھا بندگی میاںؓ کو انھوں نے
مبارکباد دیکر یہ خبر دی کہ آپ جیسے پیرِ کامل و مکمل
کے طلبگار تھے ویسے ہی پیرِ کامل و مکمل آئے ہے اور
خان سرور کے حوض کے کنارے قیام فرمائے ہیں'
لیکن پردیسی ہیں یعنے غیر ملکی یہ سنکر صدیق حضرت امامؑ
نے شروع ہی میں ان کے جواب میں فرمادیا ـــ
کہ ہے ہے ملک نہ خدا کے لئے پردیس نہ بندگانِ
خدا کے لئے پردیس اس کے بعد صدیق حبیب ذوالجلال
اسی وقت نہایت خوشحالی کے ساتھ نمازِ عصر سے
پہلے حضرت امامؑ کی جانب روانہ ہوئے اور
اپنے ہمراہیوں کو منع فرمادیا کہ بندہ کا نام آنحضرتؑ

مگیرید چرا کہ شنیدہ میشود کہ آنذات نام و حسب
و نسب ہر یکے بغیر پرسیدہ می فرماید بہ بینم
کہ حسب و نسب بزرگان ما چہ بود **نقلست**
چونکہ بندگی میاں رض بر در آنحضرت ؑ آمدہ انتظار
ملاقات امام الابرار می کردند کہ از خانہ بیروں
آمدند و چوں ہر چہار نظر یکجا شدند بندگی میاں رض
بیہوش گشتند حضرت میراں ؑ نزدیک بندگی میاں رض
آمدہ و نام ناپرسیدہ بزبان درربار گوہر
نثار فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر ایں روشِ
بیہوشی از خاندانِ خود نیست ہشیار شوید و
سر مبارک بندگی میاں رض برزانوے مبارک
خویش داشتہ بذکر خفی تلقین کردند و
پسخوردہ برگ تنبول از دہنِ مبارک
خود بہ بندگی میاں رض دادند ہشیار فرمودہ برائے
نماز بردند **نقلست** کہ حضرت امام ؑ در اول ملاقات
بندگی میاں رض را فرمودند کہ بیائید برادرم
سید خوندمیر یک برادر از جہت امتحان
امام الابرار ؑ عرض کرد کہ میرانجی نام ایشاں
میاں خوندمیر است فرمودند خیر جی ہمارے
بھائی سید خوندمیر صدیق ہستند باز فرمودند
کہ بندہ و ایشاں یک جدی حسینی سید
ہستیم چنانچہ امام آخر زماں ؑ فرمودند نسب
بندگی میاں ہمچناں بود **القصہ** چونکہ حضرت
امام ؑ برائے نماز عصر آمدند بندگی میاں رض را
ہم در حالِ صحو و سکر برائے نماز آوردند

کے حضور میں نہ لیں کیونکہ سنا جاتا ہے کہ آنحضرت ؑ نام اور
حسب و نسب ہر ایک کا بغیر دریافت کرنیکے فرماتے
ہیں میں بھی دیکھوں گا کہ ہمارے بزرگوں کا حسب و نسب
کیا تھا **نقل** ہے کہ بندگی میاں رض آنحضرت ؑ کے
دروازے پر آکر اس امام الابرار ؑ کی ملاقات کا
انتظار کر رہے تھے اتنے میں حضرت ؑ باہر تشریف
لائے جب چار نظریں ایک جا ہوئیں بندگی میاں رض
پر بیہوشی کا عالم طاری ہوگیا حضرت میراں ؑ نے بندگی میاں رض
کے نزدیک آکر بغیر ان کا نام پوچھنے کے اپنی زبان
گوہر نثار سے فرمایا کہ میرے برادر سید خوندمیر یہ
بیہوشی کی روش اپنے خاندان کی نہیں ہے ہشیار
ہو جاؤ پھر بندگی میاں رض کا سرِ مبارک اپنے زانوے
مبارک پر رکھکر آنحضرت ؑ نے ان کو ذکر خفی کی تلقین
فرمائی اپنے دہنِ مبارک سے پان کا پسخوردہ بندگی میاں رض
کو عطا فرمایا اور انکو ہوشیار کرکے نماز کے لئے لائے
نقل ہے کہ حضرت امام ؑ نے پہلی ملاقات ہی میں
بندگی میاں رض کو فرمایا کہ آؤ میرے برادر سید خوندمیر تو
اس وقت ایک برادر نے امام الابرار ؑ کے امتحان
کے لئے عرض کیا کہ میرانجی ان کا نام میاں خوندمیر
ہے آنحضرت ؑ نے فرمایا نہیں جی ہمارے بھائی
سید خوندمیر صدیق ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ بندہ اور
یہ ایک جدی حسینی سید ہیں جیسا حضرت امام آخر زماں ؑ
نے فرمایا بندگی میاں رض کا نسب ویسا ہی تھا ماحصل کلام
جب حضرت امام علیہ السلام نماز عصر کے لئے آئے
تو بندگی میاں رض کو بھی اسی حالت بیخودی میں نماز

کہ در نماز بندگیمیاںؓ را معاملہ شد کہ چہار
فرشتہ از حضرت رب العزت در رسیدند
وارہ بر سر مبارک شاں کشیدہ از وجود
مبارکش دو قطع کردہ اند از ندیک قطعہ
بطرف راست صورت نورانی مرغوب
نہایت خوب ساختند و از قطعۂ دیگر صورتِ
بشر کہ بود بمقابلۂ بندگیمیاں استادہ کردہ
حکم خدا تعالی شد کہ اے سید خوندمیر دیدی
کہ از ذات تو چہ کثافتِ بشری دور کردیم
ایں منت ما بر تست پس شکر گزاری ایں
منت برائے حضرت ما چہ تحفہ آوردی بندگیمیاںؓ
عرض کردند کہ ای بار خدایا زن نداریم و فرزند
نداریم کہ در حضرت تو قربان کنیم مگر در ملک
گجرات مثلہ ایست کہ از سر اوپر دیگر
ہیچ نیست و نیز سر عشر تن است ایں
قربان است حکم شد کہ اے سید خوندمیر
ما ہمیں سر تو می خواہیم ہر کہ ذاتِ ما می خواہد
از سر خود بگذرد تو اگر ذات ما می خواہی
تا سر خود را بدہ بندگیمیاںؓ جواب عرض کردند کہ
اے بار خدایا یک سر چہ قدر باشد اگر صد سر باشد
قربان می کنم فاعلموا ایہا المصدق شہدای فی سبیل اللہ
کہ برابر بندگیمیاںؓ محض للہ فی اللہ شہید شدند
عدد شاں صد شہیدان است زیرا کہ صد سر قربان
کنم فقرۂ بندگی میاںؓ است چنانچہ از زبان بندگیمیاںؓ
صادر شدہ بود ہمچناں شہید شدند و ہمچنا از عم خود

کے لیے لائے نماز میں بندگی میاںؓ کو یہ دکھائی دیا کہ
چار فرشتے بارگاہ رب العزۃ سے آپہنچے اور میاںؓ
کے سر مبارک پر آرہ چلا کر آپکے وجودِ مبارک کے
دو ٹکڑے کر ڈالے ایک قطعہ سیدھے جانب کا
نورانی صورت انھوں نے نہایت مرغوب بنایا اور دوسرا
قطعہ صورتِ بشر میں بندگی میاںؓ کے سامنے کھڑا کیا
وہیں خدا تعالی کا حکم ہوا کہ اے سید خوندمیر تو نے
دیکھا کہ تیری ذات سے کیا ہی بشری کثافت ہم نے
دور کر دی یہ ہمارا تجھ پر احسان ہے پس اس احسان
کے شکریہ میں ہمارے حضور میں تو نے کیا تحفہ لایا ہے
بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ اے بار خدا عورت نہ بچے
نہیں رکھتا ہوں جن کو تیری بارگاہ میں قربان کروں
مگر گجرات کی ایک کہاوت ہے کہ سر سے اوپر کچھ نہیں نیز سر
تمام جسم کا عشر بھی ہے یہی تجھ پر قربان ہے حکم ہوا کہ اے سید خوندمیر
ہم تیرا سر ہی چاہتے ہیں جو ہمارا خواہاں ہووے اپنے سر سے ہاتھ
دھووے تو اگر ہماری ذات کا خواہاں ہے تو اپنا سر دے بندگیمیاںؓ نے
جواب میں عرض کیا کہ اے بار خدا ایک سر کیا قدر رکھتا
ہے اگر سو سر ہوں تو قربان کر دوں۔ پس معلوم کر
اے مصدق راہِ خدا میں بندگی میاںؓ کے ہمراہ محض للہ
فی اللہ جو شہید ہوئے ہیں گنتی میں پورے سو ہوئے
ہیں کیونکہ "سو سر قربان کر دوں" بندگی میاںؓ
کی زبان سے نکلا تھا جیسا بندگی میاںؓ کی زبان سے
صادر ہوا تھا اسی موافق شہدا ہوئے، اس جگہ
ایک روایت ہے جو میں نے اپنے چچا مسمی میاں سید سلام اللہ
سے سنی ہے کہ بندگی میاں سید یوسفؒ اور بندگی میاں سید خوندمیر

اسمۂ میاں سید سلام اللہؒ سماعت است
کہ بندگی میانسید یوسفؒ و میانسید خوندمیرؒ
ابن بندگی میراں سید یعقوبؒ زادہم اللہ فضلا
و شرفا نقلست کہ ایشاں فرمودند کہ سخن
بندگیمیاںؓ انچہ از زبان صادر شد عبث نبود
چنانچہ سخن نبی و مہدی علیہما السلام مثلاً قصۂ
سخن بندگی میاںؓ کہ در شروعِ ملاقاتِ حضرت
میرانؑ در جواب حضرت رحماں عرض کردند کہ
یک سر چہ قدر باشد اگر صد سر باشد قربان کنم
ہمچناں برابر بندگیمیاںؓ صد سر بنام رحماں
قرباں شدند دوم قصۂ شمردن شہیداں
دو بار یکے در جالور دوم باو در کھانبیل آنکسانیکہ
شمردہ بودند ہماں کساں شہید شدند سوم
قصۂ دو سردار کردن در بازی کبڈی
بوقت قتال اعنی میانسید جلالؒ و میانسید
شہاب الدینؒ دو تقسیم کردند براداراں بہر دو طرف و حیات
ماندن براداراں و شہید شدن شاں چنانچہ
بندگیمیاںؓ فرمودہ بودند ہمچناں شد درانجا اگر از
بسیار اندکے واز صدیکے خارقات بندگیمیاں خوندمیرؓ
سیرۃ المہدیؑ و صدیق بنویسیم کتابے مطول می
گردد و سنذکر مختصراً فی موضعہا
انشاءاللہ تعالیٰ حاصل الامر حق سبحانہٗ
وتعالیٰ بقبضۂ قدرت خویش سر مبارک بندگی
میاں قبول کرد پس بندگی میاں سہ وقت
نمازہ بغیر سر ادا کردند یعنے عصر و مغرب و

فرزندانِ بندگی میراں سید یعقوبؒ اللہ ان کے فضل و شرف
کو زیادہ کرے فرماتے تھے کہ بندگی میاںؓ کی زبانِ مبارک
سے جو بات نکلی تھی خالی جانیوالی نہ تھی جیسا کہ نبی اور مہدی
علیہما السلام کی کوئی بات خالی نہ جاتی تھی مثلاً یہ قصہ
بندگی میاںؓ کی بات کا کہ حضرت مہدیؑ کی ملاقات کے
شروع ہی خطابِ الٰہی کے جواب میں انھوں نے عرض
کیا کہ ایک سر کیا قدر رکھتا ہے اگر سو سر ہوں تو قربان
کروں اسی طرح بندگی میاںؓ کے ہمراہ سو سر نام خدا
پر قربان ہوئے دوسرا قصہ شہیدوں کو گننے کا تھا کہ
دوباران کو حضرتؓ نے گنا ایک دفعہ جالور میں دوسری
دفعہ کھانبیل میں جو لوگ شہیدوں میں گنے گئے تھے
وہی شہید ہوئے تیسرا قصہ کبڈی بازی میں دو سردار
بنانے کا تھا یعنے قتال کے قریب میانسید جلال اور
میانسید شہاب الدین دو سردار بنائے گئے اور برادرانِ
دائرہ دونوں میں تقسیم کئے گئے جو برادر میانسید شہاب الدین
کی جانب تھے بقید حیات رہنے والے تھے اور
جو میانسید جلال کی جانب تھے شہید ہونیوالے تھے
جیسا بندگی میاںؓ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، اگر اس جگہ
بندگی میانسید خوندمیر سیرۃ المہدیؑ کے خوارق کم سے کم
سو میں سے ایک بھی لکھوں تو اس کثرت سے ہیں کہ کتاب
نہایت طویل ہو جائے گی عنقریب ہم ان کا ذکر مختصر
طور پر برمحل کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کلام حق سبحانہٗ
وتعالیٰ نے اپنے قبضۂ قدرت سے بندگی میاںؓ
کے سر مبارک کو قبول فرمایا پس بندگی میاںؓ نے
تین وقت کی نمازیں بغیر سر کے ادا فرمائیں یعنے

وعشا بعدہ حکم شد کہ اے سید خوندمیر ایں سر تو امانت ما است ہرگاہ می طلبم بغیر عذر ہموں وقت ادا باید کرد باز سر مبارک بر قالب مبارک خدا تعالیٰ بنہادہ حکم شد کہ اے سید خوندمیر ہرچہ می خواہی بخواہ خواہم داد سہ کرت حکم شد و ہر سہ کرت بندگی میاں رضی ہم جواب حضرت رحمان عرض کردند کہ خدایا نزد تو ترا می خواہم دیگر ہیچ نخواہم ایں معاملۂ قتال پوشیدہ بود در ناگور واضح شدہ است سیضحے انشاء اللہ تعالیٰ فی محلہا کہ چنانچہ دعوی مہدویت امام الابرار بفرمان پروردگار تکرار بعد تکرار واقع شدہ است ہمچناں قصۂ تکرار کارزار ثانی امیر الابرار است ابتدا و قصۂ کارزار است کہ گذشت دوم بار در ناگور تکرار شد سوم بار در فرہ تکرار شد مقصود آنکہ ہیچکس را در مہدیت آنحضرت علیہ السلام و صدیقیت میاں سید خوندمیر رضی شک نماند القصہ **نقلست** کہ بعد از عشا حضرت میراں بعادت مبارک شاں بر دروازہ برائے وداع برادراں ایستادہ شدہ و مہاجران علیہم الرضوان ہم گرداگرد آنحضرت علیہ السلام حلقہ زدہ بودند کہ آنحضرت خاتم ولایت علیہ السلام التفات بکرم و لطف نمودہ بمیاں سید خوندمیر رضی فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر آنچہ شما را معاملہ شدہ است بگوئید بندگی میاں رضی عرض کردند کہ میراں جی را روشن است حضرت میراں علیہ السلام

عصر مغرب اور عشا اس کے بعد حکم ہوا کہ اے سید خوندمیر یہ تیرا سر ہماری امانت ہے جس وقت ہم طلب کریں بلا عذر اُسی وقت ادا کرنا ہوگا پھر بندگی میاں رضی کا سر مبارک قالب مبارک پر خدا تعالیٰ نے رکھدیا اور حکم ہوا کہ اے سید خوندمیر تو جو کچھ چاہتا ہے چاہ میں تجھے دوں گا تین دفعہ یہ حکم ہوا اور تینوں دفعہ بندگی میاں رضی نے خطاب رحمانی کے جواب میں یہی عرض کیا کہ اے بار خدا تجھ سے تیری ذات کا طلبگار ہوں اور کچھ نہیں چاہتا۔ یہ معاملۂ قتال جو پوشیدہ تھا ناگور میں واضح ہوا ہے اس کا تفصیلی بیان برمحل آگے آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ جیسا کہ دعوئ مہدیت امام الابرار علیہ السلام کا بحکم پروردگار مکرر سہ کرر واقع ہوا ہے ویسا ہی ثانی امیر الابرار رضی کے قتال کا قصہ کئی بار دہرایا گیا ہے ابتدائے قتال کا ذکر تو وہی تھا جو اوپر بیان ہوا دوبارہ شہر ناگور میں معاملۂ قتال کا اظہار ہوا تیسرے بار فرہ میں اس کا اظہار ہوا مقصود یہی تھا کہ کسی شخص کو آنحضرت علیہ السلام کی مہدیت میں اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی کی صدیقیت میں کوئی شک نہ رہے **نقل** ہے کہ نماز عشاء کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام اپنی عادت مبارک کے مطابق دروازے پر سب برادروں کو رخصت فرمانیکے لئے کھڑے تھے جملہ مہاجرین علیہم الرضوان آنحضرت علیہ السلام کے اطراف حلقہ باندھے ہوئے تھے اس اثناء میں حضرت خاتم ولایت علیہ السلام نے کرم و لطف سے میاں سید خوندمیر رضی کی جانب دیکھکر فرمایا کہ برادرم سید خوندمیر جو کچھ معاملہ تمکو پیش آیا ہے بیان کرو بندگی میاں رضی نے عرض کیا کہ میراں جی کو سب

فرمودند که آرے تحقیق فاما برادران بشنوند آنچه
معامله شده است بزبانِ خود بگوئید بنا بر
بندگیمیانؓ عرض کردند که میرانجیو شکسته شوند
آں چشمہا که مہدیؑ را دیده باشند بنده خدائے
خود را دیدم بعدهٔ تمام معاملهٔ مذکور سر بسر پیش
حضرت امام البر والبحورؑ عرض رسانیدند
حضرت میرانؑ فرمودند که آرے بھائی سید
خوندمیر آنچه دیده اید تحقیق است خدائے را
خدا می بینید و چراغدان و فتیله و روغن مستعد
کرده آورده اند مگر بچراغ ولایت روشن شدن
مانده بود اکنوں بچراغ ولایت روشن کرده
شد بعدهٔ بیان این آیت در حق بندگی میاںؓ
آنحضرتؑ بدیں عبارت فرمودند که برادر
سیدخوندمیر خبر شما حق تعالیٰ در کلام خویش
داده است که اللّٰه نور السّمٰوٰت والارض مثل
نوره کمشکوٰة فیها مصباح المصباح فی زجاجة
دریجا فرمود که مراد مشکوٰة سینهٔ شما است و مراد مصباح تجلّی
حق تعالیٰ است و مراد از زجاجه دل شما است
الزجاجة کانها کوکب دری یوقد من شجرة مبارکة
دریجا فرمود که مراد شجرهٔ مبارکه ذات
بنده است که بر آسمانِ چہارم نام بنده
سید مبارک است زیتونة لاشرقیة
ولا غربیة ۔ یعنی فاینما تولوا فثم
وجه اللّٰه ۔ یکاد زیتها یضیء
ولو لم تمسسه نار نور علیٰ

روشن ہے حضرت میرانؑ نے فرمایا ہاں تحقیق ایسا ہی
ہے لیکن سب بھائی سنیں گے جو کچھ معاملہ پیش آیا
ہے اپنی زبان سے کہو تب بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ
میرانجی پھوٹ پڑیں وہ آنکھیں جنھوں نے مہدیؑ کو دیکھا
ہو بندے نے اپنے خدا کو دیکھا اس کے بعد وہ
تمام معاملہ جو اوپر مذکور ہوا ہے شروع سے آخر تک
بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت امام البر والبحورؑ کے روبرو
عرض کیا اور حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ ہاں بھائی سید خوندمیر
جو کچھ تم نے دیکھا ہے تحقیق ہے خدا کو خدا دیکھتا ہے
چراغدان فتیلہ اور روغن کے ساتھ تم لے آئے
تھے مگر چراغِ ولایت سے روشن ہونا باقی تھا اب
چراغِ ولایت سے روشن کیا جا چکا، اس کے بعد
یہ آیت بندگی میاںؓ کے حق میں آنحضرتؑ نے
اس عبارت میں بیان فرمائی کہ بھائی سید خوندمیر
حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں تمہاری خبر دی ہے کہ اللہ
نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی
مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں ایک چراغ
ہے وہ چراغ شیشے کی قندیل میں دھرا ہوا ہے اس
جگہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مشکوٰة (طاق) سے مراد
تمہارا سینہ ہے اور مصباح (چراغ) سے مراد حق تعالیٰ کی
تجلی ہے اور زجاجة (شیشے کی قندیل) سے
مراد تمہارا دل ہے شیشہ گویا چمکتا ہوا ستارہ ہے
وہ روشن کیا جاتا ہے مبارک درخت زیتون کے
(تیل) سے ۔ اس جگہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مبارک
درخت سے مراد بندے کی ذات ہے چنانچہ چوتھے آسمان

نوس در ینجا فرمود کہ ذاتِ شما تمام قابلیت
فیض ربّ العزة بے واسطگی داشت خواست
کہ خود روشن شود فامّا بواسطۂ مہدی نور علیٰ
نور گشت یھدی اللّٰہ لنورہٖ من یشاء
در ینجا **نقلست** کہ حضرت میرانؑ در چند
آیات کہ لفظ من عام را دعویٰ خاص بر ذاتِ
خود فرمودند مثلاً انا ومن اتّبعنی و
فی الآیۃ فقل اسلمت وجھی للّٰہ ومن
اتبعن ہمچناں در ینجا فرمود کہ مراد من یھدی
اللّٰہ لنورہٖ من یشاء خاص ذاتِ شما
است فقط لاغیر تا آخر رکوع نقلِ متواتر
در حق بندگی میاںؓ بیان فرمودند بعد از بیان
امام الکائناتؑ واداء بشارات بندگی میاںؓ
قصد ماندن نزدیک آں ذات
کردند بنا بر آں آنحضرتؐ رضا
فرمودند کہ حالا بروید شما ہر حال
نزدیک بندہ اید شما را حقتعالیٰ برائے
مقصودِ خود بیارد و دینِ خود را
روشن سازد **نقلست** چونکہ
ملک برخوردار بندگی میاںؓ را
بحکم امام الابرار در خانہ آوردند
فاما ہیچ شعور ازیں عالم
نبود ہیچ طعام وشراب بر عادتِ
قدیم نخوردندے و با ہیچ متکلم
نشدندے و بحال جذبۂ الوہیت

پر بندے کا نام سید مبارک ہے۔ درختِ زیتون نہ
پورب رخ ہے اور نہ پچھم رخ۔ یعنے جدھر تم اپنا رخ
کرو اودھر اللہ کی ذات ہے۔ قریب ہے کہ اس کا
تیل جل اٹھے اگرچہ اس کو آگ نہ بھی چھوئے
روشنی پر روشنی ہے۔ اس جگہ آنحضرتؐ نے فرمایا
کہ تمہاری ذات فیضانِ باریتعالیٰ کو بغیر کسی واسطے
کے قبول کرنیکی پوری قابلیت رکھتی تھی اس طرح کہ
خود بخود روشن ہوا چاہتی تھی لیکن مہدی کے واسطے
سے تم نورٌ علیٰ نور ہوئے۔ اللہ راہ دکھاتا ہے
اپنے نور کی جسے چاہتا ہے۔ **نقل** ہے کہ حضرت
مہدیؑ نے جس طرح چند آیات میں جن میں لفظ من
عام کے اپنی ذات کے لئے خاص ہونے کا دعویٰ
فرمایا مثلاً آیت انا ومن اتبعنی میں اور آیت
فقل اسلمتُ وجھی للّٰہ ومن اتبعن
میں ویسا ہی اس جگہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یھدی
اللّٰہ لنورہٖ من یشاء میں من سے مراد خاص
تمہاری ذات ہے فقط کوئی اور نہیں آخر رکوع تک
نقلِ متواتر سے ثابت ہے کہ بندگی میاںؓ کے حق
میں حضرت مہدیؑ نے بیان فرمایا، حضرت امام الکائناتؑ
کے یہ بیان فرمانے اور بندگی میاںؓ کو بشارات عطا
فرمانے کے بعد بندگی میاںؓ کا ارادہ آنحضرتؐ کے
پاس ہی رہنے کا تھا بنا بریں آنحضرتؐ نے رضا
دیکر فرمایا کہ اب تم جاؤ تم بہر حال بندے کے نزدیک
ہو تم کو حقتعالیٰ اپنے مقصود کے لئے لائیگا اور اپنے
دین کو روشن فرمائے گا۔ **نقل** ہے کہ جب ملک

بے ہوش و مدہوش ماندندے چوں وقتیکہ ہشیار شدندے نزدیک حضرت میرانؑ رفتندے باز بخانہ آوروندے بدیں موجب ملک برخوردار بسیار تعجب میکردند کہ در پیش ایشاں چند صد مرد ماں تربیت شدہ بودند فاما ہیچ کس را ایں نوع حالتے پدید نشدہ بود کہ بندگیمیاںؓ را شد ایں خبر بملک مبارز الملک رسید ایشاں دلگیر شدہ بیکبار با امام الابرار ملاقات کروند فاما تمام برادر زادگاں بہ تصدیق مشرف شدند و مبشر گشتند ان فی ذالک لآیات بینات وشھادات قاطعات علی صدق امام آخر الزمانؑ فبای آیة بینة وشھادة قاطعة بعدھا تومنون فبای آلاء ربکما تکذبان

باب شانزدہم

دربیانِ ملاقات کردن ملک مبارز الملک اسمہ ملک نصیر الدین ابن ملک یعقوب وتصدیق کردن برادر زادگانِ ایشاں ومبشر شدن شاں از زبان امام آخر الزمان علیہ السلام نقلست کہ جد جمیع باڑیوالاں

برخوردار بندگی میاںؓ کو امام الابرارؑ کے حکم سے گھر واپس لاتے تو اس وقت بندگی میاںؓ کو اس عالم کی کوئی خبر نہیں تھی کھانا پانی قدیم عادت کے مطابق نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے نہ کسی سے بات چیت کرتے تھے، جذبۂ الوہیت کی حالت میں مست و بیخود رہتے تھے، جب ہوشیار ہوتے تو حضرت مہدیؑ کے پاس چلے جاتے پھر انکو گھر لایا جاتا تھا یہ دیکھکر ملک برخوردار کو بہت تعجب تھا کیونکہ انکے سامنے کئی سو آدمی حضرت مہدی علیہ السلام سے تربیت ہوئے تھے لیکن کسی پر ایسی جذبہ کی حالت طاری نہیں ہوئی جیسی کہ بندگی میاںؓ پر ہوئی، یہ خبر ملک مبارز الملک کو پہنچی تو آزردہ خاطر ہوکر انھوں نے ایک بار حضرت امام الابرارؑ سے ملاقات کی لیکن ان کے تمام بھتیجے تصدیق سے مشرف ہوکر مبشر ہوئے بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں امام آخر الزماں علیہ السلام کے صدق پر پس اے تصدیق نہ کرنے والو اور کس کھلی نشانی اور قطعی گواہی پر بعد اس کے تم ایمان لاؤ گے دیکھو فرمان خدا پس اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤ گے

سولہواں باب

حضرت مہدیؑ سے ملک مبارز الملک کی ملاقات کے بیان میں جن کا نام ملک نصیر الدین ابن ملک یعقوب تھا اور ان کے بھتیجوں کے تصدیق کرنے اور امام آخر الزماں علیہ السلام سے بشارات پانیکے بیان میں تعلق ہے کہ تمام باڑی والوں کے جد ملک یعقوب تھے جو اولاد سے

ملک یعقوب بودند از اولاد امیر المومنین
ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ از پسر صدیق
علیہ الرضوان عبد الرحمن رضؓ واز جہت سکونت
ایشاں در موضع باری کہ عنقریب شہر بیانہ
بود بنا بر ایشاں را باری وال میگویند
و ملک یعقوب را ہفت پسر بودند بدیں تفصیل
یکے ملک مودود و دوم ملک احمد سوم ملک محمد
چہارم ملک نصیر الدین پنجم ملک یوسف ششم
ملک عیسیٰ ہفتم ملک وزیر الدین فاعلم انہا
المصدق سنذکر بشارات المہدیؑ علی
حقہم مجملا و مفصلا فی موضعہا انشاء اللہ
تعالیٰ فاما مجملا نقلست کہ حضرت میراں
علیہ السلام در حق باری والاں فرمودند کہ انبرت
بیل و معنی انبرت آب حیات است و
بیل مراد اولاد است و دیگر خصوصیت
باڑیوالاں آنست کہ در ہیچ قبیلہ بمثل ایشاں
خرد و بزرگاں مقبول نہ شدند و منقاد نہ
گشتند و مشرف بہ بشارات آنذات پیغمبر صفاتؐ
نہ شدند و نیز بشارات صدیق اکبر در حق شاں
مشہور الاشہر است کہ خدا تعالیٰ بر ایشاں
دریائے رحمت بریخت و بشارات
مفصلا یاد کنیم انشاء اللہ تعالیٰ فی موضعہا
القصہ درمیان ہفت پسران ملک یعقوب
ملک نصیر الدین خطاب مبارز الملک در زمانہ
خاتم ولایت محمدی اعنی محمد مہدی موعود علیہ السلام

امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھے جن کا سلسلۂ
نسب حضرت عبد الرحمن ابن ابوبکرؓ کو پہنچتا ہے
ان کی سکونت کے لحاظ سے چونکہ یہ لوگ بیانہ کے
قریب موضع باری میں تھے ان کو باریوال کہتے ہیں
اور ملک یعقوب کے سات فرزند تھے جن کی تفصیل
یہ ہے اول ملک مودود دوم ملک احمد سوم ملک
محمد چہارم ملک نصیر الدین پنجم ملک یوسف ششم
ملک عیسیٰ ہفتم ملک وزیر الدین ۔ پس معلوم کرائے
مصدق ہم عنقریب حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتیں
جو ان کے حق میں ہیں مجملا اور مفصلا برمحل بیان کرینگے
انشاء اللہ تعالیٰ ان کا مجملاً بیان یہ ہے نقل ہے
کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے باری والوں کے
حق میں فرمایا کہ یہ انبرت بیل ہیں انبرت کے
معنی آب حیات کے ہیں اور بیل سے مراد اولاد
ہے دوسری خصوصیت باری والوں کی یہ ہے کہ کسی قبیلہ
میں انکی طرح سب چھوٹے بڑے مقبول نہ ہوئے
اور مطیع نہ ہوئے اور اُس ذات پیغمبر صفاتؐ کی بشارتوں
سے مشرف نہ ہوئے جیسے کہ یہ لوگ ہوئے نیز صدیق اکبرؓ
کی بشارتیں بھی ان لوگوں کے حق میں مشہور تر ہیں کہ خدا تعالیٰ
نے ان پر رحمت کے موتی برسائے ہیں اور بشارتوں
کا تفصیلی بیان ہم آگے ان کے موقع پر کریں گے
انشاء اللہ تعالیٰ ، خلاصۂ کلام یہ کہ ملک یعقوب کے
سات بیٹوں میں سے ایک ملک نصیر الدین جن کا
خطاب مبارز الملک تھا حضرت خاتم ولایت محمدی
میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

حیات بودند وصاحب وزارت دو ہزار سوار
خاص وشہر نہروالہ تنخواہ ایشاں بود چونکہ
ایشاں را خبر احوال بندگمیاں رض رسید کہ ذات
کامل ولی مثل علیؓ آمدہ است وبندگمیاں رض
بآنذات مرید شدہ اند وقصد برابر رفتن او
می کنند بنا بر ملک مذکور کہ محب وعاشق بندگمیاں رض
بود آنچنانکہ گاہ گاہ می فرمودند کہ اگر میاں
دعوی مہدیہ بکنند ما تصدیق بکنیم وچونکہ ایں معاملہ
شنیدند بسیار دلگیر شدہ بندگی میاں رض را
در بالاخانہ نظر بند کردند کہ مبادا بروند وخود
برائے ملاقات امام الکائنات آمدند و
بہ آنذات پیغمبر صفات ملاقات کردند چونکہ باز
در خانۂ خود آمدند در پیش برادرزادگان خود
گفتند کہ سبحان اللہ بر روئے مبارک
آنمرد چہ شجاعت می نماید و در موبمو ما نگی
یعنے دلیری معمور است **نقلست** کہ
چوں روز دوم ملک برخوردار بخدمت امام الابرارؑ
مشرف شدند آنحضرتؑ بزبان دُرربار
گوہر نثار استفسار باز گشتن ملک مبارز الملک
وگفتار او پرسیدند کہ چوں ازینجا
بازگشت چہ گفت ملک مذکور بحضور پرنور
ماجرائے ملک مبارز الملک وگفتارِ شاں
عرض کردند کہ میرانجی چونکہ ملک در خانۂ خود
تشریف آوردند می گفتند کہ سبحان اللہ بر روئے
مبارک وبرمو بہ مو چہ شجاعت می نماید

بقید حیات تھے جو دو ہزار سوار کی خاص وزارت رکھتے
تھے اور شہر نہروالہ انکی تنخواہ میں تھا جب ان کو
بندگی میاں رض کے احوال کی اطلاع ملی کہ ایک ذات
کامل ولی مثلِ علیؓ آئے ہوئے ہیں اور بندگی میاں رض
ان کے مرید ہو گئے ہیں اور ان کے ہمراہ جانے کے
ارادے میں ہیں تو چونکہ ملک مذکور کو بندگی میاں رض سے
بیحد محبت تھی یہانتک کہ کبھی کبھی کہا کرتے تھے
کہ اگر میاں مہدیت ہونے کا دعویٰ کریں تو ہم تصدیق
کریں گے جب یہ معاملہ انھوں نے سنا تو بہت
آزردہ ہوئے اور بندگی میاں رض کو انھوں نے بالاخانہ
میں نظر بند کردیا کہ ایسا نہو چلے جائیں اور خود حضرت
امام کائناتؑ سے ملنے کے لئے آئے اس ذات
پیغمبر صفاتؑ سے ملاقات کی، جب گھر واپس آئے
تو اپنے بھتیجوں سے کہا سبحان اللہ اس مرد کے
چہرۂ مبارک پر کیا شجاعت نمایاں ہے بال بال
مانگی یعنے دلیری سے معمور ہے **نقل** ہے کہ جب
دوسرے روز ملک برخوردار حضرت امام الابرارؑ
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قدم بوسی سے مشرف
ہوئے تو آنحضرتؑ نے اپنی زبان دُرربار گوہر نثار
سے ملک مبارز الملک کی واپسی اور اُنکی گفتار کے
متعلق دریافت فرمایا کہ جب وہ یہاں سے واپس ہوا
تو اس نے کیا کہا ملک برخوردار نے آنحضرتؑ کے
حضور پُرنور میں ملک مبارز الملک کا ماجرا اور اُن کی
گفتگو عرض کی کہ میرانجی جب ملک اپنے گھر میں تشریف
لائے تو یہ کہہ رہے تھے کہ سبحان اللہ حضرت کے

دریںجا حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ آرے ملک ہمچناں مردے شجاع ودلیر است مثالِ بندۂ خدا ہمچو آئینہ است ہر کہ می آید روے خود می بیند ملک آمدہ روے خود دید فاعلم ایہا المصدق در باب تصدیق کردن ملک مبارز الملک اختلاف شدہ است کسانیکہ در باب ملک مذکور بنجات اعتقاد می کنند میگویند کہ در آخر عمرش تصدیق روزی شدہ است بعضے علی عکسہا مستند فاعلم ایہا المصدق انا اقول واللہ اعلم بالصواب و اعتقادنا فی النجاۃ علیٰ تصدیق المہدی امام اولی الالباب فقط اکنوں آمدیم دربیانِ بشارات امام علیہ السلام بطریق مفصلاً علیٰ حق المبشرین المذکورین اہل الکرام نقلست کہ از ملک مودود ابن ملک یعقوب یکدختر اسمہا بوآتاج مادر بندگیمیاں رضؓ شدہ بود حقیقت تصدیق معلوم نیست دیگر پسر کہ اسمہٗ ملک خدابخش خالِ میاں رضؓ کہ صاحب حالات وکرامات ومکاشفات وفراسات کہ اگر اندکے گفتہ شود عبارتے دراز گردد مثلاً از ایشاں نقلست کہ گفتند مردم را بسہ چیز ابتدا و انتہا و عقل وفراست وبخت اومی دانم یعنے در گفتار ورفتار ودستار ودیگر از ایشاں نقلست کہ خبر شش ماہ مستقبل

روے مبارک پر بال بال پر کیا شجاعت دکھائی دیتی ہے، یہ سُنکر حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں ملک ویسا ہی مردِ شجاع اور دلیر ہے بندۂ خدا آئینہ کے مثال ہے جو کوئی آتا ہے اپنا چہرہ دیکھتا ہے ملک نے بھی آکر اپنا چہرہ دیکھا ہے پس معلوم کر اے مصدق کہ ملک مبارز الملک کی تصدیق کے بارے میں اختلاف ہوا ہے جو لوگ ملک مذکور کی نجات کے قائل ہیں کہتے ہیں کہ ان کی آخری عمر میں ان کو تصدیق روزی ہوئی بعضے لوگ اس کے برخلاف کہتے ہیں پس جان اے مصدق ہمارا قول یہ ہے اور اللہ صواب کا بہتر جاننے والا ہے ہم تو اُن کی نجات کا اعتقاد رکھتے ہیں اس بناء پر کہ انھوں نے امام اولوالالبابؑ کی تصدیق کی ہے فقط اب ہم یہاں امام علیہ السلام کی بشارتیں بیان کرتے ہیں تفصیلی طور پر جو مذکورۂ بالا مبشرین کرام کے حق میں ثابت ہیں نقل ہے کہ ملک مودود ابن ملک یعقوب کی ایک دختر مسماۃ بوآتاج بندگی میاںؓ کی ماں ہوئی ہیں انکی تصدیق کا حال معلوم نہیں، دوسرے فرزند ہوئے مسمیٰ ملک خدابخش جو میاںؓ کے ماموں ہوئے جو صاحبِ حال بزرگ ہوئے ہیں انکی کرامات ان کے مکاشفات اور انکی فراستوں کا اگر تھوڑا سا ذکر بھی کیا جائے تو عبارت دراز ہوگی مثال کے طور پر ان کی ایک نقل ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ میں تین چیزوں سے لوگوں کے آغاز وانجام عقل و سمجھ اور ان کی قسمت کا اندازہ لگاتا ہوں یعنے گفتار رفتار اور دستار سے نیز اُن سے نقل ہے کہ خدا تعالےٰ

وشش ماه ماضی خدا تعالیٰ معلوم کردہ بود الغرض
پیش از آمدن حبیب ذوالجلال چند
سال ایشاں را وصال باحق شدہ بود چونکہ ذکر
فراست شاں بہ مجلس صاحب الزمانؑ گذشت
بعدہٗ عرض کردند کہ اوشاں را رحلت شدہ
است دریںجا حضرت امیر علیہ السلام
فرمودند آرے بتحقیق ملک خدابخش عاشق اللہ
بودند و بندہ را ہم تعجب شدہ بود کہ اینچنیں
کس چوں از صحبت بندہ باز ماندہ است فاما معلوم شد کہ
رحلت کردہ و نیز نقلست کہ بعد از آمدن حضرت
میرانؑ در پیران پٹن اول ملاقات ملک برخوردار
شدہ است و در اول بار بہ بشارت از زبانِ
امام الابرارؑ بلفظ برخوردار مبشر شدند القصہ
ملک برخوردار دنیا ترک کردہ صحبتِ
امام الابرار اختیار کردہ ہمراہ شدہ بودند
و چند نقل بواسطۂ ایشاں ظاہر شدہ است
مثلاً یکے نقل آنکہ ملک مذکور را خدا تعالیٰ از
طرف پسرِ شاں ملک داؤد یک جفت
کفش خوب رسانیدہ بود ایشاں در دل
نیت کردہ کہ ایں کفش نو بحضورِ حضرت امام
علیہ السلام بکنیم و از کفش مبارک آنحضرتؑ
برائے خود کرم کوش سازیم تا از برکت ایں
کفش مبارک ما را خدا تعالیٰ نجات دہد
ایں نیت در دل کردہ بعد از نماز شام
درمیان حلقۂ براوراں برائے وداع

نے اُن کو چھ ماہ مستقبل اور چھ ماہ ماضی کا حال معلوم فرمایا تھا
غرض یہ کہ وہ حضرت حبیب ذوالجلالؑ کی آمد سے چند
سال قبل واصل بحق ہو چکے تھے جب ان کی دانائی کا
ذکر صاحب الزمان علیہ السلام کی مجلس میں گذرا اسکے
بعد صحابہؓ نے عرض کیا کہ اُن کی رحلت ہو چکی ہے تو
اس موقع پر حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہاں بتحقیق
ملک خدابخش عاشق اللہ تھے بندے کو تعجب تھا
کہ ایسا شخص کس طرح بندے کی صحبت سے باز رہا لیکن
معلوم ہو گیا کہ وہ رحلت کر چکے ہیں نقل ہے کہ حضرت
مہدی علیہ السلام شہر پیران پٹن میں آنیکے بعد اولاً حضرتؑ
کی ملاقات ملک برخوردار کو نصیب ہوئی پہلی ہی مرتبہ
میں وہ حضرت امام الابرارؑ کی زبانِ مبارک سے
لفظ برخوردار سے مبشر ہوئے قصہ مختصر یہ کہ ملک
برخوردار نے ترکِ دنیا کر کے امام الابرارؑ کی صحبت
اختیار کی حضرتؑ کے ہمراہ ہو گئے تھے اور چند نقلیں
انہی کے تعلق سے وقوع میں آئی ہیں مثلاً ایک نقل یہ
کہ ملک مذکور کو خدا تعالیٰ نے ان کے فرزند ملک داؤد
کی جانب سے ایک نیا جوتی کا جوڑا بھجوایا تھا انہوں
نے دل میں یہ نیت کی کہ یہ نیا جوڑا حضرت امام علیہ السلام
کی خدمت میں گذرانوں اور آنحضرتؑ کے
نعلین مبارک لیکر اس کے چمڑے سے اپنے لئے گرم ٹوپ
بنالوں تاکہ اس کفش مبارک کی برکت سے خدا تعالیٰ
مجھے نجات روزی کرے یہ نیت دل میں کر کے نماز
شام کے بعد برادروں کے حلقے میں رخصت پانے
کے لئے کھڑے ہوئے تھے یہ سوچکر کہ حضرت امامؑ

ایستادہ بودند کہ بعد از سلام و وداع حضرت
امام علیہ السلام حضور کنم حضرت امیر روشن ضمیرؓ
بغیر از گفتۂ ایشاں ہر دو کفش مبارکِ خود از
سر انگشتِ پاے مبارک خود گرفتہ فرمودند
کہ ملک برخوردار ایں آلتِ پا است در پاے
باید کرد ایشاں در حال آں کفش کہ خود نیت
کردہ آوردہ بودند پیش نہادند و عرض کردند
کہ میرانجی در ضمیر ایں فقیر آں چناں آمدہ کہ
ایں کفش بحضورِ حضرت امیر کنیم و از کفش مبارک
حضرت امیر براے خود گرم گوشش سازیم کہ
از برکتِ آں خدا تعالیٰ مرا نجات دہد بنا بر حضرت
امیرؓ فرمودند اے ملک برخوردار ایں کفش از چہ چیز
است ایشاں از روے ادب خاموش بودند باز
فرمودند کہ بالا پوست گوسفند و زیر پوست گاؤ
پس چندیں مدت کہ در صحبت بندہ ماندہ اید
چنیں حاصل کردید کہ مہدی از پوست گوسفند و
گاؤ نجات می دہد خیر جی اگر بندہ محبت کردہ
پوست خود بپوشاند و آنچہ بندہ درمیان عصر
و مغرب میگوید نکنید خداے من قادر است
پوست بندہ بہ بندہ بپوشاند و شما را عذاب
کند دوم نقل است در باب بشارت پدر شاں
ملک احمد بن ملک یعقوب باریوالؒ آوردہ اند
کہ ملک برخوردار براے خود مال بسیار در دائرہ
آوردہ بودند بعضے بحضور اعلیٰ در راہِ
خدا تعالیٰ گذرانیدہ و بعضے براے

کے سلام و وداعی کے بعد حضورِ اقدس میں پیش کروں
تب حضرت امیر روشن ضمیرؓ نے بغیر ان کے معروضہ کے
اپنے نعلین مبارک کو اپنے مبارک پاؤں کی انگلیوں
میں لیکر فرمایا کہ ملک برخوردار یہ پاؤں کا آلہ ہے پاؤں
ہی میں رہنا چاہیئے یہ سنتے ہی انھوں نے جو نیا جوتی
کا جوڑا گذرانے کی نیت کی تھی پیش کر کے عرض کیا
کہ میرانجی اس فقیر کے دل میں یہ بات آئی تھی کہ یہ
جوڑا حضرت کے حضور میں پیش کروں اور حضرت امیر
کے کفش مبارک سے اپنے لئے گرم ٹوپ بنالوں تاکہ
اس کی برکت سے خدا تعالیٰ مجھے نجات دے بنا بریں
حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا اے ملک برخوردار
یہ جوتیاں کس چیز سے بنی ہوئی ہیں انھوں نے از روے
ادب خاموشی اختیار کی پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ اوپر بکری
کا چمڑا اور نیچے گائے کا چمڑا پس اتنی مدت جو تم
بندے کی صحبت میں رہے تمکو یہی معلوم ہوا کہ مہدی
اس بکری اور گائے کے چمڑے سے نجات دلاتا ہے
سنو تو بھلا اگر بندہ محبت کی راہ سے اپنا پوست
بھی تمکو پہنا دے اور جو کچھ بندہ عصر اور مغرب کے
درمیان کہتا ہے تم اس پر عمل نہ کرو تو میرا خدا اس
بات پر قادر ہے کہ بندے کا پوست بندے کو
پہنائے گا اور تمکو عذاب دے گا۔ دوسری نقل
ان کے والد ملک احمد بن ملک یعقوب باریوال کے
حق میں حضرت مہدیؑ کی بشارت کے بارے میں ہے
بیان کرتے ہیں کہ ملک برخوردار اپنے ساتھ بہت مال
دائرے میں لائے تھے کچھ تو امام علیہ السلام کے

خودنگاه داشته هر وقتے که طعام الوان به پختے کودکان همسایگاں را تکلیف شدے زیراکه در زمانهٔ امام الابرارؑ فقر و اضطرار بسیار بود بنا بر بعضے فقراء آنحضرت خاتم الاولیاؑ حکایت شکایت ملک برخوردار و رنجیده شدن صغار عرض رسانیده اند فرمودند که بنده را چه میگوئید خدارا بگوئید که خدا تعالیٰ یکے را رزق فراخ کرده است ویکے را تنگ بنده چه کند و آنچه بدست بنده می آید بنده شمارا واو شانرا سویت کرده مید ہد یعنے برابر باز فرمودند که میاں بروید شمارا بشارت آمده است که المفلسُ فِي امان الله واوشانرا بشارت می آید و دیگر فرمودند که ملک مذکور چیزیکه دارند فردا فنا پذیرد چه جهت که ویرا چشمهٔ آمدنی نیست و خرچ کردنی است ۔ ایشاں را وداع کرده ملک برخوردار را طلبیده پرسیدند که ملک برخوردار در روش ملکِ شما گوشت چگونه می پزند ایشاں بحضورِ حضرتِ معلیٰؓ عرض کردند که میرانجی اول روغن داغ کرده در وے حوایجات یعنے داروے گوشت چوں گشنیز و زعفران و قرنفل و لوازم آں انداخته چوں خوب بریاں شود بعدهٔ گوشت پاک کرده بیندازند و آب می اندازند و می پزند درینجا حضرت امیر الابرارؑ

حضورِ اعلیٰ میں راہِ خدا میں گذران دیا اور کچھہ اپنے لئے انہوں نے محفوظ رکھ لیا تھا جب کبھی وہ اقسام کے لذیذ کھانے تیار کرتے ان کے پڑوس میں رہنے والے بچوں کو تکلیف ہوتی تھی کیونکہ حضرت امام الابرارؑ کے زمانہ میں صحابہ پر فقر و اضطرار بہت ہوا کرتا تھا بنا بریں بعضے فقراء نے حضرت خاتم الاولیاؑ سے شکایت کے لہجہ میں ملک برخوردار کا حال بیان کیا اور ان سے دائرے کے بچوں کی رنجیدگی کی کیفیت عرض کی تو آنحضرتؓ نے فرمایا کہ بندے سے کیا کہتے ہو خدا سے کہو خدا تعالیٰ نے ایک کے رزق کو کشادہ کیا ہے اور ایک کو تنگ بندہ کیا کرے جو کچھہ بندے کے ہاتھ آتا ہے بندہ تمکو اور ان کو سویت کرکے دیتا ہے یعنے یکساں حصے کردئے جاتے ہیں پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ میاں جاؤ تمہارے لئے بشارت آئی ہے کہ نادار اللہ کی امان میں ہے اور ان کو بھی بشارت ملتی ہے، نیز حضرتؑ نے فرمایا کہ ملک مذکور جو چیز رکھتے ہیں کل فنا ہونیوالی ہے اس لئے کہ اس کو آمدنی کا چشمہ نہیں اور خرچ جاری ہے پھر ان کو رخصت کرکے ملک برخوردار کو حضرتؑ نے طلب کیا اور پوچھا کہ ملک برخوردار تمہارے وطن میں گوشت کس طریقہ سے پکاتے ہیں انہوں نے حضرت کی خدمت عالی میں عرض کیا کہ میرانجی پہلے گھی کو کڑکڑاتے ہیں پھر اس میں مصالح یعنے گوشت کو لگانے کی ادویہ جیسے دھنیا، زعفران، لونگ اور اس کے لوازم

بزبان دربار فرمودند که ببینید دریں روش
که شما گفته اید بوے خوش تمام بیروں می رود و
لذت تمام بوے دار، و دیگر آواز داغ روغن
هم شنوده میشود که بداں چشم زخم هم می رسد
دریں باب روش جونپور خوب است
که گوشت و حوایجات و روغن و
آب همه بوزن که می باید یکجا کرده می پزند
که بوے خوش هم بیروں نمی رود و
چشم زخم هم نمی شود بنا بر ملک مذکور
بحضور نور علی نور عرض کردند که میرانجی امروز
ایں تمام استعداد حاضر است و بنده
از جهت طلبیدن حضرت میرانجی
آمده بودیم اگر قدم سعادت بفرمایند
حضرت امیر علیه السلام آمده چنانچه فرموده
بودند همچناں ملک مذکور طعام و گوشت و
نان پخته بحضور آنحضرتؑ باز کرده نهادند
دریں میاں حضرت امام آخر الزماں علیه السلام
فرمودند که علماء بالله را در باب بنا نهادن
عرس چه خوب مقصود بود که دریں طعام
که براے نیت روح میت می کنند
درمیان بسیار کساں اگر کسے از آں
بندهٔ خدا بخورد تا آنکه بخوردن طعام مشغول
است اگر شخص میت معذب است
بحکم خدا تعالی بآنقدر که بندهٔ خدا بخوردن
طعام مشغول است ازاں شخص عذاب

ڈالکر جب یہ چیزیں خوب تلی جاتی ہیں تو اس کے
بعد گوشت کو پاک کرکے ڈالتے ہیں اور پانی بھی
اسی وقت ڈالکر پکاتے ہیں یہ سنکر حضرت امیر الابرارؑ
نے اپنی زبانِ دربار سے فرمایا کہ دیکھو اس طریقہ میں
جس کو تم نے بیان کیا پکوان کی خوشبو تمام اس سے
نکل جاتی ہے اور خوشبوئی ہی میں پوری لذت ہوتی
ہے دوسری بات یہ کہ گھی کے بگھار کی آواز بھی
سنائی دیتی ہے اور اس کے دھوئیں سے آنکھوں
کو ضرر بھی پہنچتا ہے اس معاملہ میں جونپور کا طریقہ
خوب ہے کہ گوشت، مصالح، گھی اور پانی سب
چیزیں ضرور وزن کے موافق لیجاتی ہیں اور ان سبکو
ایک ساتھ پکاتے ہیں جس سے خوشبو باہر نکلنے نہیں
پاتی اور آنکھوں کو بھی تکلیف نہیں پہنچتی اس ارشاد
کو سن کر ملک مذکور نے حضور نورٌ علیٰ نور میں عرض کیا
کہ میرانجی آج تمام سامان حاضر ہے اور بندہ حضرت
کو لیجانے کے لئے آیا ہے ہاتھا اگر قدم سعادت سے
بندے کو سرفراز فرمائیں ان کا یہ معروضہ سنکر حضرت
امیر علیہ السلام ان کے گھر تشریف فرما ہوئے جیسا حضرتؑ
نے فرمایا تھا ویسے ہی طریقہ سے ملک مذکور نے
کھانا، گوشت اور روٹیاں پکاکر آنحضرتؑ کے حضور
میں لارکھا، اس اثنا میں حضرت امام آخر الزمانؑ نے
فرمایا کہ خدا رسیدہ علماء کا عرس کی بنیاد ڈالنے میں کیا
ہی اچھا مقصود تھا کہ اس کھانے میں سے جو میت کی
روح کے ایصالِ ثواب کی نیت سے پکاتے ہیں بہت
سے کھانے والوں کے درمیان اگر کوئی بندۂ خدا بھی

جونپور کا طریقہ

دور گردہ می شود بنا بر ملک مذکور عرض کردند کہ
میرانجی زہے سعادت پدرما کہ عرس او باشد
وخورندہ مہدی موعودؑ فرمودند آرے
فرمانِ خدا تعالیٰ می شود کہ پدر شما ابدالآباد
بخشیدہ شدہ است سوم **نقلست**
یک روز در وقت نوبت آخر اللیل ملک
بخن در دل خود خطرہ آوردند کہ اے بخن
کدام راحت ونعمت ودولت دنیاوی
گذاشتہ چہ محنت ومشقت وفقر وفاقہ
وذلت اختیار کردی کہ ناگاہ بے آگاہ
حضرت شاہنشاہ بفرمانِ الٰہ در آنجا
حاضر شدہ فرمود کہ ملک برخوردار چرا افسوس
می خورید انچہ گذاشتہ آمدید آں موجود
است بروید ایشاں در ہماں وقت
روانہ شدہ بدنیا مشغول شدند چنانچہ معلوم
است بنا بر شمار ملک برخوردار درمیان
صحابہؓ امام الابرار نیست مگر در مبشراں داخل
اند چہارم **نقلست** بعد از مدت
مدید پس از رفتن ملک مذکور شخصے از
گجرات رسید بندگی میاںؓ احوال
ملک مذکور پرسیدند آیندہ انچہ حقیقت
ایشاں بود بعرض رسانید کہ بدنیا مشغول
شدند بعدہٗ چونکہ آں شخص بحضورِ امامؑ
الابرار رسید آنحضرتؑ ہم استفسار ملک
برخوردار فرمودند کہ از آن برادرم ملک برخوردار

کھا رہا ہو تو جب تک کہ وہ کھانے میں مشغول رہے
اگر شخص میت عذاب کی حالت میں بھی ہے تو
خدا تعالیٰ کے حکم سے اُتنی دیر جتنی دیر کہ بندۂ خدا کھانے
میں مشغول رہے اس شخص سے عذاب کو دور کر دیا
جاتا ہے یہ سنکر ملک مذکور نے عرض کیا کہ میرانجی زہے
نصیب میرے باپ کے کہ ان کا عرس ہو اور کھانے
والے مہدی موعودؑ ہوں آنحضرتؑ نے فرمایا ہاں خدا تعالیٰ
کا فرمان ہوتا ہے کہ تمہارے باپ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے
بخشے گئے تیسری **نقل** یہ ہے کہ ایک روز نوبت کے
وقت آخر شب میں ملک بخن نے اپنے دل میں یہ خطرہ
لایا کہ اے بخن کس راحت ونعمت اور دنیا کی دولت
چھوڑ کر تو نے کیا محنت مشقت فقر وفاقہ اور گری ہوئی
حالت اختیار کی ہے اتنے میں اچانک بلا اطلاع فرمان
خدا سے حضرت شاہنشاہ علیہ السلام وہاں موجود ہوئے
اور ملک برخوردار کو مخاطب کر کے آنحضورؑ نے فرمایا کہ
ملک برخوردار کیوں افسوس کرتے اور غم کھاتے ہو جو کچھ
چھوڑ کر آئے ہو سب موجود ہے جاؤ یہ رخصت پا کر اسی
وقت روانہ ہوئے اور اپنے دنیاوی کاروبار میں مشغول
ہو گئے چنانچہ یہ بات سبکو معلوم ہے کہ اسی بنا پر
ملک برخوردار کا شمار امام الابرارؑ کے صحابہؓ میں نہیں
ہے مگر مبشرین میں داخل ہیں چوتھی **نقل** یہ ہے کہ
ملک مذکور کے جانیکے ایک عرصۂ دراز بعد ایک شخص
گجرات سے فرہ آیا تو بندگی میاںؓ نے اس شخص سے
ملک مذکور کا احوال پوچھا آنیوالے نے جو کچھ ان کی حقیقت
تھی عرض کی کہ وہ دنیا میں مشغول ہو گئے ہیں اس کے

چه احوال است بندگی میانؓ در مجلس حاضر
بودند پیش از شخص آینده عرض رسانیدند
که میرانجی احوال ملک برخوردار بکفر
انجامیده است بنا بر حضرت امیر
علیه السلام فرمودند که برادرم سید خوندمیر
شما بزبانِ خود چنین مگوئید که ملک برخوردار
اینجا خورد و آنجا برد اگر درینجا ماندے
درمیان دومی و چهارمی شما شدندے
لیکن نماندند اکنون منظور مهدی هستند
خدا تعالیٰ ناچیز نکند آخر الامر ایشان
در خلافت بندگی میانسید محمود حسینِ ولایتؓ
پسر بندگی میانسید خوندمیرؓ دنیا ترک کرده
بر روش حضرت مهدی موعودؑ سرانجام
شده بود رضی الله عنہ حاصل الامر بندگی
ملک الهدادؓ و بندگی ملک حماد بن ملک
احمد بن ملک یعقوب باریوال هم در پیران
پٹن ملاقات با ذاتِ پیغمبر صفات کرده
از روی تحقیق تصدیق کرده اند و مبشر بآن ذات
علیه الصلوٰۃ شده اند که نقلست که
امام البر والبحورؑ بندگی میانؓ را از نصرپور
بطرف گجرات بفرمان واهب العطیات
فرستادند بندگی ملک الهدادؓ را چادر
خود و بندگی ملک حماد را عمامهٔ خود بدستِ
بندگی میان رضؓ مرحمت فرموده بودند و
بعضے بشارات که درحق هر دو ذات

بعد جب وہ شخص حضرت امام الابرارؑ کے حضور میں آیا تو
آنحضرتؑ نے بھی ملک برخوردار کے بارے میں استفسار
ان الفاظ میں فرمایا کہ میرے برادر ملک برخوردار کا کیا
حال ہے اس وقت بندگی میانؓ مجلس میں موجود تھے
حضرتؑ کے سوال کے جواب میں اس شخص کے کچھ کہنے
سے پہلے ہی بندگی میانؓ نے عرض کیا کہ میرانجی ملک برخوردار
کا حال کفر تک پہنچ چکا ہے بنا بریں حضرت امیر علیہ السلام
نے فرمایا کہ میرے برادر سید خوندمیر تم اپنی زبان سے
ایسا مت کہو کیونکہ ملک برخوردار یہاں کھایا اور وہاں
لے گیا ہے اگر وہ یہاں رہتے تو تمہارے میں دوسرے
یا چوتھے ہوتے لیکن نہیں رہے اب بھی وہ منظور مہدی
ہیں خدا تعالیٰ ان کو ناچیز نہ کرے گا، آخر کار بندگی میاں
سید خوندمیرؓ کے فرزند بندگی میانسید محمود حسینِ ولایت رضؓ
کی خلافت کے زمانے میں حضرت مہدی موعودؑ کی روش
کے مطابق ترک دنیا پر ان کا خاتمہ ہوا، رضی اللہ عنہ،
حاصل کلام بندگی ملک الہدادؓ بندگی ملک حماد فرزندان
ملک احمد ابن ملک یعقوب باریوال بھی شہر پیران پٹن
ہی میں ذاتِ پیغمبر صفات مہدی موعودؑ سے ملاقات کی
اور تحقیق کے ساتھ تصدیق سے مشرف ہوکر آنحضرتؑ
کی بشارتوں سے سرفراز ہوئے چنانچہ نقل ہے کہ
حضرت امام الکائناتؑ نے جب بندگی میاں رضؓ کو
نصرپور سے بفرمان پروردگار واہب العطیات گجرات
بھیجا تھا تو بندگی ملک الہدادؓ کو اپنی چادر اور بندگی ملک حمادؓ
کو اپنی دستار مبارک بندگی میانؓ کے ذریعہ مرحمت
فرمائی تھی اور بعضے بشارتیں جو ان دونو ذاتوں کے

بزبان سیدین المحمودین الامیرین المکرمین الصدیقین بندگی میرانسید محمود و بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما وارد شدہ در محل خلافت ملک الہدادؓ یاد کنیم و نیز پسر بندگی ملک الہدادؓ اسمہ ملک پیر محمدؒ مبشر بزبان حضرت میرانؑ بموت معنوی بودند چنانچہ نقلست کہ فرزندان ملک الہدادؓ اکثر در خوردسالگی وفات یافتندے بنا بر اہلِ خانۂ بندگی ملک الہداد اسمہا بی بی میمونہ بدستِ دایہ ملک پیر محمد را نزدیک حضرت امیرؑ فرستادند کہ دعا بکنند تا خداتعالیٰ ایشانرا حیات دہد چونکہ بحضور معلیٰؑ آوردہ عرض کردند کہ میرانجی این پسرک از آن ملک الہداد است بخدمت مرسول است کہ خدام دعا کنند تا خداتعالیٰ حیات بخشد بنا بر بندگی حضرت میرانؑ فرمودند کہ آرے ما ہر کرا کہ دعا می کنیم او بمیرد چونکہ دایہ این سخن شنید بسیار دلگیر شدہ بخانہ آورد و اہلِ خانۂ بندگی ملک الہدادؓ ہم بسیار اندوہناک شدند کہ ملک در خانہ آمدہ استفسار دلگیری فرمودند ایشان آنچہ حقیقت بود گفتند بنا بر ملک تبسم کردند و فرمودند کہ دلگیر مشوید کہ این پسر بہ خوردار و بزرگوار خواہد شد از برکت دعاء آنحضرتؑ و آنکہ فرمودند بمیرد بشارت بموت معنوی دادہ اند و بندگی ملک

حق میں سیدین محمودین، امیرین مکرمین صدیقین یعنے بندگی میرانسید محمود اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کی زبانی وارد ہوئے ہیں بندگی ملک الہداد کی خلافت کے بیان میں ہم ان کا ذکر کریں گے نیز بندگی ملک الہدادؓ کے فرزند ملک پیر محمد نام حضرت میراں علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے موتِ معنوی کی بشارت پائے تھے چنانچہ نقل ہے کہ ملک الہدادؓ کے فرزندان اکثر کم سنی میں وفات پائے تھے بنا بریں بندگی ملک الہدادؓ کی زوجہ مسماۃ بی بی میمونہ نے دایہ کے ہاتھ سے ملک پیر محمد کو حضرت مہدیؑ کے پاس بھیجا اس معروضہ کے ساتھ کہ دعا کریں تاکہ خداتعالیٰ اس فرزند کو حیات دیوے جب حضور معلیٰؑ میں دایہ نے یہ معروضہ کیا کہ میرانجی یہ ملک الہداد کا بچہ ہے جو حضرت کی خدمت میں بھیجا گیا ہے ملازمانِ والا اس کے لئے دعا فرمائیں تاکہ خداتعالیٰ اس کو حیات دیوے یہ سن کر حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہاں ہم جس کسی کے لئے دعا کرتے ہیں وہ مرجاتا ہے جب دایہ نے یہ سنا تو بہت آزردہ خاطر ہوکر بچہ کو گھر لائی اور بندگی ملک الہداد کی بیوی بھی بہت غمگین ہوئیں جب ملک گھر میں آئے اور ان کے رنجیدہ ہونے کا سبب دریافت فرمایا تو انہوں نے جو کچھ حقیقت تھی بیان کی جس کو سن کر ملک نے مسکرا کر فرمایا کہ غم مت کرو یہ بچہ سرسبز ہوگا بڑی عمر پائے گا۔ آنحضرتؑ کی اسی دعا کی برکت سے اور وہ جو حضرت نے فرمایا ہے کہ ہم جس کے لئے دعا کرتے ہیں وہ مرجاتا ہے تو یہ معنوی یعنی باطنی موت

شرف الدین ابن ملک محمد بن ملک یعقوب
باریوال کہ صاحب منصب والعزو الکمال بودند
ہم در وہ پیراں پٹن تصدیق امام آخر
الزمانؑ کردہ تربیت شدہ بودند برابر
بندگیمیاںؓ شہید شدند وہم ملک فخر الدین خطابہ
قتلو خاں ابن ملک محمد وزرا ء کلاں ہم
در آں زماں تصدیق کردہ بودند آخر الامر
ملک مذکور در زمانہ خلافت بندگی ملک
الہدادؓ وفات یافتند در حق شاں بندگی
ملک فرمودند کہ تمام گجرات را در تہ و بالا
کردن مقصودِ خدا تعالیٰ آں بود کہ ایں ہر دو
مرد و زن را نزدیک بندہ آوردن بود و زنِ
ایشاں اسمہا بو اگہر بنت ملک نصیر الدین
مبارز الملک و موجب خلل گجرات آمدن بادشاہ
دہلی ہمایوں بادشاہ کہ معتقد مہدویت
میر السید محمد مہدی موعودؑ بود با بندگی ملک
الہداد یک فرمان امن نامہ نوشتہ دادہ
بود کہ ہر کہ از نسل من باشد تصدیق مہدی
موعود بکند و ایں گروہ را ایذا و آزار
نرساند آخر الامر آں کاغذ ہمایوں بادشاہ
در زمانہ بندگی میاں سید محمود حسینؒ ولایت
بوقتی اکبر بادشاہ طلبیدہ گم شدہ
است القصہ ملک لطیف خطابہ شرزہ
خاں ابن ملک محمد امراء کلاں ہمداں زماں
مرید شدہ بودند آخر کار برابر بندگی

(فنا فی اللہ بقا باللہ) کی بشارت حضرتؑ نے دی ہے
اور بندگی ملک شرف الدین ابن ملک محمد ابن ملک
یعقوب باریوال جو صاحبِ منصب اور صاحب عزت
وکمال تھے اسی شہرِ پیراں پٹن میں انھوں نے
امام آخر الزمانؑ کی تصدیق کی تھی اور حضرتؑ سے
تربیت ہوئے تھے بالآخر بندگی میاںؓ کے ہمراہ شہید
ہوئے، نیز ملک فخر الدین جن کا خطاب قتلو خاں تھا
وہ بھی ملک محمد کے فرزند وزیرِ کلاں تھے اُسی زمانہیں
انھوں نے بھی تصدیق کی تھی۔ آخر کار ملک مذکور بندگی
ملک الہدادؓ کی خلافت کے زمانے میں وفات پائے
ان کے حق میں بندگی ملکؓ نے فرمایا تھا کہ تمام گجرات کو
نیچے اوپر کرنے میں مقصودِ خدا تعالیٰ یہی تھا کہ یہ دونو
میاں بیوی اس بندے کے نزدیک لائے جائیں انکی
بیوی مسماۃ بو اگہر، ملک نصیر الدین مبارز الملک کی دختر
تھیں اور گجرات کی سلطنت کے خلل کا سبب بادشاہِ
دہلی ہمایوں شاہ کی آمد تھی جو حضرت میر السید محمد مہدی موعودؑ
کی مہدویت کا معتقد تھا اور بندگی ملک الہدادؓ کو اس
نے ایک فرمان امن نامہ کے نام سے لکھ کر دیا تھا کہ جو
کوئی میری نسل سے ہوگا مہدیِ موعودؑ کی تصدیق کرے گا
اور اس گروہ کو کوئی ایذا و آزار نہیں پہنچائے گا آخر کار
ہمایوں بادشاہ کا وہ کاغذ بندگی میاں سید محمود حسینؒ ولایت
کے زمانہیں ایک دفعہ اکبر بادشاہ نے طلب کیا وہیں
سے وہ گم ہوا، قصہ مختصر ملک لطیف جن کا خطاب
شرزہ خاں تھا وہ بھی ملک محمد کے فرزند اور امیرِ کلاں
تھے اُسی زمانہ میں مرید ہوئے آخر کار بندگی میاں

میاں سید حمیدؓ ابن امام الابرارؑ در موضع بادل گورا
شہید شدند و در حق نجات ایشاں بندگی میاں
شاہ دلاورؓ بشارت دادند چنانچہ مشہور است
و از بندگان ملک یعقوب انچہ باقی ماندہ بودند
کہ تربیت از حضرت امیر علیہ السلام نشدہ
بودند ہمدراں زمانہ از صدیق مہدیؑ بندگی
میانسید خوندمیرؓ تصدیق امامؑ تحقیق کردہ مقبول
شدند چنانچہ خافی نیست اگر قصۂ ایشاں یک
یک گفتہ شود تا کتابہا دیگر می باید کہ نوشتہ
می شود الغرض بندگی ملک معروف کبار اصحاب
المہدیؑ ہم باریوال ساکن پٹن بودند و
ایشاں نیز در پیراں پٹن تصدیق امام علی التحقیق
کردہ دنیا ترک دادہ مادام در صحبت
امامؑ بودند نقلست کہ ملک معروف رضؓ
پیش حضرت میرانؑ عرض کردند کہ میرانجی از
مادر من مکتوب آمدہ است کہ یکبار برائے
ملاقات بیائید کہ برابر شما ترک دنیا کردہ
بیایم اگر رضا باشد بروم حضرت میرانؑ
فرمودند ملک معروف جواب چنیں بنویسید
کہ ملک معروف بمرد و نیز بعضے فقہائے
رضاء خواندن علم و فرمودن حضرت میرانؑ
مشہور است و نیز بندگی میاں سید خانجی
عمر کھڑکی والہ کہ از اولاد مخدوم سید محمد حسینی
گیسو درازؒ از فضلاء گجرات ساکن پیران پٹن
بودند ہمدراں زماں تصدیق امام علی التحقیق

سید حمیدؓ ابن حضرت امام الابرارؑ کے ساتھ موضع بادل گورا
میں شہید ہوئے اور ان کے حق میں نجات کی بشارت
حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے دی ہے جو مشہور
ہے، ملک یعقوب کے لونڈی غلام نوکر چاکر جو کچھ باقی
رہ گئے تھے جو حضرت مہدی علیہ السلام سے تربیت
نہیں ہوئے تھے اسی زمانہ میں صدیق مہدیؑ بندگی
میاں سید خوندمیرؓ کے روبرو امام تحقیقؑ کی تصدیق کرکے
مقبول ہوئے چنانچہ یہ بات مخفی نہیں ہے اگر
ایک ایک کا پورا قصہ لکھا جائے تو کئی دفتر درکار
ہونگے تاکہ ان کے احوال پورے قلمبند ہوں، غرض
یہ کہ ملک معروفؓ جو حضرت مہدیؑ کے اصحاب کبار سے
تھے وہ بھی باریوالوں میں سے تھے اور پیراں پٹن ہی
میں رہتے تھے اسی شہر میں انھوں نے بھی حضرت
امام علی التحقیقؑ کی تصدیق کی اور ترک دنیا کرکے ہمیشہ
حضرت امام علیہ السلام کی صحبت میں تھے نقل ہے کہ
ملک معروفؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ
میرانجی میری ماں نے مجھے ایک خط لکھا ہے کہ ایک
بار میری ملاقات کے لئے آؤ تو میں بھی ترک دنیا کرکے
تمہارے ہمراہ آؤنگی اگر رضا ہو تو جاتا ہوں حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ ملک معروف جواب میں ایسا لکھدو کہ
ملک معروف مرگیا، نیز بندگی ملک معروفؓ کا حضرت
مہدیؑ سے علم پڑھنے کی رضا لینے کا قصہ اور حضرتؑ کا
ان کو جواب مشہور ہے، نیز بندگی میانسید خانجی عمر کھڑکی والے
جو مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازؒ کی اولاد سے فاضلین
گجرات میں سے پیراں پٹن ہی میں سکونت رکھتے

کردہ برابر بندگی میاںؓ شہید شدند و
بندگیمیاںؓ ایشاں را بہ رادرِ حقیقی فرمودند و حضرت
میرانؑ بدست بندگیمیاںؓ جامۂ ذات
مبارک فرستادہ بودند الغرض فاعلم
ایہا المصدق ایں اسامی مصدقان امام
آخر زمانؑ کہ وزراء بزرگ و امراء کلاں در
پیراں پٹن تصدیق کردہ بودند آنچہ بہ نقل
متواتر شنیدہ بودیم نوشتہ شدہ است و
ورائے ایشاں بسیار کساں تصدیق صاحبُ
الزمانؑ کردہ اند مارا نام و نشاں ایشاں
معلوم نیست و آنچہ معلوم است اگر سر بسر
بنویسم کتابے مطول دیگر می باید تا نوشتن
میسر می آید زیرا کہ گجرات بر حکم بشارت
آنحضرتؐ کانِ عشق است و در آں گجرات
علی الخصوص پیراں پٹن ان فی ذالک
لآیات بینات و شہادات
قاطعات علیٰ صدق امام آخر
الزمانؑ فبای آیۃ بینۃ وشہادۃ
قاطعۃ بعد ھذٰ اتومنون بہا
فبای آلاءِ ربکما تکذبان

ونیز بر اہلِ تمیز مخفی نماند کہ بندگیمیاں یوسف
سہیت عالم باللہ در آں زماں در پیراں
پٹن آنچناں بودند کہ بر او شاں اتفاق
علماء زماں بود کہ اگر میاں مذکور وضع روایت

تھے اسی زمانہ میں امام علی التحقیقؑ کی تصدیق سے
مشرف ہوئے تھے بندگی میاںؓ کے ہمراہ شہید ہوئے
اور بندگی میاںؓ نے ان کو برادرِ حقیقی کی بشارت
عطا فرمائی ہے اور حضرت مہدیؑ نے ان کو بندگی میاںؓ
کے ہاتھ سے اپنا جامۂ مبارک روانہ فرمایا تھا الغرض
جان اے مصدق یہ سب نام امام آخر زماں علیہ السلام
کے اُن مصدقین کے ہیں جو بڑے بڑے وزراء اور
امراء گجرات کے تھے جنھوں نے شہر پیراں پٹن میں
حضرت مہدیؑ کی تصدیق کا شرف حاصل کیا ان کے
بارے میں جو کچھ نقلِ متواتر سے ہم نے سنا تھا یہاں لکھ دیا
ہے اور ان کے سوائے بھی بہت ساروں نے حضرت
امام صاحب الزمانؑ کی تصدیق کی جن کے نام و نشان
معلوم نہیں ہیں اور جو کچھ معلوم بھی ہے سب اول سے
آخر تک لکھوں تو ایک اور طول طویل کتاب اس کے
چاہیئے تب ان کے احوال کا لکھنا آسان ہوگا، کیونکہ
ملک گجرات آنحضرتؐ کی بشارت سے عشقِ الٰہی کی کان
ہے اور گجرات میں پیراں پٹن کو خصوصیت حاصل ہے
بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں
ہیں امام آخر الزماں علیہ السلام کے صدق پر پس اور
کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر ایمان لاؤ گے دیکھو
فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے
نیز صاحبانِ تمیز پر پوشیدہ نہ رہے کہ بندگی میاں
یوسف سہیت عالم باللہ اسی زمانے میں پیراں پٹن
میں ایسے تھے کہ ان کے بارے میں علماء زمانہ کا اتفاق
اس امر پر تھا کہ میاں مذکور کوئی روایت بے اصل

کنند معمول گردد ملاقات شاں باامام آخر
زمانؑ ہم در پیراں پٹن شدہ است چنانچہ
نقل است بدروازہ میاں یوسف ہیبت
یک مجذوب چند مدت اقامت کردہ بود یا
میگویند کہ یک شخصے دیگر یکروز ناگاہے آگاہ
بوقت چاشت نداکردہ غائب شد کہ مہدی موعودؑ
تولد شد چونکہ ایں خبر بمیاں یوسف رسید
ایشاں درآنحال تفحص مناوی کردند و مردماں
را چہار اطراف فرستادند فاما آں شخص
را نیافتند ایشاں ہمدراں وقت در یک
پارۂ کاغذ سنہ و تاریخ و روز و ساعت
نوشتہ دریک کتاب نہادند القصہ برنوشتۂ
ایشاں چند مدت گذشتہ بود کہ ظہور خاتم
ولایتؑ درانجا شد چوں وقتیکہ حضرت
میرانؑ قدم سعادت در پیراں پٹن فرمودند
قبل آمدن آنحضرتؑ آوازہ شدہ بود کہ
سیدے کامل و مکمل دعوی مہدویت میکند
خبر رسیدہ بود چونکہ آنحضرتؑ آمدند ہزار ہا
دہ ہزار مردمان کبار و صغار برائے ملاقات
امام الابرارؑ اژدہام میکردند دریں میان بندگی میاں
یوسف ہم آمدہ بملاقات مشرف شدہ
بیان شنیدند و در وقت بیان در خاطر خود
فکر کردند کہ ایں بیان جز مہدیؑ دیگر را طاقت
نسبت فاما چہ خوب شود کہ آں رقعہ کہ ما نوشتہ
داشتیم بیابیم تا تسلّی خاطر ما شود ایشاں

بھی بیان کردیں تو اس پر عمل ہوگا، انکی ملاقات
بھی حضرت امام آخرالزمانؑ سے شہر پیراں پٹن ہی
میں ہوئی چنانچہ **نقل** ہے کہ میاں یوسف ہیبت
کے دروازے پر ایک شخص مجذوب کچھ مدت سے
ٹھیرا ہوا تھا بیان کرتے ہیں کہ وہی شخص یا کوئی دوسرا
شخص یکایک اچانک ایک روز چاشت کے وقت
یہ ندا دیکر غائب ہوگیا کہ مہدی موعودؑ تولد ہوئے جب
یہ خبر میاں یوسف کو پہنچی تو انھوں نے اسی وقت یہ
آواز دینے والی کی جستجو کی لوگوں کو چاروں طرف دوڑایا
لیکن اُس کا کوئی پتہ نہ پایا انھوں نے اسی وقت
ایک کاغذ کے ٹکڑے پر سنہ تاریخ دن گھڑی لکھکر اس
کاغذ کو ایک کتاب میں رکھ چھوڑا قصہ مختصر ان کو یہ
لکھکر رکھے ہوئے کچھ زمانہ گذرا تھا کہ حضرت خاتم
ولایتؑ کا وہاں ظہور ہوا، جب حضرت میراںؑ
پیراں پٹن میں تشریف فرما ہوئے تو آنحضرتؑ کے
تشریف لانے سے قبل ہی اس بات کی کافی شہرت
ہوچکی تھی کہ ایک سیّد کامل و مکمل نے مہدیت کا
دعویٰ کیا ہے یہ اطلاع پہلے ہی سے مل چکی تھی جب
آنحضرتؑ تشریف فرما ہوئے تو ہزاروں اشخاص بڑے
بچے حضرت امام الابرارؑ کی ملاقات کے لئے کثیر
تعداد میں جمع ہو رہے تھے اسی اثناء میں بندگی میاں
یوسفؓ بھی حضرتؑ کی ملاقات سے مشرّف ہوئے
حضرتؑ کا بیانِ مبارک انھوں نے سنا اس کے
سننے کے وقت اپنے دل میں انھوں نے سوچ لیا کہ
سوائے ذاتِ مہدیؑ کے اس بیان کی دوسرے

در خانہ آمدہ در جملہ کتبہا یک یک ورق تفحص
کردند نیافتند بار دوم ہم در وقت بیان
در باب رقعۂ مذکور متفکر بودند کہ آں رقعہ چہ شد
وکجا رفت اگر یافتہ شود آں رقعہ و عمر
حضرت میرانؑ مقابلہ کردہ بہ بینم تا دلاسا ر ما
شود دریں تفکر بودند کہ آنحضرتؑ فرمودند کہ
میاں یوسف چہ فکر می کنید ایشاں انچہ
قصہ ورقعہ بود عرض کردند فرمودند بروید
در کتاب خانۂ شما بہ فلاں طرف طاق است
ودراں طاق چند جلد کتاب است ودر
زیر چند عدد کتاب فرمود کہ فلاں کتاب است
وازاں چند اوراق بگردانید در فلاں اوراق
رقعہ شما ہست ایشاں بہ حکم مخبر صادق انچہ
خبر دادہ بودند ہماں حاشیہ یافتہ در دست
گرفتہ آوردند و بحضور معلیٰ عرض کردند کہ میرانجی
عمر خدام چہ قدر شدہ است آنحضرتؑ فرمود
کہ میاں ابوبکر را پرسید داماد آنحضرتؑ
بودند او شاں مقدار عمر امام الابرارؑ گفتند
چونکہ برقعہ مقابلہ کردند چہ بینند کہ ہیچ تفاوت
نیست ہماں زمان و تاریخ و روز و ساعت
تولد آنحضرتؑ شدہ بود ایشاں در ہماں
وقت در دل خود تصدیق کردند فاما در خاطر
آوردند کہ اگر ایں ذات مہدی است لاشک
بر پشت او مہر ولایت مثل مہر نبوت می
باشد بارے آنہم تحقیق کردہ تصدیق کنم

کسی کو طاقت نہیں ہے لیکن کیا ہی بہتر ہوگا کہ وہ رقعہ
جو میں نے لکھکر رکھا ہے مجھے مل جائے تو مجھے تسلی
خاطر نصیب ہوگی یہ سوچکر گھر میں آئے اور جملہ کتابوں
میں ایک ایک ورق الٹ کر انھوں نے ڈھونڈا
مگر وہ رقعہ انھیں نہیں ملا دوسرے مرتبہ بھی بیان سننے
کے وقت رقعۂ مذکور کے بارے میں وہ اسی فکر میں تھے
کہ وہ رقعہ کیا ہوا کہاں گیا اگر مل جاتا تو حضرت میرانؑ
کی عمر کی مقدار کو اس سے ملا کر دیکھتا اور میرے دل کو
سکون حاصل ہوتا وہ اسی فکر میں تھے کہ آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ میاں یوسف کس سوچ میں ہو انھوں نے جو کچھہ
قصہ اور رقعہ کا حال تھا عرض کیا آنحضرتؑ نے فرمایا کہ
جاؤ تمہارے کتب خانہ میں فلاں جانب ایک محراب ہے
اس محراب میں چند مجلد کتابیں ہیں انہیں سے چند کتابوں کے نیچے
حضرتؑ نے فرمایا کہ فلاں کتاب ہے اس کتاب کے چند ورق الٹ کر دیکھو
فلاں ورق میں تمہارا رقعہ ہے مخبر صادقؑ کے حکم کے مطابق وہ رقعہ
انکو دستیاب ہوا اور اسکو ہاتھ میں لئے ہوئے آئے اور حضور معلیٰ میں
اسکو لاکر انھوں نے عرض کیا کہ میرانجی حضور کی عمر مبارک کس قدر ہوئی
ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میاں
ابوبکر سے پوچھو میاں ابوبکرؓ حضرت مہدیؑ کے داماد
تھے انھوں نے حضرت امام الابرارؑ کی عمر کی مقدار بیان
کی جب رقعہ سے ملا کر دیکھا گیا تو دیکھ لیا کہ کوئی فرق نہیں
ہے اسی زمانے میں اسی تاریخ دن اور ساعت میں
آنحضرتؑ کا تولد ہوا تھا یہ دیکھکر انھوں نے اسی وقت
اپنے دل میں تصدیق کرلی لیکن پھر یہ بات انھوں نے
اپنے دل میں لائی کہ اگر یہ ذات مہدی موعود ہے تو

نقلست کہ بعد از چند مدت در پیش خاتم
ولایتؑ عرض کردند کہ میرانجی آرزوے
تمام دارم کہ قدم سعادت حضرت در سرائے
این کمینہ بیایند کہ ما مشرف شویم حضرتؑ
امامؑ قبول کردہ تشریف فرمودند چونکہ وقتیکہ
در خانۂ ایشان تشریف آوردند میاں یوسف
عرض کردند کہ میرانجی آب گرم کردہ شدہ است
ما می خواہیم کہ در خدمت آنحضرتؑ مشرف
شویم آنحضرتؑ قبول کردند چونکہ بر کرسی غسل
نشستہ اند و جامۂ مبارک جدا کردہ میاں یوسفؒ
بطریق طواف آمدہ بر پشتِ مبارک
مہر ولایت دیدند کہ نقش از مثل خال نوشتہ
ایشاں مشرف شدہ عرض کردند کہ میرانجی
حق ظاہر شد و باطل دور گشت خدام دعوی
مہدویت بکنند ما حجت میدہیم حضرت میرانؑ
فرمودند کہ میاں یوسف شما در کار خود باشید
حجت دہندہ ہمونست کہ مہدی است
باز میاں یوسف عرض کردند کہ میرانجی دکانہائے
ما برداشتہ شد حق ظاہر شد باز فرمودند کہ شما
خاموش باشید ایشاں گفتند میرانجی اکنون چگونہ
خاموش باشیم فرمودند کہ خدا تعالیٰ خاموش دارد
آخر الامر در حق او شاں بشارت ایمان دادند
کہ ہر کہ مہر نبوت و مہر ولایت بہ بیند ناجی است
چنانچہ در زمانہ خاتم النبی صلعم عکاشہؓ مہر نبوت
دیدہ بودند ہمچناں در عصر خاتم الولیؑ میاں شیخ مومن

بے شک و شبہ آپکی پشتِ مبارک پر مہر ولایت
مثل مہر نبوت کے ہوگی ایک بار اس کی بھی تحقیق کرکے
تصدیق کرلوں **نقل** ہے کہ چند دنوں بعد انھوں نے
حضرت خاتم ولایتؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرانجی
میری یہ آرزوے کامل ہے کہ اس کمینہ کی سرائے
میں حضرت کے قدم سعادت آئیں اور ہم کو سرفراز
فرمائیں حضرت امامؑ نے ان کی یہ درخواست قبول
کی اور ان کے گھر تشریف فرما ہوئے جب ان کے
گھر میں حضرت تشریف لے گئے تو انھوں نے معروضہ
کیا کہ میرانجی پانی گرم کیا ہوا حاضر ہے خادم چاہتا ہے
کہ آنحضرت کی خدمت سے مشرف ہو آنحضرتؑ
نے انکی اس درخواست کو قبول فرمایا، جب غسل کیلئے
چوکی پہ تشریف فرما ہوئے اور جامۂ مبارک اتار کر رکھا
تو میاں یوسف نے طواف کے طریقہ سے آکر حضرتؑ
کی پشتِ مبارک پر مہر ولایت کو دیکھ لیا جو تل کے
مانند اور کچھ خطوط سے منقش تھا مہر ولایت کے
دیدار سے مشرف ہوکر انھوں نے عرض کیا کہ میرانجی حق
ظاہر ہوا باطل دور ہوچکا حضور مہدیت کا دعویٰ فرمائیں
تو بندہ حجت دینے آمادہ ہے حضرت میرانؑ نے
فرمایا کہ میاں یوسف تم اپنے کام میں رہو حجت دینے
والا وہی ہے جو مہدی ہے پھر میاں یوسف نے عرض
کیا کہ میرانجی ہماری دکانیں اٹھ چکیں حق ظاہر ہوچکا پھر
حضرتؑ نے فرمایا کہ تم خاموش رہو انھوں نے کہا میرانجی
اب میں کس طرح خاموش رہوں فرمایا کہ خدا تعالیٰ تم کو
خاموش رکھے گا آخر کار آنحضرتؑ نے ان کے حق

و میاں یوسف سہیت دیدہ اند میاں مذکور
داخل اصحاب نیستند داخل مبشر اند نقلست
کہ بندگی میاں یوسف سہیت رضی اللہ عنہ ہم
ساکن در پٹن ماندند ہجرت نکردند
بعد از حضرت امام علیہ السلام عمر ہم
بسیار شدہ بود فاما گفتار از جہت
حکم امام الابرار رضی اللہ عنہ قطع شدہ بود آنچہ گفتنی و
شنیدنی بودے نوشتہ دادندے القصہ
اکثر صحابۂ کبار حضرت امام
الابرار مثل بندگی میاں عبدالمجید رضی اللہ عنہ
و بندگیمیاں لاڑ رضی اللہ عنہ و میاں لاڑ شاہ رضی اللہ عنہ
و میاں کمال شاہ رضی اللہ عنہ و میاں یوسف رضی اللہ عنہ
و میاں ملک جی رضی اللہ عنہ بعضے میگویند کہ در
پٹن ملاقات شدہ بود و بعضے میگویند
کہ در جالور سنذکر انشاء اللہ تعالیٰ
فی موضعہا و نیز بندگی میاں سید
امین محمد و میاں بھائی و میاں خواجہ
ابن طہٰ و اکثر و اغلب صحابۂ آنذات رضی اللہ عنہم
اہل گجرات اند اگر نامہای ایشان
علیہم الرضوان یک بیک نوشتہ شود کتابے
گردد آخر الامر ملک مبارز الملک خبر
رفتن بندگی میاں رضی اللہ عنہ و تصدیق کردن جمیع
برادر زادگان شنیدند بدیں موجب یک
کاغذ از سلطان محمود در باب اخراج
مہدی موعود طلبید و نزدیک آنحضرت

میں ایمان کی بشارت اس طرح عطا فرمائی کہ جو کوئی مہر
نبوت اور مہر ولایت دیکھ لے ناجی ہے جیسا کہ خاتم
الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عکاشہ رضی اللہ عنہ نے
مہر نبوت دیکھا تھا ویسا ہی خاتم الاولیاء علیہ الصلوٰۃ و
السلام کے زمانے میں میاں شیخ مومن رضی اللہ عنہ اور میاں
یوسف سہیت رضی اللہ عنہ نے مہر ولایت دیکھا ہے میاں مذکور
داخل اصحاب رضی اللہ عنہم نہیں ہیں مبشرین میں داخل ہیں نقل
ہے کہ بندگی میاں یوسف سہیت پٹن ہی میں ٹھیرے
رہے (بہ سبب جذبہ کی حالت میں زیادہ تر مست
و مدہوش رہنے کے) ہجرت نہیں کر سکے حضرت امام
علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی یہ زندہ رہے اور انکی
عمر بہت ہوئی ہے لیکن خاموش رہنے کا حکم جو ان
کے حق میں حضرت امام الابرار رضی اللہ عنہ کی زبانی صادر ہوا تھا
اس کی وجہ سے انکی زبان بند ہوگئی تھی ضروری گفت
و شنید تحریر کے ذریعہ کیا کرتے تھے قصہ مختصر حضرت امام
الابرار رضی اللہ عنہ کے اکثر صحابۂ کبار مثل بندگی میاں عبدالمجید رضی اللہ عنہ
بندگی میاں لاڈ رضی اللہ عنہ بندگیمیاں لاڑ شاہ رضی اللہ عنہ، بندگی میاں کمال شاہ رضی اللہ عنہ
بندگی میاں یوسف رضی اللہ عنہ اور بندگی میاں ملک جی رضی اللہ عنہ کے
بارے میں بعضوں کا بیان یہ ہے کہ یہ حضرات بھی پیران پٹن
ہی میں حضرت مہدی علیہ السلام سے ملے تھے اور بعضے کہتے
ہیں کہ جالور میں ہم عنقریب ان کا ذکر بر محل لائینگے
نیز بندگی میاں سید امین محمد اور بندگی میاں بھائی اور
میاں خواجہ ابن طہٰ اور اکثر و بیشتر اس ذات مبارک علیہ السلام
کے صحابہ اہل گجرات ہوئے ہیں اگر ان سب کے نام رضی اللہ عنہم
ایک ایک کر کے لکھے جائیں تو ایک اور کتاب ہو جائیگی

فرستادہ بودند بنا بر حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ ملک مبارز الملک چرا اشتابی کردہ این شہابہ گرفتند یعنے نیک نامی چراکہ فرمانِ صاحبِ ماہم شدہ بودکہ سید محمد پیشتر شو بعدہٗ از پیران پٹن بہ قصبۂ بڑلی کہ سہ کروہ ازانجا بود انتقال فرمودہ آں شاہنشاہ در بڑلی ہشردہ ماہ اقامت کروند چنانچہ قصہ می آید فی ذالک لآیات بینات وشہادات قاطعات علی صدق امام آخر الزمان فبای آیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ بعدھا تومنون بہا فبای آلاءِ ربکما تکذبان ؛

باب ہفدہم

دربیان آمدن خاتم ولایت محمدی صلعم درقصبۂ بڑلی و اظہار کردن دعوی مہدویت بفرمان رب العزۃ ورسیدن بندگی میاں سید خوندمیرؓ وظاہر فرمودن دعوی مہدویت حضرت امیرؑ وذکر بیان حجج المبین بلسان امام العارفینؓ وطایم آں فاعلم

بالآخر جب ملک مبارز الملک نے سنا کہ بندگی میاںؓ اور ملک مذکور کے تمام بھتیجوں نے حضرتؑ کی تصدیق کی ہے اور بندگی میاںؓ حضرتؑ کے ہمراہ جانے والے ہیں تو اسی بنا پر ملک مذکور نے ایک کاغذ سلطان محمود بیگڑہ سے حضرت مہدیِ موعودؑ کے اخراج کے بارے میں حاصل کیا اور اُس کو آنحضرتؑ کے پاس بھیجا تھا بنا بریں حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ملک مبارز الملک نے جلدی کرکے یہ نیک نامی کیوں مول لی اس لئے کہ ہمکو بھی ہمارے صاحب کا فرمان ہوچکا تھا کہ سید محمد یہاں سے آگے بڑھ جا اس کے بعد آنحضرتؑ پیران پٹن سے نکل کر قصبہ بڑلی میں جو وہاں سے تین کوس پر ہے مقام فرمائے اور اس شاہنشاہؑ کی اقامت بڑلی میں اٹھارہ مہینے رہی چنانچہ اس کا ذکر آگے آتا ہے اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں امام آخر الزمانؑ کے صدق پر موجود ہیں پس اے جستجو میں رہنے والو اور کس نشانی اور شہادت پر ایمان لاؤگے دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤگے۔

سترہواں باب

حضرت خاتمِ ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قصبۂ بڑلی میں تشریف لانے فرمان رب العزۃ سے دعویِ مہدیت ظاہر فرمانے، بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضرت مہدیؑ کے پاس پہنچنے کے بیان میں، نیز حضرت مہدی علیہ السلام کے دعوے کے اظہار اور اس امام العارفینؑ کی زبان سے واضح حجتوں کا بیان اور

ایھا المصدق چونکہ حضرت میرانؑ از شہر
پٹن پیراں قدم سعادت بفرمان رب العزۃ
محبوب لایزالی در قصبہ بڑلی فرمودند کہ زمین
دعوی مہدویت بود دراں قصبۂ مذکور امام
نورؑ علیٰ نور ہژدہ ماہ آقامت کردند دریں
ہژدہ ماہ بسیار کساں تصدیق شاہنشاہ
کردہ دنیا ترک دادہ اند کہ اگر مفصل آں
نوشتہ می شود بنام ہر یکے کتابے
مطول می گردد **نقلست** کہ بندگی
میانؓ را ملک مبارز الملک از جہت
رفتن برابر حضرت میرانؑ در
بالا خانہ حبس کردہ بود آخر الامر
بندگیمیانؓ بعد از شش ماہ از راہ
رسنہ زیر بالا خانہ فرود آمدہ خود را نزدیک
آں شاہنشاہ رسانیدند وامر حقتعالے
ففروا الی اللہ بجا آوردند **نقلست**
چونکہ بندگی میانؓ آمدند درانوقت بندگی
حضرت میراں علیہ السلام زیر درخت
کھرنی بوقت ضحیٰ روز دوشنبہ نزدیک
ربع یک پاس روز باصحاب خود نشستہ
بودند دراں وقت یکے از اصحاب بسمع مبارک
آنحضرتؑ خبر رسانید کہ میرانجی میاںسید خوندمیرؓ
می آیند بنا بر حضرت میرانؑ بسیار خوشحال
شدہ چند قدم مبارک استقبال نمودہ فراغوش
فرمودند وبدیں عبارت بشارت دادند کہ

اس سے متعلقہ واقعات کا بیان اسی باب میں ہے
پس جان اے مصدق کہ جب حضرت میراں علیہ السلام
شہر پیراں پٹن سے قدم سعادت بفرمان رب العزت
قصبۂ بڑلی میں لائے تو اس محبوب لایزالی کے دعوے
مہدیت کے واقع ہونیکی سرزمین یہی تھی اسی قصبۂ مذکور
میں امام نورؑ علیٰ نور نے اٹھارہ مہینے آقامت فرمائی
اس اٹھارہ مہینے کی مدت میں بہت سارے اشخاص
نے اس شاہنشاہ کی تصدیق کی اور ترک دنیا کی اگر مفصل احوال
سبکے لکھے جائیں تو ہر ایک کے احوال کی ایک کتاب
دراز ہوگی **نقل** ہے کہ بندگی میاںسید خوندمیرؓ کو ملک
مبارز الملک نے اس خوف سے کہ وہ حضرت مہدیؑ کے
ہمراہ چلے جائینگے اپنے محل کے بالاخانہ میں نظر بند کر دیا
تھا بالآخر بندگی میاںؓ نے چھ مہینے کے بعد رسیوں کے
ذریعہ بالا خانہ سے اتر کر خود کو اُس شاہنشاہ ولایت پناہؑ
کی خدمت میں پہنچایا اور حکم حق تعالیٰ پس بھاگو تم اللہ
کی جانب اس طرح بندگی میاںؓ نے بجا لایا **نقل** ہے
کہ جب بندگی میاںؓ آئے تو اس وقت بندگی حضرت
میراں علیہ السلام درخت کھرنی کے نیچے چاشت کے
وقت تشریف فرما تھے دوشنبہ کا دن سوا پہر کا وقت
تھا سب اصحاب حضرتؑ کے گردا گرد بیٹھے ہوئے تھے
اس وقت اصحاب میں سے کسی نے آنحضرتؑ کے
گوشِ مبارک تک یہ خبر پہنچائی کہ میرانجی میاںسید خوندمیرؓ
آنے ہیں یہ سنکر حضرت میراں علیہ السلام بہت خوشحال ہوئے
چند قدم آگے بڑھکر بندگی میاںؓ کو گلے سے لگائے
اور اس عبارت میں بشارت عطا فرمائی کہ برادرم سید خوندمیر

برادرم سید خوندمیرؓ بیائید خوش آمدید حق تعالیٰ مقصود خود بخود می کند **نقلست** کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ برادرم سید خوندمیرؓ ذات شما سلطاناً نصیراً ناصرِ ولایت مصطفیٰ صلعم ہستید و حضرت مصطفیٰ از خدا تعالیٰ برائے نصرت ولایت خود ناصر خواستہ بودند کہ واجعلنی من لدنک سلطاناً نصیراً مراد ذات شما است فقط دراں زماں عمر بندگی میاںؓ بہژدہ سال رسیدہ بود **نقلست** کہ دراں ہنگام عمر مبارک حضرت امام آخر زماں محبوب ذوالجلالؑ پنجاہ و ہشت سال گردیدہ بود سنۃ تسعمأۃ وخمس من الھجرۃ النبی صلعم دراں وقت حضرت خاتم ولایت بفرمانِ رب العزۃ بتقریر واضحات کرات و مرات فرمودند کہ از اوّلِ روز جذبات تا مدتے ہژدہ سال شدہ است کہ فرمان حق تعالیٰ بے واسطہ میشود کہ اے سید محمد تو مہدی موعودی ہستی دعوی مہدویت اظہار کن بندہ عذرہا نمودہ ہضم کردہ بحضرت باری بلسانِ انکساری التماس کرد کہ اے بارخدایا ایں بارگراں ہر کرا می خواہی بنوازی و نیز **نقلست** کہ حضرت میراںؑ فرمودند کہ ایں سخن بالہام و رویا و واقعہ نمی گویم بامر حق تعالیٰ میگویم سالہا است کہ مرا ایں فرمان میشود کہ تو مہدی موعودی ہستی اظہار کن و لاکن بندہ بسبب تہمت برنفس ایں سخن آشکارا نکردم

آؤ تمہارا آنا خوب ہوا حق تعالیٰ اپنا مقصود خود بخود بناتا ہے **نقل** ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ برادرم سید خوندمیر تمہاری ذات سلطانِ نصیر ہے تم ولایت مصطفیٰ صلعم کے ناصر ہو، حضرت مصطفیٰ نے خدا تعالیٰ سے اپنی ولایت کی نصرت کے لئے ناصر مانگا تھا کہ بنادے میرے لئے اپنے پاس سے سلطان نصیر اس سے مراد تمہاری ذات ہے فقط، اس زمانہ میں بندگی میاںؓ کی عمر اٹھارہ سال کو پہنچی تھی **نقل** ہے کہ اس وقت امام آخر زماں محبوب ذوالجلال علیہ السلام کی عمر مبارک اٹھاون سال کی ہو چکی تھی سنہ نو سو پانچ ہجرتِ نبی صلعم سے تھا جس وقت کہ حضرت خاتم ولایت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بفرمانِ پروردگار رب العزۃ واضح طور پر بارہا ارشاد فرمایا کہ جذبات کے شروع دن سے اٹھارہ سال کی مدت ہوئی ہے کہ فرمانِ حق تعالیٰ بغیر کسی واسطہ کے ہوتا ہے کہ اے سید محمد تو مہدی موعود ہے مہدیت کا دعویٰ ظاہر کر بندے نے کئی عذر پیش کئے اور ضبط سے کام لیکر حضور بارئ تعالیٰ میں بزبانِ انکساری عرض کیا کہ اے بارِ خدا اس بارِ گراں سے جس کو تو چاہتا ہے سرفراز فرما نیز **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میں یہ بات الہام یا خواب یا خواب و بیداری کے درمیان پیش آنیوالے کسی واقعہ کی بناء پر نہیں کہتا ہوں محض حکمِ حق تعالیٰ سے کہتا ہوں سالہا سال سے مجھکو یہ فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے اس امر کا اظہار کر لیکن بندے نے اپنے نفس پر تہمت دھر کر اس بات کو ظاہر نہیں کیا اب خداوند ذوالجلال کے

الحال از طرف ذوالجلال امر موکد شدہ است
کہ برو اظہار بکن و دعوت نما ے از خلق می
ترسی و از من نہ ترسی زیرا چہ معاملۂ خلق با
مہدیؑ ہمچوں معاملۂ امم با رسل یعنے عداوت
بے موجب نیز نقلست کہ حضرت میراں
علیہ السلام فرمودند کہ اکنوں خطاب از روے
عتاب واقع شد الا ان القضا فقد
مضیٰ فان صبرت فانت ماجور و
ان جزعت فانت محجور معنی آنست
بداں دانا و آگاہ باش کہ بدرستی انچہ قضا بود
تحقیق درگذشت پس اگر صبر کنی تو پس
مزد دادہ شوی و اگر تو بہ قضا جزع کنی و
حق آشکار انسازی پس تو از میان
دور کردہ شوی نیز نقلست کہ بزبان ہندستانی
فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ میشود کہ اے سید محمد
دعوی مہدویت کا کہلاتا ہووے تو کہلا نہیں
تو ظالموں میں کا کروں گا یعنے فرمان میشود
کہ دعوی مہدویت آشکار ا بکن و بگوے و اگر
آشکارا نکنی و نگوئی پس ترا درمیان زمرۂ
ظالماں جمع کنیم پس انگاہ حضرت شاہنشاہؑ
فرمودند کہ بندہ را از بندگی چارہ نیست
و جز گردن نہادن تدبیرے نے و فرمودند
کہ بندہ را صحت است و مرض
نیست و عقل است جنون نیست
و غنا است فقر نیست و ہشیاری

طرف سے یہ امر بتاکید صادر ہوا ہے کہ جا اور دعوی
مہدیت ظاہر کر خلق کو اس کی طرف بلا تو خلق سے
ڈرتا ہے اور مجھ سے نہیں ڈرتا، یہ صورت اس لئے
ہوئی کہ خلق کا معاملہ مہدیؑ کے ساتھ مانند اگلی امتوں
کے معاملہ کا تھا اگلے پیغمبروں کے ساتھ یعنے بلاوجہ
خلق کو ان سے دشمنی رہی نیز نقل ہے کہ حضرت
مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اب حق تعالیٰ کی طرف
سے خطاب از روے عتاب واقع ہوا ہے کہ آگاہ
رہ جو حکم ہونا تھا ہوچکا اگر تو صبر کرے گا تو اجر پائیگا
اگر بے قرار ہوگا تو بے نصیب ہوگا اس کے معنی
یہی ہیں کہ جان اور آگاہ رہ کہ بخوبی جو حکم ہونا تھا تحقیق
ہوچکا پس اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے اجر ہے اور
اگر تو قضا پر بے قرار ہوا اور حق کو آشکارا نہ کرے تو ہماری
بارگاہ سے دور کردیا جائیگا نقل ہے کہ ہندستانی
زبان میں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا
ہے کہ اے سید محمد دعوی مہدویت کا کہلاتا ہووے
تو کہلا نہیں تو ظالموں میں کا کروں گا یعنے فرمان ہوتا ہے
کہ دعوی مہدیت ظاہر کر اور سنا دے اگر تو نے ظاہر نہ
کیا اور نہ سنایا تو پس ہم تجھ کو ظالموں کے زمرہ میں
شامل کریں گے، پس اس وقت حضرت شاہنشاہؑ
نے فرمایا کہ بندے کے لئے سوا بندگی کے کوئی چارہ
نہیں اور سواے گردن جھکانے کے کوئی تدبیر نہیں
نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندے کو صحت حاصل ہے
کوئی مرض نہیں ہے عقل ہے دیوانگی نہیں ہے
تو انگری ہے محتاجی نہیں ہے ہشیاری ہے بیہوشی

است مبہوشی نیست مع ذالک فرمودند
که فرمان حق تعالیٰ میشود که اے
سید محمد تو مہدیِ موعود ہستی آشکارا کن
و خلق را بمن دعوت کن نیز فرمودند که فرمان
در رسید که اے سید محمد افمن کان علیٰ
بینة من ربہ ویتلوہٗ شاھد منه
الآیة حجت تست و نیز دعوی کردہ که
از حق تعالیٰ معلوم کردم که لفظ من عام
در چند آیات وارد شدہ است مثلاً
قُلْ ھٰذِہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ
بصیرة انا و من اتبعنی الآیة و فی الآیة
فقل اسلمت وجھی للہ و من
اتبعن و فی الآیه اوحی الیّ ھٰذا
القرآن لانذرکم بہٖ و من بلغ
و فی الآیة ولکن جعلناہٗ نوراً
نھدی بہٖ من نشاء من
عبادنا و بمثلہ ہژدہ آیات بعضے
در حق ذات و بعضے در حق گروہ
حمیدہ صفات در حق مہدی
است و آں مہدی منم و
نیز فرمود که ہرچه بر زبان می رود
از معانی قرآن بامر اللہ و
بتعلیم اللہ است اگر بندہ در
خلوت نشسته قرآن مطالعه کردہ
معانی اندیشیدہ بیروں می آید و

نہیں ہے اس اظہار کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ
حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد تو مہدیِ
موعود ہے اس امر کو ظاہر کر اور خلق کو میری طرف بُلا نیز
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ فرمانِ حق تعالیٰ پہنچا ہے کہ اے
سید محمد آیت افمن کان علیٰ بینة من
ربہ ویتلوہٗ شاھد منہٗ تا آخر تیری حجت
ہے نیز آنحضرتؑ نے دعویٰ فرمایا کہ حق تعالیٰ سے
میں نے معلوم کیا ہے کہ لفظ مَنْ عام جو چند آیات
میں وارد ہوا ہے مثلاً قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا
الی اللہ علیٰ بصیرة انا و من اتبعنی
(کہدے یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف،
بصیرت پر میں اور وہ جو میرا تابع ہے) اور آیت
کریمہ فقل اسلمتُ وجھی للہ و من
اتبعن (پس کہدے (اے محمدؐ) کہ میں حوالہ
کر چکا ہوں اپنے آپکو اللہ کے اور وہ بھی جو میرا
تابع ہے) اور آیت کریمہ اوحی الیّ ھذا القرآن
لانذرکم بہٖ و من بلغ (وحی کیا گیا ہے
میری طرف یہ قرآن تاکہ ڈراؤں میں اس کے ذریعہ اور
وہ بھی جسے یہ پہنچے) اور آیت کریمہ ولکن جعلناہٗ
نوراً نھدی بہٖ من نشاء من عبادنا
(و لیکن بنایا ہے ہم نے اس کو ایک نور جس سے
راہ دکھلاتے ہیں اپنے بندوں میں جس کو چاہتے
ہیں) اور انہی آیتوں کے جیسی اٹھارہ آیتیں بعضے
ذاتِ مہدی کے حق میں اور بعضے گروہ حمیدہ صفات
مہدی کے حق میں ہیں اور وہ مہدی میں ہی ہوں،

بیان می کند بندہ ظالم و مفتری علی اللہ
باشد بندہ ہر چہ میگوید و میکند و می
خواند بامر اللہ تعالیٰ میگوید و میکند و
می خواند ہر آیتے کہ می نماید بندہ می
خواند و ہر بیان کہ تعلیم میکند بندہ
بیان میکند علمت من اللہ بلا
واسطة جدید الیوم
حال بندہ است و نیز فرمودند کہ فرمان
حق تعالیٰ می شود کہ ثم ان علینا
بیانہ در حق تست ترا وارث
ولایت خاص محمدی گردانیدیم
و اتباع تام روزی کردیم و باز فرمان
شد کہ علم الاولین و الآخرین و بیان
معانی قرآن ترا دادہ ام و کلید
خزائن ایمان بدست تو دادہ ام
و ناصر دین محمدی ترا کردم و من ناصر
تو ام برو دعوت کن ہر کہ ترا قبول کند
مومن باشد و ہر کہ منکر شود کافر
گردد و نیز فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ
می شود کہ اے سید محمد ہر کہ
ترا شناخت مرا شناخت ہر کہ
ترا نشناخت مرا نہ شناخت و
و نیز فرمودند کہ انکار کردن از
مہدویت سید محمد بن سید عبد اللہ
عرف سید خاں کفر است و نیز

نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو کچھہ معانی قرآن میری زبان
سے نکلتے ہیں اللہ کے حکم سے اور اللہ کی تعلیم سے
ہیں اگر بندہ خلوت میں بیٹھکر قرآن کا مطالعہ کر کے
معانی سوچکر باہر آتا ہے اور بیان کرتا ہے تو بندہ
ظالم اور اللہ پر افترا کرنے والا ہوگا بندہ جو کچھہ کہتا
ہے اور کرتا ہے اور پڑھتا ہے اللہ کے امر سے کہتا ہے
اور کرتا ہے اور پڑھتا ہے جو کوئی آیت اللہ تعالیٰ دکھلاتا
ہے بندہ پڑھتا ہے اور جو بیان اللہ تعالیٰ سکھلاتا ہے
بندہ وہی بیان کرتا ہے علمت من اللہ بلا واسطة
جدید الیوم (تعلیم دیا گیا ہوں اللہ سے
بغیر کسی واسطہ کے ہر روز) بندہ کا حال ہے نیز
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ
ثم ان علینا بیانہ (پھر بیشک ہمارے
ذمہ ہے بیان اس کا) تیرے حق میں ہے تجھے
ولایت خاص محمدی کا ہم نے وارث کیا ہے اور
محمدؐ کی اتباع تام تجھے ہم نے روزی کی ہے اور
پھر فرمان ہوا کہ اولین و آخرین کا علم اور معانی قرآن
کا علم تجھے میں نے دیا ہے اور ایمان کے خزانوں کی
کنجی تیرے حوالہ کی ہے اور دین محمدی کا میں نے
تجھے ناصر بنایا ہے جا اور دعوت کر جو تجھے قبول کرے
مومن ہوگا اور جو تیرا منکر ہو کافر ہوگا نیز آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے
سید محمد جس نے تجھے پہچانا مجھے پہچانا جس نے
تجھے نہیں پہچانا مجھے نہیں پہچانا، اور نیز آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ سید محمد بن سید عبد اللہ عرف سید خاں کی

پوست خود بہر دو انگشت مبارک
خود گرفتہ فرمودند ہر کہ از مہدویت این
ذات منکر شود کافر است و نیز فرمودند
انکار مہدی انکار محمد رسول اللہؐ است
و انکار محمد رسول اللہؐ انکار محمد رسول اللہؐ
انکار قرآن است و انکار قرآن انکار خدا
است و نیز فرمودند کہ انکار مہدی
انکار محمدؐ است و انکار محمدؐ انکار ہمہ
پیغمبرانؑ است و انکار ہمہ پیغمبران
انکار خدا است و نیز فرمودند انکار مہدی
انکار ہمہ انبیاء و صحیفہاء انبیاء و کتابہاء
پیشینیان است الغصہ آنگاہ کہ حضرت
شاہنشاہ قبلہ گاہؑ بافرمان الہ دعوی مہدویت
باہمت و تقویت تبضرع و زاری محض
از روے فرمانبرداری این خطاب
مستطاب در جمیع اولو الالباب آشکارا
فرمودند صدیق اکبر و صحابہ تمام بآواز بلند
آمنا و صدقنا گفتند کہ عدد ایشان سہ صد
و شصت صحابہ بودند رضوان اللہ علیہم
اجمعین کہ اولئک ہم الصدیقون
والشہداء کاملین اند و ہمیشہ منتظر این دعوی
بودند و درین باب معلومات خود عرض می نمودند
چنانچہ نقلست کہ اکثر صحابہ کرام امام علیہ السلام
کہ اکمل اولیاء اللہ و افضل علماء باللہ اہل کشف
و یقین بودند و در پیش آنحضرتؑ مدام بطریق ہاتف

مہدیت کا انکار کفر ہے نیز اپنا پوست مبارک اپنی
دونوں انگلیوں سے پکڑ کر حضرتؑ نے فرمایا کہ جو کوئی
اس ذات کی مہدیت کا منکر ہو کافر ہے نیز آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ مہدی کا انکار محمد رسول اللہؐ کا انکار ہے
اور محمد رسول اللہؐ کا انکار قرآن کا انکار ہے اور
قرآن کا انکار خدا کا انکار ہے نیز آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ مہدی کا انکار محمدؐ کا انکار ہے اور محمدؐ کا انکار
تمام پیغمبروںؑ کا انکار ہے اور تمام پیغمبروں کا
انکار خدا کا انکار ہے، نیز آنحضرتؑ نے فرمایا مہدی کا
انکار تمام انبیاءؑ، انبیاء کے صحیفوں اور تمام اگلی کتابوں
کا انکار ہے، قصہ مختصر یہ کہ جس وقت حضرت شاہنشاہ
قبلہ گاہؑ نے فرمانِ الہٰی سے دعوی مہدیت ہمت و
قوت تمام کے ساتھ درگاہِ باری میں تضرع و زاری کے
ساتھ محض خداوندِ تعالیٰ کے خطاب مستطاب کی فرمانبرداری
میں تمام صاحبانِ دانش کے مجمع میں آشکارا فرمایا تو
صدیق اکبرؓ اور تمام صحابہؓ نے آواز بلند سے آمنا و
صدقنا (ہم سب نے ایمان لایا اور ہم سب نے
تصدیق کی) کہا جن کی تعداد تین سو ساٹھ تھی رضوان اللہ
علیہم اجمعین وہی صدیقین اور شہدار کاملین ہیں اور
ہمیشہ منتظر اس دعوے کے تھے اور اس باب میں
اپنی معلومات عرض کیا کرتے تھے چنانچہ نقل ہے
کہ امام علیہ السلام کے اکثر صحابہؓ جو اکمل اولیاء اللہ
اور افضل علماء باللہ صاحبانِ کشف و یقین تھے
آنحضرتؑ کے سامنے ہمیشہ اپنی معلومات جو بطریق
ندائے ہاتف اور الہام سے حاصل ہوتے تھے بیان

والہام ومعلومات خود می گفتند کہ میرانجی مرا از حق تعالیٰ معلوم میشود کہ مرشد شما را مہدی موعود کردیم بروید تصدیق کنید پس ذات خجستہ صفات شما مہدی موعود است دعویٰ کنید کہ ما تصدیق کنیم چندانکہ یاران تکرار بر تکرار کردند حضرت میرانؑ بار بار ہمیں جواب دادند کہ شما در کار خود باشید ہر وقتیکہ حق تعالیٰ می خواہد آشکارا میکند تا حدیکہ قبل از اظہار امر مہدویت در ہر شہریکہ آمدند ندا از غیب بر خاستے کہ مہدی موعود آمدہ است وکسانِ شہر بہ یارانِ آنحضرت می پرسیدند کہ ایشان مہدی موعود اند نقل است کہ یک روز میاں سید سلام اللہؓ بحضور خلیفۃ اللہ حکایت مردماں بطریق شکایت عرض کردند کہ میرانجی ہر جا کہ می رویم مردم خدام را می پرسند کہ مہدی موعود ہمیں ذات است آیا مردم کہ ذات خدام را مشابہت مہدی موعودؑ می دہند مگر ذات مہدی از ذاتِ مبارک خدام فاضل باشد حضرت میرانؑ تبسم کردہ فرمودند از مہدی می خدا فاضل است حاصل الغرض جمیع اصحاب امام اولوا الالباب بوقت دعویٰ مہدی موعود منقاد شدہ می گفتند کہ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا الآیۃ ودر اے شان علیہم الرضوان

کیا کرتے تھے کہ میرانجی مجھکو حق تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے مرشد کو ہم نے مہدی موعود کیا ہے جاؤ تصدیق کرو پس معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی کی ذاتِ مبارک صفات مہدی موعود ہے آپ دعویٰ فرمائیں تا کہ ہم تصدیق سے مشرف ہوں ہر چند اصحاب مکرر سہ کرر یہ معروضہ کیا کرتے تھے لیکن حضرت میرانؑ ہر بار یہی جواب دیتے تھے کہ تم اپنے کام میں ہو جس وقت حق تعالیٰ چاہتا ہے آشکارا کرتا ہے یہ غیبی اطلاع اس حد تک تھی کہ حضرت کے اظہار دعویٰ مہدیت سے پہلے ہی جس کسی شہر میں آپ تشریف لاتے تھے ندا غیب سے ہوتی تھی کہ مہدی موعودؑ آئے ہیں اور شہر کے لوگ آنحضرتؑ کے اصحاب سے پوچھتے تھے کہ کیا مہدی موعود یہی ہیں نقل ہے کہ ایک روز میاں سید سلام اللہؓ نے حضرت خلیفۃ اللہؑ کے حضور میں لوگوں کے اس استفسار کا حال شکایت کے انداز میں عرض کیا کہ میرانجی ہم جہاں کہیں جاتے ہیں حضور کی نسبت لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا مہدی موعود یہی ذات ہے حضور کو لوگ مہدی موعود سے مشابہت جو دیتے ہیں کیا ذاتِ مہدی حضور کی ذاتِ مبارک سے فاضل ہوگی حضرت مہدیؑ نے مسکرا کر فرمایا کہ مہدی سے خدا ہی فاضل ہے، حاصلِ مختصر یہ کہ تمام اصحاب امام اولوالالبابؑ نے دعوے کے وقت مہدی موعودؑ کی اطاعت کی اور کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار بیشک ہم نے سنا ایک منادی کو ندا کرتے ہوئے ایمان کی کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر پس ہم نے ایمان

کہ بیشتر علماء باللہ و اکثر خلائق کل عباد اللہ کہ
انتظار ایں دعویٰ داشتہ بودند فی الحال ہمچو
صدیق تصدیق امام تحقیق از روے دلائل وثیق
کردند و بعضے بمطالعۂ علم حدیث مشغول شدند
کہ مہدی موعود بکدام طریق خواہد آمد فاعلم ایہا
المنصف ذاتے کہ تابع تام رسول علیہ السلام
باشد و بر عقیدۂ اہل سنت والجماعت
ذوالعز والکرام باشد و از خمس اوقات
صلوٰۃ با جماعت عام گذارد و تاثیر او ہمچو
تاثیر پیغمبران علیہم السلام باشد و ماینطق
عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ
صفت او عیاں باشد و در ہیچ چیز
بیروں از شریعت نباشد و روش
جز روش پیغمبرانؑ نداشتہ باشد یعنے
در سائر عبادات و عادات نہ افراط
کند و نہ تفریط آں ذات پیغمبر صفات
انچہ دعویٰ کند کہ در شریعت ممکن و جائز
باشد صدق او قطعی باشد نہ کہ ظنی
چونکہ مہدیؑ مبعوث برائے نصرت
دین است و اشد البلا صفت
او یقین است چونکہ دعویٰ کرد کہ من
از خدا می گویم نہ از خود حجت از
کلام ربانی بیاورد نہ از قیاس
پس تصدیق او بسند مذکورہ واجب
است قطعاً و ثبوت حقیقت

لایا، اصحاب خاص علیہم الرضوان کے سوا بہت سارے
علماء باللہ اور اکثر کاملین مخلوق اللہ جو اس دعوے کا انتظار
کر رہے تھے فی الحال صدیق کی طرح امام تحقیقؑ کی تصدیق
انھوں نے دلائل وثیق سے کی ؛ اور بعضے علم حدیث
کی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول ہوئے یہ دیکھنے کے
لئے کہ مہدیِ موعود کس طور سے آئینگے۔ پس معلوم کر
اے منصف جو ذات کہ رسول علیہ السلام کی تابعِ تام
ہو، اہل سنت والجماعۃ ذوالعز والاکرام (صحابہ و
تابعین رسول اللہؐ) کے عقیدہ پر ہو اور پانچو وقت
کی نمازیں جماعتِ عام کے ساتھ ادا کرے اور
اس کے بیان کی تاثیر بھی پیغمبروںؑ کی تاثیر جیسی ہو اور
ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (نہیں
بولتا ہے وہ خواہش نفس سے وہ تو وحی ہے جو اس کو
بھیجی جاتی ہے) جس کی صفت ظاہر ہو اور کسی بات میں
وہ شریعت سے باہر نہو، اپنی روش پیغمبروںؑ کی روش
کے سوا نہ رکھتا ہو یعنے تمام عبادات اور عادات
(مباحات بشری) میں کوئی زیادتی کرے نہ کمی تو
وہ ذات پیغمبر صفات جو دعویٰ کرے اور وہ دعویٰ
شریعت میں ممکن و جائز ہو تو اس کا سچ ہونا قطعی
ہوگا نہ کہ ظنی جب کہ مہدیؑ کا نصرت دین کے
لئے مبعوث ہونا ثابت ہے اور سخت سے سخت
بلا آپکی صفت ہونا یقینی ہے جب آپ نے
دعویٰ کیا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں خدا کی طرف سے
کہہ رہا ہوں اپنی خودی سے نہیں اور حجت بھی آپ
نے کلام خدا سے پیش کی قیاس سے نہیں پس آپکی

اوبقرآن است نہ بمجرد دعوی بحکم شواہد
المنقول فی جمیع کتب الاصول ثابت
شدہ است کہ اینچنیں ذات پیغمبر صفات
را مفتری نباید گفت پس ضرورۃً صادق
باید گفت بحکم نقل شرح عقائد کہ فان
العقل یجزم بامتناع اجتماع ھذہ
الامور فی غیر الانبیاء و اگر کسے
گوید کہ ما مفتری نمی گوئیم غلط در کشف
میگوئیم استغفر اللہ العظیم اگر مشابہت
او باولیاء سلف باشد ایں
سخن می تواں گفت و اگر مشابہت
دعوت او بدعوت پیغمبران باشد
ایں سخن نتواں گفت و ایں
ذات را پیغمبر گفتن روا نیست
کہ بعد پیغمبرؐ ما پیغامبر نشود بلکہ اگر
پیغمبر دریں امت نزول کند
نام او ولی باشد نہ نبی پس ذات
مہدیؑ از ذوات اولیاء مستثنیٰ
است زیرا کہ مہدیؑ آں دعوی
کردہ است کہ جز پیغمبرؐ را نہ سزد
و اولیاء لایق ایں دعوی نیستند و نہ
کردند بسیار تامل باید کرد الحمد للہ
الذی ھدینا لھٰذا وما کنا
لنھتدی لولا ان ھدینا اللہ
لقد جاءت رسل ربنا بالحق

تصدیق سندِ مذکور سے قطعاً واجب ہے اور آپ کے
برحق ہونے کا ثبوت بھی قرآن سے ملتا ہے محض دعوے
سے نہیں، مطابق شواہد منقول کے تمام کتب اصول
میں یہ ثابت ہوا ہے کہ ایسی ذات پیغمبر صفات کو مفتری
نہیں کہنا چاہیئے پس لازم یہی ہوا کہ سچا کہنا چاہیئے
مطابق حکم اس نقل شرح عقائد کے کہ بیشک عقل یقین کرتی
ہے اس بات کا کہ محال ہے جمع ہونا ان تمام امور
کا انبیاء علیہم السلام کے غیر میں اور اگر کوئی شخص کہے
کہ ہم اس ذات کو مفتری نہیں کہتے ہیں لیکن یہ کہتے
ہیں کہ آپ کے کشف میں غلطی ہے تو استغفر اللہ العظیم
(پناہ مانگتا ہوں خدائے بزرگ و برتر کی) اگر اس ذات
کی مشابہت اولیاء سلف سے ہوتی تو یہ بات کہی
جا سکتی تھی اور اگر آنحضرتؑ کی دعوت کی مشابہت
پیغمبروںؑ کی دعوت سے ثابت ہو رہی ہے تو یہ بات
نہیں کہی جا سکتی اور اس ذات کو پیغمبر کہنا روا نہیں ہے
کیونکہ ہمارے پیغمبرؐ کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا بلکہ اگر کوئی
اس امت میں نازل بھی ہو تو اس کا نام ولی ہوگا نہ
کہ نبی پس ذات مہدیؑ اور اولیاءؒ کی ذاتوں سے مستثنیٰ
ہے اس لئے کہ حضرت مہدیؑ نے وہ دعوی کیا ہے
جو سوائے پیغمبرؐ کے اولیاء کے لئے سزاوار نہیں اور
اولیاء اللہ نہ اس دعوے کے لائق ہوئے اور نہ
انھوں نے ایسا دعوی کیا بہت غور و تامل سے
اس بات کو سمجھنا چاہیئے تمام تعریف اللہ کے لئے ہے
جس نے ہمیں اس کا راستہ دکھلایا ورنہ ہم راہ نہ پاتے
اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا بیشک آچکے ہیں ہمارے

واضح باد دعوی سومی بار که بعد از تکرار علی التکرار امام الابرارؑ بفرمانِ حضرت غفار صادر شده بود بعد ازیں دعوی حیاتِ آنحضرت ذات پیغمبر صفات حبیب ذوالجلال به پنج سال شده است در قصبهٔ برڑلی بدیں عبارت جلی فرمودند که انا مهدی مبین مراد الله همدریں الفاظ متبرکه تاریخ دعوی آنحضرتؑ که نهصد و پنج سال واقع شده بود حق سبحانهٗ و تعالیٰ اظهار نمود تاریخ این است قال بامر الله انا مهدی مبین مراد الله منجله تسعمائة وخمس سنة من الهجرة صلعم حاصل الامر چونکه آنحضرتؑ دعوی مهدویت بفرمان رب العزة آشکارا فرمودند شور و غوغا در شهر ام القریٰ که مبعث امام الهدیٰ است یعنی نهروالہ عشق حوالہ پیران پٹن برخاست که میران سید محمد بفرمان صمد دعوی مهدویت کرده اند مع ذالک نیز که حضرت سید محمد مهدی موعود علیه السلام مدعاے خود بر هیچ یکے انتشار نفرمودند علماء شهر مذکور را گویانیدند که ایں بنده در حالِ صحت ذات و ثبات عقل بغیر از اضطرار فقر دعوی مهدویت بفرمان رب العزة کردیم اگر شما طالب حق هستید دامن بنده بگیرید و از کلام خدا تعالیٰ و از رسول صلعم

رب کے رسول حق کے ساتھ۔ واضح ہو کہ تیسرے بار جو دعویٰ مکرر سہ کرر حضرت امام الابرارؑ کی زبانی بفرمان حضرتِ غفار صادر ہوا تھا بعد اس دعوے کے حیات اس ذاتِ پیغمبر صفات حبیب ذوالجلال علیہ السلام کی پانچ سال ہوئی ہے قصبۂ برڑلی میں اس عبارتِ جلی میں حضرتؑ نے فرمایا کہ انا مهدی مبین مراد الله (میں ہی مہدی ہوں اللہ کی مراد بیان کرنے والا) انہی الفاظ متبرکہ میں آنحضرتؑ کے دعوے کی تاریخ ۹۰۵ھ واقع ہوئی ہے حق تعالیٰ کی قدرت سے اس کا اظہار ہوا ہے تاریخ یہ ہے قال بامر الله انا مهدی مبین مراد الله اس عبارت کے عدد نوسو پانچ ہوتے ہیں جو سال ہجرت نبوی ہے صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کلام جب آنحضرتؑ نے دعویِ مہدیت بفرمانِ رب العزت آشکارا فرمایا تو شہر ام القریٰ میں جو کہ مقام بعثت امام ہدیٰ کہتے یعنے نہروالہ عشق حوالہ المعروف بہ پیراں پٹن میں اس بات کی پوری شہرت ہوگئی کہ میراں سید محمدؑ نے بفرمانِ صمد دعوے مہدیت فرمایا ہے باوجود اس کے بھی حضرت سید محمد مہدیِ موعود علیہ السلام نے اپنا مدعا ہر شخص پر ظاہر نہیں فرمایا تھا صرف علماء شہرِ مذکور ہی کو حضرتؑ نے یہ کہلایا تھا کہ یہ بندہ صحتِ ذات اور ثباتِ عقل کے حال میں بغیر اس کے کہ فقر کی وجہ سے اضطرار میں ہو دعویِ مہدیت بفرمانِ رب العزت کیا ہے اگر تم طالبِ حق ہو تو بندے کے دامن گیر ہو جاؤ خدا تعالیٰ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے

تفہیم شوید فاعلم ایہا المصدق دراں ہنگام
درباب تصدیق امام علیہ السلام دو طائفہ
شدند یکے اہل انقیاد و دوم طائفہ اہل عناد
گشتند چنانچہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ درباب
خلقت انسان میفرماید اصلا سنت نہادنی
انچہ در زمان انبیاء ورسل گشتہ اظہار می
نماید قال اللہ تعالیٰ ھو الذی خلقکم
فمنکم کافر ومنکم مومن الآیہ ولو
شاء اللہ ما اقتتل الذین من بعدھم
من بعد ما جاءتھم البینٰت و
لٰکن اختلفوا فمنھم من اٰمن
ومنھم من کفر الآیۃ ولقد بعثنا
فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ و
اجتنبوا الطاغوت فمنھم من ھدی
اللہ ومنھم من حقت علیہ الضلٰلۃ
مع ذالک باعتبار کثرۃ اہل الانکار و ما
اٰمن معہٗ الا قلیل ۔ ھذا دلیل لنا علیٰ
صدق المھدی علیہ السلام کما قال
الرب الجلیل وقلیل من عبادی
الشکور ۔ قلیلا ما تشکرون ۔ قلیلاً
ما تذکرون ۔ قلیلا ما تومنون ۔ و
کثیر منھم لا یومن بہٖ کما قال
اللہ تعالیٰ لقد حق القول
علیٰ اکثرھم فھم لا یومنون
وفی الآیۃ فلا تک فی

(اس دعوے کی حقیقت کو) سمجھو تو پس معلوم کہ اے
مصدق کہ اس زمانہ میں حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق
کے باب میں دو جماعتیں ہوگئیں ایک جماعت اطاعت
کرنے والوں کی دوسری جماعت سرکشی و عداوت
کرنے والوں کی چنانچہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ خلقت
انسان کے باب میں فرماتا ہے دراصل جو دستور انبیاء و
مرسلین سابقین کے زمانوں میں ڈالا گیا اسی کے
بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اللہ وہی ہے
جس نے تم کو پیدا کیا پس تم میں کافر بھی ہے اور
تم میں مومن بھی ۔ اور اگر چاہتا اللہ تو نہ جھگڑتے جو
ان کے بعد آئے بعد اس کے کہ آچکیں ان کے پاس
کھلی نشانیاں اور لیکن اختلاف کر بیٹھے پس انہی میں سے
ہے جس نے ایمان لایا اور انہی میں سے ہے جس نے
انکار کیا ۔ اور البتہ بھیجا ہے ہم نے ہر امت میں ایک پیغمبر
کہ عبادت کرو اللہ کی اور بچتے رہو شیطان سے پس
انہی میں سے وہ ہوئے جن کو اللہ نے راہ دکھائی اور
انہی میں سے وہ ہوئے جن کی گمراہی ثابت ہوئی ساتھ
اس کے اس اعتبار سے کہ اہل انکار کی کثرت ثابت
ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نہیں ایمان لائے
اس کے ساتھ مگر تھوڑے یہ دلیل ہمارے لئے ہے
مہدی علیہ السلام کے صدق پر چنانچہ خداوند بزرگ و برتر
نے فرمایا ہے اور بہت تھوڑے ہیں میرے بندوں میں
شکر گزار ۔ بہت ہی کم تم شکر کرتے ہو ۔ بہت ہی کم
تم نصیحت پکڑتے ہو ۔ اور بہت ہیں ان میں جو ایمان
نہیں لاتے اس پر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے

مریۃ منہ انہ الحق من ربک ولکن اکثر الناس لا یومنون۔ وفی الآیۃ ولو شئنا لاٰتینا کل نفس ھدیٰھا ولٰکن حق القول منی لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین فی الجملہ دراں دو طائفہ مذکورہ یکے طائفہ محمودہ بسا علماء مرضیۃ الاقوال وصلحاء پسندیدہ احوال نظر براخلاق حضرت امام الآفاق کہ علماء باللہ وفقہاء الدین من السلف والخلف درباب ثبوت نبوت شخص انسانی شرط کردہ گفتہ اندکہ از صاحب ایں اخلاق ہرگز کذب واقع نہ شود و بروے غلط وسہو غالب نباشد فقط ہمیں اخلاق نبویہ کہ براں اتفاق علماء باللہ امت مصطفویہ بود ذات میراں سید محمدؑ را موصوف بجمیع صفات انبیاء و رسل یافتہ و مخبر صادق دانستہ از روی صدق و یقین داخل اولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین شدند و طائفہ دیگر از علماء کہ از حسد و تعصب وعنا و مبشر بودند مخالفت کردند کما ورد فی الحدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءَ المھدی فی وسط الزمان

ثابت ہوچکا قول ان میں سے اکثر پر تو وہ مانیں گے نہیں۔ نیز آیت کریمہ میں ہے پس مت رہ تو اس کی طرف سے شک میں بیشک وہ حق ہے تیرے پروردگار کی طرف سے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اور آیت کریمہ میں ہے اور اگر ہم چاہتے تو عطا کردیتے ہر شخص کو اس کی ہدایت لیکن ٹھیک پڑا قول میری طرف سے کہ میں ضرور بھرونگا دوزخ کو جنات اور آدمی سب سے حاصل کلام ان دونوں مذکورہ جماعتوں میں سے ایک جماعت جو ستودہ صفات بیشتر علماء پسندیدہ اقوال اور صلحاء پسندیدہ احوال کی تھی حضرت امام الآفاقؑ کے ان اخلاق پر نظر کرکے کہ جن کو علماء باللہ فقہاء دین و ملت سلف وخلف نے شخصِ انسانی کی نبوت کے ثبوت کے باب میں شرط کیا اور کہا ہے کہ ان اخلاق والے شخص سے ہرگز جھوٹ وقوع میں نہیں آتا اور اس پر غلط بیانی اور سہو کا غلبہ نہیں ہوتا فقط انہی اخلاقِ نبویہ کی بناء پر جن پر علماء باللہ امت مصطفویہ کا اتفاق تھا حضرت میراں سید محمدؑ کو تمام صفات انبیاء و مرسلین سے موصوف پاکر اور مخبر صادق جانکر از روے صدق و یقین اس جماعت میں داخل ہوئے جن کی تعریف میں ہے وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر انعام فرمایا اللہ نے یعنے نبی اور صدیق اور شہید اور صلحاء۔ اور دوسری جماعت اُن علماء کی تھی جن کے حسد و تعصب اور عداوت کی خبر دی گئی تھی اس جماعت نے مخالفت کی چنانچہ حدیث میں ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے مہدی درمیانی زمانے میں

لایخالفونه الّا العلماء والفقهاء
خاصة وکذا فی الفتوحات المکیة
اذا خرج هذا الامام المهدی فلیس
لهٔ عدو مبین الّا العلماء والفقهاء
خاصة لانهم لا یبقیٰ ریاستهم
کما لا یبقیٰ ریاسة الیهود والنصاریٰ
الغرض بعضے علماء وتابعان شاں محض از
جهت خوف زوال ریاست بموجب
تعصب وجهالت با اعتساف بلا انصاف
یعنے حسد وعناد از دلائل ظنیه که بعضے احادیث
احاد اند پیش گرفته از حجت قطعی معرض شد
با منازعت بسیار ومخالفت آشکار در
پیش آمدند وبا آنحضرتؑ مباحثه کردند
بنا بر از حضرت امام البر والبحرؑ نقل مشهور
الاشهر است که بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
در مکتوب خود میفرمایند معلوم باد ازاں روز
که سید محمدؑ دعوی مهدویت خود آشکارا
کردند وخلق را سوی خدا تعالیٰ می خواندند
خلق با او مخالفت آغاز کرد بنا بر آنحضرتؑ
فرمودند که موجب مخالفت چیست چراکه
اگر از بنده سهوی یا غلطی شده باشد پس
بر مسلماناں فرض اینست بحکم انما المومنون
اخوة مارا اعلام فرمایند ما هم متفق شده رجوع
سوی کتاب خدا تعالیٰ بکنیم وموافق با رسولؐ
بنمائیم کما قال سبحانهٗ وتعالیٰ فان

تو مخالف ہونگے اس کے مگر علماء اور فقہاء ہی خصوصاً او
اسی طرح بیان کیا ہے فتوحات مکیہ میں کہ جب نکلے
یہ امام مہدی تو نہ ہوگا اس کا کوئی کھلا دشمن خاصکر علماء
وفقہاء کے سوا کیونکہ ان لوگوں کی ریاست باقی نہیں
رہے گی جیسا کہ باقی نہیں رہی ریاست یہود ونصاریٰ
کی ۔ غرض یہ کہ بعضے علماء اور ان کے فرمانبرداروں
نے محض اپنا اقتدار زائل ہونیکے خوف سے تعصب
اور جہالت کی راہ سے بے اعتدالی او بے انصافی
یعنے حسد وعناد سے کام لیکر ظنی دلائل بعضے احادیث
احاد سے پیش کر کے قطعی حجت سے روگردانی اختیار
کی بہت جھگڑے اور فساد پر اتر آئے علانیہ مخالفت
کرنے لگے اور آنحضرتؑ کے ساتھ مباحثے کئے
اسی بنا ء پر حضرت امام علیہ السلام کی نسبت یہ نقل مشہور
ومعروف ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ اپنے مکتوب
میں فرماتے ہیں معلوم ہو جس دن سے کہ حضرت سید محمدؑ
نے اپنی مہدیت کے دعوے کو ظاہر فرمایا اور لوگوں کو
خدا تعالیٰ کی طرف بلانے لگے جب لوگ آپکی مخالفت
کرنے لگے تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مخالفت کا سبب
کیا ہے اس لئے کہ اگر بندے سے کوئی سہو یا غلطی
ہوئی ہو تو مسلمانوں کا فرض یہ ہے کہ مطابق حکم انما
المومنون اخوة (مومن تو سب آپس میں بھائی
بھائی ہیں) ہمکو آگاہ کریں تاکہ ہم اکٹھے ہو کر خدا تعالیٰ
کی کتاب کی طرف رجوع کریں اور رسول علیہ السلام کے
ساتھ موافقت اختیار کریں چنانچہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ
نے فرمایا ہے پھر اگر تم جھگڑ پڑو کسی امر میں تو اس میں

تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول الآیۃ از ما و شما ہر کہ از اتباع کتاب خدا و رسول خدا قدم بیروں نہادہ باشد آنکس توبہ کند و باز آید و موافق با کتاب خدا و رسول خدا نماید و اگر از خلاف خدا و رسولِ خدا باز نیاید او مصر باشد و مصر واجب القتل است القصہ **نقلست** کہ بعضے علماءِ پٹن پیراں با سردارِ خود ملا معین الدین علیہ الخذلان استعداد مباحثۂ امام صاحب الزماں کردہ از جہت بشارت گرفتن نزدیک شاہ رکن الدین مجذوب مقبول اہلِ قلوب مجتمع شدہ آمدہ بودند کہ انچہ شاہ مذکور در بابِ شہادت امام نورٌ علیٰ نور بشارت دہند براں عمل کنند چونکہ ایشاں نزدیک شاہ رکن الدین علیہ الرضوان شدند شاہ رکن در غضب شدند و گفتند کہ بحق مقابلہ میکنید فی الحال مقہور خواہید شد و نیز فرمودند کہ ہمہ دزدانِ دین و رہ زنانِ مسلمین جمع شدہ ہمچو موشان دراؔدنہ مستعد کردہ در دست گرفتہ فاما مقابلہ گربہ کیست کہ می آید و در گلوی می بندد باز فرمودند کہ خنجر سید محمد چناں تیز و دراز است کہ از تہ مقعد گاہ کند تا بہ گلوی شما میرسد و رودہای شکم می درد و چونکہ علماءِ پیراں پٹن در دل سوال بلسانِ حال

رجوع کرو اللہ اور رسول کی جانب ۔ ہم میں سے تم میں سے جو بھی کتابِ خدا اور رسولِ خدا کی اتباع کی حد سے باہر قدم رکھا ہو اس کو لازم ہے کہ توبہ کرے اور اس حالت سے باز آئے کتاب خدا اور رسولِ خدا کے ساتھ موافقت کرے اور اگر خدا اور رسولِ خدا کی مخالفت سے باز نہ آیا تو وہ گمراہی پر مصر ہوگا ۔ (اور گمراہی پر) مصر ہونے والا واجب القتل ہے القصہ **نقل** ہے کہ شہرِ پیراں پٹن کے بعضے عالموں نے اپنے سردار ملا معین الدین رسوائے دارین کے ساتھ ہوکر امام صاحب الزماں کے ساتھ بحث کرنیکی تیاری کی اور خوش خبری حاصل کرنے کے لئے شاہ رکن الدین مجذوب مقبولِ اہلِ قلوب کے پاس جماعت بنکر آئے یہ سوچکر کہ شاہ مذکور حضرت امام نورٌ علیٰ نور کے بارے میں جو گواہی دیں اس گواہی پر عمل پیرا ہوں ۔ جب یہ لوگ شاہ رکن الدین علیہ الرضوان کے قریب پہنچے تو شاہ صاحب بہت غضبناک ہوئے اور انھوں نے کہا کہ تم لوگ حق سے مقابلہ کرتے ہو فوراً تم پر قہرِ حق نازل ہوگا ، نیز انھوں نے فرمایا کہ تمام دین کے چور مسلمانوں کے رہزن جمع ہوئے ہیں چوہوں کی طرح گھنٹی تیار کرکے لائے ہیں لیکن بلی کے مقابلہ کا کون ہے جو آکر اس کے گلے میں باندھ دے پھر فرمایا کہ سید محمد کا خنجر اس قدر تیز اور دراز ہے کہ تمہاری سرین گاہ سے تمہارے حلق تک پہنچکر پیٹ کی آنتوں کو پھاڑ ڈالتا ہے ، جب پیراں پٹن کے علماء نے زبانِ حال سے

کردہ بودند وجواب بلسانِ قال شنیدند ہمہ
علماء خوار وخجل من کل الوجوہ منفعل گشتہ
باز گردیدند ہیچکس در پیش آنحضرت ع
مباحثہ کردن نتوانستند و بہ حکم الٰہی جاءَ
الحق و زہق الباطل مقاومت حجت
نداشتند نقلست کہ چون خبر بامام
البر والبحور رسید آنحضرت ع بفرمان لایزالی
از قصبۂ بڑلی بہ شہر پیران پٹن قدم سعادت
فرمودند و بخانۂ ملا معین الدین کہ استاد
آں شہر بود گذر کردہ طلبیدہ اند کہ بیائید و
ہر اشکال و سوال کہ دریں باب باشد
بیارید و در مسجد ادینہ بہ نشینید و بطریق
انصاف و بحجت علمی بر نہج سوال و
جواب تفہیم شوید و حق را نصرت دہید
چونکہ ملا علیہ الخذلان را خبر کردند ملا در خانہ
بود حیلہ کردہ بر دیوار سوار شدہ گویانید
کہ ملا بطرف دیہ انعام خود کہ رامن دیہ
است سوار شدند چونکہ آنحضرت ع
شنیدند تبسم کردہ فرمودند کہ برچنیں مرکب
سوار اند کہ بمنزل نمی رسند و آخر وقت
ہموں نام دیہ بجای کلمہ گفتہ بمیرند گفتہ از
آنجا روان شدہ باز بہ بڑلی قدم سعادت
فرمودند القصہ نقل صریح آوردہ اند کہ
سائلی باآں علماء ظاہر باطن جبلی طفلی یعنے
ملا معین الدین علیہ الخذلان سوال کردہ کہ

جو سوال اپنے دل میں کیا تھا اس کا جواب زبانِ قال
سے سُن لیا تو سب کے سب رسوا و خوار تمام صورتوں
سے شرمسار ہوکر واپس ہوئے کوئی بھی آنحضرت ع سے
بحث نہیں کر سکا مطابق حکم خدا جاءَ الحق و
زَہقَ الباطل (حق آیا اور باطل مٹ گیا) حجت
دہی کے لئے مقابلہ کی طاقت انھوں نے نہیں
پائی نقل ہے کہ جب امام کائنات علیہ السلام کو
یہ خبر پہنچی تو آنحضرت ع بفرمان خدا قصبہ بڑلی سے شہرِ
پیراں پٹن میں تشریف فرما ہوئے اور ملا معین الدین
جو اُس شہر کا استاد تھا اُس کے گھر پر سے گذر کر
آنحضرت ع نے اُس کو طلب فرمایا اور کہلایا کہ جو کوئی
حل طلب امر اور سوال اس بارے ہو پیش کرو جامع مسجد
میں جمع ہو جاؤ ازراہ انصاف حجتِ علمی سے سوال
و جواب کے ذریعہ امرِ حق کو سمجھ لو اور حق کی مدد کرو
جب ملا علیہ الخذلان کو حضرت کے اس پیام کی خبر
دی گئی تو وہ گھر ہی میں رہکر حیلہ کیا دیوار پر سوار
ہوکر کہلایا کہ ملا اپنی جاگیر کی طرف جس کا نام رامن دیہ
ہے سوار ہوکر گئے ہیں، آنحضرت ع نے سنکر مسکرا کر
فرمایا کہ ملا ایسی سواری پر بیٹھے ہیں کہ منزل کو نہیں پہنچینگے
اور وقتِ آخر (مرتے وقت) اُسی گاؤں کا نام کلمہ
کی جگہ کہتے ہوئے مرینگے یہ فرماکر اس جگہ سے آنحضرت ع
روانہ ہوئے اور بمقام بڑلی واپس تشریف لائے
قصہ مختصر یہ کہ ایک واضح نقل اس طرح آئی ہے کہ
ایک سائل نے اس ظاہر و باطن میں جہالت و لڑکپن
رکھنے والے عالم یعنے ملا معین الدین علیہ الخذلان سے

شما چرا با میرانسید محمد ملاقات نکردید و حقیقتِ
ایشاں نہ پرسیدہ اید جواب داد کہ ما می
دانیم کہ سید محمد برحق اند و انچہ میگویند حق
است با ایشاں طاقت حجت و مباحثہ
نداریم بعد از ملاقات انچہ ایشاں بفرمایند
قبول بباید کرد بنا بر ملاقات ایشاں نکردیم
باز ہماں سائل ہماں ملا جاہل گفت اگر
چنیں است پس دریں باب خدائے را
چہ جواب خواہید داد کہ دیدہ و دانستہ
خود را از حق باز داشتہ اید گفت برائے
خدا تعالیٰ ہم جواب آمادہ کردہ داشتہ ایم
کہ چوں خواہد پرسید جواب خواہم داد کہ
الٰہی با سید محمد ملاقات نکردیم و دعوت
ایشاں بجا نیاوردیم از جہت تقویتِ
دینِ اسلام کہ خراب و ضائع شدے
بموجب آنکہ اگر ملاقات کنیم ایشاں برحق
اند قبول باید کرد چوں ما قبول کنیم ہمہ علماء
زماں قبول خواہند کرد چوں ہمہ علماء زماں
قبول کنند سلطان محمود بادشاہ قبول خواہد
کرد و چوں بادشاہ قبول کند ہمہ لشکر تصدیق
می کنند و دعوت سید محمد بر ترک دنیا است
بنا بر بادشاہ و لشکر ہمہ فقیر میشوند و گرداگرد
گجرات کفار اشرار سخت فجار اند تمام
اہل دین و اسلام دیار گجرات را برہم زنند
و دین و اسلام تاراج پذیرد و بدیں سبب

پوچھا کہ تم نے میرانسید محمد سے ملاقات کیوں نہیں کی اور
ان کی حقیقتِ حال کو کیوں نہیں پوچھ لیا تو نے جواب
دیا کہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ سید محمد حق پر ہیں اور جو
کچھ وہ فرماتے ہیں حق ہے اور ان کے ساتھ حجت
و دلیل سے گفتگو کرنے کی طاقت ہم نہیں رکھتے، ان
سے ملنے کے بعد جو کچھ وہ فرمائیں مان لینا لازم ہوجاتا
ہے اسی وجہ سے ہم نے ان سے ملاقات نہیں کی ،
پھر اُسی سائل نے اسی جاہل ملا سے کہا کہ اگر ایسا ہی
ہے تو پھر تم اس معاملہ میں خدا تعالیٰ کو کیا جواب
دو گے جبکہ دیدہ و دانستہ (جان بوجھکر) تم نے اپنے
آپکو امرِ حق کے قبول کرنے سے باز رکھا ہے ملاّ
نے کہا کہ خدا تعالیٰ کو دینے کا جواب میں نے سوچ
لیا ہے جب پوچھے گا تو یہی جواب دوں گا کہ الٰہی
سید محمد سے میں نے ملاقات نہیں کی اور انکی دعوت
کو قبول نہیں کیا تا کہ دینِ اسلام کی قوت برقرار رہے
اور تباہ و برباد نہو میں نے یہی سوچا کہ اگر اُن سے
ملوں تو چونکہ وہ حق پر ہیں اُن کے قول کو قبول کرنا
پڑے گا جب میں قبول کرلوں تو تمام علماءِ وقت
قبول کرلینگے جب سب علماءِ وقت قبول کرلیں تو
سلطان محمود بادشاہ بھی قبول کرلے گا اور جب
بادشاہ قبول کرلے تو تمام اہلِ لشکر بھی تصدیق کر بیٹھیے
ہیں اور سید محمد ترکِ دنیا کی طرف بلاتے ہیں بادشاہ
اور بادشاہ کا لشکر سب فقیر ہوجائیں تو گجرات کے
اطراف کفار اشرار سخت بدکردار ہیں تمام اہلِ دین
واسلام کا جو کہ گجرات کے شہروں میں ہیں تختہ الٹ دینگے

ملاقات نکردیم چونکہ حضرت امام علیہ السلام
کلام ملا علیہ الخذلان شنیدند فرمودند کہ بر تو
فکر ذات تو واجب بود فکر پیل خانۂ بادشاہ
ترا چہ کار یعنے عالم خدا بخدا اسپار باز فرمودند
کہ ایں توفیق ترکِ دنیا بدست خدا تعالیٰ
است ہر کرا توفیق میدہد او ترکِ دنیا
می کند باری طالبِ حق را از قبول کردن
حق چارہ نیست فاعلم ایہا المصدق
اینچنیں علماء و تابعانِ شان لاشک در
ہر عصر و ہر زمان بعد از معرفت حق منکساں
و با صدق مدعیاں شدہ تکذیب و تقتیل
و بدسگالش کردند کما اخبر سبحانہٗ
وتعالیٰ عن احوالھم۔ الَّذِینَ
اٰتَیۡنٰھُمُ الۡکِتٰبَ یَعۡرِفُوۡنَہٗ کَمَا
یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَھُمۡ وَاِنَّ فَرِیۡقًا
مِّنۡھُمۡ لَیَکۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَھُمۡ
یَعۡلَمُوۡنَ۔ وفی الاٰیۃ فلما جاءھم
ما عرفوا کفروا بہٖ بغیًا وحسدًا
وحرصًا علی الریاسۃ۔ وفی الاٰیۃ
ام لم یعرفوا رسولھم۔ محمدًا
بالصدق والامانۃ ووفور العقل
وصحۃ النسب وحسن الاخلاق
ای عرفوہ فھم لہ منکرون
ولھذا قال اللّٰہ تعالیٰ علی حقھم
یعرفون نعمت اللّٰہ ثم ینکرونھا

اور دینِ اسلام تاراج ہوگا اسی سبب سے ہم نے
ملاقات نہیں کی، جب حضرت امام علیہ السلام نے
ملا علیہ الخذلان کا یہ کلام سنا تو فرمایا کہ تیرے ذمہ
تیری ذات کی فکر تھی بادشاہ کے فیلخانے کی فکر سے
تجھے کیا کام، یعنے خلقِ خدا کو خدا کے حوالہ کر پھر آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ یہ ترکِ دنیا کی توفیق خدا تعالیٰ کے ہاتھ
ہے، جسے خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے وہ ترکِ دنیا
کرتا ہے، لیکن طالبِ حق کو ایک بار امرِ حق کو قبول
کرنے کے بغیر چارہ نہیں ہے پس معلوم کر اے مصدق
کہ ایسے علماء اور ان کے پیرو بیشک ہر دور میں
ہر زمانے میں ہوئے ہیں جنھوں نے امرِ حق کو
پہچاننے کے بعد بھی اس کی مخالفت کی اہلِ صداقت
کے ساتھ جھگڑنے والے ہوئے ان کو جھٹلایا انکی
خونریزی کی ان کے ساتھ برا سلوک کیا چنانچہ حق سبحانہٗ
وتعالیٰ نے ان کے احوال کی خبر دی ہے وہ لوگ جن
کو ہم نے کتاب دی ہے (محمدؐ) کو پہچانتے ہیں جیسا کہ
پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو۔ اور کچھ لوگ انمیں ایسے
ہیں کہ چھپاتے ہیں حق بات حالانکہ وہ جانتے ہیں
اور ایک آیت میں ہے سو جب آپہنچا ان کے
پاس جس کو پہچان رکھا تھا تو انکار کر دیا اس کا کشی
اور حسد سے اور اپنی ریاست (اقتدار) کی حرص سے
اور ایک آیت میں ہے یا انھوں نے نہیں پہچانا اپنے
رسول کو یعنے محمدؐ کو سچائی، امانت داری، کمال
درجہ دانائی، صحتِ نسب اور خوبی اخلاق کے ساتھ
یعنے انہوں نے پہچان لیا اس کو پھر بھی وہ اس کا انکار

واکثرهم الکافرون۔ وفی الاٰیۃ
افبالباطل یؤمنون وبنعمت اللّٰہ هم
یکفرون۔ قل الحمد للّٰہ سیریکم
اٰیٰتہ فتعرفونها وما ربک
بغافلٍ عمّا تعملون۔ وفی الاٰیۃ
ویریکم اٰیٰتہ فایّ
اٰیٰت اللّٰہ تنکرون ہ تلک
اٰیٰتُ اللّٰہِ نتلوها علیک
بالحقّ فبایِّ حدیث
بعد اللّٰہ و اٰیٰتہ یومنون
انّ فی ذٰلک الاٰیٰت
بینات وشهادات
قاطعات علیٰ صدق المهدی
امام اٰخر الزمان
فبای اٰیۃ بیّنۃ
وشهادۃ قاطعۃ
تومنون بعدها
فبای اٰلاءِ ربکما
تکذبان۔

باب هژدهم

دربیان چند سوال علماء گجرات با ذات عالی درجات پیغمبر صفات علیہ السلام و الصلاۃ و لزوم شدن ایشان و اخراج کردن

کرتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے پہچانتے ہیں وہ اللہ کی نعمت کو پھر انکار کرتے ہیں اس کا اور ان میں سے اکثر ناشکر ہیں۔ اور ایک آیت میں ہے تو کیا یہ لوگ جھوٹی باتیں مانتے ہیں اور اللہ کا احسان نہیں مانتے۔ نیز آیت شریفہ میں ہے اور کہہ ہر تعریف اللہ کو سزاوار ہے وہ عنقریب تم کو دکھائے گا اپنی نشانیاں تو تم ان کو پہچان لوگے اور تیرا پروردگار ان اعمال سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو۔ نیز ایک آیت میں ہے اور اللہ تم کو دکھاتا ہے اپنی نشانیاں تو اللہ کی کونسی کونسی نشانیوں کا انکار کروگے۔ نیز آیت کریمہ ہے یہ اللہ کی نشانیاں ہیں تو اللہ کی کونسی کونسی نشانیوں کا انکار کروگے نیز آیت کریمہ ہے یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو ہم تجھکو پڑھکر سناتے ہیں ٹھیک تو اب کونسی بات پر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد ایمان لائینگے بیشک ان آیات میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں موجود ہیں مہدی موعود امام آخرالزمانؑ کے صدق پر پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر ایمان لاؤگے ان کے بعد دیکھو فرمانِ خدا اور اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤگے

اٹھارہواں باب

بیان میں چند سوالات کے جو علماء گجرات نے ذاتِ عالی درجات پیغمبر صفات امام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے تھے اور الزام پانا

امام آخرزمان را از قصبۂ بڑلی و فرمودن حضرت امام حکم ازلی که روی عالمان و حاکمان بہر دو وجہ سیاہ کردہ شود چرا کہ تفحص نکردند

نقلست کہ روزی در قصبہ بڑلی بعضے علماء آمدند و چند سوال کردند یکی آنکہ گفتند کہ شما خود را مہدی موعود می گویانید جواب فرمودند کہ خیر بندہ نمی گویاند بلکہ فرمانِ حق تعالیٰ چنین میشود کہ تو مہدی موعودی مدعی دعوی کن باز سوال کردند کہ نام مہدی محمد بن عبد اللہ باشد و نام شما محمد بن سید خان ہست جواب فرمودند کہ خدای را بگوئید کہ پسر سید خان را چرا مہدی کردی خدای تعالیٰ قادر است ہر چہ خواہد کند باز فرمودند کہ پدر حضرت رسالت پناہ صلعم مشرک بود عبد اللہ نام چون باشد این سہو کاتب است عبارت در اصل محمد عبد اللہ مہدی ہم عبد اللہ فاعلم ایہا المصدق نام پدر حضرت مہدی موعود میراں سید عبد اللہ بود عرف سید خان فاما از جہت الزام مدعی درہماں سوال سائل جواب فرمودند باز سوال کردند کہ بر مہدی تمام خلق ایمان خواہد آورد و ہیچکس

ملاؤں کا اور اخراج کروانا حضرت امام آخرزمان علیہ السلام کا قصبۂ بڑلی سے اور حضرت امام علیہ السلام کا یہ فرمان حکمِ خدا ہے کہ عالموں اور حاکموں کے چہرے دو وجہ سے سیاہ کئے جائینگے کہ کس لئے انھوں نے تفحص نہیں کیا (حق کے حق ہونے باطل کے باطل ہونے کی تحقیق کیوں نہیں کی) یہ تمام امور بھی اسی باب میں مذکور ہیں

نقل ہے کہ ایک روز قصبۂ بڑلی میں حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں بعض علماء آئے اور چند سوال کئے ایک یہ کہ انھوں نے کہا کہ آپ اپنے کو مہدی موعود کہلاتے ہیں آنحضرت ؑ نے جواب میں فرمایا کہ بندہ نہیں کہلاتا ہے بلکہ حق تعالیٰ کا فرمان اس طرح ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے دعویٰ کر پھر علماء نے سوال کیا کہ مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا آپ کا نام محمد بن سید خان ہے آنحضرت ؑ نے جواب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے کہو کہ سید خاں کے بیٹے کو کس لئے مہدی کیا خدا تعالیٰ قادر ہے جو چاہے کرے پھر آنحضرت ؑ نے فرمایا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ مشرک تھے عبد اللہ ان کا نام کیسے ہوگا یہ سہو کاتب ہے اصل میں عبارت محمد عبد اللہ ہے اور مہدی بھی عبد اللہ ہے پس معلوم کر اسے مصدق کہ حضرت مہدی موعود ؑ کے والد کا نام میراں سید عبد اللہ اور ان کا عرف سید خان تھا لیکن مدعی کو ملزم گردانے کے لئے وہی سائل کا سوال آنحضرت ؑ نے جواب میں لوٹا دیا، پھر انھوں نے سوال کیا کہ مہدی پر تمام لوگ ایمان لائینگے اور کوئی

منکر نخواہد شد بعدہٗ جواب فرمودند کہ مومنان
ایمان آرند یا کافراں علماء جواب دادند
کہ مومناں بعدہٗ فرمودند کہ ہمہ مومناں
ایمان آوروند و طاعت کروند باز علماء
بطریق امتحان با حضرت حبیب ذوالجلال
سوال کردند کہ قال اللہ تعالیٰ وما
تشاؤن الّا ان یشاء اللہ یعنے بندہ
ہیچ نمی خواہد مگر آنکہ آنرا خدا یتعالیٰ می خواہد
پس باید کہ ہرچہ بندہ می خواہد می شود بسیار
چیز است کہ بندہ می خواہد نمی شود بعدہٗ
جواب فرمودند کہ کسی کہ اندکی در علم شریعت
واقف باشد این سوال نکند معنی آیت
آنست کہ چنانچہ افعال و اقوال بندگان
بے مشیت حقتعالیٰ نیست ہمچناں خواطر و
آرزوہای بندہ بے ارادت و مشیت
حقتعالیٰ نیست باز سوال کردند شما ولایت
را بہ نبوت فضل میدہید جواب فرمودند
کہ بندہ فضل میدہد یا رسول اللہؐ فضل میدہند
کہ الولایۃ افضل من النبوۃ باز
علماء سوال کردند کہ معنی حدیث اینست
کہ ولایت نبی افضل است از نبوت
نبی بعدہٗ جواب فرمودند کہ من کدام
وقت گفتم کہ ولایت من افضل از نبوت
نبی است یا من افضل از نبی ہستم
یا ولی را بر نبی فضل است بعدہٗ فرمودند

بھی منکر نہوگا یہ سنکر آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا
کہ مومنین ایمان لائینگے یا کفار علماء نے جواب
دیا کہ مومنین اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ
سب مومنین ایمان لاچکے اور فرمانبردار ہوچکے پھر
علماء نے بطریق امتحان حضرت حبیب ذوالجلال
سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما تشاؤن
الّا ان یشاء اللہ یعنے بندہ کچھ نہیں چاہتا مگر
وہی جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے پس چاہئے کہ جو کچھ بندہ چاہتا ہے
ہوجائے بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ بندہ انکو چاہتا ہے اور نہیں ہوتی ہیں
اس کے جواب میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس کسی
شخص کو علم شریعت میں تھوڑی سی واقفیت بھی
ہو یہ سوال نہیں کرے گا اس آیت شریفہ کے
معنی یہ ہیں کہ جس طرح بندوں کے افعال اور اقوال
حق تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہیں ہیں اسی طرح انکے
تمام مرادات اور خیالات بھی حق تعالیٰ کی مشیت
اور ارادت کے بغیر نہیں ہیں (کوئی خواہش بندے
کی پوری ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ حق تعالیٰ نے
یہی چاہا تھا کہ بندہ اس طرح چاہے گا اور اس کا
چاہا پورا ہوگا) پھر علماء نے سوال کیا کہ آپ
ولایت کو نبوت پر فضل دیتے ہیں آنحضرتؐ نے
جواب میں فرمایا کہ بندہ فضل دیتا ہے یا رسول اللہؐ
فضل دیتے ہیں دیکھو الولایۃ افضل من
النبوۃ (ولایت افضل ہے نبوت سے)
پھر علماء نے سوال کیا کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں
کہ نبیؑ کی ولایت نبیؑ کی نبوت سے افضل ہے

کہ بارے می دانید کہ معنی نبوت چیست و
معنی ولایت چیست باز سوال کردند کہ
شما ایمان را زیادت و نقصان می گوئید
و امام اعظمؒ فرمودند کہ الایمان لایزید
ولا ینقص جواب فرمودند کہ خدا تعالیٰ فرمودہ
است کہ انما المومنون الذین
اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم
واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم
ایمانا وعلیٰ ربھم یتوکلون و آنچہ
امام اعظمؒ گفتند از ایمان خود خبر دادند
ایمان امامؒ بکمال رسیدہ بود بعد از کمال
نہ زیادت شود و نہ نقصان باز سوال
کردند کہ شما کسب را حرام می گوئید
جواب فرمودند کہ مومن را کسب حلال
است فاما مومن باید شد و در
قرآن تامل باید کرد کہ مومن کرا میگویند
و بندگی میانسید خوندمیر رضؓ صدیقِ
مہدی موعودؑ در جواب کسب
چنین فرمودند بدان اے عزیز کہ
یارانِ سید محمدؑ ذاتِ کسب را
حرام نمی دانند و لاکن درمیانِ خویش
میگویند کہ طالب حق را باید کہ
در ہر کاری کہ مشغول شود بانصاف
نظر کند اگر آن کار ذکر حق را و توجہ
سوی حق را مانع شود آنرا ترک دہد و

اس کے بعد آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے یہ
کس وقت کہا کہ میری ولایت نبیؐ کی نبوت سے افضل
ہے یا میں نبیؐ سے افضل ہوں یا کسی ولی کو کسی نبی پر
فضل ہے اس کے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ کچھ جانتے
بھی ہو کہ نبوت کے معنی کیا ہیں اور ولایت کے معنی
کیا، پھر انھوں نے سوال کیا کہ آپ ایمان کے
بڑھنے اور گھٹنے کے قائل ہیں اور امام اعظمؒ فرماتے
ہیں کہ ایمان نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا، آنحضرتؑ نے
جواب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے مومنین ہی
ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل
ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اللہ کی آیتیں پڑھی
جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو زیادہ کر دیتی ہیں اور
وہ اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور جو
کچھ امام اعظمؒ نے کہا ہے انھوں نے اپنے
ایمان کی خبر دی ہے امامؒ کا ایمان درجۂ کمال کو
پہنچ چکا تھا کمال کے بعد نہ زیادتی ہوتی ہے اور نہ نقصان
پھر علماء نے سوال کیا کہ آپ کسب کو حرام فرماتے
ہیں آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ مومن کے لئے
کسب حلال ہے لیکن مومن ہونا چاہیئے اور قرآن میں
غور سے دیکھنا چاہیئے کہ مومن کس کو کہتے ہیں، اور
بندگی میانسید خوندمیر رضؓ صدیقِ مہدی موعودؑ نے کسب
کے جواب میں اس طرح فرمایا ہے کہ جان اے عزیز
سید محمد علیہ السلام کے اصحاب نفسِ کسب کو حرام نہیں
جانتے لیکن اپنے درمیان یہ قرارداد کرتے ہیں کہ
طالبِ حق کو چاہیئے کہ جس کسی کام میں مشغول رہو

حرام کردہ داند بلکہ بتِ خود پندارد کما
قال النبی صلعم ما شغلک عن
اللہ فھو صنمک ای فھو طاغوتک
باز علماء سوال کردند کہ شما از علم خواندن
منع می کنید جواب فرمودند کہ بندہ
تابع حضرت محمد رسول اللہ صلعم است
انچہ رسول اللہؐ منع نہ کردہ است بندہ
چوں منع کند فاما بندہ ذکر دوام فرض
میگوید بامر اللہ و بحکم کتاب اللہ ہرچہ
مانع ذکر است آں ممنوع است چہ
علم خواندن وچہ کسب کردن وچہ با خلق
اختلاط کردن وچہ خوردن وچہ خسپیدن
غفلت حرام است و ہرچہ موجب
غفلت است حرام است باز فرمودند
کہ مومن را علم خواندن وکسب کردن
حلال است کہ شرایط آں نگاہ خواہد
داشت در کلام خدای تعالیٰ تامل باید
کرد در باب ایمان چہ شرائط کردہ
اند باز علماء سوال کردند شما می گوئید
کہ خدا یتعالیٰ را در دار دنیا کہ دار فنا
است بچشم سر می تواند دید بعدہٗ جواب
فرمودند کہ خدا یتعالیٰ میگوید یا بندہ
من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ
اعمیٰ واضل سبیلا باز سوال کردند کہ
قرار سنت وجماعت آنست کہ مراد ازیں آیت

انصاف سے نظر کرے اگر وہ کام حق تعالیٰ کی یاد اور
حق تعالیٰ کی طرف توجہ سے مانع ہو تو اس کو ترک
کرے اور اپنے حق میں حرام جانے بلکہ اس کو اپنا
بُت سمجھ لے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جو چیز تجھے اللہ سے پھیر دے وہی تیرا معبود یعنے وہی
تیرا بت ہے، پھر علماء نے سوال کیا کہ آپ علم پڑھنے
سے منع فرماتے ہیں آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا کہ
بندہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہے
جو کچھ رسول اللہؐ نے منع نہیں کیا بندہ کیسے منع کریگا
لیکن بندہ خدا تعالیٰ کے ذکر دوام کو فرض کہتا ہے۔
خدا کے حکم سے کتاب خدا کے حکم سے جو چیز ذکر سے
مانع ہے ممنوع ہے کیا علم پڑھنا، کیا کسب کرنا،
کیا خلق سے ملنا جلنا، کیا کھانا اور کیا سونا غفلت
حرام ہے اور جو کچھ غفلت کا موجب ہے حرام ہے،
پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مومن کو علم پڑھنا اور کسب
کرنا حلال ہے چاہیئے کہ اس کے شرائط کو ملحوظ رکھے
اور خدا تعالیٰ کے کلام میں غور سے دیکھنا چاہیئے کہ
ایمان کے باب میں کیا شرائط بیان کئے گئے ہیں پھر
علماء نے سوال کیا کہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ
کو اسی دارِ دنیا میں جو کہ دارِ فانی ہے چشمِ سر سے
دیکھ سکتے ہیں، یہ سنکر آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا
کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے یا بندہ کہ من کان فی ھذہٖ
اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا
(جو اس دنیا میں اندھا ہے سو وہ آخرت میں اندھا
اور زیادہ گمراہ ہوگا) پھر انہوں نے سوال کیا کہ

دیدن در دار آخرت است بعدہ جواب
فرمودند کہ وعدۂ خدا تعالیٰ مطلق است
ما ہم مطلق میگوئیم مقید نمی کنیم باز فرمودند
کہ سنت وجماعت ہم ناجائز و ناممکن در
دار دنیا نگفتہ اند در کلام ایشان خوب
طریق فہم باید کرد کہ چہ گفتہ اند بعدۂ علماء
سوال کردند شما آیات رحمت و
رجا کمتر بیان می کنید و آیات قہر و خوف
بیشتر بیان می کنید بندہ ناامید میشود جواب
فرمودند کہ اخوک من حذرک
لا من غرک باز سوال کردند
کہ با شما بحث چوں تواں کرد کہ شما
مقید بمذہب نیستند ہرچہ جواب میگوئید
مطلق از قرآن میگوئید ما از قرآن تفہیم
نہ ایم ما مقید بمذہب امام ابوحنیفہ
ہستیم بعدۂ جواب فرمودند اگرچہ من
بہ ہیچ مذہب مقید نہ ام مذہب من
کتاب اللہ و اتباع رسول اللہ صلعم
است با ایں ہم قرار دہید کہ ہر کہ
از مذہب امام اعظم بیروں باشد
و عامل برخلاف مذہب باشد حکم او
چیست بعدۂ نیز فرمودند کہ نادانان
معنی مذہب چہ دانستند معنی مذہب
رفتار امام اعظم است نہ کہ گفتار سنت
پیغمبر صلعم عمل پیغمبر ص را گویند نہ کہ

کہ قرار اہل سنت والجماعت کا اس بات پر ہے کہ ان
آیات سے مراد خدا کو آخرت میں دیکھنا ہے یہ
سنکر آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا
وعدہ مطلق ہے ہم بھی مطلق کہتے ہیں مقید نہیں کرتے
پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اہل سنت والجماعت
نے بھی ناجائز اور ناممکن دار دنیا میں نہیں کہا ہے
ان کے کلام کو اچھی طرح سے سمجھنا چاہیئے کہ انہوں نے
کیا کہا ہے اس کے بعد علماء نے سوال کیا آپ
رحمت اور امید کی آیتیں کم بیان فرماتے ہیں
اور قہر اور خوف کی آیتیں بہت بیان فرماتے ہیں
جن سے بندہ ناامید ہوجاتا ہے آنحضرتؑ نے
جواب میں فرمایا کہ اخوک من حذرک لا من
غرک (تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے ڈرائے وہ
نہیں جو مغرور کرے) پھر انھوں نے سوال کیا کہ آپ
سے بحث کس طرح کی جائے جب کہ آپ کسی مذہب کے
ساتھ مقید نہیں ہیں جو کچھ آپ جواب میں فرماتے ہیں
مطلق قرآن سے فرماتے ہیں ہم قرآن سمجھنے کی قوت
نہیں رکھتے امام ابوحنیفہؒ کے مذہب کے ساتھ
مقید ہیں یہ سنکر آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا
اگرچہ میں کسی مذہب کے ساتھ مقید نہیں ہوں میرا
مذہب اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اتباع ہے پھر بھی تم یہ قرار داد کرو کہ جو کوئی امام
اعظم کے مذہب سے باہر ہو مذہب کے خلاف
پر عامل ہو اس کے لئے کیا حکم ہے پھر آنحضرتؑ نے
یہ بھی فرمایا کہ نادانوں نے مذہب کا کیا معنی سمجھا ہے

گفتار پیغمبر را معاملات شرعی که در کتب فقہ مذکور است گفتار پیغمبر است نہ کہ عمل پیغمبرؐ مذہب امام اعظم عمل امام اعظم است کہ مشہور است باز علماء سوال کردند کہ شما مسلمانان را کافر میگوئید و امر می کنید کہ مومن شوید جواب فرمودند کہ ما کتاب اللہ را پیش کردیم ہر کہ کتاب اللہ کافر میگوید ما ہم کافر میگوئیم از خود چیزے نمی گوئیم ما تابع کتاب اللہ ہستیم باز فرمودند کہ من کتاب اللہ را پیش کردہ ام و خلق را سوی توحید و عبادت دعوت می کنم و من برای این کار ماموریم از حضرت باریتعالیٰ باز علماء سوال کردند کہ ما را در مہدویت شما شک می آید کہ راست است یا دروغ ما چگونہ قبول کنیم حضرت امام اولوالالباب در جواب ایشان این آیت از کتاب ملک الوہاب خواندند وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ و نیز بعضے کسان از علماء آنزمان سوال کردند ما از خدا تعالیٰ می ترسیم کہ مبادا خدا مہدیؑ نباشند و ما تصدیق کنیم جواب فرمودند کہ ما را ترس خدا تعالیٰ بمقدار شما ہم نیست کہ شما دروغگو مہدی را قبول کردن می ترسید و ما

مذہب کا معنی امام اعظم کی رفتار ہی نہ کہ گفتار پیغمبر کی سنت پیغمبرؐ کے عمل کو کہتے ہیں نہ کہ پیغمبرؐ کی گفتار کو جو معاملات شرعیہ کتب فقہ میں مذکور ہیں پیغمبرؐ کی گفتار ہیں نہ کہ پیغمبرؐ کا عمل امام اعظم کا مذہب امام اعظم کا عمل ہی جو مشہور ہے پھر علماء نے سوال کیا کہ آپ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور حکم کرتے ہیں کہ مومن ہو آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ ہم نے اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہے جس کسی کو اللہ کی کتاب کافر کہتی ہے ہم بھی کافر کہتے ہیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے ہم اللہ کی کتاب کے تابع ہیں پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہے اور خلق کو توحید اور عبادت کی طرف بلاتا ہوں اور میں اسی کام پر مامور ہوں حضرت باری تعالیٰ سے۔ پھر علماء نے سوال کیا کہ ہم کو آپکی مہدیت میں شک پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ دعویٰ سچ ہے یا جھوٹ ہم کس طرح قبول کریں حضرت امام اولوالالباب علیہ السلام نے ان کے جواب میں یہ آیت کتاب ملک الوہاب کی سنائی (ترجمہ حدیث۔) اور بالفرض اگر یہ جھوٹا ہے تو اسی پر پڑے گا اس کے جھوٹ کا وبال اور اگر سچا ہے تو تم پر آپڑے گا کچھ اس (عذاب) میں سے جس کا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے (جز ۲۴ رکوع ۹) نیز اسی زمانے کے بعض علماء نے حضرت مہدیؑ سے سوال کیا کہ ہم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں ایسا نہ ہو کہ آپ مہدی نہوں اور ہم آپکی تصدیق کرلیں، آنحضرتؑ نے فرمایا کہ کیا مجھ کو خدا تعالیٰ کا خوف تمہارے برابر بھی نہیں ہے کہ تم تو جھوٹے کو قبول کرنے سے ڈرتے ہو اور میں

از خدا تعالیٰ مہدی نباشم و مہدی میگویم بعده این آیت خواندند فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ انہ لا یفلح المجرمون۔ معنی آیت آنست کہ پس کیست ظالم تر از آنکس کہ افترا کند بر خدای تعالیٰ یعنے مبینہ نباشد و مبینہ می گویاند بدروغ و ازاں کیست ظالم تر کہ تکذیب کند آیات او را پس بدرستیکہ رستگاری نمی یابند گناہگاران۔ فاعلم ایہا المصدق درین دیار با حضرت امام الابرار سوالہای بسیار و اشکالہاے بیشمار پیش آوردہ بودند و ہر یکی را حضرت امام علیہ السلام بفرمان ملک العلام جواب فرمودند بسیار کسان منقاد شدند و بسیار کسان منعکساں گشتہ فریاد بہ شہر احمد آباد کہ در انجا بادشاہ بود رسانیدہ اند کہ سید محمد دعوی مہدویت می کنند و اکثر مردمان از اکابران وغیرہ بطرف آنحضرت رجوع نمودند و بیشتر ایشاں دنیا ترک دادند البتہ خللے خواہد شد زود ازیں دیار بیروں باید کرد بادشاہ کسان خود را فرستادہ امام صاحب سبیل الرشاد را گویانید کہ ازیں دیار انتقال کنید حضرت امیر علیہ السلام بامر ملک العلام بطرف خراسان جای وصال

خدا تعالیٰ کی طرف سے مہدی نہو کر خود کو مہدی کہلائے اس کے بعد آنحضرت نے یہ آیت پڑھی فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ انہ لا یفلح المجرمون اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ پس کون ہے زیادہ ظالم اُس شخص سے جو افترا کرے خدائے تعالیٰ پر یعنے مبینہ نہو اور مبینہ کہلائے جھوٹ کہکر) اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو جھٹلائے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو، بیشک نجات نہیں پائینگے مجرمین۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ ان شہروں میں حضرت امام الابرار علیہ السلام سے بہت سوالات کئے گئے اور بے شمار حل طلب مسائل حضرت کے سامنے لائے گئے ہر ایک کا حضرت امام علیہ السلام نے بفرمان ملک العلام جواب دیا بہت لوگوں نے اطاعت کی اور بہت سارے برگشتہ ہوگئے جو اپنی فریاد شہر احمد آباد میں جہاں بادشاہ رہتا تھا پہنچائے کہ سید محمد مہدیت کا دعویٰ کر رہے ہیں اور اکابرین سلطنت وغیرہم اکثر لوگ آنحضرت کی طرف رجوع ہوگئے ہیں بہت ساروں نے ترکِ دنیا کر دیا ہے یقین ہے کہ ریاست میں خلل واقع ہوگا جلد ان کو ان شہروں سے باہر کر دینا چاہیئے اس فریاد کی بنا پر بادشاہ نے اپنے آدمی حضرت امام زماں ہادی اہل دوراں کے پاس بھیجے اور کہلایا کہ ان شہروں سے نکل جایئے حضرت امیر علیہ السلام امر ملک العلام سے خراسان کی طرف جو مقام وصال آنحضرت امام آخر زماں کا

امام آخر زماں رواں شدند و بوقت رفتن چنیں فرمودند بهر دو طریق در روز قیامت روی عالماں و حاکماں سیاه کرده می شود اگر من برحق باشم چرا نصرت نکردند و اگرچه من برحق نباشم چرا حبس نکردند و هریکی محضر کرده مرا تفهیم چرا نکردند و اگر تفهیم نشوم چرا قتل نکردند زیرا که هر جا که خواهم رفت برحقیقت خود دعوت خواهم کرد و خلق را گمراه خواهم ساخت و آں وبال برگردنِ ایشاں خواهد ماند انتهیٰ فاعلم ایها المصدق اگرچه ذات مهدی موعودؑ من کل الوجوه ظاهر و اظهر من الشمس ولایت مقید بود فاما چشم نابینا که شمس را نمی بیند او را چه شود صاحب دیوان مهری دریں باب خوش اشارتی می نمود

؎

می نه شود منکر حسنت مگر
بے خبر و جاہل و ہم کور و کر
بوم اگر منکر بیضا شود
کی شود اعجاب که اعمیٰ بود
باور الوان نکنند اکمہاں
گرچه حجج آری و برہاں بر آں
می ندہند سود براہین گہے
کی شود از کحل بصیرا اکمہے

سے روانہ ہوئے اور بوقتِ روانگی اس طرح ارشاد فرمایا کہ دونوں طریق سے قیامت کے دن عالموں اور حاکموں کے چہرے سیاہ کئے جائینگے اگر میں حق پر ہوں تو انھوں نے کیوں مدد نہیں کی اور اگرچہ مجھے قید نہیں کیا اور ہر ایک نے محضر کر کے میری تفہیم کیوں نہیں کی اگر تفہیم ہوتا نہ پایا تو انھوں نے مجھے قتل کیوں نہیں کیا اس لئے کہ میں جہاں جاؤں گا اپنی حقیقت حال کے مطابق دعوت کروں گا اور ان کے زعمِ باطل کے مطابق گویا میں خلق کو گمراہ کرونگا تو اس کا وبال انھی کی گردنوں پر رہے گا انتہیٰ۔ پس معلوم کر اے مصدق اگرچہ ذاتِ مہدیِ موعودؑ بجمیع وجوہ آفتاب کی طرح ظاہر بلکہ اس سے روشن تر مظہرِ فیضانِ ولایت مقیدۂ محمدیہ کی تھی لیکن اندھے کی آنکھ جو آفتاب کو نہیں دیکھتی اس سے آفتاب کا کیا نقصان ہوتا ہے صاحبِ دیوانِ مہریؒ نے اس باب میں خوب فرمایا ہے ؎

(ترجمۂ ابیات)

حُسن کا تیرے نہیں مُنکر مگر
بے خبر و بے خرد و کور و کر
بوم اگر منکرِ انوار ہو
کوئی تعجب نہو ہشیار کو
اندھے نہ باور کریں اقسام رنگ
لاکھ دلیلوں سے تو کر اُن سے جنگ
فائدہ دینگے نہ دلائل کبھی
سرمہ سے بینا نہو اندھا کوئی

در صفت عیبویت شد رہی
دست کرم بر سر و چشمش نہی
صبح سعادات بصدق و صفا
بر دمد از مشرق بخت و وفا
نیز در جائے دیگر می فرماید

ع

الا قد جاءکم نور من اللہ یا اولی الابصار
کہ چشم بوم اعمیٰ را چہ حظ از مہر و سوء امروز
و سادات حسین رحمۃ اللہ علیہ خوش ایمای
میکند دریں باب نیکو فہم کن و در
یاب بیت
حق ہمہ باطل نماید دیدۂ اوباش را
روز روشن چون شب تیرہ بود خفاش را
ہم در نزہۃ الارواح حکایت آوردہ اند
خفاش را گفتند چرا در روز بیروں نیائی
گفت من در روشنائی بشب عادت
کردم ظلمت روز را تحمل نتوانم کرد
فاعلموا ایہا المصدق ایں چنیں کساں
منکساں بوم صفتاں خفاش خصلتاں
ہمیشہ بودہ اند و می باشند و خواہند
بود ع

ملامت گوی را چشم است احول
اگر بر عکس بیند ہست معذور
ترا گر آرزوی انگبین است
بباید ساختن با نیش زنبور

عیبویت کر کے تو رکھے اگر
دستِ کرم اندھے کے سر چشم پر
صبحِ سعادت ہو بصدق و صفا
جلوہ گر از مشرق بخت و وفا
نیز اور ایک جگہ حضرت جہریؒ فرماتے ہیں ع
(ترجمۂ بیت)
رہو آگاہ نور اللہ کا آیا اے بصر والو
مگر سورج سے چشم بوم اعمیٰ کو نفع کیا ہو
اور سادات حسین رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں
خوب اشارہ فرمایا ہے اسے غور سے سمجھ لو ع
ترجمۂ بیت
امرِ حق باطل نظر آتا ہے ہر اوباش کو
روزِ روشن جوں شبِ تاریک ہے خفاش کو
نیز کتاب نزہۃ الارواح میں ایک حکایت لائی گئی
ہے کہ چمگاڈر سے کسی نے کہا کہ تو دن میں باہر کیوں
نہیں نکلتی اس نے کہا میں رات کی روشنی کی عادی
ہوگئی ہوں دن کے اندھیرے کو برداشت نہیں کر سکتی
پس جان اے مصدق کہ ایسی اوندھی سمجھ کے لوگ
اُلو کی صفت خفاش کی خصلت رکھنے والے ہمیشہ
ہوئے ہیں اور موجود ہیں اور ہوتے رہیں گے ع
(ترجمۂ قطعہ)
ملامت کرنے والا ہے جو ترچھا
اگر برعکس دیکھا ہے وہ معذور
اگر تو شہد کا ہے آرزومند
تو پیدا کر تو تاب نیش زنبور

فاعلم ایہا المصدق ان الاخراج
والتکذیب والایذاء من الاعداء
قد جریٰ علی النبی علیہ السلام
لہٰذا قد ثبت ماجریٰ علیٰ
متبوعہ فہو اولیٰ یجری علی المہدیؑ
لانہ تابع التام ان فی ذٰلک لاٰیات
بینات وشہادات قاطعۃ علیٰ
صدق المہدیؑ بعین العیان فبایٔ اٰیۃ بینۃ
وشہادۃ قاطعۃ تومنون بہ فبایٔ اٰلاء ربکما تکذبان

باب نوزدہم

دربیان رواں شدن امام آخر زمانؑ بر حکم
فرمان حضرت رحمٰن از قصبہ بڑلی بطرف
ملک خراسان وانچہ عجائبات مظہر معجزات
آنذات پیغمبر صفاتؑ از بڑلی تا جالور
و ناگور و نصرپور و کاہہ واقع شدہ است
ولایم آں فاعلم ایہا المصدق
حضرت امام علیہ السلام از اخراج ہیچ کس
در ہیچ وقت رواں نہ شدند مگر بفرمان
رب العزۃ **نقلست** پیش
از اخراج علماء سوء دجال وحاکمان
بدخصال آنحضرتؑ را فرمان
رب العزت رسیدہ بود کہ اے
سید محمد داد رنج علم تو علماء اینجائی
نخواہند داد بطرف ملک
خراسان ہجرت کن کہ از دست

پس جان اے مصدق کہ اہل حق کو شہروں سے نکالنا انکو
جھٹلانا اور تکلیف دینا دشمنان دین کا نبی علیہ السلام کو
بھی پیش آچکا ہے اس لئے جو کچھہ متبوع پر گذری مہدی
علیہ السلام پر بھی جو نبیؐ کے تابع تام ہیں گذرنا لازمی ہو
بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں
مہدیؑ کے صدق پر علانیہ اور آشکارا پس اور کس کھلی
نشانی اور شہادتِ قطعی کی بناء پر ایمان لاؤ گے دیکھو
فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

انیسواں باب

حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام کے قصبۂ بڑلی سے
ملک خراسان کی طرف بفرمانِ حضرت رحمٰن روانہ ہونیکے
بیان میں اور جو کچھہ عجیب وغریب واقعات مظاہر اُس
ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کے معجزات کے بڑلی سے جالور
ناگور، نصرپور اور کاہہ جانے تک پیش آئے اور
جو امور متعلقات انہی واقعات کے ہیں اس باب
میں مذکور ہیں پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت امام
علیہ السلام کسی مقام سے بھی محض کسی کے اخراج سے
کسی وقت روانہ نہیں ہوئے مگر فرمانِ رب العزت
ہونے پر ہی روانہ ہوئے۔ **نقل** ہے کہ دجال صفت
علماء بدکردار اور بدخصال حاکموں کی طرف سے
آنحضرتؑ کا اخراج ہونے سے پہلے ہی آنحضرتؑ
کو فرمان رب العزت پہنچ چکا تھا کہ اے سید محمد
تیرے رنج علم کی داد یہاں کے علماء نہ دینگے ملکِ
خراسان کی طرف ہجرت کر وہاں کے علماء سے

علماء آنجائی داد ہنج علم تو خواہم داد و نیز حکم حضرتِ معبود شدہ بود کہ زمین خراسان جای موت تو کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ، خواہد شد درمیان این حکم اخراج از منکران واقع شدہ بنا بر امام البر و البحر از قصبۂ بڑلی بطرف شہر دہلی قصد داشتہ بودند کہ از آنطرف مذکور شدہ بخراسان رویم کہ فرمان رب العزت رسید کہ اے سید محمد بطرف نگر ٹھٹھہ رواں شو کہ آن طرف بندگان شدند و این طرف خالی است بنا بر حضرت امام الابرار برحکم فرمان حضرت غفار صارم ملک ہند قدم سعادت بطرف ملک سندہ فرمودند القصہ چونکہ امام البر والبحر از بڑلی بجالور رسیدند و ران شہر خبر مشہور شد کہ مہدی موعود است اکثر خلایق آنجائی بشرف تصدیق مشرف شدہ است خصوصًا امیر جالور اسمہٗ ملک عثمان بجای امیر عادل و صالح بودند بعد از ملاقات منقاد آن ذات پیغمبر صفات شدہ تصدیق کردند تا تمام دوستان و نوکران و ترکشبندان و رعیت شان کہ کلمہ گو بودند ہمہ یکسان ایمان با امام آخر زمان آوردند آن تصدیق تازہ و محبت بے اندازہ در نسل ملک مذکور و در ملک

تیرے ہنج علم کی داد دلواؤنگا زوہ تیرے قربۂ علم کو سمجھنے کا حق ادا کرینگے ا نیز حق تعالیٰ کا حکم ہوا تھا کہ (اے سید محمد) مطابق اس حکم کے کہ نہیں ہے محمد مگر ایک پیغمبر کہ اس سے پہلے بھی گذر چکے ہیں کئی ایک پیغمبر زمینِ خراسان تیری جائے وفات واقع ہوگی۔ اسی اثناء میں منکروں کی جانب سے حکم اخراج آیا بنابریں امام برو بحر علیہ السلام قصبۂ بڑلی سے نکل کر دہلی جانے کا قصد رکھتے تھے کہ اس طرف سے ہوکر خراسان جائیں وہیں فرمانِ رب العزت پہنچا کہ اے سید محمد نگر ٹھٹھ کی طرف سے روانہ ہو کیونکہ اُس طرف بندگانِ خدا پہلے جا چکے ہیں اور یہ جانب خالی ہے بنابریں حضرت امام الابرار نے فرمانِ حضرتِ غفار کے مطابق ملک ہند کو چھوڑ کر قدم سعادت ملکِ سندھ کی طرف بڑھایا، الحاصل جب امام برو بحر علیہ السلام بڑلی سے جالور پہنچے تو اس شہر میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ یہی ذاتِ پیغمبر صفات مہدیِ موعود ہے۔ وہاں کے اکثر و بیشتر لوگ آنحضرتؑ کی تصدیق کے شرف سے مشرف ہوئے خصوصًا جالور کے حاکم ملک عثمان نام جو امیر عادل اور نیکوکار تھے ملاقات کے بعد اُس ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کی انھوں نے تصدیق کی یہاں تک کہ ان کے تمام دوست احباب ملازمین انکی فوج کے سب سپاہی اور انکی رعیت کے لوگ جو کلمہ گو تھے تمام کے تمام حضرت امام آخر الزمانؑ پر ایمان لائے وہی تصدیق تازہ اور محبت بے اندازہ ملکِ مذکور کی نسل میں ملکِ مذکور میں مشہور و باقی ہے جہاں ہزارہا

مشہور باقی ہست کہ دراں جا مرد ماں ہزار
در ہزار با سردار شاں نیکو کار مصدقانِ
حضرت امام الابرار ظاہر اظہار اند **نقلست**
کہ در مقام جالور بہ وقت بیانِ امام البر والبحر
شخصے پیش حضرت امام علیہ السلام آمدہ در باب
مروارید خود کہ در خانہ گم کردہ بود در گمانِ او
بود کہ شاید کسی دزدید بنا بر آنحضرت ؑ
را پرسید کہ مروارید ما کجا اند حضرت میراں ؑ
در بیان بودند فرمودند کہ سوختہ شوند مروارید
تو باری انچہ خدا تعالیٰ فرمودہ است بشنو
آخر الامر چوں آں شخص مذکور در خانۂ خود
باز رفت چہ بیند کہ مروارید با متاعِ دیگر
در گنج خانہ زمین نہادہ بود چوں سخن مبارک
صادر شد درہماں وقت آں مروارید با جمیع
متاع کہ دراں خانہ بود سوختہ دید **نقلست**
کہ بندگی میاں ملک جی اصحابِ کبار
امام الابرار ؑ اند ہم در جالور ملاقی شدند
ایشاں بادشاہ زادۂ کشمیر بودند، بادشاہی
کشمیر از دست ایشاں بدست برادر
شاں رفتہ بود بنا بر از جہت طلبیدن
مدد نزدیک بادشاہ گجرات آمدند کہ در
پیراں پٹن یا در جالور بہر تقدیر با ذات
حضرت امیر بنوعی ملاقات شدند کہ
در حال شکار در محافہ نشستہ بودند و شراب
نوشیدہ از یک طرف محافۂ حضرت امیر

آدمی اپنے سردار نیکو کار کے ساتھ حضرت امام الابرار ؑ
کے مصدقین میں ظاہر و اظہر ہیں **نقل** ہے کہ مقام
جالور میں بوقت بیانِ امام بر و بحر علیہ السلام ایک شخص
حضرت امام علیہ السلام کے سامنے آیا اُس کو اپنے موتیوں
کا فکر تھی جن کو اپنے گھر ہی میں گم کیا تھا اور اس کا گمان
یہ تھا کسی کے ہاتھ لگ گئے ہیں بنا بریں اُس نے
آنحضرت ؑ سے پوچھا کہ میرے موتی کہاں ہونگے حضرت
میراں علیہ السلام جو بیانِ قرآن فرما رہے تھے اُسکی
یہ فریاد سنکر فرمائے تیرے موتیوں کو آگ لگے
تو خدا تعالیٰ کا فرمان جو کچھ ہے سن تو لے آخر کار
جب شخص مذکور اپنے مکان کو گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ
اُس کے موتی دیگر سامان کے ساتھ جو زمین کے
تہ خانہ میں رکھا ہوا تھا جس وقت کہ آنحضرت ؑ کی زبان
سے نکلا تھا کہ موتیوں کو آگ لگے اسی وقت وہ
موتی مع دیگر اسباب اسی تہ خانہ میں جل کر خاک
ہو گئے، اس نے موتی جلے ہوئے دیکھ لیے
نیز **نقل** ہے کہ بندگی میاں ملک جی جو اصحابِ کبار
حضرت امام ؑ سے ہیں جالور ہی میں آنحضرت ؑ سے
ملے یہ کشمیر کے بادشاہ زادے تھے اور کشمیر کی بادشاہت
ان کے ہاتھ سے نکل کر ان کے بھائی کو مل گئی تھی
بنا بریں وہ امداد کے طالب ہوکر بادشاہِ گجرات
کے پاس آئے تھے شہر پیراں پٹن میں یا جالور میں
تھے بہر حال حضرت امیر علیہ السلام سے انکی ملاقات
اس طرح ہوئی کہ برائے سیر و شکار پالکی میں سوار
شراب کی نشہ میں چور چلے جا رہے تھے پالکی کے

مقابلہ چوں نظر مبارک حضرت میرانؑ بر
بندگیمیاں افتاد آں امام لکل قوم ھاد
فرمودند کہ بیائید اے شہزادۂ لاہوت
چوں میاں مذکور با امام نورؑ علی نور نزدیک
شدند درہماں ساعت پای بوس گشتہ
بے تاب شدند بعد از ہشیاری تصدیق امام
بتحقیق کردہ و دنیا ترک دادہ ہمراہ آں
شاہنشاہ شدند کبار مہاجر آنحضرتؑ
شدند و خصوصیت آنذات درمیان اصحاب
المہدیؑ بعلم تمثیلات مخصوص اند القصہ
چونکہ حضرت امیرؓ بفرمان خدایتعالیٰ از جالور
رواں شدند بقصبۂ جیسلمیر رسیدند و در
انجا قرار گرفتند کہ ناگاہ یکی از یاران
شاہنشاہ آمدہ بحضور آنحضرتؑ عرض کردہ
کہ میرانجیو ایں ولایت کافرانست ستور ما
می میرد چہ می فرمائید حضرت امام علیہ السلام
توجہ کردہ فرمودند کہ بروید ذبح کنید اگر
کافراں غلبہ خواہند کرد معجزۂ رسول علیہ السلام
چنیں بود کہ ہرگاہ کہ کافراں روی مبارک
آنحضرتؑ می دیدند باز گریختہ اند یا اطاعت
کردند فرمانِ حقتعالیٰ میشود کہ اے سید محمد
ترا ہم خاتم ولایتِ محمدی گردانیدیم
ہمیں معجزہ دادیم بعدہ بندگی میاں
عبدالمجیدؓ از شتر فی الحال فرود آمدہ
گاؤ را ذبح کردند و نبال سویت ہمہ کساں

ایک جانب سے حضرت امیرؓ کے سامنے ہوئے جب
حضرت میراں علیہ السلام کی نظرِ مبارک میاں بندگی پر
پڑی تو اُس امام ہادیِ اہلِ جہانؑ نے فرمایا کہ آؤ
اے شہزادۂ لاہوت جب یہ سنکر میاں مذکور امام نورؑ
علیٰ نور کے قریب آئے تو اسی گھڑی قدمبوسی سے مشرف
ہوکر تائب ہو گئے ہوشیار ہونے کے بعد امامؑ کی
تصدیق بہ تحقیق کی اور ترکِ دنیا کرکے اُس شاہنشاہ
ولایتؑ کے ہمراہ ہوئے اور آنحضرتؑ کے مہاجرین
کبارؓ میں گنے گئے ہیں اور خصوصیت سے آپ
اصحاب مہدیؑ میں علم تمثیلات میں مخصوص ہیں حاصلِ
کلام جب حضرت امیر علیہ السلام بفرمان خدا تعالیٰ جالور
سے روانہ ہوئے اور قصبۂ جیسلمیر میں پہنچے تو وہاں
آنحضرتؑ نے قیام فرمایا اس مقام پر اس شاہنشاہ
ولایتؑ کے اصحاب میں کسی نے آکر آنحضرت سے
یہ معروضہ کیا کہ میرانجی یہ ملک کفار کا ہے اور ہمارا ایک
چوپایہ ہے (بیل یا گائے) جاں بلب ہے۔
اس کے لئے کیا حکم فرماتے ہیں حضرت امام علیہ السلام
نے توجہ کرکے فرمایا کہ جاؤ ذبح کرو اگر کفار ہجوم کریں
تو رسول علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا کہ جب کفار آنحضرتؑ
کا چہرۂ مبارک دیکھتے تھے تو یا تو بھاگ جاتے
تھے یا اطاعت کرتے تھے حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے
کہ اے سید محمد ہم نے تجھکو خاتم ولایت محمدی کیا ہے
یہی معجزہ تجھے ہم نے دیا۔ اس کے بعد بندگی میاں
عبدالمجیدؓ فوراً اپنے اونٹ سے اتر کر گائے کو
ذبح کئے اور آپس میں سویت کرنے میں سب

مشغول شدند کناگاہ نظر کافراں برآں افتاد
باشور بسیار و غوغای بے شمار پیش کافر
بزرگ کہ راجہ گویند فریاد کردند کہ جماعتی
درویشاں در فلاں مکان گاؤ را گشتند
فی الحال آں کافر بزرگ لشکر خود را جمع کرد
استعداد جنگ نہادند شخصے از میان کافراں
باکافر بزرگ گفت کہ اول بار باآں جماعت
جنگ نباید کرد بار ی ملاقات باید کرد خوب
طریق باید دید کہ چہ کس ہستند و کدام مردم
اند کہ ایں کار کردند القصہ آں کافر بزرگ
باحضرت ملاقات کرد و بیان شنید سر
خود برپای مبارک حضرت میراں نہادہ
منقاد گشتہ میگفت آفریدگار گاؤ گاؤ
را کشتہ است ماکہ جنگ کنیم بعدہٗ از
خدمت پیش آورد بعضے میگویند اماں
بھان متی کہ مادر بندگی میراں سید علیؓ کہ خدمتگار
حضرت امام الابرار دختر راجہ بود کہ بعد از
منقاد شدن پیش کرد و مناقبات
اماں بھان متی بسیار است یکی از اں
مناقبات ایں اظہار است بحضور امام
نور علی نور آنخدمتگار را در کنج خانہ
قید کردہ بودند از جہت آنکہ خبر غیب
از زبان شاں جاری شدہ بودے
باز چند مدت خاتم ولایت نظر خدمتگار
امام الابرار بدر بستہ بودند بموجب آنکہ

اصحاب مشغول تھے کہ یکایک کفار کی نظر ان پر پڑی
بہت شور و غل کرتے ہوئے اپنے بڑے کے پاس
جس کو راجہ کہتے ہیں فریاد کئے کہ ایک جماعت
فقیروں کی فلاں جگہ ہے اور وہ گائے کو ذبح کیے
ہیں یہ سنکر راجہ نے اپنا لشکر جمع کرکے جنگ کی
تیاری کی اس اثناء میں اُنہی میں سے ایک شخص
نے راجہ سے کہا کہ پہلی ہی بار اس جماعت سے
جنگ نہیں کرنا چاہیئے ایکبار اُن سے مل کر اچھی
طرح دیکھنا چاہیئے کہ یہ کون لوگ ہیں کس قبیلہ کے
ہیں جنھوں نے یہ کام کیا ہے قصہ مختصر راجہ نے
آنحضرتؑ سے ملاقات کی اور بیانِ قرآن سنا تو
اپنا سر حضرت میراںؑ کے قدموں پر رکھا اور دست بستہ
ہوکر کہنے لگا کہ گائے کے پیدا کرنے والے نے
گائے کو مارا ہے ہم جنگ کس سے کریں اس کے
بعد راجہ نے بہت خدمت کی بعضے کہتے ہیں کہ
اماں بھان متی جو والدہ بندگی میراں سید علیؓ کی
ہوئیں خدمتگارہ حضرت امام الابرارؑ کی اسی راجہ
کی دختر تھیں جن کو مطیع ہونیکے بعد راجہ نے حضرتؑ کی
خدمت میں پیش کیا تھا اماں بھان متی کی بزرگی
کے واقعات بہت ہیں ان میں سے ایک یہ واقعہ
امام نورٌ علی نور کے روبرو کا ہے کہ آنحضرتؑ نے
خدمتگارہ موصوفہ کو مکان کے ایک گوشہ میں
نظر بند فرمایا تھا اس سبب سے کہ غیب کی خبریں
ان کی زبان سے نکل رہی تھیں پھر کچھ مدت تک
حضرت خاتم ولایتؑ نے خدمتگارہ موصوفہ کی آنکھوں

ہرگاہ کہ نظر بر سنگ کردی زر شدی بنا بر
آنحضرتؑ فرمودند کہ اورا در کنج خانہ کنید و
نظر اورا بہ بندید کہ بدیدن او مبادا مردمان
پرستش می کنند و در گرفتن زر مبتلا شوند
نیز نقلست کہ روزی حضرت امیرؑ در
جیسلمیر نزدیک چاہ منہلی کہ برآں چہار
پایاں آب می خورند برای وضو نشستہ بودند
وآب از چاہ بطریق چرخ آب کشیدہ
پر آب کردہ بودند کہ یکا یک وقت آمدن
چہار پایاں ہزار در ہزار بود در غایت
تشنگی بر آب آمدند حضرت امیرؑ بچشم
اشارت کردند ہمہ ایستادہ شدند تا آنکہ
امامؑ از وضو فارغ شدند ھذا معجزۃ ظاھر
للمنصفین القصہ بعدہٗ حضرت امیر از
قصبہ جیسلمیر رواں شدہ بفرمان رب غفور
بہ شہر المسمیٰ ناگور رسیدند بسیار کساں دراںجا
تصدیق امام بتحقیق کردہ داخل مخلصاں شدند
در ناگور حضرت امام الابرار خبر قاتلوا و
قتلوا بفرمان پروردگار دادند چنانچہ نقلست
از بندگی ملک الہداد رح کہ بندگی
میراں سید محمدؑ در ناگور آیت فالذین
ھاجرو واخرجوا من
دیارھم واوذوا فی
سبیلی وقاتلوا وقتلوا
حجت مہدویت ذات خود بدیں

پر پٹی باندھ دی تھی اس سبب سے کہ جب کسی پتھر پر
نظر ڈالتی تھیں تو سونا ہو جاتا تھا بنا بریں آنحضرتؑ
نے فرمایا تھا کہ انکو مکان کے ایک گوشہ میں رکھیں اور
نظر بند کردیں ایسا نہو کہ انکو دیکھکر لوگ انکی پرستش
کرنے لگیں اور زر کی لالچ میں مبتلا ہوں ۔ نیز نقل
ہے کہ ایک روز حضرت میراں علیہ السلام جیسلمیر میں
منہلی کے کنوئیں کے پاس جہاں چوپائے پانی
پیتے تھے وضو کرنے کے لئے تشریف فرما تھے کنوئیں
کا پانی چرخ کے ذریعہ سینچ کر بازو کے حوض میں
بھر دیا جاتا تھا اس وقت جبکہ آنحضرتؑ حوض کے
کنارے بیٹھے ہوئے تھے یکایک بے شمار چوپائے
سخت تشنگی کی حالت میں حوض کی طرف آنے لگے
حضرت امیر علیہ السلام نے نظرِ مبارک سے اشارہ
فرمایا تمام کے تمام جہاں تھے وہیں کھڑے ہوگئے
یہانتک کہ آنحضرتؑ وضو سے فارغ ہوئے
یہ آنحضرتؑ کا کھلا معجزہ ہے انصاف والوں کے
لئے حاصل کلام بعد ازاں حضرت امیر علیہ السلام قصبہ
جیسلمیر سے روانہ ہوکر بفرمان ربِ غفور شہرِ مسمیٰ بہ
ناگور جا پہنچے بہت سے لوگ وہاں بھی امام علیہ السلام
کی تصدیق بہ تحقیق کرکے مخلصوں کے زمرہ میں داخل
ہوئے شہرِ ناگور ہی میں حضرت امام الابرارؑ نے
قاتلوا وقتلوا کی خبر بفرمانِ پروردگار دی تھی
چنانچہ نقل ہے بندگی ملک الہدادؒ سے کہ بندگی
میراں سید محمد مہدی موعودؑ نے ناگور میں آیت فالذین
ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا

عبارت می خوانند کہ فالذین ھاجروا
شد واخرجوامن دیارھم شد
واوذوا فی سبیلی شد وقاتلوا
وقتلوا ماندہ است ماشاء اللہ
خواہد شد ایں حکم مذکور در ناگور شد
فاما اظہار نکردند کہ ایں آیت بر حق فلاں
کس است پس حضرت امیرؑ از اں
مقام پیشتر شدند در ملک سندھ رسیدند
چونکہ امام البر والبحور در شہر نصرپور آمدند
بعد از چند روز بندگی میاں نعمتؓ از حضرت
خاتم ولایتؑ رخصت طلب کردند کہ
حق زن بر گردن من است اگر رضا باشد
تا بطرف گجرات روم و او شاں را بیارم
حضرت امیرؑ فرمودند بہتر
است بروید بعدہٗ چونکہ رواں
شدند دراں وقت بندگی میاںؓ
را ہم فرمودند کہ سید خوندمیر شما
ہم بطرف گجرات بروید پس
بندگی میاںؓ عرض کردند کہ میرانجی
بگجرات رفتن ہیچ احتیاج ندارم
حضرت امیرؑ فرمودند کہ در رفتن شما
چیزی مقصود خدا است شما بروید
پس بندگی میاں عرض کردند کہ میرانجی
می فرمایند بر سر قبول دارم
بعدہٗ رواں شدند۔

فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا (پس جن لوگوں نے
ہجرت کی اور اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور
ستائے گئے میری راہ میں) اپنی ذات مبارک کی
مہدیت کی حجت میں پیش کی اور اس عبارت سے
آنحضرتؑ نے اس آیت کو سنایا کہ فالذین
ھاجروا ہو چکا واخرجوا من دیارھم ہو چکا
واوذوا فی سبیلی ہو چکا اور قاتلوا وقتلوا
رہ گیا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کا ظہور
ہوگا یہ حکم جو مذکور ہے ناگور ہی میں ہوا لیکن آنحضرتؑ
نے اس امر کا اظہار نہیں فرمایا تھا کہ یہ آیت فلاں
شخص کے حق میں ہے پس حضرت امیر علیہ السلام
اس مقام سے گذر کر ملک سندھ میں پہنچے جب
امام بر و بحر علیہ السلام شہر نصرپور میں قیام فرما ہوئے
تو چند روز کے بعد بندگی میاں نعمت رضی اللہ عنہ نے
حضرت خاتم ولایتؑ سے اجازت طلب کی کہ میری
بیوی کے حق کی ادائی میرے ذمہ ہے اگر رضا ہو
تو گجرات جاکر انھیں لے آؤں حضرت امیر علیہ السلام
نے فرمایا بہتر ہے جاؤ اس کے بعد جب وہ روانہ
ہوئے تو اس وقت آنحضرتؑ نے بندگی میاںؓ
سے بھی فرمایا کہ سید خوندمیر تم بھی گجرات کی طرف
جاؤ پس بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ میرانجی گجرات
جانے میں کوئی حاجت نہیں رکھتا ہوں حضرت
امیرؑ نے فرمایا کہ تمہارے جانے میں کچھ مقصود خدا
ہے تم جاؤ تب بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ
میرانجی کا فرمان بندہ بسر و چشم قبول کرتا ہے

نقلست کہ بعضے یاراں پیش حضرت
میراں عرض کردند کہ میرانجی
میاں سید خوندمیر رضؓ را رفتن
مدہید کہ اقارب ان ایشاں اہل
دنیا اند آمدن نخواہند داد
فرمودند کہ بندہ می
فرستد و خدائے تعالیٰ
بیارد برائے زیادت
کردن دین خود سند کرہ
ہذہ القصۃ تماما
فی بابہا انشاء اللہ
تعالیٰ نقلست از
کاہہ جماعتی گشتہ از صحبت
حضرت امیرؑ بطرف گجرات
بجز خوشنودی آنذات باز
گشتند حضرت میرانؑ بر حکم
فرمان رحمان حکم بر اوشاں
منافقاں کردند چنانچہ قصہ مشہور
است دریں میاں بی بی
شکر خاتون و میاں قاضی
خاں بودند آخر الامر بحضور
بندگی میاںؓ رجوع کردند
سند کرہ تفصیلاً فی محلہا انشاء اللہ
تعالیٰ و نیز نقلست کہ در کاہہ پشاد
وچہار اصحاب حضرت امام اولوا الالباب جان بجاناں سپردند

اس کے بعد بندگی میاںؓ بھی گجرات
روانہ ہوئے نقل ہے کہ حضرت
میراں علیہ السلام سے بعضے صحابہؓ نے
عرض کیا کہ میرانجی ملک یا سید خوندمیر
کو مت جانے دیجئے کیونکہ انکے
قرابت دار اہل دنیا ہیں واپس
آنے نہیں دیں گے آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ بندہ بھیجتا ہے اور خدا تعالیٰ
انکو لائے گا اپنے دین کی زیادتی
کے لئے قریب میں یہ قصہ ہم
پورا بیان کریں گے اس کے
باب میں انشاء اللہ تعالیٰ نقل ہے
کہ کاہہ سے کئی ایک اشخاص حضرت
امیر علیہ السلام کی صحبت سے منحرف
ہوکر بغیر آنحضرتؑ کی خوشنودی کے
گجرات واپس ہوئے۔ حضرت میرانؑ
نے بفرمان خدا انکے منافق ہونے کا حکم
سنایا چنانچہ وہ قصہ مشہور ہے انہی میں بی بی
شکر خاتون اور میاں قاضی خاں تھے
آخر کار ان دونو نے بندگی میاں
سید خوندمیرؓ کے حضور میں رجوع کیا اس
واقعہ کا تفصیلی ذکر ہم اس کے محل پر
کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ نیز نقل ہے کہ کاہہ
میں حضرت امام اولوا الالبابؑ کے
چوراسی اصحابؓ واصل بحق

و بزبانی امام صاحب الزمانؑ بمقامات
انبیاء مبشر شدند دریں خصوصاً بندگی
میاں عزیز اللہ و میاں مخدوم
مبشر بودند نقلست کہ یک روز حضرت
میرانؑ بوقت بیان قرآن درحق ہردو
شاں می فرمودند کہ ہردو را مقام ابراہیم
خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ دادہ شدہ
است اگر حیات بودی پیشتر باشند و
لکن ایشاں سفر می کنند چونکہ از دعوت
فارغ شدند آں ہردو برادراں با ہریکی
برادراں دست بوسی کردہ وداع کردند
یکی برادر بعد سوم روز نقل شد و برادر
دومی بعد نہم روز وفات یافت سبحان اللہ
انچہ بفرمودی بلاتوقف واقع شدی
دریں جا قصہائی صحابہ امام الابرار بسیار است
لاکن غرض ما بر کلام اختصار است ونیز
نقلست کہ در راہ ٹھٹھہ رواں شدہ
جائے فرود آمدہ بودند بآنجا مرکبہای خود
دربستہ بودند اہمال کردند در زراعت
کسے در آمدند صاحب زراعت فریاد
پیش حاکم برد حاکم نزد آنحضرتؑ آمدہ
گفت کہ صفت مہدی موعودؑ آنست
کہ گوسفند و شیر یکجا می باشند و
یکی بدیگری غلبہ نکنند و مرکبہای شما
زراعت مزارع مے خورند آنحضرتؑ

ہوئے جن کو امام صاحب الزمانؑ کی زبانِ مبارک
سے مقاماتِ انبیاءؑ کی بشارت ملی ان میں خصوصاً
بندگی میاں عزیز اللہ اور میاں مخدوم مبشر ہوئے
ہیں نقل ہے کہ ایک روز حضرت میرانؑ نے
بیانِ قرآن کے وقت ان دونو حضرات کے
حق میں فرمایا کہ ہردو کو مقام ابراہیم خلیل اللہ
صلوات اللہ علیہ کا دیا گیا ہے اگر زندگی ہوتی تو
اور آگے بڑھتے لیکن یہ سفر کرنے والے ہیں جب
آنحضرتؑ دعوت الی اللہ سے فارغ ہوئے تو یہ دونو
برادر اور سب برادروں میں سے ہر ایک سے
مصافحہ و دست بوسی کرکے رخصت ہوئے
ان میں سے ایک نے تیسرے روز انتقال کیا اور
دوسرے برادر نے نو روز بعد وفات پائی سبحان اللہ
امام علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا تھا بلاتوقف
وقوع میں آیا اس جگہ حضرت امام الابرارؑ کے
اصحاب کے قصے بہت ہیں لیکن ہمارے پیش نظر
کلام کا اختصار ہے نقل ہے کہ شہر ٹھٹھہ کے
راستے میں چلتے ہوئے ایک جگہ آنحضرتؑ قیام
فرما ہوئے تھے اس جگہ سواری کے جانوروں کو
باندھنے میں کچھ تاخیر ہوگئی وہ جانور کسی کی کھیتی میں
داخل ہوگئے اس کسان نے وہاں کے عہدہ دار
سے فریاد کی عہدہ دار مذکور نے آنحضرتؑ کے پاس
آکر کہا کہ مہدی موعودؑ کی صفت تو یہ ہے کہ بکری
اور شیر انکے زمانہ میں ایک جگہ بسر کرینگے اور کوئی
کسی پر زیادتی نہیں کرے گا آپکی سواری کے جانور

فرمودند که تفحص کنید آنچه خورده باشد عوض
آن از ما بگیرید حاکم کسان خود را فرستاد
که خبر گیرید او شان آمده گفتند که هیچ
نخورده اند گویا که دهن ایشان کسی بسته
است همین خبر حاکم شنیده خود رفته چون
معائنه کرده تصدیق نمود و اکثر مردمان
آنجا تصدیق کردند تا بنگر ٹھٹھ رسیدند
ان فی ذلک آیات بینات
وشهادات قاطعة علی
صدق المهدی عم بعین
العیان فبای آیة بینة
وشهادة قاطعة
تؤمنون بها فبای آلاء
ربکما تکذبان

باب بستم

در بیان اقامت کردن حضرت حبیب اللہ
در دار السلطنت شهر نگر ٹھٹھ بمقدار
هژده ماه و آنچه در ان مدت کرامات ظهور
یافته شهنشاه شده است و بسبب تصدیق
ارباب تحقیق مثل شیخ صدر الدین و
قاضی قادن و بعضی امراء کلان علیهم الرحمة
والرضوان نقل است که مرزا شاهین
امیر بهکر و دریا خان و پسر او احمد خان

تو کسانوں کے کھیت کھا رہے ہیں آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ تحقیق کرو جو کچھ وہ کھا گئے ہیں اس کا معاوضہ
ہم سے لے لو یہ سنکر اس حاکم نے اپنے آدمی
بھیجے کہ ان جانوروں کی خبر لیں انھوں نے واپس
آکر کہا کہ جانور کچھ نہیں کھائے ہیں گویا کہ کسی نے
ان کے منہ کو باندھ دیا ہے حاکم نے جب یہ خبر
سنی تو خود گیا اور جب بچشم خود معائنہ کیا اس کے
بعد اس نے آنحضرتؑ کی تصدیق کی اور وہاں کے
اکثر لوگ آنحضرتؑ کی تصدیق سے مشرف
ہوئے پھر آنحضرتؑ وہاں سے نگر ٹھٹھ پہنچے
بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی
شہادتیں ہیں مہدی علیہ السلام کے صدق پر
جو ظاہر و آشکارا ہیں پس اور کس کھلی نشانی اور
قطعی شہادت پر تم ایمان لاؤ گے دیکھو فرمان
خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

بیسواں باب

حضرت حبیب رب العالمین کے قیام کے بیان
میں سندھ کے پایہ تخت نگر ٹھٹھ میں اٹھارہ مہینے
تک اور جو کچھ واقعات اس شہنشاہ ولایت کے
سے اس شہر میں پیش آئے نیز بعض صاحبان
تحقیق جیسے شیخ صدر الدین اور قاضی قادن انکے
سوا بعض امرا نامدار علیہم الرحمۃ والرضوان کے
تصدیق کا ذکر بھی اسی باب میں ہے نقل ہے
کہ مرزا شاہین امیر بھکر اور دریا خان اور انکے

صاحب مملکت مدار بادشاہ سندھ تصدیق
امام تحقیق کردہ بودند بسبب درازنہ
شدن کتابت قصۂ شان مختصر نوشتیم
القصہ چوں خبر حضرت مہدی موعود علیہ السلام
در ٹھٹھہ بر خاص و عام انتشار
یافت علمار آنجا جمع شدہ برای
مباحثہ نزدیک آنحضرتؑ آمدند
حضرت میرانؑ بیان ایں آیت
کہ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ
فھو فی الآخرۃ اعمیٰ واضل
سبیلا فرمودند علمار گفتند کہ مراد ازیں
آیت آنست کہ صنع خدایتعالیٰ دریں
جہاں باید شناخت و امید دیدار
در انجہاں باید داشت آنحضرتؑ
فرمودند معنی گفتیم جائز است تفسیر
آں از جملۂ فضلات است ہمہ
کساں خاموش شدہ برگشتند و ہمہ
مشورت نمودہ گویا نیدہ اند کہ از مجموعۂ
شما بریں معنی کسی شہادت می دہد کہ
من ذات باری تعالیٰ را بچشم سر دیدہ
ام برای تحقیق ایں معنی بخدمت می
آئیم حضرت میراں علیہ السلام بندگیاں
نظام صحابۂ کرامؓ را فرمودند کہ قاضی
برای تحقیق روئیت باریتعالیٰ شہادت
می طلبد شما گواہی می دہید ایشاں

فرزند احمد خاں سے جو سندھ کے بادشاہ کے
مدار المہام تھے تحقیق کے ساتھ امام علیہ السلام کی
تصدیق سے مشرف ہوئے کتاب کی عبارت کی
درازی کے اندیشہ سے ان کا قصہ مختصر لکھا گیا ہے
حاصلِ کلام جب حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی
آمد کی خبر شہرِ ٹھٹھہ میں خاص و عام میں پھیل گئی تو
وہاں کے علمار جمع ہو کر بحث کے لئے آنحضرتؑ
کے پاس آئے حضرت میرانؑ نے اس آیت کا
بیان فرمایا کہ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو
فی الآخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا (جو اس
دنیا میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں بھی اندھا
اور زیادہ گمراہ ہوگا) علماء نے کہا کہ مراد اس
آیت سے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کی کاریگری
کو اس جہان میں پہچاننا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ
کا دیدار اس جہان میں حاصل ہونے کی امید
رکھنی چاہیئے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا آیت کا
معنیٰ جو جائز ہے ہم نے کہدیا اس کی تفسیر زوائد
سے ہے یہ سنکر یکے سب خاموش واپس ہو گئے
اور پھر سب نے باہم مشورہ کر کے آنحضرتؑ کو یہ
کہلا بھیجا کہ آپکے سب مجمع میں سے کیا کوئی شخص
اس معنیٰ کا گواہ ہو سکتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے کہ
میں نے ذاتِ باری تعالیٰ کو سر کی آنکھوں سے
دیکھا ہے ہم لوگ پھر آپ کی خدمت میں اس
معنیٰ کی تحقیق کے لئے حاضر ہونے والے ہیں حضرت
میراں علیہ السلام نے بندگی میاں نظام سے جو کہ

فرمودند بصدقۂ میراںجیو گواہی بینائی
چشم سر خواہم داد بعدہ بندگی میاں شاہ دلاور رضؓ
را پرسیدند بریں معنی شہادت میدہید
کہ قاضی بدو گواہ راضی میاں دلاور رضؓ
گفتند بصدقۂ میرانجی گواہی میدہم ولی
قاضی قبول نخواہد کرد حضرت میراں ع
فرمودند کہ شاہداں را ادا کردن
شہادت است کسی قبول کند
یا نکند او داند ایں خبر کسانِ قاضی
نزد او بردند قاضی و علماء
جمع شدہ مشورت کردند کہ
ہرگاہ کہ می رویم گواہی خواہند
داد پس مصلحت آنست کہ
نزد ایشان نرویم پس قاضی و
علماء جمع شدہ پیش امیر ٹھٹھہ
گفتند کہ ایں سید چند سخناں
ناممکن می گوید و مردمانرا فریفتہ و گمراہ
می سازد و مصلحت آنست کہ ایں جماعت
را بقتل باید رسانید چوں خبر اتفاق
امیر و قاضی و علماء بقتل رسانیدن
حضرت میراں علیہ السلام رسید ہمہ یاران رضؓ
را فرمودند کہ گرداگرد ہمہ مجموع خار بندی
کنید یاران رضؓ گفتند کہ از خار بندی
چنداں محافظت نخواہد بود آنحضرت ع
فرمودند کہ امر باریتعالیٰ میشود کہ چنانچہ

صحابۂ کرامؓ میں سے تھے فرمایا کہ قاضی دیدارِ خدا تعالیٰ
کی تحقیق کے لئے گواہی کا طالب ہے کیا تم گواہی
دو گے انہوں نے فرمایا کہ بصدقۂ میرانجی بندہ چشم
سر سے دیدار خدا کی گواہی دے گا اس کے بعد
بندگی میاں شاہ دلاور رضؓ سے آنحضرت ع
نے پوچھا کہ کیا تم بھی اس معنیٰ کی گواہی دو گے
کیونکہ قاضی دو گواہی سے راضی۔ میاں دلاور رضؓ
نے فرمایا کہ میرانجی کے صدقہ سے میں گواہی دونگا
لیکن قاضی قبول نہیں کرے گا حضرت میراں ع
نے فرمایا کہ گواہوں کے ذمہ گواہی کی ادائی ہے
کوئی قبول کرے یا نہ کرے اپنا کام آپ جانے
یہ خبر قاضی کے آدمیوں نے قاضی کو پہنچائی تب
قاضی اور سب علماء نے جمع ہوکر مشورہ کیا کہ جس
وقت ہم جائینگے تو وہ لوگ ضرور گواہی دینگے
مصلحت اسی میں ہے کہ ہم ان کے پاس نہ جائیں
پس قاضی اور علماء نے اتفاق کرکے ٹھٹھہ کے
حاکم سے کہا کہ یہ سید چند ناممکن باتیں کہتا ہے
اور لوگوں کو فریفتہ اور گمراہ کرتا ہے مصلحت اسی
میں ہے کہ اس جماعت کو قتل کردیا جائے جب
امیر قاضی اور علماء کے اتفاق سے قتل و خونریزی
پر آمادگی کی خبر حضرت مہدی علیہ السلام کو پہنچی تو آنحضرتؑ
نے اپنے تمام اصحابؓ سے فرمایا کہ دائرے کے
اطراف تمام کانٹوں کی باڑ لگا دو صحابہؓ نے عرض کیا
کہ کانٹوں کی باڑ لگانے سے بچاؤ کی صورت جیسی
چاہیئے نہ ہوگی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا

بحضرت رسولؐ امر خندق کاویدن
شدہ بود باز فرمودند ہر جاکہ یک اہلِ
دل است بہ برکت او ہزار کس
از فتنۂ ظاہر محفوظ می باشند دریں
مجمع بسیار اہلِ دل اند ہیچکس بر ایشاں
قادر شدن نتواند چوں بادشاہ
و ہمہ مجلس او بریں کار مشورت
کردند قرار بریں یافت کہ ایں سید
ولی کامل است جنگ کردن و
شدت نمودن خوب نیست بادشاہ
ازیں معاملہ گزشت حضرت
میرانؑ مدت یک و نیم سال در شہر
ٹھٹھہ اقامت داشتند بسیار مردمانِ
آنجائی تصدیق امامؑ تحقیق کردہ اند چہ علمار
و قضات معتقد آں ذات پیغمبر
صفات شدند خصوصاً قاضی قادن و
شیخ صدر الدین مشہور است نقلست
کہ قاضی قادن عالم عامل عارف فاضل قاضی
عادل در انجا بودند چونکہ ایشاں خبر
آمدنِ آں ذات پیغمبر صفات و معرض
شدن علمار و قضات شنیدند
خود لباس زنار داراں کردہ در
پیش حضرت امام علیہ السلام آمدند آنحضرتؑ
بغیر پرسیدہ نام ایشاں بزبان مبارک خود
مشرف نمودہ فرمودند کہ قاضی قادن ایں چہ

حکم یہی ہوا ہے جیسا کہ حضرت رسول علیہ السلام کو
خندق کھودنے کا حکم ہوا تھا، پھر آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ جس جگہ ایک شخص اہلِ دل ہے اوسکی برکت
سے ہزار اشخاص فتنۂ ظاہری سے محفوظ رہتے ہیں
اس مجمع میں تو بہت سے اہلِ دل ہیں کوئی بھی ان
پر قادر نہیں ہو سکے گا، جب بادشاہ اور اس کے تمام
اہلِ دربار نے اس معاملہ میں مشورہ کیا تو یہ طے
پایا کہ یہ سید ولیِ کامل ہیں ان کے ساتھ جنگ کرنا
اور سختی سے پیش آنا اچھا نہیں ہے بادشاہ
جنگ کے ارادے سے باز آیا اور حضرت مہدی علیہ السلام
ڈیڑھ سال تک شہر ٹھٹھہ میں مقیم رہے وہاں کے
بہت سارے لوگوں نے امام علیہ السلام کی تصدیق
بہ تحقیق کی کیونکہ کئی علمار اور قضاۃ بھی اُس ذاتِ
پیغمبر صفات کے معتقد ہوئے ان میں خصوصاً قاضی
قادن رضؓ اور شیخ صدر الدینؒ مشہور ہیں نقل ہے
کہ قاضی قادن عالِم عامل عارفِ کامل اور قاضیِ
عادل اس شہر کے تھے جب انھوں نے اُس
ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کی آمد کی خبر سنی اور بعضے عالموں
اور قاضیوں کے آنحضرتؑ سے روگرداں ہونے
کا حال بھی معلوم کیا تو خود زنار داروں (مشرکوں)
کا لباس پہنکر حضرت امام علیہ السلام کے روبرو آئے
آنحضرتؑ نے بغیر دریافت کرنے کے ان کا نام
اپنی زبانِ مبارک سے لیکر انھیں مشرف کیا اور
فرمایا کہ قاضی قادن یہ کیا لباس ہے جو تم نے اختیار
کیا ہے انھوں نے عرض کیا کہ میرا جی میں دیکھتا ہوں

لباس است کہ شما کردید ایشاں عرض کردند
کہ میرا نجیو می بینم کہ بسیار کسان دعوی
مسلمانی کردہ بحضور حضرت شما می آیند
و با حق تعارض و تناقض کردہ کافر شدہ
می روند بنا براں ضعیف لباس کافری
کردہ آمدیم کہ بصدقۂ مہدی مسلمان شویم حضرت
امیر علیہ السلام لباس زنار داراں را دور کردن
فرمودند ایشاں بعد از بیان امام آخر زماں
تصدیق مہدویت کردند نقلست کہ حضرت
میراں علیہ السلام قاضی قادن را پرسیدند کہ شما قاضی
از آن کیست جواب دادند کہ قاضی سندہ
باز فرمودند کہ سندہ از آن کیست جواب دادند
کہ از آن جام باز فرمودند کہ جام از آن کیست
جواب دادند از آن خدا تعالی است
باز فرمودند کہ خدا تعالی از آن کیست
جواب دادند کہ تا اینجا بعلم خود جواب
دادیم در اینجا علم ما تمام شد آنچہ
خوندکار فرمایند آن تحقیق فرمودند قاضی
خدا تعالی از آن اوست کہ خدا ای
را حاصل کند فاعلم ایہا المصدق
قاضی مذکور در باب ملاقات و حجت امام
نور علی نور چند بیت ہندی بلغت
سندی فرمودند یکی از اں اینست
کافر تھیو تو اجھوے باب شریعت جہد
جی بجائیں بریاں نے من مشرکاں کند

کہ بہت سارے لوگ مسلمانی کے دعوے کے ساتھ
حضرت کے حضور میں آتے ہیں اور امر حق سے روگردانی
اور مخالفت کرکے کافر ہوکر جاتے ہیں اسی بنا پر
یہ ضعیف کفار کا لباس پہنکر آیا ہے تاکہ صدقہ مہدیؑ
سے مسلمان ہوں حضرت مہدی علیہ السلام نے مشرکوں
کا لباس اُن کے بدن سے نکلوایا پھر انھوں نے
حضرت امام آخر زماں علیہ السلام کا بیان سننے کے
بعد آنحضرتؑ کی مہدیت کی تصدیق کی نقل ہے
کہ حضرت مہدیؑ نے قاضی قادن سے پوچھا کہ تم
کہاں کے قاضی ہو انھوں نے جواب دیا کہ ملک سندھ
کا قاضی ہوں پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ سندھ کس کا
ملک ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ جام کا پھر آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ جام کس کا ہے انھوں نے جواب دیا کہ خدا تعالی
کا ہے پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خدا تعالی کس کا ہے
انھوں نے جواب دیا کہ یہاں تک اپنے علم سے
ہم نے جوابات دیے اس جگہ ہمارا علم ختم ہو چکا
ہے جو کچھ خوندکار فرمائیں وہی تحقیق ہے آنحضرتؑ
نے فرمایا اے قاضی خدا تعالی اسی کا ہے جو خدا تعالی
کو حاصل کرے، پس جان اے مصدق قاضی مذکور
نے حضرت امام نور علی نور کی ملاقات اور آنحضرتؑ
کی مہدیت کی حجت میں چند ابیات سندھی زبان میں
فرمائے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے (ترجمہ بیت)
کافر ہو میں نا جی ہوا باب شریعت پالیا
جس طرح ہو مولا کو پا مَیں مشرکوں سے کر جدا
بیٹھنے میں کافر کی صورت میں آکر نجات پایا، دروازہ

یعنی کافر شدم تا نجات یافتم دروازۂ شریعت برخود مکشای بہر نوع کہ با خدای وصال میسر شود حاصل کن دل از مشرکاں دور کن دیگر بیت ہندوی فرمودند کہ دروی اسرار حقایق حضرت صمدی وہم حجت ثبوت مہدیت میرانسید محمد مہدی موعودؑ است اینست

سایر کھوہنی بکیہ میں لوکہیں بجہ
دیا بالیں دیور ورانیں لسین سجہ

یعنے مرداں در باب فہم کردن در توحید حضرت رحماں و مہدیت خلیفۃ السبحان آنجناب عاری و نادان ہستند کہ چوں شخصے در دریا از طلب آب چاہ می کند و در طعام الوان کہ بحضورش موجود باشد در وی تخم می انگارد از جہت طلب طعام و در روز روشن چراغ روشن میکند و بوقت نیم شب آفتاب را تفحص کند اینچنیں کس نادان چگونہ بہ مقصد رسد پس مراد دریا و طعام موجود و آفتاب روشن دلائل قطعی چوں نص قرآن و احادیث متواترہ نبی الرحمان و نقل مجتہداں و اجماع شاں در باب ثبوت محمد مہدی صاحب زمان است وغرض از کندیدن چاہ و دریا و کاشتن تخم در طعام موجود و روشن کردن چراغ در نیم روز بحضور روشنائی آفتاب دلائل ظنی است کہ بر حکم قولہ تعالی ان الظن

شریعت کا اپنے پر کھول جس طرح سے خدائے تعالیٰ کا وصال میسر ہو حاصل کر ۔شرک کو دل سے نکال۔ دوسرا ایک بیت اُن کا ہندی زبان میں ہے جس میں توحید حق تعالیٰ کے اسرار اور حضرت میرانسید محمد مہدی موعودؑ کی مہدیت کے ثبوت کا اظہار ہے وہ بیت یہ ہے (ترجمۂ بیت)

دریا میں پانی کنوئیں سے مانگیں مطبخ میں دانے بوئیں
دن میں چراغ جلانے بیٹھیں سمجھ بوجھ جو کھوئیں

یعنے لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید اور مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی مہدیت کو سمجھنے میں ایسے بے عقل اور نادان ہیں جیسے کوئی شخص دریا میں کھڑے ہو کر کنوئیں سے پانی کا طالب ہو اور جہاں اقسام کے کھانے اپنے سامنے موجود ہوں وہاں کھانے کی طلب میں بیج بو رہا ہو اور روز روشن میں چراغ روشن کرتا ہو یا آدھی رات کے وقت آفتاب کو ڈھونڈتا ہو، ایسے ناداں کیونکر مقصد کو پہنچ سکتے ہیں پس دریا اور طعام موجود اور آفتاب روشن سے مراد قطعی دلائل جیسے نصِ قرآن احادیثِ نبی رحمٰن علیہ السلام اور مجتہدینؒ کی نقلیں ہیں اور ان کا اجماع ہے جو محمد مہدی موعود صاحب الزمانؑ کی مہدیت کے ثبوت کے باب میں ہے اور دریا کے کنارے کنواں کھودنے کھانے پکانے کی جگہ بیج بونے اور دن کے دوپہر میں آفتاب کی روشنی کے سامنے چراغ روشن کرنے سے مراد وہ دلائل ظنیہ کا لانا ہے جن کا بے سود ہونا بحکم خدائے تعالیٰ سے ثابت ہے کہ بیشک ظن فائدہ

لا یغنی من الحق شیئا وان بعض
الظن اثم و فی الآیۃ وان تطع
اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل
اللہ ان یتبعون الا الظن وان
ہم الا یخرصون نیز نقلست کہ
عالیجناب مشیخت مآب شیخ صدر الدین
صدر العلماء سندھ بودند چونکہ بادشاہ سندھ
آمدنِ شاہنشاہ از طرف ہند شنید کہ
سیدی کامل و اکمل و مکمل ولی مثل مرتضی علی
آمدہ است و دعوی مہدویت میکند بنا بر
شیخ مذکور را خبر کردند کہ شما با آنحضرتؑ ملاقات
کنید و تفحص نمائید اگر حق باشد ما را
اعلام فرمائید ما ہم قبول کنیم شیخ صدر الدین
و العلماء از بادشاہ شش ماہ مہلت طلبیدند
کہ در کتب معتبر مطالعہ کردہ و امر مہدویت
تحقیق نمودہ ملاقات باآنذات کنیم بادشاہ
قبول کردہ بعد از مدت شش ماہ برای
ملاقات حضرت شاہنشاہِ ولایت
پناہ قبلۂ قبلہ گاہ آمدند دراں وقت
امام زمانؑ کسوت اعلیٰ ترکش بنداں
پوشیدہ در دست مبارک
تیر و کمان و در پای نعلین چوبین داشتہ
بودند چونکہ شیخ از دور امام نور علی نور
را دیدند چونکہ لباس شیخی نیافتند
بد اعتقاد شدہ در دل آوردند کہ

نہیں دیتا حق کا کچھ بھی اور بیشک بعضے گمان گناہ
ہیں اور ایک آیت میں ہے اور اگر تو کہا مانے گا
اکثر اُن لوگوں کا جو دنیا میں ہیں تو وہ تجھے بہکا
چھوڑینگے اللہ کی راہ سے وہ تو صرف خیال پر چلتے
ہیں اور سب نری اٹکل دوڑاتے ہیں (جزء ۸ رکوع ۱)
نیز نقل ہے کہ عالیجناب مشیخت مآب شیخ صدر الدین
تمام علماء سندھ کے صدر تھے جب سندھ کے بادشاہ
نے حضرت مہدی موعود شاہنشاہ ولایتؑ کے ہند
سے آنے کی خبر سنی کہ ایک سید کامل و اکمل و مکمل ولی
مثلِ مرتضی علیؓ آئے ہیں اور اپنی ذات کے مہدی موعود
ہونے کا دعویٰ فرماتے ہیں تو اس بناء پر اس نے
شیخ مذکور کو کہلا بھیجا کہ آنحضرت سے ملاقات کرکے
تحقیق فرمائیے اگر حضرت کا دعویٰ حق ہے تو ہم کو
مطلع فرمائیے تاکہ ہم بھی قبول کرلیں شیخ صدر الدین
اور سب علماء نے بادشاہ سے چھ مہینے کی مہلت
طلب کی تاکہ معتبر کتب کے مطالعہ سے معاملۂ مہدویت
کی تحقیق کرکے آنحضرت سے ملاقات کریں بادشاہ
نے اس بات کو قبول کیا اور وہ سب علماء چھ مہینے
کی مدت کے بعد حضرت شاہنشاہ ولایت پناہ
قبلہ و قبلہ گاہ کی ملاقات کے لئے آئے اس وقت
حضرت امام زمانؑ اعلیٰ درجہ کا سپاہیانہ لباس پہنے
دست مبارک میں تیر و کمان لئے کھڑاویں پہنے
کھڑے تھے شیخ صدر الدین نے دور ہی سے امام نور
علی نور کو دیکھا چونکہ حضرتؑ کا لباس مشائخانہ نظر
نہیں آیا ان کا اعتقاد بگڑ گیا ان کے دل میں یہ بات

درینجا ظہور خدا تعالیٰ نیست بغیر از
ملاقاتِ آنذات پیغمبر صفات باز گشتند
کہ در اثنائے راہ از درختی آواز بر آمد
کہ صدر الدین کجا می روی باری ملاقات
بکن پس ببین کہ چہ ظہور است شیخ
مذکور بریں آواز لاحول فرستادند و
پیشتر شدند کہ از سنگے آواز بر آمد کہ
صدر الدین کجا می روی بارے ملاقات
بکن پس بہ بیں کہ چہ ظہور است
شیخ گفتند مارا شیطان دغدغہ می دہد
باز لاحول فرستادند و پیشتر رواں شدند
کہ از غیب آواز شنیدند کہ اے
صدر الدین ایں آواز رحمانی است نہ کہ
آواز شیطانی بارے ملاقات بکن
پس بہ بیں کہ چہ ظہور است بنا بر شیخ
مذکور بر حکم ضرور بخدمت امام نور علی نور
آمدہ ملاقات کردند بیان کلام اللہ
شنیدند بعد از استماع بیان امام آخر
زماں بانتفاع ہر دو جہاں رسیدند القصہ
شیخ صدر العلماء درمیان بیان خاتم
الاولیاءؑ در خاطر خود خطور کردند کہ ایں بیانِ
قرآن بجز صاحب الزماں ہیچ کس را
ممکن نیست زیرا کہ نہ در ہیچ کتاب
دیدیم و نہ از زبان ہیچ کس شنیدیم بعدہ انچہ
سوال علمیت درباب مہدویت آوردہ

آئی کہ یہاں حق تعالیٰ کا ظہور نہیں ہے اس خیال کے
ساتھ وہ اُس ذات پیغمبر صفاتؑ سے ملاقات کئے
بغیر واپس ہوئے تو اثناء راہ میں ایک درخت سے
آواز آئی کہ صدرالدین کہاں جاتا ہے ایک بار
ملاقات تو کر پھر دیکھ کہ ظہور حق کیسا ہے شیخ مذکور
نے اس آواز پر بھی لاحول بھیج دیا اور آگے بڑھے
وہیں ایک پتھر سے آواز آئی کہ صدرالدین کہاں جاتا
ہے ایک بار ملاقات کر پھر دیکھ کہ ظہور حق کا کیسا ہے
شیخ نے اپنے جی میں کہا کہ مجھے شیطان دھوکہ میں
ڈال رہا ہے پھر انہوں نے لاحول بھیجا اور آگے
بڑھنے لگے وہیں انھوں نے غیب سے یہ آواز سنی
کہ اے صدرالدین یہ آواز رحمانی ہے شیطانی آواز
نہیں ایک دفعہ ملاقات کر پھر دیکھ کہ کیا ظاہر ہوتا ہے
اس آواز کی بناء پر شیخ مذکور ناچار حضرت امام نور
علی نور کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرتؑ سے
ملاقات کی حضرتؑ نے جو کلام اللہ کا بیان فرمایا سُنا
امام آخر زمانؑ کا بیان سننے سے انکو دونو جہاں کا
نفع نصیب ہوا، حاصل کلام شیخ جو سب علماءِ سندھ
کے صدر تھے حضرت خاتم الاولیاءؑ کے بیان کے
بارے میں ان کے دل میں یہی بات آئی کہ یہ
بیانِ قرآن سوائے امام صاحب زماں علیہ السلام
کے کسی اور شخص کے لئے ممکن نہیں کیونکہ نہ کسی
کتاب میں ہم نے یہ بیان دیکھا اور نہ کسی کی زبانی
سُنا، اس کے بعد جو کچھ علمی سوالات مہدیت
کے بارے میں جمع کر کے لائے تھے ایک ایک

بودند یک بیک بحضور آنحضرتؑ کرده
اند ہم جواب باصواب ہر یکی شنیدند
باز عرض کردند کہ میرانجی انچہ خوندکار می
فرمایند ہمہ حق است فاما در باب تصدیق
کردن امر مہدویت ترس خدا می آید
مبادا خدام مہدی نباشند چگونہ قبول
کنیم حضرت میرانؑ در جواب شان فرمودند
کہ چنانچہ شمارا ترس خدائتعالیٰ در
باب قبول کردن دروغ مہدی می آید پس
بمقدار شمامرا ترس خدا نیست کہ من
از خدا مہدی نباشم و دروغ خود را
مہدی میگویانم بعدہ امام الوالالباب
این آیت درین باب خواندند کہ فمن
اظلم ممن افتریٰ علی اللہ
کذبا اوکذب بایٰتہ انہ لا
یفلح الظالمون ۔ یعنے پس کیست
ستمگار تر از آنکس کہ دروغ کند آیات
اورا کہ از خدا یتعالیٰ باشد بدرستیکہ
رستگاری نیابند گناہگاراں کہ دروغ
گویانند نیز نقلست کہ حضرت امام البر
والبحور شیخ مذکور را فرمودند کہ شمارا
قبول کردن مہدویت بندہ چہ عجب می آید
زیراکہ ما شریعت نو نیاوردیم و احکام شرع
حقیقی را تغیر ندادیم در میان ما و شما در
باب اتباع شریعت ہیچ فرقے نیست

کرکے آنحضرتؑ کے سامنے پیش کئے اور جواب باصواب
بھی ہر ایک کا انھوں نے سن لیا پھر عرض کیا کہ میرانجی
جو کچھ خوندکار فرماتے ہیں سب حق ہے لیکن حضرت
کے دعوی مہدیت کی تصدیق کے بارے میں خوف
خدا ہوتا ہے ایسا نہو کہ حضور مہدی موعود نہوں ہم کیونکر
قبول کریں حضرت مہدیؑ نے ان کے جواب میں
فرمایا کہ جیسا تم کو خدا کا خوف جھوٹے دعوئ مہدیت
کو قبول کرنے میں ہے کیا اتنی مقدار میں بھی خدائتعالیٰ
کا خوف مجھے نہیں ہے کہ میں خدا کی طرف سے
مہدی نہو کر جھوٹ سے خود کو مہدی کہلاؤں اس کے
بعد حضرت امام اولی الالبابؑ نے یہ آیت اس
باب میں تلاوت فرمائی کہ پس کون ہے زیادہ
ظالم اُس شخص سے جو افترا کرے خدائتعالیٰ پر
جھوٹ کہکر یا جھٹلائے خدائتعالیٰ کی آیتوں کو
بیشک نجات نہیں پائینگے ظالمین (جز ۱۱ رکوع)
یعنی پس کون ہے ظالم تر اس سے جو جھٹلائے
اُن نشانیوں کو جو خدائتعالیٰ کی طرف سے ہوں
بتحقیق نجات نہ پائینگے ظالم جھوٹ کہنے والے
نیز نقل ہے کہ حضرت امام برّ و بحر علیہ السّلام نے
شیخ مذکور سے فرمایا کہ تم کو بندے کی مہدیت کا قبول
کرنا کیوں عجیب معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ ہم نے
کوئی نئی شریعت نہیں لائی ہے اور شرع حقیقی کے
احکام میں کوئی تغیر نہیں کیا ہے ہمارے اور تمہارے
درمیان اتباعِ شریعت کے معاملہ میں کوئی فرق نہیں
ہے تمہارے لئے بھی کلمہ کہنا پانچ وقت کی نمازیں

مثلاً شمارا کلمہ گفتن و پنج وقت نماز و یکماہ روزہ و حج و زکوٰۃ ادا کردن و چہار زن را حلال دانستن است مارا ہم کلمہ گفتن و پنج وقت نماز و یکماہ روزہ و حج و زکوٰۃ ادا کردن و چہار زن را حلال دانستن است مگر مرا فرمان حق تعالیٰ میشود کہ تو مہدی موعود ہستی عجب آنست کہ صحابۂ رسول تصدیق آنحضرتؐ کردند زیرا کہ شریعت انبیاء ماضیہ منسوخ کرد و شریعت ناسخ آورد مثلاً اکثر کتب آسمانی بودند و آنحضرتؐ فرمود کہ مارا وحی بر دل میشود دوم آنکہ قبلۂ انبیاءؑ و رسل بطرف بیت المقدس بود و آنحضرتؐ را بطرف کعبۃ اللہ حکم فرمود و دیگر آنکہ درباب مردان امت حکم چہار زن حلال مقرر شد و در حق خود نہ زن حلال دیگر آنکہ از خدا تعالیٰ خبر داد کہ ہر زنی در نظر تو اے محمد خوش آید ما ترا احلال کردیم چنانچہ قصۂ زینب بنت جحش است و بمثلہ فرمودند کہ مدح یاران رسولؐ باید کرد کہ بر ایں جملہ اشکالات منقاد شدہ تصدیق کردہ اند بندہ ہیچ امر برخلاف رسول اللہؐ نیاوردیم تا قبول کنندگان را مشکل شود باز شیخ مذکور بحضور امام نورعلی نور عرض کردند کہ میرانجی مارا مدت شش ماہ مرحمت فرمایند کہ بندہ در صحبت خدام

پڑھنی ایک مہینے کے روزے رکھنے، حج، زکوٰۃ کی ادائی اور چار عورتوں کو حلال جاننا ہے ہمارے لئے بھی کلمہ کہنا پانچ وقت کی نمازیں، ایک مہینے کے روزے، حج، زکوٰۃ کی ادائی اور چار عورتوں کو حلال جاننا ہے مگر مجھے حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہے، تعجب کا مقام وہ ہے کہ رسول صلعم کے صحابہؓ نے آنحضرتؐ کی تصدیق کی اس لئے کہ آنحضرتؐ نے اگلے انبیاءؑ کی شریعت کو منسوخ کیا اور شریعت ناسخہ لائے مثلاً اکثر سابقہ کتابیں آسمانی تھیں اور آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وحی میرے دل پر ہوتی ہے دیگر یہ کہ اگلے انبیاء و مرسلینؑ کا قبلہ بیت المقدس کی سمت تھا اور آنحضرتؐ نے کعبۃ اللہ کی سمت کا حکم فرمایا۔ نیز یہ کہ امت کے سب مردوں کے لئے حکم چار عورتوں کے حلال ہونے کا مقرر ہوا اور خود آنحضرتؐ کے حق میں نو عورتیں حلال ہوئیں نیز یہ بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ اے محمدؐ جو کوئی عورت تیری نظر میں پسند آئے ہم نے اس کو تیرے لئے جائز کیا چنانچہ قصہ زینب بنت جحش کا ہے اس جیسے احکام آنحضرتؐ نے فرمائے تو آنحضرت رسالت پناہؐ کے اصحابؓ کی خوبی بیان ہونی چاہیے کہ ان سب اشکالات کے باوجود انھوں نے اطاعت کی اور تصدیق سے مشرف ہوئے بندے نے کوئی بات بھی رسول اللہؐ کے خلاف کی نہیں لائی ہے جس سے قبول کرنے والوں کو دشواری کا

می باشم و از حمیدہ صفات ذات شما تفحص کردہ
تصدیق کنیم حضرت امیر علیہ السلام فرمودند
کہ بندہ بکدام وقت شما را گفتہ ام کہ دریں
وقت قبول کنید انچہ بندہ میگوید بر آن
کار کنید انچہ حق است شما را معلوم
خواہد شد آخر الامر ایشان را ترتیب
ذکر دوام کہ طریق حضرت امام ؑ
است داده حجرہ مرحمت فرمودند
نقلست کہ بعد از سہ روز شیخ
مذکور در پیش امام البر و البحور علیہ السلام
جمیع صحابہ خاص و عام را جمع کردہ تصدیق
امام تحقیق کردند کہ ما را از طرف حق معلوم شد کہ
اے صدر الدین سید محمد را مہدی موعود کردہ
تو کافر شدہ مرو و تصدیق کن بعد از تصدیق
حضرت امام تعلقات دنیوی کہ وظیفہ و
انعام بود ترک کلی دادہ مادام در صحبت
آنحضرت ؑ ماندند و بعد از تصدیق
شیخ بسیار کسان داخل زمرہ مخلصان
شدند و بسیار کسان بر حکم قولہ
تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ
کَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ
جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰیَةٍ حَتّٰی
یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ جز ۱۱ رکوع ۱۵
منکسان شدہ بر عکس خود مصر ماندند نقلست
کہ یک روز شیخ مذکور صدر الدین رضی اللہ عنہ

کا سامنا ہو پھر شیخ مذکور نے امام نور علیٰ نور کے حضور
میں عرض کیا کہ میرا نجی مجھے چھ مہینے کی مدت مرحمت
فرمائیے تاکہ یہ بندہ حضور کی صحبت میں رہکر ذات حمیدہ
صفات کے احوال سے واقف ہو کر تصدیق کرے
حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ بندے نے کس وقت
تم سے کہا کہ اسی وقت میرے دعوے کو قبول کرلو
جو کچھ بندہ کہتا ہے اس پر عمل کرو جو کچھ حق ہے
تم کو معلوم ہو جائے گا آخر کار انکو ذکر دوام کی ترتیب
حضرت امام علیہ السلام نے طریق معمول کے مطابق بتلاکر
حجرہ مرحمت فرمایا نقل ہے کہ تین روز کے بعد ہی
شیخ مذکور نے امام بر و بحر علیہ السلام کے حضور میں تمام
صحابہ خاص و عام کو جمع کر کے امام علیہ السلام کی
تصدیق بہ تحقیق کی انھوں نے کہا کہ مجھے حق تعالیٰ کی
طرف سے یہ معلوم ہوا کہ اے صدر الدین ہم نے
سید محمد کو مہدی موعود کیا ہے تو کافر ہو کر مت جا
تصدیق کر حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق کرنیکے بعد
وہ تعلقات دنیاوی وظیفہ اور انعام ترک کر کے
ہمیشہ آنحضرت ؑ کی صحبت میں رہے شیخ ؓ کے
تصدیق کرنیکے بعد بہت سارے مخلصوں کے زمرہ
میں داخل ہوئے اور بہت سارے حق تعالیٰ کے
اس فرمان کے مطابق کہ بیشک جن پر ثابت ہو چکا حکم
(عذاب) تیرے پروردگار کا وہ تو مانیں گے نہیں اگرچہ
انکے سامنے آموجود ہوں سارے معجزے جب تک
کہ نہ دیکھ لیں عذاب (جز ۱۱ رکوع ۱۵) برگشتہ ہو گئے اور
اپنی برگشتگی پر اڑے رہے نقل ہے کہ ایک روز

بحضور امام نور علیٰ نور عرض کردند کہ میرانجی
پیش از قبول کردن حق ہمہ عبادات
وطاعات کردیم باریا ونفاق بود یکبار تمام
شب بیدار ماندہ عبادت برای سک کردیم
حضرت امیرؑ پرسیدند کہ آں چگونہ بود
عرض کردند کہ شبی بعد از نماز خفتن خواستیم
کہ خواب کنیم داند کی شب ہم گذشتہ بود
کہ ناگاہ در صحن خانہ شخصے سفید پوش در نظر
آمد پنداشتم شاید کہ بادشاہ جاسوسی فرستادہ
باشد کہ بروو بہ بیں کہ شیخ شب بیدار می کند یا
می خپد نابر تمام شب بودم چوں روز شد چہ
بنیم سگے سفید نشستہ است میرانجی آں تمام
شب عبادت برائے سگ کردیم نقلہا از شیخ
صدر الدینؒ کہ از حضرت میراںؑ کردہ
اند بسیا راست دورای شاں قصہا کہ در
ملک سندھ واقع شدہ بے شمار است فامابر حکم
حدیث صلعم کہ خیراں کلام ماقل ودل مختصر
کردہ شد **قال النبی صلعم فی شهادة**
النبوة لو آمن بی عشرة من اليهود
كعبدالله بن سلام ما يبقى علىٰ وجه
الارض كافر . يا يها المصدق الان
فانظر الىٰ شهادة ولاية

شیخ مذکور صدر الدینؒ نے امام نور علیٰ نور کے حضور میں
عرض کیا کہ میرانجی اس راہ حق کو قبول کرنے سے
پہلے تمام عبادتیں وطاعتیں جو میں نے کیں ریا
(ظاہر پرستی) اور نفاق لی ہوئی تھیں ایک بار میں
نے رات بھر بیدار رہکر ایک کتے کے لئے عبادت کی
حضرت امیر علیہ السلام نے پوچھا وہ کیسے انہوں نے
عرض کیا کہ ایک رات نماز عشاء کے بعد میں سونا
چاہتا تھا کہ اور کچھ حصہ رات کا گذر بھی چکا تھا
اچانک صحن میں ایک شخص سفید لباس میں نظر آیا میں
نے خیال کیا کہ شاید بادشاہ نے کوئی جاسوس بھیجا
ہے یہ حکم دے کر کہ جا اور دیکھ کہ شیخ رات میں
عبادت الٰہی میں بیدار رہتے ہیں یا سوجاتے ہیں
اس خیال کی بناء پر میں تمام رات جاگتا ہی رہا جب
دن نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کتا سفید رنگ کا بیٹھا
ہے۔ میرانجی میں نے وہ رات بھر کی عبادت کتے
کے لے کی تھی، حضرت مہدی علیہ السلام کی بہت سی
نقلیں شیخ صدر الدینؒ کی روایت سے ملتی ہیں ان
کے سوا ان کے اور قصے جو ملک سندھ میں واقع
ہوئے بے گنتی ہیں لیکن مطابق حکم حدیث خیر
الکلام ما قل و دل (اچھا کلام وہ ہے جو قلیل ہو
اور بادلیل ہو) یہاں کلام مختصر کیا گیا ہے، نبیؐ نے
اپنی نبوت کی شہادت کے بارے میں فرمایا ہے اگر
مجھ پر دس یہودی عبداللہ ابن سلام جیسے ایمان لاتے
تو روئے زمین پر کوئی کافر نہ رہتا

السنیؐ من تصدیق العلماء باللہ فی المثل کعبد اللہ مملوؤن بالعلوم الظاہرۃ والمکاشفون بالعلوم الباطنۃ ویفعلون مایقولون ویقولون مایعملون ویعملون مایعلمون ویعلمون مایشہدون اولئک ہم الشہداء والصدیقون یصدقون المہدی ویقولون انہ قد جاء ومضی من امن بہ وصدق وعمل صالحا فہو نجی انہ فی ذلک لاٰیات بینات و شہادات قاطعات علیٰ صدق المہدیؑ بعین العیان فبای اٰیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ تؤمنون بہا فبای اٰلاءِ ربکما تکذبان۔

باب بست ویکم

دربیان رواں شدن امام آخرزماں بفرمان حضرت رحماں از ٹھٹھ بہ سوی خراسان و ذکر عجائبات آنذات پیغمبر صفاتؑ و قصۂ تصدیق کردن امیر قندھار اسمہ شہ بیگ و جراخان بکوہ و ملائم آن نقلست کہ چوں حضرت میرانؑ از ٹھٹھ بفرمان رحمان طرف خراسان رواں گشتند جائے رسیدند کہ در انجا دو راہ شدہ بود یک راہ

پس اے مصدق اب نظر ڈال کہ نبیؐ کی ولایت کی شہادت کتنے علماء باللہ کی تصدیق سے مل رہی ہے جو مثال کے طور پر عبد اللہ ابن سلام کی طرح علوم ظاہری سے مالا مال ہیں اور باطنی علوم سے ان کے سینے کشائش پاچکے ہیں ان کا فعل قول کے مطابق قول عمل کے مطابق عمل علم کے مطابق اور علم مشاہدہ کے مطابق ہے وہی حقیقی شہداء اور صدیقین ہیں جو مہدی علیہ السلام کی تصدیق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی موعودؑ آئے اور گئے جس نے آپ پر ایمان لایا آپکی تصدیق کی اور نیک عمل کیا اسی نے نجات پائی۔ اس بیان میں کئی ایک کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں حضرت مہدی علیہ السلام کے صدق پر علانیہ اور آشکارا پس اور کس روشن نشانی قطعی گواہی پر ایمان لاؤگے دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤگے

اکیسواں باب

حضرت امام آخرزماں علیہ السلام کے بفرمان حضرت رحمٰن شہر ٹھٹھہ سے خراسان کی طرف روانہ ہونیکے بیان میں اور اُس ذات پیغمبر صفاتؑ کے بعض نادر واقعات امیر قندھار مسمیٰ شاہ بیگ اور جراخان قصبہ بکوہ کی تصدیق کا قصہ اور اس سے متعلقہ واقعات اس باب میں مذکور ہیں نقل ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام شہر ٹھٹھہ سے بفرمان رحمٰن خراسان کی طرف روانہ ہوتے تو ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں سے دو راستے سامنے تھے ایک

امن بگردش سہ روز داشت و راہ
دیگر راست بود و لے از شیر و ماران
خراب شدہ بود ہیچ کس دراں راہ گذر
نمی کرد یاران رض ماہیت ہر دو راہ پیش
ولایت پناہ رض عرض کردند فرمودند کہ خدا تعالیٰ
حافظ شما است راہ راست بردید
چوں جائے ماراں شب فرود آمدہ بودند
علی الصباح بعضے برادراں برای طہارت
قصد داشتہ برخاستند چہ می بینند کہ مثل
حصارے چیزی حلقہ کشیدہ است خبر
بحضرت میراں ع کردند فرمودند مار کلاں
از نسل آں مار است کہ در غار برای
مشاہدہ رسول اللہ صلعم توجہ آوردہ بود حق تعالیٰ
باں مار وعدہ دادہ بود کہ از نسل تو یکے
را مشاہدہ مہدی ع خواہم داد بدیں معنی
ایں مار متوجہ شدہ است باید کہ ہیچ
کس درمیان حائل نشود کہ زخم او باں
کس نرسد چنانچہ ابابکر صدیق رض را
رسیدہ بود چوں حضرت میراں ع نزدیک
آں مار آمدند و بدیدار خود او را مشرف
فرمودند و آب دہن سوی او انداختند
آں مار آب دہن مبارک را از
زمین برداشتہ کلہ بر زمین نہادہ
رفت حضرت میراں ع فرمودند کہ مار
مسلمان شدہ رفتہ است تا سہ روز

راستہ جو پرامن تھا تین روز کی چکر کا تھا اور دوسرا
راستہ نزدیک کا سیدھا تھا لیکن شیروں اور سانپوں
کی کثرت سے ویران ہو چکا تھا کوئی شخص اس
راستے سے نہیں گذرتا تھا صحابہؓ نے دونوں راستوں
کی کیفیت حضرت ولایت پناہؓ کی خدمت میں
عرض کی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہارا
نگہبان ہے سیدھے راستے سے چلو سانپوں کے
مقام پر رات میں اترے تھے جب علی الصباح
بعضے اصحاب برادران دائرہ طہارت کے ارادہ
سے اٹھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حصار کے جیسی ایک چیز
حلقہ کی ہوئی ہے اس کی اطلاع حضرت میراں علیہ السلام
کو دی گئی تو آنحضرتؑ نے فرمایا وہ ایک بہت بڑا سانپ
ہے اس سانپ کی نسل سے جو غار ثور میں رسول اللہ صلعم
کے مشاہدہ کے لئے سر نکالا تھا حق تعالیٰ نے اس
سانپ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تیری نسل سے ایک کو
مہدیؑ کا مشاہدہ عطا کرونگا اسی مطلب سے یہ
سانپ ادھر متوجہ ہوا ہے چاہیئے کہ کوئی شخص درمیان
میں حائل نہ ہو کہیں کہ اس کا زخم نہ پہنچے جیسا کہ ابو بکر
صدیقؓ کو پہنچا تھا جب حضرت مہدی علیہ السلام اس
سانپ کے نزدیک تشریف لائے اور اپنے دیدار
سے آنحضرتؑ نے اس کو مشرف فرمایا اور اپنا لعاب
دہن مبارک اس کی طرف ڈالا تو سانپ نے دہن
مبارک کے لعاب کو زمین سے اٹھا لیا اور سر زمین
پر جھکاتے ہوئے چلا گیا حضرت میراں علیہ السلام
نے اس وقت فرمایا کہ سانپ مسلمان ہو گیا ہے

راه میان ماراں بود و بسیاری ماران ہمچوں
مور چگاں نقلست کہ یاراں گفتند میرانجیو
ایں جای چہ نوع شب گذاریم دریں اندیشہ
بودند کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ
بہ ماراں رسید کہ محبوب ما دریں راہ می
آید شما سہ روز در مساکن خود بروید بیروں
نیائید ہمچناں واقع شد بعضے یاراں گفتند
در اینجا نخسپیم و شب نشستہ ہشیار گذرانیم
حضرتؑ فرمودند کہ امشب فراغ بخسپید
نوبت کہ ہر روز می کنند آں ہم منع میکردند چنانچہ
فرمودہ بودند ہمچناں وقوع یافت نقلست
کہ ہمدریں راہ شخصے پیش حضرت
ولایت پناہ عرض کردہ کہ میرانجی ایں
راہ کہنہ شدہ است بسبب خرابات
ہم گم شدہ است و کسی بایں راہ نمی
رود برای آنکہ دریں راہ مارہا و شیرہا
پیدا شدند و ابتلاء دیگر ہم بسیار
است حضرت میرانؑ فرمودند کہ ہمہ
مارہا و شیرہا بہ ما عہد بستہ اند و
از ایشاں ما را مزاحمت نخواہد
شد نقلست کہ ہمدریں راہ حضرت
شاہنشاہ وقت حرارت آفتاب بود
تحت سایۂ درختے فرود آمدہ بودند
بندگمیاں شاہ نظامؓ دختر خود بہ شاخ
درخت در جامہ آویزاں کردہ بودند کہ

یوں ہی تین روز تک راستہ سانپوں کے درمیان
ہی تھا اور سانپوں کی کثرت بھی ایسی کہ چیونٹیوں
کی طرح تھے نقل ہے کہ اصحاب نے کہا کہ
میرانجی! اس جگہ ہم کیسے رات بسر کرینگے سب
اسی فکر میں تھے کہ حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ
حق تعالیٰ کا فرمان سانپوں کو ہوا ہے کہ ہمارا محبوب
اس راستے سے آتا ہے تم تین روز تک اپنے
ٹھکانوں میں چلے جاؤ اور باہر نہ نکلو یہی صورت
واقع ہوئی بعضے اصحابؓ نے کہا بھی کہ ہم اس
جگہ نہیں سوئیں گے اور رات بیٹھکر ہشیار رہکر
ہی گزارینگے حضرت مہدی علیہ السلام نے
فرمایا کہ آجکی رات فراغت سے سو رہو نوبت ذکر
جو ہر روز قائم کی جاتی تھی وہ بھی حضرتؑ نے منع
فرمادی جیسا آنحضرتؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی امن و
امان دکھائی دیا نقل ہے کہ اسی راستے میں ایک
شخص نے حضرت ولایت پناہؑ کی خدمت میں عرض
کیا کہ میرانجی یہ راستہ بہت پرانا ہو چکا ہے
اور ویرانی کے سبب سے دکھائی بھی نہیں دیتا
اور کوئی اس راستہ سے جاتا نظر نہیں آتا اسلئے
کہ اس راستے میں بے شمار سانپ اور شیر پیدا ہو چکے
ہیں دیگر بلیات بھی بہت ہیں حضرت مہدی علیہ السلام
نے فرمایا کہ تمام سانپوں نے اور شیروں نے ہم
سے اقرار کرلیا ہے کہ وہ ہماری مزاحمت نہ کرینگے
(ہمکو کوئی تکلیف نہیں دینگے) نقل ہے کہ
اسی راستے میں حضرت شاہنشاہ ولایت پناہؑ

شیر خوارہ بود بہ سبب استغراق حق ہمانجا
گذاشتہ دنبال حضرت حبیب ذوالجلال
رواں شدند بعد از سہ فرسخ راہ یادش
آمدہ حضرت میرانؑ را عرض کردند کہ حال
چنیں واقع شد فرمودند کہ فرزند شما
آنجا سلامت است بروید و بیارید بعدہ
از انجا رفتہ اند چہ می بینند کہ یک شیر
بزرگ نشستہ است برای نگہبانی
چونکہ بندگی میاں شاہ نظامؓ نزدیک
شدند شیر برخاستہ کلہ بر زمین نہادہ راہِ
بیابان گرفت میاں نظامؓ دخترِ
خود گرفتہ بطرفِ حضرت میرانؑ
رجوع آوردند بر راہ کہ حضرت میرانؑ
گذر کردہ بودند از ہمہ اشجار
و احجار آوازی می شنوند کہ ہذا
مہدی موعود ہذا المہدی موعود
ہذا المہدی موعود چوں ایں ماہیت
بحضرت اعلیٰ معلوم کردند فرمودند آری
چنیں است ولی گوش بمثل میاں
نظام می باید تا ایں آواز بشنود و
نیز نقل است از جمیع صحابہ خاص و
عام کہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام
بہر مقامے کہ فرود آمدے تمام شب
حصار مس گرداگرد دائرہ می شدی
حضرت میرانؑ ہیچ کس ازیں معنی آگاہ

دوپہر کے وقت جبکہ شدت کی دھوپ تھی ایک درخت
کے سایہ میں اترے تھے بندگی میاں شاہ نظامؓ
نے اپنی لڑکی کی جھولی وہیں ایک درخت کی شاخ
سے لٹکادی تھی جو دختر شیر خوارہ تھیں بسبب
یادِ حق میں محویت کے اسی جگہ دختر کو چھوڑ کر حضرت
حبیب ذوالجلال علیہ السلام کے پیچھے روانہ
ہوگئے تین کوس راستہ گذرنے کے بعد انکو
لڑکی یاد آئی حضرت مہدیؑ سے انہوں نے
عرض کیا کہ ایسا معاملہ وقوع میں آیا ہے آنحضرتؑ
نے فرمایا تمہاری لڑکی اس جگہ سلامتی کے ساتھ
ہے جاؤ اور لے آؤ اس کے بعد وہ وہاں گئے
تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا شیر نگہبانی کے لئے
بیٹھا ہے جب بندگی میاں نظامؓ قریب آئے
تو شیر وہاں سے اٹھکر اپنا سر زمین پر جھکائے
جنگل کا راستہ لیا، میاں نظامؓ اپنی لڑکی کو لے کر
حضرت میراں علیہ السلام کی طرف لوٹے جس
راستہ سے حضرت میرانؑ گذرے تھے تمام جھاڑوں
اور پہاڑوں سے یہی آواز آرہی تھی کہ ھٰذا
المہدی الموعود ھٰذا المہدی الموعود
ھٰذا المہدی الموعود (یہی مہدی موعود
ہے) جب انہوں نے حقیقت حال آنحضرتؑ
کی خدمتِ اقدس میں بیان کی تو آنحضرتؑ
نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے لیکن میاں نظامؓ
کے کانوں جیسے کان چاہیئے تاکہ یہ آواز سنیں
نقل ہے تمام صحابہ خاص و عام حضرت امام علیہ السلام

نہ کردہ بودند شبی مرکب میاں حیدر مہاجر رضؓ از جای رہا شدہ رفت ایشاں چوں برخاستند و تفحص کردند ہر طرف کہ روی می آوردند راہ نیافتند بنا بر بحضور امام البر والبحور آمدہ قصہ معلوم کردند آنحضرتؑ دراں روز واضح کردہ فرمودند ہر جا کہ ما فرود می آئیم تمام شب حصار جس گرداگرد ایں جماعت خدا تعالیٰ می سازد باید کہ ہیچ کس در شب تا صبح کاذب ارادۂ بیروں رفتن نکنند نیز نقلست کہ ہمدریں راہ یاراں بحضرت ولایت پناہ علیہ السلام معلوم کردند کہ میرانجی آب یافتہ نمی شود بعدہٗ بحکم خدا تعالیٰ ابرے پُر آب بر جماعت اولوالالباب پیدا شدہ باراں ببارید کہ ہمہ زمین را پر آب ساخت و ہر یکے بمراد خود سیر آب شدند تا چند روزہ راہ بے آب بود بدیں مانند ہر وقت بقدر حاجت باراں می باریدی مغاک زمین پر می شدی مقصود حاصل گشتی واضح باد کہ ہمدریں راہ حضرت ولایت پناہؑ بفرمان الٰہ جمیع اصحاب خود را بنظر لطف نگاہ کردہ بشارت ایمان ابدی دادہ است کہ منجملہ برابر

سے کہ جہاں کہیں آنحضرت علیہ السلام شب گذارنے کے لئے مقام فرماتے تھے تمام رات دائرہ کے اطراف تانبے کے پتھر جیسی حصار بن جایا کرتی تھی آنحضرتؑ نے کسی کو اس راز سے آگاہ نہیں فرمایا تھا ایک رات میاں حیدر مہاجرؓ کی سواری کا جانور اپنی جگہ سے چھوٹ کر چلا گیا یہ جب اٹھے اور ڈھونڈنے لگے تو جس طرف جاتے تھے کہیں سے بھی باہر جانے کا راستہ نہیں پاتے تھے انھوں نے حضرت امام بر و بحر کے حضور میں آکر یہ قصہ معلوم کیا تب آنحضرتؑ نے اس روز واضح طور پر فرمایا کہ جہاں ہم اترتے ہیں تمام رات تانبے کی حصار اس جماعت کے اطراف خدا تعالیٰ بنا دیتا ہے اس لئے چاہیئے کہ کوئی بھی رات میں صبح کاذب ہونے تک باہر نکلنے کا ارادہ نہ کرے نقل ہے کہ اسی راستے میں حضرت ولایت پناہ علیہ السلام کے اصحاب نے آنحضرتؑ کو اطلاع دی کہ میرانجی یہاں پانی کہیں نہیں ملتا اس کے بعد وہیں بحکم خدائے تعالیٰ ابر پُر آب اس جماعت اولوالالباب پر نمودار ہو کر برس پڑا ایسا کہ تمام زمین پُر آب ہوگئی اور ہر شخص حسب خواہش پانی سے سیر ہوا چند روز تک راستے میں جہاں پانی نہیں تھا اسی صورت سے ہر وقت بقدر حاجت بارش ہو کر زمین کے گڑھے بھر جایا کرتے اور پانی کی ضرورت پوری ہوتی تھی واضح ہو کہ اسی راستے میں ایک بار حضرت ولایت پناہ علیہ السلام نے بفرمان پروردگار اپنے اصحاب کیا دو صفاد کو

امام الابرار بقصد خانہ کوچ کردہ بایں طرف سوار شدہ بودند و فی الجملہ سہ صد و شصت مہاجر آں کبار اصحاب ذوالعزۃ والافتخار بودند و دریں مسافرت بر صحابۂ آنحضرتؑ فقر و فاقہ با اضطرار ہم بسیار بود کہ بغیر از اصحاب مہدی موعودؑ تحمل آں مشقت دیگر کسی را طاقت نبود چنانچہ از بندگی میاں سید خوندمیر صدیق مہدیؓ نقلست کہ شخصے بحضور بندگی میاں رضی اللہ عنہ ہوس صحبت مہدی موعودؑ کردہ بود کہ کاشکے ما در زمانۂ آنحضرتؑ بودمی و صحبت آنحضرتؐ مشرف شدمی بنا بر بندگی میاںؓ فرمودند کہ شکر گزاری کنید کہ در زمانۂ آنحضرتؑ نشدہ اید اگر حاضر بودی کافر یا منافق شدی آں حمل کردن مشقت خاصۂ صحابۂ آنحضرتؑ بود باز فرمودند کہ در صحبت مہدی موعودؑ بر اصحاب آنحضرتؑ سہ چیز آنچناں گراں بود اگر استخوان پیل باشد و قبرغہ از آہن بودی محو و متلاشی شدے یکی سفر کہ زیادت از ہژدہ ماہ آں ولایت پناہ ہیچ جا اقامت نکردند و سفر و اقامت بر حکم فرمان رب العزت کردند ہر وقت کہ رخصت سفر از طرف رب العزت شدی اگر روز

نگاہِ لطف و کرم سے دیکھکر ایمانِ ابدی کی بشارت مرحمت فرمائی کیونکہ حضرت امام الابرارؑ کے ہمراہ نوسو گھرانے تھے جو کوچ کئے ہوئے اس طرف چلے جا رہے تھے ان تمام میں تین سو ساٹھ مہاجرین کبار اصحاب ذوالعزۃ والافتخار سے تھے اور اس مسافرت میں آنحضرتؑ کے صحابہؓ پر فقر و فاقہ تا بحد اضطرار بھی بہت واقع ہوا تھا اس مشقت کو برداشت کرنے کی طاقت حضرت مہدی موعودؑ کے اصحابؓ کے سوا کسی کو حاصل نہیں تھی چنانچہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ صدیق مہدیؑ سے نقل ہے کہ ایک شخص نے بندگی میاں رضی اللہ عنہ کے حضور میں حضرت مہدی موعودؑ کی صحبت کی ہوس کی کہ کاش ہم بھی آنحضرتؑ کے زمانہ میں ہوتے تو آنحضرتؑ کی صحبت سے مشرف ہوتے بنا بریں بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ تم آنحضرتؑ کے زمانہ میں نہ ہوئے اگر اس وقت موجود ہوتے تو کافر یا منافق ہوتے اُس مشقت کا برداشت کرنا آنحضرتؑ کے صحابہؓ ہی کا خاصہ تھا پھر بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی موعودؑ کی صحبت میں آنحضرتؑ کے اصحاب پر تین چیزیں ایسی سخت تھیں کہ اگر ہاتھی کی ہڈیاں اور فولاد کی پسلیاں بھی ہوتیں تو مٹ جاتیں اور چور چور ہو جاتیں ایک تو ہمیشہ کا سفر اس طرح کہ اٹھارہ مہینے سے زیادہ کسی جگہ اُس ولایت پناہؑ نے قیام نہیں فرمایا، آنحضرتؑ

باشد یا شب گرما باشد یا سرما رواں شدی
دوم فقر کہ بر اصحاب صغار و کبار بحدیکہ
اضطرار رسیدہ اند مع ذالک فتوح طیب را
سہ بار باز گردانیدہ اند وبعضے وقت قبول نکر
دند واگر دریں اضطرار میراںؓ وصحابۂ امام
الابرار را چیزی زیارت ازقوت رسیدی بہ
فرمودی کہ ہشیار باشید خدا تعالٰی بمثل
فرعون پرورش میکند سوم زجر یعنے ازطرف
امام الابرار برصحابۂ صغار و کبار لیلاً نہاراً سراً
وجہاراً زجر کردو ہمیں فرمودی کہ چہ حاصل
کردہ اید وچہ دیدید وچہ شنیدید بیاریہ ہر
دودست خالی برزمین منہیہ یعنے دنیا برباد
دادہ اید از جہت طلب ذات باریتعالٰی پس
چہ حاصل کردہ اید بیارید وتمام اصحاب امام
اولو الالباب برایں ہر سہ چیز چناں راضی
بودند کہ نقلست بندگی میاں یوسف مہاجر
کبار بحضور حضرت امام الابرار دریں فقر
واضطرار ومشقت مسافرت بسیار نشستہ
بودند باوجودیکہ سترعورت یک فوطہ داشت
وسرراز رسن بستہ وقوت برگ درختاں بود ہر
درختی کہ در راہ مقابلہ آمدہ بدودست

نے سفر اور قیام فرمان حضرت رب العزت سے کیا
جس گھڑی سفر کی اجازت رب العزت کی طرف
سے ملتی تھی دن ہوتا یا رات ہوتی گرمی کا موسم ہوتا یا
سردی کا کوچ فرماتے تھے دوسرا فقر (ناداری کا
حال) چھوٹے بڑے سب اصحاب کا یہاں تک کہ
اضطرار کی نوبت کو پہنچے ہوئے رہے باوجود اس کے
فتوح طیب بھی تین بار آنحضرتؐ نے واپس فرمادی
اور بعض اوقات فتوح کو آنحضرتؐ نے قبول ہی نہیں
فرمایا ایسے اضطرار کے دوران میں بھی حضرت
میراںؑ اور آپ کے صحابہ کو کوئی غذا ایک وقت کے
مقدار سے زیادہ پہنچتی تھی تو آنحضرتؐ فرماتے تھے
کہ ہشیار ہو خدائے تعالٰی تمہاری پرورش فرعون جیسی
کرتا ہے تیسرا زجر یعنے سخت گیری تھی امام الابرارؑ کی
طرف سے چھوٹے بڑے سب اصحاب کے ساتھ
رات دن نہاں اور آشکار آنحضرتؐ جھڑک کر یہی
فرماتے تھے کہ تم نے کیا حاصل کیا ہے کیا دیکھا ہے
اور کیا سنا ہے لے آؤ دونوں ہاتھ خالی زمین پر نہ
رکھے رہو یعنے تم نے دنیا برباد کی ذات باری تعالٰی
کی طلب میں پس تم نے کیا حاصل کیا ہے بتلاؤ تمام
اصحاب حضرت امام اولو الالباب کے ان تینوں
سختیوں سے ایسے راضی تھے کہ نقل ہے بندگی میاں
یوسف جو مہاجرین کبار سے تھے حضرت امام الابرارؑ
کے روبرو اسی فقر واضطرار اور مسافرت کی تکلیف
بے شمار کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے باوجود اس کے
کہ تن ڈھانکنے کے لئے ان کو صرف ایک تہمد رہ گیا
تھا سر کو رسی کا ٹکڑا باندھے ہوئے تھے ۔

رسید برگیاہی آں گرفتہ چیزی خوردند و پاے
را زخمی رسیدہ بود شکمی را جلندر کہ از
زحمت بزرگ می شود مع ذالک آنحضرتؑ
را پرسیدند کہ میرانجی آں وقت کجا است
کہ در زمانۂ ظہور ختم ولایت محمدیاراں را
بسیار مشقت آمیشود حضرت میرانؑ
فرمودند کہ میاں یوسف آں وقت
ہمین است لیکن قابلیت شما بزرگ
است بداں واسطہ شما را معلوم نمی شود و
نیز در حق شاں بشارت فرمودند کہ
میاں یوسف شما را جذبۂ حق تاوقت
موت بماند حاصل الامر دریں راہ
خراسان اسپی حضرت امام آخرالزمانؑ
بکوتلی رسید آنگاہ حضرت ولایت پناہ
بفرمان الہٰ اسپ پشت مبارک خود
بر جماعت مصاحباں بلطف نگاہ
کردند کہ آں جماعت عامتہم افضل اولیاء
اللہ و اکمل عباد اللہ محض للہ فی سبیل اللہ
اند کسے سبد بر سر کردہ کسی کودکی
در بغل گرفتہ کسے بنہایت فقر و اضطرار
رسیدہ کسی بغایت محبت گرانبار
کشیدہ عما سوی اللہ ترک کردہ
جانِ خود بجاناں سپردہ افتاں و
خیزاں با شوق حق گریزاں در عقب
آنحضرتؑ می آیند بنا بر آں ذات ستودہ صفات

اور غذا انکی درختوں کے پتّے تھے جو کوئی درخت
راستہ میں سامنے آجاتا اور اُس کو ہاتھ پہنچتا اس کے
کچھ پتّے کھالیا کرتے۔ پاؤں زخمی تھے پیٹ میں
جلندر کا عارضہ تھا جو سخت تکلیف دہ مرض ہوتا ہے
ان سب تکلیفوں کے باوجود انھوں نے آنحضرتؑ
سے پوچھا کہ میرانجی وہ وقت کہاں ہے جس کی نسبت
کہا گیا تھا کہ ختمِ ولایت محمدیہ کے ظہور کے زمانہ میں
اصحاب کو سخت مشقت پیش آنے والی ہے حضرت
مہدیؑ نے فرمایا کہ اے میاں یوسف وہ وقت یہی
ہے لیکن تمہاری قابلیت بڑی ہے اسی واسطے
تم کو کوئی تکلیف معلوم نہیں ہوتی، نیز آنحضرتؑ نے
ان کے حق میں یہ بشارت مرحمت فرمائی تھی کہ میاں
یوسف تم کو جذبۂ حق تادمِ مرگ رہے گا حاصلِ کلام
اسی خراسان کے راستے میں حضرت امام آخرالزمان علیہ السلام
کا گھوڑا ایک ٹیلے پر پہنچا اس وقت حضرت
ولایت پناہؑ نے فرمانِ خدا سے اپنی پشتِ مبارک
کے پیچھے اپنے مصاحبین کی جماعت کو از راہِ لطف
کرم دیکھا اس جماعت کو جس کے عوام بھی افضل
اولیاء اللہ اور کامل ترین خلق اللہ تھے جو محض اللہ
کے لیے اللہ کے راستے میں اکٹھے ہوئے تھے
کسی کے سر پر ٹوکری کسی کے گود میں بچہ کوئی انتہائی
فقر و اضطرار کے عالم میں کمالِ شوق و محبتِ حق تعالیٰ
میں اپنا بوجھ اٹھایا ہوا، ماسوی اللہ سے ہاتھ دھویا
ہوا اپنی جان اپنے محبوبِ حقیقی پر نثار کیا ہوا تھا،
اسی طرح سب کے سب گرتے پڑتے حق تعالیٰ

علیہ الصلوات بحضرت واہب العطیات
بلطف وکرم بے نہایت درحق ایں جماعت
بدیں طریق مناجات کرد کہ ای الٰہا بارخدایا
تو میدانی کہ ازیں جماعت چیزی نگرفتم
کہ دنبال ما گرفتہ در عقب ما می آیند
مگر خوشنودی تو می خواہند فرمان حق تعالیٰ
در رسید کہ ای سید محمد ایں جملہ صغیر وکبیر
را ابدالآباد آمرزیدہ ایم وخوشنود شدہ ایم
بشارت ایمان قطعی دوم بار بوقت وصال
امام الابرار شدہ است سند کرفی
محلہا انشاء اللہ تعالیٰ حاصل الغرض چونکہ
حضرت امام الاحرار بشہر المشہور قندھار
قدم سعادت فرمودند دراں زماں حاکم
شہر مذکور میرزا شہ بیگ ابن میر ذوالنون
ارغون بود نقلست کہ چوں آنحضرت
بفرمان پروردگار دراینجا آمدند در شہر
بر صغار وکبار خبر مہدویت آں امیرالابرار
انتشار یافت کہ سیدی آمدہ است
میگوید من مہدی موعود ہستم تصدیق من
بر جمیع خلایق فرض است
بنا بر مرزا شہ بیگ مردمان
خود را بزور و جبر برای طلبیدن
آنحضرتؑ فرستادہ کہ امروز نہ
جمعہ است اینجا بیائید واینجانب
ہم علما ہستند ایں امر مہدویت را

کے شوق میں بھاگتے ہوئے آنحضرت علیہ السلام کے
پیچھے چلے آرہے تھے بنابریں اُس ذات پیغمبر
صفات علیہ السلام والصلوات نے خداوند واہبؑ
العطیات کی بارگاہ میں بے اندازہ لطف وکرم سے
اس جماعت کے حق میں اس طرح سے مناجات
فرمائی اے خداوند حقیقی اے بار خدا تو جانتا ہے کہ
اس جماعت سے میں نے کوئی چیز نہیں لی ہے
جس کی خاطر میرا پیچھا انہوں نے کیا اور میرے
پیچھے چلے آرہے ہیں مگر یہی ہے کہ یہ تیری خوشنودی
چاہتے ہیں حق تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد
ان تمام چھوٹوں اور بڑوں کو ہم نے ہمیشہ کے لئے
قبول کیا ہے اور ان سے خوشنود ہوئے ہیں یہ
دوسرے بار ایمان کی بشارتِ قطعی تھی جو حضرت
امام الابرار علیہ السلام کے وصال کے قریبی زمانے میں
واقع ہوئی اُس کا بیان برمحل آگے بھی آئے گا
انشاء اللہ تعالیٰ، حاصلِ کلام جب حضرت امام الاحرارؑ
نے شہر مشہور قندھار میں قدم سعادت رکھا تو اس
زمانہ میں شہرِ مذکور کا حاکم مرزا شہ بیگ ابن میر ذوالنون
ارغون تھا۔ نقل ہے کہ جب آنحضرتؑ بفرمانِ
پروردگار اُس جگہ آئے تو شہر کے سب چھوٹوں بڑوں
میں اس امیرالابرار علیہ السلام کی مہدیت کی خبر پھیل گئی کہ
ایک سید آئے ہوئے ہیں جو کہتے ہیں کہ میں مہدیٔ
موعود ہوں میری تصدیق سب خلائق پر فرض ہے
یہ سنکر مرزا شہ بیگ نے اپنے نوکروں کو زور و
تشدد کے ساتھ آنحضرتؑ کو بلانے کے لئے بھیجا

تحقیق کنند حضرت امام الابرار انتظار فرمانِ کردگار کردند که مردمان دیگر بار از نزدیک حاکم قندھار بنہایت زجر و اضطرار طلبیدند حضرت ولایت پناہؑ خاموش بودند دریں میان آیندگان دست بر شمشیر برادران کردند که بدہید برادران رضای کارزار طلبیدند ندادند فرمودند که بنده تابع شما یا تابع فکر خود نیستم سوم بار مردمان از نزد حاکم با اضطراری طلبیدند حضرت میرانؑ بفرمان رحمان روان شدند بدروازۀ قلعه رسیدند که ایشان قفل کرده بودند از جهت که یکی از علامات مهدیؑ اینست که حصارها فتح میکنند و قفل بغیر از کلید بکشاید ایشان بدین موجب قلعه را قفل کرده بودند که اگر مهدی موعودؑ باشد بغیر از کلید قفل کشاده شود آخرالامر چون آنحضرتؑ نزدیک دروازه رسیدند بقدرة الله تعالیٰ قفل بغیر از کلید کشاده شد چونکه در مسجد جامع نماز جمعه کرده جمع علمار و شه بیگ بملاقات آنحضرتؑ مشرف شد یک ساعت آن خاتم ولایتؑ به بیان قرآن مشغول شدند چنانچه روش و عادت مبارک بود و بعد از استماع بیانِ آنحضرتؑ حاکم

اور کہلایا کہ آج جمعہ کا دن ہے اسی جامع مسجد میں آؤ یہاں بھی علماء ہیں جو مہدیت کے معاملہ کی تحقیق کرینگے یہ خبر پاکر حضرت امام الابرار علیہ السلام فرمانِ پروردگار کے انتظار میں تھے اتنے میں دوبارہ حاکم قندھار کے لوگ آئے نہایت سختی اور بے چینی سے انھوں نے آنحضرتؑ کو طلب کیا حضرت ولایت پناہ علیہ السلام یہ حال دیکھکر بھی خاموش تھے اس اثناء میں اُن آنیوالوں نے برادرانِ دائرہ کی تلواریں طلب کیں برادروں نے ان سے جنگ کرنے کی اجازت چاہی آنحضرتؑ نے انکو جنگ کی اجازت نہیں دی فرمایا کہ یہ بندہ تابع تمہارا یا اپنی فکر کا نہیں ہے اتنے عرصہ میں تیسری بار حاکم قندھار کے لوگ بڑی ہی بے قراری کے ساتھ آنحضرتؑ کو طلب کئے تب حضرت میرانؑ بفرمانِ رحمان اٹھکر چلنے لگے جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تو ان لوگوں نے اس کو مقفل کر دیا تھا اس قرارداد سے کہ مہدیؑ کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ قلعے فتح کریں گے اور قفل بغیر کنجی کے کھول ڈالینگے انھوں نے یہی قرارداد کرکے قلعہ کو قفل لگادیا تھا کہ اگر یہ مہدی موعودؑ ہوں تو بغیر کنجی کے قفل کھل جائے گا، آخر کار وہی ہوا جب آنحضرتؑ دروازہ کے نزدیک پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے قفل بغیر کنجی کے کھل گیا جب جامع مسجد میں نمازِ جمعہ پڑھکر تمام علماء اور شہ بیگ آنحضرتؑ کی ملاقات سے مشرف ہوئے تو ایک ساعت تک حضرت خاتم ولایت علیہ السلام بیانِ قرآن فرمانے میں مشغول

مذکور با تنفاع رسید ہمدراں مجلس تصدیق
امام تحقیق کردہ ازروی اخلاص منقاد شدہ
است کہ قصہ درا ینجا دراز است مختصر
کردیم وصحیح کردہ نوشتیم انچہ درکتب
منقولات دیدیم واز بزرگان شنیدیم
الغرض مرزاشہ بگیب ایں تمام خبر امام
علیہ السلام بمیر ذوالنون رسانید کہ
سیدے آمدہ است وانچہ واقع شدہ
بود واضح کردہ بگویانید چونکہ بقصبۂ
دلارام حضرت امام علیہ السلام رسیدند
ایں بیت خواندند۔

ے

ہرکہ دلارام دید از دلش آرام رفت
باز نیامد پدید ہرکہ دریں دام رفت

القصہ چونکہ امام بقصبۂ بکوہ قدم
سعادت فرمودند دراں زمان قصبۂ مذکور
پر و معمور بود و علماء و مفتیاں بکوہ
کہ بجراخان بکوہ معروف اند اکثر
و اغلب تصدیق کردند بسبب دراز
شدن کیفیت مختصر کردہ شدہ تاکہ
حضرت امام بہ شہر المبارک المسمی
فرہ کہ معدن الراحت والفرح رسیدند
سنذکر قصۃ الفرح انشاء
اللہ تعالیٰ ان فی ذلک لآیات
بینات وشہادات

ہوئے چنانچہ یہی آنحضرتؑ کا دستور مبارک تھا
آنحضرتؑ کا بیانِ مبارک سنکر حاکم مذکور بہت
محظوظ ہوا اور اُسی مجلس میں اس نے امام علیہ السلام
کی تصدیق بہ تحقیق کی اور بکمال اخلاص کے ساتھ آنحضرتؑ
کا مطیع ہوگیا، اس جگہ کا قصہ دراز ہے لیکن ہم نے
پوری تحقیق کے ساتھ مختصر کیفیت لکھی ہے جو
کتب نقلیات کے مطالعہ سے اور بزرگوں سے
سننے سے ہم کو معلوم ہوئی الغرض مرزاشہ بگیب نے
یہ تمام احوال امام علیہ السلام کا میر ذوالنون کو پہنچایا کہ
ایک سیّد یہاں آئے ہوئے ہیں اس اطلاع کے
ساتھ جو کچھ واقعات پیش آئے تھے سب واضح
طور پر لکھ بھیجا حضرت امام علیہ السلام قندھار سے
نکل کر جب قصبۂ دلارام میں پہنچے تو وہاں آنحضرتؑ
نے یہ بیت پڑھا ے

(ترجمۂ بیت)

دیکھا جو دلآرام تو پایا نہ پھر آرام
واپس نہوا جس سے کوئی ہے یہ وہی دام

حاصل کلام جب حضرت امام علیہ السلام قصبۂ بکوہ میں
تشریف فرما ہوئے تو اس زمانہ میں قصبۂ مذکور بہت
آباد اور بارونق تھا قصبۂ بکوہ کے علماء اور مفتیان
جو جرا خانِ بکوہ کے لقب سے مشہور ہیں ان میں
سے اکثر و بیشتر نے آنحضرتؑ کی تصدیق کی، اس خیال
سے کہ عبارت دراز نہو مختصر کیفیت لکھی گئی ہے جو حضرت
امام علیہ السلام کے شہر مبارک مسمی بہ فرہ معدنِ راحت
فرح کو پہنچنے تک کے واقعات پر مشتمل ہے

قاطعات علی صدق المهدی بالعیان فبای آیة بینة وشهادة قاطعة تومنون فبای الاء ربکما تکذبان

باب بست و دوم

دربیان آمدن حضرت امام علیہ السلام بفرمان ملک العلام در شہر عالی مقام شہر المبارک فرح نام و قصۂ منقاد شدن میر ذوالنون ارغون حضرت امام الاولین والآخرین وذکر ایمان آوردن شیخ الاسلام وعلماء خراسان وتصدیق کردن مرزا حسین بادشاہ علیہ الرحمۃ والرضوان ومعاملۂ ملا شہ بیگ مع شاگرداں شان وہیچ داون علم حضرت امام آخر زماں وبعضے قصہا ملایم آن فاعلم ایہا المصدق بحکم احادیث نبوی وبقول مصطفوی ملک خراسان راچند خصوصیت است کہ ہیچ ملک رانیست اولاً آنکہ زمین ملک خراسان داخل اقلیم مکۂ مبارک است فہو لایخفی علی العلماء والحکماء ثانی آنکہ ہر آدمی را در میان آدمیان

عنقریب فرح کے واقعات بھی ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ بیشک ان بیانات میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں حضرت مہدی کے صدق پہ علانیہ پس اور کس کھلی نشانی اور شہادت قطعی پر ایمان لاؤ گے دیکھو فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۔

بائیسواں باب

حضرت امام علیہ السلام کے بفرمان خدا شہر مبارک فرح میں تشریف لانے کے بیان میں اور قصہ میر ذوالنون ارغون کے مطیع ہونے کا حضرت امام الاولین والآخرین کے آگے اور ذکر ایمان لانے کا شیخ الاسلام کے مع علماء خراسان اور تصدیق کرنا مرزا حسین بادشاہ خراسان علیہ الرحمۃ والرضوان کا اور معاملہ ملا شہ بیگ کا اپنے شاگردوں کے ساتھ امر مہدیت کے تفحص میں اور حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام کی شان علمی کا اعتراف اور اسی کے بعضے ضمنی واقعات اس باب میں مذکور ہیں پس جان اے مصدق کہ مطابق حکم احادیث نبویہ اور فرمان مصطفوی ملک خراسان کی چند خصوصیتیں ہیں جو کسی اور ملک کے لئے نہیں ہیں پہلی خصوصیت یہ کہ ملک خراسان کی زمین مکہ مبارکہ کی اقلیم میں داخل ہے او یہ بات علماء اور حکماء پر پوشیدہ نہیں ہے دوسری خصوصیت یہ کہ جس طرح سے کسی آدمی کو آدمیوں کے زمرہ میں

از جہت علم وعمل فضیلت است کما ورد
فی الآیۃ والذین اوتوا العلم
درجات وفی الحدیث فضل
العالم علی العابد کفضلی
علی سائر الخلق فکذا ہر ملک را
درمیان ہمہ ملکہا بسبب افزونی علم
فضیلت باشد پس لابد ملک خراسان
را از جہت زیادتی علم بر اکثر واغلب
ملکہا خدا تعالیٰ فضل دادہ است زیراکہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم در حق وی
چنیں فرمودہ است لما خلق اللہ تعالیٰ
آدم خلق الاشیاء عشرۃ خلق اللہ
الرحمۃ عشرۃ ففی مکۃ تسعۃ وفی
غیرہ واحدۃ وخلق السخاوۃ عشرۃ
ففی العرب تسعۃ وفی غیرہ واحدۃ
خلق اللہ المروۃ عشرۃ ففی الخراسان
تسعۃ وفی غیرہ واحدۃ وخلق اللہ
العقل عشرۃ ففی الرجال تسعۃ وفی
غیرہم واحدۃ وخلق اللہ الحیاء عشرۃ
ففی النساء تسعۃ وفی غیرہا واحدۃ
وخلق اللہ الحسد عشرۃ ففی العلماء
تسعۃ وفی غیرہم واحدۃ وخلق
اللہ السقم عشرۃ ففی الرجال
الصالحین تسعۃ وفی غیرہم واحدۃ
وخلق اللہ البرکۃ عشرۃ ففی الغنم

علم وعمل کی جہت سے فضیلت حاصل ہوتی ہے چنانچہ
آیت کریمہ میں ہے اور جو لوگ علم دیئے گئے ہیں،
ان کے لئے درجات ہیں اور حدیث شریف میں
ہے عالم کو عابد پر فضل ایسا ہے جیسا کہ مجھے فضل
تمام خلق اہل زمانہ پر ہے پس اسی طرح تمام ملکوں
میں بھی کسی ملک کو فضیلت زیادتی علم ہی کے سبب
سے ہوتی ہے پس ضرورتاً ملک خراسان کو بھی زیادتی
علم ہی کی جہت سے خدا تعالیٰ نے اکثر و بیشتر
ملکوں پر فضیلت دی ہے اسی لئے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کے حق میں فرمایا ہے جب اللہ تعالیٰ
نے آدمؑ کو پیدا کیا تو سب چیزیں دس دس پیدا
کیں رحمت دس حصوں میں اللہ نے پیدا کی نو حصے
عرب کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، سخاوت دس
حصوں میں پیدا ہوئی نو حصے عرب کو ملے ایک حصہ
دوسروں کو، اللہ نے مروت کو دس حصوں میں
پیدا کیا نو حصے خراسان کو ملے اور ایک حصہ
دوسروں کو، اللہ نے عقل کو دس حصوں میں پیدا کیا
نو حصے مردوں کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے
شرم کو دس حصوں میں پیدا کیا نو حصے عورتوں کو ملے
ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے حسد کو دس حصوں
میں پیدا کیا نو حصے علماء کو ملے ایک حصہ دوسروں
کو، اللہ نے بیماری کو دس حصوں میں پیدا کیا نو
حصے نیک مردوں کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ
نے برکت کو دس حصوں میں پیدا کیا تو حصے بکریوں کو
ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے عیش کو پیدا کیا

تسعة وفی غیرہ واحدۃ وخلق اللہ
النعمۃ عشرۃ ففی الکفار تسعۃ
وفی غیرھم واحدۃ وخلق اللہ الجمال
عشرۃ ففی الروم تسعۃ وفی غیرہم واحدۃ
وخلق اللہ الحکمۃ عشرۃ ففی الھند تسعۃ
وفی غیرہم واحدۃ وخلق اللہ العلم عشرۃ
ففی الخراسان تسعۃ وفی غیرہ واحدۃ
الحدیث فاعلم ایھا المصدق علم ومروت
ہر دو صفت حمیدہ و در دین حق پسندیدہ
در حق ملک خراسان بعبارت عیاں وارد
شدہ است و ہر ملک را بیک صفت محمود مخصوص
گردہ و خراسان را بدو صفت مخصوص بتخصیص
گردانید ھذا القدر فی فضلہ کافی
خصوصیت سوم آنکہ اگرچہ علماء اہل ہند
و سندہ در علم الخ ابودند فاما از کثرت
حسد و اعتساف و قلت مروت و انصاف
حق را تکذیب کردند بنا بر حضرت امام مہدی موعودؑ
در حق مکذبان چنین فرمودند کہ روی این عالمان
و حاکمان در روز قیامت بہر دو جہت سیاہ
کردہ شود اگر من برحق بودم پس چرا حق را نصرت
نکردند اگر من برحق نبودم پس مرا چرا در حبس
نکردند و بعد از محضرہ و تفحص چرا قتل نکردند
و در باب علماء اہل خراسان از جہت کثرت
علم و مروت و انصاف بلا اعتساف حضرت
امام جہانؑ را از طرف رحمان فرمان رسید کہ

نو حصے کفار کو ملے ایک حصہ دوسروں کو، اللہ نے
خوبصورتی پیدا کی نو حصے روم کے علاقے کو ملے ایک
حصہ دوسروں کو، اللہ نے حکمت کو دس حصوں میں
پیدا کیا نو حصے ہند کو ملے ایک حصہ دوسروں کو اللہ نے
علم کو پیدا کیا نو حصے خراسان کو ملے ایک حصہ
دوسروں کو الخ پس معلوم کر اے مصدق کہ علم و مروت
جو دو صفات حمیدہ اور دینِ حق میں پسندیدہ ہیں ملک
خراسان کے حق میں بعبارتِ واضحہ مذکور ہوئی ہیں اور
ہر ایک ملک ایک صفتِ محمودہ سے مخصوص کیا گیا
اور خراسان دو صفاتِ محمودہ کے ساتھ تخصیص
مخصوص ہوا ہے یہی بات اس کی فضیلت کے
ثبوت میں کافی ہے تیسری خصوصیت یہ کہ اگرچہ
علماء اہل ہند اور اہل سندھ بھی علم میں شہرۂ آفاق
تھے لیکن حسد اور بے راہ روی کی زیادتی مروت
اور انصاف کی کمی سے انھوں نے حق کو جھٹلایا اسی
بنا پر حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام نے
ان جھٹلانیوالوں کے حق میں اس طرح فرمایا کہ ان عالموں
اور حاکموں کے چہرے قیامت کے دن دو جہت
سے سیاہ کئے جائینگے اگر میں حق پر تھا تو کیوں
انھوں نے حق کی مدد نہیں کی اور اگر میں حق پر نہیں تھا
تو کیوں انھوں نے مجھکو قید نہیں کیا محضرہ اور
تفتیش کرکے انھوں نے مجھے قتل کیوں نہیں کردیا
اور علماء اہل خراسان کے بارے میں ان کے
علم و مروت اور انصاف کی زیادتی اور کج روی سے
محفوظ رہنے کی جہت سے حضرت امام جہاں علیہ السلام

ای سید محمد نہج علم تو از علماء اہل خراسان خواہم داد بنابر چونکہ امام آخر زمان در ملک خراسان قدم سعادت فرمودند اکثر علماء قندھار و خراسان چراغان بجوہ و علماء فرح و فضلاء آں و علماء نواحی فرح المقام و اکثر خلایق ہمہ خاص و عام تصدیق امام تحقیق کردہ اند و بادشاہ خراسان صاحب تخت ہرات و شیخ الاسلام علامۂ عصر مع توابعان نہج علم آنذات پیغمبر صفات دادہ مصدق و منقاد شدہ اند و خصوصیت چہارم آنکہ حضرت رسالت پناہ علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات ہر سہ ذات گرامی درجات را یعنی خود را و مہدی را و عیسیٰ را علیہم السلام برابر فرمود کما ورد فی الحدیث کیف تہلک امتی انا فی اولہا و عیسیٰ فی آخرھا والمہدی من اہل بیتی فی وسطہا بنابر چنانچہ حق تعالیٰ مدینۂ مشرفہ را فضل از جہت ظہور خاتم الانبیاء دادہ است ہمچناں حضرت رحماں ملک خراسان را بشرف ظہور صاحب الزماں خاتم الاولیاء مشرف ساخت کہ آمدن مہدی موعودؑ بہ طرف خراسان در احادیث صحیح وارد بود کما ورد فی المشکوٰۃ روی عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ

کو حق تعالیٰ کی طرف سے فرمان پہنچا کہ اے سید محمد تیری شانِ علمی کی داد علماء، اہلِ خراسان سے دلواؤنگا بنابریں جب امام آخر زماںؑ ملک خراسان میں تشریف فرما ہوئے تو اکثر علماء قندھار و خراسان حراخانِ بجوہ اور علماء شہر فرح اور فرح کے اطراف واکناف کے تمام فضلاء اور اکثر و بیشتر باشندگانِ خاص و عام نے امام علیہ السلام کی تصدیق بتحقیق کی اور خراسان کے بادشاہ صاحبِ تخت ہرات نے اور شیخ الاسلام علامۂ زماں (ملا شہ بیگ) اور ان کے تمام پیرووں نے اُس ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کی شانِ علم کی داد دی مصدق و مطیع ہوئے چوتھی خصوصیت یہ کہ حضرت رسالت پناہ علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات (آپ پر افضل ترین درود اکمل ترین سلام نازل ہوں) تینوں ذواتِ عالی درجات کو یعنے خود کو اور حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو ہم رُتبہ فرمایا ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کیسے ہلاک ہوگی میری امت میں اُسکے شروع میں ہوں، عیسیٰ اس کے آخر میں ہیں اور مہدی میرے اہلِ بیت سے اُس کے وسط میں ہیں بنابریں جس طرح حق تعالیٰ نے مدینۂ مشرفہ کو حضرت خاتم الانبیاءؐ کا مقامِ ظہور ہونیکی فضیلت دی ہے ویسا ہی ملک خراسان کو حضرت رحمان نے خاتم الاولیاء امام صاحب الزمانؑ کے ظہور کے شرف سے مشرف فرمایا ہے چنانچہ مہدی موعودؑ کا خراسان کی طرف آنا احادیثِ صحیحہ میں مذکور ہوا ہے مشکوٰۃ شریف میں ہے

صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم
الرایات السود ای علامات النبی
صلعم وھی صفات کالتسلیم و
التوکل والفقر والفاقۃ والتفویض
وجمیع الصفات الذات وقیل
ان رایات السوداء ای علامات
بیان الذات واھب العطیات
لان السوداء کنایۃ عن لون ذاتہ
بالدلائل الواضحات قد جاءت من
قبل الخراسان فاتوھا فان فیھا خلیفۃ
اللہ المھدی قد صح ھذا الحدیث
بالمشاھدۃ کما قال علیہ السلام لیس
الخبر کالمعاینۃ خصوصیت پنجم آنست کہ
جای وصال صاحب زمان؏ است جای کہ
وصال خاتم الاولیا رشود فضیلت او
عیان است حاصل الغرض چونکہ حضرت
امام علیہ السلام در فرح کہنہ قدم سعادت
فرمودند و در سرای ملک سکندر حاجی ملوک
کیوان فرود آمدند پیش از آمدن آنحضرتؑ
خبر پراگندہ شدہ بود کہ سیدی دعوی
میکند کہ من مھدی موعود ہستم
و بر جملہ خلایق تصدیق من فرض است
دراں زماں بفرح عالی مقام وزیر
بادشاہ معتبر و محتشم و مھیب
المسمی میر ذوالنون ارغون حاکم بود

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انھوں نے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو
تم سیاہ رنگ کی جھنڈیوں کو یعنے علامات نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو اور وہ صفات حمیدہ مثل تسلیم توکل فقر
فاقہ اور اللہ پر اپنے سب کاموں کو سونپنا اور
تمام صفات ذاتی ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ رایات
سودا یعنی کالی جھنڈیوں سے مراد علامات بیان
ذات واہب العطیات کے ہیں کیونکہ سیاہ رنگ
کنایہ ہے تجلی ذاتی الٰہی کے رنگ سے بدلائل واضحہ
(بقیہ ترجمہ حدیث) کہ خراسان کی طرف سے آئیں تو
تم چلے آؤ انہی میں اس لئے کہ انہی میں اللہ کا خلیفہ
مہدی ہوگا۔ یہ حدیث مشاہدہ سے صحیح ثابت ہو چکی
جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خبر معائنہ کے
جیسی نہیں (سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی بات کی جیسی نہیں)
ملک خراسان کی پانچویں خصوصیت یہ کہ یہی مہدی موعود
صاحب زماں علیہ السلام کے وصال کا مقام ہے
جس جگہ کہ حضرت خاتم الاولیاءؑ کا وصال واقع ہوا ہو
اوسکی فضیلت ظاہر و عیاں ہے حاصل مطلب یہ کہ
جب حضرت امام علیہ السلام فرہ کہنہ میں تشریف فرما
ہوئے اور ملک سکندر حاجی ملوک کیوان کی سرا
میں آنحضرتؑ نے نزول اجلال فرمایا تو آنحضرتؑ کے
آنے سے قبل ہی یہ خبر پھیل چکی تھی کہ ایک سید
دعوی کرتے ہیں کہ میں مہدی موعود ہوں اور جملہ خلائق
پر میری تصدیق فرض ہے اس زمانہ میں فرہ عالی مقام
میں بادشاہ کے وزیر معتبر با حشمت و مہابت

وقبل از مهدی موعودؑ دو سہ را از جہت
کذب این دعوی کشتہ بودند چونکہ میر مذکور
آمدن امام البر و البحر شنیدند بجای خود قرار
دادند کہ اول من با شوکت و قوت و ہیبت
و سلطنت با اسباب جنگ و قہر و غلبۂ بسیار
و دبدبۂ بے شمار بروم و باین نوع تجربہ کردہ
بیازمایم اگر ازین معنی بہ ترسد و طاقت
ندارد و رعایت ما کردہ بما توجہ نماید کاذب
است پس قتل کنیم چنانچہ پیش ازین دو سہ
کس را باین معاملہ تجربۂ قتل کردہ بود و
اگر ہیبت او بر ما مستولی گردد و بما بے نیازی
کند و من توجہ سوی او کنم لاشک صادق
باید دانست کہ مہدی موعودؑ است کہ
جز مہدیؑ این طاقت ندارد پس انچہ فرماید
در عمل باید آورد علی الصباح چنانچہ گفتہ بود
ہمچنان کرد کہ اول میر ذوالنون لشکر
کشیدہ آوازۂ قتل کردن این جماعت
انتشار نمود و آلات سیاست چون دارہا
و کندہا گرد اگرد دائرہ تعین فرمود کہ بعد
از اظہار کذب باین نوع سیاست میشود
چون فوجہا بدین دبدبہ و کبکبہ نزدیک
رسیدند و آواز مزامیر لشکر
و زیر فقرای آنحضرتؑ شنیدند
و دبدبۂ لشکر بدین طریق دیدند
کہ لشکر برای قتل و تاخت و تاراج

مسمیٰ میر ذوالنون ارغونؒ حاکم وقت تھے آنحضرتؑ
کے آنیکے قبل دو تین مدعیانِ مہدیت کو جھوٹے
پاکر انھوں نے مار ڈالا تھا جب میر مذکور نے
حضرت امام البر و البحر کے آنیکی خبر سنی تو اپنی جگہ
انھوں نے یہ طے کر لیا کہ اوّلاً میں خود شوکت و
قوت و ہیبت تمام لوازم سلطنت کے ساتھ ساز و
سامان جنگ قہر و غلبہ کے آثار اور دبدبہ بے شمار
کے ساتھ جاؤں گا اس طرح تجربہ کر کے پورا امتحان لونگا
اگر ان باتوں سے وہ ڈر گئے اور ہمارے مقابلہ کی
تاب نہ پائے اور ہمارا لحاظ کر کے ہماری طرف متوجہ
ہوئے تو ہم سمجھینگے کہ وہ جھوٹے ہیں پس ان کو
قتل کر ڈالینگے چنانچہ میر مذکور نے اس واقعہ سے
قبل دو تین شخصوں کی آزمایش اسی طریقہ سے کر کے
قتل کر دیا تھا اب بھی اس نے یہی سوچا کہ اگر انکی
ہیبت ہم پر چھا جائے گی اور وہ ہم سے بے نیازی
سے پیش آئینگے اور مجھے خود انکی طرف متوجہ ہونا پڑیگا
تو بیشک انکو سچے جاننا چاہیئے وہی مہدی موعود ہیں
کیونکہ سوائے مہدیؑ موعودؑ کے کوئی یہ طاقت
نہیں رکھتا پس وہ جو کچھ فرمائیں اس پر عمل کرنا چاہیئے
پھر علی الصباح جیسا کہ کہا تھا ویسا ہی کیا پہلے تو میر ذوالنون
نے لشکر فراہم کر کے اس جماعت کو قتل کرنے کا
شور مچا دیا اور سزا دہی کا سامان جیسے سولیاں اور
کندے دائرے کے اطراف نصب کر دیئے گئے
اس اعلان کے ساتھ کہ جھوٹ ظاہر ہونیکے بعد اس
طرح سے سزا دی جائے گی جب فوجیں اس شان و

می آید بعضے فقرا در تحیر افتادند یکی آدمی خبر کردن پیش مہدی موعود آمد و اعلام نمود کہ وزیر بادشاہ باین معنی آمدہ چہ تدبیر باید کرد برو تنگ آمدند و فرمودند بادشاہ یکی است کہ وزیر ندارد درین میان لشکر رسید تمام حجرہا را گرداگرد کردند و میر ذوالنون با ہیبت و استغناء تمام و صلابت تمام پیش حضرت مہدی علیہ السلام آمد ہیچ کس التفات نکرد متحیر شدہ از اسپ فرود آمد ہیبت در دل او پدید آمد با ادب نشست حضرت مہدی علیہ السلام برسم قدیم کہ مدام بود با اطمینان و سکینت دعوت شروع کردند و معنی این آیت بیان فرمودند اللّٰہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاؤہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون ۔ و ترجمہ اینست کہ خدا تعالیٰ دوست و کارساز گرویدگان است آنانکہ ایمان آوردند بخدای و

شوکت کے ساتھ دائرے کے قریب پہنچیں اور وزیر کے لشکر کے نقاروں کی آواز آنحضرتؑ کے فقرا نے سنی اور لشکر کا طمطراق اس طریق سے دیکھا کہ لشکر محض قتل و خونریزی اور غارت گری ہی کے لئے آتا ہے تو بعضے فقرا حیرت میں پڑ گئے ایک نے اس حال کی خبر دینے کے لئے حضرت مہدی موعودؑ کی خدمت میں آکر کہا کہ بادشاہ کا وزیر اس غرض سے آیا ہے کیا تدبیر کرنی چاہیئے اس صحابی پر حضرتؑ نے غصہ ہوکر فرمایا کہ بادشاہ ایک ہی ہے جو وزیر نہیں رکھتا اس اثنا میں لشکر آپہنچا، تمام حجروں کو سپاہی گھیر لئے میر ذوالنون نہایت رعب وداب لاپروائی اور ترش روئی کے ساتھ حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے آیا کسی نے اُس کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھا وہ حیران ہوکر گھوڑے سے اتر پڑا اُس کے دل پر ہیبت چھاگئی اور لرزہ پیدا ہوگیا مودب ہوکر بیٹھ گیا حضرت مہدی علیہ السلام نے دستورِ قدیم کے مطابق اطمینان و سکون کے ساتھ دعوت الی اللہ شروع فرمائی اور آیت اللّٰہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاؤہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون کے معانی بیان فرمائے ۔ ترجمہ اس آیت کریمہ کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ دوست اور کارساز ماننے والوں کا ہے جو ایمان لائے خدا پر اور خدا کے رسول پر

رسول وی و بکلام او بیروں می آرد ایشاں را
از تاریکی شرک وکفر و نفاق و شک سوی
روشنائی اسلام و ایمان و اخلاص و یقین
و آنانکہ کافر شدند دوست ایشاں طاغوت
کہ نام شیطان است یعنے بسیار نافرمانی
کنندہ بیروں می آرد ایشاں را از روشنائی
اسلام و ایمان و اخلاص و یقین سوی تاریکی
شرک وکفر و نفاق و شک ایشانند یاران
دوزخ و ایشاں دراں دوزخ جاوداں مانندہ
و تفسیر مہدی مراد اللہ کہ تعلیم اللہ و امر اللہ
بود نوشتہ شدہ است الغرض میرزو النون باز
دعوت شنیدن گرفت حضرت مہدی موعود
می فرمود کہ نزدیک بیا نزدیک آمد باز فرمودند
نزدیک تر بیا نزدیک تر آمد در دل ہیبت
دیدار مبارک امام الابرار و ہیبت دعوت
آنحضرت در دلش پدید آمد و گفت شنیدہ
شود کہ شما مہدی می گویانید اگر لغوی باشد
معقول است و اگر اصطلاحی باشید حجت
و برہان باید فرمود فرمودند کہ حجت
و برہان نمودن کار خداوند است و کار
ما تبلیغ است ایں گفتہ باز در نصیحتے
شدہ بودند دراں آمدند بعد از لمحہ نیز میرزو النون
ہماں تقریر با امام الابرار تکرار کرد آنحضرت
ہماں جواب دادند باز گفت کہ بعضے
علامات مہدی آنست کہ بر دی تیغ

اور خدا کے کلام پر باہر لاتا ہے انکو شرک وکفر و
نفاق و شک کی تاریکی سے اسلام ایمان اخلاص
اور یقین کی روشنی کی طرف اور جو کافر ہوئے ان کا دوست
طاغوت ہے۔ یہ شیطان کا نام ہے یعنی بہت
نافرمانی کرنیوالا جو نکالتا ہے ان کو اسلام ایمان
اخلاص اور یقین کی روشنی سے شرک کفر نفاق اور
شک کی تاریکی کی طرف یہی دوزخی ہیں اور دوزخ
میں ہمیشہ رہینگے حضرت مہدی موعود مراد اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی تفسیر جو اللہ کی تعلیم سے اور اللہ کے
امر سے تھی لکھی گئی ہے الغرض میرزو النون ادب
کے ساتھ دعوت الی اللہ سننے لگا حضرت
مہدی نے فرمایا کہ نزدیک آؤ تب وہ کسی قدر
نزدیک آیا پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اور نزدیک
آؤ تو اور زیادہ نزدیک آیا حضرت امام الابرار
علیہ السلام کے دیدار مبارک سے اس کے
دل پر ہیبت طاری تھی اور آنحضرت کی دعوت
سنکر اس کا دل تھرا گیا تھا اس نے کہا کہ
سنا جاتا ہے کہ آپ خود کو مہدی کہلواتے ہیں اگر
آپ مہدی بلحاظ لغت ہدایت یافتہ کے معنی میں
ہیں تو یہ امر معقول ہے اور اگر مہدی اصطلاحی ہیں
تو حجت و برہان دینا چاہیئے آنحضرت نے
فرمایا حجت و برہان دکھلانا خدا تعالیٰ کا کام ہے
ہمارا کام تبلیغ ہے یہ فرما کر پھر جو نصیحت فرما رہے
تھے اسی میں آپ مشغول ہوگئے کچھ دیر کے بعد
پھر میرزو النون نے وہی تقریر حضرت امام الابرار

کار نکند و آتش نسوزد و آب غرق نکند آنحضرتؑ فرمودند که صفت شمشیر بریدن است و صفت آتش سوختن و صفت آب غرق کردن ولی معنی حدیث آنست که کسی بر مہدی قادر دست نہ شود نقلست که میر ذوالنون یک حبشی را گفتہ بود که چوں بآنذات ایں سوال کنم تو بروی زخم کن اگر حق باشد کارگر نہ شود و اگر دروغ باشد سر او بہ برد الغرض چونکہ حضرت امام علیہ السلام فرمودند که بروی کسی قادر دست نباشد آں حبشی را اشارت بود آمدہ فی الحال شمشیر کشیدہ دست برداشت که بر آنذات اندازد بقدرۃ اللہ تعالیٰ دست حبشی ہماں طور در ہوا بماند نتوانست که بر آنذات اندازد و آنحضرتؑ چنانچہ در نصیحت بودند ہیچ تغیر نشد پس آں شخص شمشیر انداختہ کلہ بر زمین آورد و پس ازیں میان علماء کلاں نامش مولانا نور کوزہ گر رحمۃ اللہ علیہ گفت که اگر مہدی موعود آمدنی است ہمیں ذات است و اگر نہ نخواہد آمد میر ذوالنون و اکثر علماء ذوالنون که در مجلس بودند بر مہدیت آں ذات بغیر صفات ایمان آوردند بعدہ میر ذوالنون گفت که ما تو کر مہدی

گئے آگئے دوبارہ آنحضرت نے وہی جواب دیا پھر اُس نے کہا کہ مہدی کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تلوار ان پر کام نہ کرے آگ نہ جلائے اور پانی غرق نہ کرے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ تلوار کی صفت کاٹنا آگ کی صفت جلانا اور پانی کی صفت غرق کرنا ہے لیکن حدیث کے معنی یہ ہیں کہ کوئی بھی مہدی کو مارنے پر قادر نہ ہو گا۔ نقل ہے کہ میر ذوالنون نے اس گفتگو سے قبل ہی ایک حبشی کو کہدیا تھا کہ جب میں آنحضرت سے یہ سوال کروں تو تو آپ پر وار کر دینا اگر آنحضرت حق پر ہوں تو ان پر تیرا وار کارگر نہ ہو گا اور اگر ان کا دعویٰ دروغ ہو گا تو ان کا سر کٹ جائے گا۔ الغرض جب حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ مہدی کو مارنے پر کوئی قادر نہ ہوگا تو وہی حبشی جو اشارہ پا چکا تھا، فوراً تلوار کھینچکر ہاتھ اٹھایا تاکہ آنحضرت پر وار کرے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حبشی کا ہاتھ شل ہو کر رہ گیا آنحضرتؑ پر وہ وار نہ کر سکا اور آنحضرتؑ بدستور نصیحت میں لگے رہے کوئی تغیر آپکے چہرۂ مبارک پر دکھائی نہیں دیا پس وہ شخص تلوار پھینک کر اپنا سر زمین پر رکھا اس کے بعد علماء میں سے ایک بڑے عالم مولانا نور کوزہ گر نامی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر مہدی موعودؑ کا آنا حق ہے تو وہ یہی ذات ہے ورنہ اور کوئی نہیں آئے گا، تب میر ذوالنون اور اکثر علماء جو میر ذوالنون کے ساتھ اس مجلس میں تھے سبھوں نے اُس

ہستیم ہر جا کہ تیغ زدنی باشد ما تیغ بزنیم
و مخالفان مہدی را بکشیم شما مہدی و ما
ناصر مہدی حضرت میران ؑ فرمودند کہ ناصر
مہدی خدا است و تیغ بر نفس خود بزن کہ
در بیراہی نیفگند این سخن فرمودہ سلام علیکم
گفتہ برخاستند و بطرف حجرہ روان شدند
میر ذوالنون دنبال حضرت حبیب
ذوالجلال شد کہ وداع کنند کسے
خبر کرد کہ میرانجی میر ذوالنون اذن
میخواہد تا باز گردد آن ذات عالی درجات
پیغمبر صفات ؑ بسوی او التفات کردہ فرمودند
کہ السلام علیکم و درون حجرہ رفتند
میر ذوالنون ذوفنون باز گشت بعد از آن
اکثر خلایق مطیع صاحب الزمان ؑ
شدند و تصدیق از روی تحقیق کردند و
رسم و عادت و بدعت ترک
دادند و بر فرمودۂ آنحضرت ؑ
انقیاد نمودند نقلست کہ حضرت
امام علیہ السلام فرمودہ اند کہ
تاثیر حق ہمچون اول ماہ است
ہر روز زیادت میشود تا بکمال رسد
و تاثیر باطل ہمچون ماہ چہاردہم
است ہر روز نقصان میشود تا ناپدید
گردد کما قال سبحانہٗ و تعالیٰ
ھو الذی ارسل رسولہٗ

ذات پیغمبر صفات ؑ کی مہدیت پر ایمان لایا بعد ازاں
میر ذوالنون نے کہا کہ ہم مہدی کے نوکر
ہیں جہاں کہیں تلوار چلانا ہوگا تلوار چلائینگے
اور مخالفانِ مہدی ؑ کو مار ڈالینگے آپ مہدی ہیں
اور ہم مہدی کے ناصر یہ سنکر حضرت مہدی ؑ
نے فرمایا کہ مہدی کا ناصر خدا ہے اور تو تلوار اپنے
نفس پر مار تاکہ تجھے گمراہی میں نہ ڈالے یہ
ارشاد فرماکر آنحضرت ؑ سلام علیکم کہتے ہوئے
اٹھے اور حجرے کی طرف روانہ ہوئے میر ذوالنون
حضرت حبیب ذوالجلال کے پیچھے چلنے لگے
تاکہ اجازت پاکر رخصت ہوں اس وقت
کسی صحابی نے عرض کیا کہ میرانجی میر ذوالنون
اجازت چاہتے ہیں تاکہ واپس ہوں یہ سنکر اُس
ذات عالی درجات پیغمبر صفات ؑ نے ان کی طرف
پلٹ کر فرمایا السَّلَامُ عَلَیکُم پھر حجرے
میں تشریف لے گئے اور میر ذوالنون صاحبِ
فنون وہاں سے واپس ہوئے اس واقعہ کے
بعد اکثر و بیشتر لوگ صاحب زمان ؑ کے مطیع ہوئے
اور تحقیق کے ساتھ سب نے آنحضرت ؑ کی تصدیق
کی اور رسم و عادت و بدعت کو ترک کیا اور
آنحضرت ؑ کی ہدایت پر عمل پیرا ہوئے نقل ہے
کہ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حق کی تاثیر
پہلی تاریخ کے چاند کی جیسی ہے جو ہر روز بڑھتا
ہے یہانتک کہ کمال کو پہنچتا ہے اور باطل کی
تاثیر چودھویں کے چاند کی جیسی ہے جو ہر روز

بالهدیٰ ودین الحق لیظهره
علی الدین کله الآیۃ حاصل الامر
میرذوالنون ذوفنون تمام حقیقت این
ذات پیغمبر صفات بپادشاه عادل امیر
عامل فاضل و کامل المسمیٰ مرزاحسین
را معلوم کرد و پادشاه مذکور صدر
العلماء المشهور که اسمه ملا شه بیگ
وخطابه شیخ الاسلام علامۂ عصر صاحب
درس استاد هفت صد شاگردان
بودند رجوع میکردند که امری چنین واقع
شده است باید که این امر مهدویت
تحقیق کنند و واضح فرمایند که
بران عمل کرده شود نقلست که آن
استاد علماء عالی مقام المشهور بلقب
شیخ الاسلام تمام شاگردانِ خویش
را جمع فرمود وکتابها جمع کردن حکم
کرد که بیائید بر این ذات که دعوی مهدویت
میکند حجت برنفی و اثبات به بینیم فرمود
که ما دلیل بر اثبات مهدویت این
ذات میدهیم و اگر شما را دلیل بر
رد ثبوت این ذات پیدا شود بیارید
بدین طریق مناظره درباب امام تحقیق کرده
کرده دیدند که دلیل اثبات آن ذات
پیغمبر صفات راجح می آید باز شیخ الاسلام
بشاگردان عالی مقام گفتند که ما استاد

گھٹتا ہے یہانتک کہ ناپید ہوجاتا ہے چنانچہ فرمایا
حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے وہی ہے جس نے
بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ
تاکہ غالب کردیوے اس کو سب دینوں پر الخ
حاصل کلام میر ذوالنون صاحب فنون نے تمام
حقیقی احوال اس ذات پیغمبر صفاتؑ کے بادشاہِ
عادل امیر عامل فاضلِ کامل مسمیٰ مرزا حسین کو
معلوم کئے اور بادشاہِ مذکور نے صدرِ صدور علماء
المسمیٰ ملاشہ بیگ کو جن کا لقب شیخ الاسلام
تھا جو علامۂ زماں ایسے تھے کہ سات سو شاگرد اُن
کے حلقۂ درس میں تھے کہلا بھیجا کہ ایسا معاملہ وقوع
میں آیا ہے ضرورت ہے کہ آپ اس معاملۂ مہدویت
کی تحقیق فرماکر امر حق کو واضح فرمائیں تاکہ اس پر عمل
کیا جائے نقل ہے کہ اس استاد علماء عالی مقام
المعروف بلقب شیخ الاسلام نے اپنے تمام شاگردوں
کو جمع فرمایا اور سب کتابیں جمع کیں پھر حکم دیا کہ
آؤ اس ذات کے بارے میں جس نے اپنی مہدیت
کا دعویٰ کیا ہے نفی و اثبات دونو پہلوؤں کے
دلائل پر غور کریں میں اِس ذات کی مہدیت
کے اثبات پر دلیل لاتا ہوں اگر تمکو اس ذات
کی مہدیت کے ثبوت کو توڑنیوالی دلیل ملے تو
پیش کرو اس طریق سے حضرت امام تحقیقؑ کے
بارے میں انھوں نے مناظرہ کرکے دیکھ لیا کہ اُس
ذات پیغمبر صفاتؑ کے دعوے کے اثبات کی دلیل
ہی راجح قرار پاتی ہے پھر شیخ الاسلام نے اپنے

شما ہستیم ، کہ شما را رعایت ما روی می
نماید دلیل بر رد مدعاء مہدویت پیدا
نمی شود ، خوب شما دلیل اثبات ثابت
کنید ما بر طرف دلیل رد نظر کنیم بدیں
ترتیب کہ مجادلہ برای اللہ دیگر بارہ
در باب اثبات مہدیت امام الابرار
می کردند ہم دلیل شاگرداں کہ وجہ اثبات
بود بر دلیل استاد غالب آمد بنا براں
استاد العلماء المشتہر گفت کہ بہر دو وجہ
دلیل اثبات مہدویت این ذات
عالی صفات ثابت میشود ممکن و محتمل کہ
این ذات مہدی موعود باشد در کتب
احادیث مطالعہ آوردند تعارض بسیار
و تناقض بے شمار یافتند کہ بداں
رد ثبوت نتواں کرد نہایت
از کتب اصول از تصانیف بزرگاں
علیہم الرحمۃ والغفران چہار سوال
علمی کہ براں مدار اثبات مہدویت
امام الابرار بود استخراج کردہ
چہار شاگرد علماء کامل و عامل صاحب
انصاف باتمیز بلا اعتساف
یکی ملا علی فیاض دوم ملا علی شیروانی
و ملا محمد شیروانی و ملا درویش
ہروی رضی اللہ عنہم را نزد یک
آنحضرتؑ فرستادند و بایں چہار

شاگردانِ عالی مقام سے کہا کہ میں تمہارا استاد ہوں
شاید تمکو میری رعایت ملحوظ ہو اور مدعاء مہدیت
کا ثبوت جو میرے دلائل سے ہو اس کی تردید تم
سے نہو سکے بہتر یہ ہے کہ تم اثبات کے دلائل پیش
کرو اور میں اُنکی تردید پر غور کروں گا اس قرارداد
سے دوبارہ مباحثہ محض اللہ کے لئے امام الابرارؑ
کی مہدیت کے اثبات کے بارے میں ان علماء نے
کیا پھر بھی شاگردوں کی دلیل جو اثبات کی صورت
رکھتی تھی استاد کی دلیل پر غالب آئی بنا بریں
اُس استاد مشاہیر علماء نے کہا کہ ہر دو وجہ سے
اس ذاتِ عالی صفات کی مہدیت کے اثبات کی
دلیل ہی قوی ثابت ہوتی ہے غالباً یہی ذات مہدی
موعود ہے ، ان علماء نے کتب احادیث کا مطالعہ
کیا تو مہدی کے بارے میں جو حدیثیں ہیں ان میں
بہت تعارض و تناقض پایا (بعض بعض کے خلاف
میں اور بعض بعض کی ضد میں نظر آئیں) ان سے
آنحضرتؑ کے دعوے کی (جو حکم خدا اور کلام خدا
کی حجت سے تھا) تردید نہو سکی ، نہایت درجہ
انھوں نے کتب اصولِ فقہ سے جو بزرگانِ دین
علیہم الرحمۃ والغفران کی تصانیف سے تھیں چار
سوال علمی جن پر امام الابرار علیہ السلام کی مہدیت
کا دارومدار تھا نکال کر چار شاگردانِ باکمال علماء
باعمل صاحبانِ انصاف و تمیز کج روی سے دور
رہنے والوں کے ذریعہ جن میں سے ایک ملا علی فیاض
دوسرے ملا علی شیروانی تیسرے ملا محمد شیروانی

سوال قرار دادند کہ جواب سوال ندہد مگر
مہدی موعود علیہ السلام آخر الامر چونکہ
ایں چہار علماء با علماء دیگر از پای تخت
ہرات نزدیک آں ذات پیغمبر صفات
آمدہ ملاقات کردند در اں وقت حضرت
خاتم ولایت بفرمان رب العزت بیان
ایں آیت فرمودند ولقد ذرانا
لجہنم کثیرا من الجن والانس
لہم قلوب لا یفقہون بہا
ولہم اعین لا یبصرون بہا
ولہم اذن لا یسمعون بہا اولئک
کالانعام بل ہم اضل اولئک
ہم الغفلون ۔ چونکہ حضرت
خلیفۃ اللہ تفسیر آیۃ بمراد اللہ و تعلیم اللہ
برائے انتفاع عباد اللہ فرمودند بعد
از استماع بیان آنحضرتؑ ہر چہار
علماء با جماعت بانتفاع ہر دو جہاں
رسیدند و معتقد آنحضرتؑ شدند
نقلست کہ ملا درویش ہروی
در اں وقت بحضور آنحضرتؑ
در دہن خود کاہ گرفتہ عرض کردند
کہ با وجود علم ما و معرفت ما در حضور
حضرت شما کالانعام ہستیم
اکنوں ما را حق تعالیٰ بصدقہ قدوم
مبارک شما داخل در زمرۂ انسان کند

جو تھے ملا درویش ہروی رضی اللہ عنہم تھے آنحضرتؑ
کے پاس بھیجے اور ان چار سوالوں کی نسبت یہ
قرار دیا کہ ان کا جواب جیسا کہ چاہیئے سوائے مہدی
موعود علیہ السلام کے اور کوئی نہ دے گا، آخر کار
جب یہ چاروں علماء اور دوسرے علماء کے ساتھ
پائے تخت ہرات سے نکل کر اُس ذات پیغمبر
صفاتؑ کے پاس آئے اور ملاقات سے مشرف
ہوئے تو اس وقت حضرت خاتم ولایت علیہ السلام
بفرمان، رب العزت اس آیت شریفہ کا بیان فرما رہے
تھے (ترجمۂ آیت) اور ہم نے پیدا کئے ہیں
دوزخ کے لئے بہتیرے جن اور انسان ان کے
دل ہیں کہ اُن سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ اُن
سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں
وہ لوگ چوپایوں کے مانند ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ
گمراہ یہی لوگ بے خبر ہیں۔ جب حضرت خلیفۃ اللہ
علیہ السلام نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کی اللہ کی
مراد اللہ کی تعلیم سے بندگان خدا کے نفع کے لئے
بیان فرمائی تو آنحضرتؑ کا بیانِ مبارک سن کر
چاروں علماء اپنے ہمراہیوں کے ساتھ دونو جہان
کے نفع سے بہرہ مند اور آنحضرتؑ کے معتقد
ہوئے۔ نقل ہے کہ ملا درویش ہروی نے اُس
وقت آنحضرتؑ کے سامنے گھانس کا تنکہ اپنے
منہ میں لے کر عرض کیا کہ ہم اپنے سب علم و معرفت
کے باوجود حضرت کے روبرو مثل چوپایوں کے ہیں
اب ہم کو حق تعالیٰ آپکے قدوم مبارک کے صدقہ

و از صفت انعام بیروں آرد القصہ ملا علی فیاض در پیش آنحضرتؑ عرض کردند کہ میرانجی آنچہ اشکالہا در خاطر ما بود ہمہ از برکت ذات شریف شامل شدہ حاجت پرسیدن نیست فاما اگر رضا باشد تا چہار سوال بطرف شیخ الاسلام ارسال است بکنیم آنحضرتؑ رضا دادند۔

سوال اول با مہدی موعودؑ ایں بود کہ خدام مہدی موعود خود را بچہ دلیل میگویانید جواب فرمودند کہ بندہ نمی گویاند فرمانِ حق تعالیٰ بامر موکد می شود بر حکم آن گویانیدہ می شود علماء مذکور جواب امام البر والبحورؑ را درست داشتند سوال دوم آنکہ خدام بکدام مذہب مقید ہستند جواب فرمودند کہ ما ہیچ مذہب مقید نیئم مذہب ما مذہب مصطفےٰؐ و اتباعِ کتابِ خدائے تعالیٰ۔

سوال سوم آنکہ خدام کدام تفسیر بیاں میکنند جواب فرمودند کہ ما ہیچ گاہ ہیچ تفسیر مطالعہ نمی کنیم وقت بیان ہر آیتے کہ بے واسطہ پیش می آید و بیان آن آیت تعلیم میشود بامر اللہ مراد اللہ گفتہ میشود۔

سے انسانوں کے زمرے میں داخل فرمائے اور چوپایوں کی صفت سے نکالے قصہ مختصر یہ کہ ملا علی فیاض نے آنحضرتؑ کے حضور میں عرض کیا کہ میرانجی جو کچھ شبہات ہمارے دلوں میں تھے حضور کی ذات شریف کی برکت سے تمام و فع ہوچکے حاجت پوچھنے کی نہیں ہے لیکن اگر رضا ہو تو چار سوال شیخ الاسلام کی جانب سے بھیجے گئے ہیں عرض کئے جاسکتے ہیں آنحضرتؑ نے رضا دی۔

پہلا سوال جو انھوں نے حضرت مہدی موعودؑ سے کیا یہ تھا کہ حضور خود کو مہدی موعود کس دلیل سے کہلاتے ہیں آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ بندہ نہیں کہلاتا ہے حق تعالیٰ کا فرمان امر موکد کی صورت میں ہوتا ہے اسی حکم کی بنا پر کہلایا جاتا ہے علماء مذکور نے حضرت امام البر والبحورؑ کے جواب کو بجا و درست کہا۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ حضور (ائمہ مجتہدین کے مذاہب میں سے) کس مذہب کے ساتھ مقید ہیں آنحضرتؑ نے جواب دیا کہ ہم کسی مذہب کے ساتھ مقید نہیں ہیں ہمارا مذہب مذہبِ مصطفےٰؐ اور اتباعِ کتاب خدا تعالیٰ ہے تیسرا سوال یہ تھا کہ حضور کس تفسیر پر سے بیانِ قرآن فرماتے ہیں آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ ہم کسی وقت بھی کسی تفسیر کا مطالعہ نہیں کرتے بیان کے وقت جو آیت بے واسطہ سامنے آتی ہے اور اس آیت کا بیان اللہ کی طرف سے سکھلایا جاتا ہے اللہ کے امر سے اللہ کی مراد بیان کی جاتی ہے

سوالِ چہارم آنکہ بر جواز رویت خدا تعالےٰ
دریں جہاں چہ دلیل دارید جواب فرمودند
کہ دلیل ثبوت ہر شی بدو گواہ ثابت
میشود اینک محمد رسول اللہؐ و ابراہیم
خلیل اللہؑ بیمین و یسار خود اشارت
کردہ فرمودند کہ حاضر اند و دریں باب
شاہد اند ہر چہ پرسیدن می خواہید
بہ پرسید علماء خاموش شدند و خاطر خود
جمع کردند ہر یکی جواب بدل پسند
خود یافتند و مطیع آنحضرتؑ گشتند
زیرا کہ ایشاں قبل از ملاقاتِ امام
آخر زمانؑ در اثبات آنذات
ایں چہار سوال و جواب ایں سوال
مشخص کردہ بودند کہ اگر جواب ایں سوال
ورائے جواب مذکورہ بدہد مہدی موعود
نباشد چونکہ نزدیک علماء متبحر مشہور الاشہر
بود کہ دعوی مہدی موعود از خود نبود بلکہ
از فرمان خدا تعالیٰ دیگر آنکہ بہیچ مذہب
متقید نبود زیرا کہ صاحب مذہب بود
دیگر آنکہ تفسیر کلام اللہ بامر اللہ کند
نہ کہ بر حکم کلام مجتہداں کہ در و خطا
وصواب واقع شدہ است چہارم
بیان ثبوت رویت اللہ تعالیٰ در دار
دنیا خاصۂ مہدیؑ است اگرچہ بعضے
علماء مذاہب اہل سنت جائز داشتہ

چوتھا سوال یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کا دیدار اس جہان
میں جائز ہونے پر آپ کیا دلیل رکھتے ہیں آنحضرتؑ
نے جواب میں فرمایا کہ ہر چیز کے ثبوت کی دلیل
دو گواہوں سے ملتی ہے یہیں محمد رسول اللہؐ اور
ابراہیم خلیل اللہؑ آنحضرتؑ نے اپنے سیدھے اور
بائیں جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ موجود ہیں جو
اس باب میں گواہ ہیں جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو
اس جواب کو سن کر علماء خاموش ہوئے ان کو
دل جمعی حاصل ہوئی ہر ایک نے اس جواب کو
دل سے پسند کیا اور سب کے سب آنحضرتؑ کے
مطیع ہوئے اس لئے کہ انھوں نے حضرت امام آخر الزمان
علیہ السلام کی ملاقات سے قبل ہی (اُس) ذات کے
دعوے کے اثبات میں ان چار سوالات اور ان کے
جوابات کو مشخص کر لیا تھا کہ ان سوالات کا جواب
مذکورہ جوابات کے سوائے جو دے وہ مہدی موعود
نہ ہوگا چونکہ علماء متبحر کے نزدیک یہ امر ظاہر و
اظہر تھا کہ مہدیِ موعود کا دعویٰ خود اُن کی ذات سے
نہ ہوگا بلکہ فرمانِ خدا تعالیٰ سے ہوگا، دیگر یہ بھی کہ وہ
کسی مذہب کے ساتھ مقید نہ ہوں گے اس لئے کہ
خود صاحبِ مذہب ہونگے نیز یہ بھی کہ اللہ کے کلام
کی تفسیر اللہ کے امر سے فرمائینگے نہ کہ مجتہدین کے
کلام کی موافقت میں جس میں خطا و صواب دونو واقع
ہوئے ہیں، چوتھی بات اللہ تعالیٰ کا دیدار دار
دنیا میں ہونیکے ثبوت کا بیان خاصہ حضرت مہدیؑ
ہی کا ہے اگرچہ بعضے علماء مذاہبِ اہل سنت

اند فاما بیان اثبات بجز مهدی ہیچ کس را
طاقت نبود چنانچہ ظاہر است القصہ
چون علماء مذکور از صحبت امام نور علی نورؑ
بحکم رخصت آنحضرتؑ برخاستند
بعضے علماء گفتند کہ ما استفسار از حضرت
امام الابرارؑ در باب محمد رسول اللہ و ابراہیم
خلیل اللہ علیہما السلام میکردمی احسن
بودی ملا علی فیاض گفت کہ مقلد را سخن
مخبر صادق دلیل قطعی است اگر ما بدین
رتبہ می بودیم حاجت پرسیدن نبود ہموں
ساعت بمراد خود می رسیدیم و محمد رسول اللہؐ
و ابراہیم خلیل اللہؑ را می دیدیم شکر خدا تعالیٰ
بجا آرید کہ استفسار نکردید کسانیکہ بحضرت
محمد رسول اللہؐ و ابراہیم خلیل اللہؑ حاضر بودند
و بہیج تعریف ایشان نشنیدہ بمقصود
نرسیدند حالا بمقام لطیف الطف
بعالم ارواح ہستند نمی دانیم کہ بعد از
استفسار چہ جواب می شدے و ما چہ فہم
کردمی آخر الامر این چہار علماء کبار ہمیشہ
ملازمت امام الابرارؑ از روی صدق و
اخلاص اختیار کردہ اند و داخل مہاجران
ذوالافتخار آنحضرتؑ شدند و باستاد
عالیمقام شیخ الاسلام را نوشتند
کہ تحصیل علم تمام عمر ما در پیش علم سید آنجناب
یافتیم کہ یک قطرہ پیش دریا بود و مظنون

نے بھی اسکو جائز رکھا ہے لیکن اس کے اثبات
کے بیان کی کسی کو طاقت نہیں تھی بجز حضرت مہدیؑ
کے چنانچہ یہ امر ظاہر ہے قصہ مختصر یہ کہ جب علماء مذکور
امام نور علی نور علیہ السلام کے پاس سے آنحضرتؑ
کی اجازت پاکر اٹھے تو بعض علماء نے کہا کہ حضرت
امام الابرار نے محمد رسول اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ
علیہما السلام سے استفسار کے بارے میں جو
فرمایا تھا اگر ہم استفسار کئے ہوتے تو بہتر تھا یہ
سنکر ملا علی فیاض نے کہا کہ مقلد کے لئے مخبر صادقؑ
کا قول ہی دلیلِ قطعی ہے اگر ہم اس رتبہ پر ہوتے
تو پوچھنے کی حاجت ہی نہیں تھی ہم اسی ساعت
اپنی مراد کو پہنچتے اور حضرت محمد رسول اللہؐ اور
حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کو دیکھ ہی لیتے خدا کا
شکر بجا لاؤ کہ تم نے استفسار نہیں کیا، جو لوگ
محمد رسول اللہؐ اور ابراہیم خلیل اللہؑ کے حضور میں
حاضر تھے (ان میں سے بہت سارے) ان کے
مدعا اگر انکار کو سن کر بھی مقصود کو نہیں پہنچ سکے
تو اب تو وہ مقام لطیف و الطف عالم ارواح میں
ہیں ہمیں کیا خبر ہے کہ بعد استفسار کے کیا جواب
ملتا اور ہم کیا سمجھتے آخر کار ان چاروں علماء کبار
نے ہمیشہ کے لئے حضرت امام الابرارؑ کی صحبت
از روے صدق و اخلاص اختیار کی اور آنحضرتؑ
کے جلیل القدر مہاجرین میں داخل ہوئے اور انھوں
نے اپنے استاد عالی مقام شیخ الاسلام کو لکھا
کہ ہماری تمام عمر کی تحصیل علم اس سید کے علم کے

ہر چہار سوال و جواب مرقوم کردہ گویانیدند
کہ اگر می خواہید کہ ذات پیغمبر صفات بعد از
رسول اللہؐ تابع تام پی در پی علیہ السلام کہ
در وخلاف شرع بمقدار یک موی نباشد
ببینید ایں ذات گرامی درجات عالی صفات
با برکات را ببینید بریں شہادت علماء عالی
مقام علامۂ عصر شیخ الاسلام تصدیق امام
تحقیق علیہ السلام کردہ اند و امیر عادل و عامل بادشاہ
ہرات نیکو صفات مرزا حسین شہادات علماء
اکمل تصدیق کردند و بسیار علماء و امراء
و اکثر خلایق آں زماں مصدق و معتقد
شدند الغرض بعد از تصدیق امام تحقیقؑ شیخ
الاسلام قصد ملاقات آں ذات پیغمبر صفاتؑ
داشتہ متوجہ گشتہ اند کہ در وسط راہ
نزدیک سبزوار خبر رحلت
امام الابرارؑ شنیدند بسیار حزیں
و غمگیں شدہ دستار خود بر زمین
زدہ گفتند کہ کم بختی ما کہ بلقاء
آں ذات شریف رسیدن نتوانستیم
ازاں جا بوطن خود رجوع فرمودند
و بہ مہدویت آنحضرتؑ تصدیق
آوردند ۔ نیز واضح باد کہ علماء
عامل و فقہاء کامل المسمیٰ شیخ
صدر الدین خراسانی تصدیق امام
ربانی کردہ اند و نیز ملا حاجی محمد فرہی

آگے ہم نے ایسی پائی جیسا کہ دریا کے مقابلہ میں
ایک قطرہ اور انھوں نے مضمون چاروں سوالات
کے جوابات کا لکھکر کہلایا کہ اگر آپ چاہتے ہوں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ذات
پیغمبر صفات تابع تام و قائم مقام آنحضرتؐ کو جس
میں ایک سر مو شرع کا خلاف نہ پایا جائے دیکھیں
تو اسی ذات گرامی درجات عالی صفات با برکات
کو دیکھ لیجئے اس گواہی پر تمام علماء عالی مقام اور
خود علامۂ زماں شیخ الاسلام نے امام علی التحقیق علیہ السلام
کی تصدیق کی اور امیر عادل و عامل بادشاہ ہرات پسندیدہ
صفات مرزا حسین نے بھی علماء کاملین کی گواہی کی
تصدیق کی اور بہت سارے علماء اور امراء اور اکثر
و بیشتر خاص و عام اس زمانے کے آنحضرتؑ کے
مصدق و معتقد ہوئے خلاصۂ کلام یہ کہ امام تحقیق علیہ السلام
کی تصدیق کے بعد شیخ الاسلام نے اُس ذات پیغمبر صفاتؑ
سے ملاقات کا ارادہ کیا اور اس ارادے سے روانہ
ہوئے وسط راہ میں موضع سبزوار کے قریب انھوں نے
حضرت امام الابرارؑ کی رحلت کی خبر سنی بیحد ملول اور
غمزدہ ہو کر انھوں نے اپنی دستار زمین پر گرا دی اور
کہا کہ ہائے میری کم بختی کہ میں اس ذات بزرگوار کے
دیدار کو نہیں پا سکا اسی جگہ سے وہ اپنے وطن کو واپس
ہوئے اور آنحضرتؑ کی مہدیت کی انھوں نے تصدیق
کی نیز واضح ہو کہ شیخ الاسلام ملا شہ بیگ کے علاوہ
خراسان کے اور بھی علماء عامل و فقہاء کامل مثلاً شیخ صدر الدین
خراسانی نے بھی حضرت امام ربانی کی تصدیق کی نیز ملا حاجی محمد

کامل بودند ہم در مصدقان آنحضرت شہرت
دارند و ملا درویش ہروی عالم فاضلِ کامل
عامل بودند و در باب اثبات مہدویت
چند رسالہا تصنیف فرمودند یکی ازان
رسالہ در باب حجت امام الابرارؑ ہم
دریں دیار مشہور است نقلست کہ
یک روز حضرت امام علیہ السلام
نشستہ بودند کہ ملا درویش ہروی درخدمت
امام علیہ السلام حاضر شدند پرسیدند
کہ میاں درویش چہ حال دارید گفت کہ
حال ما سخت خراب است امام علیہ السلام
فرمودند کہ چہ خرابی دارید ملا گفت کہ
حالِ ما ہمین است کہ نفس ما میگوید خدامؑ
مہدی ہستند یا نیستند امامؑ فرمودند کہ نفس
خودرا بگوئید کہ لفظ مہدی بالا یدارید انچہ
مہدی می فرماید از کلام خدا و کلام نبیؑ
ہست یا نہ ملا گفت نفس ما میگوید کہ
آری ہست آں از کلام خدا و کلام
نبی ہست امامؑ فرمودند کہ خوب برو
عمل بر کلام خدا و بر کلام مصطفےٰؑ
بکن بعد ازاں ہر چہ حق است معلوم
خواہد شد ملا بعد از دو سہ روز پیش حضرت
امامؑ آمدہ بسیار عذر خواہی کردہ رجوع
نمود و بر مہدویت آنحضرتؑ اقرار
کرد کہ حال ما بکفر انجامیدہ بود از

علماء کاملین سے تھے جو آنحضرتؑ کے مصدقین میں
شہرت رکھتے ہیں اور ملا درویش ہروی عالم فاضل
عامل وکامل تھے انھوں نے آنحضرتؑ کی مہدیت
کے ثبوت میں چند رسائل لکھے ہیں جن میں سے
ایک رسالہ حضرت امام الابرارؑ کی مہدیت کی حجت
میں ان شہروں میں مشہور ہے نقل ہے
کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام تشریف فرما تھے
ملا درویش امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے
آنحضرتؑ نے پوچھا میاں درویش کیا حال رکھتے
ہو کہا کہ میرا حال بہت خراب ہے امام علیہ السلام
نے فرمایا کہ کیا خرابی رکھتے ہو ملا نے کہا یہی کہ نفس
کہتا ہے حضور مہدی ہیں یا نہیں ہیں حضرت امامؑ
نے فرمایا کہ اپنے نفس سے کہو کہ لفظِ مہدی کو اٹھا کر
رکھدے جو کچھ مہدی کا حکم ہے کلام خدا اور کلام نبیؑ
سے ہے یا نہیں ہے ملا نے کہا ہمارا نفس کہتا ہے
کہ ہاں کلام خدا اور کلام نبیؑ ہی سے ہے امام علیہ السلام
نے فرمایا کہ بہتر ہے جاؤ کلام خدا اور کلام مصطفےٰؑ
پر عمل کرو اس کے بعد جو کچھ حق ہے تم کو معلوم ہوجائیگا
ملا نے دو تین روز کے بعد حضرت امام علیہ السلام
کے حضور میں آکر بہت معافی مانگی اپنے سست
اعتقاد سے رجوع کیا اور آنحضرتؑ کی مہدیت کا
اقرار استواری کے ساتھ اس طرح کیا کہ ہمارا حال کفر
تک پہنچ چکا تھا اب مجھے خداوند تعالیٰ کی طرف سے
معلوم ہو رہا ہے کہ خداوندہی مہدی موعود ہیں اس میں
کوئی شک نہیں ہے پس معلوم کرا اے مصدق کہ

خداوند تعالیٰ معلوم میشود که خداوند مہدی موعود ہستند دریں شک نیست

فاعلم ایها المصدق بسیار علماء مرضیة الاحوال وصلحاء پسندیده احوال بر حکم ادلة الاجلال بر مہدیت حبیب ذوالجلال از ملک خراسان صدق وایمان آوروند و راسخ الاعتقاد فی المهدویة آنحضرت و واثق المحبة علی خاتم الولایة بودند که یک بیک نوشتن تطویل انجامد بنا بر حکم خیر الکلام ما قل و دل مختصر کرده شد ان فی ذالک لآیات بینات وشهادات قاطعات علی صدق المهدی ع بحجة العیان فبای اٰیة بینة وشهادة تومنون بها فبای آلاء ربکما تکذبان

باب بست وسوم

در بیان چند منقولات وبعضے معاملات متفرقات آنذات پیغمبر صفات محمد مہدی علیه السلام که در شہر فرح المفرح المقام واقع شده است نقلست که روزی در فرح علماء با حبیب ذوالجلال ایں سوال کردند که شما داخل در امت رسول الله صلعم ہستید آنحضرت فرمودند آرے علماء گفتند که در حدیث آمده است که اگر ایمان ابی بکر صدیق مع ایمان امت وزن کرده شود

بہت سے علماء پسندیدہ احوال اور صلحاء ستودہ خصال نے دلائل جلائل کی بنا پر ملک خراسان میں حضرت حبیب ذوالجلال کی مہدیت پر ایمان لایا اور تصدیق سے مشرف ہوئے جو آنحضرت ع کی مہدیت کے اعتقاد پر راسخ اور آنحضرت خاتم الولایت ع کی محبت کا دم بھرتے تھے ہر ایک کا حال لکھنے میں عبارت کی درازی کا اندیشہ ہے بنا بریں اس حکم کی بنا پر کہ بہترین کلام وہی ہے جو قلیل ہو اور بادلیل ہو اختصار سے کام لیا گیا ہے بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں حضرت مہدی علیہ السلام کے صدق پر حجت واضح کی صورت میں پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر تم ایمان لاؤ گے (اسے منعقو) دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

تیئسواں باب

چند منقولات اور اُس ذاتِ پیغمبر صفات مہدی موعود علیہ السلام کے بعضے معاملاتِ متفرقہ کے بیان میں جو مقامِ فرحت نواز شہر فرہ میں وقوع میں آئے۔ نقل ہے کہ ایک روز فرہ مبارک میں بعض علماء نے اس حبیب ذوالجلال ع سے یہ سوال کیا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل ہیں۔ آنحضرت ع نے فرمایا ہاں۔ علماء نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر ابوبکر صدیق رض کا ایمان تمام اُمت کے

ایمان ابی بکرؓ گران آید ازاں معلوم می شود کہ ابوبکرؓ بر جمیع امت فاضل است آنحضرتؐ فرمودند ایمان محمد مصطفےٰ صلعم گران است یا ایمان ابابکرؓ علماء گفتند کہ ایمان محمد مصطفےٰؐ گران است پس آنحضرت فرمودند کہ ایمان ما ایمان محمد مصطفےٰ ام است پس علماء گفتند کہ شما در امتِ آنحضرتؐ ہستید چگونہ ایمان شما ایمان آنحضرتؐ باشد فرمودند من دریں امت داخل ام چنانچہ آنحضرتؐ دریں امت داخل است کما قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم۔ نیز نقلست روزی در فرح حضرت امام علیہ السلام میانِ نماز دیگر و شام بیان می فرمودند کہ لشکر جنیاں راہ گذراں میرفتند چوں بیان قرآن از امام آخر زمانؑ شنیدند ایستادہ استماع نمودند چوں حضرت میرانؑ از بیان قرآن فارغ شدند ہمہ مجمع آمدہ ملاقات کردند و تصدیق و تلقین شدند و بقوم خود آں خبر رسانیدہ اند بعدہٗ بسیار جنیاں آمدہ ملازمت امام آخر زمانؑ نمودہ تصدیق کردند و نیز نقلست روزی در فرح

ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ابوبکر صدیقؓ کا ایمان ہی بھاری رہے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تمام اُمت پر فضل رکھتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰؐ کے ایمان کا وزن زیادہ ہے یا ابوبکرؓ کے ایمان کا۔ علماء نے کہا کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ کے ایمان کا وزن زیادہ ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارا ایمان محمد مصطفےٰؐ کا ایمان ہے۔ پھر علماء نے کہا کہ آپ آنحضرتؐ کی اُمت میں ہیں تو پھر آپ کا ایمان آنحضرتؐ کا ایمان کیونکر ہوگا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس اُمت میں اسی طرح داخل ہوں جس طرح آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اس اُمت میں داخل ہیں۔ چنانچہ خداوندِ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم (ترجمہ) اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حال میں کہ تو اُن میں ہے۔ نیز نقل ہے کہ ایک روز شہر فرہ میں نمازِ عصر اور مغرب کے درمیان حضرت امام علیہ السلام بیانِ قرآن فرما رہے تھے۔ جنات کا ایک لشکر اُس راہ سے گذر رہا تھا۔ جب انہوں نے قرآن کا بیان حضرت امام آخر زمانؑ سے سُنا تو ٹھہر گئے اور سُننے لگے۔ جب حضرت میراں علیہ السلام بیانِ قرآن سے فارغ ہوئے تو اُن تمام جنات نے آکر آنحضرتؐ سے ملاقات کی،

المفرح المقام حضرت امام علیہ السلام چون غسل کردہ موی وا کردہ متوجہ بحق بودند کہ ناگاہ ماری بزرگ از سوراخ بیرون آمد و او سر برداشت حضرت میرانؑ سر خود را زیر کردہ پیش مار نہادہ می فرمودند اگر فرمان گزیدن است ما راضی ایم بعدہٗ مار سر خود را در سوراخ کشید حضرت میرانؑ سر خود پیش نہادند مار در سخن آمد کہ اے حضرت چند سال است کہ ما مشتاق ملاقات ذات شریف شما بودیم ایں زماں برائے دیدن جمال شما آمدیم بعدہٗ مار تمام بیروں آمدہ بر پائے مبارک آنحضرتؑ غلطید و حضرت میرانؑ ہر دو پای مبارک خود دراز کردند و پیش مار نہادند مار بر ہر دو پای مبارک غلطیدہ در سوراخ رفت نقل مشہور انیست کہ مار بوقت سخن گفتن آغاز کرد کہ من آں مارام کہ در غار بحضور مصطفیٰ صلعم ابوبکر رضؓ را گزیدہ بودم نیز نقلست کہ روزی در فرح حضرت میرانؑ اصحاب خویش را فرمودند کہ معلوم

اور تصدیق اور تلقین سے بہرہ مند ہوئے اور انہوں نے اپنی سب قوم کو یہ خبر پہنچا دی اسکے بعد اور بہت سارے جن حضرت امام آخر الزماںؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر تصدیق سے مشرف ہوئے۔ نیز نقل ہے کہ ایک روز مقام فرح بخش فرہ میں حضرت امام علیہ السلام غسل فرما کر کھلے بالوں کے ساتھ متوجہ بحق تشریف فرما تھے یکایک ایک بہت بڑا سانپ بل سے نکل آیا اور اپنا سر اُوپر کو اُٹھایا۔ حضرت میرانؑ نے اپنا سرِ مبارک سانپ کے سامنے جھکا دیا اور فرمانے لگے کہ اگر تجھے خدا کا حکم ڈسنے کے لئے ہوا ہو تو ہم راضی ہیں۔ اس کے بعد سانپ نے اپنا سر سُوراخ میں کھینچ لیا۔ حضرت میرانؑ اپنا سرِ مُبارک ویسا ہی جُھکائے ہوئے تھے تب سانپ بول اُٹھا کہ اے حضرت کئی سال سے ہم آپ کی ذات مبارک کی مُلاقات کے مشتاق تھے۔ اس وقت محض آپکا جمالِ مبارک دیکھنے ہی کیلئے میں آیا ہوں اسکے بعد وہ سانپ تمام کا تمام سُوراخ سے باہر آکر آنحضرتؐ کے مُبارک قدموں پر لوٹنے لگا۔ حضرت میراںؑ علیہ السلام اپنے ہر دو پائے مبارک سانپ کے سامنے دراز کئے ہوئے تھے وہ دونوں پاؤں پر لوٹ کر اپنی بِل میں چلا گیا۔ ایک نقل یہ بھی مشہور ہے کہ سانپ نے بات کرتے وقت شروع میں یہ کہا کہ میں وہی سانپ ہوں کہ غار میں ،

می شود که مهدی را و قوم وی را هیچ جا
بمقام و مسکن گاه نیست نیز
نقلست که روزی در فرح فرمودند
که هر که از گجرات هجرت کرده در
خراسان آمده است و اگر میل بوطن
بشری باشد ظالم است ثم
قرأ هٰذه الاٰیة یاایها
الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم
واخوانکم اولیاء اِن استحبوا
الکفر علی الایمان ومن یتولّهم
منکم فاولٰئک هم الظّٰلمون
قل ان کان اٰباؤکم و
ابناؤکم واخوانکم وازواجکم
وعشیرتکم واموالُ ن اقترفتموها
وتجارةٌ تخشون کسادها ومسٰکنَ
ترضونها احبّ الیکم من الله
ورسوله وجهادٍ فی سبیله
فتربصوا حتیٰ یاتی الله بامره
والله لا یهدی القومَ الفٰسقین
نیز نقلست که حضرت امام علیہ السلام
در شهر فرح المفرح المقام فرمودند
کسانیکه در پیش بنده رفته اند کار کردند
گوی ایمان از میدان بردہ اند
وکسانیکه مانده اند بر سر بچارگان
افتاده نیز فرمودند که بعضے

حضرت مُصطفیٰؐ کے حضور میں ابوبکرؓ کو ڈسا تھا
نیز نقل ہے کہ ایک روز فرہ فرح بخش میں
حضرت میرانؑ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا کہ
معلوم ہوتا ہے کہ مہدی کے لیئے اور مہدی
کی قوم کے لیئے کوئی مخصوص مقام اور سکونت
گاہ نہیں ہے۔ نیز نقل ہے کہ ایک روز بہ مقام
فرہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو کوئی گجرات
سے ہجرت کرکے خراسان آیا ہے اگر رغبت اپنے
وطن بشری کی طرف رکھتا ہے تو ظالم ہے۔ پھر
آنحضرتؑ نے یہ آیت پڑھی (ترجمۂ آیت) اے
ایمان والو نہ بناؤ اپنے باپ اور بھائیوں کو
رفیق، اگر وہ عزیز رکھیں کفر کو ایمان کے مقابلہ
میں اور جو تم میں سے ان کی رفاقت کرے تو وہی
لوگ ظالم ہیں کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ اور
تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری
بیبیاں اور تمہاری برادری اور مال جو تم نے
کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے
کا تم خوف کرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے
ہو یہ چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں۔ اللہ اور اُسکے
رسولؐ اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو منتظر
رہو یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ ہدایت
نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو۔ نیز نقل ہے کہ
حضرت امام علیہ السلام نے شہر فرح بخش فرہ میں
فرمایا کہ جو لوگ بندے کے سامنے جا چکے کام
کر گئے اور ایمان کا گیند میدان سے لے جا چکے ہیں

کساں در گجرات اند نزدیک بندہ ہستند
و ایں کلمات نیز فرمودند کہ

ہ

گر با منی در یمنی پیش منی
ور بے منی پیش منی در یمنی

نقلست در فرح روزے حضرت
امام علیہ السلام از مسجد طرف دائرہ
می رفتند و درون راہ خانۂ یک
خراسانی بود کرّات قرات مزاحم
شد کہ حضرت امیر در خانۂ من قدم
سعادت بفرمایند حضرت امام الابرار
ہر بار ہمیں جواب تکرار فرمودند کہ
عفو کنید بعد از منت بسیار بعضے
یاراں را رضا دادند کہ شما بروید بعضے
یاراں رفتند و بندگیمیاں شاہ
دلاورؓ نہ رفتند چوں وقتیکہ یاراں بعد
از خوردن طعام باز آمدند بندگیمیاں سید
سلام اللہؓ با میاں دلاورؓ گفتگو
کردند کہ حضرت میرانؑ رضا دادہ بودند
شما چرا نیامدید ہمیں موجب بسیار تنگ
آمدند حضرت میرانؑ شنیدند و
و فرمودند چہ شور می شود یاراں انچہ بود
عرض کردند بعدہٗ فرمودند کہ کسانیکہ

اور جو رہ گئے ہیں ان بیچاروں کے سر آفت ہے
نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بعضے جو گجرات میں ہیں
بندے کے نزدیک ہیں اور یہ کلمات بھی آنحضرتؑ
نے ارشاد فرمائے

اگر تو میرے ساتھ ہے تو یمن میں بھی ہے
تو میرے سامنے ہے اور اگر تو میرے
ساتھ نہیں ہے تو میرے سامنے بھی ہے
تو یمن میں ہے۔

نقل ہے کہ مقام فرح بخش فرہ میں ایک روز
حضرت امام علیہ السلام مسجد سے دائرے کی
طرف تشریف لے جا رہے تھے ایک خراسانی
کا گھر اس راہ میں تھا۔ اس نے کئی بار آنحضرتؑ
سے یہ معروضہ کیا کہ حضرت امیر، میرے گھر
تشریف فرما ہوں۔ حضرت امام الابرارؑ نے
ہر دفعہ اس کے جواب میں یہی فرمایا کہ معاف
کر دو۔ پھر اس نے بہت ہی عاجزی کی تو بعضے
صحابہ کو آنحضرتؑ نے رضا دی کہ تم جاؤ اس بنا
پر بعضے اصحاب گئے اور بندگی میاں شاہ دلاورؓ
نہیں گئے جب گئے ہوئے اصحاب کھانا کھا کر
واپس آئے تو بندگی میاں سید سلام اللہؓ نے
میاں شاہ دلاورؓ سے گفتگو کی کہ حضرت میرانؑ
رضا دے چکے تھے تم کیوں نہیں آئے۔ میاں
سید سلام اللہؓ نے یہ الفاظ بہت غصے کے ساتھ
کہے تھے۔ حضرت میرانؑ نے سنکر فرمایا۔ کیا شور
ہو رہا ہے۔ اصحاب نے جو کچھ ماجرا تھا عرض کیا

زفتند بسیار خوب کردند نیز نقلست که روزی در فرح عالمی پیش حضرت امام علیہ السلام عرض کرد کہ بعضے یارانِ خدام احکام نماز نمی دانند بنابر حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ بگوئید تا بیاموزند بسیار تاکید کردہ اند بعد از چند روز گفت کہ بعضے یاران شما نماز گزاردن نمی دانند فرمودند کہ ایں چنیں نماز شما بگذارید یعنے با ترک دنیا و طلب خدا تعالیٰ و عزلت از خلق و توکل و تسلیم و اختیار فقر و فاقہ و صبر و قناعت و نیز فرمودند کہ علم لابدی باید تا نماز و روزہ و مانند آں درست شود و نیز فرمودند کہ برائے فہم معانی قرآن نورِ ایمان بس است نیز نقلست کہ روزی در فرح بندگی میراں سید محمود رضؓ کتابی در دست داشتند فرمودند کدام کتاب است جواب دادند کہ تمہید فرمودند کہ کوشش ذکر بکنید تا حالتی پدید آید کہ ایں را فکر کردن بتوانید نیز نقلست کہ روزی در فرح حضرت امام علیہ السلام بدست میاں نظام صحابہ عظام کتابی دیدند و فرمودند چیست عرض کردند کہ میرانجی میزان است فرمودند کہ مخوانید بعد از چند روز باز دیدند

اس کے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا، جو لوگ نہیں گئے بہت اچھے گئے۔ نیز نقل ہے کہ ایک روز فرہ میں ایک عالم نے حضرت امام علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے بعض اصحاب نماز کے احکام نہیں جانتے۔ بنابریں حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جو نہیں جانتے ہیں اُن سے کہہ دو کہ سیکھ لیں۔ اس بات کی آنحضرتؑ نے بہت تاکید کی پھر چند روز کے بعد اسی شخص نے کہا کہ آپکے بعضے اصحاب نماز ادا کرنا نہیں جانتے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ایسی نماز تم بھی پڑھو یعنے ترک دنیا طلبِ خدائے تعالیٰ عزلت از خلق، توکل تسلیم اور فقر و فاقہ اختیار کیئے ہوئے صبر و قناعت کے ساتھ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ علم لابدی (ضروری) چاہیئے تاکہ نماز روزہ اور اس کے مانند دیگر فرائض درستی کے ساتھ ادا ہوں، نیز فرمایا کہ معانی قرآن کو سمجھنے کے لیئے نورِ ایمان کافی ہے۔ نیز نقل ہے[1] کہ ایک روز فرہ میں بندگی میراں سید محمودؓ ایک کتاب اپنے ہاتھ میں لیئے ہوئے تھے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ کونسی کتاب ہے۔ انہوں نے عرض کیا تمہید ہے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ذکر کی کوشش کرو تاکہ ایسی حالت پیدا ہو کہ تم اس کو سمجھ سکو۔ نیز نقل ہے[1] کہ ایک روز فرہ میں حضرت امام علیہ السلام نے میاں نظام صحابی کرامؓ کے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی اور فرمایا کہ یہ کیا کتاب ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرانجی یہ کتاب میزان

[1] اس نقل میں جو واقعہ مذکور ہے جو جونپور کا ہے فرہ کا نہیں یہ نقل اور ایک نقل اس کے ساتھ انصاف نامہ کے باب ۲ ہم میں آئی ہے جن وجوہ سے ظاہر ہے کہ ان میں جو واقعات مذکور ہیں حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ کے زمانۂ طالب علمی کے واقعات ہیں جو جونپور ہی کے ہیں (مترجم)

ومنع کردند بعده میاں نظامؓ بکلی ایں خیال
از خاطر شریف خود دور کردند بعد از مدتی
حضرت میرانؑ فرمودند کہ میاں نظام
چیزی علم بخوانید و فرمودند کہ از حضرت
باری تعالیٰ جز امی کسی را علم لدنی عطا
نمی شود یا امی اصلی باشد یا امی جبلی
بندہ را پیش ازیں علم ظاہری کہ بود آں
علم را فراموش گردانیدہ بعد ازاں علم قرب
روزی کرد و نیز فرمودند امی را تختہ
صاف است ہر چہ بشنود بر دل نشیند
قال اللہ تعالیٰ ھو الذی بعث
فی الامیین رسولا منھم الآیۃ
نیز نقلست کہ روزی در فرح بندگی
ملک معروفؓ صحابہ کرام بندگیمیاں
نظام غالب را گفتند کہ شما چیزے
خواندہ اید اگر چیزی بعد از شغل اندک
اندک نسخۂ علم بہ بینم میاں نظام
فرمودند خوب باشد ملک معروف
گفتند کہ من ہر چہ می کنم بغیر از رخصت
حضرت میرانؑ نمی کنم بیائید رخصت
بستانیم ہر دو صحابۂ کرام بدیں نیت
پیش حضرت میرانؑ آمدند چونکہ پیش
نظر شدند حضرت میرانؑ نا پرسیدہ
ایشاں ایں ابیات بزبانِ مبارک
خود خواندند ؎

(میزان الاعتدال) ہے ۔ آنحضرتؑ نے فرمایا
کہ مت پڑھو بعد چند روز کے پھر حضرتؑ نے
دیکھا اور منع فرمایا اس کے بعد میاں نظامؓ نے
بالکل اِس خیال کو اپنے خاطرِ مبارک سے دور
کردیا، پھر ایک مُدت کے بعد حضرت میرانؑ
نے فرمایا کہ اے میاں نظام کچھ علم پڑھو نیز
فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی درگاہ سے اُمّی کے سوائے
کسی کو علمِ لدنی عطا نہیں ہوتا یا اُمّی اصلی ہوتا ہے
یا اُمّی جبلی، بندے کو قبل ازیں جو علمِ ظاہری تھا
اس علم کو خدائے تعالیٰ نے بھُلا دیا بعد اس کے
علمِ قُرب عطا فرمایا ۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ
اُمّی کا تختۂ دِل صاف ہے جو کچھ سُنتا ہے دل
نشین ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وہی ہے
جس نے بھیجا اُمیوں میں رسول کو اُنہی میں سے
نیز نقل ہے کہ ایک روز فرہ میں بندگی ملک معروفؓ
صحابی کرام نے بندگی میاں نظام غالبؓ سے کہا
کہ آپ کو کچھ پڑھنا آتا ہے ۔ اگر ذکر کی مشغولیت
سے فراغت کے بعد کوئی علمی کتاب پڑھا کروں تو
کیا مضائقہ ہے ۔ میاں نظامؓ نے فرمایا، بہتر ہے
پھر ملک معروفؓ نے فرمایا کہ میں جو کچھ کرتا ہوں
حضرت میرانؑ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتا آؤ تو
اس امر کی اجازت حاصل کریں ۔ اس کے بعد یہ
دونوں صحابہ کرام اسی نیت سے حضرت میرانؑ
کے حضور میں آئے جب آنحضرتؑ کے رُوبرو ہوئے
اور آنحضرتؑ کی نظرِ مبارک ان پر پڑی تو بغیر

ہ
علمی بطلب کہ با تو ماند
آندم کہ ترا ز تو رہاند
تا علم فریضہ را نخوانی
تحقیق صفات حق ندانی

فرمودند کہ انچہ بندہ میگوید در عمل آرید تا بینا گردید نیز نقلست روزی در فرح حضرت خلیفۃ اللہؑ بطرف صحرا جانب جوی آب رواں شدند برای طہارت میرفتند و میاں سید سلام اللہ ہمراہ آں قبلہ گاہ بودند آنحضرت تبسم کردہ بہ میاں سید سلام اللہ فرمودند کہ در دل شما چہ میگذرد میاں سید سلام اللہ عرضکردند کہ میرانجی علما چنیں میگویند کہ علامت مہدیؑ آنست کہ ہر جا او گذر کند کوہہا طلا گردد و دفائنِ زمین جوش کردہ بیروں می آید و بہ مردماں بخشش نماید آنحضرتؑ فرمودند کہ شمارا بایں ہا چہ می باید ایشاں گفتند کہ میرانجی من انچہ شنیدم نقلی میکنم آنحضرت خاتم ولایتؑ چوں از طہارت فارغ شدہ آمدند فرمودند بہ بینید چہ بینند کہ ہمہ کوہ طلا گشتہ و ریگ آں جواہر شدہ آنحضرتؑ

ان کے سوال کے آنحضرتؑ نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ ابیات پڑھے (ترجمہ ابیات)

وہ علم طلب کر، جو ترے ساتھ رہے
وہ دم جو تجھے تجھ سے رہائی دیوے
جو علم ہے فرض گر نہ سیکھے گا تو
تحقیق صفاتِ حق نہ جانے گا تو

نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو کچھ بندہ کہتا ہے اس پر عمل کرو تاکہ تم کو بینائی حاصل ہو نیز نقل ہے کہ ایک روز فرہ میں حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام صحرا کی جانب ندی کے کنارے ایکطرف طہارت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ میاں سید سلام اللہ رض اُس قبلہ گاہ کے ہمراہ تھے یکایک آنحضرتؑ نے مسکرا کر میاں سید سلام اللہ رض سے فرمایا کہ تمہارے دل میں کیا بات آئی ہے۔ میاں سید سلام اللہ رض نے عرض کیا کہ میرانجی علما اسطرح کہتے ہیں کہ مہدیؑ کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ جہاں سے گذر کریں وہاں کے پہاڑ سونا بن جائیں اور زمین کے دفینے اُبھر کر نکل پڑیں اور وہ اس سونے اور روپے کو لوگوں میں تقسیم کریں یہ سُنکر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ تمہارا اِن باتوں سے کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرانجی میں نے جو کچھ سُنا تھا اُس کی نقل کی ہے۔ پھر حضرت خاتم ولایتؑ طہارت سے فارغ ہو کر آنے لگے تو آنحضرتؑ نے ایک طرف نظر ڈالی۔ فرمایا کہ دیکھو تو۔ کیا دیکھتے ہیں کہ تمام پہاڑ سونا ہو گیا اور وہاں کی سب ریت

فرمودند که انچه بشما درکار باشد
بگیرید وبه یاران نیز خبر کنید که هر کرا مال
درکار باشد بگیرد میانسید سلام اللہ
گفتند مرا درکار نیست اگر می فرمایند
تا بجہت علامت نمودن یاران را بگیریم
فرمودند یک دو مشت بگیرید میانسید
سلام اللہ مشت پر کرده بدامن خود
بستہ اند چوں به یاران ماجرا گفتند وگره
کشاده جواہر نمودند چنانچه از زبان مبارک
صادر گشته بود بجمیع مرداں وزناں گفتند
که حضرت میراںؑ که ہر کرا مال درکار باشد
بروید وبگیرید ہمه کساں مرداں وزناں
بیک زباں گفتند که مارا بغیر از ذات باریتعالی
ہیچ درکار نیست ایں کیفیت وماہیت
به حضرت خاتم ولایت رسانیدند، فرمودند
ہر که طالب مال باشد بخدا یتعالی نرسد
وہر که طالب خدا یتعالی باشد مال نخواہد
پس مہدیؑ مال از زمین برآورده که میدہد
علماء از ماہیت اصلی محروم ماندند مال از
زمین برآورده بمردماں دادن وبے راه
کردن صفت دجال است مراد ازاں
حدیث آنست که ولایت مقیده محمدی
آشکارا کند ومعانی قرآن که
حضور حضرت رسول اللہ صلعم انچه نه شنیده
بیان نماید فتوح بے گماں را قسمت کند

جواہرات سے ، گئی ہے ۔ آنحضرتؑ نے فرمایا
کہ جو کچھ تم کو درکار ہو لے لو اور دیگر اصحاب کو
بھی اطلاع دو کہ جس کسی کو مال درکار ہو لیوے
میاں سید سلام اللہ رضؓ نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ،
حاجت نہیں ہے اگر آپ فرماتے ہیں تو محض یہ
نشانی اصحاب کو دکھلانے کے لیئے کچھ لیتا ہوں ۔
آنحضرتؑ نے فرمایا ' ایک دو مٹھی لے لو ۔ میاں
سید سلام اللہ رضؓ نے ایک مٹھی بھر جواہر لے کر اپنے
دامن میں باندھ لیئے اور جب انہوں نے اور اصحاب
سے یہ ماجرا کہا اور پلو کھولکر وہ جواہر دکھلائے
اور جو کچھ آنحضرتؑ کی زبانِ مبارک سے صادر ہوا تھا
سب مردوں عورتوں کو سُنایا کہ حضرت میراںؑ نے
فرمایا ہے کہ جس کسی کو مال کی حاجت ہو جائے
اور لیوے تو سب مردوں اور عورتوں نے بہ ایک
زبان کہا کہ ہم کو سوائے ذاتِ باری تعالیٰ کے
اور کسی چیز کی حاجت نہیں ہے یہ کیفیت اور
معاملہ کی ماہیت حضرت خاتم ولایتؑ کو پہنچی تو
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو کوئی مال کا طالب ہوگا ،
خدائے تعالیٰ کو نہ پہنچے گا اور جو خدائے تعالیٰ کا
طالب ہوگا مال نہیں چاہے گا تو پھر مہدی مال
زمین سے نکال کر کس کو دیوے ۔ علمائے حدیث
کا مطلب اصلی جاننے سے محروم رہے ۔ مال
زمین سے نکال کر لوگوں کو دینا اور گمراہ کرنا
دجال کی صفت ہے ۔ حدیث کی مراد یہ ہے کہ
مہدی خزانۂ ولایت مقیدہ کو آشکارا کرے گا

کہ طالبان خدا ازاں امداد یابند فاعلم ایہا المصدق در شہر فرح المفرح المقام از حضرت امام علیہ السلام بسیار منقولات و معاملات صادر شدہ است کہ اندک ازاں درینجا یاد کردہ شدہ است و بعضے در محل وی یاد کردہ میشود انشاء اللہ تعالیٰ ان فی ذٰلک لاٰیات بینات وشہادات قاطعات علیٰ صدق المہدیؑ بحجۃ العیان فبایٔ اٰیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ تومنون بہا ایہا المنصفون فبای اٰلاء ربکما تکذبان

اور قرآن کے وہ معانی جو حضرت رسول اللہ صلعم کے حضور میں نہیں سُنے گئے تھے سُنائے گا۔ فتوح (خدا کا دیا رزق) جو بے گمان آئے تقسیم کرے گا تاکہ طالبانِ خدا اس سے قوت پائیں۔ پس جان اے مصدق کہ شہر فرحت بخش فرہ میں جو واقعات اور معاملات حضرت امام علیہ السلام سے صُدور میں آئے اور منقول ہوئے ہیں ان میں سے بہت ہی کم اس جگہ ذکر کیئے گئے اور بعضے ان میں سے آگے بر محل ذکر کیئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ بیشک اس بیان میں کھُلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں صدقِ مہدیؑ پر صاف وصریح حُجّت کی صُورت میں۔ پس اے منصفو اور کس کھُلی نشانی اور شہادت قطعی پر تم ایمان لاؤ گے۔ دیکھو فرمانِ حق تعالیٰ پس تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں کو جھُٹلاؤ گے۔

باب بست وچہارم

دربیان بشارات اولیاء اللہ کہ بزبان حضرت خاتم اولیاء اللہ بامر ملک العلام فی شہر الفرح المفرح المقام صادر شدہ است نقلست کہ روزی در فرح حضرت امام علیہ السلام میان یارانِ عالیمقام ذوالعز والاحترام نشستہ بودند کہ رنگ مبارک آنحضرتؑ متغیر شدہ بسیار ضعف نمود و بعد از ساعتی

چوبیسواں باب

بیان میں اُن بشارتوں کے جو اولیاء اللہ کے حق میں حضرت خاتم الاولیاء مہدی موعود مراد اللہ کی زبانِ مبارک سے شہر فرحت بخش فرہ میں صادر ہوئی ہیں نقل ہے کہ ایک روز شہر فرہ میں حضرت امام علیہ السلام اپنے اصحابِ عالی مقام صاحبان عزواحترام کے درمیان تشریف فرما تھے یکایک آنحضرتؑ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہوا۔ بہت افسُردگی ظاہر ہوئی تھوڑی دیر کے بعد پھر وہ کیفیت

باز آنحضرتؑ بخوشحالی مبدل شده
در قوت آمدند بنا بر بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
حضرت امام الابرار را دریں باب
استفسار کردند که میرانجی ایں چه احوال بود
فرمودند که ارواح اولین و آخرین حاضر
کرده شده بطرف حق تعالیٰ فرمان شد
که اے سید محمد ایں همه ارواحها را به پیشوائی
قبول کن بنده بریں مشتِ خاک
نظر کردیم و گفتیم که خداوندا ایں
ضعیف را چه طاقت و قدرت باشد
که پیشوائی اینها تواند کرد باز بفضل خدا
و عنایت خدا یتعالیٰ نظر کردیم که بریں
بنده دارد گفتیم خداوندا بفضل تو و
بعنایت تو انچه تو می فرمائی به پیشوائی قبول
کردیم و اگر صد چنداں دیگراں باشند بفضل
تو قبول کنیم نیز نقلست که حضرت خاتم
ولایتؑ فرمودند که حقتعالیٰ بنده را مراتب
انبیاء و اولیاء و مومنین و مومنات
و احوالات جمله موجودات همچناں معلوم
کرده است که چنانچه کسے چیزی در
دست دارد و بهر طرف آں چیز را گرداند
تا کما حقه بشناسد چنانچه صراف میکند
تا واقف شود بر جیادت و رداءت
مهر نقره و زر نیز نقلست که وقتی در حضور پر نور
امام البر والبحور ذکر فضائل صدیق اکبرؓ و فضل حیدرؓ

خوشحالی سے بدل گئی قوت و شوکت عود کر آئی
بنابریں بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت
امام الابرارؑ سے اس بارے میں استفسار کیا کہ
میرانجی یہ کیا احوال تھا۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ
اولین و آخرین کی رُوحیں حاضر کی گئی تھیں ۔ اور
حق تعالیٰ کی طرف سے فرمان ہوا کہ اے سید محمد
ان تمام ارواح کی پیشوائی کو قبول کر۔ بندے
نے اپنے مُشتِ خاک وجود پر نظر کیا اور کہا کہ
خداوندا، اس ضعیف کی کیا طاقت اور قوت ہے
جو ان کی پیشوائی کر سکے پھر خداوند تعالیٰ کے فضل و
عنایت پر بندے نے نظر کیا جو اس بندے پر
مبذول ہے تو عرض کیا کہ خداوندا تیرے فضل و عنایت
سے تیرے حسبُ الحکم ان کی پیشوائی کو قبول کرتا ہوں
اگر صد چند اُن کے اور بھی ہوں تو تیرے فضل سے
قبول کروں نقل ہے کہ حضرت خاتم ولایتؑ نے
فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندے کو تمام انبیاء، اولیاء،
مومنین اور مومنات کے مراتب اور جملہ موجودات
کے احوال اسطرح معلوم کر دیئے ہیں جیسا کہ کوئی
شخص کوئی چیز اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو اور ہر طرف
اس کو پھرائے اور کما حقہٗ اس کو پہچانے جیسا کہ
صراف کیا کرتا ہے تاکہ سونے چاندی کے سکوں کے
کھرے کھوٹے پن سے واقف ہو۔ نیز نقل ہے کہ،
ایک وقت حضرت امام البر والبحورؑ کے حضور میں
حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فضائل اور حضرت حیدر صفدر
علیؓ مرتضیٰ کے فضائل کا ذکر گذرا۔ بنابریں آنحضرتؑ

گذشت بنابر فرمودند که ذرہ فرق مراتب
ابوبکرؓ داشتہ ہر چند کہ در خاطر آید فضل
علیؓ بگویید نیز نقلست کہ ذکر مقاتلہ مرتضیٰ علیؓ
بمعاویہؓ بحضور آنحضرتؑ در گذشت
فرمودند کہ حق بجانب علیؓ بود و معاویہؓ در
اجتہاد مخطی بودند بنابر فرمودند حکم صحابہ
رسول اللہؐ کہ مبشر بودند در جانبین حکم
نجات است فاما نو آیندگان بطرف مرتضیٰ
علیؓ ناجی اند و بطرف معاویہ رضؓ ہالک
بودند و نیز نقلست کہ امیر امیراں مہتر
سروراں پیر پیراں حضرت میراں علیہ السلام
درحق مجتہداں و مفسراں کہ بر اہل سنت
و جماعت بودند علیہم الرضوان بشارت
فرمودند کہ ایشاں پہلوانان دین اند و در
دین موشگافی کردہ اند و نیز درحق شاں
فرمودند کہ ایشاں طالبان حق بودند ہر چہ گفتہ
و کردہ اند برائے حق گفتہ و کردہ اند و نیز
فرمودند کہ بزبان بعضے مجتہداں و مفسراں
سخن حق جاری کردہ است تا شہادت سخن
بندہ شود و نیز نقلست کہ حضرت خاتم
ولایتؑ را کسی در باب مسئلہ شرعی نسخہ
فرعی پرسید جواب دادہ فرمودند کہ بندہ را
آں چیز پرسید کہ مارا حق تعالیٰ مخصوص
برای آں چیز فرستادہ است و اگر
مسئلہ فرعیات عرض شود بر کلام مجتہداں

نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کے مرتبہ کا ذرا سا فرق ملحوظ،
رکھکر علیؓ کی بزرگی جو بھی تمہیں آئے بیان کرو
نیز نقل ہے کہ حضرت علی مرتضیٰؓ اور حضرت معاویہؓ
کی جنگ کا ذکر آنحضرتؑ کے حضور میں گذرا تو،
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ علیؓ حق بہ جانب تھے اور معاویہؓ
اجتہاد میں خطا پر تھے۔ بنابریں آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ رسول اللہؐ کے صحابہ جو مُبشر تھے جانبین
میں حکم نجات اُن کے لیئے ہے لیکن نئے آنے والے
جو مرتضیٰ علیؓ کی طرف تھے ناجی ہیں اور جو معاویہؓ کی
طرف تھے ہلک ہیں۔ نیز نقل ہے کہ اس امیرِ
امیراں سردارِ سروراں پیر پیراں حضرت میراں
علیہ السلام نے مجتہدوں اور مفسروں کے حق میں
جو کہ اہلِ سُنت والجماعت تھے۔ علیہم الرضوان۔
یہ بشارت مرحمت فرمائی کہ یہ لوگ دین کے پہلوان
تھے انہوں نے دین میں موشگافی کی ہے (باریک سے
باریک باتیں بیان کی ہیں) نیز ان کے حق میں آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ یہ لوگ طالبانِ حق تھے جو کچھ انہوں نے
کہا اور کیا ہے محض حق تعالیٰ کے لیئے کہا اور کیا ہے
نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بعضے مجتہدوں اور مفسروں کی
زبان سے سخنِ حق، حق تعالیٰ نے نکلوایا ہے تا کہ
اس بندے کی بات کی گواہی رہے نیز نقل ہے کہ
حضرت خاتم ولایتؑ سے کسی نے مسائلِ شریعت
میں سے ایک فروعی بات دریافت کی تو آنحضرتؑ
اس کا جواب دیکر فرمایا کہ بندے سے وہی چیز پوچھو
جس کے لیئے مخصوص حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے

ومفسراں نظر کنید باری ایشاں ہم خوب گفتند ونیز نقلست کہ آنحضرتؑ درباب اصحاب ہر چہار مذاہب علیہم الرضوان درمیان شاں امام اعظم رہ را ستودہ اند کہ امام اعظم کامل بود وایمان امام بکمال رسیدہ بود بنا براں الایمان لایزید ولا ینقص می فرمود نیز بو اصلیت ایشاں گواہی دادند و اکثر عملیات واعتقادات آنحضرتؑ کہ بفرمان واہب العطیات فرمودند بداں احکام امامؑ عملیات واعتقادات امام اعظم رہ موافق می آید ونیز امام شافعی رہ را ستودہ اند وبر بعضے اعمال شافعی رہ عمل کردہ اند ونیز نقلست روزی کہ حضرت امامؑ بطواف بیت اللہ الحرام ایستادہ بودند کہ تابعانِ امام اعظم ابو حنیفہ رہ بر مصلای خود آمدہ نماز شروع کردند وتسمیہ وآمین پنہاں خواندند وتابعانِ امام شافعی رہ برعکس ایشاں بر مصلای خود نماز ادا کردند وتسمیہ وآمین بہ جہر خواندند بنا بر در خاطر مبارک حضرت امام البر والبحر گذشت کہ تسمیہ وآمین پنہاں بہتر است شافعی بچہ جہت جہر میخواند حق سبحانہٗ وتعالیٰ روحِ پاک امام شافعی رہ را حاضر گردانید وعرضکرد ای امام آخر زماں فلاں راوی

اگر فروعی مسائل کی دریافت مطلوب ہو تو مجتہدوں اور مفسروں کے کلام پر نظر ڈالو انہوں نے بھی خوب کہا ہے نیز آنحضرت علیہ السلام کی بشارتیں چاروں مذاہب کے لیئے ائمہ علیہم الرضوان کے بارے میں منقول ہیں اور ان کے درمیان امام اعظم رح کی تعریف یوں فرمائی ہے کہ امام اعظم رح کامل تھے اور ان کا ایمان کمال کو پہنچ چکا تھا بنا بریں وہ ایمان بڑھتا گھٹتا نہیں کہا کرتے تھے نیز ان کے خدارسیدہ ہونے کی آنحضرتؑ نے گواہی دی ہے اور اکثر عملیات اور اعتقادیات جو آنحضرتؑ نے بہ فرمان خداوند واہب العطیات بیان فرمائے۔ امام اعظم رح کے بیان کردہ عملیات اور اعتقادیات کے مطابق ہیں۔ نیز امام شافعی رح کی بھی حضرت امام علیہ السلام نے تعریف فرمائی اور ان کے بھی بعض اعمال کے مطابق عمل فرمایا ہے نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرتؑ امام خانۂ کعبہ میں طواف کے لیئے قیام فرما تھے اس اثناء میں امام اعظم ابو حنیفہ رح کی پیروی کرنیوالوں نے اپنے مُصلّے پر آکر نماز شروع کی۔ بسم اللہ اور آمین انہوں نے آہستہ پڑھا اور امام شافعی رح کے پیروؤں نے ان کے برعکس اپنے مُصلّے پر آکر نماز ادا کی اور بسم اللہ اور آمین انہوں نے آواز سے کہا اس بناء پر حضرتؑ امام البر والبحر کے خاطر مبارک میں یہ بات آئی کہ بسم اللہ اور آمین آہستہ کہنا بہتر ہے شافعی رح کس وجہ سے آواز سے کہتے ہیں اسی وقت حق سبحانہٗ تعالیٰ نے امام شافعی رح کی رُوحِ پاک کو حاضر کیا

روایت میکنند از فلاں از فلاں تا پیغمبر
صلعم رسانید کہ رسول اللہؐ تسمیہ و آمین
جہر خواندند اگر دریں خطا باشد تا خدام
بارواح پاک حضرت رسول اللہؐ پرسیدہ
تحقیق کنند چونکہ حضرت امامؒ دلیل
درست از امام شافعیؒ شنیدند
پس در خاطر مبارک خود آوردند اگر
چنین است پس امام اعظمؒ چرا پنہاں
می خواندند دراں میاں روح پاک امام
اعظمؒ حاضر شدہ عرض کرد کہ فلاں راوی
روایت می کند از فلاں کس و فلاں کس
از فلاں و فلاں تا پیغمبر صلعم رسانید کہ
آنحضرتؐ تسمیہ و تامین در نماز
پنہاں خواندند اگر ایں عمل ما خطا باشد
تا خدام بارواح پاک پیغمبر علیہ السلام
تحقیق کنند دریں جا حضرت امامؒ
بحکم عمل رسول ملک العلام و بفرمانِ
عزیز الغفار عمل ہر دو امام بزرگوار درست
داشتند و نیز نقل است از حضرت
خلیفۃ اللہ در باب جمیع اولیاء اللہ رحمۃ اللہ
علیہم کہ روزی فرمودند برادرانِ ما کہ پیش
از ما بودہ اند بجد بسیار و جہد بے شمار
کردہ خدای را حاصل کردہ بودند و بہ
دھنگی وشتی ازیں عالم ایمان بردہ
اند اگر در زمانۂ ما باشند قدرِ ما

انہوں نے عرض کیا اے امام آخر زماں، فلاں راوی
نے روایت کی ہے فلاں سے، اور فلاں نے فلاں
سے پیغمبر صلعم تک کہ آنحضورؐ نے بسم اللہ اور آمین،
آواز سے پڑھا ہے اگر اس روایت میں خطا ہے
تو حضور حضرت رسول اللہ صلعم کی رُوحِ پاک سے
دریافت کر کے تحقیق فرمالیں۔ جب حضرت امامؑ
نے یہ دُرست دلیل امام شافعیؒ سے سُنی تو آپ کے
خاطرِ مبارک میں یہ بات آئی کہ اگر ایسا ہے تو پھر،
امام اعظمؒ نے کیوں آہستہ پڑھا تھا۔ اس اثناء،
میں امام اعظمؒ کی رُوحِ پاک نے حاضر ہو کر عرض
کیا کہ فلاں راوی روایت کرتے ہیں فلاں سے
اور فلاں نے فلاں سے یہ روایت حضرت پیغمبرؐ
تک پہنچائی ہے کہ آنحضرتؐ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور آمین کو نماز میں آہستہ پڑھا ہے اگر اس عمل میں
ہماری خطا ہے تو حضور پیغمبر علیہ السلام کی رُوحِ پاک
سے تحقیق فرمالیں۔ اس موقعہ پر حضرت امامؑ نے
رسولِ خداوند علامؐ کے عمل کے ساتھ مطابقت پاکر
بہ فرمانِ خدائے غفار ان دونوں بزرگوار اماموں کے
عمل کو درست رکھا۔ نیز نقل ہے حضرت خلیفۃ اللہؑ
سے تمام اولیاء اللہ رحمہم اللہ اجمعین کے بارے
میں کہ ایک روز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہمارے بھائی
جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں بہت کوشش اور
بے حساب محنت کر کے انہوں نے خدا کو پایا تھا اور
دھینگا مُشتی کر کے اس عالم سے ایمان سلامت
لے گئے اگر ہمارے زمانے میں ہوتے تو وہ ہماری

دانند یارانِ خود را فرمودند کہ شما
مارا مفت یافتہ اید باوجود مشقت
صحابہ آنحضرتؐ کہ شمۂ در باب بست
ویکم ذکر گذشتہ است چنیں فرمودند
زیرا چہ یافت ہر نعمت بعوض مشقت
است نعمت فیض ختم ولایت صمدی
کہ ایں را عوض نیست اگر ہزار ہزار
بار جاں نثار کنی و ہزار ہزار مشقت
حمل کنی و یک ذرۂ فیض ختم ولایت
محمدی روزی شود مفت یافتہ باشد
و نیز نقلست فرمودند کہ برادران
ما چرا راہِ نزدیک گذاشتہ براہِ گردش
رفتہ اند و بمقصود پیوستند یاران
پرسیدند کہ میرانجی آں راہ نزدیک
کدام است و راہ گردش کدام فرمودند
پس چرا در راہ خدا تعالیٰ بے اختیار
نشدہ با موافقتِ شرع محمدی کہ
راہِ نزدیک است بخدا تعالیٰ و بچہ
موجب با اختیار خود روزہ باتمام
عمر و ترک مباحات و سرنگوں کردہ افتادہ
در چاہ بمقدار سالہا کہ خدا تعالیٰ نفرمودہ
بود ایشاں باختیار خویش ایں راہ گردش
کہ اختیار کردہ بودند پس چرا بے اختیار
نشدہ اند و روزہ بدوازدہ سال معین
کردہ داشتہ اند پس چرا در تمام

قدر جانتے ۔ پھر آنحضرتؐ نے اپنے اصحابؓ سے
فرمایا کہ تم نے ہم کو مُفت پایا ہے ۔ باوجود
آنحضرتؐ کے صحابہؓ کی اس مشقت کے جس کا
کچھ ذکر اکیسویں باب میں گذرا ہے ۔ آنحضرتؐ نے
ایسا فرمایا اس لیئے کہ ہر نعمت جو ملتی ہے مشقت
ہی کے عوض میں ملتی ہے اور ختمِ ولایتِ خداوندی
کا فیض ایسی نعمت ہے جس کا عوض ہی نہیں
اگر ہزار ہزار بار، جان نثار کریں اور ہزار ہا
مشقتیں برداشت کریں اور ایک ذرہ فیضِ ختمِ
ولایتِ محمدی کا روزی ہو تو سمجھ لیں کہ مفت ہی ملا
نیز نقل ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارے بھائی
کس لیئے نزدیک کا راستہ چھوڑ کر گردش کے راستے
سے منزلِ مقصود کو پہنچے ۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ میرانجی
وہ راستہ جو نزدیک کا ہے کونسا ہے اور جو راستہ
گردش کا ہے کونسا ہے ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کیوں
یہ لوگ خدائے تعالیٰ کے راستے میں بے اختیار
نہیں ہوگئے ۔ شرعِ محمدی کی موافقت کے ساتھ
جو خدائے تعالیٰ کو پہنچنے میں نزدیک کا راستہ ہے
کس وجہ سے انہوں نے اپنے اختیار سے عمر تمام
روزے رکھے اور مباحات (حلال چیزیں) ترک کیئے
اور بعضے تو کنوئیں میں سر نیچے کیئے ٹانگیں اوپر کیئے
کئی کئی سال لٹکے رہے ۔ خدائے تعالیٰ نے تو
ایسا نہیں فرمایا تھا ۔ اپنے اختیار سے اُنہوں نے یہ
گردش کا راستہ کیوں گوارا کیا، کیوں بے اختیار
نہیں ہوگئے اور بارہ سال کی مدت کے تعین کے ساتھ

عمر روزہ کہ ومن یتوکل علی اللہ فھو
حسبہٗ نداشتہ اند ونیز نقلست
کہ سائلے با حبیب ذوالجلالؑ درباب
رویۃ اللہ تعالیٰ فی الدنیا سوال کرد
فرمودند کہ دریں دار دنیا دیدار خدا
جائز است سائل مذکور عرض کرد
کہ علماء اہل سنت وجماعت در سرای
آخرت جائز داشتہ اند آنحضرتؑ
فرمودند در دار دنیا ہیچ کس جائز داشتہ
است۔ گفت آری بعضے جماعت
صوفیہ یعنے اولیاء اللہ جائز داشتہ اند
آنحضرتؑ فرمودند کہ خوب ما مذہب
اہل بینائی اختیار کردیم وشما بطرف
نابینایان باشید و در روایت می آرند
کہ آنحضرتؑ فرمودند کہ خوب شما بطرف
آں کساں شوید کہ جائز نداشتہ اند و
ما بطرف جماعت صوفیہ شدیم نیز نقلست
روزی حضرت پیر پیراں امیر امیراں مہتر
سروراں حضرت میراں علیہ السلام در
فرح المفرح المقام میان یاران عالی مقام
نشستہ بودند کہ ناگاہ آں شاہنشاہ قبلہ گاہ
بفرمان حضرت الٰہ پس پشت مبارک
نگاہ کردہ بزبان مبارک می فرمودند کہ
شما ہم بد نیستند شما ہم بد نیستند شما
ہم بد نیستند داخل ایں جماعت ہستید

جو روزے رکھے تمام عمر (توکل کا) روزہ مطابق
حکم خدا اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر تو وہی اس
کے لیئے کافی ہے۔ کیوں نہیں رکھا نیز نقل ہے
کہ ایک سائل نے حبیب ذوالجلال مہدی موعودؑ
سے دارِ دنیا میں دیدارِ خدا کے بارے میں سوال کیا
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اسی دارِ دنیا میں دیدارِ خدا جائز
ہے۔ سائلِ مذکور نے عرض کیا کہ علماء اہلِ سنت و
جماعت نے عالمِ آخرت میں دیدارِ خدا ہونا جائز
قرار دیا ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ دارِ دنیا میں بھی
کسی نے جائز رکھا ہے اُس نے کہا ہاں جماعتِ
صوفیہ یعنے اولیاء اللہ نے جائز رکھا ہے۔ آنحضرتؑ
نے فرمایا خوب بات ہے، ہم نے بیناؤں کا مذہب
اختیار کیا ہے اور تم اندھوں کی طرف رہو اور ایک
روایت میں بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؑ نے فرمایا
اچھی بات ہے تم ان لوگوں کی طرف ہو جاؤ جو دیدارِ
خدا کو جائز نہیں رکھتے ہیں اور ہم جماعتِ صوفیہ
کی طرف ہیں۔ نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت
مرشدِ مرشداں، امیرِ امیراں سرورِ سروراں حضرت
میراں علیہ السلام شہر فرحت بخش فرہ میں اپنے اصحابِ
عالی مقام کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے یکایک
اُس شہنشاہِ قبلہ گاہ نے بہ فرمانِ حضرت باری تعالیٰ
اپنی پُشتِ مبارک کے پیچھے دیکھا اور زبانِ مبارک
سے فرمانے لگے کہ تم بھی بُرے نہیں ہو، تم بھی بُرے
نہیں ہو، تم بھی بُرے نہیں ہو، اس جماعت میں
داخل ہو، اس کے ایک گھڑی بعد بعض اصحابؓ

بعد از ساعتی یاران بہ آنحضرتؑ استفسار کردند کہ میرانجی پس پشت مبارک خدام کسی ظاہر نبود این سخن مبارک کرا فرمودند فرمودند ارواح ہفت سلطان حاضر شدہ بودند و آرزو می بردند کہ کاشکی ما در عصر میرانسید محمد مہدی خاتم ولایت محمدی بودمی تا از فیض ولایت مقیدہ مستفیض شدمی بنا بر ایشان را جواب دادیم کہ شما ہم بدنیستید داخل این گروہ ہستید اسامی ہفت سلطان رحمۃ اللہ علیہم اینست سلطان بایزید و سلطان ابراہیم ادہم و سلطان شبلی و سلطان عبدالقادر گیلانی و سلطان سنجر ماضی و سلطان عبدالخالق عجدوانی و سلطان ابوسعید ابوالخیر نقلست کہ حضرت مہدیؑ بفرمان حضرت صمدی در تفسیر این آیۃ کریمہ کہ والسابقون السابقون اولئك المقربون فی جنات النعیم ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین می فرمودند کہ مراد از سابقون لاہوتیانند تجلی ذات رسیدہ اند و مراد از ثلۃ من الاولین آنجماعت اند کہ از بعث حضرت خاتم انبیاء علیہ السلام تا بعث خاتم اولیاء ظہور یافتہ و فرمودند کہ خواجہ بایزید و خواجہ ابراہیم و خواجہ جنید و خواجہ شبلی و رابعہ بصری قدس اسرارہم

نے آنحضرتؑ سے دریافت فرمایا کہ میرانجی حضور کی پشت مبارک کے پیچھے کوئی دکھائی نہیں دیتا تھا یہ سخنِ مبارک حضور نے کس سے فرمایا آنحضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ سات سلطان کے اَرواح حاضر ہو کر آرزو کرتے تھے کہ کاش ہم بھی میرالسید محمد مہدی خاتمِ ولایت محمدی کے زمانے میں ہوتے فیضِ ولایتِ مقیدہ سے بہرہ مند ہوتے۔ بنابریں ہم نے ان کو جواب دیا کہ تم بھی، بُرے نہیں ہو اس گروہ میں داخل ہو۔ سات سلطان رحمۃ اللہ علیہم کے اسماء گرامی یہ ہیں سلطان بایزید، سلطان ابراہیم ادہم، سلطان شبلی، سلطان عبدالقادر گیلانی، سلطان سنجر ماضی، سلطان عبدالخالق عجدوانی، سلطان ابوسعید ابوالخیر نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام بہ فرمان حضرتِ بے نیاز اس آیتِ کریمہ (ترجمۂ آیت) اور آگے نکل جانیوالے آگے ہیں سب سے، یہی لوگ مقرب ہیں نعمت کے باغوں میں۔ یہ لوگ ایک انبوہ ہیں اگلے لوگوں میں سے اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔ کی، تفسیر میں فرماتے تھے کہ مُراد سابقون (آگے نکل جانے والوں) سے لاہوتی ہیں جو تجلی ذات تک پہنچ چکے ہیں اور ثلۃ من الاولین (ایک جماعت ہے اگلوں میں سے) سے مُراد اس جماعت کے لوگ ہیں جو حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام کی بعثت سے خاتم الاولیاء کی بعثت تک ظہور میں آئے اور آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خواجہ بایزید

داخل این جماعت اند و در بعث
خاتم الاولیاء چند کس باشند
چنانچه میران سید محمود و میاں
سید خوندمیر هستند نیز نقلست
که روزی حضرت امام علیه السلام در
شهر فرح المقام نشسته بودند که سائلی
با حبیب ذو الجلال درباب سلطان بایزیدؒ
سوال کرد که میرانجی نقل سلطان بایزید
است که دوازده سال شده است
بایزید بایزید را می جوید نمی یابد آنحضرتؑ
فرمودند که نیکو تامل کنید جوینده که
بود اگر جوینده از میان برخاستے
بسیار خوب بودی و نیز نقلست کسی
مدح سلطان بایزید قدس سره بدین
طریق در پیش صاحب تحقیق آغاز کرد که
شبی در خانهٔ بایزید دزدی در آمد هر طرف
جستجوی کرد چیزی نیافت بازمی گردید
بایزید جبهٔ خود بگذرگاه او انداخت
که محروم نرود و دل تنگ نشود همچنین
مناقب دیگر سلطان بایزید قدس
الله روحه که مشهور بود در پیش آنحضرتؑ
اظهار نمود که سلطان بایزید را روزی بکوچهٔ
میخانه گذر افتاد قوال طنبوره می نواخت
خواجه استماع نموده هوش از دست
داده بر طنبوره افتادند طنبورهٔ او شکسته

خواجه ابراہیم ادہم، خواجہ جُنید، خواجہ شبلی، اور
رابعہ بصری قدس اسرارہم اسی جماعت میں داخل
ہیں اور خاتم الاولیاء کی بعثت کے زمانے میں چند
اشخاص ہوں گے، جیسے کہ میراں سیّد محمود اور
میاں سیّد خوندمیر ہیں نیز نقل ہے کہ ایک روز
حضرت امام علیہ السلام شہر فرحت بخش فرہ میں
تشریف فرما تھے ایک سائل نے اس حبیب
ذوالجلالؑ سے سلطان بایزیدؒ کے بارے میں سوال
کیا کہ میرانجی سلطان بایزیدؒ سے منقول ہے کہ انہوں
نے فرمایا، بارہ سال ہوئے ہیں کہ بایزید، بایزید
کو ڈھونڈتا ہے اور نہیں پاتا۔ آنحضرتؑ نے
فرمایا، خوب غور کر کے سمجھ لو ڈھونڈنے والا جو
باقی تھا اگر وہ بھی درمیان سے اٹھ جاتا تو بہت
بہتر ہوتا نیز نقل ہے کہ کسی نے سلطان بایزید
قدس سرہٗ کی تعریف اس امام زماں صاحب
تحقیقؑ کے سامنے شروع کی کہ ایک رات خواجہ
بایزیدؒ کے گھر میں چور آیا ہر طرف ڈھونڈا، کچھ
نہ پایا، بایزیدؒ نے اپنا جُبّہ اُتار کر اُس کے راستے
میں ڈال دیا تاکہ محروم نہ جائے اور اس کا دل
آزردہ نہ ہو، ایسی ہی اور بھی خوبیاں سلطان
بایزید قدس اللہ روحہٗ کی جو مشہور تھیں آنحضرتؑ
کے سامنے ظاہر کی گئیں کہ سلطان بایزیدؒ کا گذر
ایک شراب خانہ کی گلی سے ہوا۔ ایک قوال ستار
بجا رہا تھا، خواجہ اُس کی صدا سُنکر بے ہوش ہوکر
ستار پر گر پڑے، اُس کا ستار ٹوٹ گیا

شد او بخشم آمده بر سر خواجہ زد و گفت
کہ چہ درویشی است کہ ساز مرا شکست
خواجہ او را بسیار ملایمت نمودہ طنبورۂ او را
راست کنانیدہ و ہا نیدہ اند و چیزی مبلغ
نیز مرحمت فرمودند حضرت امام علیہ السلام
بعد از استماع ہذا الکلام فرمودند کہ در
کمالیت خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ مناقب
بسیار اند و ایشان کامل اند اما اینکہ
تو گفتی نقیض متابعت شریعت حضرت
رسول اللہ صلعم و خلاف قرآن است
کما قال اللہ تعالیٰ تعاونوا علی
البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی
الاثم والعدوان نیز نقلست
کہ روزی بحضور آنحضرت صاحب ولایتؑ
کسے فضیلت عین القضاۃ علیہ الرحمۃ
تقریر کرد کہ عین القضاۃ علیہ الرحمۃ
مردہ را قم باذنی گفتہ زندہ کردی
و عیسیٰ روح اللہؑ قم باذن اللہ
فرمودہ زندہ ساختی مقصود سائل این
بود کہ اولیاء اللہ بدین حد تصرف
دارند آں خاتم ولایت و آں مظہر
ہدایت و آں بے نیاز شہ طرازنہ
و آں شہباز بلند پرواز و آں
محبوب معبود و آں مہدی موعود و
آں سرور جملہ مرشداں و پیراں

اُس نے غصہ میں آکر اُسی ستار کو خواجہ کے سر
پر دے مارا، اور کہا کہ یہ کیا فقیری کی شان ہے
کہ اس نے میرے باجے کو توڑ دیا۔ خواجہ ہوش میں آکر
اس سے بہت نرمی سے پیش آئے اور اس کے
ستار کو انہوں نے درست کروا کر دیا اور کچھ
زرِ نقد بھی اس کو بخشا۔ حضرت امام علیہ السلام
نے یہ کلام سُنکر فرمایا کہ خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ
کے کمال کو ثابت کرنے والی ان کی خوبیاں بہت
ہیں اور وہ مردِ کامل ہوئے ہیں لیکن یہ باتیں
جو تُو نے بیان کیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی شریعت کی پیروی کے خلاف اور قرآن کے
خلاف ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے مدد کرو
تم ایک دوسرے کی بھلائی اور پرہیز گاری پر اور
مدد نہ کرو ایک دوسرے کے گناہ اور زیادتی پر،
نیز نقل ہے کہ ایک روز حضرت خاتم ولایتؑ کے
حضور میں کسی نے خواجہ عینُ القضاۃ رحمتہ اللہ علیہ
کی فضیلت اِسطرح بیان کرنی شروع کی کہ ـــــ
عینُ القضاۃ علیہ الرحمۃ مُردے کو قُم باذنی (اُٹھ
میرے حکم سے) کہہ کر زندہ کرتے تھے اور حضرت
عیسیٰ رُوح اللہؑ قم باذن اللہ (اُٹھ اللہ کے حکم سے)
فرماکر زندہ کرتے تھے۔ سائل کا مقصود اس بیان
سے یہ تھا کہ اولیاء اللہ اس حد تک تصرف رکھتے ہیں
یہ سُنکر اُس خاتم ولایت، اُس مظہرِ ہدایت، اُس
بے نیازِ شاہ نواز شہبازِ بلند پرواز، اُس
محبوبِ معبود اور اُس مہدی موعود اور سرورِ

حضرت میران علیہ السلام در جواب آں
چناں فرمودند کہ ای بیچارگان کوتہ نظر و
ای دور ماندگان کم خبر آنجا کہ باذن اللہ
توان گفت باذنی گفتن چہ حاجت
است بآنکہ فرمودند کہ وجود عیسیٰ در
ذات معبود تمام فانی شدہ بود بنا بر
بخود نسبت بیاورد و در وجود عین القضاۃ
ہستی باقی بود بدیں موجب نسبت بخود
فرمود ازیں معنی افضل نمی توان گفت
نیز نقلست کہ آنحضرت در باب
شیخ محی الدین ابن اعرابی رحمۃ اللہ علیہ
بشارت فرمودند کہ ابن اعرابی ہرچہ
نوشتہ اند اول بر لوح محفوظ نظر کردہ
بعدہ قلم تر کردند نیز نقلست شخصے
در پیش امام ہ حکایت ابن اعرابی کرد
کہ ایشاں فرعون را ازیں آیت
فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ حکم
نجات داشتند آنحضرت فرمودند کہ ابن
اعرابی را وروقت استوا گذر بر دوزخ
افتادہ فرعون وکسان او را یافتند
در اجتہاد غلط شد فرعون وکسان
او را شبانگاہ و بامداد در دوزخ
می آرند و در آخرت خلود آں خواہد شد
چنانچہ خدا تعالیٰ می فرماید اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ
عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا الآیۃ

جملہ مرشداں و پیراں حضرت میراں علیہ السلام نے
اُس شخص کے جواب میں اسطرح ارشاد فرمایا کہ ۔ ،
اے کوتاہ نظر بے چارو' اور اے دُور پڑے ہوئے
نادانو، جہاں باذن اللہ (اللہ کے حکم سے) کہا
جاسکتا ہے وہاں باذنی (میرے حکم سے) کہنے کی
حاجت ہی کیا ہے ۔ پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ
عیسیٰؑ کا وجود تمام ذاتِ معبود میں فانی ہو چکا
تھا بنابریں اپنی طرف انہوں نے حکم کو منسوب نہیں
کیا اور عین القضاۃ رحؒ کے وجود میں ہستی باقی تھی اِس
سبب سے حکم کو اپنی طرف منسوب کیا ۔ اس معنی سے
کوئی ان کی فضیلت کا قائل نہیں ہوسکتا نیز نقل
ہے کہ آنحضرتؑ نے حضرت شیخ محی الدین ابن اعرابیؒ
کے حق میں یہ بشارت فرمائی ہے کہ ابن اعرابی نے
جو کچھ لکھا ہے اوّل لوحِ محفوظ پر نظر کیا بعد اُس کے
قلم تر کیا ہے ۔ نیز نقل ہے کہ ایک شخص نے حضرت
امام علیہ السلام کے سامنے ابنِ اعرابیؒ کی یہ حکایت
بیان کی کہ انہوں نے آیتِ ہٰذا (ترجمہ آیت) آج
ہم تجھ کو بچادیں گے تیرے بدن سے ۔ کی بناء پر
فرعون کے لیئے حکمِ نجات بیان کیا ہے ۔ آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ ابنِ اعرابیؒ کا گذر دوپہر کے وقت
دوزخ پر ہوا ۔ انہوں نے فرعون اور اُس کے
ساتھیوں کو دوزخ میں تپایا، اجتہاد میں اُن سے
غلطی ہوئی، فرعون کو شام اور صبح کے وقت
فرشتے دوزخ میں لاتے ہیں حشر کے بعد ہمیشہ
کے لیئے اُسی کو آگ میں ڈال دیا جائے گا چنانچہ،

و نیز فرمودند کہ چہ شدہ بود ابنِ اعرابی
راکہ نجاتِ فرعون بیان کردند چرا بریں
آیت نظر کردند کہ حق تعالیٰ در حقِ وی
چنیں می فرماید کہ فَاَخَذَہُ اللّٰہُ نَکَالَ
الاٰخِرَۃِ وَالاُولیٰ یعنے پس بگرفت
او را خدائے تعالیٰ بعقوبت آنجہاں
و اینجہاں نیز نقلست در حضور
پرنور امام البر و البحور ذکر سلطان عبد القادر
گیلانی رحمۃ اللہ علیہ گذشت کہ ایشاں
فرمودند ان قدمی ھٰذا علیٰ رقبۃ
کل اولیاء اللہ یعنے بدرستیکہ
ایں قدم من بر گردن ہمہ اولیاء اللہ باشد
و ذکر شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہم مذکور
شد کہ ایشاں گفتند کہ ما قدم شانرا
بر کتف خود قبول نمی کنم آں امام
زمرہ اولو الالباب قائل بامر
ملک الوہاب فرمود آری سید عبد القادر
ہمچناں کامل بودند و در عصر
خود صاحب زماں بودند چنانچہ شیخ
صنعاں کہ قدم ایشاں قبول نکرد و بنا بر
قدم خوکاں بر کتف خویش نہاد و خوکبانی
کرد فرمودند کہ سید عبد القادر
گیلانی قدم خود کہ بر کتف اولیاء اللہ
نہادند بہتر آں بود کہ فرمودندے
کہ قدمہای اولیاء اللہ بر کتفِ من

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ آیت) وہ آگ ہے
کہ اس پر لا حاضر کئے جاتے ہیں صبح و شام تا
آخر آیت۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ابن اعرابی کو
کیا ہو گیا تھا جو انہوں نے فرعون کا ناجی ہونا بیان
کیا، اس آیت پر کس لیئے نظر نہیں کیا گیا کہ حق تعالیٰ
اُس کے حق میں اسطرح فرماتا ہے فاخذہُ
اللہ نکال الاٰخرۃ والاولیٰ یعنے پکڑا اسکو
خدائے تعالیٰ نے اُس جہان کے عذاب کے ساتھ
اور اِس جہان کے عذاب کے ساتھ۔ نیز نقل ہے
کہ حضرت امام البرّ و البحورؑ کے حضور میں ذکرِ سلطان
عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا گذرا کہ انہوں نے
فرمایا انّ قدمی ھٰذا علےٰ رقبۃ کل
اولیاء اللہ یعنے بے شک یہ میرا قدم سب
اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہوگا، اور شیخ صنعان رحؒ
کا بھی ذکر آیا کہ انہوں نے کہا کہ اُن کا قدم اپنے
کندھے پر میں قبول نہیں کرتا، یہ سنکر اُس امامِ
زمرۂ اُولو الالباب قائل بحکمِ مالکِ وہّاب نے
فرمایا کہ ہاں سید عبد القادر ویسے ہی کامل تھے
اور اپنے زمانے میں صاحبِ زماں تھے چنانچہ
شیخ صنعاں نے جو اُن کا قدم قبول نہیں کیا
خنزیروں کا قدم اپنے کندھے پر لیا اور خنزیروں
کی نگرانی کی۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ سیّد
عبد القادر گیلانی نے اپنا قدم جو اولیاء اللہ کے
کندھے پر رکھا بہتر یہ تھا کہ فرماتے، سب اولیاء اللہ
کے قدم میرے کندھے پر ہیں نیز نقل ہے کہ

باشد نیز نقلست کہ شخصی در پیش حبیب ذوالجلال در باب معاملۂ منصور حلاج سوال کرد کہ ایشانرا سبب گفتن انا الحق کشتہ اند چون است فرمودند کہ برایشاں ظلم شد و بر قاتلاں مواخذہ نیست ۔ و نیز نقلست کہ آنحضرتؑ فرمودند اگر کسانِ ما بخوانند پس مبتدی را باید کہ انیس الغرباء شیخ نور و مرغوب القلوب شیخ شمس الدین بخواند و منتہی را باید کہ زاد المسافرین و نزہتہ الارواحؒ کلام سادات حسین بخواند و نیز نقلست کہ در حق شیخ سعدیؒ فرمودند کہ گلستاں و بوستاں پانزدہ پارۂ عشق بیان کردہ اند و نیز نقلست کہ در جواب بیت دیوان حافظ چنیں فرمودند کہ اصل بیت این است

الایا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

کہ عشق آساں نمود اول ولی افتاد مشکلہا

جواب فرمودند کہ

عشق مشکل نمود اول ولی افتاد اسہلہا

نیز نقلست کہ در باب عبدالرحمٰن جامیؒ فرمودند چونکہ بیت از او شاں شنیدند

ایک شخص نے اس حبیب ذوالجلال کے سامنے منصور حلاج کے معاملہ میں سوال کیا کہ ان کو ، انا الحق (میں ہی حق ہوں) کہنے کے سبب سے جو لوگوں نے مار ڈالا اور سُولی پر چڑھایا یہ واقعہ کیسا ہے ۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ان پر ظلم ہوا اور قاتلوں پر مواخذہ نہیں ہے نیز نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا اگر ہمارے لوگ کتابیں پڑھیں تو مُبتدی کو چاہیئے کہ شیخ نورؒ کی کتاب انیس الغرباء اور شیخ شمس الدینؒ کا رسالہ مرغوب القلوب پڑھے اور منتہی کو چاہیئے کہ ، زاد المسافرین اور نزہتہ الارواح جو کلام سادات حسینؒ کا ہے پڑھے نیز نقل ہے کہ شیخ سعدیؒ کے حق میں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ شیخ سعدیؒ نے گلستاں اور بوستاں کے پندرہ پاروں میں عشقِ (حق) کا بیان کیا ہے ۔ نیز نقل ہے کہ دیوانِ حافظؒ کے بیتِ ہٰذا

الایا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

اُٹھ اے ساقی ساغر کو دَور دے اور ہم کو بھی پلا ۔

کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

یعنے عشق پہلے تو آسان دکھائی دیا لیکن بعد میں مشکلیں در پیش ہوئیں

کے جواب میں آنحضرتؑ نے فرمایا کہ

کہ عشق مشکل نمود اول ولے افتاد اسہلہا

یعنی عشق پہلے تو مشکل دکھائی دیا لیکن بعد میں سہولتیں فراہم ہوگئیں

نیز نقل ہے عبدالرحمٰن جامیؒ کے بارے میں کہ جب آنحضرتؑ نے اُن کا یہ بیت سنا کہ جامیؒ

که جامی گفته اند

گفتیم والسلام علی تابع الهدیٰ

فرمودند و علیکم السلام . باز فرمودند که بیچاره جامی آنچه دید می گفت نیز نقلست که آنحضرت در باب مولانا داؤد صاحب تصنیف کتاب چند آئین فرمودند که چشم دل ملا کشاده شده بود آنچه در لوح محفوظ می دید می گفت باز فرمودند که بنده کتاب چند آئین را که پانزده سپارهٔ کلام الله بیان کرده ما هم بیان کنیم فاما مردمان کلام الله را فروگزارند و باو مشغول شوند

و نیز نقلست که در حضور آنذات پیغمبر صفات تابع تام خاتم النبی علیهما السلام ذکر خانوادهٔ چشت و سهروردی بشرح می آوردند که چشتی قرار داده اند که به پشت چیزی نباید داشت و دیگ و سبو واژگون باید انداخت و سهروردی قرار داده اند که همیان مبلغ بکمر بسته درویشی باید کرد آنحضرت فرمودند که مقصود هر یک خانواده خوب بود ولی قرار هر دو به بخل و اسراف می رسانند و از اتباع رسول علیه السلام و متابعت قرآن محروم می سازد و چنانچه حق سبحانهٗ و تعالیٰ در صفت مومنان عباد الرحمان می فرماید که

نے فرمایا ہے ؎

گفتیم والسلام علی تابع الہدیٰ

جو کہنا تھا ہم نے کہدیا اور سلام ہو ہدایت پر چلنے والے پر۔ آنحضرتؑ نے فرمایا وعلیکم السلام، پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بیچارہ جامی جو کچھ دیکھتا تھا کہتا تھا نیز نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے مولانا داؤد مصنف کتاب چند آئین کے بارے میں فرمایا کہ مُلّا کے دل کی آنکھ کھل گئی تھی جو کچھ لوحِ محفوظ میں دیکھتا تھا کہتا تھا پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یہ بندہ کتاب چند آئین کے پندرہ پارے جن میں مُلّا نے کلام اللہ بیان کیا ہے سُناتا لیکن لوگ کلام اللہ کو چھوڑ بیٹھیں گے اور اُسی میں مشغول ہو جائیں گے۔ نیز نقل ہے اُس ذاتِ پیغمبر صفات تابع تام خاتم الانبیاء علیہم السلام کے حضور میں خانوادہ چشتی اور سہروردی کے حالات بعضوں نے واضح کیے کہ چشتیوں نے ایسا قرارداد کیا ہے کہ کوئی چیز پس انداز نہیں کرنی چاہیئے دیگ اور گھڑے روز کے روز خالی کر کے اوندھا دیئے جائیں اور سہروردیوں کا قرارداد یہ ہے کہ روپیوں کی ہمیانی کمر میں باندھ کر فقیری کرنی چاہیئے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مقصود ہر ایک گھرانے کا خوب ہے لیکن دونوں کے قرارداد بخل و اسراف تک پہنچاتے ہیں۔ رسول علیہ السلام کی اتباع اور قرآن کی متابعت سے محروم کرتے ہیں چنانچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ مومنوں کی تعریف میں جو عباد الرحمٰن کے لقب سے یاد کیے گئے ہیں

والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما
باز فرمودند کہ کمال درویشی در تسلیم و توکل است یعنے بے اختیار باشد و اقوال و افعال و احوال خود با رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم پیوستہ دارد و موافق سازد فاعلم ایھا المصدق ہمہ اولیاء اللہ بقدر خود سعی در متابعت خاتم الانبیاءؐ می کردند و بحوصلۂ مراتب خود توانستند و از حضرت مہدی موعودؑ ہیچ چیز در متابعت رسول اللہ صلعم خلاف نشدہ بود و لہذا حضرت امام را تابع تام نبیؐ می گویند نقلست روزی یکی اصحاب از زمرۂ اولوالالباب بجماعت نماز کہ دران شہباز بلند پرواز بودند بعد از ادائی یک رکعت بآں جماعت لاحق شد چوں امام یک سلام ادا کرد آں مرد فی الحال برخاستہ رکعت خود تمام کرد حضرت میراںؑ فرمودند کہ چرا شتابی کردید کہ قبل از ہر دو سلام امام برخاستید اگر امام را سجدۂ سہو واجب بودی نماز شما تباہ شدی آں مرد گفت کہ میرانجی مرا از حقتعالی معلوم بود کہ بر امام سجدۂ سہو نیست فرمودند آنرا کشف نمی تواں گفت کرعایت

فرماتا ہے کہ (ترجمۂ آیت) اور وہ لوگ کہ جب وہ خرچ کرنے لگیں تو نہ فضول خرچی کریں اور نہ تنگی کریں اور ان کا خرچ دونوں حالتوں میں میانہ ہے۔ پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ درویشی کا کمال تسلیم اور توکل میں ہے یعنے بے اختیار رہے اور اپنے اقوال، افعال اور احوال میں رسول اللہ علیہ وسلم کی اتباع قایم رکھے، ہر قول و فعل و حال میں آنحضرتؐ کے ساتھ موافقت پیدا کرے۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ تمام اولیاء اللہ نے اپنی اپنی طاقت کے موافق حضرت خاتم الانبیاء کی پیروی کی کوشش کی اور بقدر اپنے حوصلہ کے درجہ کے پیروی کر سکے، اور حضرت مہدی موعودؑ ہی سے کوئی بات رسول علیہ السلام کے خلاف سرزد نہیں ہوئی اس لیے حضرت امام علیہ السلام ہی کو تابع تام نبیؐ کہتے ہیں نقل ہے کہ ایک روز گروہ اولوالالباب کے اصحاب میں سے ایک صحابی ایک وقت کی نماز باجماعت میں جس میں خواجہ بندہ نواز شہباز بلند پرواز امام زمانؑ بھی شریک تھے۔ ایک رکعت کی ادائی کے بعد آکر جماعت میں ملے۔ جب امام نے ایک طرف سلام ادا کیا تو فوراً وہ صحابی اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی رکعت پوری کی۔ حضرت میرانؑ نے اُن سے فرمایا کہ تم نے اسقدر جلدی کیوں کی امام دو جانب سلام ادا کرنے سے پہلے ہی کیوں اُٹھ کھڑے ہوگئے اگر امام پر سجدہ سہو واجب ہوتا تو اس صورت میں تمہاری نماز ضایع ہو جاتی

شرع محمدی ازو قایم نہ شود باز فرمودند کہ معلومات شما در تنور افتادہ باد کہ خلاف شرع محمدی کردید نماز را باز اعادت کنید فاعلم ایھا المصدق ہرگاہ کہ حضرت ولایت پناہ را حضرت الٰہ مراتب انبیاء و اولیاء اللہ آنچناں کشف کردہ باشد چنانچہ کسے چیزی در دست دارد و براں ماہر باشد و باوجود مع ذالک تابع تام صورۃً و معناً نبی علیہ السلام باشد پس در باب ثبوت مہدویت آنحضرت ؑ و شہادت آں کدام دلیل ازیں اخلاق مذکور کہ کالشمس فی الظہور اند دیگر باشد کہ قبول کنندان فی ذٰلک لآیات بینات وشہادات قاطعات علیٰ صدق المہدی بالعیان فبای اٰیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ تومنون بہا فبای اٰلاءِ ربکما تکذبان۔

اُس صحابی نے کہا کہ میرانجی مجھے حق تعالیٰ سے معلوم ہوچکا تھا کہ امام کے ذمہ سجدۂ سہو نہیں ہے آنحضرتؑ نے فرمایا اس کو کشف نہیں کہا جا سکتا جس سے شرع محمدیؐ کی رعایت قایم نہ رہے پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ تمہارے معلومات تنور میں پڑیں، تم نے شرع محمدیؐ کے خلاف کیا ہے نماز لوٹا کر پڑھو۔ پس معلوم کر اے مصدق جبکہ حضرتؑ ولایتؑ پناہؑ کو حضرت باری تعالیٰ نے تمام انبیاء اور اولیاء اللہ کے مراتب ایسے معلوم کر دیئے ہوں جیسے کہ کوئی شخص کوئی چیز اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو اور اس کی ماہیت سے آگاہ ہو، اس فضیلت کے ساتھ آنحضرتؑ ظاہراً اور باطناً نبی علیہ السلام کے تابع تام ہوں تو پھر آنحضرتؑ کی مہدیت کے ثبوت اور اسکی شہادت کے باب میں اور کونسی دلیل ان ذکر کردہ اخلاق کے سوا جو آفتاب کی طرح روشن ہے ہو سکتی ہے جو قابلِ قبول ہو، بے شک اس بیان میں کھُلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں، حضرت مہدیؑ کے صدق پر جو بالکل عیاں ہیں پس اور کس کھُلی نشانی اور قطعی شہادت پر تم ایمان لاؤ گے دیکھو فرمانِ خدا پس تم اپنے رب کی کیں کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

باب بست و پنجم

دربیان آمدن بندگی میرانسید محمود و بندگیمیانسید خوندمیر رضی اللہ عنہما از ملک گجرات نزدیک آنذات پیغمبر صفات با تمام قصۂ رفتن بندگیمیانؓ از شہر نصرپور رسیدن امام نور علی نور نقلست کہ چون حضرت امام البر والبحور بشہر المسمی نصرپور رسیدند وبندگی میان نعمتؓ از جہت ادائی حق زن بطرف گجرات رخصت طلبیدند حضرت خاتم ولایتؑ میان مذکور را رخصت دادہ بندگی میانؓ را فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر شاہم بطرف گجرات بروید بندگیمیان عرض کردند کہ میرانجی مارا ہیچ احتیاج رفتن بگجرات نیست ہیچ کاری ندارم حضرت امیرؑ فرمودند کہ در رفتن شما چیزے مقصود خدا است شما بروید پس بندگی میانؓ عرض کردند کہ حضرت میرانجی میفرمایند بر سر قبول دارم بعدہ بطرف گجرات روانہ شدند نقلست کہ بوقت رفتن بندگیمیانؓ بطرف گجرات کسی در پیش امام علیہ السلام عرض کرد کہ میرانجی میانسید خوندمیر را نباید فرستاد کہ قرابتان شان دنیادار اند آمدن نمی دہند حضرت امیر جواب فرمودند کہ بندہ

پچیسواں باب

بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ ملک گجرات سے اُس ذات پیغمبر صفاتؑ کے پاس آنے کے بیان میں حضرت امام نورُ علی نورؑ شہر نصیر پوُر میں پہنچنے کے بعد وہاں سے بندگی میاںؓ کے گجرات جانے کا تمام قِصّہ اسی باب میں مذکور ہے۔ نقل ہے کہ جب حضرت امام البرّ والبحور علیہ السلام شہر مسمّیٰ بہ نصرپور میں پہونچے تو بندگی میاں نعمتؓ نے اپنی زوجہ کے حق کی ادائی کے لیئے گجرات جانے کی رخصت طلب کی حضرت خاتم ولایتؑ نے میاں مذکور کو اجازت دیکر بندگی میاںؓ سے فرمایا کہ برادرم سید خوندمیر تم بھی گجرات جاؤ۔ بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ میرانجی مجھے گجرات جانے کی کوئی حاجت نہیں وہاں میرا کوئی کام نہیں۔ ہے حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے جانے میں کچھ مقصودِ خدا ہے تم جاؤ۔ پس بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ حضرت میرانجی فرماتے ہیں تو بسر وچشم بندہ قبول کرتا ہے اس کے بعد گجرات روانہ ہوئے نقل ہے کہ بندگی میاںؓ کے گجرات کی طرف جانے کے وقت کسی نے امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرانجی میاں سید خوندمیر کو نہیں بھیجنا چاہیئے کیونکہ ان کے قرابت دار جو دُنیادار ہیں اُن کو یہاں واپس آنے نہیں دیں گے۔ حضرت امیر نے

بفرمان خدا تعالیٰ میفرستد خدا تعالیٰ برای روشن
کردن دین خود بیارد و نیز نقلست
کہ حضرت میراں علیہ السلام بدست بندگی میاںؓ
میاں سید عطن را و بندگی ملک الہدادؒ را
چادر ذات مبارک فرستادہ اند کہ مراد
خلافت بندگی میاںؓ دارند و بندگی ملک
حماد را عمامۂ مبارک و میاں سید خانجی را
جامۂ ذات مبارک مرحمت بود القصہ
بعد از رواں شدن از نزد حضرت
میرانؑ بچند زماں آنذات بملک گجرات
رسیدند و در پیراں پٹن کہ باغ باریوالاں
بود اقامت فرمودند چونکہ ہمہ جماعت
برگزیدۂ لایزال اعنی وزراء باریوال ملاقات
کردہ قصد خانہای خود نمودند کہ در انجا بیائید
بنا بر بندگی میاںؓ فرمودند کہ بندہ برائے
ملاقات شما نیامدہ است ما را
حضرت میرانؑ فرستادہ اند برائے
کارے کہ مقصود خدا است ایشاں
عرض کردند کہ خوب تا آں زماں کہ آں
کار سرانجام شود جای دیگر فرود آئید
برما یاں کرم فرمودہ بخانہای قدیم
بیائید پس بندگی میاںؓ در پیراں پٹن
فرود آمدند و بندگی میاں نعمتؓ در
احمد آباد در دیہ تاج پور دائرہ احمد شہ
قدمؒ منزل فرمودند در یجا ہشرہ ماہ

جواب میں فرمایا کہ بندہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے
بھیجتا ہے اپنے دین کو روشن کرنے کے لیئے
خدا خود اُن کو لائے گا۔ نیز نقل ہے کہ حضرت
میراں علیہ السّلام نے بندگی میاںؓ کے ہاتھ سے
میاں سیّد عطنؒ کو اور بندگی ملک الہدادرح کو
چادر اپنی روانہ فرمائی تھی جس سے مُراد بندگی
میاںؓ کی خلافت قرار دیتے ہیں اور بندگی
ملک حماد کو اپنی دستارِ مُبارک اور میاں سیّد
خانجی کو اپنا جامۂ مُبارک مرحمت فرمایا تھا قصّہ
مختصر یہ کہ یہ صحابہ رضؓ حضرت مہدیؑ کے پاس سے
رخصت ہونے کے بعد تھوڑی مُدّت میں ملکِ
گجرات پہنچے۔ بندگی میاںؓ نے پیراں پٹن پہنچکر
باریوالوں کے باغ میں قیام فرمایا، جب جماعتِ
برگزیدۂ خداوندِ لایزال یعنے وزراء باریوال نے
بندگی میاں رضؓ سے ملاقات کی اور اپنے گھروں میں
بندگی میاں کو ٹھیرانے کا قصد کیا اور کہا کہ وہاں
تشریف لایئے تو بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ یہ بندہ
تمہاری مُلاقات کے لیئے نہیں آیا ہے۔ ہم کو،
حضرت مہدی علیہ السّلام نے ایک کام کے لیئے
بھیجا ہے جو مقصودِ خدا ہے۔ ان لوگوں نے عرض
کیا، بہت خُوب، اُس کام کے سَرانجام پانے
تک آپ دوسری جگہ ہی رہیں لیکن ہم پر نظرِ
کرم فرما کر قدیم گھروں میں سے کسی میں رہیں،
تو مناسب ہے۔ پس بندگی میاںؓ پیراں پٹن
میں قیام فرما ہوئے اور بندگی میاں نعمتؓ سے

اقامت شده است و کار خیر برادر خورد
بندگی میاںؓ دریں مدت شده است
با دختر ملک مبارز الملک و با وجود قصد
ملک مذکور که معروف و مشهور است بندگی میاںؓ
با ایشاں ملاقات نکردند، نقلها بسیار است
فاما مختصر کردیم که تا تطویل نا نجامد القصه
صاحب سیر محمدی ابن حضرت مہدی موعود
برگزیده حضرت معبود سید السادات بندگی میراں
سید محمود رضؓ در شهر چاپانیر بودند و ماندن
آں سروری بطریق سپاه گری بود و
دراں سپاه گری مشغول مع الله و
استغنا عما سوی الله و راه روش بے خویش
آنچناں بود که در باب شرح پسندیده احوال
و حمیده خصال آں جگر گوشه حبیب
ذو الجلال زبان ایں مقصر لال است بنا بر
سلطان محمود بیگڑه بادشاه گجرات بطریقی
که محبت داشته بود هر وقت که
رخصت طلبیده اند رخصت نداد بدیں
موجب بندگی میاںؓ را در گجرات ہژده
ماه تاخیر شده است آخر الامر بندگی میراں سید
محمود رضؓ شنیدند که بندگی میاں نعمت
و میاں سید خوندمیر رضی الله عنهما بطرف
حضرت میراںؓ رفتن می خواهند در خاطر
شریف آوردند که ما هم میرویم دریں میاں
خواب دیدند نقلست که بندگی میراں سید محمودؓ

احمد آباد میں موضع تاجپور میں احمد شہ قدن کے
دائرے میں اُترے۔ یہاں قیام اٹھارہ مہینے
ہوا ہے[1] اسی مدت میں بندگی میاںؓ کے برخوردار
میاں سید عظمتؓ کی شادی ملک مبارز الملک کی
دختر سے ہوئی اور باوجود ملک مذکور کے بارہا
ارادہ کرنے کے یہ بات مشہور و معروف ہے کہ
بندگی میاںؓ نے ان سے ملاقات نہیں کی یہاں
نقلیں بہت ہیں لیکن ہم نے مختصراً بیان کیا
ہے تاکہ عبارت طول طویل نہ ہو۔ حاصلِ کلام
یہ کہ اس زمانے میں صاحبِ سیر محمدی فرزند
حضرت مہدی موعود برگزیدۂ حضرت معبود
سید السادات بندگی میراں سید محمودؓ شہر چاپانیر
میں تھے اور اُس سرور کا وہاں رہنا سپاہ گری
کے طور پر تھا اور اس سپہ سالاری میں بھی مشغول
مع اللہ ماسوی اللہ سے بے نیاز راہِ سلوکِ حق
میں بے خود ایسے تھے کہ اُس جگر گوشۂ حبیبِ
ذو الجلال کے احوالِ پسندیدہ اور خصالِ حمیدہ
کے بیان سے اس قاصر کی زبان عاجز ہے ــ
بنا بریں سلطان محمود بیگڑہ بادشاہ گجرات آنحضرتؓ
سے اسقدر محبت رکھتا تھا کہ جس وقت آنحضرتؓ
نے رخصت طلب کی اُس نے رخصت نہیں دی
اسی وجہ سے بندگی میاںؓ کو گجرات کے قیام
میں اٹھارہ مہینے کی تاخیر ہوئی۔ آخر کار بندگی
میراں سید محمودؓ نے سنا کہ بندگی میاں نعمتؓ
اور میاں سید خوندمیرؓ، حضرت مہدی علیہ السلام

[1] تذکرۃ الصالحین میں بندگی میاں رضی اللہ عنہ کا اس سفر گجرات میں شہر نہروالہ میں چھ مہینے قیام کرنا مذکور ہے اور دوسری روایتوں سے بھی اسی روایت کی توثیق ہوتی ہے (مترجم)

خواب کردہ بودند کہ می بینند حضرت مصطفےٰ
صلعم و ذات حضرت میرانجیؑ آمدند و در
خاطر مبارک بندگی میران سید محمود رضؓ در انحال
خطرہ رو نمود کہ درمیان ایں ہر دو ذوات
علیہما الصلوٰۃ ذات مصطفےٰ صلعم کدام
است و ذات حضرت میرانجیؑ کدام
است معلوم نمی شود درالوقت حضرت
میرانجی فرمودند کہ بھائی سید محمودؓ بجد شما
ملاقات کنید بعدہٗ معلوم شد بعدہٗ ہر دو
ذات حضرت محمدین علیہما الصلوٰۃ دست
بندگی میران سید محمود رضؓ گرفتہ فرمودند کہ بھابا
ایں جائے شما نیست بیائید بعدہٗ
میران سید محمودؓ بیدار شدہ خود را از خوابگاہ
خود در صحنگاہ ایستادہ دیدند و اہل خانہ
خود را سماۃ بی بی کد بانو را فرمودند کہ ما را
حضرت مصطفےٰ و حضرت میرانجیو دست گرفتہ
اینجا آوردند من در خانہ باز نروم ہموں ساعت
در دہلیز آمدہ نشستہ اند و فرمودند الحال
روانہ باید شد پس روانہ شدند از چاپانیر
با احمد آباد آمدند و از احمد آباد بہ پیران پٹن
آمدند و در ینجا قرض طلبیدن
بندگی میراں سید محمود رضؓ نزدیک
میاں نعمت رضؓ نقل مشہور
است کہ بدست بندگی میاں
نعمت رضؓ بعضے خادماں خاتم ولایتؑ

کی خدمت میں جانا چاہتے ہیں۔ آنخضرتؑ کے
خاطر شریف میں یہ بات آئی کہ اب ہم بھی یہاں
سے چلیں، اسی اثناء میں آنخضرتؑ نے
خواب دیکھا نقل ہے کہ بندگی میراں سید محمودؓ
نے نیند کی حالت میں دیکھا کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ
اور حضرت میرانجی علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں
آئے ہیں۔ بندگی میراں سید محمود کے خاطر مبارک
میں اس وقت یہ خیال پیدا ہوا کہ ان دونوں
حضرات علیہما صلوٰۃ میں حضرت مصطفےٰ صلعم
کون ہیں اور حضرت میرانجیؑ کون ہیں معلوم نہیں
ہوتا ہے اسی وقت حضرت میرانجیؑ نے فرمایا کہ
بھائی سید محمود اپنے جد سے ملاقات کرو۔ تبؑ
امر مذکور معلوم ہوا۔ بعد ازاں دونوں حضرات
محمدین علیہما الصلوٰۃ نے بندگی میراں سید محمودؓ
کے دونوں ہاتھ پکڑے اور ارشاد فرمایا کہ بھائی
یہ جگہ تمہارے رہنے کی نہیں ہے آؤ۔ اس کے بعد
میراں سید محمودؓ نے ہوشیار ہو کر خود کو اپنی خوابگاہ
سے دور صحن میں کھڑا ہوا دیکھا اور اپنی اہلیہ
مسماۃ بی بی کد بانو سے آنخضرتؑ نے فرمایا کہ مجھے
حضرت مصطفےٰ صلعم اور حضرت میرانجیؑ نے ہاتھ
پکڑ کر یہاں لایا ہے۔ میں گھر میں واپس نہیں
جاؤں گا اسی وقت گھر کے دروازے کی دہلیز
پر آکر بیٹھ گئے اور فرمائے کہ اب چلنا ہی چاہیئے
پس چاپانیر سے روانہ ہو کر احمد آباد آئے، پھر
احمد آباد سے پیراں پٹن آئے۔ اسی مقام پر،

چند خدمت بآنحضرت فرستادہ بودند و چند خدمت بندگی میاں نعمت رضؓ هم شده بود و چند طالبان خدائے ترک دنیا کرده بهمراه بندگی میاں نعمت رضؓ شده بودند و نیز برابر بندگی میاں رضؓ چند کساں دنیا ترک کرده متوجه بجانب حضرت میرانؑ شده بودند و هم خدمت بندگی میاں رضؓ و خدمت صاحب الزمانؑ شده بود خصوصا راجے مرادی و راجے سون هر دو خواهران بادشاه گجرات سلطان محمود بیگڑه تصدیق کرده بودند بدست بندگی میاں رضؓ چند صد جفت جامه و مهرها و زرائن و دو شمشیر فرستاده بودند حاصل الغرض راه خرچ بندگی میراں سید محمود رضؓ در راه خرچ شده بود بنا بر بطریق قرض حسن نزدیک بندگی میاں نعمت رضؓ طلبیده بودند ایشاں جواب دادند که خرچ بنده هم اندک مانده است و در فتوح میرانجی بنده خیانت چگونه میکند که بنده امانت دار است بنا بر بندگی میراں سید محمود رضؓ دلگیر شده جدا مانده بودند چونکه بندگی میاں رضؓ شنیدند که بندگی میراں سید محمود رضؓ آمدند فی الحال برای ملاقات آمدند بندگی میراں رضؓ در باب ملاقات ابا کردند بجهت دلگیری که بر بندگی میاں

بندگی میراں سید محمودؓ رضؓ کے بندگی میاں نعمت رضؓ سے قرض طلب کرنے کا واقعہ مشہور ہے کیونکہ بندگی میاں نعمت رضؓ کے ذریعہ حضرت خاتم ولایتؑ کے بعضے خدماء نے آنحضرتؑ کی خدمت میں کچھ مال واسباب بھیجا تھا اور کچھ خدمت بندگی میاں نعمت رضؓ کی بھی ہوئی اور چند طالبانِ خدا ترک دنیا کرکے بندگی میاں نعمت رضؓ کے ہمراہ ہوگئے تھے۔ نیز بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ کے ساتھ بھی کچھ لوگ ترک دُنیا کرکے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں جارہے تھے۔ مصدقانِ مہدیؑ نے بندگی میاں رضؓ کی بھی خدمت کی تھی اور کچھ مال واسباب بندگی میاں رضؓ کے ذریعہ صاحب الزماںؑ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ خصوصاً راجے مُرادی اور راجے سون دونوں بہنیں سلطان محمود بیگڑہ بادشاہِ گجرات کی تھیں جو حضرت مہدیؑ کی تصدیق کی تھیں بندگی میاں رضؓ کے ہاتھ چند سے جوڑے کپڑوں کے اور کچھ نقد روپیہ اور زیورات اور دو تلواریں، انہوں نے حضرت امامؑ کو بھیجے تھے۔ غرض یہ کہ بندگی میراں سید محمود رضؓ کے ہمراہ جو سفر خرچ تھا راستہ میں ختم ہوچکا تھا۔ بنا بریں بطور قرض حسن بندگی میاں نعمت رضؓ سے کچھ روپیہ بندگی میراں سید محمود رضؓ نے طلب فرمایا تو بندگی میاں نعمت رضؓ نے جواب دیا کہ بندے کے پاس بھی سفر خرچ تھوڑا رہ گیا ہے اور میرانجیؑ کی جو فتوح ہے اس میں یہ بندہ خیانت کیسے کرے گا بندہ امانت دار ہے

نعمت رض شده بود کہ کسیکہ صحبت حضرت
میرانؑ بسیاری دارد و بعمر رسیده است چنیں
جواب داد ایشانرا صحبت ہم اندک است
و بعمر ہم معلوم چونکہ وقت نماز ظہر بود و
آخر وقت نماز شد میرانؑ فرمودند کہ شما
نماز برابر ہمراہان خود بکنید ما نماز درینجا
می کنیم بندگیمیاں رض جواب دادند کہ نماز
ما برابر خوندکار است آخر الام بندگیمیاں رض
گوشہ کرده خود اندر خانہ آمده با بندگیمیراں رض
ملاقات کرده انچہ فتوح کہ حقتعالی بندگیمیاں را
داد در پیش بندگیمیراں رض نہادند کہ ایں خدا تعالی
رسانیده است و انچہ فتوح حضرت
میراں ع بود پیش نہاده
می فرمودند کہ مثل گجرات است
کہ مال پدر تست پس ایں فتوح
پدر خوندکار است آں تمام
حضور کردند و نیز فرمودند کہ
مارا ذات میرانجی اینجا ملاقات
شد آنجا برون چہ حاجت است
بندگیمیراں سید محمود رض بسیار خوشحال
شدند و انچہ درکار بود قبول فرمود
یکجا شده روانہ شدند نقلست
کہ در تمام راه روش بندگیمیاں رض
آں بود کہ بجای منزل خود شتابی
کرده جای درست کرده خیمہ داده

ان کا یہ جواب سُنکر بندگی میراں سید محمود رض آزرده
خاطر ہو کر ان سے علیحده ہی ٹھیرے ہوئے تھے
وہیں جب بندگی میاں سید خوندمیر رض نے آکر سُنا
کہ بندگی میراں سید محمود رض آئے ہیں، تو فوراً ملاقات
کے لیۓ آئے لیکن بندگی میراں رض نے ملاقات
سے انکار کیا اُسی رنجش کی وجہ سے جو بندگی
میاں نعمت رض سے ہوئی تھی اس خیال سے کہ جو
صاحب حضرت میرانؑ کی صحبت میں زیاده رہے
اور سن رسیده ہیں انہوں نے ایسا جواب دیا اور
یہ تو صحبت بھی تھوڑی رکھتے ہیں اور عمر بھی ان کی
ظاہر ہے، چونکہ نمازِ ظہر کا وقت تھا اور وقت
آخر ہو رہا تھا میرانؑ نے فرمایا کہ تم اپنے ساتھیوں
کے ساتھ نماز پڑھ لو میں اسی جگہ نماز پڑھ لیتا
ہوں ۔ بندگی میاں رض نے جواب دیا کہ ہماری نماز
خوندکار کے ساتھ ہوگی ۔ آخر کار بندگی میاں رض
اہلیۂ میرانؑ کو پرده کرا کر گھر میں داخل ہوئے اور
بندگی میرانؑ سے ملاقات کی اور جو کچھ فتوح حق
تعالیٰ نے بندگی میاں رض کو دی تھی بندگی میرانؑ
کے حضور میں اس کو پیش کر دیا، یہ فرمایا کہ یہ خدائے
تعالیٰ نے بھیجا ہے اور جو کچھ فتوح حضرت مہدیؑ
کی تھی اُسکو بھی حضرت رض کے سامنے بندگی میاں رض
نے لاکر رکھدیا اور فرمایا کہ گجرات کی مثل ہے،
"کیا تیرے باپ کا مال ہے"؟ پس یہ فتوح خوند
کار کے پدر کی ہے ۔ یہ فرما کر میاں رض نے تمام فتوح
حاضر کر دی نیز فرمایا کہ ہماری ملاقات ذات

رخت انداختہ و آب مہیا ساختہ
و زمین باب سرد کردہ بندگی میراں
سید محمود رضؓ را درانجا فرود آوردندی
تا کہ بخدمت حضرت صاحبؑ
الزمانؑ رسیدند و گفتگوی درباب
احمد شہ قدن ہم درینجا شدہ
است نقلست کہ بندگی
میران سید محمود رضؓ و بندگی میاں
سید خوندمیر رضؓ و بندگی میاں نعمت رضؓ
دریک محافہ نشستہ رواں می شدند
یک روز بندگی میاں نعمت
مقراض بدعت رضؓ فرمودند کہ از
حضرت میراںؑ جدا ماندن
روا نیست مگر چنیں کسی مثل
احمد شہ قدن را روا باشد چراکہ
تمام مدعا و روش حضرت میراںؑ
می دارد و بیان را ہم اثری ہست
کہ استخواں می شکند و در بیان
وی مردمانرا یک حالی و رقتی روی
نمودی کہ کسی در آہ و کسی در زاری
و کسی در بیقراری شدی چنانچہ
مشہور است بندگی میاں رضؓ
جواب دادند کہ بر سر مایاں
مثل میراں سید محمد مہدی موعودؑ
مرشدِ حاضر است و صحبتِ او

میرانجیؑ سے اسی جگہ ہوگئی وہاں یہ سب لے جانیکی
ہم کو کیا حاجت ہے اس واقعہ سے بندگی میراں سید
محمودؓ بہت خوشحال ہوئے اور جو کچھ درکار تھا قبول
فرمایا اور ایک ساتھ سب روانہ ہوئے نیز نقل ہے
کہ اس مبارک سفر کے تمام ہونے تک بندگی میاںؓ
کی روشِ مبارک یہ رہی کہ جہاں قیام کرنا ہوتا وہاں
پہلے خود جلدی سے جاکر جگہ ٹھیک کرکے خیمہ نصب
فرماتے سازوسامان اُتار کر پانی منگواتے، پانی کے
چھڑکاؤ سے زمین کو سرد کرکے بندگی میراں سید
محمود رضؓ کو وہاں لے جاکر ٹھہراتے تھے۔ اسطرح
حضرت صاحب الزماںؑ کی خدمت میں پہنچے اور اسی
راستے میں احمد شہ قدن کے بارے میں گفتگو ہوئی
چنانچہ نقل ہے کہ بندگی میراں سیّد محمودؓ، بندگی میاں
سیّد خوندمیر رضؓ اور بندگی میاں نعمت رضؓ ایک ہی
پالکی میں بیٹھے جارہے تھے ایک روز بندگی میاں
نعمت رضؓ مقراضِ بدعت نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ
سے جُدا رہنا جائز نہیں ہے مگر احمد شہ قدن جیسے
شخص کے لیئے روا ہے کیونکہ تمام و کمال مدعا اور
روش حضرت میراںؑ ہی کی رکھتا ہے اور بیان میں
وہ اثر ہے کہ ہڈیاں توڑ دے اسکے بیان میں لوگوں
پر ایک رقت کی حالت طاری دکھائی دیتی ہے
کوئی آہ بھرتا ہے کوئی زار زار روتا ہے اور کوئی
بے خود و بے قرار ہوجاتا ہے۔ یہ بات علانیہ ظاہر
ہے بندگی میاں رضؓ نے جواب دیا کہ ہمارے سروں پہ
میراں سید محمد مہدی موعودؑ جیسا مرشد موجود ہے

فرض کسیکہ صحبت وی ترک دادہ
جدا ماند و قرآن بیان کند او منافق
است نام آں منافق چہ گیرید چوں وقتیکہ
ایں مناظرہ درمیان افتاد وعبارت
دراز شد بنا بریں بندگیمیرانؓ جواب دادند
کہ ما و شما در پیش حاکم زمانؑ میرویم
انچہ حاکم زماں حکم کند عیاں میشود آں
حق است حاجت مباحثہ نیست
قصۂ احمد شہ قدن آں بود کہ ملاقات احمد شہ
قدن با حضرت میرانؑ در احمد آباد شدہ
بود با حضرت میرانؑ تربیت شدہ بود چونکہ
حضرت میرانؑ از انجا رواں شدند
ایں ہم قصد رواں شدن کردہ بود و عادت
حضرت خاتم ولایتؑ ہمیشہ آں بود کہ چوں
رواں شدند و مردمانِ نو ہمراہ آمدند
یکبار دوبار اوشانرا فرمودند کہ بمانید
اگر اوشاں ماندند وداع کردند و اگر اوشاں
عرضکردند کہ میرانجی ما اختیار کردہ ایم کہ
از اقدام مبارک خدام جدا نشویم اوشانرا
فرمودند اخ اخ جیو مرد باشید خدا تعالیٰ
آسان خواہد کرد ہمیریں منوال حضرت
حبیب ذوالجلال یکبار احمد شہ قدن
را فرمودند کہ بمانید آں شخص وداع کردہ
راہ ورسم حضرت امیرؑ دیدہ بود و دعوی
مرشدی و بیان و تربیت و تلقین می کرد

جس کی صحبت فرض ہے جو شخص آنحضرتؑ کی ،
صحبت چھوڑ کر جدا رہے اور بیانِ قرآن کرے
وہ منافق ہے اُس منافق کا نام کیا لیتے ہو، جس
وقت یہ مناظرہ درمیان میں آیا اور گفتگو دراز
ہونے لگی تو بندگی میراں سید محمودؓ نے جواب میں
فرمایا کہ ہم اور تم سب حاکم زماں علیہ السلام کی
خدمت میں جا رہے ہیں جو کچھ حاکمِ زمانؑ حکم فرمائے
ظاہر ہوگا وہی حق ہے یہاں بحث کرنے کی کوئی
حاجت نہیں ہے احمد شہ قدن کا قصہ یہ ہے کہ
اس شخص کی ملاقات حضرت مہدیؑ سے احمد آباد
میں ہوئی آنحضرتؑ سے تربیت ہوا تھا، جب
حضرت میرانؑ وہاں سے روانہ ہوئے تو اس نے
بھی ساتھ چلنے کا ارادہ کیا اور آنحضرت خاتم ولایتؑ
کی عادتِ مبارک ہمیشہ یہ تھی کہ جب کسی مقام
سے روانہ ہوتے اور نئے آتے ہوئے لوگ ہمراہ
ہوتے تو ایک دو بار اُن سے فرماتے کہ یہیں رہو اگر
وہ لوگ رہ جاتے تو ان کو رخصت فرماتے اور اگر وہ
لوگ یہ عرض کرتے کہ میرانجی ہم نے یہ طے کرلیا ہے
کہ حضور کے مبارک قدموں سے جُدا نہوں تو فرماتے
خوب خوب مردانگی کے ساتھ رہو۔ خدائے تعالیٰ
آسانی فراہم کرے گا اسی طریق سے حضرت حبیب
ذوالجلال نے ایک بار احمد شہ قدن سے فرمایا کہ،
یہیں رہو تو وہ وہیں سے رخصت ہوگیا حضرت
امیر علیہ السلام کا طور طریق دیکھا ہوا تھا۔ مرشدی
کے دعوے کے ساتھ بیانِ قرآن اور تربیت و تلقین

باوجود کہ ظاہرا غلغلہ و تاثیر او ہم آنچناں شائع شدہ بود کہ تعریف او بندگی میاں نعمت رضؓ می فرمودند کہ اگر چنیں کس جدا ماند روا است ھٰذہٖ حجۃ قاطعۃ علیٰ نفاقۃ کہ منافق آنرا باید گفت کہ در حق وی مومناں دو گروہ شوند یکے منافق گویند و دیگری مخلص دانند کما اخبر اللہ تعالیٰ فما لکم فی المنٰفقین فئتین واللہ ارکسھم الآیۃ القصہ چونکہ نزدیک شہر فرح المفرح المقام رسیدند و بحضرت امامؑ خبر شد کہ بندگی میراں السید محمود و میاں السید خوندمیر و میاں نعمت و میاں شیخ محمد کبیر رضی اللہ عنہم با جماعت کثیر نزدیک آمدند دراں روز نوبت بی بی بونجیؓ بود فبہٰذا الکسب از آمنت حضرت امام الابرار امیر الاحرار بفرمان پروردگار بسیار بے شمار خرم و خوشحال شدہ سخن در ربار گوہر نثار ہر بار ہمیں فرمودند کہ بچند مقدار دور ہستند صحابہؓ عرض کردند کہ میراں نزدیک آمدند باز حضرت امام الابرارؑ از خانہ بیروں آمدہ ہمیں سخن تکرار فرمودہ بخوش گفتار پرسیدند کہ چند مقدار دور ہستند یاراں عرض کردند کہ نزدیک آمدند چونکہ چند بار ہمیں معاملہ تکرار یافت بنا بر حرم محترم محرم راز سرو العین

کرتا رہا، ساتھ اس کے اُس کی ظاہر شہرت اور تاثیر بھی ایسی ہونے لگی جس کی تعریف میں بندگی میاں نعمت رضؓ نے بھی فرمایا کہ اگر ایسا شخص جُدا رہا تو اُس کے لیئے جُدا رہنا روا ہے، یہی حجّت قاطعہ اُس کے منافق ہونے پر ہے کیونکہ منافق اسی کو کہا جاتا ہے جس کے حق میں مومنوں میں دو گروہ ہوجائیں ایک گروہ اس کو منافق کہے دوسرا گروہ اس کو مخلص جانے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی (ترجمۂ آیت) تو تم کو کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو حالانکہ اللہ نے ان کو، اوندھا کر دیا ہے۔ قصّہ مختصر یہ کہ جب شہر فرحت بخش فرہ کے قریب پہنچے اور حضرت امام علیہ السلام کو اطلاع ہوچکی کہ بندگی میراں سیّد محمودؓ، میاں سیّد خوندمیرؓ، میاں نعمت رضؓ اور میاں شیخ محمد کبیر رضؓ ایک جماعت کثیر کے ساتھ نزدیک آچکے ہیں، اس روز امام علیہ السلام کے قیام شریف کی باری بی بی بونجی رضؓ کے گھر تھی۔ اس خبر مسرّت اثر کے پہنچنے سے حضرت امام الابرار امیر الاحرار بہ فرمانِ پروردگار بے انتہا مسرور اور خوش حال ہوکر زبانِ دُرربار گوہر نثار سے بار بار یہی فرماتے تھے ابھی کتنی دور ہیں۔ صحابہؓ عرض کرتے کہ میراں ابھی قریب آچکے ہیں پھر حضرت امام الابرارؑ گھر سے باہر آکر یہی بات بار بار زبانِ مبارک پر لاتے اور بہ کمالِ مسرت دریافت فرماتے تھے کہ کتنی مقدار دور ہیں صحابہؓ عرض کرتے کہ نزدیک آگئے ہیں جب چند

اسمہابی بی بون رضی اللہ عنہا کہ ہر وقتی مشکل
خود را از امامؑ حل کردندی آں عصمت پناہؓ
بحضرت شاہنشاہ عرضکردند کہ میرانجی بر
روی مبارک شما بسیار
خوشحالی می نماید پس مہدیٔ
موعودؑ از جہت آمدن فرزندِ
خود خوشحال می شود فرمود
آری فرد

جس کا پوت پوت ہو کر آوے
اُسے کاہے خوشی نہ ہووے

یعنے چرا شاد نشوم کہ پسر پسر شدہ
می آید و لیکن خوشحالی ایں میشود کہ
ذاتاں ایں قدر می آیند کہ در پیش
اوشاں چنداں مہدی میشوند حضرت
بی بی بون رضؓ پرسیدند کہ میرانجی آں
کدام کساں ہستند فرمودند کہ برادرم
سید محمود و برادرم سید خوندمیر اند
حاصل الامر چونکہ بندگی میرانسید محمود و بندگیمیاں
سید خوندمیر و بندگیمیاں نعمت با جماعت
کثیر آمدند و با حضرت امیر علیہ السلام ملاقات
کردند حضرت حبیب ذو الجلال بسیار
خوشحال شدہ بمیرانسید محمودؓ فراغوشش نمودند و
دراں وقت حضرت خاتم ولایتؑ ایں بیت فرمودند

بایدِ شکست از ہمہ عالم برای یار
آری برای یار دو عالم تواں شکست

بار بہ تکرار آنحضرتؑ نے یہ دریافت فرمایا تو اِس
بناء پر حرم محترم محرم راز سر دالعین مسماۃ ،
بی بی بون رضی اللہ عنہا نے جو ہر وقت ہر مشکل مسئلہ کا
حل امامؑ سے دریافت فرمایا کرتی تھیں اُس عصمت
پناہ رضؓ نے حضرتِ شاہنشاہ سے عرض کیا کہ میرانجی
آپ کے چہرۂ مبارک پر بیحد خوشحالی دکھائی دیتی
ہے، کیا مہدی موعودؑ بھی اپنے فرزند کے آنے سے
ایسے خوشحال ہوتے ہیں۔ آنحضرتؑ نے فرمایا ہاں

جس کا پوت پوت ہو کر آوے
اُسے خوشی کا ہے نہ ہووے

یعنے میں کیوں خوش نہوں گا کہ بیٹا بیٹا ہو کر آتا
ہے اور بھی خوشحالی اس سبب سے ہے کہ ایسی
ذاتیں آرہی ہیں جن کے رُوبرُو کئی ایک مہدی
ہوں گے۔ حضرت بی بی بون رضؓ نے پوچھا کہ
میرانجی وہ کون ہیں؟ تو حضرتؑ نے فرمایا، برادرم
سید محمود اور برادرم سید خوندمیر ہیں۔ حاصلِ کلام
جب بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید
خوندمیر رضؓ اور بندگی میاں نعمت رضؓ ایک جماعتِ
کثیر کے ساتھ آئے اور حضرت امیر علیہ السلام سے
ملاقات کی۔ حضرت حبیبِ ذو الجلال بیحد خوشحال
ہو کر میراں سید محمودؓ کو سینے سے لگائے اور اس
وقت حضرت خاتم ولایت علیہ السلام نے یہ بیت
ارشاد فرمایا ۔ (ترجمۂ آیت)

یار کی خاطر ہے لازم سب سے رشتہ توڑنا
ہاں برائے یار ہے آساں دو عالم چھوڑنا

وبطرف جانبین بسیار زاری شده است
همدراں وقت بحضور خاتم ولایت بندگی میراں سید
محمود رضؓ عرض فرمود که میرانجی من در ملازمت میراںؑ
چگونه نمی آیم که سید خوندمیر با من بسیار خوبی کردند
حضرت امیرؑ فرمودند که دریں چه عجب
است که برادر شما اند نیز عرض کردند که میرانجی
اگر برادرم سید خوندمیر در راه نبودی
بنده در میان راه تلف شدے ولیکن
سید خوندمیر با ما بسیار خوبی کردند نیز حضرت
امیر فرمودند که دریں چه عجب است که
سید خوندمیر برادر حقیقی شما هستند ایں
بشارت آں وقت شده است نیز
نقل است که همدراں وقت بندگی
میراں السید محمود رضؓ بحضور خاتم ولایت امام الابرارؑ
درباب احمد شه قدن استفسار کردند
بطریق مبهم که میرانجی یک شخصی تصدیق مهدی
موعود می دارد و ظاهر بروش مهدی می
باشد قرآن بیان می کنند فاما از
صحبت خدام جدا است حکم او چیست
حضرت میراںؑ فرمودند که بھایا در وقت
بیان عصر و مغرب بنده را یاد دهانید
القصه چونکه در میان وقت مذکور بحضرت
نور علیٰ نور بندگی میراں سید محمود عرض نمودند
و بطریق مبهم معلوم کردند حضرت میراںؑ
فرمودند که بھایا نام آں شخص واضح کرده

پدر و فرزند ہر دو اشکبار ہوئے اور اسی وقت
خاتمِ ولایتؑ کے حضور میں بندگی میراں سید محمود رضؓ
نے عرض کیا کہ میرانجی میں خدمتِ عالی میں کیونکر
نہ آتا کہ سید خوندمیر نے میرے ساتھ بہت حسنِ
سلوک کیا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اسمیں
کیا تعجب ہے کہ وہ تمہارے برادر ہیں۔ پھر بندگی
میراں سید محمود رضؓ نے عرض کیا کہ اگر برادرم سید خوندمیر
راستے میں نہ ہوتے تو یہ بندہ راستے ہی میں جان
دیدیتا۔ لیکن سید خوندمیر نے ہمارے ساتھ ایسی
بھلائی کی پھر حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا اس
میں تعجب کیا ہے۔ سید خوندمیر تمہارے برادر
حقیقی ہیں، یہ بشارتؑ اُسی وقت کی ہے۔ نیز
نقل ہے کہ اُسی وقت بندگی میراں سید محمود رضؓ نے
حضرت خاتمِ ولایت امام الابرار کے حضور میں
احمد شہ قدن کے بارے میں استفسار فرمایا بطریق
مبہم کہ میرانجی ایک شخص مہدی موعودؑ کی تصدیق
کیا ہوا ہے، ظاہر روش مہدیؑ پر ہے بیانِ
قرآن کیا کرتا ہے لیکن حضور کی صحبت سے جُدا ہے
اُس کے لیئے کیا حکم ہے؟۔ حضرت میراںؑ نے فرمایا
کہ بھائی بیانِ قرآن کے وقت عصر و مغرب کے درمیان
بندے کو یاد دلاؤ۔ قصہ مختصر یہ کہ اُسی وقتِ مذکور
میں حضرت نورٌ علیٰ نور کے حضور میں بندگی میراں
سید محمود رضؓ نے عرض کیا اور بطریق مبہم ہی اس کے
حال کی خبر دی۔ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ
بھائی اس شخص کا نام واضح کر کے کہو۔ بندگی میراں سید

بگویند بندگیمیرانید محمود رضؓ نام احمد شہ قدن آشکارا فرمودند آنحضرتؑ فرمودند کہ بجا یا نام او چھپا کنید یعنے نام او را دور کنید وقت بیان قرآن است او سر منافق است درینجا دلائل قاطعہ در باب اثبات نفاق احمد شہ قدن بسیار بود لیکن مختصر یاد کردیم الغرض قصہ ادا کردن امانت بندگیمیاں نعمت رضؓ در پیش حضرت خاتم ولایتؑ و حساب دادن خرچ راہ زیر طالبانِ الٰہ کہ ترک دنیا کردہ آمدہ بودند مشہور است و فرمودن حضرت امامؑ بندگیمیاں نعمت رضؓ را کہ شمارا ایں مسئلہ ہم یاد نیامد کہ مال پدر نیست و باز دلگیر شدن میاں مذکور و دلاسا کردن امام نور علیٰ نور فرمودن ایں مسئلہ گوجری کہ

توں مجہ لور نہ لور خدیجہ ہوں تجہ لور نہار

یعنی ایں مسئلہ ایست فی المثل کہ میگوید کہ فلاں بس تو مرا خواہ یا مخواہ ما ترا خواہانیم ایں مسئلہ اشارت بر بشارت بر بندگی میاں نعمت رضؓ است در پیش مصدقاں معروف است حاصل الغرض بعد از آمدن بندگیمیراں سید محمود و بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما حضرت ولایت پناہؑ را شش ماہ حیات شدہ و سہ ماہ قبل ہذا در فرح الفرح التمام حضرت امام علیہ السلام آمدہ بودند منجملہ نہ ماہ

محمود رضؓ نے احمد شہ قدن کا نام ظاہر فرمایا تو آنحضرتؑ نے فرمایا اُس کا نام چھوڑ دو یعنے اس کا ذکر مت لاؤ، یہ وقت بیانِ قرآن کا ہے وہ سرِ منافق ہے یہاں اور دلائلِ قاطعہ احمد شہ قدن کے نفاق کے ثبوت میں بہت ہیں لیکن میں نے اسی پر اختصار کیا ہے۔ الغرض بندگی میاں نعمت رضؓ کا امانت اَدا کرنا حضرت خاتم ولایتؑ کے حضور میں اور حساب دینا خرچ راہ کا اُن طالبانِ خدا میں جو ترک دُنیا کر کے آئے تھے مشہور ہے اور حضرت امام علیہ السلام کا یہ ارشاد بندگی میاں نعمت رضؓ کو کہ تم کو یہ مسئلہ بھی یاد نہ آیا کسی کو کوئی چیز نہ دینی ہو تو کہتے ہیں، کیا تیرے باپ کا مال ہے۔ اور پھر آزردہ خاطر ہونا میاں مذکور کا اور ان کو تسلّی دینا امام نورٌ علیٰ نورٌ کا یہ مسئلہ گوجری فرما کر کہ (ترجمہ مصرعہ گجراتی)

تُو مجھے چاہے نہ چاہے میں ہوں تیرا خواستگار

یعنے یہ مسئلہ جس کو ضرب المثل کے طور پر کہتے ہیں کہ اے فلاں تو مجھے چاہے یا نہ چاہے ہم تو تیرے چاہنے والے ہیں۔ یہ مسئلہ بندگی میاں نعمت رضؓ کے حق میں اشارہ مبنی بر بشارت ہے جو سب مصدقانِ مہدیؑ میں مشہور و معروف ہے حاصلِ کلام بندگی میراں سید محمود رضؓ اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کے آنے کے بعد حضرت ولایت پناہؑ کی حیاتِ طیبہ چھ مہینے ہوئی قبل اسکے تین مہینے آنحضرتؑ کو فرہ آگرہ ہوئے تھے جملہ نو مہینے اس جگہ اُس شہنشاہِ ولایتؑ کی حیات ہوئی اور اکثر

حیات شاہنشاہؑ درینجا شدہ است و اکثر اشارت پر بشارات درحق خلفاء ذات موصوف بہ مہدی موعودؑ صفات ہم درینجا از امام البر و البحر صدور یافتہ است اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیاتٍ بیّنات و شہادات قاطعات علیٰ صدق امام آخر الزمانؑ فبایّ اٰیۃ بیّنۃ و شہادۃ قاطعۃ بعدھا تومنون فبایّ اٰلاءِ ربکما تکذبان

باب بست و ششم

در بیان بشارات حضرت امام محمد مہدی علیہ الصلوٰۃ بامر واہب العطیات درحق ہردو خلیفۂ ذات بحکم المہدی یک وجود و یکذات و یک صفات اند یعنے السیدین الشابین الصالحین الامرین الصدیقین المحمودین صاحب السیر والسلوک الخاتمین فمنہما ابن المہدی الموعود واصل المعبود بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ و الثانی امیر بالاحادیث احمدی والمخصوص بالآیات کلام صمدی وہو بالقطع علیٰ سیرۃ المہدی سلطاناً نصیر صاحب جند کثیر اولوالامیر بدر المنیر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق مہدی نور اللہ وجہہ بانوار الذات والصفات و ذکر بشارات حضرت مہدی موعودؑ خصوصاً درحق بندگیمیراں سید محمود رضی اللہ عنہ فاعلم ایہا المصدق بیان

اشارات پر بشارات خلفاء ذات ہم صفات مہدی موعودؑ کے حق میں اسی جگہ اُس امام البر والبحر سے صدور میں آتے ہیں۔ بے شک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں۔ امام آخر الزمانؑ کے صدق پر۔ پس ان کے بعد اور کس کھلی نشانی، اور قطعی شہادت پر ایمان لاؤ گے۔ دیکھو فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

چھبیسواں باب

بشارات حضرت امام محمد مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان میں جو بحکم واہب العطیات دونوں خلفائے ذاتی کے حق میں واقع ہیں جو بحکم مہدی موعودؑ ایک وجود، ایک ذات، ایک صفات ہیں، یعنے سیدین جوانان صالحین، امرین صدیقین محمودین جو صاحبان سیر و سلوک خاتمینؑ ہیں۔ پس ان دونوں میں سے ایک تو فرزند مہدی موعودؑ واصل معبود بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسرے امیر مبشر با حدیث احمدی مخصوص بہ آیات کلام صمدی قطعاً صاحب سیرۃ مہدیؑ سلطان نصیر صاحب فوج کثیر اولوالامیر بدر منیر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق مہدی نور اللہ وجہہ (جن کے چہرہ مبارک کو انوار ذات و صفات سے اللہ نے منور فرمایا ہے) اور ذکر، اُن بشارات کا جو حضرت مہدی موعودؑ کی جانب سے خصوصاً حضرت بندگی میر سید محمود رضی اللہ عنہ

بشارات ایں ہر دو ذات کہ یکذات و
یک صفات بودند بر حسب اعتقادات
صالحات نقلیات حضرت امام علیہ الصلوٰۃ
آوردہ شدہ است رحم اللہ من
الضعف۔ اعلم ان اعتقادنا فی تسویۃ
الخاتمین المحمدین وفی تفضیل السیدین
الصدیقین الامیرین المحمودین ذکر جملہ
اعتقاد صالحات صحاح را بنیاد است بر
نقل متواتر صدیق الصدیق بندگی ملک الہداد
است نقلست کہ بحضور بندگی ملک
دو کس یکی بندگیمیران السید یعقوب دومی بندگی
ملک پیر محمد و بعضی ملک داؤد ابن ملک
نجن را میگویند کہ در نوبت نشستہ بودند
و درمیان خویش درباب فضائل سیدین
مناظرہ نمودند در شان شرفیت ایشان
بحث میکردند کہ بندگی ملک شنیدہ از
حجرہ بیروں آمدہ ماجرا پرسیدند دراں
ہر دو کس یکی طاقت مقاومت بحضور
بندگی ملک علیہ الرحمۃ نداشتہ رفت
و بندگی میر السید یعقوب را نزدیک
خود طلبیدہ فرمودند کہ ایں چہ حکایت بود
ایشاں یک دو بار فرمودند کہ ما موں، ہیچ
نبود بعدہ بندگی ملک سوگند پروردگار
تکرار علی التکرار کردہ پرسیدند جواب
دادند کہ چیزی گفتگوی درباب فضائل

کے حق میں ثابت ہیں پس معلوم کر مصدق بیان
بشارات ان ہر دو ذات کا جو ایک ذات اور
ایک صفات تھے، مطابق عقیدۂ صالحۂ نقلیات
حضرت امام علیہ السلام والصلوٰۃ لایا گیا ہے اللہ
رحم فرمائے انصاف کرنے والے پر۔ جان کہ ہمارا اعتقاد
جو محمدین خاتمین علیہم السلام کی تسویت کے باب
میں اور سیدین صدیقین حاکمین محمودین رضؓ کی تفضیل
کے باب میں ہے۔ جملہ اعتقاداتِ صالحہ کی بنیاد
اسی پہ ہے اور وہ نقل متواتر صدیقِ صدیق رضؓ،
بندگی ملک الہدادؓ پر مبنی ہے۔ نقل ہے کہ بندگی
ملکؓ کے حضور میں دو اصحاب جن میں سے ایک
بندگی میراں سید یعقوبؓ تھے دوسرے بندگی
ملک پیر محمدؓ اور بعضے کہتے ہیں کہ ملک داؤد ابنِ
ملک نجنؓ تھے۔ ایک دفعہ نوبت میں بیٹھے ہوئے
آپس میں سیدین رضؓ کے فضائل کے بارے میں
مناظرہ کر رہے تھے۔ دونوں کے شرفِ مراتب میں
بحث ہو رہی تھی۔ بندگی ملکؓ اپنے حجرے میں تھے
یہ بحث سنکر باہر تشریف لائے اور ماجرا دریافت
کیئے ان دونوں اصحاب میں سے ایک صاحب تو
بندگی ملک علیہ الرحمۃ کے حضور میں کچھ کہنے کی تاب نہ لاکر چلے گئے۔
بندگی ملکؓ نے بندگیمیراں سید یعقوبؓ کو نزدیک بلا کر فرمایا کہ یہ کیا
حکایت تھی انہوں نے ایک دو بار فرمایا کہ ماموجی کوئی بات نہیں تھی
اسکے بعد بندگی ملک نے بنام پروردگار قسم دیکر مکرر سہ کرر دریافت
فرمایا تو بندگی میراں سید یعقوبؓ نے جواب دیا کہ کچھ گفتگو بندگیمیراں
سید محمود اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کے

بندگی میرانسید محمود و بندگیمیانسید خوندمیر بود
بندگی ملک علیہ الرحمۃ انگشت بدندان
مبارک دادہ فرمودند خوندکار زادے
شمارا حق تعالیٰ برای فائدہ آفریدہ
است جائیکہ شما باشند مردمانرا فائدہ
حاصل شود و دریں گفتگوی زیان است
وشمارا نباید کہ ایں گفتگوی بکنند بعدہ
صدیق الصدیق بطریق دلائل وثیق بندگمیراں
سید یعقوب را جواب طریق دلاسا کردہ
فرمودہ اند کہ بہ بنیید حضرت میراں
علیہ السلام درحق شاں بعضے بشارات
یکجا جمع کردہ بفرمان واہب العطیات
دادہ اند و بعضے بشارات بندگمیرانسید محمود
را فرمودند ہماں بشارات میانسید خوندمیر
را بشارات دادند و بعضے بشارات
میانسید خوندمیر را فرمودند ہماں بشارات
بندگمیرانسید محمود را اشارت نمودہ اند و
بعضے انچہ بشارات بندگمیرانسید محمود را
دادند بندگیمیانسید خوندمیر رانہ دادند وانچہ
میانسید خوندمیر را دادند میرانسید محمود را
نداوند باز بندگی ملک فرمودند کہ بدیں حجت
کہ گفتہ شد درمیان محمدین فیہما النبی و
المہدی و درمیان سیدین یعنے میرانسید
محمود و میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہما
فرق نیست و فرق کنندہ را زیان است

فضائل کے بارے میں تھی۔ یہ سنکر بندگی علیہ الرحمۃ
انگشت بدنداں ہوئے اور فرمائے کہ خوندکار
زادے حق تعالیٰ نے تم کو خلق کے فائدے کے
لئے پیدا کیا ہے تم جہاں رہیں لوگوں کو فائدہ
پہنچنا چاہیئے اس گفتگو میں نقصان ہے۔ تم کو
نہیں چاہیئے کہ یہ گفتگو کریں۔ اس کے بعد
صدیق صدیق رضؓ نے معتبر دلائل کے ذریعہ بندگی
میراں سید یعقوب رضؓ کو بخوبی تسلی دیکر فرمایا کہ دیکھو
حضرت میراں علیہ السلام نے ان دونوں حضرات رضؓ
کے حق میں بعض بشارتیں یکجا کرکے بہ فرمان
خداوندِ واہب العطیات مرحمت فرمائی ہیں اور
بعضے بشارات جو بندگی میراں سید محمود رضؓ کو
عطا فرمائے وہی بشارات بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
کے حق میں فرمائے اور بعضے بشارات جو بندگی
میاں سید خوندمیر رضؓ کے لئے فرمائے ان میں بندگی
میراں سید محمود رضؓ کے لیئے بھی بشارات اشارۃً ثابت
ہیں اور بعض بشارتیں ایسی ہیں جو بندگی میراں سید
محمود رضؓ کو دی گئی ہیں۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
کو نہیں دی گئیں اور کچھ ایسی ہیں جو میاں سید خوندمیر رضؓ
کو دی گئیں اور میراں سید محمود رضؓ کو نہیں دی گئی ہیں
پھر بندگی ملک رضؓ نے فرمایا کہ اس حجت سے جو بیان
کی گئی حضرات محمدین یعنے نبی اور مہدی علیہم السلام
کے درمیان اور حضرات سیدین یعنے میراں سید محمود
اور میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کے درمیان
کوئی فرق نہیں ہے اور فرق کرنے والے کے لیئے

اعاذنا اللہ منہا فاعلم ایہا المصدق فہذا الترتیب المقدار المذکور ما ہو المتواتر المعروف کاظہر الشمس المشہور ذکرت بشارات ہذین الذات بالمنقولات التی ورد فی حقہما۔ حاصل المقصود والمرام حضرت امام علیہ السلام بامر اللہ الملک العلام در حق بعضے اصحاب عظام بشارتہا فرمودند ولیکن بشارات ایں ہردو ذوات فائض البرکات رفیع الدرجات مہدی صفات تخصیص است وعلامت خصوصیت این است کہ در ہمہ بشارات کہ از زمرۂ الوالالباب در حق ہر یک اصحاب صادر شدہ است ایں ہردو ذوات حمیدہ صفات دراں موصوف و شریک اند فاما در بشارات شاں علیہما الرضواں کسی شریک نیست بعضے بشارات در حق ہردو ذوات بطریق یک وجود و یک ذات جمع فرمودہ داوند و بعضے آنحضرت مبین ثم ان علینا بیانہ بشارات در حق ہر یکی جداگانہ فرمودہ اند فاما القسم الاوّل چونکہ آں ہردو ذات سید السادات بحجۃ القاطعات یک وجود و یکذات بودہ اند بنا بر ہردو را یکجا جمع کردہ و چند بشارتہا فرمودہ اند اینست یکی آنکہ چوں ہردو سیدین

نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہم کو محفوظ رکھے پس جان اے مصدق یہ ترتیب بمقدار مذکور جو متواتر و معروف ہے آفتاب کی طرح روشن و مشہور ہے۔ اب یہاں سے ان دونوں ذاتوں کے حق میں جو بشارات نقول سے ثابت ہیں ذکر کی گئی ہیں حاصلِ مقصود و مطلوب یہ کہ حضرت امام علیہ السلام نے بحکم خداوندِ علام اور بھی اصحابِ کرام رضؤ کے حق میں بشارتیں مرحمت فرمائی ہیں لیکن اِن دونوں ذاتِ فائضِ البرکات عالی درجات مہدیؑ صفات کی بشارتیں خاص الخاص ہیں اوران کی خصوصیت کی علامت یہ ہے کہ اُن تمام بشارات میں سے جو زمرۂ اُولوالالباب اصحابؓ میں سے ہر ایک صحابی کرام کے حق میں صادر ہوئی ہیں۔ یہ دونوں ذاتِ حمیدہ صفات ہر ایک سے موصوف اور ہر ایک میں شریک ہیں لیکن سیّد علیہما الرضوان کو دی ہوئی، بشارات میں کوئی اور شریک نہیں ہے۔ بعض بشارتیں اِن دونوں ذاتوں کے حق میں بطریق ان کے ایک وجود اور ایک ذات ہونے کے متحدہ طور پر فرمائی گئی ہیں اور بعض ایسی ہیں جن کو کہ آنحضرتؐ مبین کلام اللہ بفحوای ثم ان علینا بیانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں میں سے ہر ایک کے حق میں علیحدہ علیحدہ فرمایا ہے یہ پہلی قسم کی بشارتیں۔ چونکہ ہر دو ذات سیدان سادات ازروئے دلائلِ قاطعہ ایک وجود اور ایک ذات ہوئے ہیں۔ بنابریں دونوں کا ذکر ایک جگہ

ذوالعزوالاکرام درفرح المفرح المقام
رسیدند حضرت امام علیہ السلام بامر ملک
العلام ہر دو ذات را بشارات دادند بندگی
میران سید محمودؓ را فرمودند کہ پسر بپسر شدہ
می آید و بندگی میاں سید خوندمیرؓ را پسر حقیقی فرمودند
چنانچہ ضمناً نقل بالا گذشت نقل دوم
آنکہ فرمودند ذاتاں آنچناں می آیند
کہ درپیش اوشاں چنداں مہدی میشوند
سوم نقلست روزی حضرت امام علیہ
السلام درشہر فرح المفرح المقام
فرمودند کہ فرمان حقتعالی میشود کہ ای سید محمد
ہر دو سیداں ہر دو برادراں ہر دو جواناں
ہر دو صالحاں راستا و چپا تو برگزیدہ
شدند ایشانرا بواسطہ فیض از حضرت
ما میرسد اگر ترا مہدی موعود نکردمے
و محمد رسول اللہ را نفرستادمے آسمان
و زمین پیدا نکردمے و خدائی خود را
آشکارا نکردمے این ہر دو ذات باین
مقام رسیدندے و لایق این مقام
بودندے لیکن از حضرت ما بر تو منت
عرض کردہ میشود کہ ایشانرا تابع تو کردہ
دادیم چونکہ حضرت خاتم ولایتؑ این
اشارت پر بشارت چند مرتبہ فرمودند
ہمہ کساں شنیدند فاما آشکارا نکردند کہ
فلاں کس ہستند نقلست کہ درمیان

کرکے چند بشارتیں حضرت امامؑ نے دی ہیں۔
ایک یہ کہ جب سیدین صاحبانِ عزواکرام مقام
فرحت بخش فرہ میں پہنچے تو حضرت امام علیہ السلام
نے بہ فرمانِ خداوندِ علّام دونوں کو بشارتیں دیں
بندگی میراں سید محمود رضؓ کے حق میں آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ بیٹا بیٹا ہو کر آتا ہے اور بندگی میاں سید
خوندمیر رضؓ کو آنحضرتؑ نے پسرِ حقیقی فرمایا۔ چنانچہ
ضمناً یہ نقل اوپر گذری ہے۔ دوسری نقل وہ ہے
کہ آنحضرتؑ نے فرمایا، ایسے ذوات آتے ہیں کہ انکے
آگے کئی ایک مہدی ہوں گے۔ تیسری نقل یہ ہے
کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے شہر فرحت
بخش فرہ میں فرمایا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ
اے سید محمد ہر دو سید ہر دو برادر اور ہر دو جوانانِ
صالح جو تیرے سیدھے اور بائیں جانب منتخب
ہوئے ہیں ان کو بغیر کسی واسطہ کے ہمارے حضور
سے فیض پہنچتا ہے۔ اگر تجھ کو میں مہدی موعود نہ
کرتا۔ محمد رسول اللہ کو نہ بھیجتا، آسمان و زمین کو
پیدا نہ کرتا اور اپنی خدائی کو ظہور میں نہ لاتا تب بھی
یہ دونوں ذات اسی مقام کو پہنچتے اور اس مقام
کے لائق ہوتے لیکن ہماری بارگاہ سے تجھ پر یہ
احسان ہے کہ ہم نے ان دونوں کو تیرے تابع
کرکے تجھے دیا ہے۔ جب حضرت خاتمِ ولایتؑ
نے اشارتاً یہ بشارت چند مرتبہ فرمائی تو سب نے
اس کو سنا۔ لیکن آنحضرتؑ نے یہ ظاہر نہیں فرمایا
تھا کہ وہ دونوں فلاں فلاں ہیں۔

یاران امام البرو البحورؑ دو حقیقی برادر بودند کہ ہر دو سیداں و ہر دو جواناں و ہر دو صلاحیت داشتند و ہر روز بوقت بیان راستا و چپا آنحضرت علیہ السلام نشستہ اند و باندکی کشف ہم رسیدہ بودند اوشاں در خاطر خود آوردند کہ ایں مقام بیواسطگی کہ حضرت امام علیہ السلام میفرمایند مقام ما است و ہر دو برادر درمیان خویش مشورت کردہ گفتند کہ چوں مارا بحضرت خدا تعالیٰ بیواسطہ فیض میرسد پس مارا در صحبت ماندن چہ حاجت است اوشاں ہر دو براوراں بغیر پرسیدہ حضرت صاحب الزمانؑ رفتند روزی حضرت امام الابرارؑ از احوال آں ہر دو برادر استفسار فرمودند کہ آں ہر دو برادر نمی نمایند کجا ہستند یاراں عرض کردند کہ میرانجی آں ہر دو برادر رفتند حضرت میرانؑ فرمودند عجب آنکہ اوشاں از نفس مغالطہ داد اگرچہ چیزی چوندلی بینائی ہم بود و لکن غلط خوردند بعدہ حضرت خاتم ولایتؑ بفرمانِ حضرت رب العزت آشکارا فرمودند کہ آں ہر دو براوراں بھائی سید محمود و بھائی سید خوندمیر ہستند و نیز ام المومنین حرم امام العارفین واقف سر العین اسمہا بی بی بون رضی اللہ عنہا نیز از حضرت امام تحقیق کردہ اند

نقل ہے کہ حضرت امام البرد البحور علیہ السلام کے اصحاب کے درمیان دو برادر حقیقی تھے جو صاحبانِ سیادت اور جوانانِ صالح تھے اور ہر روز بیانِ قرآن کے وقت آنحضرتؑ کے سیدھے اور بائیں جانب بیٹھا کرتے اور کچھ کشف بھی اُن کو حاصل ہو چکا تھا انہوں نے اپنے دل میں لایا کہ یہ مقام بے واسطگی کا جو حضرت امام علیہ السلام بیان فرماتے ہیں، ہمارا ہی مقام ہے۔ ان دونوں بھائیوں نے آپس میں مشورہ کر کے یہ طے کر لیا کہ جب ہم کو خدائے تعالیٰ کے حضور سے بغیر کسی واسطہ کے فیض پہنچتا ہے تو پھر ہم کو صحبت میں رہنے کی کیا حاجت ہے اس غرور میں مبتلا ہو کر وہ دونوں برادر حضرت صاحب الزمانؑ کی اجازت کے بغیر چلے گئے۔ ایک روز حضرت امام الابرارؑ نے ان دونوں بھائیوں کے متعلق اصحاب سے استفسار فرمایا کہ وہ دونوں برادر دکھائی نہیں دیتے، کہاں ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی وہ دونوں برادر جا چکے ہیں۔ حضرت میرانؑ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ ان کو نفس نے مغالطہ دیا، اگرچہ کچھ موہوم سی بینائی بھی ان کو حاصل تھی، لیکن دھوکے میں پڑ گئے اس کے بعد حضرت خاتم ولایتؑ نے بہ فرمانِ حضرت رب العزۃ واضح فرما دیا کہ وہ دونوں برادر (جن کو مقامِ بے واسطگی ہونا بیان کیا گیا ہے) بھائی سید محمود اور بھائی سید خوندمیر ہیں۔ نیز اُم المومنین حرم امام العارفین واقفِ سر العین مسماۃ بی بی بون رضی اللہ عنہا نے بھی

کہ آں ہر دو سیداں بندگی میراں سید محمود
و بندگی میاں سید خوندمیر علیہما الرضوان ہستند
چنانچہ نقلست کہ در احمد آباد بموضع
نین پور اجماع شدہ بود گفتگو در فضل
دو جواناں بود و ہمہ مہاجران مہدی موعودؑ
اجماع کردہ دراں مجلس حاضر بودند بعضے
مہاجراں علیہم الرضوان فرمودند کہ
خصوصیت دو جواناں معلوم است
ولکن تعین نہ شدہ است کہ آں دو
جواناں کدام اند و کیسا نند بعدہٗ بندگی میاںؓ
فرمودند کہ بندہ را سماع اینچنیں است
کہ بی بی بونؓ پرسیدہ تحقیق کردہ اند و حضرت
میرانؑ در پیش ایشاں نام ہر دو جواناں
تعین کردہ فرمودہ اند بیائید تا بی بی رضؓ
را بپرسیم بعدہٗ ہمہ مہاجراں علیہم الرضوان
پیش حضرت بی بیؓ رفتند و بندگی میاںؓ حضرۃ
بی بی رضؓ را بدیں عبارت پرسیدہ کہ خدا تعالیٰ
حاضر است و حضرت میرانؑ نیز حاضر اند آنچہ
از حضرت میرانؑ درباب تشخیص و تعین
نام ہر دو جواناں شنیدہ باشید بفرمائید کہ
آں کدام اند حضرت بی بی رضؓ بدیں عبارت
جواب دادند کہ حضرت میرانؑ در شہر فرح
بوقت دعوت ایں بشارت دو جوان فرمودہ
اند (کہ چنانچہ بالا گذشت) چوں من ایں
حکایت از آنحضرتؑ شنیدم پرسیدم

حضرت امام علیہ السلام سے اس امر کی تحقیق کی ہے کہ
وہ دونوں سیدین بندگی میراں سید محمود اور بندگی
میاں سید خوندمیر علیہما الرضوان ہیں۔ چنانچہ نقل
ہے کہ احمد آباد میں موضع نین پور میں اجماع ہوا تھا
جس میں دو جوانوں کے فضل کے بارے میں گفتگو
تھی، حضرتؑ مہدی موعودؑ کے تمام مہاجرینؓ اجماع
کر کے اس مجلس میں حاضر ہوئے تھے۔ بعضے مہاجرین
علیہم الرضوان نے فرمایا کہ دو جوانوں کی خصوصیت
معلوم ہے لیکن تعین نہیں ہوا ہے کہ وہ دو نوجوان
کون ہیں اور کیسے ہیں۔ اس کے بعد بندگی میاںؓ
نے فرمایا کہ بندے نے سنا ہے کہ بی بی بونؓ نے
حضرت میرانؑ سے پوچھکر اس امر کی تحقیق کی ہے
اور حضرت میرانؑ نے ان کے سامنے ہر دو کے نام
تعین کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ آؤ تا کہ بی بیؓ
سے پوچھ لیں اس کے بعد سب مہاجرین علیہم الرضوان
حضرت بی بیؓ کے حضور میں گئے اور بندگی میاںؓ
نے حضرت بی بیؓ سے اس عبارتؑ میں سوال کیا کہ
خدائے تعالیٰ حاضر ہے اور حضرتؑ میراں علیہ السلام بھی
حاضر ہیں۔ حضرت میراں علیہ السلام سے دو جوانوں
کے ناموں کے تعین اور تشخیص کے بارے میں
آپ نے جو کچھ سنا ہے بیان فرمائیے کہ وہ کون ہیں
حضرت بی بی رضؓ نے اس عبارتؑ میں جواب دیا کہ
حضرت میرانؑ نے شہر فرہ میں بہ وقت دعوت یہ بشارت
دونوں جوانوں کے حق میں بیان فرمائی (جس کا ذکر
اوپر گذرا ہے) جب میں نے یہ حکایت آنحضرتؑ

که میرانجی ایں دو جواناں کدام کساں ہستند
حضرت میرانؑ فرمودند که درکار خود باشید
خدا تعالیٰ اظہار خواہد کرد بعدہ عرض کردیم
که میرانجی بداں سبب می پرسیم که تا تعظیم
ایشاں بکنیم ہمچو تعظیم خوندکاری داریم بعدہ
فرمودند که آں دو جواناں بھائی سید محمود
و بھائی سید خوندمیر اند نیز **نقلست**
که روزی حضرت امام علیہ السلام فرمودند که بندہ
را خداوند تعالیٰ مہدی موعود کردہ وصف
بندہ بہ پیغمبراں خبر دادہ بود زبنا بر اکثر
پیغمبراں تمنای صحبت بندہ کردہ بودند چونکہ
بندگی میراں سید محمود بشارت بیواسطگی شنیدہ
بودند و ایں نقل ہم شنیدند بسیار زاری
کردند چونکہ حضرت امام الابرار از جہت
زاری استفسار فرمودند بندگی میراں سید محمود
عرض کردند که میرانجی شرف مہدی موعود آنست
که پیغمبراں تمنا کردہ اند و مایاں را می فرمایند
که بیواسطہ فیض میرسد پس از واسطۂ
خویش بیواسطہ مکنند حضرت امامؑ فرمودند
که بھائی سید محمود دلگیر مشوید خدا تعالیٰ شمارا
ایں مرتبۂ بیواسطگی از واسطۂ بندہ عطا
کردہ است و از واسطہ بیواسطہ شدہ
اید دریں جا تمثیلی فرمودند که یک وزیر مملکت
مدار امیر باشد و آں وزیر را دو پسر باشد
و ہر وقتیکہ وزیر در خدمت امیر آمدی

سے سُنی تو سوال کیا کہ میرانجی یہ دو جوان کونسے اشخاص
ہیں۔ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے کام
میں رہو۔ خدائے تعالیٰ ظاہر فرمائے گا اس کے بعد
میں نے عرض کیا کہ میرانجی اس سبب سے پوچھتی
ہوں کہ ان کی تعظیم بھی خوندکار کی تعظیم کی طرح
ہمیں ملحوظ رہے گی۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ وہ دونوں
جوان بھائی سید محمود اور بھائی سید خوندمیر ہیں نیز
نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے
فرمایا کہ بندے کو خداوند تعالیٰ نے (ازل ہی میں)
مہدی موعود کر کے بندے کا وصف سب پیغمبروں
کو معلوم کیا تھا۔ بنا بریں اکثر پیغمبروںؑ نے بندے
کی صحبت میں رہنے کی تمنا کی تھی۔ چونکہ بندگی
میراں سید محمود اپنی بے وسطگی کی بشارت سُن
چکے تھے اور یہ نقل بھی انہوں نے حضرت مہدیؑ
کی زبانی سُنی تو بہت زاری کرنے لگے۔ جب
حضرت امام الابرارؑ نے زاری کا سبب دریافت
کیا تو بندگی میراں سید محمودؓ نے عرض کیا کہ میرانجی
مہدی موعودؑ کا وہ شرف ہے جن کی صحبت میں
رہنے کی تمنا پیغمبروں نے کی ہے اور خوندکار ہم کو
فرماتے ہیں کہ تم کو بے واسطہ فیض پہنچتا ہے پس
اپنے واسطے سے یوں ہم کو علیحدہ نہ فرمادیں حضرت
امامؑ نے فرمایا کہ بھائی سید محمود تم رنج نہ کرو خدائے
تعالیٰ نے تم کو یہ بے واسطگی کا مرتبہ بندے کے
واسطے ہی سے عطا کیا ہے۔
اور بندے کے واسطہ ہی سے

بواسطۂ وزیر آں ہردو پسر ہم بشرفِ
خدمت امیر مشرف شدے یک وقت
وزیر بجای خود ہردو پسر دلپذیر خود را در خدمت
میر فرستادہ و آں ہردو پسر در مقام
بیواسطگی رسیدہ بخدمت بادشاہ مشرف
شدند فاما از واسطۂ وزیر بمقام بیواسطگی
رسیدند بعدہ فرمودند ہمچناں شمارا حق تعالیٰ
مقام بیواسطگی از واسطہ بندہ دادہ
است بشارت چہارم نقلست
روزی حضرت امامؑ در فرح المفرح المقام
در حق ہردو سیدین صدیقین فرمودند
کہ چنانچہ در میان فرشتگاں مہتر جبرئیل و
مہتر میکائیل تخصیص اند ہمچناں خصوصیت
ایں ہردو جواناں در میان یاراں مخصوص اند
بشارت پنجم آنکہ نقلست کہ حضرت
امام علیہ السلام در باب ایں ہردو سیداں
و ہردو جواناں را ذاتی فرمودہ اند
رضی اللہ عنہما بشارت ششم
آنکہ نقلست کہ حضرت
مہدی موعود خاتم ولایت
محمدیؐ بفرمان حضرت صمدی
در تفسیر ایں آیۃ فرمودند کہ
والسابقون السابقون اولٰئک
المقربون فی جنات النعیم
ثلۃ من الاولین وثلۃ

بے واسطہ ہوتے ہو۔ اس جگہ ایک تمثیل آنحضرتؑ
نے بیان فرمائی کہ بادشاہ کا ایک وزیر مدار المہام
ہو اور اُس وزیر کے دو فرزند ہوں اور جب کبھی
وزیر بادشاہ کی خدمت میں آئے اُس وزیر کے
توسط سے وہ دونوں لڑکے بھی بادشاہ کی خدمت
کے شرف سے مشرف ہوتے ہوں تو ایک وقت ایسا
بھی آتا ہے کہ وزیر بجائے خود جانے کے اپنے ہر دو
قابل فرزندوں کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجتا ہے
تو وہ دونوں مرتبہ بے واسطگی پاکر بادشاہ کی ،
خدمت سے مشرف ہوتے ہیں لیکن وہ اس تقرب
اور مقام بے واسطگی کو وزیر کے واسطہ ہی سے
پہنچتے ہیں اس کے بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ایسا
ہی مقام بے واسطگی بندے کے واسطہ سے حق
تعالیٰ نے تم کو عطا کیا ہے۔ چوتھی بشارت یہ ہے
نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے
مقامِ فرحت بخش فرہ میں ہر دو سیدین صدیقین
کے حق میں فرمایا کہ جیسے فرشتوں کے درمیان
مہتر جبرئیل اور مہتر میکائیل مخصوص ہیں ویسے
ہی یہ دونوں جوان سب اصحاب کے درمیان مخصوص
ہیں۔ پانچویں بشارت یہ ہے نقل ہے کہ حضرتؑ
امام علیہ السلام نے ان ہر دو کے بارے میں فرمایا
کہ یہ ہر دو سید اور ہر دو جوان ذاتی (تجلی ذاتِ
الٰہی سے بہرہ مند) ہیں رضی اللہ عنہما۔ چھٹی بشارت
یہ ہے۔ نقل ہے کہ حضرتؑ مہدی موعود خاتم
ولایت محمدی نے بہ فرمان حضرت صمدی آیتِ ہذا

من الآخرین ۔ مراد از سابقون
لاہوتیانند کہ بتجلی ذات رسیدند
و مراد از ثلۃ من الاولین
آں جماعت اند کہ از بعث حضرت
خاتم الانبیاء علیہ السلام تا بعث خاتم
الاولیاء ظہور یافتہ اند و فرمودند کہ خواجہ
بایزید و خواجہ ابراہیم ادہم و خواجہ جنید
و خواجہ شبلی قدس اسرارہم داخل ایں
جماعت اند و در بعث خاتم الاولیاء
چند کس باشند چنانچہ سید محمود
و سید خوندمیر رضی اللہ عنہما بشارت
ہفتم آنکہ نقلست کہ حضرت
امامؑ بامر ملک العلام در معنی ایں
آیۃ کہ ولولا فضل اللہ علیکم
ورحمتہ لاتبعتم الشیطان
الا قلیلا میفرمودند کہ مراد از
الا قلیلا بھائی سید محمود و بھائی
سید خوندمیر است بشارت ہشتم آنکہ
نقلست کہ روزی حضرت
امامؑ در فرح المفرح المقام
جای خلوت نشستہ بودند و مظہر خاص
و تجلیات اختصاص شدہ بود
چونکہ بندگی میران سید محمود در انجا حاضر
شدند فرمان حقتعالی در رسید کہ
ای سید محمد بندۂ ما می آید تو برو

(ترجمہ آیت) اور آگے نکل جانے والے آگے ہیں
سب سے یہی لوگ مقرب ہیں، نعمت کے باغوں
میں یہ لوگ ایک انبوہ ہے اگلے لوگوں میں اور
تھوڑے سے پچھلوں میں سے، کی تفسیر میں فرمایا
کہ مُراد سابقون (آگے نکل جانے والوں) سے
لاہوتی ہیں جو تجلی ذات کو پہنچے ہیں اور ثلۃ
من الاولین (ایک بڑی جماعت اگلے لوگوں
کی) سے مُراد اس جماعت کے لوگ ہیں جو
خاتم الانبیاء کی بعثت سے خاتم الاولیاء کی بعثت
تک ظہور میں آئے نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خواجہ
بایزید، خواجہ ابراہیم ادہم، خواجہ جنید، اور خواجہ
شبلی قدس اسرارہم اس جماعت میں داخل ہیں
اور خاتم الاولیاء کی بعثت کے زمانے میں چند
اشخاص ہوں گے، جیسے سید محمود اور سید خوندمیر
رضی اللہ عنہما ۔ ساتویں بشارت یہ ہے نقل ہے
کہ حضرت امام نے بحکم خداوند علام آیت کریمہ
(ترجمۂ آیت) اور اگر نہ ہوتا تم پر اللہ کا فضل اور
نہ ہوتی اُس کی رحمت تو تم پیروی کرتے شیطان
کی بجز تم میں سے تھوڑوں کے ۔ کے معنی کے
بیان میں یہ فرمایا تھا کہ اِلا قلیلا (بجز تھوڑوں کے)
سے مُراد بھائی سید محمود اور بھائی سید خوندمیر ہیں
بشارت آٹھویں یہ ہے ۔ نقل ہے کہ ایک روز
حضرت امامؑ مقام فرحت بخش فرہ میں ایک جگہ
خلوت میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ وہ مقام مظہر خاص الخاص
تجلیات کا تھا جب وہاں بندگی میراں سید محمودؓ

استقبال کردہ بیار حضرت امام علیہ السلام
انچہ امر ملک العلام شدہ بود بجا آوردہ بندگی میراں
سید محمود را آوردہ نزد خود نشانند کہ بندگی میاں
سید خوندمیر با جماعت شہداء دراں مجلس
معلا حاضر شدند کہ سرہا بدست گرفتہ
و خونہا چکیدہ فرمان حق تعالیٰ در رسید
ای سید محمد میدانی کہ ایشاں کیستند عرض کردند
کہ بارخدایا ایں آں گروہ ہستند کہ برای محبت
تو جانِ خود و اہل و عیال بر نام تو
فدا کردند فرمان رسید ای سید محمد بداں
آگاہ باشش کہ در درگاہ ما برابر
ایشاں دیگری نیست و بشارت
نہم آنکہ نقلست حضرت میراں
فرمودند کہ اگر در روز حشر بندہ را
فرمانِ حقتعالیٰ میشود کہ سید محمد ما ترا مہدی
موعود و خاتم ولایت محمدی گردانیدہ
بودیم برای ما چہ ہدیہ آوردی بندہ
عرض کنند کہ خدایا در درگاہ جباری
و قہاری تو چہ ہدیہ آورم کہ لایق تو باشد
مگر ذات خود را با دو جواناں سیداں صالحاں
را تسلیم تام کردہ پیش حضرت تو
آوردیم کہ میراں سید محمود و میاں سید خوندمیر
اند حق سبحانہٗ و تعالیٰ قبول فرماید
فاعلم ایہا المصدق بحکم
القرآن و الاحادیث علیہ السلام

حاضر ہوئے تو حق تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد ہمارا بندہ آتا ہے تو استقبال کر کے اُس کو لے آ۔ حضرت امام علیہ السلام جو کچھ امر خداوندِ علام ہوا تھا بجا لایا۔ بندگی میراں سید محمودؓ کو لا کر اپنے نزدیک بٹھائے اتنے میں بندگی میاں سید خوندمیرؓ جماعتِ شہداء کے ساتھ اس مجلسِ معلّا میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ اپنے اپنے سر ہاتھوں میں لیئے ہوئے تھے اور خون ٹپک رہا تھا۔ اس وقت حق تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد تو جانتا ہے یہ کون لوگ ہیں آنحضرتؑ نے عرض کیا کہ اے بارِ خدا، یہ وہ گروہ ہے جس نے تیری محبت میں اپنی جان دی اور تیرے نام پر اپنے اہل و عیال کو فدا کیا وہیں فرمانِ خدا پہنچا کہ اے سید محمد جان اور آگاہ رہ کہ ہماری درگاہ میں ان کے برابر کوئی دوسرا نہیں ہے۔ نویں بشارت یہ ہے۔ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر حشر کے روز بندے کو حق تعالیٰ کا فرمان ہو کہ اے سید محمد ہم نے تجھ کو مہدی موعود خاتمِ ولایتِ محمدی کیا تھا ہمارے لیئے تو نے کیا ہدیہ لایا تو بندہ عرض کرے گا کہ تیری درگاہ جباری و قہاری میں بندہ کیا ہدیہ لائے جو تیرے لائق ہو مگر اپنی ذات کو ان دو جوانانِ سیدین صالحین کے ساتھ ان کو مسلمانانِ تام کر کے تیری درگاہ میں لایا ہوں جو میراں سید محمود اور میاں سید خوندمیر ہیں حق سبحانہٗ قبول فرمائے گا۔ پس جان اے بحکمِ آیاتِ قرآن اور احادیثِ نبی رحمٰن علیہ السلام

ہیچ بشارت فاضلتر از تسلیمی تام نیست
کہ در انبیاء ، و مرسل حضرات محمدین الخاتمین
علیہما السلام بحکم القطع مسلمان تام اند
و در تابعان ایں ہر دو سیدین الصدیقین
صاحب سیر و سلوکِ خاتمین علیہما السلام
مسلمان تمام اند دریں باب بندگیمیاں ملک
جی مہاجر حضرت مہدیؑ در دیوان ثانی
خویش خوشش ارشاد نظم میفرمایند

مسلماں ز سر تا قدم جسم و جاں
نشد کس جز آں مرسل و ایں امام
مگر تبع شاں زاولیں آخریں
یکی یا دو از روی اسلام تام
کہ ایں بود متبوع و آں تابعش
کہ ایں مقتدی آمد و آں امام

حاصل الامر بحکم ایں بشارات واضحات
آں ہر دو ذات یک وجود و یک ذات
و یک صفات بودند چنانچہ حضرت مہدی
موعودؑ ہر دو ذات را برابر فرمودہ اما
آں بشارات کہ از مبین ثم ان
علینا بیانہ و حق بندگی میرانسید محمودؓ
جداگانہ فرمودند اینست فالاول نہادن
اسم مبارک بندگیمیرانسید محمود کہ صاحب
مقام محمود میشود بحکم زبان مہدی موعودؑ
این عین بشارت قاطعہ بود فہم من فہم

کوئی بشارت تسلیمی تام سے بڑھ کر نہیں ہے
کیونکہ انبیاء ، و مرسلینؑ میں حضرات محمدین خاتمین
علیہم السلام ہی قطعاً و یقیناً مسلمانان تام ہیں اور انکے
تابعین میں یہی دو سیدین صدیقین صاحبانِ ،
سیر و سلوک خاتمین علیہم السلام مسلمانانِ تام ہوئے
ہیں - اس باب میں بندگی میاں ملک جی مہاجر
حضرت مہدیؑ نے اپنے دیوانِ دوم میں ایک نظم
میں ارشاد فرماتے ہیں ؎

:- ترجمۂ نظم :-

مسلمان سر تا قدم جسم و جان
نہیں ہیں بجز مصطفےٰؐ اور امامؑ
مگر اُن کے اتباع میں تا آخریں
ہوئے ایک دو ہیں مسلمانِ تام
یہ متبوع ، وہ اِن کے تابع ہوئے
یہ دو مقتدی اور وہ دو ہیں امام

حاصلِ کلام ان بشارات واضحات کی بناء پر وہ
دونوں حضرات ایک وجود ، ایک ذات اور ایک
صفات تھے - چنانچہ حضرت مہدی موعودؑ نے اِن
ہر دو ذاتوں کو برابر فرمایا ہے لیکن وہ بشارتیں
جو مبیّن کلام اللہ بفحوائے ثُمَّ اِنَّ علینا بیانہ ،
علیہ السلام نے بندگی میراں سیّد محمودؓ کے حق میں
جُداگانہ فرمائی ہیں - یہ ہیں پہلی بشارت نامِ مبارک
بندگی میراں سیّد محمود رکھا جانا ہے جو صاحبِ مقامِ
محمود ہونے کی بشارت بہ زبانِ مہدی موعودؑ ہے
- یہی عین بشارتِ قاطعہ تھی ، جسے سمجھنے والے ہی سمجھے

بشارت دوم آنکه در باب ہشتم قصۂ تصدیق
امام التحقیقؒ که بعد از حضرت بی بی کلاں
علیہا الرضوان کرده بودند و در حق شان
حضرت امام آخر زمانؑ فرمودند که ببینید
که استخوان و گوشت و خون و پوست
بھائی سید محمود ہمہ الا اللہ شده است
و بشارت سوم ہمدراں باب ہشتم که بعد ازیں
معاملہ مذکوره که فنا در ذات رب غفور فرمودند
که انچه در ینجا ریخته شد در انجا ریخته شد
بشارت سوم آنکه نقلست
که بعد از قصۂ وفات میران السید اجمل رضؓ
بندگی میران السید محمود رضؓ بسیار دلگیر شده
بودند که حضرت میرانؑ را فرمانِ
حق تعالی در رسید که اے سید محمد
برو سید محمود را بگوئی که نزدِ ما
از شما دیگر کسی بزرگ نیست
اگرچه سید اجمل زنده ماندی بمقام
مہدی موعود رسیدے و مقام
مہدی موعود بزرگتر از ہمہ
مقامات است۔ بشارت چہارم
آنکه نقلست که چون حضرت
امام علیہ السلام از زیارت کعبۃ اللہ
الحرام باز گشت از ملک گجرات
شہر نہر والہ عشق حوالہ پیران پٹن شده
ماه قرار کردند در ینجا بندگی میران

دوسری بشارت وه جو باب ہشتم میں مذکور
ہوئی ہے قصۂ تصدیقِ امام علی التحقیقؓ میں کہ
حضرت بی بی کلاں علیہا الرضوان کے تصدیق
کرنے کے بعد میراں سید محمودؓ نے حضرت امام
آخر الزماں علیہ السلام کی تصدیق کی اور ان کے
حق میں حضرت امام آخر الزماںؑ نے فرمایا کہ،
دیکھو استخوان، گوشت، خون اور پوست
بھائی سیّد محمود کا۔ تمام الا اللہ ہو چکا ہے
تیسری بشارت بھی اسی باب ہشتم میں مذکور
ہوئی ہے کہ بعد معاملۂ مذکور کے جو فنا در ذاتِ
ربّ غفور کا معاملہ تھا۔ آنحضرتؑ نے (اپنے
سینۂ مبارک کو دِکھلا کر) فرمایا کہ جو کچھ اِس جگہ
ڈالا گیا، اُس جگہ (میراں سید محمود رضؓ کے
سینے میں) ڈالا گیا ہے۔ تیسری بشارت یہ کہ
نقل ہے کہ میراں سیّد اجملؓ کی وفات کے
حادثہ کے بعد بندگی میراں سیّد محمودؓ بہت
آزرده خاطر ہو گئے تھے اس وقت حضرت
میرانؑ کو فرمانِ حق تعالیٰ پہنچا کہ اے سیّد محمد
جا اور سیّد محمود سے کہہ دے کہ ہمارے نزدیک
تم سے بڑا کوئی نہیں ہے اگر سیّد اجمل زنده
رہتے تو مہدی موعودؑ کے مقام کو پہنچتے، اور
مہدی موعودؑ کا مقام سب مقامات سے
بزرگ تر ہے۔ چوتھی بشارت یہ کہ نقل ہے
کہ جب امام علیہ السلام کعبۃ اللہ الحرام کی زیارت
سے واپس ہوئے اور ملکِ گجرات میں شہر

سید محمود یکروز مستعد شدہ بحضور حضرت
امام البر والبحور آمدند و برای روزگار کہ
کسب حلال است رخصت طلبیدند
دراں وقت حضرت امامؑ وضو ساختہ
نشستہ بودند فرمودند شما را پناہ الٰہ ہر جا کہ
باشید با یاد خدا باشید خدا تعالیٰ شما را
زود بیارد قدمبوسی کردہ روانہ شدند
چونکہ در شہر چاپانیر آمدند
خبر میران سید محمود سلطان محمود
بیگڑہ را رسید کہ پسر
میراں سید محمد نزد شما
آمدند سلطان مذکور استقبال جگر گوشہ
نور علی نور کردہ بسیار تواضع نمودہ
دولت بزرگ در خدمت شان
مقرر نمودہ دریجا قصۂ دراز است
القصہ چونکہ حضرت میراں علیہ السلام
بطرف خراسان رواں شدند و از نصیر پور
بندگی میاںؓ را بطرف گجرات روانہ
کردند بنا بر بندگی میاں سید سلام اللہ رضؓ
بندگی میراں سید محمود رضؓ را مکتوب نوشتند
کہ خدام در انجا چرا ماندہ اند اینجا بیائید
کہ وقت دہش حقتعالیٰ است چوں
حضرت میراںؑ شنیدند ماہیت مکتوب
پرسیدند بعدہٗ فرمودند کہ چنیں منویسید
کاغذ را پارہ پارہ کردند و فرمودند

نہر والا عشق حوالہ المعروف پیراں پٹن میں اٹھارہ
مہینے قیام فرمائے ۔ اسی جگہ بندگی میراں سید
محمودؓ ایک روز مستعد ہو کر حضرت امام البر والبحور
علیہ السلام کے حضور میں آئے اور کچھ عرصہ کسب
حلال کی رخصت طلب فرمائی ۔ اُس وقت
حضرت امام علیہ السلام وضو کرنے کے لیے تشریف
فرما تھے ۔ آنحضرتؑ نے ارشاد فرمایا تمہارے
لیئے خدا کی پناہ ہے ، جہاں بھی رہو یادِ خدا کے
ساتھ رہو ۔ خدائے تعالیٰ جلد تم کو لائے یہ سُنکر
قدم بوسی کر کے روانہ ہوئے جب شہر چاپانیر
میں آئے تو میراں سید محمود رضؓ کے آنے کی ،
خبر سلطان محمود بیگڑہ کو پہنچی کہ میراں سید محمدؐ
کے فرزند تمہارے پاس آئے ہیں ۔ سلطان مذکور
نے جگر گوشۂ امام نور علی نورؓ کا استقبال کیا
اور بہت تواضع سے پیش آیا اور ایک بڑا
منصب آنحضرتؓ کے لیئے مقرر کیا ۔ اس جگہ
کا قِصّہ دراز ہے ۔ مختصر یہ کہ جب حضرت
میراں علیہ السلام خراسان کی طرف روانہ ہوئے
اور مقامِ نصیر پور سے بندگی میاںؓ کو گجرات
کی طرف روانہ کیئے تو اس موقع پر بندگی میاں
سیّد سلام اللہ رضؓ نے بندگی میراں سید محمود رضؓ
کو ایک مکتوب لکھا کہ آپ وہاں کس لیئے ٹھہرے
ہوئے ہیں ، یہاں آؤ کیونکہ یہ وقت حق تعالیٰ
کی داد و دہش کا ہے ۔ جب حضرت میراںؑ
کو اِس مکتوب کی اطلاع ہوئی تو آنحضرتؑ نے

که به نویسید که بنده در انجا است
و بهائی سید محمود در ینجا هستند بشارت
پنجم آنکه بر حکم اشارت پربشارت
از ارواح حضرت محمدین الخاتمینؑ دنیا
ترک کرده در معامله خواب دست
گرفته از خانه بیروں کردند و فرمودند
که بهائی سید محمود اینجای لایق شما
نیست چونکه از خواب بیدار
شده اند چه بینند که بیرون خانه خود را
دیده اند چنانچه قصۂ ترک دنیا بالا
مذکور شده است بشارت ششم
آنکه چوں در ملک خراسان نزدیک
امام آخر زمانؑ آمدند اول ایں بشارت
فرمودند که پسر پسر شده می آید چنانچه
ذکر گذشت بشارت ہفتم آنکه روزی
حضرت امام علیہ السلام فرمودند فرزندان
سہ قسم اند یکی پوتی دوم پوت سوم
پوتندر فرمودند پوتندر از مرتبہ
پدر بزرگتر باشد و پوت برابر بود
و پوتی مرتبہ از پدر کمتر بود درینجا
فرمودند که بهائی سید محمود پوت
هستند بشارت ہشتم آنکه روزی در
ملک خراسان حضرت میرانؑ برای نماز
جمعه میرفتند و در بازوی آنحضرتؑ
میراں السید محمودؓ بودند حضرت میرانؑ

اس کا مضمون دریافت فرمایا۔ اس کے بعد
آپ نے فرمایا کہ ایسا مت لکھو، اس کاغذ کو
پارہ پارہ کر دو پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ 'یہ لکھو
کہ یہ بندہ وہاں ہے اور بھائی سید محمود یہاں
ہیں۔ پانچویں بشارت یہ کہ بموجب حضرات
محمدین الخاتمینؑ کی ارواحِ مقدسہ کے اشارہ
پُربشارت کے آنحضرتؓ نے دنیا کو ترک کیا
اور خواب میں آپ نے یہ معاملہ دیکھا کہ خاتمینؑ
آپ کا ہاتھ پکڑ کر گھر کے باہر لائے اور فرمائے
کہ بھائی سید محمود یہ جگہ تمہارے لائق نہیں
ہے۔ جب نیند سے بیدار ہوئے تو کیا دیکھتے
ہیں کہ آپ اپنے گھر سے باہر آگئے ہیں۔ چنانچہ
ترکِ دنیا کا قصہ اُوپر مذکور ہوا ہے۔ چھٹی
بشارت یہ کہ جب ملک خراسان میں میراں
سید محمودؓ امام آخرالزمانؑ کے پاس آئے تو،
پہلی بشارت حضرت امام علیہ السلام نے یہی
فرمائی کہ بیٹا بیٹا ہو کر آتا ہے۔ چنانچہ اس کا
ذکر اُوپر گذرا ہے۔ ساتویں بشارت یہ کہ
ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ
فرزندوں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک پوتی، ۔
دوسرا پوت، تیسرا پوتندر۔ پھر آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ پوتندر مرتبہ میں باپ سے بلندتر
ہوتا ہے اور پوت برابر کا ہوتا ہے اور پوتی
باپ سے کم درجہ کا ہوتا ہے یہاں آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ بھائی سید محمود پوت ہیں۔

فرمودند کہ بھائی سید محمود پیش روید یا پستر شرہ بیائید کہ ہر دو ذات برابر شدہ اند خدائے تعالیٰ غیور است کہ یکی را بردارد روز جمعہ آیندہ وصال آنحضرت ع گشت بشارت نہم آنکہ نقلست

کہ روزی حضرت میران ع فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ می شود کہ سید محمد اگر ترا مہدی موعود نکردمی سید محمود را مہدی موعود گردانیدمی وبشارت دہم آنکہ نقلست

در فرح وقتیکہ بندگی میاں یوسف رض را از جانب حق کشف شدہ بود ہمہ برادراں پسخوردہ میاں مذکور نوشیدند بندگمیراں السید محمود درون خانہ آمدہ بسیار زاری کردند بعدہ بی بی بون رض پیش امام ع عرض کردند کہ میرانجی میراں السید محمود بسیار زاری میکنند و دلگیر میشوند خوندکار بیایند حضرت میراں ع آمدہ پرسیدند کہ چرا چنیں میکنید بندگمیراں السید محمود رض بالحاح عرض کردند کہ میرانجیو مرا با خوندکار سہ نسبت است یکے پدری وپسری دوم استادی وشاگردی سوم طالبی ومرشدی و میاں یوسف را یک نسبت طالبی۔

آٹھویں بشارت یہ کہ ایک روز شہر خراسان میں حضرت مہدی علیہ السلام نماز جمعہ کے لیے جا رہے تھے اور آنحضرتؑ کے بازو ہی میراں سید محمودؓ چل رہے تھے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بھائی سید محمود آگے چلو یا پیچھے ہو کر آؤ، کیونکہ ہر دو ذات برابر ہو گئے ہیں۔ خدائے تعالیٰ غیور ہے، ایک کو اٹھائے گا۔ آیندہ جمعہ سے پہلے ہی آنحضرتؑ کا وصال ہو گیا

نویں بشارت یہ کہ نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد، اگر میں تجھ کو مہدیؑ موعود نہ کرتا تو سید محمود کو مہدی موعود کرتا۔ دسویں بشارت یہ کہ نقل ہے کہ شہر فرہ میں ایک وقت بندگی میاں یوسفؓ کو حق تعالیٰ کی جانب سے کشف کی کیفیت حاصل ہوئی تھی۔ تمام برادران دائرہ نے میاں مذکور کا پسخوردہ آب پیا۔ بندگی میراں سید محمودؓ نے گھر میں آکر بہت زاری کی۔ بعد ازاں بی بی بونؓ نے حضرت امامؑ کے سامنے عرض کیا کہ میرانجی، میراں سید محمود بہت رو رہے ہیں اور بہت آزردہ خاطر ہیں، خوندکار تشریف لائیں حضرت مہدی علیہ السلام نے آکر پوچھا کہ ایسا رنج کیوں کرتے ہو۔ بندگی میراں سید محمودؓ نے بہ عجز وانکسار عرض کیا کہ میرانجی مجھے خوندکار کے ساتھ تین نسبتیں ہیں۔ ایک تو

ومرشدی ومیاں یوسف راایک نسبت طالبی ومرشدی بیش نیست ومیاں مذکور راچنیں حال روی داده وبشده را ہیچ نیست بعدہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ برادرم سید محمود شما این چہ آرزوے میکنید کہ در تجلی روحی اوه اوه می کنند حال شما ازیں بہتر است باز تمثیل فرمودند کہ مانند شما ہمچو یک شخص براسپ تیزرواں سوارشده درحال دواں راه قطع میکنند کہ او را از خود واز راه خود و از تماشای راه خبر نیست وبجز منزل در نظر نمی آرد ومثال میاں مذکور ہمچو پیرزنی از جہت معذوری گاه بہ تماشا مشغول میشود وگاه بقطع راه مشغول میشود بعده بندگی میراں سید محمود فرمودند کہ صدقۂ خوندکار چیزے روزی شود فرمودند صدقہ خوار نباید شد مردانگی باید کرد مرد باید شد حال میاں یوسف چہ آرزوی می کنید اگر ہوس میکنید پدر خود را کنید و اگر بہ بینید حال بھائی سید خوندمیر بہ بینید کہ تجلی الوہیت تجلی بر تجلی ریز میشود ولے بر بشره معلوم نمی شود ولیکن

پدری اور پسری کی نسبت ہے۔ دوسری استادی اور شاگردی کی نسبت، تیسری طالبی اور مرشدی کی نسبت، اور میاں یوسف کو اِس ایک طالبی اور مرشدی کی نسبت کے سوا اور کوئی نسبت نہیں ہے باوجود اس کے میاں مذکور کو ایسا حال دکھائی دیا ہے اور بندے کو کچھ نہیں۔ اسکے بعد حضرت میرانؑ نے فرمایا کہ، برادرم سید محمود تم یہ کیا آرزو کرتے ہو، وہ تجلیِ رُوحی میں اوہ اوہ کرتے ہیں۔ تمہارا حال اِس حال سے کہیں بہتر ہے۔ پھر آنحضرتؑ نے تمثیل دیکر فرمایا کہ تمہاری مثال ایسے شخص کی ہے، جو ایک تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہے، اور بحالِ دواں راہ طے کر رہا ہے نہ اُس کو اپنی خبر ہے نہ راستے کی اور نہ راستے کے تماشے کی، سوائے منزل کے کسی چیز کو نظر میں نہیں لاتا اور میاں مذکور کی مثال ایک بوڑھی عورت کی ہے جو اپنی معذوری کے سبب سے کبھی راستے کے تماشہ میں لگ جاتی ہے اور کبھی راستہ طے کرتی ہے اسکے بعد بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ خوندکار کے صدقہ سے کچھ روزی ہو جائے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا صدقہ خوار نہیں ہونا چاہیے مردانگی کرنی چاہیے اور مرد بننا چاہیے! میاں یوسف کے حال کی کیا آرزو کرتے ہو، اگر ہوس کرتے

تعبیر نمی گردد و بشارت یازدهم
آنکه **نقلست** کو روزی حضرت
امام علیہ السلام در فرح المفرح
المقام فرمودند که چنانچه زرگر انگشت
را بآتش افروزد بعضے تمام افروخته
شود و بعضے ناتمام همچنان
اصحاب ما از آتش عشق بعضے تمام
روشن شده و بعضے ناتمام مانده
اند و آنها که ناتمام مانده اند
از بهائی سید محمود تمام خواهند
شد بشارت دوازدهم آنکه
نقلست روزی در فرح حضرت
امامؑ بندگمیراں سید محمود را سیر نبوت
نبی مقرر فرمودند بشارت سیزدهم
آنکه **نقلست** قوله تعالیٰ
ومن صلح من اٰبائهم وذریاتهم
الاٰیة در حق بندگمیراں سید محمود فرمودند
فاعلم ایها المصدق فضائل و بشارات
جلائل بندگمیراں سید محمود ابن میراں سید
محمد مهدی موعود علیہ السلام بسیار بیشمار اند
اگر از بسیار اندکی و از هزار یکے
دلائل فضائل صاحب سیر محمدی حضرت
ثانی مهدی گفته شود کتابی مطول میگردد
بنا بر چند منقولات بشارات از امام
البر والبحورؑ بطریق مختصر املا کرده شد

ہو تو اپنے باپ کے حال کی ہوس کرو، اور اگر
دیکھو تو بھائی سید خوندمیر کا حال دیکھو کہ تجلیٔ
الوہیت پے در پے ہوتی ہے لیکن چہرے
سے کچھ معلوم نہیں ہوتا اور ان کے چہرے کا رنگ
تک نہیں بدلتا۔ گیارھویں بشارت یہ ہے
نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام
نے مقام فرحت بخش فرہ میں فرمایا کہ جیسا کہ
ایک سنار کوئلوں کو سلگاتا ہے بعضے پورے
سلگتے ہیں بعضے ادھورے رہتے ہیں ویسا
ہی ہمارے اصحاب عشق کی آگ میں بعضے پورے
روشن ہو چکے ہیں اور بعضے ادھورے رہ گئے
ہیں۔ بھائی سید محمودؓ کے فیض سے پورے ہونگے
بارھویں بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ ایک روز
فرہ میں حضرت امامؑ نے بندگی میراں سید محمودؓ
کے لیئے سیر نبوتِ نبیؐ کا ہونا مقرر فرمایا تیرھویں
بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ فرمانِ حق تعالیٰ
ومن صلح من آبائهم وذریاتهم
تا آخر (اور وہ جن کے آباء اور اولادِ صالحین ہوئے)
کی بشارت بندگی میراں سید محمودؓ کے حق میں
حضرت امام علیہ السلام نے بیان فرمائی۔ پس معلوم
کر اے مصدق کہ فضائل اور بشاراتِ جلیلہ
جو بندگی میراں سید محمودؓ ابن بندگی میراں سید محمد
مہدی موعود علیہ السلام کے حق میں ہیں بے شمار ہیں
اگر بہت میں سے تھوڑے اور ہزار میں سے ایک کر کے
بھی فضائلِ صاحب سیرِ محمدی حضرت ثانیٔ مہدیؑ

و بعضے منقولات اتفاق اصحاب المہدی موعود در باب خلافت بندگیمیراں سید محمود رضؓ بیان کردہ میشود انشاءاللہ تعالیٰ اگر بر ذات مہدی موعودؑ صدق و یقین است قبول کردن فضائل سیدین الصدیقین علی الخصوص حکم دین است ومن انکر بفضائلھما بالعیان فقد ضل ضلالاً عن طریق الرشاد ان فی ذلک لآیات بینات وشہادات قاطعات علی صدق المہدی بحجۃ العیان فبای آیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ تؤمنون بعدھا فبای آلاءِ ربکما تکذبان۔

باب بست و ہفتم

در بیان بشارات امام علیہ السلام در حق صدیق ذات علی سیرۃ المہدی بحجۃ القاطعۃ اولوالامیر بدرالمنیر سلطان نصیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ فالبشارۃ الاوّل آنکہ حضرت میرانؑ در حق بندگی میاں سید خوندمیرؓ

کے بیان کئے جائیں تو کتاب بہت طویل ہوتی ہے۔ بنا بریں چند منقولات مبنی بر بشاراتِ امام البرّ والبحور علیہ السلام مختصراً لکھے گئے ہیں اور بعضے منقولات جن کی صحت پر اصحاب مہدی موعودؑ کا اتفاق ہے بندگی میراں سید محمودؓ کی خلافت کے باب میں بیان کئے جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ اگر حضرت مہدی موعودؑ کی ذات پر صدق و یقین ہے تو قبول کرنا سیدینِ صدیقین کے فضائل کا علی الخصوص حکمِ دین ہے جو کوئی ان کے روشن ترین فضائل کا منکر ہوا تو یقیناً گمراہ ہوا، اور راہِ راست سے بھٹکا۔ بے شک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں۔ مہدی علیہ السلام کے صدق پر حجتِ واضح ہے، پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر اس کے بعد تم ایمان لاؤ گے۔ دیکھو فرمانِ خدا، پس تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

ستائیسواں باب

اُن بشاراتِ امام علیہ السلام کے بیان میں جو صدیقِ ذات علیٰ سیرۃ المہدیؑ بہ حجت قطعی اُولوالامیر بدرِ مُنیر سلطان نصیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے حق میں ہیں پس پہلی بشارت یہ ہے کہ حضرت میراںؑ نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں جبکہ

چونکہ در پیراں پٹن آمدند بوی ایمان
درحق ایشاں فرمودند بشارت دوم
آنکہ نقلست بعد از معاملہ تربیت
فرمودند کہ خدا سے را می بینید بشارت سوم
آنکہ باز فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر
حسینی سید ہستند ما و ایشان یک جدی
ہستیم بشارت چہارم آنکہ فرمودند
برادرم سید خوندمیر صدیق ہستند
بشارت پنجم آنکہ فرمودند کہ برادرم
سید خوندمیر چراغدان و روغن و فتیلہ
مستعد کردہ آوردہ اند مگر روشن کردن
ماندہ بود بہ چراغ ولایت روشن
کردہ شد بشارت ششم آنکہ قولہ
تعالیٰ اللہ نور السمٰوات والارض
تا آخر رکوع درحق بندگی میاںؓ فرمودند
بشارت ہفتم آنکہ امام الابرارؑ بندگی میاںؓ
را اول بار رضا دادند کہ حالا بروید
شما ہر حال نزد بندہ اید حق تعالیٰ
برای مقصود خود بیارد و دین خود را
روشن سازد ایں بشارتہا ترتیب
نقلہای آنحضرتؑ در باب پانزدہم
ذکر گذشتہ است درینجا از جہت
عدد بشارات تقریر مکرر یافت
بشارت ہشتم آنکہ حضرت میراںؑ
بندگی میاںؓ را سلطاناً نصیراً فرمودند

آنحضرتؑ پیراں پٹن تشریف لائے تو فرمایا
یہاں ایمان کی بو آتی ہے۔ دوسری بشارت
یہ کہ نقل ہے کہ بعد معاملہ تربیت و تلقین کے
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خدا کو خدا ہی دیکھتا ہے
تیسری بشارت یہ کہ اُس بشارت اوّل کے
بعد آنحضرتؑ نے فرمایا کہ برادرم سیّد خوندمیر حسینی
سیّد ہیں۔ ہم اور یہ ایک جدی ہیں۔ چوتھی،
بشارت یہ کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ برادرم
سیّد خوندمیر صدّیق ہیں۔ پانچویں بشارت یہ کہ
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ برادرم سید خوندمیر
چراغ دان، روغن اور فتیلہ تیار کرکے لائے
مگر روشن کرنا رہ گیا تھا۔ چراغ ولایت سے
روشن کیا گیا۔ چھٹی بشارت یہ کہ قولہ
تعالیٰ اللہ نور السمٰوات والارض
کو آخر رکوع تک آنحضرتؑ نے بندگی میاں کے
حق میں بیان فرمایا۔ ساتویں بشارت یہ کہ
حضرت امام الابرارؑ نے بندگی میاںؓ کو اوّلاً
رضا دیا کہ اب تم جاؤ۔ ہر حال تم بندے کے
پاس ہی ہو حق تعالیٰ تم کو اپنے مقصود کے لیے
لائے گا اور اپنے دین کو روشن فرمائے گا یہ بشارتیں
آنحضرتؑ کے ارشادات کے مطابق بہ ترتیب
پندرھویں باب میں ذکر کی گئیں ہیں یہاں انکے
شمار کے لئے مکرر لکھی گئی ہیں۔ آٹھویں بشارت
یہ کہ حضرت میراںؑ نے بندگی میاںؓ کو سلطان
نصیر فرمایا ہے چنانچہ سترھویں باب میں اس بشارت

چنانچہ درباب ہفدہم بیان شدہ است
بشارت نہم آنکہ چوں از نصیر پور بندگی
میاںؓ رابطرفِ گجرات فرستادہ اندوراں
وقت بفرمانِ رب العزت فرمودند کہ بندہ
می فرستد خدائی تعالیٰ برائے زیادت کردن
وروشن ساختن دین خود بیارد آخر ہمچناں شد
بشارت دہم آنکہ چوں ہردوسیدین درفرح
بحضرت محبوب الکونین رسیدند یکی راپسر
پسر شدہ می آید فرمودند وبندگی میاںؓ راپسر
حقیقی بشارت دادند ونیز فرمودنک کہ درپیش
ایشاں چند مہدی میشوند بشارت یازدہم
آنکہ بدست بندگی میاںؓ راجے سوں
وراجے مرادی دخترانِ بادشاہِ گجرات کہ
حضرت امام الکائنات پیغمبر صفاتؑ راایمان
آوردہ بودند چند مہر ہائے زریں وسہ صد
وشصت جفت جامہ مہین ودوشمشیر فرستادہ
بودند حضرت امام علیہ السلام قبول کردند
چوں حقیقت ناکردن ملاقات باملک مبارز
الملک باخود عنقریب حجاب یک دیوار کہ
ہژدہ ماہ ماندند وملاقی نہ شدند شنیدند وفرمودند
کہ مرد خدای ایں چنیں کس رامیگویند کہ
ازپس دیوار ہژدہ ماہ ماند وباملک
مبارزالملک برای اللہ ملاقات نکرو

کا ذکر گذرا ہے نویں بشارت یہ کہ جب نصیر پور سے
حضرت مہدیؑ نے بندگی میاںؓ کو گجرات کی طرف
روانہ فرمایا تو اس وقت بہ فرمان رب العزۃ فرمایا کہ
بندہ بھیجتا ہے خدائے تعالیٰ اپنے دین کو روشن کرنے
اور بڑھانے کے لئے لائے گا آخر وہی ہوا دسویں
بشارت یہ کہ جب ہردو سیدینؓ فرہ مبارک میں
حضرت محبوب الکونین کی خدمت میں پہنچے تو ایک
نے حق میں آنحضرتؑ نے فرایا بیٹا بیٹا ہوکر آتا ہے
اور بندگی میاںؓ کو آنحضرت نے پسر حقیقی کی
بشارت دی نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ان آنے والوں
کے روبرو کئی ایک مہدی ہونگے (ہدایت پانے
والے ہونگے) گیارھویں بشارت یہ کہ بندگی میاںؓ
کے ذریعہ راجے سوں اور راجے مرادی سلطان محمود
بیگوہ بادشاہ گجرات کی بیٹیاں جو حضرت امام
الکائنات پیغمبر صفاتؑ پر ایمان لائی تھیں چند اشرفیاں
اور تین سو ساٹھ قیمتی کپڑوں کے جوڑے اور دو
تلواریں بھیجی تھیں حضرت امام علیہ السلام نے اس
فتوح کو قبول فرمایا اور بندگی میاں کے گجرات جانے
کے بعد ملک مبارز الملک سے جو ایک دیوار کی آڑ ہی
میں تھے اٹھارہ مہینے وہاں رہنے کے باوجود بندگی
میاں نے ملاقات نہیں کی یہ سنکر آنحضرتؑ نے فرمایا
مرد خدا ایسے ہی شخص کو کہتے ہیں جس نے ایک دیوار
کی آڑ میں اٹھارہ مہینے رہنے کے باوجود محض اللہ کے
واسطے ملک مبارز الملک سے ملاقات نہیں کی ۔
بارھویں بشارت یہ ہے کہ حضرت امام آخر الزماں
علیہ السلام ملک خراساں میں آنے کے بعد

بشارت دوازدہم آنکہ حضرت امام آخر
زمانؑ در ملک خراساں بفرمان ملک
العلام بفرح المفرح المقام قدم سعادت
فرمودند ایں علامات ذات مہدی موعود
درمیان علماء خاص و عام شائع شدہ
بود کہ مہدی را آتش نسوزد و آب غرق
نکند و تیغ نبرد اگر ایں علامات ذات
مہدی نمی شود موعود نباشد حضرت
مہدیؑ جواب فرمودند کہ ایں ہر سہ چیز
بر صفت خود مامور اند از صفت خود باز
نمی ماند و لاکن بر مہدی موعود ہیچ ازینہا
مذکورہ قادر نشوند کہ خدایتعالیٰ محافظت
میکند و نیز خرد و کلاں از علماء خراسان
گفتند کہ علامت ذات مہدی آنست
کہ آخر شہید میشود و اگر شہادت نشود
مہدی موعود نباشد بعدہٗ جواب فرمودند
کہ آری فرمان حقتعالیٰ میشود کہ ای سید محمد
ایں آیت فالذین ھاجروا و
اخرجوا من دیارھم واوذوا
فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا
در حق تست دراں فالذین ھاجروا
شد واخرجوا من دیارھم شد واوذوا
فی سبیلی شد وقاتلوا وقتلوا ماندہ
است ماشاء اللہ خواہد شد حضرت
امام البر والبحر در شہر ناگور ہمیں عبارت

بہ فرمان خداوند علام مقام فرحت بخش فرہ میں تشریف لائے
تو اس وقت وہاں کے علماء خاص و عام میں اس بات
کی عام شہرت تھی کہ مہدی موعود کی ذات مبارک کے
علامات یہ ہیں کہ ان کو آگ نہ جلائے پانی غرق نہ
کرے اور تلوار کاٹ نہ سکے اگر یہ علامات ان میں
ہوں تو یہ مہدی موعود نہیں ہیں حضرت مہدیؑ نے
جواب میں فرمایا کہ یہ تینوں چیزیں اپنی اپنی صفت کے
اظہار پر مامور ہیں یہ اپنی صفات سے باز نہیں رہیں گی
لیکن مہدی موعود پر ان میں سے کوئی بھی قادر نہ ہوگا
کیونکہ خدائے تعالیٰ مہدی کی محافظت کرتا ہے نیز
خراساں کے بڑے اور چھوٹے سب علماء نے کہا کہ
ذات مہدی کی علامت یہ ہے کہ آخر میں شہید ہوں
اگر شہادت نہ ہو تو مہدی موعود نہیں اس کے جواب میں
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہاں فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ
اے سید محمد یہ آیت (ترجمہ آیت) پس وہ لوگ
جنہوں نے ہجرت کی اور نکالے گئے اپنے گھروں سے
اور ستائے گئے میرے راستے میں اور قتل کئے گئے
اور قتل ہوئے تیرے حق میں ہے جن میں سے فالذین
ھاجروا (جو ہجرت کئے) ہو چکا اور اخرجوا من دیارھم
(اور نکالے گئے اپنے گھروں سے) ہو چکا اور اوذوا فی
سبیلی (اور ستائے گئے میری راہ میں) ہو چکا وقاتلوا
وقتلوا (اور قتل کئے گئے قتل ہوئے) رہ گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ
جب چاہے گا ہو گا۔ حضرت امام بر و بحر علیہ السلام نے
شہر ناگور میں معاملہ قتال کا ذکر اس عبارت میں
فرمایا تھا لیکن اس سے زیادہ اس کا اظہار آنحضرتؑ

فرمودہ بودند فاما اظہار نکردند باز امام
الابرارؑ از علماء خراسان تکرار کردہ
فرمودند کہ تا الیوم این بندہ را معلوم
بود کہ این صفت موعود کہ قاتلوا وقتلوا
است از بندہ خواہد شد و اشتیاق
این صفت ہم بسیار بود لاکن فرمان
حقتعالی میشود کہ ای سید محمد بر تو کسی قادر
دست نیست این چہارمی صفت
موعود ذات تو کہ قاتلوا وقتلوا است
بر سید شایستہ قایم مقام تو برانگیزم
و بدلۂ ذات تو بکنم و بر آن سید شایستہ
سرانجام نمایم این نقل امام آخر زمانؑ
ہمہ کسان شنیدند کہ حضرت امیر علیہ السلام
چنین فرمودند فاما اظہار نکردند بندگیمیانؓ
در خاطر مبارک خود آوردند کہ این بشارت
تحقیق باید کرد کہ آنذات کدام است
کہ بر وی چہارمی صفت موعود تمام
شود و حامل چہارمی جزو ولایت خاص
مصطفیٰؐ باشد لاشک صاحب فضل بود
اگر معلوم شود تا تعظیم وی بجا آوردہ شود
چنانچہ تعظیم ذات مہدی موعودؑ
بنا بر بندگیمیاں سید خوندمیرؓ بہ میاں
یوسف مہاجرؓ فرمودند کہ شما با حضرت
میرانؑ بہ پرسید کہ آن سید کدام ذات
است کہ بر آن چہارمی صفت مہدی موعودؑ

کی جانب سے نہیں ہوا تھا۔ پھر حضرت امام الابرار
علیہ السلام نے علماء خراسان کی مکرر بحث کے بعد
فرمایا کہ آج تک اِس بندے کو معلوم تھا کہ یہ صفت
قاتلوا وقتلوا جس کا وعدہ کیا گیا ہے بندے
ہی سے ہوگی اور اس صفت کے ظہور کا اشتیاق بھی
بندے کو بہت تھا۔ لیکن حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے
کہ اے سید محمدؐ تجھ پر ہاتھ اُٹھانے کی کسی کو قدرت
نہیں ہے۔ یہ چوتھی صفت قاتلوا وقتلوا جس کا
وعدہ تیری ذات کے ساتھ ہے اس میں ایک سیّد
قابل کو تیرا قائم مقام بناؤں گا اور تیرا بدلہ ذات
کروں گا اسی سیّد قابل سے یہ صفت پوری کرکے
دکھلاؤں گا۔ اس نقل کو امام آخر الزمانؑ سے
سب نے سُنا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اسطرح فرمایا
ہے لیکن کسی کے نام کا آنحضرتؑ نے ذکر نہیں فرمایا تھا
بندگی میاںؓ کے خاطرِ مبارک میں یہ بات آئی کہ اس
بشارت کی تحقیق کرنی چاہیئے کہ وہ ذات کون ہے
جس پر چوتھی صفتِ موعود تمام ہوگی اور جو حامل
چوتھے جُزءِ ولایتِ خاصِ مصطفیٰؐ کا ہوگا۔ بیشک
وہ صاحب فضل ہوگا اگر معلوم ہو تو اُس کی تعظیم بجا
لائی جائے گی جیسی تعظیم ذاتِ مہدی موعودؑ کی ہے
بنا بریں بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے میاں یوسف
مہاجر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ حضرت میرانؑ
سے دریافت فرمائیے کہ وہ سید کون ہے جس پہ
چوتھی صفتِ موعود حضرت مہدیؑ کی تمام ہونے والی
ہے اگر پہچان ہو جائے کہ فلاں ذات ہے تو ہم

تمام میشود اگر شناختہ شود کہ فلاں کس
است تا تعظیم بکنیم چنانچہ تعظیم خوندکار
داریم بعدہ چونکہ حضرت امامؑ از جماعت خانہ
رواں شدند و در عقب آنحضرتؑ بندگیمیاں
یوسفؓ آمدند حضرت امیرؑ فرمودند کہ
میاں یوسف چیزی می پرسید گفتند آری
میرانجی آنذات کدام است کہ صفت
چہارمی کہ موعود است تمام میشود حضرت
امام زمرۂ اولوالالبابؑ باطریق عتاب
جواب فرمودند کہ میاں یوسف اینچنیں
فراست شما نیست کدام کس پرسیدہ
است بگوئید گفتند کہ میرانجی من نمی پرسم
میاںسید خوندمیر رضؓ می پرسند حضرت امیرؑ
فرمودند کہ سید خوندمیر کجا اند عرض کردند
کہ اینجا استادہ اند حضرت میراں علیہ السلام
پیش آمدند و میاںسید خوندمیر را بحضور طلبیدند
و دست مبارک بر کتف بندگی میاں
نہادند و فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر آہستہ
باشید ایں صفت ذات بندہ بشما خواہد شد
و شما حامل ایں بار ولایت ہستند
بندگیمیاںؓ بحضور صاحب الزمانؑ بزبان
انکساری و افتقاری عرض نمودند کہ میرانجی
ایں بار ولایت مصطفٰے صلعم است و
گردن بندہ ضعیف است چگونہ بردارد باز
فرمودند کہ آری بھائی سید خوندمیر بندہ را

اُن کی تعظیم کریں گے جیسا کہ تعظیم خوندکار کی بجا لاتے
ہیں اسکے بعد جب حضرت امام علیہ السلام جماعت
خانہ سے تشریف لے جارہے تھے بندگی میاں
یوسفؓ، آنحضرتؑ کے پیچھے آنے لگے، تب
حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں یوسف کچھ
پوچھنا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں، میرانجی معروضہ
یہ ہے کہ وہ ذات کون ہے جس سے چوتھی صفتِ
موعود تمام ہونے والی ہے۔ حضرت امام زمرۂ
اولوالالباب علیہ السلام نے بہ طریق عتاب جواب
میں فرمایا کہ میاں یوسف یہ جستجو تمہاری نہیں ہے
کس نے یہ پوچھا ہے تبلاؤ۔ انہوں نے کہا کہ میرانجی
میں نہیں پوچھتا ہوں۔ میاں سید خوندمیر پوچھتے
ہیں۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ سید خوندمیر
کہاں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ یہیں کھڑے
ہیں۔ حضرت میراں علیہ السلام متوجہ ہوتے اور،
میاں سید خوندمیرؓ کو اپنے روبرو بلا کر آنحضرتؑ
نے اپنا دست مبارک بندگی میاںؓ کے کندھے
پر رکھا اور فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر جلدی نہ کرو
بندے کی ذات کی یہ صفت تم سے پوری ہوگی تم
ہی اس بارِ ولایت کے حامل ہو۔ بندگی میاں رضؓ
نے بہ عجز و انکسار صاحب الزماں علیہ السلام کے
حضور میں عرض کیا کہ میرانجی یہ ولایتِ مصطفٰے صلعم
کا بار ہے اور بندے کی گردن ضعیف ہے کیونکر
اُٹھائے گا پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہاں بھائی
سید خوندمیر بندے کو بہت اشتیاق اس صفت

بسیار اشتیاق ایں صفت قاتلوا وقتلوا
بود فاما اکنوں فرمان حقتعالیٰ چنیں میشود کہ
بشما خواہد شد بندہ قوی و ضعیف چہ داند
فرمان چنین است باز فرمودند کہ حق سبحانہٗ
و تعالیٰ بار خود ناقابل را ندہد و از قابل
نمی گذرد و شما را قابل ایں بار یافت
و بار ولایت داد و نیز فرمودند کہ خوشی
و شادی کنید کہ ایں بار ولایت را
تمام انبیاء و اولیاء آرزو کردند خدا تعالیٰ
بر شما عطا کرد ایں بشارت دادہ
حضرت مبین ثمران علینا بیانہ در
خانہ رفتند از انجا دو شمشیر کہ راجے مرادی
و راجے سوں بدست بندگیمیاں رضؓ
فرستادہ بودند آوردند بدست مبارک خود
بکمر بندگیمیاں رضؓ بستند و فرمودند کہ بھائی
سید خوندمیر بار بزرگ بار ولایت حقتعالیٰ
دادہ است مرد باشید اگر سارکیاں پھسلیاں
ہوویں تو بھاگیں وہاتی کی ہار ہوویں تو
گھسا جاویں ہشیار ہوجیو یعنے برداشتن
ایں بار ولایت کہ بار بزرگ است
اگر قبرغہ آہنیں باشد تا شکستہ شود
و استخوان فیل پہلو باشد تا سودہ گردد
ہشیار شوید و نیز فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر
خدا تعالیٰ بار عظیم دادہ است ہر جا کہ ایں
بار ولایت مصطفٰےؐ صلعم آمدہ است سر جدا

قاتلوا وقتلوا کا تھا۔ لیکن اب حق تعالیٰ
کا فرمان ہوتا ہے کہ یہ صفت تم سے ہوگی۔ بندہ
قوی اور ضعیف کیا جانے فرمانِ حق تعالیٰ ایسا
ہے پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اپنا
بار ناقابل کو نہیں دیتا اور قابل کو نہیں چھوڑتا تم کو
اس بار کے قابل پایا اور یہ بارِ ولایت عطا فرمایا ہے
نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خوشی و خرمی مناؤ کہ جس
بارِ ولایت کی تمام انبیاء اور اولیاء نے آرزو کی تھی
خدائے تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے۔ یہ بشارت
دیکر حضرت خلیفۃ اللہ مبین کلام اللہ بفحوای ثم ان
علینا بیانہٗ مکان میں تشریف لے گئے اور وہاں سے
دو تلواریں جو راجے مرادی اور راجے سوں نے
بندگی میاںؓ کے ذریعہ بھیجی تھیں لاکر اپنے دست
مبارک سے آنحضرتؑ نے بندگی میاںؓ کی کمر میں
باندھ دیا اور فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر ولایت
کا بھاری بوجھ حق تعالیٰ نے دیا ہے مرد رہو نیز
آنحضرتؑ نے فرمایا اگر سارکیاں پھسلیاں ہوویں
تو بھاگیں وہاتھی کے ہاڈ ہودیں تو گھسا جاویں
ہوشیار ہوجیو، یعنے اس بارِ ولایت کے اُٹھانے
میں جو بار گراں ہے اگر آہنی پہلو بھی ہوں تو ٹوٹ
جائیں اور ہاتھی کی ہڈیاں ہوں تو گھس جائیں ہشیار
رہو۔ نیز فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر خدائے تعالیٰ
نے بارِ عظیم دیا ہے جہاں کہ یہ بارِ ولایت مصطفٰےؐ
صلعم آیا ہے، سر جدا، تن جدا، پوست جدا ہوا ہے
اُس وقت بندگی میاںؓ نے اپنے جامہ کے بند کو

و پوست جدا و تن جدا شده است
انگاه بندگیمیاںؓ به بند یکتائی گره بستند
که آنچه صاحب تحقیق می فرماید همچناں خواهد
شد و باز فرمودند که بھائی سید خوندمیر
اگر بنده مهدی موعود است ایں صفت
بنده به شما خواهد شد و روز اول اگر
بر شما لشکر تمام عالمیاں بیاید و تنها
ذات شما باشد فتح بشما خواهد شد و
روز دوم شهادت شما خواهد شد اگر همچناں
شود تا تحقیق دانید که بنده مهدی موعود
است و آنچه فرموده است بفرمانِ
حقتعالی حکم کرده است و اگر چنیں نه شود
بدانید که بنده مهدی موعود نیست هرچه گفتیم بر گفته
نفس خود گفتیم ایں حکم کرده در خانه خود قدم
سعادت فرمودند بعده حضرت ولایت پناهؓ
بفرمانِ اله پیاپی سه ماه بعد از نماز عشاء
تا صبح گاه در حجرۂ بندگیمیاںؓ آمده یکجا بودند
و از برای نماز صبح بیروں آمدند ایں قدر
پیاپی سه ماه پرورش نمودند و بعضے یکصد و
بست شب میگویند یعنی چهار ماه میشوند
پس آنجا هرچه خلعت و بخشش باطنی بود
تمام کردند و دریں خزانۂ غیب و گنجینۂ
لاریب که صد و بست شب امامؑ پیاپی در
پی آمده بحکم فرمان واهب العطیات چند صد بشارات
کرده اند آنکه را نیست مگر بشارات آمده و که بزبانِ

گره دی اس یادداشت میں کہ جو کچھ صاحبِ تحقیقؑ
فرماتے ہیں ویسا ہی ہو کر رہے گا۔ پھر آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر اگر بندہ مہدی موعود
ہے تو یہ بندے کی صفت تم سے ہوگی اور پہلے
روز اگر تمام اہلِ عالم لشکر بن کر تمہارے مقابلہ
میں آئیں اور تم تنہا بذاتِ خود ہوں تو فتح تمہاری
ہوگی۔ دوسرے جنگ کے روز تمہاری شہادت
ہوگی اگر ایسا ہو تو تحقیق کے ساتھ جان لو کہ یہ بندہ مہدی موعود
ہے اور جو کچھ حکم دیا ہے حقتعالیٰ کے فرمان سے دیا ہے اور اگر ایسا
نہ ہو تو جان لو کہ بندہ مہدی موعود نہیں ہے جو ہم
نے کہا اپنے جی سے کہا ہے یہ حکم سنا کر آنحضرتؑ،
اپنے مکان میں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد
سے حضرت ولایت پناہ علیہ السلام بہ فرمانِ خدا
پے در پے تین مہینے تک عشاء کی نماز کے بعد سے
صبح کے وقت تک بندگی میاںؓ کے حجرے میں قیام
فرمایا کرتے تھے اور صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف
لاتے تھے۔ اسقدر پے در پے تین مہینے آنحضرتؑ
بندگی میاںؓ کی پرورشِ روحانی فرماتے رہے بعضے
ایک سو بیس شب بیان کرتے ہیں جن کے چار
مہینے ہوتے ہیں پس اس صحبت میں جو کچھ خلعت
اور بخششِ باطنی تھی آنحضرتؑ نے تمام فرما دی
اور اس خزانۂ غیب اور گنجینۂ لاریب کی بخشش
کی مدت ایک سو بیس راتوں میں امامؑ نے
پے در پے آکر بموجب فرمانِ خداوند واہب العطیات
کئی سو بشارتیں عنایت کیں جو آنحضرتؑ کا راز نہیں ہیں

مہدی موعودؑ صادر است مثلاً بشارت سیزدہم نقلست کہ در فرح حضرت امامؑ دست بندگیمیاںؓ گرفتہ درون حجرہ بردند و فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر سہ ماہ شدہ است کہ فرمان حقتعالی میشود کہ انچہ در دل این بندہ نزول میشود ہمان نزول در سینۂ شما شدہ است و نیز ہر پنج انگشت مبارک سہ بار بر سینۂ مبارک خود نہادہ و بر سینۂ بندگیمیاںؓ زدہ فرمودند انچہ درین سینہ ظہور شدہ است ہمان ظہور در سینۂ شما شدہ است و باز سہ کرت فرمودند انچہ اینجا ریخت اینجا ریخت بشارت چہاردہم آنکہ نقلست کہ بندگیمیاںؓ فرمودند کہ حضرت میرانؑ بفرمان خدایتعالی شبہا شش ماہ متواتر از نماز عشاء در حجرۂ بندہ آمدند و بنماز فجر بیرون شدند گاہی چادر بندہ حضرت میرانؑ برداشتہ مرحمت فرمودند گاہ چادر آنحضرتؑ این بندہ برداشتہ پیش آنحضرتؑ عرض کردم و بروایت اصح یکصد و بست شب متواتر در حجرۂ بندگیمیاںؓ آمدند و بشارتہا دادہ اند بشارت پانزدہم آنکہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کرات و مرات فرمودند کہ حضرت میرانؑ برداشتہ

مگر چند ہی بشارات جو حضرت مہدی موعودؑ کی زبانِ مبارک سے صادر ہوئیں گنتی میں آئی ہیں۔ مثلاً تیرھویں بشارت یہ ہے نقل ہے کہ شہر فرہ میں حضرت امام علیہ السلام بندگی میاںؓ کا ہاتھ پکڑ کر حجرے میں لے گئے اور فرمائے کہ بھائی سید خوندمیر تین مہینے ہوئے ہیں، حق تعالیٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس بندے کے دل میں ڈالا جاتا ہے وہی تمہارے سینے میں ڈالا جاتا ہے۔ پھر آنحضرتؑ نے اپنے دستِ مبارک کی پانچوں انگلیاں تین بار اپنے سینۂ مبارک پر رکھ کر ہر بار بندگی میاںؓ کے سینے پر مار کر فرمایا کہ جو کچھ اس سینے میں ظہور ہوا ہے وہی ظہور تمہارے سینے میں ہوا ہے پھر تین بار آنحضرتؑ نے فرمایا جو کچھ حق تعالیٰ نے یہاں ڈالا، یہاں بھی ڈالا۔ چودھویں بشارت یہ ہے نقل ہے کہ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ حضرت میرانؑ خدائے تعالیٰ کے فرمان سے چھ مہینے کی راتوں میں متواتر عشاء کی نماز سے بندے کے حجرے میں آتے تھے اور نماز فجر کے لئے باہر نکلتے تھے کبھی حضرت میرانؑ نے بندے کی چادر اُٹھا کر بندے کو مرحمت فرمائی اور کبھی اس بندے نے آنحضرتؑ کی چادر اُٹھا کر آنحضرتؑ کے حضور میں پیش کی صحیح ترین روایت یہ ہے کہ ایک سو بیس رات متواتر، حضرت میرانؑ بندگی میاںؓ کے حجرے میں تشریف لائے اور بشارات عطا فرماتے۔ پندرھویں بشارت یہ ہے کہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے بارہا فرمایا

مرحمت فرمودند گاه چادر آنحضرتؑ این
بنده برداشته پیش آنحضرتؑ عرض کردم
و بروایت اصح یکصد و بست شب متواتر
در حجرهٔ بندگی میانؓ آمدند و بشارتها داده اند
بشارت پانزدہم آنکه بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ
کرات و مرات فرمودند که حضرت میرانؑ کرات
و مرات در حجرهٔ این بنده کم و زیاده صد بار
آمدند و هر بار می فرمودند که بھائی سید خوندمیر در حق شما
اینچنیں فرمان حق تعالیٰ میشود که بار ولایت خاتم
بر شما است و نیز هر بار امام الابرارؑ ہمیں فرمودند که
امروز در حق شما ہمچناں فرمان خدا تعالیٰ میشود بنده
جواب دادی که میرانجی بنده هیچ نیست حضرت
میرانؑ فرمودند که بنده چه داند فرمان حق تعالیٰ
چنیں میشود بشارت شانزدہم آنکه **نقلست**
که در فرح روزی بی بی بونؓ بگوشهٔ دیواری پلے
بندگی میاں سید خوندمیرؓ دیدند که بسیار استوار بود بنا
بر حضور امام البر والبحورؑ بطریق رمز عرض کردند
که میرانجی پای میاں سید خوندمیرؓ چه استوار است
حضرت میرانؑ فرمودند که آری از برای برداشتن
بار ولایت مصطفےٰ صلعم پایهای بھائی سید خوندمیر
استوار کرده شدند تا بار گراں بردارند بشارت
هفدہم آنکه **نقلست** که حرم محترم حضرت امامؑ
اسمہا بی بی بھیکا رضی اللہ عنہا معاملہ دیدند که صفت
ذات مہدی موعودؑ که قاتلوا وقتلوا است
از پس آنحضرتؑ در گروه آنحضرتؑ میشود

کہ حضرت میراں علیہ السلام کئی بار اس بندے کے
حجرے میں کم وزیادہ سو دفعہ تشریف لائے اور
ہر بار فرماتے تھے کہ بھائی سید خوندمیر تمہارے
حق میں حق تعالیٰ کا فرمان اسطرح ہوتا ہے کہ
بارِ ولایت تم پر ختم ہونے والا ہے۔ نیز ہر بار
امام الابرارؑ یہی فرماتے تھے کہ آج تمہارے حق میں
اسطرح فرمان خدائے تعالیٰ ہوتا ہے۔ بندہ جواب
میں عرض کرتا تھا کہ میرانجی بندہ کچھ نہیں ہے حضرت
میراںؑ فرماتے کہ بندہ کیا جانے حق تعالیٰ کا فرمان
اسطرح ہوتا ہے۔ سولھویں بشارت یہ ہے
نقل ہے کہ فرہ میں ایک روز بی بی بونؓ نے دیوار
کی آڑ سے بندگی میاںؓ کی پنڈلیاں دیکھیں کہ بہت
ہی مضبوط تھیں بنا بریں حضرت امام البر والبحور علیہ السلام
کے حضور میں بی بی رضؓ نے مزاحاً عرض کیا کہ میرانجی
میاں سید خوندمیر کے پاؤں کیا ہی مضبوط ہیں حضرت
میراںؑ نے فرمایا کہ ہاں ولایتِ مصطفےٰ صلعم کا بار
اُٹھانے کے لئے بھائی سید خوندمیر کے پاؤں مضبوط
کئے گئے ہیں تاکہ بارِ گراں اُٹھائیں۔ سترھویں
بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ حرم محترم حضرت امام
علیہ السلام مسماۃ بی بی بھیکا رضی اللہ عنہا نے
معاملہ دیکھا کہ صفت ذاتِ مہدی موعودؑ جو قاتلوا
وقاتلوا ہے اس کا ظہور آنحضرتؑ کے بعد آنحضرتؑ
کے گروہ میں ہوتا ہے یہ معاملہ بی بیؓ نے حضرت
میراںؑ سے عرض کیا کہ میرانجی میں نے ایسا معاملہ
دیکھا اور جو گروہ مجھے دکھائی دیا اس میں سے ایک

درپیش حضرت میرانؑ عرضکردند کہ میرانجی اینچنیں معاملہ دیدم وازاں گروہ یکذات راہی بینیم کہ سید خوندمیرؓ اند حضرت میرانؑ فرمودند آنچہ دیدہ اید تحقیق است بھائی سید خوندمیر سردارگروہ اند سردار نزد بندہ وگروہ نزد حقتعالی چوں وقتیکہ آں صفت موعود بہ انجام رساند گروہ با سردار جمع کند وکار با تمام رساند بشارت ہژدہم **نقلست** بعد از معاملہ بندگیمیاں یوسفؓ کہ بالا ذکر گذشتہ است حضرت میرانؑ دلاسا دند گیمیرانسید محمودرضؓ نمودہ فرمودند کہ آرزوی ایں چہ میکنید اگر ہوس کنید ہوس پدر خود کنید و اگر بہ بینید برادرم سید خوندمیر را بہ بینید کہ تجلی الوہیت ریزہ بر ریزہ میشود ولی بشرہ تغیر نمی گردد بشارت نوزدہم آنکہ **نقلست** حضرت میرانؑ فرمودند کہ مرد گجراتی مارا می رنجاند ہر چند از طرف حقتعالی دادہ میشود بس نمی کنند بشارت بستم آنکہ باز فرمودند کہ ہفت ہفت دریا ور یک نوش میکنند ولب بالا ترنمی شود بشارت بست ویکم آنکہ حضرت میرانؑ درحق بندگیمیاں رضؓ چنانچہ آیت اللہ نور السموٰت و الارض تا آخر رکوع وآیت سلطاناً نصیرا فرمودند، ہمچناں قولہ تعالی انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت

ذات کو دیکھتی ہوں کہ وہ سید خوندمیرؓ ہیں حضرت میراںؑ نے فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا ہے تحقیق ہے بھائی سید خوندمیر اس گروہ کے سردار ہیں سردار بندے کے نزدیک ہے اور گروہ حق تعالیٰ کے نزدیک ہے جب اس صفت موعود کے انجام پانے کا وقت آ پہنچے گا تو حق تعالیٰ سردار کے ساتھ گروہ کو جمع کرے گا اور اس کام کی تکمیل کو پہنچائے گا۔ اٹھارہویں بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ بندگی میاں یوسفؓ کے معاملہ کے بعد جس کا ذکر اوپر گزرا ہے حضرت میراں علیہ السلام نے بندگی میراں سید محمودؓ کو تسلی دیکر فرمایا کہ ان کے حال کی کیا آرزو کرتے ہو اگر ہوس کرو تو اپنے باپ کے حال کی ہوس کرو اور اگر دیکھو تو برادرم سید خوندمیر کو دیکھو کہ تجلی الوہیت پے در پے ہوتی ہے لیکن ان کے چہرے کا رنگ تک نہیں بدلتا۔ انیسویں بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ حضرت میراںؑ نے فرمایا کہ مرد گجراتی ہم کو ستاتا ہے جتنا بھی حق تعالیٰ کی طرف سے دیا جاتا ہے یہ بس نہیں کرتا بیسویں بشارت یہ ہے کہ یہ بھی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ سات سات دریاؤں کو یہ ایک گھونٹ کر لیتے ہیں اور ان کا لب بالا بھی تر نہیں ہوتا۔ اکیسویں بشارت یہ ہے کہ حضرت مہدیؑ نے بندگی میاںؓ کے حق میں جس طرح آیت اللہ نور السموٰت والارض کو آخر رکوع تک اور آیت سلطاناً نصیرا

والارض والجبال فابین ان یحملنها
فاشفقن منها فحملها الانسان در
حق بندگی میاں رضؓ خواندند کہ بشارت عظیم و حکم
واجب التعظیم است بشارت بست و
دوم آنکہ نقلست کہ حضرت میراںؑ
فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر فرمانِ حق تعالیٰ
می شود کہ قولہ تعالیٰ انا اعطیناک
الکوثر مراد ذات شماست۔ شرح۔
فاعلم ایھا المصدق قد ثبت
ان الکوثر خیر الکثیر ھو اسم
الولایۃ المحمدیۃ الذی ختم
اللہ علی المھدی شبھہ اللہ تعالیٰ
بالکوثر لان کل نھر الجنۃ یجری
عنہ و کل عین یاخذ منہ کذلک
یجری نھر فیض الانبیاء والاولیاء
من ولایۃ المحمدیۃ ھو ذات
المھدیۃ فقط ثم قال المھدیؑ
بالامر الصمدی علی حق میاں السید
خوندمیرؓ یا اخی انا و انت واحد
و انت حامل اثقال ولایۃ
المحمدیۃ فلھذا الاعتبار قد
صح ھذا المنقول بشارت بست و سوم
آنکہ نقلست کہ روزی در فرح بندگی میاں رضؓ
در پیش میراںؑ معاملہ عرض کردند کہ میراں جی
معاملہ ویدم کہ ہیچو یک جوی بزرگ

کا بیان فرمایا۔ اسی طرح فرمان حق تعالیٰ ہم نے
پیش کیا۔ امانت کو آسمانوں اور زمین اور
پہاڑوں پر تو انہوں نے اس بات سے انکار
کیا کہ اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور
اس کو اٹھا لیا۔ انسان نے (جز ۲۲ رکوع ۱) بندگی
میاںؓ کے حق میں فرمایا۔ یہ بشارت عظیم اور حکم واجب
التعظیم ہے بائیسویں بشارت یہ ہے۔
نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بھائی
سید خوندمیر حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ فرمان
حق تعالیٰ اِنَّا اَعطَینٰکَ الکوثر بیشک ہم نے
دیا ہے تجھے کوثر، سے مراد تمہاری ذات ہے۔
(شرح) پس معلوم کر اے مصدق یہ ثابت ہو چکا
ہے کہ کوثر خیر کثیر ہے اور وہ نام ہے ولایت
محمدیہ کا جس کو اللہ تعالیٰ نے مہدیؑ پر ختم کیا ہے
اللہ نے اس کو کوثر کے مشابہ فرمایا کیونکہ جنت
کی ہر ایک نہر اسی سے جاری ہے اور ہر چشمہ کا
ماخذ وہی ہے اسی طرح تمام انبیا اور اولیا کے
فیض کی نہریں بھی ولایت محمدیہ سے جاری ہیں
جس کا مظہر ذات مہدی ہے فقط پھر حضرت
مہدی علیہ السلام نے فرمان حق تعالیٰ سے میاں
سید خوندمیرؓ کے حق میں فرمایا ہے۔ اے میرے
برادر میں اور تم ایک ہیں اور تم حامل بار ولایت
محمدیہ ہو پس اسی اعتبار سے نقل مذکور بالا کی
صحت ثابت ہے تئیسویں بشارت یہ ہے
نقل ہے کہ ایک روز فرح مبارک میں بندگی میاںؓ نے

پرجوش میرود و دوران جوی مردمان ہمچو
خار خس بصفت مردگی میروند و حضرت
رسالت پناہؐ و ذات مبارک حضرت
میرانجی وراں جا کمر بستہ ایستادہ اند کسیکہ
دراں جوی دست و پای می جنباند و
قصد بیروں شدن میکند آنرا حضرت
مصطفٰی و حضرت مہدی موعود صلی اللہ علیہما
وسلم دست گرفتہ بیروں می کنند و بندہ
را نیز حکم می کنند کہ بھائی سید خوندمیر شما
ہم کمر بہ بندید و بہ بینید کسیکہ دریں
جوی دست و پای می جنباند آنرا
بیروں کنید بندہ ہمچناں کردہ حکم
بجا آوردیم چوں ایں معاملہ تمام
عرضکردہ اند حضرت میراںؑ فرمودند
کہ آری انچہ دیدہ اید تحقیق است دنیا
مثال جوی بزرگ پرجوش میرود خلایق
در طلب دنیا مردہ صفت ہمچوں خار
خس می روند دراں جوی کسیکہ دنیا
را پر بلا دانستہ شب و روز قصد
بیروں شدن میکند آنرا حضرت مصطفٰی
و بندہ و شما دور میکنند آری ما و شما
جدا نیئم یکو جود ہستیم بشارت بیست و
چہارم آنکہ بندگی میاںؓ بحضور حضرت
میراں علیہ السلام در فرح المفرح المقام
معاملہ دیدند کہ حضرت میراںؑ را وصال

حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض کیا کہ میرانجی میں نے
ایک معاملہ دیکھا کہ ایک ندی زور و شور سے رواں ہے
اور اس ندی میں لوگ کچرے کوڑے کی طرح مُردوں
کی شکل بہے جا رہے ہیں حضرت رسالت پناہؐ اور
ذات مبارک حضرت میرانجی وہاں کمر باندھے
کھڑے ہیں جو کوئی اس ندی میں ہاتھ پیر مارتا ہے
اور باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے اس کو حضرت
مصطفٰی اور حضرت مہدی موعود صلی اللہ علیہما
وسلم ہاتھ پکڑ کر باہر کرتے ہیں اور بندے کو بھی
حکم فرماتے ہیں کہ بھائی سید خوندمیر تم بھی کمر باندھ
اور دیکھو جو کوئی اس ندی میں ہاتھ پیر مارتا ہے اور
اس کو نکالو بندے نے بھی ویسا ہی کیا اور حکم بجا لایا
جب یہ معاملہ پورا بندگی میاںؓ نے عرض کیا تو
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہاں جو کچھ تم نے دیکھا
ہے درست ہے دنیا ایک بڑی ندی کے مانند
ہے جو جوش و خروش سے بہہ رہی ہے اور لوگ
دنیا کی طلب میں مردے بن کر کچرے کوڑے
کی طرح اس ندی میں بہے جا رہے ہیں جو کوئی
دنیا کو بلا سے بھرپور جان کر رات اور دن اس
سے نکلنے کا ارادہ کرتا ہے اس کو حضرت مصطفٰی
اور بندہ اور تم دنیا سے دور کرتے ہیں بیشک ہم
اور تم جدا نہیں ہیں ایک وجود ہیں۔ چوبیسویں
بشارت یہ ہے کہ بندگی میاںؓ نے حضرت
مہدی علیہ السلام کے حضور میں مقام فرحت بخش
فرہ میں یہ معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدیؑ کا وصال ہو گیا ہے

وصال شدہ است و برادراں غسل دادہ
و جنازہ مستعد کردہ داشتہ اند بعدہٗ
ہمہ یاراں قصد برداشتن جنازہ میکنند
فاما نتوانستند کہ بردارند بعدہ بندہ
در خاطر کردم کہ اگر برادراں بندہ را بگویند
بندہ بردارد و ہمہ برادراں بندہ را
فرمودند بندہ برداشت کہ بآسانی و
سبکی برداشتم چونکہ چند قدم رواں شدیم
چہ بینیم کہ حضرت میرانؑ در جنازہ
نیستند و ہر دو دست بندہ بر سینہ ماند
و ذاتِ حضرت میرانؑ در ذاتِ
بندہ غائب شدہ است چوں ایں معاملہ
پیش حضرت میرانؑ عرض کردیم حضرت
میرانؑ فرمودند آری تحقیق چنانچہ دیدہ اید
ہمچناں است ایں بارِ ولایت مصطفےٰ صلعم
است جز شما کسی طاقت برداشتن نتواند
و شما را فنا در ذات بندہ است ما و شما
یک وجود و یک ذات ہستیم درمیان ما
و شما ہیچ فرقی نیست بشارت بست و نہم
آنکہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرمودند کہ
بندہ در فرح المفرح المقام پیش حضرت
امام علیہ السلام حاضر بود و آنحضرت بیان
فضل ولایت المصطفےٰ صلعم میفرمودند ہمدریں
میاں فرمودند کہ فرمانِ حقتعالیٰ میشود
ای سید محمد ہر جا کہ ختم ولایت مصطفےٰ

اور برادروں نے غسل دیکر جنازہ تیار کر کے
رکھا ہے اس کے بعد تمام اصحاب جنازہ مبارک
اٹھانے کا ارادہ کرتے ہیں تو یہ قدرت نہیں
پاتے ہیں کہ اٹھائیں اس کے بعد بندے نے
اپنے دل میں لایا کہ اگر برادروں نے بندے کو کہا
تو بندہ اٹھالے گا اور سب برادروں نے بندے کو جنازہ
اٹھانے کے لئے فرمایا تو بندے نے اٹھالیا اور آسانی
اور تیزی سے لے چلا جب چند قدم ہم آگے بڑھے تو کیا دیکھتا
ہوں کہ حضرت میرانؑ جنازے کے درمیان نہیں ہیں اور
بندہ اپنے ہر دو ہاتھ سینے پر رکھا ہوا ہے اور حضرت
مہدیؑ کی ذات بندے کی ذات میں نہاں ہو گئی ہے
جب یہ معاملہ بندے نے حضرت میرانؑ سے عرض
کیا تو آنحضرتؑ نے فرمایا ہاں درست ہے جیسا کہ
تم نے دیکھا ہے ویسا ہی ہے یہ ولایت مصطفےٰ صلعم
کا بار ہے تمہارے سوائے کوئی اس کو اٹھا نہ سکے
گا اور تم کو بندے کی ذات میں فنا حاصل ہے ہم اور تم
ایک وجود اور ایک ذات ہیں ہمارے اور تمہارے
درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ پچیسوں بشارت یہ کہ
بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے فرمایا ہے کہ بندہ
مقام فرحت بخش فرہ میں حضرت امام علیہ السلام کے
سامنے حاضر تھا آنحضرت صلعم ولایت مصطفےٰ صلعم
کی بزرگی بیان فرمارہے تھے اسی اثنا میں آنحضرت
نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ سید محمد جہاں
ولایت مصطفےٰ ختم ہو وہاں انبیاء کے قائم مقام ہوں گے
بعضوں کے لئے سیر ابراہیم اور بعضوں کے لئے سیر موسیٰ

شود آنجا بعض قایم مقام انبیا ہو باشند و بعضے را سیر ابراہیمؑ و بعضے را سیر موسیٰؑ و بعضے را سیر عیسیٰؑ تعین فرمودند بعدہٗ بندگی میاں سید خوندمیرؓ پرسیدند کہ میرانجی کسی را سیر مصطفیٰؐ و سیر مہدیؑ ہم باشد فرمودند آری شمارا سیر در ذات بندہ است و شما قایم مقام ما ہستند بشارت بست و ششم آنکہ حضرت میرانؑ درحق بندگی میاںؓ فرمودند کہ از ان ما برادرم سید خوندمیر فنا حاصل کردند و بہ بقا باللہ رسیدند بشارت بست و ہفتم آنکہ **نقلست** کہ روزی در فرح حضرت میرانؑ بفرمان حضرت سبحانہٗ و تعالیٰ فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر آنچہ اینجا ریخت آنجا ریخت باز فرمودند ما و شما یک وجود ہستیم ہر کہ انکار شما کند او منکر ذات بندہ است ہر کہ دشمن شما ست آنکس دشمن ما است و ہر کہ دشمن ما است او دشمن رسول خدا است و ہر کہ دشمن رسولِ خدا ست او دشمن خدا است ثم قرأ علیٰ حقہٖ قولہ تعالیٰ قل من کان عدوا للہ وملٰئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکٰل فان اللہ عدو للکٰفرین

ہر کہ مخالف شود از فضل آں
گشت مخالف ز امام جہاں

بشارت بست و ہشتم آنکہ **نقلست** کہ حضرت امام علیہ السلام در فرح المفرح

اور بعضوں کے لئے سیر عیسیٰ کا تعین آنحضرتؑ نے فرمایا اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے پوچھا کہ میرانجی کسی کے لئے سیر مصطفیٰؐ اور سیر مہدیؑ بھی ہے آنحضرتؑ نے فرمایا ہاں تم کو بندے کی ذات میں سیر ہے اور تم قائم مقام ہمارے ہو۔ چھبیسویں بشارت یہ کہ حضرت مہدیؑ نے بندگی میاں کے حق میں فرمایا کہ ہماری جہت سے برادرم سید خوندمیرؓ نے فنا حاصل کی اور مقام بقا باللہ کو پہنچے ستائیسویں بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ ایک روز فرہ مبارک میں حضرت مہدیؑ نے بفرمان حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر جو کچھ یہاں زمیرے سینے میں حق تعالیٰ نے ڈالا ہے وہاں تمہارے سینے میں ڈالا ہے۔ پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہم اور تم ایک وجود ہیں جو تم سے انکار کرے وہ بندے کی ذات کا منکر ہے جو تمہارا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو ہمارا دشمن ہے وہ رسولِ خدا کا دشمن ہے اور جو رسول خدا کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے پھر آنحضرتؑ نے بندگی میاںؓ کے حق میں حق تعالیٰ کا یہ قول سنایا کہ جو کوئی دشمن ہو اللہ کا اللہ کے فرشتوں کا اللہ کے رسولوں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا تو بیشک اللہ دشمن ہے سب کافروں کا۔ ؎

فضل کا اس کے جو مخالف ہوا
ہے وہ مخالف ز امام الوریٰؑ۔

اٹھائیسویں بشارت یہ ہے **نقل** ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے شہر فرحت بخش فرہ میں فرمایا کہ

المقام فرمودند کہ بھائی سید خوندمیر ہرچہ نزدیک شما صحیح است او نزدیک ما صحیح است بشارت بست ونہم آنکہ بندگیمیاںؓ بحضور حضرت میرانؑ معاملہ دیدند کہ حضرت میرانؑ را وصال شدہ است و بعضے یاراں با بندگیمیاں مخالفت میکنند و ضد می نمایند ایں معاملہ در پیش حضرت میرانؑ عرضکردند حضرت میرانؑ فرمودند انچہ دیدہ اید تحقیق است پس از بندہ ہمچناں خواہد شد و بر شما بے دینی نسبت خواہند کرد شما برحق مستقیم باشید بندگیمیاںؓ عرضکردند کہ میرانجی خدام فرمودند کہ ہرچہ نزد شما صحیح است او نزد ما صحیح ونیز فرمودند کہ ہر کہ دشمن تو باشد آنکس دشمن ماست پس حکم ایشاں چیست حضرت میرانؑ فرمودند آری تحقیق حق بطرف شما باشد وایشاں طالبان حق اند ومنظور مہدی و مبشر مہدی ہستند آخرالامر بطرف شما رجوع وافسوس خواہند گردانہ کان صادق الوعد انچہ فرمودہ بود ہمچناں شد بشارت سی ام آنکہ مجمع البشارات از حضرت امام علیہ السلام صدور یافتہ است یکی صفت موعود کہ قاتلوا وقتلوا است ودوم آنست کہ نقلست کہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ

بھائی سید خوندمیر جو کچھ تمہارے پاس صحیح ہے وہ ہمارے پاس صحیح ہے۔ انتیسویں بشارت یہ ہے کہ بندگی میاںؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں ایک معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدیؑ کا وصال ہوچکا ہے اور بعض اصحاب بندگی میاںؓ کے ساتھ مخالفت کرتے ہیں اور اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں یہ معاملہ بندگی میاںؓ نے حضرت مہدیؑ کے سامنے عرض کیا۔ آنحضرتؑ نے فرمایا، جو کچھ تم نے دیکھا ہے درست ہے۔ بندے کے بعد ایسا ہی ہوگا اور تم پر بے دینی کا الزام لگائیں گے۔ تم امر حق پر ثابت قدم رہو۔ بندگی میاںؓ نے عرض کیا کہ میرانجی حضور فرماتے ہیں کہ جو کچھ تمہارے پاس صحیح ہے وہ ہمارے پاس صحیح ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ جو تمہارا دشمن ہوگا وہ شخص ہمارا دشمن ہے پھر ان مخالفت کرنے والوں کے لیے کیا حکم ہے۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا، ہاں بہ تحقیق تم حق بجانب ہوں گے اور جو اصحاب تمہارے مخالف ہوں گے وہ بھی طالبانِ حق ہیں منظورِ مہدی اور مبشر مہدی ہیں آخر کار تمہارے قول کی طرف رجوع کرکے افسوس کریں گے بے شک مہدی موعودؑ مخبر صادق کا وعدہ سچا تھا جو کچھ آنحضرتؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ تیسویں بشارت جو سب بشارات کو جامع حضرت امام علیہ السلام سے صادر ہوئی ایک صفتِ موعود قاتلوا وقتلوا کی بشارت ہے دوسری یہ ہے نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے

خداتعالیٰ بندہ را مہدی موعود کردہ بخلق فرستادہ است برای این راہ کہ نبی علیہ السلام را امر کردہ است کہ قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی باز فرمودند کہ ثم ان علینا بیانہٗ این بیان بزبان مہدی میشود ونیز فرمودند کہ خدای را بچشم سر در دار دنیا دیدنی است باید دید و رویت حق تعالیٰ ہم خود گواہی داد باذن خدا و بحجت مصطفےٰ چنانچہ نقلست کہ حضرت امام در فرح المفرح المقام درمیان مجمع عظام بیان کردند کہ فرمان حقتعالیٰ میشود کہ ای سید محمد خدای را بچشم دل دیدہ فرمودند آری دیدم باز فرمان شد کہ ای سید محمد خدای را بچشم سر دیدہ فرمودند آری دیدم باز فرمان شد کہ ای سید محمد خدای را موبموی دیدہ فرمودند آری دیدم ونیز فرمودند کہ اینک رسول اللہ علیہ السلام ایستادہ گواہ اند ونیز نقلست کہ حضرت میراں فرمودند کہ بینائی ذات حقتعالیٰ بار امانت است و بار امانت کما حقہ ہمیں دو تن ادا کردند یکی خاتم النبی و دوم خاتم الولی آری چیرا نباشد کہ بر حکم حدیث است لیقفو اثری ولا یخطی حضرت امام

فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے بندے کو مہدیِ موعود کرکے خلق میں بھیجا ہے اُس راہ پر چلانے کے لیے جس کا نبی علیہ السلام کو حکم فرمایا ہے کہ کہدے (اے محمدؐ) یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف بینائی پر میں اور جو میرا تابع ہے (جزو ۱۳ رکوع ۶) نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ثم ان علینا بیانہ (پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان) یہ بیان مہدی کی زبانی ہوتا ہے۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خدا کو چشم سر سے دارِ دُنیا میں دیکھنا ہے دیکھنا ہی چاہیئے اور حق تعالیٰ کے دیدار کی گواہی خود آنحضرتؑ نے بھی دی حکم خدا سے اور حضرت محمد مصطفےٰؐ کی جانب سے چنانچہ نقل ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے شہر فرحت بخش فرہ میں ایک بڑے مجمع میں بیان فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد تُو نے خدا کو چشم دل سے دیکھا۔ بندے نے عرض کیا ہاں بار خدا دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد تُو نے خدا کو چشم سر سے دیکھا۔ بندے نے عرض کیا ہاں بار خدا دیکھا۔ پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد تُو نے خدا کو رُونگٹے رونگٹے سے دیکھا۔ بندے نے عرض کیا ہاں بار خدا دیکھا۔ پھر آنحضرتؑ نے فرمایا لو رسول اللہ علیہ السلام بھی کھڑے ہیں اور گواہ ہیں۔ نیز نقل ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ ذاتِ حق تعالیٰ کا دیدار بارِ امانت ہے اور بارِ امانت کی برداشت جیسی کہ چاہیئے انہی دونے کی۔ ایک خاتم النبیؐ نے دوسرے

فرمودند که بنده قدم بر قدم نبیؐ ستیم آخر الامر فاعلم ایها المصدق حضرت میرانؑ بفرمان حضرت رحمٰن چنانچه صفت ذات خود که موعود حق، قاتلوا و قتلوا بود بر تابع تام خود میاں سید خوندمیر صدیق اکبر حواله نمودند، همچناں بفرمان حضرت معبود صفت ذات خود که بینائی حق بود بوقت رحلت آنحضرتؑ بمیاں سید خوندمیرؓ حواله فرمودند که انشاء الله تعالیٰ درباب بست و هشتم بیان خواهد شد فاعلم ایها المصدق فضائل بندگیمیاںؓ که از بشارات امام آخر زماںؑ صادر شده است پایاں ندارد چنانچه محققی می فرماید

بیت

نه حسنش غایتی دارد نه وصفش را سخن پایاں
بماند تشنه مستسقی و دریا همچناں باقی

فاما بطریق اختصار بر حکم حدیث رسول مختار چند بشارات انوار از زبانی امام الابرار در ینجا آورده شده است و بعضے منقولات اتفاق اصحاب المهدی علیه السلام والصلوٰة و یگانگی میاں هر دو خلیفۂ ذات درباب خلافت

خاتم الولیؑ نے۔ کیوں نہ ہو حدیثِ نبیؐ کے حکم کے مطابق کہ وہ (مہدیؑ) میرے قدم بہ قدم ہوں گے اور خطا نہیں کرینگے۔ حضرت امام علیہ السلام نبی علیہ السلام کے تابعِ تام ہیں نیز حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ نبیؐ کے قدم بہ قدم ہے۔ آخرکار جان اے مصدق کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے بہ فرمانِ خدا جیسا کہ اپنی ذات کی صفت قاتلوا و قتلوا کو جس کا حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا اپنے تابعِ تام میاں سید خوندمیر صدیق اکبر کے حوالے کیا اسی طرح بہ فرمان حضرت معبود اپنی صفت ذات جو بینائی حق تھی آنحضرتؑ نے رحلت کے وقت میاں سید خوندمیرؓ کے حوالے فرمائی اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ اٹھائیسویں باب میں آئے گا۔ پس جان اے مصدق بندگی میاںؓ کے فضائل جو حضرت امام آخر الزماں علیہ السلام کی بشارتوں سے ثابت ہوئے ہیں کوئی حد نہیں رکھتے ہیں چنانچہ ایک محقق کا قول ہے (ترجمہ بیت) ؎

نہ اُسکے حسن کی حد ہے نہ اُسکے وصف کا آخر
رہے تشنہ ہی مستسقی اور دریا جُوں کا تُوں باقی

لیکن بہ طریق اختصار مطابق حکم حدیث رسول مختارؐ چند بشارتیں نورانی حضرت امام الابرارؑ کی زبانی یہاں لائی گئی ہیں اور بعضے نقول جو متفق علیہا اصحاب مہدی علیہ السلام والصلوٰۃ کی ہر دو خلیفہ ذات (بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ) کی یگانگت کے بارے میں ہیں بندگی

بندگیمیاں وبیان قاتلوا وقتلوا ذکر خواہد شد ان شاء اللہ تعالیٰ الا انہ کان بالقطع سیرۃ المہدی بحکم القرآن والاحادیث والنقل ان فی ذالک لآیات بینات وشہادات قاطعۃ علیٰ صدق المہدی بحجۃ العیان فبای آیۃ بینۃ وشہادۃ قاطعۃ تومنون بعدھا فبای آلاءِ ربکما تکذبان

باب بست و ہشتم

دربیان رحلت حضرت امام علیہ السلام، درشہر فرح المفرح المقام وذکر وصیت حضرت امیرؑ با بندگیمیاں سید خوندمیر رضؓ وبشارات حضرت امامؑ درحق جمیع اصحاب خاص، عام وملایم آں قال اللہ عزو جل وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل فاعلم ایہا المصدق بعد از آمدن حضرت امامؑ دریں مقام ذوالاحترام نہ ماہ حیات آں ذات پیغمبر صفات شدہ است سہ ماہ قبل از آمدن سیدین الصدیقین بالدلائل المنیر بندگیمیراں السید محمود وبندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما بعد از آمدن شاں حیات امام آخر زماں حضرت شاہنشاہ شش ماہ شدہ است وعمر حضرت حبیب ذوالجلال

میاںؓ کی خلافت کے باب میں اور قاتلوا وقتلوا کے بیان میں ذکر کی جائیگی، انشاءاللہ تعالیٰ آگاہ رہو کہ وہ ذات بالقطع سیرت مہدیؑ پر بحکم قرآن واحادیث ونقل ہے اور بے شک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں حضرت مہدیؑ کے صدق پر حجت واضحہ پھر اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر تم اس کے بعد ایمان لاؤ گے دیکھو فرمان خدا پس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

اٹھائیسواں باب

حضرت امام علیہ السلام کی رحلت کے بیان میں شہر فرحت بخش فرہ مبارک میں اور ذکر وصیت کا حضرت امیر علیہ السلام کی بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے ساتھ اور حضرت امام علیہ السلام کی بشارتیں تمام اصحاب خاص وعام کے حق میں اور دیگر امور مناسب اس مقام کے اسی باب میں مذکور ہیں۔ اللہ بزرگ وبرتر فرماتا ہے اور محمدؐ تو ایک رسول ہے کہ گزر چکے اس سے پہلے بہت رسول (جزء ۴ رکوع ۶) پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت امام علیہ السلام اس مقام ذی احترام (فرہ مبارک) میں تشریف لانے کے بعد نو مہینے اس ذات پیغمبر صفات کی حیات ہوئی سیدین صدیقین بہ دلائل منیر بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما کے آنے سے قبل تین مہینے اور ان دونوں کے آنے کے بعد امام آخر زماں شہنشاہ ولایت کی حیات چھ مہینے ہوئی حضرت حبیب

بالقطع پیغمبر خصال چوں بمقدار شصت و سہ سال رسیدہ بود بحکم ملک المتعال وصال شد القصہ چوں امام علیہ السلام بملک خراسان قدم سعادت فرمودند ہر یکی از یاران آنحضرت را معلوم بود کہ ایں جاے رحلت حضرت خاتم ولایت خواہد شد بموجب آنکہ حضرت امیر چوں از ملک گجرات بفرمان واہب العطیات رواں شدند ہمیں خبر دادہ بودند کہ فرمان چنیں می شود کہ ای سید محمد بطرف خراسان ہجرت کن کہ جائے وصال است و ہم از علماء خراسان نہج علم تو خواہم داد و دیگر از کشف باطنی دانستند کہ ایں جاے وصال حضرت حبیب ذوالجلال است فاما جای مشخص نبود مگر یک روز جمعہ آخر عمر آنحضرت مہدی موعود جای روضۂ مبارک خود بدیں ترتیب مشخص فرمودہ کہ نقلست کہ روزی حضرت امام بفرمان ملک العلام از سرای خود بقصبۂ بیج برای ادای نماز جمعہ در مسجد جامع آمدند و مصدقان امام آخر زماں کہ اہل خراسان ہستند میگویند کہ برای زیارت شیخ ابو النصر فرہی رحمۃ اللہ علیہ قدم سعادت فرمودہ بودند کہ شیخ ابو النصر فرہی استاد صبیان است و مروی معذور است

ذوالجلال قطعاً و یقیناً پیغمبر خصال علیہ السلام کی عمر مبارک جب ترسٹھ ۶۳ سال کو پہنچی بحکم خداوند متعال آنحضرت کا وصال ہوا۔ ذکر وصال مبارک مختصراً یہ ہے کہ جب امام علیہ السلام ملک خراساں میں تشریف فرما ہوئے تو آنحضرت کے سب اصحاب خاص کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ اسی مقام پر حضرت خاتم ولایت کی رحلت ہوگی اس سبب سے کہ حضرت امیر علیہ السلام جب ملک گجرات سے بہ فرمان خداوند واہب العطیات روانہ ہوئے تب ہی یہ خبر دے چکے تھے کہ فرمان خدا اس طرح ہوتا ہے کہ اے سید محمد خراساں کی جانب ہجرت کر کہ وہی تیرے وصال کی جگہ ہے اور وہیں علماء خراساں سے تیرے علم کی شان کا اعتراف کرواؤں گا۔ دیگر یہ کہ کشفِ باطنی سے بھی سب اصحاب یہ جان چکے تھے کہ حضرت حبیب ذوالجلال علیہ السلام کے وصال کی جگہ یہی ہے لیکن آنحضرت کے روضہ اقدس کی جگہ مشخص نہیں ہوئی تھی مگر ایک دن جو حضرت مہدی موعود کی عمر مبارک کا آخری جمعہ کا دن تھا خود آنحضرت نے اس صورت سے اپنے روضہ مبارک کی جگہ کو مشخص فرمادیا **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام بہ فرمان خداوند علام اپنی سرا سے قصبہ بیج کو روانہ ہوئے اور نماز جمعہ کی ادائی کے لئے جامع مسجد پہنچے آنحضرت امام آخر زماں کے بعضے مصدقین جو اہل خراساں ہیں کہتے ہیں کہ آنحضرت شیخ ابو نصر فراہی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے تشریف لائے تھے شیخ ابو نصر فراہی

فاما الروایۃ الاولیٰ هو الاصح لان
علیها اتفاق قوم المهدی کلها
بهر تقدیر چونکه حضرت امیر در میان راه
آن ولایت پناهؑ جائیکه روضۂ مقدسه
متبرکه شده است رسیدند آن شاهنشاه
بفرمان حضرت الٰہ از اسپ فرود آمده
یک ساعت در انجا توقف کرده
اند چونکه آفتاب گرم بود بنا بر صحابۂ آنحضرتؑ
عرض نمودند که میرانجی دریں توقف چه مقصود
بود فرمودند که ایں بنده اینجا رسیدیم از
طرف حق سبحانهٗ و تعالیٰ طبقهای نور و
رحمت و ظهور فرشتگان آنچناں نثار
دیدیم که فرمان حق تعالیٰ در رسید
که سید محمد درینجا یک ساعت
توقف کن تا یاران تو از فیض ایں نور
و ظهور مستفیض شوند آخر الامر روضۂ مبارک
آنحضرتؑ درینجا شده است الغرض
از اینجا رواں شدند بجامع مسجد پتن
رسیدند بروایتی صریح و بنقل صحیح ثابت
شده است که اکثر علماء فرح بحضرت
امام آخر زماں ایمان آورده بودند مگر علماء
چند که مانده بودند جمع شده قرار داده اند
که امروز روز آدینه است برای ثبوت
مهدویت میرانسید محمد برویم و تحقیق کرده
تصدیق کنیم چوں روز آدینه شد علماء چند

بچوں کے معلم ایک مرد معذور گزرے ہیں۔ پہلی روایت
ہی زیادہ صحیح ہے کیونکہ اسی پر سب قوم مہدوی
کا اتفاق ہے۔

بہر صورت جب حضرت ولایت پناہ علیہ السلام
دوشنادراہ میں اس جگہ پر پہنچے جہاں اب آنحضرتؑ کا
روضۂ مقدسہ و متبرکہ واقع ہے تو اس شہنشاہ نے
بہ فرمان الٰہی گھوڑے سے اتر کر ایک گھڑی وہاں
وہاں توقف فرمایا چونکہ دھوپ سخت تھی بنا بریں
آنحضرت کے اصحاب نے عرض کیا کہ میرانجی
یہاں ٹھہرنے میں کیا مقصود تھا۔ آنحضرت نے
فرمایا کہ یہ بندہ جب یہاں پہنچا تو حق سبحانہٗ و تعالیٰ
کی طرف سے فرشتے نور و رحمت کے طبق
نثار کرتے میں نے دیکھے اور وہیں فرمانِ حق تعالیٰ
پہنچا کہ اے سید محمد اس جگہ ایک ساعت
توقف کر تاکہ تیرے ساتھی اس نور اور ظہورِ رحمت
کے فیض سے بہرہ مند ہوں۔ بالآخر آنحضرت کا
روضہ مبارک اسی جگہ بنا ہے۔ غرض یہ کہ آنحضرت
اس جگہ سے روانہ ہوئے اور قصبہ پتن کی جامع
مسجد میں پہنچے اور یہ بات ایک صاف و صریح روایت
اور بالکل صحیح نقل سے ثابت ہے کہ علماء فرح مبارک
اکثر و بیشتر حضرت امام آخر زماں پر ایمان لاچکے
تھے مگر چند علماء رہ گئے تھے انہوں نے جمع ہو کر یہ
قرار داد کیا تھا کہ آج جمعہ کا دن ہے میراں سید
محمد کی مہدیت کا ثبوت طلب کرنے کے لئے ہم سب
جائینگے اور تحقیق کرکے تصدیق کرینگے چنانچہ جمعہ کے

وبعض خلایق کہ منتظر بحث بودند در مسجد جامع
حاضر شدہ بودند کہ حضرت مہدیؑ بفرمان حضرت
صمدی ہم بمسجد جامع آمدند علماء گفتند
کہ ما خواستہ بودیم کہ نزدیک حضرت
شاں رفتہ با ایشاں در باب مہدویت
بحث کنیم چوں ایشاں در ینجا آمدند خوب
شد بعد از نماز حجت ثبوت مہدویت
بکنیم القصہ بعد از نماز جمعہ آں خاتم
الاولیاءؑ میاں مجمع علماء و صلحا آں شہ
باز بلند پرواز و آں سرور غریب
نواز و آں صاحب ناز و نیاز نیت
نماز وتر بہ بلند آواز بستہ ادا کردند
بنا بر وراں مجمع یک علماء کلاں کہ
درمیان شاں بود گفت کہ ایں ذات
پیغمبر صفات مہدی موعود است
بجمعۂ دیگر نخواہد آمد زیرا کہ من حدیث
دیدم کہ حضرت رسول اللہ صلعم ہمچنیں
وتر بعد از ادائی نماز جمعہ گزاردہ
اند و در روز دوشنبہ قبل از آں جمعہ
رحلت فرمودند لاشک ایں ذات
عالی صفات مہدی موعود است
متابعت رسول اللہ صلعم کردہ است
تا جمعۂ آیندہ البتہ ازیں عالم سفر خواہد
کرد ہمیں حجت بس است چوں حضرت
امام علیہ السلام از نماز فارغ شدند

دن چند علماء اور بعضے عوام جو بحث کے منتظر تھے جامع
مسجد میں حاضر ہوئے تھے اتنے میں حضرت مہدی علیہ
السلام بھی بہ فرمان خداوند بے نیاز جامع مسجد میں
تشریف لائے۔ علماء نے کہا کہ ہم تو چاہتے ہی تھے
کہ حضرت کے پاس جاکر حضرت سے مہدیت کے
بارے میں بحث کریں جب آنجناب یہیں یہاں آگئے
بہتر ہے نماز کے بعد ثبوت مہدیت کی حجت طلب
کی جائے گی قصہ مختصر نماز جمعہ کے بعد اس خاتم الاولیا
درمیان مجمع علماء و صلحاء اس شہ باز بلند پرواز
اس سرور غریب نواز اور اس صاحب ناز و نیاز
نے نماز وتر کی نیت بہ آواز بلند باندھ کر وتر ادا
فرمائی یہ دیکھکر اس مجمع میں سے ایک بڑے عالم
نے جو ان کے درمیان تھا کہا کہ یہ ذات پیغمبر صفات
مہدی موعود ہے آپ آئندہ جمعہ کو نہیں آئینگے
اس لیئے کہ میں نے ایک حدیث میں دیکھا ہے کہ
حضرت رسول اللہ صلعم نے بھی ایسا ہی نماز جمعہ
کی ادائی کے بعد وتر ادا فرمایا اور دوشنبہ کے دن
جمعہ آنے سے قبل ہی رحلت فرمائے کوئی شک
نہیں کہ یہ ذات عالی صفات مہدی موعود ہے
جس نے رسول اللہ کی پیروی کی ہے آئندہ جمعہ
تک اس عالم سے یہ بھی سفر کرینگے یہی حجت و دلیل
کافی ہے جب حضرت امام علیہ السلام نماز سے
فارغ ہوئے تو ان علماء و صلحاء نے آنحضرتؑ کے
پاس آکر پوچھا کہ آپ کا تولد کس روز ہوا آنحضرتؑ
نے فرمایا دوشنبہ کے روز پھر انہوں نے پوچھا کہ آپ کو

آں علماء و صلحاء نزدیک آنحضرتؑ آمدہ پرسیدند
کہ تولد شما بکدام روز است فرمودند در
روز دوشنبہ باز پرسیدند کہ مبعث شما
بکدام روز فرمودند در روز دوشنبہ باز گفتند
کہ دعوی مہدویت شما تا چند سال است
فرمودند پنج سال علماء گفتند کہ در حدیث
دو روایت وارد است یکی پنج
سال و یکی بست و سہ سال آنحضرتؑ فرمودند
کہ ہر دو روایت راست اند بندہ را ہژدہ
سال امر غیر موکد بود کہ تو مہدی موعود ہستی
دعوی بکن و اظہار کن بندہ ہضم کردیم و پنج
سال است کہ امر با موکد شدہ است و عتاب
میشود کہ اے سید محمد تو مہدی موعود ہستی اظہار
بکن از خلق می ترسی آشکارا بکن وگرنہ
در زمرۂ ظالماں جمع کنیم بنا بر حکم گردن
نہادن آمد علماء کلاں علیہ الرحمۃ والغفران
گفتند کہ علامت مہدی موعود در احادیث
صحیحہ ہمیں بود زیرا کہ مہدی تابع تام آنحضرت
رسولؐ و تولد آنحضرتؐ و مبعث آنحضرتؐ
در روز دوشنبہ شدہ است و مدت
دعوی آنحضرت ہم بست و سہ سال شدہ
بود آخر الامر در روز پنجشنبہ آیندہ حضرت امامؑ
ازیں عالم رحلت فرمودند بروایت صحیح و نقل صریح
استماع یافتہ است کہ اکثر علماء و مردماں کہ
دراں ماں ماندہ بودند بعد ازیں حجت مذکورہ منقاد

دعویٰ کرنے کا حکم کون سے دن ہوا آنحضرت نے
فرمایا دوشنبہ کے دن پھر انہوں نے کہا کہ آپ کو
دعویٰ مہدیت کیے ہوئے کتنے سال ہوئے ہیں
آنحضرت نے فرمایا پانچ سال علماء نے کہا کہ حدیث
میں دو روایتیں آئی ہیں ایک میں پانچ سال کا ذکر
ہے اور ایک میں تیئیس سال آنحضرت نے فرمایا کہ
دونوں روایتیں درست ہیں۔ بندے کو اٹھارہ
سال تک غیر تاکیدی حکم تھا کہ تو مہدی موعود ہے دعویٰ
کر اور اپنی مہدیت کو ظاہر کر دے بندے نے ضبط کیا
اور پانچ سال ہوئے ہیں کہ امر موکد ہوا ہے اور عتاب کے
ساتھ فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد تو مہدی موعود
ہے اس امر کا اظہار کر تو خلق سے ڈرتا ہے اپنی
مہدیت کو آشکارا کر ورنہ تجھے ظالموں کے زمرہ میں
شامل کروں گا بنا بریں حکم خداوندی کے آگے بندے
نے گردن جھکا دی یہ سنکر سب علماء کبار علیہم الرحمۃ
والغفران نے کہا کہ مہدی موعودؑ کی علامتیں احادیث
صحیحہ میں یہی بیان کی گئی تھیں اس لیے کہ مہدی علیہ السلام
تابع تام حضرت رسول علیہ السلام کے ہیں آنحضرت
کا تولد اور آنحضرت کا دعویٰ بھی دوشنبہ ہی کے
روز ہوا ہے اور آنحضرت کے دعویٰ کی مدت
بھی تیئیس سال ہی ہوئی تھی آخرکار آئندہ پنجشنبہ کے
روز حضرت امام علیہ السلام نے اس عالم سے رحلت
فرمائی روایت صحیح اور نقل صریح سے سنا گیا ہے
کہ اکثر علماء اور دیگر لوگ جو اس زمانہ میں اس بحث
کے وقت حاضر تھے بعد اس حجت مذکورہ کے مطیع و

شدہ تصدیق کردند و بصحبت سیدین المصدقین
امام الکائنات اخص الخلفاء الذات
بندگی میران سید محمود ثانی مہدی و بندگی میاں سید خوندمیر
صدیق مہدیؑ مشرف شدند القصہ نقلست
ہمدریں میاں باز زبان دربار گوہر نثار
حضرت امام الابرار در حق میران سید محمود
بشارتے اظہار فرمودند کہ بھائی سید محمود
پیشتر شوید یا پستر شدہ بیائید کہ ہر دو
ذات برابر شدہ اند خدا تعالیٰ غیور است
کہ یکی را از ایشان بر دارد روز جمعہ آئندہ
در روز پنجشنبہ وصال آنحضرت شدہ
است فاعلم ایہا المصدق کہ مصدقان
امام آخر زمان کہ اہل خراسان ہستند
از بزرگان خود نقل می کنند کہ چون حضرت
امامؑ از نماز جمعہ باز گشتند و بجای روضہ
متبرکہ کہ میان فرح کہنہ و رچ است
رسیدند توقف نمودند ماجرا نزول رحمت
حق بر این زمین روضہ می نمودند چنانچہ نقل
گذشتہ و چون از اینجا کہ روانہ شدند در
ہمان ساعت بمیاں سید خوندمیرؓ وصیت
فرمودند کہ بعد از وصال ما میان اہل فرح
و اہل رچ اختلاف و تنازع در باب
دفن خواہد شد شما جنازہ ما را مستعد کردہ
بر ناقہ بستہ رہا کنید آنجا کہ ناقہ قرار گیرد ہمانجا
قبر بکنید باز فرمودند کہ پس از رحلت دریں

منقاد ہوئے اور سبھوں نے تصدیق کی اور سیدین
صدیقین امام الکائنات علیہ السلام کے خاص الخاص
خلفاء ذاتی بندگی میراں سید محمودؓ ثانی مہدیؑ اور بندگی
میاں سید خوندمیرؓ صدیق مہدی کی صحبت سے مشرف
ہوئے حاصل کلام نقل ہے کہ جامع مسجد کو جانے کے
دوران ہی میں زبان دربار گوہر نثار سے حضرت امام
الابرار نے میراں سید محمود کے حق میں اس بشارت
کا اظہار فرمایا کہ بھائی سید محمود آگے ہو جاؤ یا پیچھے
ہو کر آؤ کیونکہ دونوں ذات برابر ہو گئے ہیں خدا تعالیٰ
غیور ہے ان میں سے ایک کو اٹھالے گا چنانچہ
آئندہ جمعہ سے قبل جمعرات کے روز آنحضرتؑ کا
وصال ہوا ہے پس معلوم کر اے مصدق کہ امام آخر
زماں علیہ السلام کے مصدقین جو اہل خراساں ہیں اپنے
بزرگوں سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت امام علیہ السلام
نماز جمعہ سے واپس ہوئے اور اس جگہ جہاں آنحضرت
کا روضہ متبرکہ فرہ قدیم اور رچ کے درمیان ہے
پہنچے تو وہیں ماجرا رحمت حق کے نزول کا جو روضہ
مقدسہ کی زمین پر ہوا آنحضرتؑ نے بیان فرمایا
چنانچہ نقل اوپر گذر چکی ہے اور جب اس جگہ سے
روانہ ہوئے تو اسی گھڑی میاں سید خوندمیرؓ کو
آنحضرتؑ نے وصیت فرمادی کہ میری وفات کے بعد
اہل فرہ اور اہل رچ کے درمیان میرے دفن کے
بارے میں اختلاف اور جھگڑا ہوگا تم میرے جنازے
کو تیار کر کے اونٹ پر باندھ کر چھوڑ دو جہاں اونٹ
ٹھہر جائے وہیں قبر بنادیں پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ

ملک قہر نامزد خواہد شد شما بطرف گجرات بروید ایں عبارت مصدقان حضرت خاتم ولایت کہ اہل خراسان ہستند ذکر کردہ شد فاما ایں فقیر آنچہ بنقل متواتر شنیدیم و از کتب نقلیات آنذات پیغمبر صفات نوشتہ دیدیم خواہیم نوشت انشاء اللہ تعالیٰ حاصل الامر چونکہ حضرت امامؑ از قصبہ ربح بمقام خود تشریف آوردند ابتدا زحمت آن خاتم ولایتؑ تپ بود بمقدار شش روز یا ہفت روز روشود حرارت تپ و روشش آن ہمچوں حرارت تپ رسول اللہؐ بود زیرا کہ ایشاں درباب ذات وصفات وموت وحیات بیک وجود بودند القصہ نقلست کہ چنانچہ رسول علیہ السلام را بوقت رحلت ایں آیت نازل شدہ است کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا الآیۃ وآنحضرتؐ در حق اصحاب خود خواندند ہمچناں حضرت امام آخر زمانؑ در حق جمیع یاراں چہ مرداں و زناں کہ مہاجراں ومصاحباں ومنظوراں و مبشراں بودند بدیں طریق آں امامؑ تحقیق فرمودند کہ اے یاراں در حق شما فرمان حقتعالیٰ میشود کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام

میری وفات کے بعد اس ملک میں قہر نمودار ہوگا تم گجرات کی جانب چلے جاؤ یہ عبارت حضرت خاتم ولایتؑ کے مصدقین اہل خراسان کی ہے جو ذکر کی گئی لیکن یہ فقیر جو کچھ نقل متواتر سے سنا ہے اور اس ذات پیغمبر صفات کے نقول لکھے ہوئے دیکھا ہے کتب نقلیات سے لکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کلام جب حضرت امام علیہ السلام قصبہ ربح سے مقام فرہ اپنے دائرہ میں تشریف لائے تو اس خاتم ولایت کو بخار کی زحمت شروع ہوئی جو چھ یا سات روز رہا اس بخار کی حرارت کی کیفیت بعینہ رسول صلعم کے بخار کی حرارت کی سی تھی اس لیے کہ حضرات خاتمین ذات وصفات میں موت وحیات میں بہرحالت ایک وجود تھے القصہ نقل ہے کہ جس طرح رسول اللہ صلعم کی رحلت کے وقت آیت ہٰذا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (آج میں نے کامل کیا تمہارے لیے تمہارا دین اور تمام کی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا تمہارے لئے دین اسلام) نازل ہوئی اور آنحضرت نے اسکو اپنے اصحاب کے حق میں سنایا اسی طرح حضرت امام آخر زماںؑ علیہ السلام نے اپنے تمام اصحاب مرد و زن جو مہاجرین ومصاحبین منظورین ومبشرین تھے ان سب کے حق میں یہ آیت سنائی اور اس امام تحقیق نے اس طرح فرمایا کہ اے اصحاب تمہارے حق میں فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (آج میں نے

دینا باز فرمودند کہ حضرت رسولؐ درحق یاران
آیت مذکور خطاب کردہ بودند فرمان میشود کہ
تو نیز درحق یاران خود بدین آیت خطاب
کن و نیز فرمودند کہ نحن معاشر الانبیاء
لا نرث ولا نورث بنا بر فرمودۂ
آنحضرتؐ بندگی میراں السید محمودؓ بعد از رحلت
آنحضرتؐ جامۂ مبارک آن ذات پیغمبر صفات
و چند شمشیر ہا کہ بدست اصحاب بطریق
یادگیر بود ہمہ بہ فقرا بخشش کردہ دادند و
بہ وارثاں نہ دادند زیرا کہ آنحضرتؐ لا
نرث ولا نورث فرمودند انچہ رسولِ
خدا اشارت نمودہ بودند کہ حدیث مشہور
است القصہ **نقلست** کہ وقت رحلت
بندگی میاں نعمت رضؓ نزد بالینِ آنحضرتؑ
استادہ بودند کہ فرمودند تو کیستی گفتند
بندہ نعمت فرمودند فرمان
خدائے تعالیٰ می شود درحق تو کہ با اہل
تو بخشیدم نیز **نقلست** کہ در
روز وصال آن حبیب ذوالجلالؑ
زحمت تپ بسیار بود و در
خانۂ بی بی بون رضؓ بودند و عادت
آنحضرتؑ نوبت زنان میخہا زدہ
بودند در زمین از جہت نشان کہ
چوں سایہ از انجا رسیدی ازیں خانہ
بخانۂ دیگر انتقال کردی چوں نوبت

کامل کیا تمھارے لئے تمھارا دین اور تمام کی تم پر اپنی نعمت
اور پسند کیا تمھارے لیے دین اسلام) پھر آنحضرت نے
فرمایا کہ دین بوجہ شریعت کامل ہونے پر) حضرت رسول
علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو اس آیت سے مخاطب
کیا تھا (دین بوجہ طریقت کامل ہونے پر) فرمان حق تعالیٰ
ہوتا ہے کہ اے سید محمد تو بھی اپنے اصحاب کو اس
آیت سے مخاطب کر نیز آنحضرت نے فرمایا کہ ہم انبیاء
کے گروہ میں ہیں جو نہ کسی کے (ظاہری اثاثہ کے) وارث
ہوتے اور نہ کسی کو (ظاہری اثاثہ کا) وارث کرتے ہیں آنحضرت
کے اس فرمان کی بنا پر بندگی میراں سید محمود نے آنحضرت
کی رحلت کے بعد اس ذات پیغمبر صفات کے جامہ مبارک
اور چند تلواریں جو اصحاب کے ہاتھوں میں بطریق محافظت
تھیں تمام فقرا کو بخش دیئے۔ آنحضرت کا متروکہ ورثہ
کو نہیں دیا کیونکہ آنحضرت نے لا نورث ولا نورث فرمایا
تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے بھی یہی ارشاد فرمایا تھا
جو حدیث مشہور سے ثابت ہے حاصل کلام
نقل ہے کہ آنحضرت کی رحلت کے وقت
بندگی میاں نعمت رضؓ آنحضرت کے سرہانے کھڑے
ہوئے تھے ان کی آہٹ کو پاکر آنحضرت نے فرمایا
تم کون ہو انہوں نے عرض کیا بندہ نعمت ہے آنحضرت
نے فرمایا خدا تعالیٰ کا فرمان تمھارے حق میں ہوتا ہے
کہ تم کو تمہاری اہل کے ساتھ بخش دیا نیز **نقل** ہے
کہ بروز وصال اس حبیب ذوالجلال کو بخار کی زحمت
بہت تھی اور آنحضرت بی بی بون جیؓ کے مکان
میں تھے اور دستور مبارک آنحضرتؑ کا یہ تھا کہ بی بیوں کے

بی بی بون رضہ تمام شد و حضرت امام ع
ہم حقیقتِ سایہ استفسار فرمودند حکم کردند
کہ بندہ را در خانۂ بی بی ملکان بہ برید و بی بی
ملکان رضہ ہمدریں مکان حاضر بودند و
در خانۂ مبارک شاں بساط جز بوریا نبود
و در خانۂ بی بی بون رضہ رختی ما یحتاج حاضر بود
بنا بر یاراں عرض کردند کہ میرانجی ذات
خوندکار را تکلیف بسیار است و بی بی
ملکان رضہ ہمدریں جا حاضر اند و ہم رختی
ما یحتاج مہیا است باید کہ خدام ہمدریں
مقام قرار کنند بی بی ملکان رضہ ہم عرض
کردند کہ میرانجی ما ہم نوبت
خود بخدام بخشیدیم دریں جا قرار کنند
حضرت میراں ع ام المومنین بی بی ملکان رضہ
را جواب دادند کہ خوب شما حق خود بخشیدید
فاما حدِ شرعِ محمدی کہ خدا تعالیٰ حکم کردہ
است کدام کس باشد کہ بہ بخشد
چونکہ امام زمرۂ اولوالالباب مر اصحاب
خود را فرمودند کہ مارا آنجا بہ برید ایشاں
دوم بار بحضرت امام الابرار بلسان
عذر خواہی و انکسار عرض کردند کہ ذات
شریف میرانجی را تکلیف بسیار است
اگر دریں جا قرار کنند بہتر است
سومی کرت آنحضرت ع فرمودند کہ
برادراں رعایت ما میکنند فاما رعایت

ہاں باری باری سے جانے کے لئے چند میخ صحن خانہ
میں نصب زمانے تھے کہ جب ایک میخ سے
دوسری میخ تک سایہ جاتا تو ایک گھر سے دوسرے
گھر میں تشریف لے جاتے تھے جب بی بی بون جی کے
یہاں رہنے کا وقت ختم ہوا اور حضرت امام نے سایہ
کی حقیقت دریافت فرمائی تو حکم دیا کہ بندے کو بی بی
ملکان کے گھر لے چلو بی بی ملکان اسی مکان میں حاضر تھیں
اور ان کے مکان مبارک میں بوریئے کے سوا کوئی فرش
نہیں تھا اور بی بی بونجی کے مکان میں کچھ ضروری
سامان موجود تھا بنا بریں اصحاب نے عرض کیا کہ میرانجی
ذاتِ اقدس خوندکار کو بہت تکلیف ہے اور بی بی
ملکان بھی اسی جگہ حاضر ہیں اور کچھ ضروری سامان بھی
یہاں مہیا ہے مناسب ہے کہ حضور اسی جگہ آرام لیں
بی بی ملکان نے بھی عرض کیا کہ میرانجی میں نے اپنی نوبت
حضور کو بخشدی حضور یہیں آرام لیں حضرت مہدی نے
ام المومنین بی بی ملکان کو جواب دیا کہ خوب تم نے اپنا
حق بخشدیا لیکن شرعِ محمدی کی حد جو خدا تعالیٰ نے
قرار دی ہے کون اس کو بخشے گا پھر چونکہ امام زمرۂ
اولوالالباب علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ
مجھے وہاں لے چلو تو انہوں نے دوبارہ حضرت امام الابرار
سے معافی مانگی اور بعجز و انکسار عرض کیا کہ میرانجی کی ذات
اقدس کو تکلیف بہت ہے اگر یہیں آرام لیں تو بہتر ہے
تیسرے دفعہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہمارے برادر ہماری بھی
رعایت کرتے ہیں لیکن شرعِ محمدی کی رعایت نہیں
کرتے پھر آنحضرت ع نے بذاتِ خود اٹھنے کا قصد فرمایا

شرع محمدی نمی کنند خود قصد کردہ حملہ آوردند کہ
بخانۂ بی بی ملکانؓ رواں شدند بعدہٗ نور علیٰ نور
درخانۂ بی بی مذکور قدم سعادت فرمودند
وبر بساط بوریا قرار فرمودند **نقل** است
کہ چوں حضرت امامؑ براں بوریا خفتہ بودند
وسر مبارک بزانو میاں امین محمدؓ داشتہ
بودند چونکہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ آمدند حضرت
میرانؑ پرسیدند کہ کدام کس است
بندگیمیاںؓ جواب دادند کہ بندہ خوندمیر
است حضرت میرانؑ نزدیک خود طلبیدند
وسر مبارک بزانو بندگیمیاںؓ داشتہ تمام
وصیت رحلت وخصوصیت ذات خود
کہ صفت بصیرت رب العزت بود بہ بندگی
میاںؓ واضح بیان فرمودہ حوالہ نمودند و
ایں آیت خواندند قل ھٰذہٖ سبیلی
ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن
اتبعنی۔ بعدہٗ ترجمہ فارسی وگوجری ہم فرمودند
کہ بھائی سید خوندمیر شمارا فہم میشود آنچہ
بندہ میگوید باز فرمودند سبحان اللہ و
ما انا من المشرکین دریں جا اندک
سکوت کردند بندگیمیاںؓ درخاطر خود خطرہ
آوردند کہ ایں مشکل بعد از مہدی موعودؑ کہ
وما انا من المشرکین فرمودند چگونہ حل
خواہد شد کہ ایں کدام شرک است دریں
تفکر بودند کہ درحال حضرت حبیب ذوالجلال

تاکہ بی بی ملکانؓ کے گھر روانہ ہوں اس کے بعد امام نورٌ علیٰ
نور علیہ السلام بی بی مذکورہؓ کے مکان میں تشریف فرما
ہوئے اور وہاں ایک بوریے کے فرش پر آنحضرت
نے قرار لیا **نقل** ہے کہ جب حضرت امام
علیہ السلام بوریے پر لیٹے ہوئے تھے آنحضرت
اپنا سر مبارک میاں امین محمدؓ کے زانو پر رکھے ہوئے
تھے جب بندگی میاں سید خوندمیرؓ آئے تو آنحضرت
نے پوچھا کون ہے بندگی میاںؓ نے جواب دیا کہ
بندہ خوندمیر ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے
بندگی میاںؓ کو اپنے نزدیک بلایا اور اپنا سر مبارک
بندگی میاںؓ کے زانو پر رکھکر تمام وصیت رحلت
اور خصوصیت اپنی ذات کی جو صفت بصیرت رب العزت
تھی بندگی میاںؓ کو واضح طور پر بیان فرما کر اس سے
بہرہ ور فرمایا اور اس وقت یہ آیت آنحضرتؑ
نے سنائی قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ
انا ومن اتبعنی (کہدے یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ
کی طرف بصیرت پر میں اور وہ جو میرا تابع ہے) اس کے
بعد اس آیت کریمہ کا ترجمہ فارسی اور گجراتی میں سنا کر
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر کیا تمہاری
سمجھ میں آرہا ہے جو کچھ بندہ کہتا ہے پھر آنحضرت
نے فرمایا سبحان اللہ وما انا من المشرکین (اللہ پاک
ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں) یہاں تھوڑی دیر
آنحضرتؑ نے سکوت فرمایا تو بندگی میاںؓ نے اپنے دل
میں یہ خطرہ لایا کہ یہ مشکل مہدی موعودؑ کے بعد کیونکر حل
ہوگی کہ آنحضرتؑ نے میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں

فرمودند که بھائی سید خوندمیر ہر که خدای را مقید بیند او مشرک است سبحان الله وما انا من المشرکین نیز نقلست که بوقت نماز ظہر بروز پنجشنبه درخانه بی بی ملکانؓ بر بستر بوریا رحلت حضرت خاتم ولایت علیه السلام تابع التام النبی الکرام شده است که وصال شدن آنحضرت بر بساط زمین علامتی از علامات آنحضرت بود چنانچه در کتاب ترمذی در باب دوم بیان برہان المهدی اشارت نمود عن ارطاة قال بلغنی عن النبی علیه السلام ان المهدی من ولد فاطمة بنت رسول الله صلعم یعیش خمس عام ثم یموت علی فراشه ثم یخرج رجل من ولد فاطمة بنت رسول الله صلعم علی سیرة المهدی بقاء ہ عشرین سنة ثم یموت قتیلا بالسلاح ان شك فی هذا الحدیث فلینظر فی کتاب الترمذی القصه نقلست که تکفین وتجہیز حضرت امام علیه السلام ہمدراں مقام آنحضرتؑ کردند وچوں وقتیکه جنازه مستعد ساختند درمیان مردمان اہل فضلاء فرح المفرح

جو فرمایا ہے یہ کونسا شرک ہے۔ بندگی میاںؓ اسی فکر میں تھے کہ اسی وقت حضرت حبیب ذوالجلالؑ نے فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر جو کوئی خدائے تعالیٰ کو مقید دیکھے وہ مشرک ہے، خدا پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں نیز نقل ہے کہ نماز ظہر کے وقت بروز پنجشنبہ بی بی ملکانؓ کے گھر میں بوریئے پر حضرت خاتم ولایتؑ تابع تام نبی کریمؐ کی رحلت واقع ہوئی اسطرح فرش زمین پر آنحضرتؑ کا وصال بھی ایک علامت منجملہ علامات خاص آنحضرتؑ کے تھی، چنانچہ کتاب ترمذی کے باب دوم بیان برہان مہدی میں اشارہ ہے کہ ارطاة سے روایت ہے۔ کہا انہوں نے نبی علیہ السلام سے یہ روایت آئی ہے کہ مہدی اولادِ فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم سے ہوں گے جن کی حیات پانچ سال ہوگی پھر وہ اپنے فرش پر وفات پائیں گے پھر ایک مرد اولادِ فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم سے نکلے گا، جو سیرتِ مہدیؑ پر ہوگا اسکی خلافت کی مدت بیس سال ہوگی پھر وہ ہتھیار سے جنگ کرکے شہید ہوگا۔ اگر کسی کو اس حدیث میں شک ہو تو وہ کتاب ترمذی میں دیکھ لے نقل ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی تکفین وتجہیز آنحضرتؑ کی قیام گاہ ہی پر کی گئی اور جب جنازہ تیار کرکے لے چلے تو اہلِ فرح اور اہلِ ررح کے درمیان جو فضلاء و شرفاء کرام تھے سخت اختلاف اور جھگڑے کی، صورت نمودار ہوگئی یہ دونوں جماعتیں علیہما الرضوان

المقام و مردمانِ اہل رچ کہ اہل کرام بودند اختلافات و تنازع بے شمار روی نمود وایشاں ہردو طائفہ علیہما الرضوان والغفران خواستند کہ قبر مبارک آنحضرتؑ در زمین خود دارند و ہردو طائفہ مصدق مہدویت ومخلص آنحضرتؑ بودند و سبب دعوی اہل فرح آں بود کہ حضرت امام علیہ السلام درزمین ما اقامت کردہ بودند و ہم وصال درزمین ما شدہ است ما جاے دیگر روضۂ منور کردن نمی دہیم و سبب دعوی اہل رچ آں بود کہ گاہ گاہ آں ولایت پناہؑ برای نماز جمعہ بہ رچ قدم سعادت فرمودہ بودند و مایاں ہم مصدقان ومخلصان آنحضرتؑ ہستیم روضۂ مبارک آنحضرت درزمین خود بکنیم و دراں زماں اہل رچ پُر زور ہم بودند چونکہ معاملہ اختلاف و تنازع بجای رسید کہ سلاح بستند و بر سر منقاتلہ آمدند بندگیمیراں سید محمود و بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما برخاستند و ہردو قبیلہ را گفتند کہ نسبت ایں ذاتِ مبارک بمایاں تعلق دارد و حکم وراثت شاں بمایاں می رسد شمارا با جنگ و جدل چہ کار ہرجا کہ رضاء حضرت امام الابرار باشد ما ہما نجا قبر مبارک آنحضرتؑ می کنیم انقلست کہ حضرت سیدین الصدیقین

والغفران یہ چاہتی تھیں کہ آنحضرتؑ کی قبر مبارک ان کے علاقہ کی زمین میں ہو یہ دونوں جماعتیں بھی آنحضرتؑ کی مہدیت کی تصدیق کرنیوالی اور آنحضرتؑ سے خلوص رکھنے والی تھیں اور سبب اہل فرہ کے دعوے کا یہ تھا کہ وہ کہتے تھے حضرت امام علیہ السلام نے ہماری زمین پر اقامت فرمائی اور آنحضرتؑ کا وصال بھی ہماری ہی زمین پر ہوا لہٰذا کسی دوسری جگہ حضرتؑ کا روضۂ منور ہم نہ ہونے دیں گے اور سبب دعوئ اہل رچ کا یہ تھا وہ کہتے تھے کہ کبھی کبھی وہ ولایت پناہؑ نماز جمعہ کے لیے رچ میں تشریف فرما ہوتے تھے اور ہم بھی مصدقین و مخلصین آنحضرتؑ کے ہیں۔ آنحضرتؑ کا روضۂ مبارک اپنے علاقہ کی زمین میں بنائیں گے اور اس زمانے میں اہل رچ قوت میں زیادہ تھے جب یہ اختلاف و نزاع اس حد تک پہنچا کہ تلواریں کھنچ گئیں اور فریقین جنگ پر تُل گئے تو بندگی میراں سید محمود اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما نے اٹھ کر ان دونوں قبیلوں سے کہا کہ اس ذاتِ مبارک کا تعلق ہم سے ہے اور آنحضرتؑ کی وراثت کا حکم ہم کو پہنچتا ہے تم کو آپس میں جنگ جدل سے کیا کام، جہاں حضرت امام الابرارؑ کی رضا معلوم ہو ہم وہیں آنحضرتؑ کی قبر مبارک بنائیں گے۔ نقل ہے کہ حضرات سیدین صدیقین یعنے بندگی میراں سید محمود اور بندگی میاں سید خوندمیر اور آنحضرتؑ کے تمام اصحاب علیہم الرضوان نے آپس میں یہ طے کیا کہ

یعنے بندگی میراں سید محمود و بندگی میاں و تمام اصحاب آنحضرت علیہم الرضوان درمیان خویش قرار کردند کہ جنازۂ حضرت میرانؑ را برداشتہ رواں شویم ہرجا کہ حکم شود و جنازہ ایستادہ شود در انجا روضۂ مبارک خواہیم کرد چوں جنازہ برسر کردہ بجائیگاہ کہنہ عیدگاہ فرح رسیدند در انجا نماز جنازہ ادا کردند اکنوں آں نمازگاہ میان سرائے ملک سکندر حاجی و میان روضۂ حضرت ولایت پناہ واقع شدہ است باز چونکہ از عیدگاہ جنازۂ قبلہ گاہ حضرت ولایت پناہ شاہنشاہ برداشتند چوں میانۂ زمین فرح و ریچ رسیدند جنازۂ حضرت امام آخر زماں آنچناں گراں شد کہ ہیچ کس جنبانیدن آں نتوانستند چوں ہمہ یاراں قرار دادند کہ روضۂ آنحضرتؑ در اینجا است و بنقل صریح ثابت شدہ کہ درینجا باغ شخصی موضع خوش و خرم و جائے دلکش بود آں شخص گفت کہ من باغ خود فی سبیل اللہ آنحضرتؑ را پیش کردیم بعدہ ہمانجا قبر مبارک آنحضرتؑ کردہ اند و ہر دو قبیلہ فرحیاں و ریچیاں خوشحال و دلشاد گشتند نقل است حضرت حبیب ذوالجلال قبل از وصال فرمودہ بودند کہ اگر کسی را درباب مہدویت ایں بندہ شک باشد در قبر بندہ بہ بینید اگر مارا در قبر بیابید مہدی نباشم و اگر نیابید مہدی موعود باشم چونکہ وصال آنحضرتؑ شدہ است و در جائیکہ قبر مبارک مستعد کردہ اند دراں وقت بندگی میراں سید

حضرت مہدی علیہ السلام کا جنازہ اُٹھا کر رواں ہوں جہاں کہیں حکم ہو اور جنازہ ٹھہر جائے وہیں روضۂ مبارک بنائیں گے، جب جنازہ اُٹھا کر فرہ مبارک کی عیدگاہِ قدیم کی جگہ پہنچے تو وہیں نمازِ جنازہ ادا کی اب تک وہ عیدگاہ ملک سکندر حاجی کی سرا اور حضرت ولایت پناہ علیہ السلام کے روضے کے درمیان واقع ہے، پھر جب عیدگاہ سے حضرت قبلہ گاہ شہنشاہ ولایت پناہؑ کا جنازہ اُٹھا کر لے چلے تو جب فرہ اور ریچ کے درمیان پہنچے تو حضرت امام آخر زمانؑ کا جنازہ اسقدر گراں ہوا کہ کوئی اُس کو ہلا نہ سکا۔ تب سب صحابہؓ نے قرار دیا کہ آنحضرتؑ کے روضہ کی جگہ یہی ہے ایک واضح نقل سے ثابت ہوا ہے کہ اس جگہ ایک شخص کا باغ تھا نہایت خوشنما اور دلکش، اُس نے کہا کہ میں اپنا باغ راہِ خدا میں آنحضرتؑ کے لیئے پیش کرتا ہوں بعد ازاں وہیں آنحضرتؑ کی قبر مبارک بنائی گئی اور دونوں قبیلے اہلِ فرہ اور اہلِ ریچ خوشحال اور شادماں ہوئے نقل ہے کہ حضرت حبیب ذوالجلالؑ نے وصال سے قبل فرمایا تھا کہ اگر کسی کو اس بندے کی مہدیت کے بارے میں شک ہو تو قبر کھول کر بندے کو دیکھو اگر مجھ کو تم قبر میں دیکھ لیں تو میں مہدی نہیں اور اگر نہ پائیں تو مہدی موعود ہوں جب آنحضرتؑ کا وصال ہوا تو اسی جگہ جہاں

محمودؓ فرمودۂ مہدی موعودؑ یاد دہانیدہ اند کہ حضرت
میراں علیہ السلام ایں چنیں فرمودہ اند بنا بر بندگی
میاں سید خوندمیرؓ جواب دادند بندگی میراں سید
محمودؓ را کہ خدام ہم بہ بینید کہ حالا ذات حضرت امامؑ
در جنازہ ہست یعنی نیست پس کسیکہ ایں نوع
چشم دارد در قبر مبارک ہم نہ بیند آنہا کہ اکنوں
بر جنازہ می بینید ہم در قبر مبارک خواہند دید بندگی
میراں سید محمودؓ بسیار خوشحال شدہ پسندیدہ اند
آخر الامر چوں آں ذات پیغمبر صفات را در
قبر مبارک فرود آوردہ اند آنحضرت را در قبر
مبارک نیافتند۔

نقلست کہ بعد از دفن آنحضرتؑ
در ہماں ساعت بندگی الہداد ابن حمید
مہاجر رضی اللہ عنہ دوازدہ غزل پر
صنعت در باب مرثیہ حضرت خاتم ولایتؑ
گفتہ اند از جہت دراز شدن کتاب
درینجا آں تمام غزلہا نوشتہ نشد کہ جداگانہ
در کتاب مجموعہ رسائل حجۃ المہدیؑ
مرقوم شدہ است و یکی غزل از اں مرثیہ
حضرت امامؑ ایں است

قبر مبارک تیار کی گئی اس وقت بندگی میراں سید
محمودؓ نے حضرت مہدی موعودؑ کا فرمان یاد دلایا کہ
حضرت مہدی علیہ السلام نے ایسا فرمایا ہے
بنا بریں بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے جواب میں بندگی
میراں سید محمودؓ سے کہا کہ حضور دیکھئیں آیا اب
ذات حضرت امامؑ جنازہ میں ہے یعنی یہ کہ نہیں
ہے پس جو شخص ایسی آنکھ رکھتا ہو قبر مبارک میں
بھی نہیں دیکھے گا اور وہ لوگ جو اب جنازہ پر
دیکھ رہے ہیں قبر میں بھی دیکھینگے بندگی میراں
سید محمودؓ یہ سنکر بہت خوشحال ہوئے اس جواب
کو آنحضرت نے بہت پسند فرمایا آخر کار جب اس
ذات پیغمبر صفات کو قبر مبارک میں اتارا گیا تو آنحضرت
کا جسد مبارک قبر میں نہیں رہا **نقل** ہے
کہ آنحضرت کے دفن کے بعد اسی گھڑی بندگی
میاں الہداد ابن حمید مہاجر رضی اللہ عنہ نے
بارہ غزلیں صنائع لفظی و معنوی سے مرصع حضرت
خاتم ولایتؑ کے مرثیہ میں کہیں۔ عبارت کتاب
کی درازی سے بچنے کے لئے یہاں وہ وہ تمام
غزلیں نہیں لکھی گئیں بلکہ علیحدہ مجموعہ رسائل حجت
مہدی میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک غزل
حضرت امام علیہ السلام کے مرثیہ مذکور میں سے
یہ ہے۔

غزل اوّل آنکہ

یارب چہ فتنہ زاد کہ عالم خراب شد
وایں حادثہ کہ زاد کہ آدم مصاب شد

آہ ایں چہ زلزلہ است دریں دار مرحلہ
گیتی مگر کہ زلزلۃ الارض باب شد

باز ایں چہ واقع است اذا وقعت اختلال
کز ہر بصر ز سوز جگر جوی آب شد

باز ایں چہ صاعق است کہ اقبال از فلک
کز ہر تنی ز سوز جگر دل کباب شد

باز ایں چہ بیلکست کہ ترکِ فلک کشاد
کز ہر دلی چو سیل رواں خونِ ناب شد

دانم مگر کہ میرِ جہاں صاحبِ زماں
کز ملک ایں سرائے بہ سرائے صواب شد

ہر اہلِ دل بدردِ او در اضطرار ماند
ہر اہلِ دیں بحزنِ او در اضطراب شد

اقطابِ دیں برحلت ایں مہر و مہ جبیں
چوں مہر و مہ بنقصِ زوال نقاب شد

رفتہ ز قلبِ آدمِ عالم سکونِ دیں
قلبِ محمّدی چو نہاں در تراب شد

تا قالبِ مطہرِ او شد بزیرِ خاک
ہر اہلِ قلب را ز غمش التہاب شد

واحسرتا کہ میرِ جہاں در جہاں نماند
اہلِ زماں امامِ زمیں در زماں نماند

۴

پہلی غزل کا ترجمہ

کیا فتنہ ہے خدایا کہ عالم ہوا خراب
اس حادثہ سے غمزدہ ہیں جملہ شیخ و شباب

اس دارِ بے ثبات میں کیا زلزلہ ہے آہ
شاید کھلا ہے زلزلۃ الارض ہی کا باب

کیا پھر یہی اذا وقعت کا ہے اختلال
سوزِ جگر سے دیدہ ہے ہر ایک جوئے آب

بجلی یہ کیا گرائی فلک نے جہاں پر
ہر تن بنا ہے سوزِ جگر سے جو دل کباب

پھر کیا یہ تیر ترکِ فلک نے چلا دیا
ہر دل سے مثلِ سیل رواں ہے جو خونِ ناب

جانا یہ میں نے میرِ جہاں صاحبِ زماں
اس ملک سے چلا ہے سوئے منزلِ صواب

جسکے فراق میں ہے ہر اک دل بہ اضطرار
ہر اہلِ دیں کو غم میں اسی کے ہے اضطراب

اس مہر و مہ جبیں کی جدائی سے کاملیں
جوں مہر و مہ ہیں نقص کا منہ پر لیئے نقاب

دیں کا سکون قلبِ جہاں سے چلا گیا
قلبِ محمدی جو چھپا ہے تہ تراب

جب زیرِ خاک وہ تنِ اطہر نہاں ہوا
ہر اہلِ دل کو غم نے دیا اسکے التہاب

حسرت یہ ہے جہان میں میرِ جہاں نہیں
اہلِ زماں ازماں میں امامِ زماں نہیں

۴

غزل دوم

ذاتش کہ رحمت ابدی بود از صمد
دا حسرتا کہ فوت شد از ما ز بخت بد

رویش کہ نعمت احدی بود بر انام
دا خجلتا کہ سیر ندیدم بسے امد

قدش کہ سرو وحدت بود از ریاض حق
دایا کہ بر چمن بخرامید بہ صمد

عمرش کہ دولت صمدی بود بر جہاں
ہیہات کز جہاں سپری کرد عہد خود

خُلقش کہ در تخلق حق بود متصف
دایا کہ خلق دیر ندیدند از اں مدد

دورش کہ فضل داد زماں را بر اولیں
دردا کہ چند سال نیابند ور عدد

فضلش کہ بر جمیع پیمبر شد از خدا
بادا بروز حشر شفاعت گر از احد

فیضش کہ گشت فایض ایزد بر اہل دیں
بادا چنانکہ بود خدا بخش تا ابد

قولش کہ جز بیان قرآں دم نمی زدی
حقا کہ آں بیاں نہ شنیدیم از احد

فعلش کہ جز خدائی دراں واسطہ نبود
ربا کہ کس نکرد ز والد و یا ولد

دردش کہ کس ندید و نہ بیند ہیچ غم
ایدوں بہ داد حق بصد اندوہ و صد الم

⁂

ترجمۂ غزل دوم

وہ جسکی ذات رحمتِ دایم تھی از خدا
بد قسمتی ہماری وہ ہم سے جُدا ہوا

وہ جس کا چہرہ نعمتِ حق تھا تمام یہ
جی بھر کے ہم نہ پا سکے اُس کا مشاہدہ

آئینہ دارِ وحدتِ حق تھا جو سرو قد
افسوس وہ چلا سوئے گلزارِ کبریا

اِک گنجِ بے نیازی تھی عمر اُس کی دہر میں
ہے ہے جہاں سے عہد کو ختم اپنے کر چکا

تھا خلق میں جو خُلقِ الٰہی سے متصف
تا دیر خلق کا وہ وسیلہ نہیں رہا

دور اُس کا فضل بخش زمانہ بر اولین
گنتی میں چند سال کی ہے ہے نہ آ سکا

نبیوں پہ فضل اُسکو خدا نے عطا کیا
ہو روزِ حشر اہلِ شفاعت وہ از خدا

فیض اُس کا حق نما جو رہا اہلِ دین پر
جیسا کہ تھا رہے وہ خدا بخش دایما

قول اُس کا جو بیانِ قرآں کے سوا نہ تھا
الحق سُنا نہ ہم نے بیاں ایسا اور کا

فعل اُس کا جز خدا کے نہ تھا جس میں واسطہ
واللہ کوئی باپ یا بیٹا نہ کر سکا

درد اُس کا وہ کہ دیکھا نہ ہو کوئی اہلِ غم
اب ڈالا حق نے ہم پہ بصد آفت و الم

⁂

غزل سوم

کو آنکہ بود دعوی او چوں رسول حق
ہم در اصول حقِ خدا ہم وصول حق
کو آنکہ بود بیعت او برانام فرض
ہم در اصول سب صمد ہم قبول حق
کو آنکہ بود در سور او شفاء خلق
در مرضہار دل کہ شدہ است از جہول حق
کو آنکہ امر و نہی او بود از قرآں مدام
ہم از فروع شرع رسل ہم اصول حق
کو آنکہ بُد منادی ایماں بہ حق طلب
در دیدن لقاء خدا از قبول حق
فرقاں بختم دولت آں خاتم البیاں
بے جسم چوں بذات شدہ نی نزول حق
ایماں بدون نعمتِ فیضان او چنانست
بے جاں شدہ بصورت تن بے حصول حق
بے طالع طلیعہ انوار طلعتش
دہر آنچنانست تیرہ کہ بعد از رسولِ حق
بے فیض حق نمای ہدایت فزائی او
بدرہ چنانست خلق کہ گشتہ عطول حق
بے امر ظلم کاہ عدالت فزای او
بے عدل شدانام بکردہ عدول حق
بے روی مہروش ہمہ دل غبارہاست
بے نور مہ رخش ہمہ تن ہا فگارہاست

٭

ترجمہ غزل سوم

وہ کون جس کا دعویٰ تھا مثلِ رسولِ حق
برحق اصولِ دین میں اور در وصولِ حق
وہ کون جس کی بیعت تھی اہلِ جہاں پہ فرض
حق کی طلب کی راہ میں اور در قبولِ حق
پیغور دے میں تھی جسکے شفا خلق کے لیئے
بیمار دل کا ہوتا جو کوئی جہولِ حق
وہ کون جس کی امر و نہی تھی قرآن سے
جملہ فروعِ شرع میں اور در اصولِ حق
وہ کون جو منادیِ ایماں تھا حق نما
دیدارِ حق کے پانے میں بعد از قبولِ حق
اُس خاتم البیاں کے زمانے کے ختم پر
فرقاں نہاں ہوا ہے بہ شانِ نزولِ حق
ایمان اُس کی نعمتِ فیضان کے بغیر،
بے جاں ہوا ہے صورتِ تن بے حصولِ حق
انوارِ طلعت اُسکے جو جلوہ فگن نہیں،
یوں تیرہ ہے جہاں کہ تھا بعد از رسولِ حق
اُس فیضِ حق نما و ہدایت فزا بغیر،
بہکی ہوئی ہے خلق بہ حالِ عطولِ حق
اُس ظلم کاہ و عدل فزا امر کے بغیر،
بے عدل لوگ ہو گئے کر کے عدولِ حق
وہ مہر وش جو چھپ گیا سب دل ہیں پُر غبار
اُس ماہِ رُخ کا نور نہیں تن ہیں سب فگار

٭

غزل چہارم

زیں غم عجب مدار کہ دیں چوں گریستی
گر رخصتی شدی ز رسل خوں گریستی

در دیں اگر جواز بدی روز رحلتش
اسلام حق با ہل خود افزوں گریستی

در شرع را روا بدی ز اندوہ درد و آہ
با صد غریو نالۂ محزوں گریستی

در مرثیان بحر خبردار می شدی
با ساکنان بحر چو ذوالنوں گریستی

گر زہرہ داشتی بصد اندوہ در زمیں
با صد ہزار چشم چو مشحوں گریستی

در اذن یافتی زپی گریہ آسماں
با صد ہزار حیلہ بہر گوں گریستی

در عرش کرسی از الم دیں رقم زدی
بر نہ فلک بہ لوح و قلم نوں گریستی

اندوہ آں مقرب سالار سابقوں
منع است ورنہ اہل زمیں خوں گریستی

بر سابقان و مقتصداں جائز ار بدی
با ظالمان اہل دل اکنوں گریستی

در اہل جاں در اہل دل ایماں نیافتی
از جان و جان و دل بدل ایدوں گریستی

الحق مکان آنست کز پی درد و سوز ناک
از ماہ تا سمک ہمہ گردوں گریستی

ترجمۂ غزل چہارم

اس غم میں کچھ عجب نہیں دیں روئے جسقدر
گر رخصتِ رُسل ہو تو خوں روئے سر بہ سر

ہوتا جواز دیں میں تو اُس شہ کے کوچ پہ
اسلام لے کے اہل کو سب ہوتا نوحہ گر

ہوتا شرع کے حق میں گر آہ و بکا روا
سو شور و غل سے نالہ کناں ہو وہ بیشتر

اِس سانحہ سے ہوں جو خبردار اہل بحر
ذوالنوں صفت ہوں گریہ کناں جملہ سر بہ سر

ہو زہرہ باخبر تو بہ صد درد بر زمیں
با صد ہزار چشم پُر از خوں ہو نوحہ گر

گریہ کی آسماں کو اجازت اگر ملے
ہو سو ہزار حیلوں سے نالاں بہر گزر

گر عرش و کرسی پر یہ غم دیں ہو مرتسم
نو آسماں لوح قلم و نوں ہوں زار تر

لیکن غم مقرب سالار سابقون
ممنوع ہے ورنہ گریہ میں خوں سے زمیں ہو تر

گر سابقین و مقتصدیں کو ملے جواز
با ظالمانِ اہل دل اب روئیں سر بہ سر

گر اہل جاں و اہل دل ایماں نپائے ہوں
گریہ میں جائے جان سے جاں دل سے دل گزر

بیشک مقام وہ ہے کہ اس درد سے ملول
از ماہ تا بہ ماہی سب عالم ہو نوحہ گر

نی غم زلِ انام چنیں سوزناک شد
مانا کہ جاں ز جسم ازیں سوزناک شد

غزل پنجم

در پنج حکمِ حق چو حکم بود ذاتِ او
گشتہ بہ پنجشنبہ روزی وفاتِ او
او خلق را بہ مقصدِ صدق اہل دال بود
زاں شد ز خلق در رہ ذوالقعد ذاتِ او
روشن چو بد منور انوار والضحیٰ
وقتِ ضحیٰ خرام نمود از حیاتِ او
ذاتش ظہیرِ شرع بد و وجہِ دینِ حق
مدفون شدہ بہ ظہر ز بعدِ صلوٰۃ او
دامن فشاند تا کہ ز عمر آں امامِ حق
خلق آستیں فشانست ز جاں از وفاتِ او
اسلام بے نوا شد و بی برگ ماند دین
در عزمِ آخرت چو بکرد التفاتِ او
بے ذوق گشت خلق ز ایمانِ حق بسے
خلوت چو کرد در قدم از محدثاتِ او
بے بہرہ ماند جسم ز جاں بے اثر ز دل
چوں نفیِ جسم کرد دم حق ثباتِ او
عرفانِ حق نماند بہ دلہائے عالمی
بر واجب الوجود شد از ممکناتِ او
در چار رکن دیں شدہ حیراں بہر سر راہ
در ملکِ بے جہت چو شد از شش جہاتِ او

اس غم سے قلبِ اہلِ جہاں درد مند ہے
جاں تنگ ہے جسم جسم میں جاں درد مند ہے

ترجمہ غزل پنجم

تھی پانچ امرِ حق میں حکم چونکہ اسکی ذات
پنجشنبہ ہی کے دن ہوئی اُس شاہ کی وفات
مخلوق کو تھو وہ رہِ صدق کا تھا دال،
ذوالقعدہ ہی میں چھوڑ گیا دارِ بے ثبات
انوارِ والضحیٰ سے منور تھا اُس کا رُخ،
وقتِ ضحیٰ نکل چلا از عرصۂ حیات
ذات اُسکی تھی پناہِ شرع وجہِ دینِ حق
مدفون بر وقتِ ظہر ہوا بعد از صلوٰت
دامن جو جھٹکا عمر سے اپنی امامِ حق
صدمہ میں اُسکے خلق نے دھویا ہے جاں سے ہات
اسلام بے نوا ہوا بے ساز دیں رہا
جب وارِ آخرت پہ کیا اُس نے التفات
ایمان بر حق کی راہ میں بے ذوق خلق ہے
خلوتِ قدم میں اُس نے جو کی چھوڑ محدثات
باقی نہ جان و دل کا اثر جسم میں رہا
کر بیٹھا نفیِ جسم جو دم اس کا حق ثبات
عرفانِ حق رہا نہ خلائق میں جس گھڑی
وہ واجب الوجود کو پہنچا ز ممکنات
حیران تین رہ سے ہوا چار رکن میں
(مراتب بنیادی) (شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت)
جب ملکِ بے جہت وہ گیا چھوڑ شش جہات

پانچ امر (۱) ترکِ دنیا (۲) طلبِ بسیار خیر (۳) ذکرِ خدا علی الدوام (۴) عزلت از خلق (۵) توکل تام بر ذاتِ خدا

از قرب حق بعید فتادہ عظام دہر
از قرب خلق شد چو بعید آں امام دہر

یا ایہا المصدق اکنوں بگوش ہوش بشنو و در یاب بیان سال تاریخ وصال آنحضرتؑ از علماء اولو الالباب کہ تاریخ مولد مہدی موعودؑ و تاریخ دعوئ مہدویت در موضع خود گفتہ شدہ است کہ بر ہشت صد چہل و ہفت تولد آنحضرت شدہ بود و بر نہصد و یک سال دعوئ مہدویت کہ در مکہ مبارک میان رکن و المقام بفرمان ملک العلام کردہ اند بعدہ امام الابرارؑ دعوی دوم بار در احمد آباد بر سنہ نہصد و سہ سال واقع شدہ بود بعدہ دعوی مہدویت سوم بار کہ تکرار علی التکرار بفرمان لایزالی در قصبہ بڑلی فرمودند سنہ نہصد و پنج سال بود بعد ازیں دعوی حیات آں ذات پیغمبر صفات حبیب ذو الجلال پنج سال شدہ است چنانچہ در موضع آں گفتہ شدہ است بعدہ وصال امام علیہ السلام دریں شہر فرح المفرح المقام کہ عمر بشصت و سہ سالی رسیدہ بروز پنجشنبہ نوزدہم ماہ ذیقعدہ بوقت ضحی شدہ است و بعد از ظہر دفن واقع شدہ است بر سنہ نہصد و دہ سال چنانچہ در باب سال تاریخ آنحضرتؑ بندگی میاں الہداد حمید شد پنج نوع

قرب خدا سے دُور ہوئے خاص و عام دہر
جب دور خلق سے وہ ہوا ہے امام دہرؑ

اے مصدق اب گوش ہوش سے سُن اور معلوم کرلے بیانِ سالِ تاریخ وصال آنحضرتؑ کا جو علماء اولو الالباب سے بہ نقل متواتر ثابت ہے مطابق اُس کے تاریخ مہدی موعودؑ کی پیدائش کی اور تاریخ دعوئ مہدیت کی قبل ازیں بر محل اُسکے لکھی جاچکی ہے کہ ۸۴۷ھ میں آنحضرتؑ کا تولد ہوا اور ۹۰۱ھ میں آنحضرتؑ نے دعوی مہدیت مکہ مبارک میں رکن و مقام کے درمیان بہ فرمان خداوندِ علام فرمایا بعد اُس کے اُس امام الابرارؑ کا دعوئ دوسری بار شہرِ احمد آباد میں ۹۰۳ھ میں واقع ہوا تھا بعد اسکے دعوئ مہدیت تیسری بار بہ تاکید تمام مکرر سہ کرر حسبِ فرمان خداوندِ لایزال قصبۂ بڑلی میں آنحضرتؑ نے فرمایا اس وقت سالِ ہجرت نبوی نوسو پانچ تھا بعد اس دعوے کے حیات اُس ذاتِ پیغمبر صفات حبیب ذو الجلال علیہ السلام کی پانچ سال ہوئی چنانچہ اس کا بیان بھی بر محل گزر چکا ہے اس کے بعد حضرت امام علیہ السلام کا وصال اسی شہر فرحت بخش فرہ میں جبکہ آنحضرتؑ کی عمرِ مبارک تریسٹھ سال کو پہنچی تھی بروز پنجشنبہ انیس ذیقعدہ کو چاشت کے وقت واقع ہوا اور ظہر کی نماز کے بعد آنحضرتؑ مدفون ہوئے سالِ رحلت آنحضرتؑ کا ۹۱۰ھ ہے چنانچہ

بیان فرمودہ اندیکی ازاں اینست

تاریخ رحلتش زخراساں شمار کن
لیکن دو سال بودن او انحصار کن

دو عدد از لفظ خراسان دور می کنند خرسن بماند و در حساب ابجد عدد خاششصد و را دوصد جملہ ہشت صد میشود از سین شصت واز نون پنجاہ جملہ نہصد و دہ سال میشود نوع دوم می فرمایند

تاریخ ماہ یار کن از حرف بسملہ
طٰہٰ و عم بہ بسملہ در سال یار کن

نوع سوم آنکہ

وز روز پنجشنبہ بگیر از فرہ شمار
ہم روز و ہم مقام و ہم سال یار کن

تاریخ چہارم اینست

ذوالقعدرا کہ یک الف از وی کمن حساب
پس سال ہم و ماہ وفاتش شمار کن

نوع پنجم اینست

چوں عشق حق بدور او شد درجہاں اتم
تاریخ شد ز سال وفاتش کہ عشق تم

نیز واضح باد کہ بندگی میاں ملکجی ابن بندگیمیاں خواجہ طٰہٰ رض صاحب دیوان مہری مہاجر حضرت امام علیہ السلام درباب سال تاریخ آنحضرت چند نوع بیان کردہ

آنحضرت ؑ کے سالِ تاریخ رحلت کا بیان بندگی میاں الہداد حمید رض نے پانچ طرح سے بیان فرمایا ہے ایک اُن میں سے یہ ہے ؎

تاریخ وصل شاہ ؑ خراساں سے کر شمار
دو سال جو قیام کے تھے انکو چھوڑ دے

دو عدد لفظ خراسان سے دور کرتے ہیں تو خرسن رہتا ہے بہ حساب ابجد خ کے عدد چھ سو اور ر کے عدد دو سو، جملہ آٹھ سو ہوتے ہیں پھر س کے عدد ساٹھ اور نون کے پچاس، اسطرح جملہ نو سو دس سال ہوتے ہیں۔ نوعِ دیگر یہ کہ ؎

تاریخ[1] ماہ میں جمع کر اعداد بسملہ
طٰہٰ اور عمّ اور بسملہ سے سال دیکھ لے

نوعِ سوم یہ کہ ؎

اعداد روز[2] پنجشنبہ فرہ سے ملا
ہو باخبر تو روز و مقام اور سال سے

نوعِ چہارم یہ کہ ؎

ذوالقعدہ کے الف کو نہ لا کر حساب میں
سالِ وفات و ماہِ شہ دیں ؑ دیکھیے

نوعِ پنجم یہ کہ ؎

جب عشقِ حق ہوا ہے اسی ذات سے اتم
تاریخ رحلت اُس شہ دیں کی ہے عشق تم

۹۱۰ھ

نیز واضح ہو کہ بندگی میاں ملکجی ابن بندگی میاں خواجہ طٰہٰ رض صاحب دیوان مہری مہاجر حضرت امام علیہ السلام نے آنحضرت ؑ کے سالِ تاریخ کے

[1] تاریخ ماہ یعنے نوزدہم یوم کے عدد ۱۲۴ بسملہ کے عدد ۷۸۶ ہیں ملائیں تو ۹۱۰ ہوتے ہیں ایسا ہی طٰہٰ اور عم کے عدد ۱۲۴ + ۷۸۶ = ۹۱۰ ہیں۔
[2] روز کے عدد ۲۱۳ پنجشنبہ کے عدد ۴۱۲ اور فرہ کے ۲۸۵ = ۹۱۰۔ (مترجم)

اندیکی ازاں اینست

پی احمد چو رفت تاریخ او زالست
سلوکش مسلک سیر نبیؑ بود

نوع دوم مهدیؑ می فرماید
ازاں گشت تاریخ رحلت درین
که اسلمت وجهی لرب الانام

نوع سوم آنکه

چوں رفت علی بصیرة اللہ بحظ
تاریخ داں وفات آں شاہ بحظ

نوع چهارم آنکه
چوں حکم وقضائش بهمه داشت نفاذ
تاریخ وفاتش بجهاں شد ز قضیٰ

نوع پنجم آں که
از کثرتِ حق چو پا بوحدت بنهاد
تاریخ ز اشتوا بدیں بر ما داد

نوع ششم آنکه
تاریخ سنین ومه ذی القعد ازاں
در فضل وهدی هجرت احمد دارد

ایضا درین زماں عالمی از جملهٔ مصدقان امام آخر زمانؑ بیان عمر رسالت پناه صلعم و مدت نزول وحی و اقامت مکه و مدینه حرسها اللہ تعالیٰ در بیان عمر حضرت ولایت پناهؑ

باب میں چند انواع بیان فرماتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے

یہی ہے تابع احمد کی تاریخ
سلوکش مسلک سیر نبی بود
سنہ ۹۱۰ھ

نوع دیگر یہ کہ

ہے تاریخ رحلت اسی سے عیاں
کہ اسلمت وجهی لرب الانام
سنہ ۹۱۰ھ

نوع سوم یہ کہ

جب شہ نے دی بصیرت رخش پہ جاں بحظ
اس شاہ کی وفات کی تاریخ جاں بحظ
سنہ ۹۱۰ھ

نوع چہارم یہ کہ (ترجمہ بیت)
حکم اس کا قضا اسکی تھی سب پہ نافذ
تاریخ وفات اسکی جہاں میں ہے قضیٰ
سنہ ۹۱۰ھ

نوع پنجم یہ کہ (ترجمہ بیت)
جب کثرتِ حق سے کیا عزم وحدت
دکھلا دیا اشتوا سے سالِ رحلت
۹۱۰ھ

نوع ششم یہ کہ (ترجمہ بیت)
ذیقعدہ کے مہینے کی تاریخ و سال کو
فضل وہدیٰ میں ہجرتِ احمد سے دیکھ لو
۱۹ ۹۱۰

نیز اس زمانے میں ایک عالم نے جو امام آخر زماں علیہ السلام کے مصدقین کے زمرہ سے ہے حضرت رسالت پناہ صلعم کی عمرِ مبارک مدت نزولِ وحی مکہ اور مدینہ حرسہما اللہ تعالیٰ کے قیام کی مدت

و مدت جذبہ و ہجرت و دعویٰ مہدویت سال و تاریخ وصال آنحضرتؑ گفتہ است ؎

بدانی تو عمر نبی را بہ سج
شمر وحی قرآں کہ آمد ز کج
پس آنگہ بماندہ درون مکہ یج
شرف دید یثرب بمقدار یج
تو از عمر مہدی شنیدی بیاں
زنج بودن جذبہ داذند نشاں
زکج کردہ ہجرت بامر خدا
درون کردہ دعوی و دعوت بپا
ولادت مہدی بہ ضاد مدرج
شماری حیاتش بدانی یج
درون جذبہ دیدند حساب بزج
وہجرت شماری تو از حرف سج
دراں بودہ دعویٰ دعوت زکج
و تاریخ رحلت شمر از ظرج

ایضاً انہ قال فی تاریخ المہدی علیہ السلام

چو بر جای خویشش نشاندہ امیر
ازاں ماند تاریخ در خوند میر

وایضاً ایں فقیر حقیر بتقصیر سگ آستانہ حضرت امیرؑ سال تاریخ وصال محبوب ذوالجلال والجلال ہمیگوید

اور اسی طرح حضرت ولایت پناہ صلعم کی عمر مبارک اور آنحضرتؑ کے جذبہ اور ہجرت کی مدت اور دعویٰ مہدیت کی مدت اور سال و تاریخ وصال آنحضرتؑ کا یوں بیان کیا ہے ؎ ترجمہ ابیات

تو عمر نبی کو سمجھ لے بہ سج ۶۳
سمجھ وحی قرآں کی مدت ز کج ۲۳
ہے مکہ میں رہنے کی مدت جو یج ۱۳
شرف دیکھا یثرب نے مقدار یج ۱۰
تو اب عمر مہدی کا سن لے بیاں
زنج سے ہے جذبہ کی مدت عیاں ۱۲
زکج سے کی ہجرت بحکم خدا ۲۳
اسی میں کیا دعویٰ دعوت بپا
ولادت ہے شہ کی بضاد مدرج ۸۴۷
حیات مبارک سمجھ از سج ۶۳
ہے جذبہ کی مدت عیاں از بزج ۱۲
گنے جب تو ہجرت کو از حرف سج ۶۳
تو دعویٰ اور دعوت کی مدت ہے کج ۲۳
ہے تاریخ رحلت عیاں از ظرج ۹۱۰

نیز اسی نے کہا ہے حضرت مہدی علیہ السلام کی تاریخ وفات میں ؎

بٹھائے انہیں اپنی جا پر امیرؑ
اسی سے ہے تاریخ در خوند میر ۹۱۰

نیز اس فقیر حقیر سراپا تقصیر سگ آستانہ حضرت امیر علیہ السلام نے سال تاریخ وصال اس محبوب ذو الجلال والجمال کا اسطرح کہا ہے

ذاتِ پاکش رحمتہ اللہ بالیقین
سالِ تاریخش بجواز رحمتاً للعالمین

عددِ رحمتہ للعالمین برحکم اجمال نہصد و دہ (۹۱۰ھ) سال میشود فقط حاصل الغرض بعد از وصال جبیب ذوالجلالؑ بندگی میراں سید محمود رضؓ ابن حضرت مہدی موعودؑ با جماعت صحابہؓ امامؑ مدت یکسال ماندہ اند و بعرس دہمی روز بندگی میاں سید خوندمیرؓ صدیق مہدیؑ بطرف گجرات رواں شدند سنند کہ منقولات خلفاء الذات فی محلہا انشاء اللہ تعالیٰ وحدہٗ۔

فاعلم ایہا المصدق برسر قبر مبارک امام نورعلی نور بحضور صحابہؓ خرگاہ بود کہ بعض پارۂ آں خرگاہ شاہنشاہ دریں زماں سوختہ است بعدہ در سنہ نہصد و ہشتاد سال کم وزیادہ کہ در زمانۂ مرشد المرشدین قطب المحققین بندگی میاں سید شہاب الحق والدین بود کہ درینجا شاہ قاسم عراقی حاکم فرح المفرح المقام از روی محبت و اخلاص حضرت امامؑ بنا کردہ گنبد عالی قدر معالی منظر کردہ بود نامانیکان سلطان حاکم فرح از روی اعتقاد و محبت باتمام رسانید و برادرِ کلاں نیکان سلطان شیخ برحی تصدیق امام علی التحقیق کردہ

اُس کی ذات پاک تھی اللہ کی رحمت بالیقین
سالِ تاریخ اُس کا دیکھو از رحمتہ للعالمین

عددِ رحمتہ اللعالمین کے بملہ نو سو دس (۹۱۰) ہوتے ہیں فقط حاصلِ کلام حضرت جبیب ذوالجلال کے وصال کے بعد حضرت بندگی میراں سیّد محمودؓ ابنِ حضرت مہدی موعودؑ جماعتِ صحابہؓ امامؑ کو ساتھ لے کر ایک سال رہے اور عرسِ دہم کے روز بندگی میاں سیّد خوندمیرؓ صدیق مہدیؑ گجرات کی طرف روانہ ہوئے۔ عنقریب ان خلفاء ذات اقدس کے منقولات برمحل بیان کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ وحدہٗ۔

پس معلوم کر اے معدق کہ حضرت امامِ نورٌ علیٰ نورٌ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مبارک پر زمانۂ صحابہ رضؓ میں ایک خیمہ بنایا گیا تھا جس کا کچھ حصّہ اسی زمانے میں جل چکا بعد ازاں سنہ ۹۸۰ھ یا اس سے کچھ کم یا زیادہ میں اُن زمانے میں کہ مرشد المرشدین قطب المحققین بندگی میاں سید شہاب الحق والدین موجود تھے یہاں کے بادشاہ قاسم عراقی نے جس کا دارالسلطنت اسی شہر فرحت بخش فرہ میں تھا کمال محبت و اخلاص سے حضرت امام علیہ السلام کے گنبد عالی قدر معالی منظر کی تعمیر کی بنیاد ڈالی جس کو نیکاں سلطان حاکم فرہ مبارک نے از روئے اعتقاد و محبت تکمیل کو پہنچایا اور نیکاں سلطان کے برادر کلاں شیخ برحی نے حضرت امام علیہ السلام کی تصدیق

بدست میاں محمد پشتنوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ میاں ذکریا بودہ اند مرید شدہ کتاب مرآۃ العشاق تصنیف کردہ است۔

باب بست و نہم

دربیان اسماء مبارک حضرت امام آخر زماں خلیفۃ الرحمان وارث نبی السبحان عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقت والشریعت والرضوان وشرح آں فاعلم ایہا المصدق دریں شرح اسماء حضرت مہدی خاتم ولایت محمدی مقصود آنست کہ موافقان را اسماء آنحضرتؑ معلوم شود وہدایت بیفزاید ومخالفان را فضائل آنحضرتؑ مفہوم شدہ قفل شقاوت بکشاید انشاء اللہ تعالیٰ

فالاسم الاول آں محبوب عزوجل آنست کہ چوں حضرت امام علیہ السلام در بطن مبارک والدۂ خود کہ سیدہ عابدہ بی بی آمنہ ہمنام مادر پیغمبرؐ بودند کہ بندگی میراں سید عبداللہ حضرت رسول اللہ را در خواب دیدند کہ آنحضرتؐ قدم سعادت در خانۂ ایشاں فرمودہ حکم نمودند کہ اے سید عبداللہ ما پسر ترا ہمنام خود کردیم بنابر در اصل نام آنحضرت خاتم ولایت میراں سید محمد نہادہ شدہ است برحکم اشارت حضرت رسالت

کی تھی میاں محمد پشتنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر جو میاں ذکریا کے خلیفہ تھے ان سے مرید ہو کر شیخ برہی نے ایک کتاب مرآۃ العشاق، تصنیف کی ہے۔

انتیسواں باب

حضرت امام آخر زماں خلیفہ رحمٰن وارث نبی سبحان عالم علم کتاب وایماں ظاہر کنندہ حقیقت وشریعت ورضوان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماء مبارکہ کے بیان اور ان اسماء کی تشریح میں پس معلوم کرائے مصدق کہ حضرت مہدیؑ خاتم ولایت محمدیؐ کے اسماء کی شرح میں مقصود یہ ہے کہ موافقین کو آنحضرتؑ کے اسماء معلوم ہوں اور ان کی ہدایت میں اضافہ ہو اور مخالفین کو آنحضرتؑ کے فضائل سمجھ میں آئیں اور شقاوت کا قفل جو ان کے دلوں پر لگا ہے کُھل جائے پس پہلا نام اُس محبوب خدائے عزوجل کا یہ ہے کہ جب حضرت امام علیہ السلام اپنی والدہ کے شکم مبارک میں تھے جو سیدہ عابدہ بی بی آمنہ ہمنام حضرت پیغمبرؐ کی والدہ کی تھیں حضرت امام علیہ السلام کے والد بندگی میراں سید عبداللہ رحؒ نے حضرت رسول اللہ صلعم کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ قدم سعادت ان کے گھر لاکر حکم فرماتے ہیں کہ اے سید عبداللہ ہم نے تیرے لڑکے کو اپنا ہمنام کیا ہے اسی بنا پر دراصل آنحضرت خاتم ولایت کا نام میراں سید محمد

پناہ تا حدیث اسمہ اسمی و اسم
ابیہ اسم ابی و اسم امہ
اسم امی درست شد پس شرح
این اسم مبارک کردن حاجت نیست
زیرا کہ معنی محمد ستودہ است از حق تعالیٰ
و ہر کہ از حق تعالیٰ ستودہ باشد
کدام کس باشد کہ ستایش ستودۂ حق
بکند کہ خود ستودہ است فبہذا الاعتبار
در سائر کلام اللہ آنجا کہ نام مبارک
محمد رسول اللہ یاد کردہ شدہ است
حقیقتہ ہمان نام حضرت محمد مہدی
علیہ السلام است زیرا کہ اسمہ
اسمی فرمودہ اند در صفات و ذات
حکم القطع یکو جود یکذات بودہ اند
اسم دوم چون عالیجناب مشیخت
مآب برگزیدۂ لایزال بندگی مخدوم
شیخ دانیال قدس اللہ سرہٗ
بہ بندگی میران سید عبداللہ استفسار
امام الابرار من وعن پرسیدند کہ نام
آن پسر سید محمد نہادہ اید فاما کنیت
او چہ کردہ اند گفتند کہ نام جد ما
میران سید قاسم بود بنا بر آن گاہ گاہ
ابوالقاسم می خوانیم فاعلم ایہا المصدق
در ینجا حق سبحانہٗ وتعالیٰ اسم و
کنیت حضرت امام باسم و باکنیت

رکھا گیا۔ مطابق حضرت رسالت پناہ صلعم کے
اشارہ ہٰذ کے جو حدیث میں ہے کہ اُس کا نام
میرا نام، اس کے باپ کا نام میرے باپ کا
نام اور اُس کی ماں کا نام میری ماں کا نام
ہوگا درست ثابت ہوا پس اس نام مبارک کی
شرح کی کوئی حاجت نہیں ہے اس لیئے کہ محمد
کے معنی ہیں حق تعالیٰ کا تعریف کیا ہوا، اور
جو کوئی حق تعالیٰ کا تعریف کیا ہوا ہو تو پھر اور
کون ہوگا جو حق تعالیٰ کے تعریف کیئے ہوئے
کی تعریف کرے جبکہ وہ خود تعریف کیا ہوا ہے
پس اسی اعتبار سے تمام کلام اللہ میں جہاں کہیں
محمد رسول اللہ کے نام مبارک کا ذکر آیا ہے حقیقت
میں وہی نام حضرت محمد مہدی علیہ السلام کا ہے
اس لیئے کہ آنحضرت نے مہدی کا نام میرا نام ہوگا
فرمایا ہے اور صفات و ذات میں قطعاً و یقیناً ہر دو
ایک ہوئے ہیں دوسرا نام یہ کہ جب عالی جناب
مشیخت مآب برگزیدہ خدائے لایزال بندگی
مخدوم شیخ دانیال قدس اللہ سرہٗ نے بندگی میراں
سید عبداللہ سے امام الابرار کا احوال اول سے آخر
تک دریافت کیا اور پوچھا کہ اس فرزند کا نام
تو آپ نے سید محمد رکھا ہے لیکن اس کی کنیت
کیا قرار دی ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے دادا
کا نام میراں سید قاسم تھا اس بناء پر کبھی کبھی
ابوالقاسم کہہ کر اُسکو پکارتے ہیں پس معلوم کر
اے مصدق کہ یہاں حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے نام

خاتم النبی علیہما السلام جمع
گردانید و تابع را بمرتبہ
متبوع خود صوری و معنوی رسانید
حضرت رسول اللہ صلعم را ابوالقاسم
از بہر آں گفتند کہ فیض ختم نبوت
ازوست ہمچناں از امام آخرزماںؑ
قسمت فیض ختم ولایت حق تعالیٰ
گردانید چنانچہ بندگی
میاں ملکجی مہاجر لقبہ مہدیؓ دریں باب
اشارتی می فرمانید

آنکہ ز تو جملہ مفتی و صبیح
شد ز صفی تا کہ نزول مسیح
زانکہ بکنیت شدہ بو القاسمی
قاسم فیض اقدس آں عالمی

اسم سوم آنکہ چوں وقتیکہ عمر حضرت
حبیب ذوالجلالؑ دوازدہ سال رسید
بندگی مخدوم شیخ دانیال بزبان خود
حضرت امامؑ را باسم اسد العلماء مخاطب
فرمودند بعدہ ہمہ علماء نواحی داناپور
بر علم امام البر والبحورؑ اتفاق کردہ
اسد العلماء گفتند آری تحقیق اسد العلماء
چرا نباشد کہ اسد اللہ خطاب جد وی
بود چوں بر حکم الابن سر لابیہ نبیرہ برگزیدہ
قائم مقام جد ذو العز والاحترام
شد حق سبحانہ وتعالیٰ بزبان علماء عالی

اور کنیت حضرت امام علیہ السلام کی حضرت
خاتم الانبیاء علیہ السلام کے نام اور کنیت کے
ساتھ جمع کردی اور تابع کو اپنے متبوع کے مرتبہ
کو ظاہراً اور باطناً پہنچادیا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوالقاسم اس سبب سے کہتے ہیں
کہ تقسیم فیضان ختم نبوت کی آنحضرتؐ سے
ہوئی ہے اسی طرح حضرت امام آخرزماں علیہ السلام
سے حق تعالیٰ نے تقسیم فیضانِ ختم ولایت کی،
فرمائی چنانچہ بندگی میاں ملکجی مہاجر الملقب بہ مہدیؓ
نے اس باب میں فرمایا ہے۔ (ترجمہ ابیات)

ہاں ہیں سبھی تجھ سے مفتی و صبیح
از صفی اللہ تا عیسیٰ مسیح
کنیت ابوالقاسم ہے تیری شہا
قاسم اس حاکم کے ہے تو فیض کا

تیسرا نام یہ کہ جب حضرت حبیب ذوالجلال علیہ السلام
کی عمر مبارک بارہ سال کو پہنچی تو بندگی مخدوم
شیخ دانیالؒ نے حضرت امامؑ کو اپنی زبانِ مبارک سے
بنام اسد العلماء مخاطب فرمایا اس کے بعد تمام
شہر داناپور کے اطراف و جوانب کے علماء حضرت
امام البر والبحورؑ کے علم پر اتفاق کرکے آنحضرتؑ کو
اسد العلماء کہنے لگے ہاں بہ تحقیق آپ اسد العلماء
کیوں نہ ہوں جبکہ اسد اللہ آپ کے جد (حضرت علی
مرتضیٰؓ) کا خطاب تھا، بیٹا اپنے باپ کا راز ہے
کے حکم کے مطابق برگزیدہ پوتا جو قایم مقام ہے اپنے
جد صاحب عز و احترام کا ہوا تو حق سبحانہ وتعالیٰ

مقدار خطاب جد بر نبیرۂ آں جد بزرگوار اظہار گردانید

زہی پدری کہ چنیں باشدش پسر
شاباش ازاں صدف کہ چنیں پرورد گہر

اسم چہارم آنکہ درمیان اقل مدت حضرت خاتم ولایت چوں بر حکم اشارت پُر بشارت خواجہ خضر علیہ السلام حاملِ بارِ امانت گشتند وحق سبحانہ وتعالیٰ بزبان جمیع اہل زمان آنحضرتؑ را سید الاولیاء گویانید فاعلم ایہا المصدق ایں خطاب مستطاب در حق امام الآفاقؑ متبوع زمرۂ اولوالالباب وارث النبیؐ والکتاب درست تر شد زیراکہ خطاب متبوع آنحضرتؐ سید الانبیاءؐ والمرسلین است وخطاب تابع تام آنحضرتؑ سید الاولیاء والمقربین واقع شدہ۔

اسم پنجم آنکہ چوں معاملۂ قتل دلپسند رائے بدست حضرتِ خاتم الاولیاء روی نمود بعد از واقعۂ جذبہ ہفت سال برہر کہ نظر مبارک فرمود کہ نظرِ بہتر از عبادت ہزار سال بود اور اقتل کردہ وازاوصاف بشری محو و متلاشی ساختہ دبر وی ضرب ہتہائے سیف المجاہدات والمخالفات النفس انداختہ در حال بفضل ملک المتعال اورا بدیت ذات

علماءِ عالی مقدار کی زبانی خطاب جد بزرگوار کا اس نبیرۂ نامدار کے حق میں ظاہر فرمایا،

کیا ہی ذی رتبہ پدر ہے جسکا ہوا ایسا پسر
آفریں ہے اس صدف پر جو رکھے ایسا گہرُ

چوتھا نام یہ کہ تھوڑی ہی مدت میں جب حضرت خاتمِ ولایت خواجہ خضر علیہ السلام کے اشارۂ پُراز بشارت سے حاملِ بارِ امانت ہوئے تو حق سبحانہٗ تعالیٰ نے تمام اہلِ زمانہ کی زبانی آنحضرت علیہ السلام کو سید الاولیاء کہلایا پس معلوم اے مصدق کہ یہ خطاب مستطاب امام دوجہاں علیہ السلام کے حق میں جن کی ذات قدسی صفات متبوع گروہ اولوالالباب اور وارث نبیؐ وکتاب ہے نہایت درست واقع ہوا ہے اس لئیے کہ آنحضرتؐ کے متبوع کا خطاب سید الانبیاء والمرسلینؐ ہے اور آنحضرتؑ یعنے حضرت سید الانبیاء والمرسلینؐ کے تابع تام کا خطاب سید الاولیاء والمقربین واقع ہوا ہے پانچواں نام یہ کہ جب معاملہ دلپسند رائے کے قتل کا حضرت خاتم الاولیاءؑ کے ہاتھوں ظہور میں آیا تو جذبہ کے واقعہ کے سات سال بعد سے جس کسی پر آنحضرتؑ اپنی نظر مبارک جو ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہوتی تھی ڈالتے تھے اسکو مار ہی ڈالتے تھے اسکے بشری اوصاف مٹا کر اور نابود کر کے مجاہدہ اور مخالفت نفس کی تلوار کے پیہم ضرب لگا کر فوراً بفضلِ خداوندِ متعال اُس قتل کی دیت میں ذات حق تعالیٰ تک اسکو

حق تعالیٰ رسانیدی بنا براں حبیب
ذوالجلال را میراں سید محمد قتال میگفتند
ہمہ جویندگان ذات مطلق و طالبان حق
بصد ہزار آرزو داشتی و بصدق جان و دل گفتی

فاقتلونی فاقتلونی یا ثقات
فاقتلونی ان فی قتلی حیات

اما آنہا کہ اہل سعادت بودند او شاں
بشرف ایں قتل مشرف شدند ذالک فضل اللہ
بارسال خاتم الاولیاء و اللہ یختص برحمتہ
من یشاء ایں معاملہ نہ بیک دو کس بلکہ ہر
کہ بدو بطلب حق رسیدی اگر طالب صادق
و عارف عاشق بودی خود را بسیف المجاہدات
والمخالفات بحکم آنحضرتؑ قتل کردی در ہماں
ساعت بخدا رسیدہ حیات ابدی یافتی و خود
را بشرف دیدار ذات مشرف ساختی قال النبی
صلعم حاکیا عن اللہ تعالیٰ من طلبنی
وجدنی و من وجدنی عرفنی و من عرفنی
عشقنی و من عشقنی احببتہ و من احببتہ
فاحببتہ و من احببتہ فقتلتہ و
من قتلتہ فانا دیتہ سر ایں معنی
است قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا
استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم
ای الی القتال ۔ لما یحییکم
ای فی الدارین کما اخبر اللہ تعالیٰ و لا
تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ

پہنچ جاتے تھے اسی بناء پر اس حبیب ذوالجلال کو
میراں سید محمد قتال کہتے تھے تمام ذات مطلق کے
ڈھونڈھنے والے حق کے طالب ہزاروں آرزوؤں
کے ساتھ جان و دل سے بہ صداقت یہی کہتے تھے

مار ڈالو، مار ڈالو اے ثقات
میرے مرنے ہی میں ہے میری حیات

لیکن جو سعادت مند تھے وہی اس موت معنوی کے
شرف سے مشرف ہوئے یہ اللہ کا خاص فضل
خاتم اولیاء کے بھیجے جانے سے ہوا ہے اور اللہ
خاص کرتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جسکو چاہتا ہے
اور یہ معاملہ ایک دو اشخاص ہی کو نہیں پیش آیا بلکہ
جو کوئی حق تعالیٰ کی طلب لے کر آنحضرت سے
ملا کرتا تھا اگر وہ طالب صادق اور عارف عاشق
ہوتا تھا تو خود کو مجاہدہ اور مخالفت نفس کی تلوار
سے آنحضرتؑ کا حکم پاکر اسی وقت قتل کرتا اور
اسی گھڑی میں خدا کو پہنچکر ابدی زندگی پاتا اور
خود کو دیدار ذات خدا سے مشرف کرتا تھا چنانچہ
نبی صلعم نے اللہ تعالیٰ کے قول کی حکایت کرتے
ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی
میرا طالب ہوگا مجھے پائے گا اور جو مجھے پائے گا
مجھے پہچانے گا اور جو مجھے پہچانے گا میرا عاشق
ہوگا اور جو میرا عاشق ہوگا مجھے دوست رکھے گا
میں اُسے دوست رکھوں گا اور جسکو میں دوست
رکھونگا اسکو مار ڈالوں گا اور جسکو میں مار ڈالونگا
آپ ہی اس کا خون بہا بنوں گا اور اسی معنی کا راز ہے

له یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله و رسوله ولا تولوا عنه وانتم تسمعون ○ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وهم لا یسمعون ○ ان شر الدواب عند الله الصم البکم الذین لا یعقلون ○ ولو علم الله فیهم

اموات بل احیاء عند ربهم
یُرزَقون ۔ یقال فی شعر
کم تقتلونا و کم نحبکم
یا عجبا لمن یحب من قتل

تا علم ایها المصدق بسیار کساں در زمانۂ خلیفۃ الرحمان
للہ مقتول شدہ بدیت ذات اللہ رسیدند
و بسیار کساں در محبت و آرزوی ایں قتل جان
بجاناں سپردہ اند چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ
میفرماید کہ فمنهم من قضیٰ نحبهٗ و
منهم من ینتظر[۱] ۔ و بندگی میاں ملکجی صاحب
دیوان مہری رضؓ در نظم اشارتی می نماید

کم من فئۃ قتلها سیف حبیب
کم مات علی الباب خیالا وخلالا

اسم ششم آنکہ چوں وقتیکہ فیض ولایت خاص
محمدی از ذات حضرت امام محمد مہدی موعود ہر کہ
بدو رسید حق تعالیٰ بر و ظاہر گردانید و قابلان
مستفیض شدہ بخدا پیوستند و طالباں بذات

جو اللہ نے فرمایا ہے ۔ مومنو حکم مانو اللہ اور رسول کا جب وہ تم کو
بلائے یعنے قتال کی طرف ، ایسے کام کی طرف جس میں تمہاری زندگی
ہے دونو جہان میں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے اور نہ سمجھو مردے
ان لوگوں کو جو قتل ہوئے اللہ کے راستے میں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے
رب کے پاس روزی دیئے جاتے ہیں ۔ ایک شعر میں کسی نے کہا ہے ؎

تابکے ہم تم کو چاہیں تم ہماری جان لیں
ہے عجب اس پر جو قاتل چاہنے والے کا ہو

پس معلوم کر اے مصدق کہ بہت سارے لوگ اس خلیفۂ رحمانؐ کے
زمانہ میں ، اللہ کی راہ میں شہید ہو کر اللہ کی ذات کو دیت میں
حاصل کئے اور بہت سارے اسی شہادت کی محبت اور آرزو میں
اپنی جانیں حق کے حوالے کئے چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے ان میں
کوئی ایسا ہے جو پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی منتظر ہے اور بندگی
میاں ملکجی صاحب دیوان مہریؓ نے ایک نظم میں اسی کی طرف اشارہ
فرمایا ہے ؎ (ترجمۂ بیت)

مقتول ہو چکے کئی تیغ حبیب کے
کئی ایک در پہ اُسکے اسی دھن میں مر گئے

چھٹا نام یہ کہ جب ولایتِ خاصِ محمدیؐ کا فیض حضرت امام

---

[۱] من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضیٰ نحبه ومنهم من ینتظر۔
مومنوں میں کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے اس عہد کو سچ کر دکھایا جو اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی ایسا ہے جو پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی منتظر
ہے حضرت مہریؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ فمنهم من قضیٰ نحبه ومنهم ۔ بوعدہ بر درش در انتظار ند (از دیوان مہریؓ جلد دوم مطبوعہ صفحہ ۴۰)

بقیہ سلسلہ تحریر ۳۲۷ کا : ۔ اذا دعاکم لما یحییکم ! جزء ۹ رکوع ۱۷ ۔ مومنو! حکم مانو اللہ اور اسکے رسول کا اور اس سے
نہ پھرو سُنکر اور نہ ہو ان جیسے جنہوں نے کہدیا کہ ہم نے سُنا حالانکہ وہ سُنتے نہیں ۔ بدتر تمام جانداروں میں اللہ کے نزدیک وہی بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں
سمجھتے اور اگر اللہ جانتا ان میں کچھ بھلائی تو ان کو سُناتا اور اگر اب ان کو سُنادے تو اُلٹے بھاگیں منہ پھیر کر ۔ مومنو! حکم مانو اللہ اور رسول کا جب وہ تم کو بلائے ایسے
کام کی طرف جس میں تمہاری زندگی ہے ۔

خدا واصل گشتند آنگاہ حضرت اللہ آں ولایت
پناہ شاہنشاہ را خطاب مستطاب میراں سید محمد
خدا بخش عطا فرمود یعنے ہر کہ بدو پیوستی
بخدا رسیدی بعضی را بیک نظر بخدا رسانیدی چنانچہ
بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ را و بعضی بیک دم مبارک
و بعضی بدو دم و بعضے بہ سہ دم تبرک بحق واصل
گردانیدی چنانچہ اکثر اصحاب اکرام حضرت امام
علیہ السلام بخدا واصل شدند و بعضی را بیک شب و
بعضی را بیک شبانہ روز و ہیچ کس را سہ شبانہ
روز نگذشتی کہ بخدا رسیدی ذالک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم ؕ
لہذا خطاب مستطاب مہدی موعودؑ درمیان
خاص و عام اہل اسلام میراں سید محمد خدا
بخش بود دریں باب مہاجر حضرت امام بندگی
میاں الہداد حمید نام رضؓ خوش بیتی میفرمایند

فیضش کہ گشت فایض ایزد براہل دیں
باد اچناں کہ بود خدا بخشش تا ابد

٭

اسم ہفتم آنکہ حضرت میراں بہ فرمان
حضرت الرحمان خبر دادند کہ نام
بندہ بآسمان چہارم سید مبارک
است و ایں آیت خواندند کہ
اللہ نور السمٰوٰت
والارض

محمد مہدی موعودؑ کی ذات سے ہر اس شخص کو جس پر
اس فیض کی حقیقت حق تعالیٰ نے ظاہر کی پہنچا اور
قابلیت رکھنے والے فیض یاب ہو کر خدا کو پہنچے اور طالبان
خدا ذاتِ خدا میں واصل ہوئے تو خداوند تعالیٰ نے
اُس ولایت پناہ شہنشاہ اولیاء کو میراں سید محمد
خدا بخش کا خطاب مستطاب عطا فرمایا یعنے جو کوئی
آنحضرتؑ کا گرویدہ ہوا خدا کو پہنچا بعضوں کو تو
آنحضرتؑ نے ایک ہی نظر میں خدا سے ملا دیا چنانچہ
بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ کو اور بعضوں کو ایک ہی
دم مبارک میں اور بعضوں کو دو دم میں اور بعضوں کو تین
متبرک دموں میں آنحضرتؑ نے حق تعالیٰ سے ملایا چنانچہ
اکثر اصحاب حضرت امام علیہ السلام کے اسی طرح خدا کو
پہنچے اور بعضوں کو ایک رات کی تاخیر ہوئی اور
بعضوں کو ایک رات دن کی کسی کو بھی تین رات دن
کی مدت خدا کو پہنچنے میں نہیں لگتی تھی یہ اللہ کا فضل
ہے جسے چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ بڑی
بخشش والا ہے اسی لئے حضرت مہدی موعودؑ کا خطاب
مستطاب خاص و عام اہلِ اسلام کے درمیان میراں سید
محمد خدا بخش تھا اس باب میں حضرت امامؑ کے ایک مہاجر
مسمّی بندگیمیاں الہداد حمید رضؓ نے ایک بیت بہت خوب فرمایا
ہے سے (ترجمہ بیت)

فیض اس کا حق نما جو رہا اہل دین پر
جیسا کہ تھا رہے وہ خدا بخش دائما

ساتواں نام یہ کہ حضرت مہدیؑ نے بفرمان حضرت رحمٰن یہ خبر دی کہ
بندے کا نام چوتھے آسمان پر سید مبارک ہے اور یہ آیت آنحضرتؑ نے تلاوت
فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے)

مثل نورہ کمشکوۃ الیٰ قولہ کشجرۃ مبارکۃ فرمودند مراد اسم بندہ است فاعلم ایہا المصدق چنانچہ از شجرۂ مبارک کنایت از ذات خاتم الانبیاء می دارند ہمچناں خطاب مذکور بحکم امر اللہ تعالیٰ بر خاتم الاولیاء تحقیق شد۔

اسم ہشتم آنکہ داعی الی اللہ بحکم المنقول المہدی حیث انہ قال بامر اللہ ان اللہ تعالیٰ امرلی المراد قولہ تعالیٰ قل ہٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی انا مراد محمد و من اتبعنی ہو المہدی فبالسند المذکور کما کان رسول اللہ صلعم داعی الی اللہ باذنہ کذلک المہدی۔ فقط

اسم نہم آنکہ قائل بامر اللہ چنانچہ از آنحضرت خاتم ولایتؑ نقلست فرمود ہر حکمی کہ بیان میکنم از خدای وبامر خدا بیان میکنم ہرکہ ازیں احکام یک حرف را منکر شود او عند اللہ ماخوذ گردد۔

اسم دہم آنکہ حضرت عبد اللہ کما ورد فی المنقول انہ قال علمت من اللہ بلا واسطۃ جدید

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اسکے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق یہ آیت شجرۃ مبارکۃ تک ہے پس آنحضرتؑ نے فرمایا شجرہ مبارکہ سے مُراد بندہ کا نام ہے۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ جسطرح شجرۂ مبارکہ سے کنایتاً خاتم الانبیاء کی ذات مراد رہی ویسا ہی خطاب مذکور بحکم حق تعالیٰ خاتم الاولیاءؑ کے لیئے ثابت ہوا ہے۔

آٹھواں نام آنحضرتؑ کا داعی الی اللہ ہے مطابق نقل مہدیؑ کے چنانچہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مجھکو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اللہ کے قول قل ہٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی (ترجمہ) کہہ دو اے محمدؐ یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف بصیرت پر میں اور وہ (بلائے گا) جو میرا تابع ہوگا۔ میں انا سے مُراد محمد کی ذات اور من اتبعنی سے مُراد مہدی ہے پس سند مذکور سے جیسا کہ رسول اللہ صلعم داعی الی اللہ باذن اللہ تھے ویسے ہی مہدیؑ بھی ہیں۔ فقط

نواں نام آنحضرتؑ کا قائل بامر اللہ ہے چنانچہ آنحضرت خاتم ولایتؑ سے نقل ہے فرمایا آپنے جو کوئی حکم میں بیان کرتا ہوں خدا کی طرف سے اور خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں جو کوئی ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہوگا وہ اللہ کے پاس پکڑا جائے گا۔ دسواں نام آنحضرتؑ کا عبد اللہ ہے چنانچہ آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا تعلیم دیا گیا ہوں میں اللہ سے بغیر کسی واسطہ کے

اليوم قل انی عبد الله
فقط اسم یازدہم آنکہ تابع تام محمد رسول اللہ
صلعم کما ورد فی المنقول انہ قال
علمت من الله بلا واسطة جديد
اليوم قل انی عبد الله تابع
محمد رسول اللهؐ وقالؑ علی حقه
المهدی منی يتبعني بكل متابعة
السنه يقفو اثری
ولا يخطی. اسم دوازدہم آنکہ خلیفۃ اللہ
و خلیفۂ رسول اللہ با دلہ قولہ علیہ السلام
اذا رأيتم الرايات السود
قد جاءت من قبل
خراسان فاتوها فان
فيها خليفة الله المهدی
اسم سیزدہم آنکہ نظیر نبی الله كما
ورد علی حقه فی الحديث
لكل نبی نظير فی امته و
لخاتم النبی يكون نظير
فی امته هو المهدیؑ وايضا
يؤيد هٰذا الحديث فی
هٰذا الباب كيف تهلك
امتی انا فی اولها وعيسیٰ
فی آخرها والمهدی من اهل
بيتی فی وسطها. اسم چہاردہم
آنکہ نور نور اللہ ۔ اسم پانزدہم آنکہ سر سر اللہ

ہر نئے دن کہ کہہ میں عبد اللہ (اللہ کا بندہ) ہوں
فقط گیارھواں نام آنحضرتؐ کا تابع تام
محمد رسول اللہ ہے چنانچہ نقل میں ہے کہ آنحضرتؐ
نے فرمایا تعلیم دیا گیا ہوں میں اللہ سے بے واسطہ ہر
نئے دن کہ کہہ میں اللہ کا بندہ محمد رسول اللہؐ کا
تابع ہوں نیز رسولؐ اللہ نے آنحضرت کے حق میں
فرمایا ہے مہدی مجھ سے ہے پیروی کرے گا میری
کامل طور پر بے شک وہ میرے قدم بہ قدم
چلے گا اور خطا نہیں کرے گا بارھواں نام آنحضرتؐ
کا خلیفۃ اللہ اور خلیفۂ رسول اللہؐ ہے رسولؐ اللہ
کے اس قول کی دلالت سے کہ جب دیکھو تم سیاہ
جھنڈیوں کو کہ آئیں خراسان کی جانب سے تو پہنچ
جاؤ ان میں اس لیئے کہ اُنہی میں ہوگا اللہ کا خلیفہ
مہدی تیرھواں نام آنحضرتؐ کا نظیر نبی اللہ
ہے چنانچہ آنحضرتؐ کے حق میں حدیث میں آیا ہے
ہر نبی کے لیئے اُسکی نظیر ہے اُس کی اُمت میں،
اور خاتم الانبیاءؐ کی نظیر آپ کی اُمت میں مہدی
ہی ہیں چنانچہ اس باب میں اس قول کی تائید
اس حدیث سے ہوتی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا
کیسے ہلاک ہوگی میری اُمت میں اُسکے شروع میں
ہوں اور عیسیٰؑ اسکے آخر میں ہیں اور مہدی
میری اہل بیت سے اسکے درمیان میں ہیں۔
چودھواں نام آنحضرتؐ نور نور اللہ ہے۔
پندرھواں نام سر سر اللہ ہے۔
سولھواں نام آنحضرتؐ کا مخزن معرفۃ اللہ ہے

اسم شانزدہم آنکہ مخزن معرفتہ اللہ واسم
ہفدہم آنکہ معشوق اللہ بدلیل ہذاالمنقول
عن المهدیؑ انه قال بامر الله تعالیٰ
امرنی یانور نوری وسرسری ویا
خزائن معرفتی افدیت علیک
ملکی یا محمد فاعلم ایها
المصدق چون وقتیکہ اسرار وحدت بقلم
نون والقلم می نوشتی قلم را حکم شد کہ بنویس
اشهد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ باز فرمان رسید کہ بنویس
واشهد ان محمداً عبدہ ورسولہ
قلم چوں ایں سخن شنید سینہ اش دو پارہ شد
وگفت الٰہی ایں نام کیست کہ برابر نام تو
کردہ می شود فرمان رسید کہ سکوتکن ایں نام
حبیب من وبندہ من ورسول من ونور من
وسر من است اے عزیز باتمیز فہم کن کہ
در بیان نوراللہ وسراللہ سینہ قلم شگافتہ شد
کرا طاعت باشد کہ بیان نور نوراللہ وسر سر
اللہ ومخزن معرفت اللہ وفضل مشوق اللہ کند
دریجا نقل بندگی میاں سید خوندمیر صدیق
مہدیؑ جلوہ گرمی نماید کہ فرمودند مہدی
موعودؑ چنانکہ آمدہ بودہم چناں رفت ہیچ
کس حق شناختن او نہ شناخت و

اورسترھواں نام آنحضرتؐ کا معشوق اللہ ہے اس نقل
شریف کی دلالت ہے جو حضرت مہدیؑ سے منقول
ہے کہ آنحضرتؑ نے بحکم خدائے تعالیٰ فرمایا کہ مجھے
اللہ کا حکم ہوا کہ اے میرے نور کے نور اوراے
میرے راز کے راز اوراے میرے معرفت کے
خزانے میں نے تجھ پر فدا کیا اپنا ملک اے محمدؐ پس
معلوم کرائے مصدق کہ جس وقت اسرارِ وحدت نون
والقلم کی قسم کے ساتھ قلم لکھ رہا تھا تو قلم کو حکم ہوا کہ لکھ
گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی نہیں ہے کوئی معبود
سوائے اللہ کے جو ایک ہے اوراس کا کوئی شریک
نہیں پھر فرمان پہنچا کہ لکھ اور گواہی دیتا ہوں میں اس
بات کی کہ محمدؐ اس کا بندہ اوراس کا رسولؐ ہے قلم نے
جب یہ بات سنی تو اس کا سینہ شق ہوگیا اوراس نے کہا
یا اللہ یہ کس کا نام ہے جو تیرے نام کے برابر لکھوایا
جارہا ہے تو فرمان پہنچا کہ خاموش رہ یہ میرے حبیب
کا نام ہے میرے بندے کا نام میرے رسولؐ
اورمیرے نوراورمیرے راز کا نام ہے اے عزیز
صاحب تمیز اب اس بات کو سمجھ لے کہ اللہ کے نور
اوراللہ کے راز کے بیان میں قلم کا منہ شق ہوگیا
تو کسے طاقت ہوگی جو اللہ کے نور کے نور اللہ کے راز
کے راز اللہ کی معرفت کے مخزن اوراللہ کے معشوق کا
فضل بیان کرسکے اس جگہ بندگی میاں سید خوندمیر
صدیق مہدیؑ کی نقل اصل حقیقت کو روشن کرتی ہے

دریں باب ایں آیت کتاب اللہ خوانند کہ ما قدروا اللہ حق قدرہ فہم من فہم و درباب اسم آنحضرتؑ کہ معشوق اللہ است نقل وارد است کہ یک روز حضرت امام خسپیدہ بودند و یک اصحاب آنحضرتؑ درخدمت بود درخاطر گزرانید کہ عمر حضرت امام علیہ السلام چہ مقدار باشد کہ سوال بلسان حال کردہ جواب بلسان قال فرمودند کہ سی سال ایں بندہ عاشق حق تعالٰی بودیم سی سال است کہ او عاشق ایں بندہ شدہ است

اسم ہژدہم آنکہ محبوب اللہ بر حکم منقول آنحضرتؑ چوں درمیان راہ خراسان بمقامی رسیدند کہ در انجا ماراں بمثل مورچگاں بودند یاراں گفتند کہ میرانجی اینجائے چہ نوع شب گذرانیم دریں اندیشہ بودند کہ حضرت میراںؑ فرمودند فرمان حق تعالٰی بر ماراں رسید کہ محبوب ما دریں راہ می آید، شما سہ روز در مسکن خود بروید بیروں نیایند ہمچوں واقع شد

آنحضرتؑ نے فرمایا کہ مہدی موعودؑ جیسے آئے تھے ویسے گئے کوئی شخص آنحضرتؑ کو جیسا کہ پہچاننا تھا نہیں پہچانا اور اس باب میں بندگی میاںؒ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ما قدروا اللہ حق قدرہ (ترجمہ) اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسی کہ قدر چاہیے تھی اس راز کو سمجھنے والا ہی سمجھے گا اور آنحضرتؑ کا نام مبارک معشوق اللہ ہونے کے بارے میں ایک نقل آئی ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام لیٹے ہوئے تھے اس وقت ایک صحابی آنحضرتؑ کے جو خدمت میں حاضر تھے ان کے دل میں یہ بات آئی کہ حضرت امام علیہ السلام کی عمر مبارک کتنی ہوگی یہ جو سوال انہوں نے زبان حال سے کیا تو آنحضرتؑ نے زبانِ قال سے اس کا جواب ادا فرمادیا کہ تیس سال یہ بندہ حق تعالٰی کا عاشق تھا اور تیس سال ہوئے ہیں کہ حق تعالٰی عاشق اس بندے کا ہوا ہے۔

اٹھارواں نام آنحضرتؑ کا محبوب اللہ ہے۔ چنانچہ آنحضرتؑ سے منقول ہے کہ جب خراسان کے راستے کے درمیان آنحضرتؑ ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں سانپ چونٹیوں کی مانند کثرت سے تھے تو اصحابؓ نے عرض کیا کہ میرانجی اس جگہ ہم رات کیسے گذاریں گے سب اسی فکر میں تھے کہ حضرت میراںؑ نے فرمایا حق تعالٰی کا فرمان تمام سانپوں کو پہنچ گیا ہے۔

اسم نوزدہم آنکہ محفوظ اللہ بحکم
المنقول المشہور کہ امام نور علی نور
درجواب علماء فرمودند کہ کار
آب غرق کردن است
وکار آتش سوختن است
وکار تیغ بریدن است فاما ہیچ
کس ازیں چیزہا بر ذاتِ مہدی
قادر دست نشود کہ خدائے
تعالیٰ محفوظ می کند . فقط
اسم بستم آنکہ خاتم اولیاء اللہ
واسم بست ویکم آنکہ خاتم دین اللہ
اسم بست و دوم آنکہ خاتم ولایت
محمدی می گویند بدلیل ہذا الحدیث
روی عن علیؓ قال قلت
یارسول اللہ امنا المھدی
ام من غیرنا فقال
رسول اللہ صلعم بل منا
یختم اللہ بہ الدین
کما فتحہ بنا اخرجہ
جماعۃ من الحفاظ فی کتبھم
منھم ابوالقاسم الطبرانی
وابو نعیم الاصفہانی وعبدالرحمٰن
بن حاتم وابو عبداللہ
نعیم بن حماد رضی اللہ عنھم وکذا
فی عقد الدرر وایضا

کہ ہمارا محبوب اس راستے میں آتا ہے تم تین روز
تک اپنے مکانوں میں چلے جاؤ اور باہر نہ نکلو
پس یہی صورت واقع ہوئی انیسواں نام آنحضرتؑ
کا محفوظ اللہ ہے اس نقلِ مشہور کے مطابق کہ
امام نورؑ علیٰ نورؑ نے علماء کے جواب میں فرمایا کہ
پانی کا کام غرق کرنا ہے آگ کا کام جلانا ہے
اور تلوار کا کام کاٹنا ہے لیکن ان چیزوں میں سے
کسی چیز کے ذریعہ بھی کوئی شخص بھی ذاتِ
مہدی پر قادر دست نہ ہو سکے گا کہ خدائے تعالیٰ
اسکو محفوظ رکھنے والا ہے ۔فقط
بیسواں نام آنحضرتؑ کا خاتم اولیاء اللہ ہے
اور اکیسواں نام آنحضرتؑ کا خاتم
دین اللہ ہے بائیسواں نام آنحضرتؑ کا یہ کہ آنحضرت
کو خاتم ولایتِ محمدی کہتے ہیں اس حدیث کی ،
دلالت سے جو حضرت علی رضؓ سے منقول ہے کہ
آنجناب رضؓ نے فرمایا میں نے رسولؐ اللہ سے کہا کہ
یارسول اللہ مہدی ہم میں سے ہے یا ہمارے اغیار
میں سے تو رسولؐ اللہ نے فرمایا ہمارے غیروں
میں سے نہیں بلکہ ہم میں سے ہے ختم کرے گا
اللہ اس سے دین کو جیسا کہ شروع کیا اس کو ہم سے
بیان کیا ہے اس روایت کو حفاظ حدیث کی ایک
جماعت نے اپنی کتابوں میں انہی میں سے ابوالقاسم
طبرانی ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن حاتم اور
ابو عبداللہ نعیم بن حماد رضی اللہ عنہم ہیں اسطرح
لکھا ہے کتاب عقدالدرر میں ، ایضاً حضرت

قد ورد فی انشاء امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ فی حقہ

الا ان ختم الاولیاء شہید الخ

اسم بست و سوم آنکہ حضرتؐ را قائم الدین می گویند بدلیل الحدیث قال النبیؐ علی حقہ یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت بہ فی اول الزمان

اسم بست و چہارم آنکہ حضرتؐ را امام العارفین می گویند بمقتضای دعوت ابراہیمؑ حیث انہ قال اجعلنی اماما ومن ذریتی اماما ہو المہدیؑ وفی المنقول عن علی کرم اللہ وجہہ انہ قال

الا ان ختم الاولیاء شہید
وعین امام العارفین فقید

وفی اجماع المجتہدین کما ورد فی شرح المقاصد انہ ذہب العلماء الی انہ امام عادل من ولد فاطمۃ بنت رسول اللہ یخلقہ اللہ متی شاء ویبعثہ نصرۃ لدینہ

اسم بست و پنجم آنکہ آنحضرتؐ را ناصر الدین می گویند بمقتضای ہذا الحکم الاجماع المذکور کہ یبعثہ نصرۃ لدینہ درصفت وی واقع شدہ است

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے حق میں اپنے بعض اشعار میں فرمایا ہے

آگاہ رہو بیشک خاتم الاولیاء موجود ہونیوالا ہے الخ

تئیسواں نام آنحضرتؐ کا یہ ہے کہ آپ کو قائم بالدین کہتے ہیں اس حدیث کی دلالت سے کہ نبیؐ نے آپکے حق میں فرمایا قایم کریں گے مہدی دین کو، آخر زمانے میں جیسا کہ قایم کیا میں نے اس کو اول زمانے میں۔ چوبیسواں نام یہ کہ آنحضرتؐ کو امام العارفین کہتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے مطابق جو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں کی تھی کہ اے پروردگار بنا مجھے امام اور میری اولاد میں سے امام وہی امام مہدی علیہ السلام ہیں چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے

آگاہ رہو کہ خاتم الاولیاء موجود ہونیوالا ہے
اس حال میں کہ امام العارفین اسکے سوا کوئی ہوگا

اور مجتہدینؒ کے اجماع سے بھی یہی ثابت ہے چنانچہ شرحِ مقاصد میں یہ ذکر آیا ہے کہ علمائے اُمت کا مذہب یہی ہے کہ مہدیؑ امام عادل ہیں اولادِ فاطمہؓ بنت رسول اللہ سے اللہ جب چاہیگا انکو پیدا کرے گا اور اپنے دین کی نصرت کے لیئے مبعوث فرمائے گا۔

پچیسواں نام یہ کہ آنحضرتؐ کو ناصر الدین کہتے ہیں اسی حکم اجماعی کے مطابق جو اوپر مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ مہدی کو اپنے دین کی نصرت کیلئے

اسم بست وششم آنکہ آنحضرتؑ را مجدد الدین می نامند بادلہ قولہ علیہ السلام قد اخبر النبی صلعم بان یکون من امتی علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد الدین وفی المائۃ الآخرۃ العشرۃ لا یکون سوی المہدیؑ اسم بست ونہم آنکہ آیۃ اللہ علی العالمین میگویند کما ورد فی شرح المقاصد المہدی وعیسیٰ کلاھما ایۃ من ایات اللہ اسم بست وہشتم آنکہ حجۃ اللہ علی الخلائق اجمعین میگویند کما ورد فی الفتوحات المکیۃ المہدی حجۃ اللہ علی الخلایق والحجۃ لا تحتاج الی حجۃ اخری۔

اسم بست ونہم آنکہ صارم الہند۔ اسم سی ام آنکہ شمس التجلی۔ اسم سی ویکم آنکہ والی الوسمی می نامند بر حکم قول امیر المومنین علی رضؓ انہ قال فی انشائہ ؎

هو السید المهدی من آل احمد
هو الصارم الهندی حین یبید
هو الشمس یجلو کل غیم وظلمۃ

مبعوث فرمائے گا یہ قول اجماعاً مہدیؑ کی تعریف میں واقع ہوا ہے۔ چھبیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو مجدد الدین سے موسوم کرتے ہیں نبی علیہ السلام کے اس فرمان کی دلالت سے کہ آنحضرتؐ نے خبر دی ہے اس بات کی کہ میری اُمت سے ہر سو سال کے سرے پر ایک شخص پیدا ہوگا جو دین کی تجدید کرے گا۔ پس دسویں صدی کے آخری سو سال میں سوائے مہدیؑ کے کوئی مجدد نہیں۔ ستائیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو آیۃ اللہ علی العالمین کہتے ہیں چنانچہ شرح مقاصد میں یہ ذکر آیا ہے کہ مہدیؑ اور عیسیٰؑ علیہم السلام دونو آیت ہیں اللہ کی آیات میں سے۔

اٹھائیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو حجۃ اللہ کہتے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی ذات اللہ کی غالب دلیل ہے سب خلق پر چنانچہ فتوحات مکیہ میں یہ ذکر آیا ہے کہ مہدی اللہ کی حجت ہے سب خلق پر اور حجت سے یعنے دلیل غالب اور کسی حجت کی محتاج نہیں ہوتی

انتیسواں نام آنحضرتؑ کا صارم الہند ہے۔
تیسواں نام آنحضرتؑ کا شمس التجلی (شمس ولایت) ہے۔ اکتیسواں نام آنحضرتؑ کا یہ کہ آپ والی سمی سے موسوم ہیں مطابق قول امیر المومنین علی رضؓ کے جو آپ نے اپنے اشعار میں فرمایا ہے ؎

وہی سید مہدی ہے آلِ احمدؐ سے
وہی صارم ہندی ہوگا جب کفر کو ہلاک کرے۔

هوالوابل الوسمی حین یجید

اسم سی و دوم آنکه امام الهدی اسم
سی و سوم آنکه امام اولی النهی می خوانند
بدلیل آنکه حق سبحانه و تعالیٰ قوم ویرا در
کتاب خود اولوالالباب خطاب
مستطاب کرده است۔ **نقلست**
که زیر این آیت فرموده اندکه
اولوا الالباب الذین
یذکرون اللّٰه قیاما
وقعودا وعلیٰ جنوبهم
الآیة فرمان حق تعالیٰ می شودکه
اے سید محمّد در شان گروه تست
فقط باز فرمودند که چنانچه قوم
مهتر موسیٰ را یهود خطاب است
و قوم مهتر عیسیٰؑ را نصاریٰ خطاب
بود و امت محمّد مصطفےٰ صلعم را مسلمان
خطاب است۔ وخطاب قوم ما
اولوالالباب است بنابر آنحضرتؑ
را امام اولوالنهی میگویند۔ اسم سی
وچهارم آنکه آنحضرتؑ را ماحی میگویند
واسم سی وپنجم آنکه آنحضرتؑ را حضرت
محی نامند تا علم شود که المصدق ماحی اسم مبارک
حضرت رسالت پناهؐ است کما ورد فی الحدیث
لی خمسة اسماء انا احمد ومحمد ومحمود وحاشر
والماحی یمحو اللّٰه بی الکفر ومهدی

وہی شمس ولایت ہے جس کی تجلّی سے ہر گھٹا ٹوپ
تاریکی گمراہی کی دُور ہو گی۔
وہ موسمی موسلا دھار بارش کے مانند ہو گا
فیض بخشی میں۔
بتیسواں نام آنحضرتؑ کا امام الہدیٰ ہے۔
تینتیسواں نام آنحضرتؑ کا یہ کہ آنحضرتؑ کو امام
اولی النہی کہتے ہیں۔ اس دلیل سے کہ حق سبحانہ
وتعالیٰ نے آپ کی قوم کو اپنی کتاب میں
اولوالالباب کا خطاب مستطاب عطا فرمایا
ہے۔ نقل ہے کہ آیت ہذا (ترجمہ) صاحبانِ
دانش وہی ہیں جو ذکر کرتے ہیں۔ ذکر کرتے
ہیں اللہ کا کھڑے بیٹھے اور لیٹے الخ کے تحت
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا
ہے کہ اے سید محمّد یہ تیرے گروہ کی شان
میں ہے فقط پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ
جیسا کہ قوم بزرگوار موسیٰ کا یہود خطاب
تھا اور قوم بزرگوار عیسیٰؑ کا نصاریٰ
خطاب تھا اور محمّد مصطفےٰ صلعم کی اُمت کا
مسلمان خطاب ہے ہماری قوم کا خطاب
اولوالالباب ہے بنابریں آنحضرتؑ کو امام
اولوالنہی کہتے ہیں چونتیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو ماحی
(مٹانیوالا ضلالت کا) کہتے ہیں پینتیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ
کو حضرت محی بھی کہتے ہیں پس معلوم کرانے مصدق کہ ماحی نام
مبارک حضرت رسالت پناہؐ کا بھی ہوا ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے
آنحضورؐ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں احمد، محمد، حاشر اور
ماحی ہوں مٹاتا ہے اللہ میری ذات سے کفر کو اور

موعودؑ کہ تابع تام آنحضرتؐ بود بنا بر
او را اسم ماحی می گویند باعتبار آنکہ خاتم النبیؑ
ماحی الکفر والشرک والنفاق
بود و مہدی موعودؑ کہ خاتم الولایت است
ماحی الرسم والعادت والبدعت است
واز محی مراد محی السنت والدین است
کما ورد فی الاخبار والاثار
فی حقہ روی عن عبد اللہ
ابن عطا قال سألت ابا
جعفر محمد بن علیؓ فقلت اذا
خرج امام المہدی بای سیرۃ
یسیر قال یہدم
ما قبلہ کما صنع
رسول اللہ صلعم ویستا
نف الاسلام جدیدًا
وعن علیؓ قال المہدی
لا یترک بدعۃ
الا ازالہا ولا سنۃ
الا اقامہا۔ ونیز از حضرت
امیر جہاں دریں باب منقول
عیان است فرمودند کہ آمدن مہدی موعود رسم
وعادت وبدعت را دور ساختن وتازہ کردن سنت
رسول اللہ صلعم است وفرمودند کہ بندہ قدم برقدم
رسول اللہ صلعم دریں باب اصحاب امام اولوالالباب
المسمیٰ مہدیؓ خوش می فرمایند در قصیدہ کہ المسمیٰ
ظہور ولایت نام است

مہدی موعود آنحضرتؐ کے تابع تام تھے بناء بریں
آپ کو بھی ماحی کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے کہ،
خاتم الانبیاءؑ کفر و شرک و نفاق کو مٹانے والے
تھے اور مہدی موعودؑ جو خاتم ولایت ہیں رسم و عادت
و بدعت کو مٹانے والے ہیں اور محی یعنے زندہ کرنے
والے سے مراد زندہ کرنے والا سنت اور دین کا
ہے چنانچہ اخبار و آثار میں آنحضرتؐ کے حق میں آیا
ہے۔ روایت کی گئی عبد اللہ ابن عطا سے کہ کہا
انہوں نے پوچھا میں نے ابو جعفر محمد بن علیؓ سے اور کہا
میں نے کہ جب امام مہدی نکلیں گے تو کس سیرت
پر چلیں گے انہوں نے کہا کہ وہ اپنے سے پہلے کی
سب بے بنیاد باتوں کو نابود کر دیں گے جیسا کہ
رسول اللہؐ نے کیا اور از سر نو اسلام کو تازہ
کریں گے نیز حضرت علیؓ سے روایت ہے فرمایا،
آپ نے کہ نہ چھوڑے گا مہدی کسی بدعت کو مٹائے
بغیر اور کسی سنت کو قائم کئے بغیر۔ نیز حضرت
امیر جہاں امام زماں علیہ السلام کی نقل شریف
اس باب میں عیاں ہے فرمایا کہ مہدی موعود کا
آنا رسم و عادت اور بدعت کو دور کرنے اور
رسول اللہؐ کی سنت کو تازہ کرنے کے لئے ہے
نیز آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بندہ رسول اللہ کے قدم
بہ قدم ہے۔ اس باب میں حضرت امام اولوالالبابؑ
کے صحابی مسمیٰ مہدیؓ اپنے ایک قصیدہ میں جس کا
نام قصیدہ ظہور ولایت ہے کیا خوب فرماتے
ہیں ؎ (ترجمہ آیت)

کرمِ صاحبِ زمان مہدی
کرد ظاہر حقیقتِ احدی
گشت کونین زندۂ ابدی
ہر چہ ہست از ولایتیست ظہور
بارک اللہ یا امام ہدیٰ
ماحیٔ اسم و رسم و بدع دعویٰ
محیٔ دین و دل ز فیض خدا
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور

اسم سی و ششم آنکہ آنحضرتؐ را بحکم حدیث پیغمبرؐ کہ طاؤس روایت می کند قال علامۃ المھدی ان یکون شدیدا علی العمال ورحیما بالمساکین اخرجہ الحافظ ابو عبد اللہ نعیم فی کتاب الفتن حضرت رحیم میگویند دریںجا نکتۂ دقیق نزد اہل تحقیق است کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہیچ نبی را رحیم نام نہ کردہ است سوای خاتم النبی صلعم کما قال اللہ تعالیٰ فی حقہ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم ونیز بر اہل تمیز مخفی نماند کہ حضرت رسول اللہ صلعم ہیچ کس از اولیاء اُمت را رحیم نام نہ فرمودہ

کرمِ صاحبِ زمان مہدی
کیا ظاہر حقیقتِ احدی
ہوئے کونین زندۂ ابدی
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور
بارک اللہ اے امامِ ہُدیٰ
میٹنے والے رسم و بدع دعویٰ
دین و دل زندہ فیضِ حق سے کیا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

چھتیسواں نام یہ کہ آنحضرتؑ کو پیغمبرؐ کی ایک حدیث کی بناء پر جس کی روایت طاؤس نے کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا مہدی کی علامت یہ ہے کہ سخت ہو حکام پر اور رحیم یعنے مہربان ہو مساکین پر ذکر کیا ہے اس روایت کا حافظ ابو عبد اللہ نعیم نے کتابُ الفتن میں۔ آنحضرتؑ کو حضرت رحیم بھی کہتے ہیں اور یہاں ایک نکتۂ دقیق اہل تحقیق کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے خاتم الانبیاءؐ کے سوائے کسی نبی کا نام رحیم نہیں۔ فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے حق میں فرمایا ہے، تمہارے پاس آیا ہے رسول تم ہی کا اس پر شاق گذرتی ہے تمہاری تکلیف حریص ہے تمہاری بھلائی پر ایمان والوں پر نہایت درجہ شفیق و مہربان ہے۔ نیز صاحبانِ تمیز پر مخفی نہ رہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے اولیاء اُمت میں سے سوائے خاتم الاولیاءؑ کے اور کسی کا نام رحیم نہیں فرمایا اس لیئے کہ یہ اسمِ ذاتی ہے

اند بغیر از خاتم الولی کہ مذکور شد چرا کہ ایں
اسم ذاتی بجز نبی وولی کہ ذاتی اند روا نیست
فقط اسم سی وہفتم آنکہ از ازل الآزال تا
ابدالآباد آں محبوب ومعشوق صمدی خاتم
ولایت مقیدۂ محمدی را حضرت امام محمد
مہدی میگونید کہ ایں خطاب مستطاب از
طرف ملک الوہاب آں امام اولوالالباب
را وربطن مادر وبوقت تولد عطا شدہ بود کہ
لاشک ولاشبہ تو ہستی مہدی موعود بعدہ آں
خاتم ولایت بدیر مدت توقف کردہ اند
چنانچہ رسول خدا کہ ایشاں ہر دو یک وجود
بودند آخر الامر آں امامؑ در کعبۃ اللہ میان
رکن والمقام در محضر خاص وعام بفرمان ملک
العلام بدیں طریق آں امام تحقیق اظہار
کردہ فرمودند کہ انا المہدی انا المہدی انا
المہدی الموعود من اتبعنی فہو مومن بر ذات
خود اشارات نمودہ اند بعدہ نیز آں ہادی
سبیل الرشاد آں رسانندۂ من المبدء الی
المعاد دآں صاحب الطریق الصواب
والسداد دوم بار در شہر احمد آباد دعوی
مہدویت کردہ اند سوم بار بفرمان
پروردگار تکرار علی التکرار محبوبلا یزال در
قصبۂ بڑلی دعوی مہدویت فرمودند کہ

جو سوائے نبی اور ولی کے جو صاحبان تجلی ذات ہیں
اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے فقط سینتیسواں نام یہ
کہ ازل سے ابد تک ہمیشہ کے لئے اس محبوب
ومعشوق صمدی خاتمِ ولایت مقیدۂ محمدی کو حضرت
امام محمد مہدی کہتے ہیں کیونکہ خطاب مستطاب
خداوند وہاب کی طرف سے اس امام اولوالالباب
کو شکم مادر ہی تولد کے زمانے میں عطا ہوا تھا کہ بے
شک وبے شبہ تو مہدی موعود ہے بعد ازاں اس خاتم
ولایت نے ایک مدت دراز تک توقف فرمایا جیسا
کہ رسولِ خدا نے توقف فرمایا تھا کیونکہ یہ ہر
دو ذات ایک وجود تھے آخر کار آنحضرت امام زماںؑ
نے کعبۃ اللہ میں رکن ومقام کے درمیان مجمع خاص
وعام بفرمان خداوند علّام اس طریق سے اس امام
تحقیق نے دعویٰ کا اظہار فرمایا کہ میں ہی مہدی
ہوں میں ہی مہدی ہوں میں ہی مہدی موعود ہوں
جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے اپنی ذاتِ
مبارک کی طرف اشارہ کرکے آنحضرتؑ نے فرمایا
بعد ازاں بھی اس ہادی سبیل ارشاد اس مخبر
مبدر ومعاد اس رہبر طریق صواب وسداد نے دوسری
دفعہ شہر احمد آباد میں دعوی مہدیت فرمایا پھر تیسرے
بار بفرمان پروردگار مکرر سہ مکرر اس محبوب خدائے
لایزال نے قصبۂ بڑلی میں دعوئے مہدیت فرمایا کہ

من مہدی موعود ام و دریں تکرار مقصود حضرت کردگار آں بُود کہ مبادا کسی در دعوی آنحضرت ؑ شک کردہ اہل انکار شود و یا گمان کند کہ بر آں دعوی مصر ماندہ یا نہ بنا بر حق تعالیٰ کاظہر من الشمس آشکارا کردہ است ۔ اسم چہلم آنکہ فاعلم ایھا المصدق قد ثبت فی حقہ عن النبی علیہ السلام انہ قال اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی واسم امہ اسم امی وکنیتہ کنیتی لانہ مقصود الکونین فبھذ الحکم یکون لہ محبوب الثقلین ومقصود الکونین فاعلم ایھا المصدق قد ثبت بالقطع ان المہدی یکون موصوفا بجمیع اسماء وصفات رسول اللہ صلعم صورۃً ومعنا ویکون مظہر الاسماء الالٰھیۃ کما کان رسول اللہ فبھذ السند المذکور ہمہ صفات و اسماء معروف ومشہور بحضرت رسول اللہ صلعم امام محمد مہدی تابع تام بود اگر آں اسماء وصفات حضرت متبوع در باب تابع تام نوشتہ شود تا کتاب مطول می گردد کہ ہمہ اسماء وصفات آنحضرت نوشتن میسر آید

میں ہی مہدی موعود ہوں اور اس تکرار میں مقصودِ خدائے کردگار یہی تھا کہ ایسا ہو کوئی شخص آنحضرت کے دعوے میں شک کر کے اہلِ انکار میں جا پڑے یا گمان کر بیٹھے کہ آنحضرت اس دعوے پر مُصِر رہے یا نہیں ۔ بنابریں حق تعالیٰ نے آنحضرت ؑ کے دعوے کو اظہر من الشمس آشکارا فرما دیا ۔ چالیسواں نام یہ ہے کہ معلوم کر اے مصدق کہ آنحضرت ؑ کے حق میں نبی کی جانب سے یہ روایت ثابت ہوئی ہے کہ آنحضور ؑ نے فرمایا کہ اُس کا نام میرا نام اُس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اُس کی ماں کا نام میری ماں کا نام اور اُس کی کنیت میری کنیت ہوگی کیونکہ آپ کی ذات مقصود کونین ہے پس اسی لحاظ سے آنحضرت ؑ کو محبوب الثقلین اور مقصود الکونین کہا جاتا ہے پس جان اے مصدق کہ یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ مہدی تمام اسماء وصفات رسول اللہ صلعم سے ظاہراً و باطناً موصوف تھا اور تمام اسماءِ الٰہیہ کا مظہر ہوں جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے پس اسی سند مذکور سے تمام صفات اور اسماء معروفہ و مشہورہ میں حضرت مہدی حضرت رسول اللہ کے تابع تام تھے اگر وہ تمام اسماء وصفا حضرت متبوع کے تابع تام کے باب میں لکھے جائیں تو ایک ضخیم کتاب ہوگی جسمیں تمام اسماء وصفات آنحضرت بآسانی لکھے جا سکتے ہیں اب بطریق اختصار مطابق حکم آیات قرآنی اور احادیث نبوی چالیس نام

بدیں موجب بطریق اختصار بحکم قرآنِ
اخبار چہل عدد اسمار بزرگوار امام الابرار
گفتہ شد دیگر آنکہ نیز اگر اصطلاحات
مصدقین آں ذات پیغمبر صفات ہم نوشتہ
شود کتاب مجلد گردد مثلاً محمد مہدی الزمان
خلیفۃ الرحمان المخاطب بالمبین الفرقان
وارث نبی السبحان عالم علم الکتاب والایمان
مبین الحقیقت والشریعت والرضوان مہتر
سروراں و سرور پیراں حضرت امیر جہاں
اصطلاح اہل خراسان است و امیر امیراں
و پیر پیراں و مرشد دوراں حضرت میراں
لغت اہل ہندوستان است بر مصدقان امام
آخر زمانؑ رحمت و رضوان است ۔

باب سی ام

در بیان حلیۂ مبارک و بعضے صفات
ذات فائض فیوضات حضرت امام نظیر النبی
فے مقام تابع تام علیہما الصلوات والسلام
واضح باد کہ حضرت مہدی موعودؑ کرات مرات
بامر اللہ تعالیٰ میفرمود کہ من لم یر محمداً
فلیرانی یعنے کسیکہ ندیدہ باشد محمد صلعم
را پس گو کہ بہ بیند مرا نیز نقلست کہ آنحضرتؑ
فرمودند اگر ایں بندہ و محمد رسول اللہ و ابراہیم
خلیل اللہ در یک زمانہ بودندے ہیچ کس
درمیان ایں ہر سہ کساں تمیز کردن
نتوانستندے و نشناختندی کہ ذات

بزرگوار حضرت امام الابرارؑ کے کہے گئے ہیں
دیگر یہ کہ ان اسمار و صفات کے علاوہ اگر اُس
ذاتِ پیغمبر صفات کے مصدقین کے اصطلاحات
بھی لکھے جائیں تو ایک مجلد کتاب اور ہو جائیگی
مثلاً محمد مہدی زماں خلیفۂ رحمان المخاطب بہ مبین
فرقان وارث نبی سبحان عالم علم الکتابُ الایمان
مبین حقیقت و شریعت و رضوان مہتر سروراں و
سرورِ پیراں حضرت امیر جہاں اہلِ خراسان کے
اصطلاحی القاب ہیں اور امیر امیراں پیر پیراں
مرشدِ دوراں حضرت میراں اہلِ ہندوستان
کی لغت ہے اور حضرت امام آخر زماں علیہ السلام
کے مصدقین پر خدا کی طرف سے رضوانؑ رحمت ہے

تیسواں باب

حلیۂ مبارک اور بعضے صفات ذات فائض
فیوضات حضرت امامؑ کے بیان میں کہ آنحضرتؑ
نظیرِ نبی در مقام اور تابع تام ہیں علیہم الصلوات
والسلام واضح ہو کہ حضرت مہدی موعودؑ بار ہا
بامر اللہ فرماتے تھے کہ من لم یر محمداً فلیرانی
یعنے جو شخص محمد صلعم کو نہ دیکھا ہو چاہیئے کہ مجھے
دیکھے نیز نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا اگر یہ
بندہ اور محمد رسولؐ اللہ اور ابراہیم خلیلؑ اللہ ایک
زمانے میں ہوتے تو کوئی شخص ان تین کے درمیان
تمیز نہ کر سکتا اور نہ پہچان سکتا کہ مہدی کون ہے
رسولؐ اللہ کون ہیں اور خلیلؑ اللہ کون ہیں ۔

مہدیؑ کدام است و رسولؑ کدام و خلیل اللہ
کرام از جہت یک صورت صوری و سیرت
معنوی تمام آری چرا نباشد کہ بحکم حدیث
لکل نبی نظیر فی امتہ۔ و
لخاتم النبی علیہ السلام یکون
نظیرا فی امتہ وھو المہدی
فقط بنا بر صورت و سیرت خاتم الاولیاء
بر صورت و سیرت خاتم الانبیاء بود و ظاہر و اظہر
است کہ صورت و سیرت خاتم الانبیاء از
خلیل اللہ علیہ السلام جدا نبود فلہذا درباب
صورت و سیرت مہدی موعودؑ حاجت شرح
کردن و بیان نبود زیرا کہ انچہ بیان حلیۂ
حضرت خلیل اللہ بود ہماں بیان درباب
حلیۂ رسول اللہ حق تعالیٰ عیاں فرمود و انچہ
بیان حلیۂ مبارک حضرت رسول اللہ بود ہماں
بیان یک بیک در حلیۂ مبارک مہدی موعودؑ
حق تعالیٰ ظاہر نمود بر حکم دلیل قاطعہ و حجت
بالغہ ایں ہر دو ذات در صورت و سیرت یک
وجود بود کما ذکر فی تفسیر
کشف الحقایق تحت قولہ تعالیٰ
وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وکذا
فی بیان استخراج الانوار
والارواح من نور محمد علیہ السلام
وھو قولہ فقام منہ روح
المہدی کما قام الولد من الام

صورتاً سیرتاً یکسر جہتی تمام کے باعث ایسا
کیوں ہوتا جب کہ بحکم حدیث ہذا ہر نبی کے لیئے
نظیر ہے اسکی امت میں خاتم الانبیا علیہ السلام کی نظیر بھی
آنحضرتؐ کی امت میں ہے اور وہی مہدی علیہ السلام ہیں
فقط بنا بریں صورت اور سیرت خاتم الاولیاءؑ کی صورت اور سیرت
خاتم الانبیاءؐ کے مطابق تھی اور یہ بھی ظاہر و اظہر ہے کہ صورت
اور سیرت خاتم الانبیاءؐ کی خلیل اللہ علیہ السلام سے جدا نہ تھی اسی
لئے حضرت مہدیؑ موعودؑ کی صورت و سیرت کے باب میں شرح
بیان کی کوئی حاجت نہیں تھی کیونکہ جو کچھ بیان حضرت خلیل اللہ کے
حلیۂ مبارک کا تھا وہی بیان حضرت رسولؐ اللہ
کے حلیہ کے باب میں حق تعالیٰ نے ظاہر فرمایا اور
جو کچھ بیان حضرت رسولؐ اللہ کے حلیۂ مبارک کا
تھا وہی بیان از ابتدا تا انتہا حضرت مہدی موعودؑ
کے حلیۂ مبارک میں حق تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کیونکہ
بحکم دلیل قاطعہ و حجت بالغہ یہ ہر دو ذات صورت
سیرت میں ایک وجود تھے چنانچہ تفسیر کشف الحقایق
میں اللہ تعالیٰ کے قول وآخرین منھم لما
یلحقوا بھم (اور دوسروں کی طرف بھی
پیغمبر بنا کر بھیجا جو ابھی ان سے نہیں ملے) کے
تحت مذکور ہے اور ایسا ہی نور محمد علیہ السلام سے
انوار و ارواح کے استخراج کے بیان میں ہے اور
وہ قول مفسر کا یہ ہے پس قائم ہوئی اس سے
روح مہدیؑ جیسا کہ قیام پذیر ہوتا ہے لڑکا ماں
سے پس جب نبی کو نبیؐ کی نبوت دی گئی تو مہدیؑ
کو نبیؐ کی ولایت دی گئی پس ذات آپ کی نبیؐ کی

فلما اعطی النبی نبوتہا اعطی
المھدی ولایتہ فذاتہ کذات
النبی وحزبہ کحزب النبی ودعوتہ
کدعوۃ النبی وعلمہ کعلم النبی وصبرہ کصبر
النبی وتوکلہ کتوکل النبی وفی اکثر صورتہ
سیرتہ سواء لہ انتھی کذا فی تفسیر الکاشی
تحت قولہ تعالی واوحی الی ھذا القراٰن
لانذرکم بہ ومن بلغ قال ابوجعفر
ابوعبداللہ معناہ
ومن بلغ ان یکون اماما من
اٰل محمد فھو ینذر بالقراٰن
کما انذر بہ رسول اللہ
صلعم ومن بلغ ھو ذات المھدی
فقط فاعلم ایھا المصدق قد
ظھر من ذالک الدلائل التحقیقیۃ
ان النبی والمھدی کانا فی الصورۃ
والسیرۃ واحدا بحکم الحجج الوثیقۃ
پس ہر کہ خواہد کہ حلیہ مبارک مہدی موعودؑ نظر کند
او را باید و شاید کہ حلیہ مبارک پیغمبر صلعم
بہ بیند مع ذالک اکثر تابعان حضرت
مہدی رضوان اللہ علیہم ابدی کہ در اتباع
آنحضرتؑ واثق بودہ و در تصدیق تحقیق
صادق وجویندگان ذات مطلق و روندگان
راہ حق بودہ اند آنچہ در باب حلیہ مبارک
حضرت مہدی موعود علیہ السلام والصلواۃ

ذات کے مانند گروہ آپ کا نبیؑ کے گروہ کے مانند
اور دعوت آپ کی نبیؑ کی دعوت کے مانند علم
آپ کا نبیؑ کے علم کے مانند، صبر آپ کا نبیؑ کے
صبر کے مانند، توکل آپ کا نبیؑ کے توکل کے مانند
اور اکثر احوال میں آپ صورتاً اور سیرتاً نبیؑ کے برابر
ہیں انتہی۔ ایسا ہی تفسیر کاشی میں اللہ تعالیٰ کے
قول واوحی الی ھذا القراٰن لانذرکم
بہ ومن بلغ (اور وحی کیا گیا ہے میری
طرف یہ قرآن تاکہ ڈراؤں میں تم کو اسکے ذریعہ اور
وہ جو پہنچا اس مقام کو) کے تحت مذکور ہے کہا
ابوجعفر اور ابوعبداللہؓ نے، اس کے معنی یہ ہیں کہ جو
پہنچا اس مقام کو کہ ہووے امام آلِ محمدؐ سے تو
وہ بھی ڈرائے گا قرآن کے ذریعہ جیسا کہ ڈرایا اسکے
ذریعہ رسولؐ اللہ نے اور من بلغ سے مراد ذات
مہدی ہے فقط پس معلوم کرلے مصدق ظاہر ہوچکا
ان دلائل تحقیقیہ سے کہ نبی اور مہدی علیہما السلام،
صورت و سیرت میں ایک ہوئے ہیں بحکم براہین
قاطعہ پس جو کوئی چاہے کہ حضرت مہدی موعودؑ
کے حلیۂ مبارک پر نظر کرے تو اس کو لازم اور مناسب
یہی ہے کہ حلیۂ مبارک پیغمبر صلعم کا دیکھ لے باوجود
اس کے حضرت مہدی علیہ السلام کے اکثر تابعین
رضی اللہ عنہم نے جو آنحضرتؐ کی اتباع میں راسخ
اور تصدیق بہ تحقیق میں صادق ڈھونڈھنے
والے ذاتِ مطلق کے اور چلنے والے راہِ حق کے
ہوئے ہیں جو کچھ انہوں نے حضرت مہدی موعود

صفات ذات دیدہ اند و از بینندگان
شنیدہ اند از روی صدق و امانت بقدر
حوصلہ فرمودہ اند بعون اللہ تعالیٰ دریں اوراق
حلیۂ مبارک و بعضے صفات امام الآفاق آوردہ
شد تا مصدقان را صدق بیفزاید و منصفان
[illegible] تعالیٰ راہ حق بہ نماید بمنہ و بفضلہ برای اللہ
حلیۂ مہدی مراد اللہ نظیر حضرت رسول اللہ
تابع شریعت نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بگوش
ہوش جان بشنو و دریاب لان بیان
حلیۃ المہدی بفضل الصمدی ہو الہادی
الی الصواب جسم مبارک حضرت امام از سر تا
پای علی التمام بود چنانچہ جسم مبارک حضرت
پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بود و قد و قامت
آں شہنشاہ ولایت پناہ میانہ بود نہ درازی
داشت و نہ کوتاہ یعنے متوسط قد بود فاما
ہرگاہ کہ آں قبلہ گاہ میان مجمع
ایستادہ شدی ہر دو کتف آنحضرت
خاتم ولایت از ہمہ بالا نمودے رنگ
آں خاتم الاولیاء صدر نشین صفہ
صفا صاحب الجود و الوفا اسر اللون
پیغمبر لقا یعنے رنگ گندم گوں در
ملاحت از حد بیروں فاعلم ان الصدیق
یوسف فقط صباحت داشت
و حضرت محمدین ملاحت داشتند
صباحت محتاج ملاحت است

علیہ السلام والصلوٰۃ کے حلیۂ مبارک کے باب
میں بچشم خود دیکھا اور دیکھنے والوں سے سُنا
از رُوئے صدق و امانت بقدر اپنے اپنے حوصلے
کے بیان فرمایا ہے پس بتائید الٰہی ان اوراق میں
آنحضرتؑ کے حلیۂ مبارک کی کیفیت اور بعضے
صفات اُس امام الآفاق کے لائے گئے ہیں تاکہ
مصدقوں کے صدق میں اضافہ ہو اور انصاف والوں
کو حق تعالیٰ راہِ حق دکھلائے اپنے احسان اور اپنے
فضل سے اب برائے اللہ حضرت مہدی مُراد اللہ
نظیر حضرت رسول اللہ تابع شریعت نبی اللہ صلی اللہ
علیہما وسلم کا حلیۂ مبارک، گوشِ ہوش دل و جان سے
سنو اور اپنے علم میں لاؤ اس لیئے کہ بیان حلیۂ
مہدیؑ بفضلِ صمدی ہے جو ہادی راہِ صواب ہے
واضح ہو کہ جسم مبارک حضرت امامؑ کا سرتاپا تمام
تھا جیسا کہ جسم مبارک حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا تھا اور قد و قامت اُس شاہنشاہ ولایت پناہ
کا درمیانی تھا نہ بہت دراز نہ بہت پست یعنے
متوسط قد مبارک تھا لیکن جب کبھی وہ قبلہ گاہ کسی
مجمع کے درمیان کھڑے ہوتے تھے تو دونوں مونڈھے
آنحضرت خاتم ولایتؑ کے سب سے بلند تر دکھائی
دیتے تھے اور رنگ اُس خاتم الاولیاء صدر نشین
صفۂ صفا صاحب جود و وفا کا خوشترین رنگ
پیغمبر نما تھا یعنے گیہوں والا رنگ، ملاحت حد سے
زیادہ لیا ہوا پس معلوم کرائے مصدق کہ حضرت
یوسفؑ فقط صباحت (گوراپن) رکھتے تھے

و ملاحت بصباحت احتیاج ندارد
چنانچہ در نزہتہ الارواح
نقلست کہ مہتر عالم علیہ السلام
را سوال کردند کہ یا رسول اللہ جمال
جہان آرای تو خوب تر یا چہرۂ
دلکشائی و عارض زیبائی یوسف
صدیق آں طوطی شکر خاے انا
افصح چنیں جواب داد کہ اخی یوسف
اصبح و انا املح صباحت و ملاحت باید
اما ملاحت از صباحت مستغنی است
صباحت نقشی است بر روی دیوار و
ملاحت شیوۂ استادان کار دیگر آنکہ
پاکیزہ خوی منزہ بوی پیچیدہ موی
درخشندہ روی بود روی او دافع البلا
موی او کمند فقرا و سوی حق رہنما خوی او
کاشف العنا یعنے خوی آں ولایت پناہ
ہمچو خوی رسول اللہ صلعم کہ انہ
یقتفو اثری ولا یخطی حدیث
ظاہر است و بندہ قدم بر قدم رسول اللہ
ہستیم نقل باہر است و خوشبوی آں
امام البر و البحور ہمچوں خوشبوئی پیغمبر بود
نقلست کہ با حضرت امام ہر کہ از
مردمان خاص و عام دست بوسی کردی
تا چہل روز کم زیادہ از دست آنکس
خوشبوئی زائل نہ شدی و بوی

اور حضرات محمدین صاحبانِ ملاحت تھے، صباحت
محتاج ملاحت کی ہے لیکن ملاحت (نمکینی) صباحت
کی حاجت نہیں رکھتی چنانچہ نزہتہ الارواح میں ہے
نقل ہے کہ مہترِ عالم پیغمبر صلعم سے کسی نے سوال کیا
کہ یا رسول اللہ آپ کا جمال جہان آراہ بہتر
ہے یا چہرۂ دلکشا اور عارضِ زیبا یوسفِ صدیق
کا تو اُس طوطیٔ شیریں بیاں صاحبِ دعویٰ
(انا افصح (میں ہوں فصیح ترین اہلِ جہاں)
نے جواب میں اسطرح ارشاد فرمایا کہ میرے
برادر یوسف صباحت میں یار تھے اور میں ملاحت
میں یار ہوں، صباحت کو ملاحت چاہیئے لیکن
ملاحت، صباحت سے بے نیاز ہے، صباحت
کی مثال ایک نقش کی سے ہے جو دیوار پر نمایاں ہے
اور ملاحت کمالِ ہنر مندی نقاشاں ہے دیگر یہ کہ
آنحضرتؐ کا پسینہ پاکیزہ بُوئے اطہر لیا ہوا آپکے
مُوئے مبارک بٹے ہوئے اور چمکیلے تھے آپ کا
چہرۂ مبارک دافعِ بلا، آپکی زُلفوں کے بال کمندِ
فقرا جانبِ حق رہنما تھے آپ کا لعابِ دہن اقسام
کی تکالیف کو دُور کرنے والا یعنے اُس ولایت
پناہؑ کا آبِ دہن مانندِ رسولؐ اللہ کے آبِ دہن
کے تھا چنانچہ نبیؐ کا فرمان بے شک وہ میرے
قدم بہ قدم چلے گا اور خطا نہیں کرے گا آنحضرتؑ
کے حق میں ظاہر ہے اور خود آنحضرتؑ کا فرمان کہ
بندہ رسولؐ اللہ کے قدم بہ قدم ہے نقل روشن
تر ہے اور خوشبو اُس امام البر و البحورؑ کی مانندِ

عرقِ امام اولوا الالباب ہمچوں خوشبوئی تیز گلاب بود و تاثیر پسخوردہ و لعاب او ہمچوں لعاب رسول ملک الوہاب بود و موی درسر آنحضرتؑ چوں موی رسالت پناہ نہ بسیار و دراز بود نہ کوتاہ نقلست درباب داشتن موی در سر حکم آں سرور دین پرور مشہور الاشہر است کہ فرمودند سر متراشید کہ عروس سر محلوقہ نوشہ را خوشش نمی آید نکذا قال النبی صلعم من کان لہ شعر فی راسہ فلیکرمہ ھذا الحدیث من المشکوٰۃ و روی امام آخر زمانؑ ہمچوں خورشید تاباں بود کہ طلعت رویش موجب راحت سینہ و کاشف دردہا و کینہ و مطلع منظرش موجب فرحت درونہ و سبب شفاء برونہ کہ ہر کہ روی مبارک آں ولایت پناہ محبوب حضرت اللہ دیدی در ہماں ساعت بصدقہ خاتم ولایت بمقصود خود رسیدی چنانچہ از سلطان نصیر صدیق شمس المنیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ نقلست کہ در اول ملاقات آں

پیغمبر علیہ السلام کی خوشبو کے تھی نقل ہے کہ خواص و عوام میں سے جو کوئی حضرت امام علیہ السلام کی دست بوسی کرتا تھا تو کم و بیش چالیس روز تک اُس کے ہاتھوں کی خوشبو زائل نہوتی تھی اور اُس امام اولوا الالباب کے پسینے کی خوشبو گلاب کی بُو سے تیز تر ہوا کرتی تھی اور آنحضرتؑ کے پس خوردہ اور لعابِ مبارک کی تاثیر وہی تھی جو لعابِ رسول ملکِ وہاب کی تھی اور آنحضرتؑ کے سر کے بال مانند حضرت رسالت پناہؐ کے سر کے بالوں کے نہ بہت لمبے تھے نہ بہت چھوٹے نقل ہے کہ سر کے بال رکھنے کے بارے میں حکم اُس سرورِ دین پرور کا ظاہر و اظہر ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ سر کے بال مت مونڈھا و دیکھو کہ سر مونڈھی دُلہن نوشہ کو بھلی نہیں لگتی، اسی طرح نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جس کے سر میں بال ہوں اسکو چاہیے کہ انکی نگہداشت کرے یہ حدیث مشکوٰۃ کی ہے اور اُس امام آخر زمانؑ کا چہرۂ مبارک مثلِ آفتاب کے تاباں تھا ایسا کہ اسکی آب و تاب راحتِ سینہ کی موجب دردوں اور دلی رنجشوں کی دافع تھی آپ کے روبرو ہوجانا فرحتِ باطنی کا اور امراضِ ظاہری سے شفا پانے کا سبب بن جاتا تھا اسطرح کہ جو کوئی طالب صادق اُس ولایت پناہ محبوب حضرت اللہ کا چہرہ مبارک دیکھتا اسی وقت اُس خاتم ولایت کے صدقے سے اپنے مقصود کو پہنچتا تھا چنانچہ سلطان نصیر صدیق، شمس منیر بندگی میاں سید خوندمیرؓ

ذات پیغمبر صفات نسر بودند که شکسته شوند آں چشمہا کہ مہدیؑ را دیدہ باشند بندہ خدای خود را در ذات مہدی دیدیم۔ نیز بر اہل تمیز واضح باد کہ بسیار عرفا ربانی و عشاق سبحانی و مشتاق لقاء رحمانی در روی مبارک حقانی بمقصود جانی رسیدہ اند بعدہ خود را از حجاب عما سوی اللہ بیرون کشیدہ اند عارفی از زمرۂ اولوالالباب رباعی نیکوی فرماید در یں باب

اے مہدی آخر زماں معناً محمد آمدی
بارک اللہ مرحبا مانند احمد آمدی
مہر ولایت نامور بر پشت تو دارد نشاں
بحر حقیقت را روبے میم احمد آمدی

دیگر آں کہ آں سرور بزرگ سرے چوں سرِ پیغمبر بود نہ بسیار بزرگ یعنے میانہ بود روشن پیشانی پیوستہ ابروی امام بلند بینی بار وشنائی تمام ھکذا قد ورد فی الحدیث وصفہ عن محبوب الکونینؐ۔ المہدی منی اجلی الجبہۃ اقنی الانف مقرون الحاجبین چشم او ہمچوں چشم بنی اسرائیل بسیار آبدار یعنے سیاہ دیدہ سفید چشم

سے نقل ہے کہ اُس ذاتِ پیغمبرِ صفاتؐ سے پہلی ہی ملاقات میں فرمایا کہ پھوٹ جائیں وہ آنکھیں جنہوں نے مہدیؑ کو دیکھا ہو بندے نے تو اپنے خدا کو ذاتِ مہدیؑ میں دیکھا ہے نیز صاحبانِ تمیز پر واضح ہو کہ بہت سارے عارفانِ الٰہی عاشقانِ سبحانی مشتاقانِ لقاءِ رحمانی اُس امامِ زماں کے رُوئے مبارکِ حقانی کے دیدار ہی سے اپنے مقصودِ جانی کو پہنچے، بعد ازاں خود کو ماسوی اللہ کے حجاب سے بالکلیہ باہر کئے ہیں چنانچہ اسی زمرۂ اولوالالباب کے ایک عارف نے اس باب میں ایک بہترین رباعی کہی ہے ؎ (ترجمۂ رباعی)

اے مہدیؑ آخر زماں معناً محمد آئے تم
بارک اللہ مرحبا مانندِ احمدؐ آئے تم
مہرِ ولایت نامور پشتِ مبارک پہ لئے
بحرِ حقائق میں رواں بے میم احمد آئے تم

دیگر یہ کہ اُس سرورؑ کا سرِ مبارک بزرگ مانندِ پیغمبر علیہ السلام کے سرِ مبارک کے تھا بہت بڑا نہیں یعنے میانہ تھا، پیشانی مبارک روشن ابرو باہم ملے ہوئے اُونچی ناک چہرۂ مبارک امام علیہ السلام کا روشنائی تمام رکھتا تھا ایسا ہی حدیث شریف میں آپ کا وصف محبوبِ کونینؐ سے مروی ہے کہ مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی بلند بینی جُھڑ بھوں والا ہوگا۔ آنکھیں آپکی مثل بنی اسرائیل کی آنکھوں کے بہت آبدار تھیں یعنے حلقۂ مردمک سیاہ اور چشم سفید دنبالہ دار سیاہی اور

گوشہ داد و سیاہی و سفیدی
بغایت روشن اندکی مائل بہ سرخی
ہمچوں چشم مہتر لولاک کحل العین دراز
مژگاں کثیر اللحیہ سخت سیاہ سرخ
عذار روشن رخسار متوسط و میانہ گوش
آں ولایت پناہؑ باریک لب کشادہ
دنداں بسیار آبدار خطی باریک
داشت بموی از سینہ تا ناف ہمچوں
رسول مختار متوسط گردن در درخشانی ہمچوں
آفتاب درخشیدن بازوی حضرت امام باقوت
تمام بانہایت دراز تا بزانوی رسیدہ کشادہ کتف
متوسط پشت و سینہ بے کینہ کشادہ تر بود و سینۂ
مبارک حضرت خاتم ولایت از شکم مبارک
بلند تر نمود نرم اعضاء آں
تمج الاصفیاء قوی قبضہ دراز
انگشتاں متوسط ساق امام الآفاقؑ
درست قدم پہن استخواں و نیز بر رخسارہ
راست آں شاہنشاہ خال سیاہ بود
فراخ شانہ و بر شانہ راست مہر
ولایت بمثل مہر نبوت حضرت رسولؐ
اللہ بود فکذا قد ورد فی الاخبار
والآثار فی حق المہدیؑ لانہ
امام الابرار والاحرار فمنہا
ما ذکر فی عقد الدرر یروی
عن ابی جعفر بن علیؓ قال سئل

سفیدی دونوں میں بے انتہا چمک کسی قدر مائل
سُرخی مانند چشم سرور لولاک صلعم کے آنحضرتؑ کی
آنکھیں بھی سُرمگیں دراز پلکوں والی تھیں ریش
مبارک گھنی اور بہت سیاہ چہرہ و رخسار سُرخ و
روشن و متوسط ، کان اوسط درجے کے لب مبارک
اُس ولایت پناہؑ کے باریک ، دندانِ مبارک
کشادہ اور بہت آبدار تھے اور ایک باریک خط
مُوئے مبارک کا سینہ سے ناف تک آنحضرتؑ
رکھتے تھے مانند حضرت رسولِ مختار کے گردنِ مبارک
متوسط روشنائی میں مانند آفتاب کے تاباں تھی
بازو حضرت امامؑ کے کمال درجہ قوی نہایت دراز
زانو تک پہنچتے تھے ، مونڈھے کشادہ پیٹھ کی
چوڑائی متوسط سینۂ بے کینہ فراخ تر تھا اور سینۂ مبارک
حضرت خاتم ولایتؑ کا شکم مبارک سے بہت اونچا
دکھائی دیتا تھا ، اُس تمج الاصفیاء کے اعضائے
مبارک میں نرمی قبضہ میں قوت انگلیاں دراز ،
پنڈلیاں آنحضرتؑ کی متوسط قدم رسیدے اور
ہڈیاں چوڑی تھیں ۔ نیز اس شاہنشاہ ولایتؑ
کے سیدھے رخسار پر سیاہ تل تھی اور آنحضرتؑ
کے کندھے کشادہ اور سیدھے کندھے پہ مہر
ولایت مثل حضرت رسولؐ اللہ کی مہر نبوت کے
تھی اور ایسا ہی اخبار و آثار میں حضرت مہدیؑ
کے حق میں آیا ہے کیونکہ آنحضرتؑ امام الابرار والا
حرار ہوئے ہیں انہی میں سے وہ روایت ہے جو
عقد الدرر میں مذکور ہوئی ہے کہ روایت کی گئی ہے

عن امیر المومنین وامام المتقین اسد الله الغالب علی ابن ابی طالبؓ عن صفة المهدی فقال هو شاب مربوع من الوجه یسیل شعره علی منکبیه یعلو نور وجهه سواد شعر لحیته وراسه۔ قلت هکذا کان وصف المهدی الذی نصدقه کما هر وصفه علی ذلك وفی روایة اخری عنه کرم الله وجهه انه قال ان المهدی من اهل بیت النبیؐ مولده بهند او بکابل اسمه اسم النبیؐ کثیر اللحیه مکحل العینین براق الثنایا فی وجهه خال وفی کتفه علامة مثل علامة النبی یخرج برایة النبی قد صح ذلك بعد ظهور المهدی بالمشاهدة کما قال لیس الخبر کالمعاینة۔ اکنون تیز

ابوجعفر ابن علیؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ امیر المومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب، علی ابن ابی طالبؓ سے صفتِ مہدی کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ وہ جوان ہو گا میانہ قد ذی وجاہت جس کے سر کے بال اُسکے دونوں کندھوں پر دراز ہوں گے اور اُس کے چہرے کا نور اُسکے سر اور داڑھی کے بال پر غالب ہو گا میں کہتا ہوں ایسا ہی تھا مہدیؑ کا وصف جن کی ہم نے تصدیق کی ہے چنانچہ آپ کا حلیہ اس وصف کے ساتھ سابق میں مذکور ہوا ہے اور ایک روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ مہدی اہل بیت نبیؐ سے ہیں جو ہند یا کابل میں پیدا ہوں گے ان کا نام نبیؐ کا نام ہو گا۔ ان کی داڑھی گھنی آنکھیں سرمگیں اور دانت چمکیلے ہوں گے ان کے چہرے پر ایک تل ہو گی اور کندھے پر ایک نشانی ہو گی مثل نبیؐ کی نشانی کے نکلیں گے وہ نبیؐ کا جھنڈا لیکر یہ سب علامتیں بعد ظہور مہدیؑ مشاہدے سے صحت کو پہونچ چکیں جیسا کہ کہا گیا ہے لیس الخبر کالمعاینة (سنی ہوئی بات دیکھی ہوئی بات جیسی نہیں) اب مزید بعضے صفات ذات مبارک سُن لو اور اس امام تحقیق کی تصدیق کر کے راہ راست پر چلو، صفت ذات مبارک امام علیہ السلام کی علی الدوام یہ تھی کہ آنحضرتؑ خداوند تعالیٰ کی قوت سے رعب وعظمت تمام رکھتے تھے ایسا کہ کسی شریر سے شریر کافر اور

بعضے صفات ذات مبارک بشنو وامام
تحقیق را تصدیق کردہ براہ راست رو
وصفت ذات مبارک امام علی الدوام بقوت
ملک العلام مہابت تام عظمت تمام داشت کہ
ہیچ کافری اشرار وظالمی فجار رابعد از
دیدن دیدار حضرت امام الابرار قوت وطاقت
جبروزور نماندی بلکہ درہما نوقت پیش
آنحضرت منقاد وتسلیم شدی کما مر علیٰ ذالک فی
الابواب ونیز اصحاب آنحضرتؑ می فرمایند دریں باب مثنوی

گوی بدعوی زجہاں بردہٗ
تاکہ بمیدانش رُخ آوردہٗ
نامدہ کس باتو بزور آوری
تاگہِ دوران خورخاوری
در دو جہاں داورِ فرمان تست
کون ومکان درگہ دیوان تست

نیز شیریں سخن نرم آواز غریب پرور
بندہ نواز سخت دل برفاجراں مشتری
طالباں مریخ مخالفاں مونس غریباں
غمگسار یتیماں رحیم برمسکیناں بُود
فھکذا روی عن طاؤس
قال علامۃ المہدی
ان یکون شدیدا علی
العمال ورحیما بالمساکین
نصح ذٰلک بالمشاھدۃ
فی ذات المہدیؑ بالمعائنۃ

ظالم وفاجر کو بھی حضرت امام الابرارؑ کے روبرو ہونے
اور آنحضرتؑ کو دیکھ لینے کے بعد کوئی قوت و
طاقت جبر وزور کی باقی نہیں رہتی تھی بلکہ وہ اسی
وقت آنحضرتؑ کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا اور مُطیع و
منقاد ہو جاتا تھا چنانچہ ایسے بہت سے واقعات
گذشتہ ابواب میں مذکور ہوئے ہیں' نیز آنحضرتؑ
کے ایک صحابی نے اس باب میں ایک مثنوی میں
فرمایا ہے (ترجمۂ مثنوی)

گیند کو دعوے کے جہاں سے لیا
دعوے کے میدان کا جب رُخ کیا
لائے کوئی تجھ سے نہ لڑنے کی تاب
دَور میں جب تک کہ رہے آفتاب
دونو جہاں تابعِ فرماں ترے
کون ومکاں درگہِ دیواں ترے

نیز آنحضرتؑ شیریں سخن نرم آواز غریب پرور'
بندہ نواز' فاجروں کے حق میں سخت' طالبانِ
خدا کے دلدار' مخالفانِ حق کے قاتل' غریبوں کے
مونس' یتیموں کے غمگسار' مساکین پر مہربان تھے
چنانچہ اسی مضمون کی ایک روایت طاؤس سے آئی
ہے کہ کہا انہوں نے علامت مہدی کی یہ بیان
کی گئی ہے کہ وہ حکام کے حق میں سخت اور مساکین
پر مہربان ہوں گے یہ بات مشاہدے سے حضرت
مہدیؑ کی ذات میں ظاہر وعیاں دیکھی گئی ہے
کہ آپ سخت تھے اہل دنیا پر اسطرح کہ دنیاداروں
کے لئے آپ کے ساتھ ہمنشینی اور اُنست ممکن ہی نہیں

انہ کان شدید
علیٰ اھل الدنیا لا
یمکن بھم الموانسۃ معہ
من الھیبۃ والعظمۃ
اما بالمساکین فیوانسون
معہٗ موانسۃ
الاخ بالاخ والابن بالاب
اخرجہ الحافظ ابوعبداللہ
نعیم فی کتاب الفتن
ایضا مجلس او دلربا صحبت او باطن کشا نظر
او حق نما حکم او ھر درد را دوا امید و ایمان
بخش محبت او من اللہ نقش تبسم افزوں
لطف او از حد بیروں شجاعت اکمل سخاوت
افضل و بیان او ایمان کامل و اسلام تام
ہدایت او ذکر دوام و فکر تمام ۔ و عمل
او اللہ و ترک عما سوی اللہ ۔ صادق الاقوال
پیغمبر احوال ۔ معدن مروت مخزن فتوت غافر
الذنوب ساتر العیوب قدم مسعود دیر خشم
زود خوشنود سخن شنو امانت گو حسن صورت
با حسن سیرت بالطافت و عدالت دائم
الحزن کثیر البکا کما کان خاتم الانبیاءؑ
قلۃ المزاح انوار السراج حامی دینؐ
سنت مبین الحقیقت والشریعت
و ماحی جمیع بدعت بود نہ ہمچوں بعض اولیاء
علیہم رحمۃ اللہ کہ در بدعت حسنہ و

تھی آپ کی ہیبت اور عظمت سے لیکن مساکین
آپ سے مانوس تھے جیسا کہ مانوس ہوتا ہے
بھائی بھائی سے اور بیٹا باپ سے ۔ روایت
مذکورۂ بالا کا ذکر حافظ ابوعبداللہ نعیم نے
کتاب الفتن میں کیا ہے ۔ ایضاً آپ کی مجلس
دلوں کو گرویدہ کرنے والی آپ کی صحبت باطن کی
کدورت کو زائل کرنے والی آپ کی نظر مبارک
حق نما آپ کا ارشاد ہر درد کی دوا آپکے الطاف
کی توقع ایمان بخش آپ کی صحبت اللہ کی طرف
سے ہدایت کا نقش تھی، تبسم زیادہ لطف و نوازش
بے اندازہ، شجاعت بوجہ کمال، سخاوت بے مثال،
اور بیان مبارک آنحضرتؐ کا ایمان کامل اور اسلام
تمام پر دال تھا، ہدایت آنحضرتؐ کی یہی تھی کہ ذکر
خدا علی الدوام رہے اور فکر فلاح آخرت تمام رہے
آپ کا ہر کام للہ مبنی بر ترک ماسوی اللہ تھا آپ
اقوال میں صادق، احوال میں پیغمبر کے مطابق تھے
آپ کی ذات مبارک مروت کا معدن جوانمردی
کا مخزن تھی، آپ گناہوں کو بخشنے والے عیبوں کی
پردہ پوشی فرمانے والے اپنے قدم مبارک کی
برکت سے بلاؤں کو دور فرمانے والے تھے، غصہ
کرنے میں درنگ، خوشنود ہونے میں عجلت، فریاد
کی سماعت، سیدھی بات کا سنانا حسن صورت و
حسن سیرت کے ساتھ لطافت و عدالت آپکے
اوصاف تھے اور اکثر اوقات غمگین اور زاری کی،
حالت میں رہا کرتے تھے چنانچہ یہی حال خاتم الانبیاءؑ

سیئہ تمیز کردہ اند بلکہ آنحضرتؐ
کرات ومرات فرمودہ اند کہ ہیچ
افعال حسنہ باری تعالیٰ از حبیب
خود پوشیدہ نداشت آں کدام حسنہ
باشد کہ رسول اللہؐ نکردہ باشد وآں
حسنہ بود لہذا بدعت کلیہ منع فرمودہ
چنانچہ رسول علیہ السلام ارکان و
احکام دین اسلام ادا فرمود
ہمچناں حضرت امام آخر زماں
باتمام رسانیدہ تر و تازہ نمود
فہکذا قد ورد فی
الاخبار فی حق ہذا الامام
الابرار عن علیؓ انہ قال
فی قصۃ المہدی لایترک
بدعۃ الا ازالہا ولا سنۃ
الا اقامہا وایضاً آں شاہنشاہ
حقیقت وآں بادشاہ شریعت وطریقت
آں سلطان دین و ملت وآں مبین
اسرار معرفت وآں مفتح حصون ضلالت
وآں فاتح قلوب غفلت بود
فہکذا وصفہ فی الاحادیث
علیہ السلام کما لایخفی علی
المصدقین من الخاص
والعام فمنہا قولہ علیہ السلام
والذی بعثنی بالحق ان منہا

کا تھا، مزاحیہ کلام بہت کم فرماتے چہرۂ مبارک
کی روشنی کئی چراغوں کی روشنی سے افزوں تھی
آنحضرتؐ دین وسنت کے حامی حقیقت وشریعت
کے مبیّن اور تمام بدعتوں کو میٹنے والے تھے نہ بعض
اولیاء رحمہم اللہ کے مانند جنہوں نے بدعت حسنہ اور
سیئہ میں فرق کیا بلکہ آنحضرتؐ نے کئی بار یہ فرمایا
کہ کوئی فعل افعالِ حسنہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے
پوشیدہ نہیں رکھا وہ کونسا حسنہ ہو سکتا ہے جو رسول اللہؐ نے
نہ کیا ہو اور وہ حسنہ ہو لہذا بدعت سے آنحضرتؐ نے بالکلیہ منع
فرمادیا پس جیسا کہ رسول علیہ السلام نے ارکان واحکام دین اسلام کی
ادائی فرمائی تھی ویسا ہی حضرت امامؑ نے ارکان و احکام کی ادائی کو
تکمیل کو پہنچایا اور ان احکام کو ترو تازہ فرمایا اسی طرح اخبار میں اس
امام ابرارؑ کے حق میں آیا ہے حضرت علیؓ سے روایت
ہے کہ انہوں نے مہدی کے ذکر میں فرمایا کہ نہ چھوڑے گا
وہ کسی بدعت کو زائل کئے بغیر اور نہ کسی سنت کو قائم
کیے بغیر۔ ایضاً وہ شاہنشاہِ حقیقت وہ بادشاہِ
شریعت وطریقت اور وہ سلطان دین وملت اور
وہ بیان کرنے والا اسرار معرفت کا اور وہ فتح
کرنے والا گمراہی کے قلعوں کا اور وہ قلوب غفلت
زدہ کو مسخر کرنے والا ہو آپکے یہ تمام اوصاف
نبی علیہ السلام کی احادیث میں بیان ہوئے ہیں
چنانچہ یہ بات مصدقین خاص وعام پہ مخفی نہیں ہے
منجملہ ان کے یہ قول آنحضرت علیہ السلام کا ہے، قسم
ہے اُس ذات کی جس نے مجھے بھیجا حق کے ساتھ
کہ اس اُمت کا مہدی اس سے (فاطمہؓ سے) ہوگا

مهدی هذه الامة
اذا صارت الدنیا هرجا
ومرجا وتظاهرت الفتن
وانقطعت السبل واغار
بعضهم علیٰ بعض فلا کبیرا
یرحم صغیرا ولا صغیر یوقر
کبیرا فیبعث الله فی ذلك
منها من یفتح حصون
الضلالة وقلوبا غلفا
یقوم بالدین فی اٰخر الزمان
کما قمت به فی اول الزمان قد
صح هذا الحدیث بالمشاهدة
بموافق النبیؐ کما قال لیس
الخبر کالمعاینة ایضا
آں مقصود الآخرین وآں مطلوب العاشقین
والصادقین وآں مغبوط الانبیاء والمرسلین
وآں رحمة اللہ علے العالمین وآں ماہتاب
انور وآں آفتاب اظہر وآں امام البر والبحور
وآں امیر صغیر و اکبر وآں امام خاص وعام
مبعوث میان ہر دو پیغمبر علیہما السلام کما
ورد فی الحدیث الصحیح من الصحاح
کیف تھلك امتی انا فی اولھا
وعیسٰی فی اٰخرھا والمھدی من
اھل بیتی فی وسطھا دخلاصۂ نور علیٰ
نور بعد از ظہور آں سرمایہ حضور آں گنج گراں مایہ

جبکہ ہو جائے گی دنیا غال غول اور فتنے ظاہر
ہو جائیں گے اور راستے کٹ جائیں گے، ایک
دوسرے پر لوٹ مار کریں گے پس نہ بڑا چھوٹے
پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کرے گا
پس بھیجے گا اللہ ایسے وقت میں اسکی اولاد سے اُس
شخص کو جو فتح کرے گا گمراہی کے قلعوں کو اور بند
دلوں کو وہ دین کو آخر زمانے میں قائم کرے گا
جیساکہ قائم کیا میں نے اسکو اول زمانے میں' یہ
حدیث مشاہدہ سے صحیح ثابت ہو چکی مطابق نبیؐ
کے فرمان کے چنانچہ آپ نے فرمایا ہے سُنی ہوئی بات
دیکھی ہوئی جیسی نہیں۔ ایضاً وہ جس کا وجود مقصود
آخرین تھا اور جو مطلوب عاشقین وصادقین تھا
اور جس پر انبیاء ومرسلینؑ کو رشک رہا اور وہ جو،
رحمتہ اللہ علی العالمین بنا اور وہ جو بدر انور آفتاب
روشن تر، امام بر و بحر، امیر اصغر واکبر اور امام
خاص وعام ہوا دو پیغمبروں علیہما السلام کے درمیان
مبعوث ہوا۔ چنانچہ حدیث صحیح میں جو کتب صحاح
سے ہے آیا ہے کیسے ہلاک ہو گی میری اُمّت'۔ میں
اُسکے شروع میں ہوں اور عیسیٰ اسکے آخر میں،
اور مہدی میرے اہل بیت سے اسکے درمیان ہے
پس مدعا دین خدا نورٌ علی نورٌ جو بعد ظہور اُس
سرمایۂ حضور کے گنج گراں مایہ سرور دینِ ایمان
کا بحضور خاتم پیغمبرانؐ مانند چراغ تاباں کے مجلس
اہل ایماں کے درمیان ظاہر وعیاں تھا ویسا ہی
حضرت امام آخر زماں خلیفہ رحماں وارث نبی سجاں

سرور دین و ایمان بحضور خاتم پیغمبران مثل
چراغ تابان درمیان مجلس بعین العیان
بود همچنان حضرت امام آخر زمان خلیفۃ الرحمان
وارث نبی السبحان مبین الحقیقت والشریعت
والرضوان تازہ نمود کما حقہ بیان فرمودہ مرحوم
الامت را از بلاء بدعت و رسم و عادت و از راہ
ضلالت برہانید و سوی ملجاء دین و سنت
پاک ملت را برسانید فھکذا وصفہ
فی الحدیث علیہ السلام انہ قال بلاء
یصیب ھذہ الامۃ حتی لایجد الرجل
ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من
اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی الحدیث رواہ فی المصابیح

باب سی و یکم

دربیان خصائص حضرت امام محمد مہدی موعود
علیہ السلام بحکم القرآن والاحادیث والعبارات
وبادلۃ المنقولات الواضحات کہ بجز آں ذات
عالی درجات نظیر النبی علیہ السلام بالخصائص
والصفات کہ ہیچ کس را سزاوار نبود و روا
نباشد اگرچہ خلفاء راشدین و اولیاء
مقربین باشند خصوصیت اول آنکہ
ذات حضرت امام علیہ السلام بحکم چند
آیات کلام اللہ ملک الجلیل الجبار و بہفت
صد احادیث رسول مختار موعود بود مثلا
قولہ تعالیٰ فی حقہ افمن
کان علی بینۃ من ربہ

مبین حقیقت و شریعت و رضوان نے اسکو
تازہ کیا اور کما حقہ اس کو بیان فرما کر امت مرحومہ
کو بلاء بدعت و رسم و عادت اور راہ ضلالت
سے رہائی دلایا، پناہ گاہ دین و سنت پاک
تک ملت کو پہنچایا چنانچہ یہی وصف آپ کا
نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ایک سخت بلا،
اس امت پر پڑے گی یہاں تک کہ کوئی
شخص جائے پناہ نہیں پائے گا ظلم سے پس
ایسے وقت میں اللہ ایک شخص کو مبعوث فرمائے
گا میری اہل بیت سے جو میرا ہمنام ہوگا یہ
روایت مصابیح میں ہے۔

اکتیسواں باب

بیان میں حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام
کے خصائص کے جو بحکم آیات قرآن و عبارات
احادیث و دلائل واضحہ منقولات سے بجز اس
ذات عالی درجات نظیر نبی علیہ السلام بہ جملہ
خصائص و صفات کے اور کسی کے لئے سزاوار
نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے اگرچہ خلفائے
راشدین اور اولیاء کاملین ہوتے ہوں۔
پہلی خصوصیت یہ کہ ذات حضرت امام
علیہ السلام کی بعثت کا وعدہ چند آیات
کلام خداوند جلیل و جبار اور سات سو احادیث
رسول مختار سے ہوا تھا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا یہ قول
جو آنحضرتؐ کے حق میں ہے افمن کان علی

الیٰ قولہ فلا تک فی مریۃ منہ انہ الحق من ربک ولکن اکثر الناس لا یومنون وفی الحدیث قال رسول اللہ صلعم لولم یبق من الدنیا الایوم واحد لطول اللہ ذلک حتی یبعث اللہ فیہ رجلا من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی واسم امہ اسم امی بمثلہ چندصد احادیث درحق مجی آنحضرتؑ وارد اند بحدیکہ منکر مجی آنحضرتؑ را حکم کفر فرمود چنانچہ در کتاب فصل الخطاب خواجہ محمد پارساؒ درذکر بصحیح الاسناد عن النبیؐ انہ قالؑ من انکر بخروج المھدی فقد کفر بما انزل علیٰ محمد الحدیث فاعلم ایھا المصدق برائے محبت دین اللہ دریں باب آگاہ باش کہ بجزآں ولایت پناہ حضرت شاہنشاہ چہ درمیان اصحاب رسول اللہ ہیچ کس بدیں طریق صریح بدلائل التحقیق موعود نبود وفقط خصوصیت دوم آنکہ ہیچ نبی قبل ازبعث

بینہ من ربہ (ترجمہ) کیا پس وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو یہ آیت اللہ تعالیٰ کے قول فلا تک فی مریۃ منہ انہ الحق من ربک ولٰکن اکثر الناس لا یومنون (ترجمہ) پس نہ رہ تو شک میں اسکی طرف سے بے شک وہ حق ہے تیرے رب کی جانب سے لیکن اکثر لوگ جانتے تک نہیں ہے اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر باقی نہ رہے دنیا کی مدت کا مگر ایک ہی دن تو اللہ اسی ایک دن کو دراز فرمادے گا۔ یہاں تک کہ مبعوث فرمائے گا اس میں ایک شخص کو میری اہلِ بیت سے جس کا نام میرے نام کے مطابق اور اس کی ماں کا نام میری ماں کے نام کے مطابق ہوگا اسی کے مثل کئی سو حدیثیں آنحضرتؑ کی آمد کے بارے میں آئی ہیں۔ یہاں تک کہ آنحضرتؑ کی آمد کے منکر پر حضرت رسول اللہؐ نے کفر کا حکم فرمایا ہے چنانچہ کتاب فصل الخطاب میں خواجہ محمد پارساؒ نے سند صحیح سے ذکر کیاہے کہ نبیؐ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے انکار کیا خروج مہدی کا پس وہ جھٹلایا اس چیز کو جو محمد پر اتاری گئی ہے الخ پس معلوم کر اے مصدق اور دین خدا کی محبت کے واسطے سے اس باب میں آگاہ رہ کہ بجز اس ولایت پناہ حضرت شاہنشاہؑ

نبی نبود و ہیچ ولی پیش از تحصیل شرائط
ولایت ولی نبود مگر حضرت محمدین
الخاتمین فہما خاتم النبی
والمہدی خاتم الولی صلی اللہ
علیہما وسلم کما ذکر فی
الفصوص عن ابن اعرابی
الشیخ محی الدین رح تحت
قولہ علیہم السلام کنت
نبیا وکان آدم بین الماء
والطین وغیرہ من الانبیاء
ما کان نبیا الاحین بعث
وکذالک خاتم الاولیاء
کان ولیا وآدم بین
الماء والطین وغیرہ
من الاولیاء ما کان
ولیا الا بعد تحصیل
شرائط الولایۃ فعلم
بہذا ان خاتم الاولیاء
افضل من جمیع الاولیاء
کما کان خاتم الانبیاء
فقط خصوصیت سوم آنکہ حضرت
رسالت پناہ صلعم خبر مبعث مہدی
موعود درمیان دو پیغمبر مقرر
فرمود و نجات امت از ہلاکت
با آنحضرت حوالہ نمود بمرتبہ برابری خود کہ

کے کوئی شخص اصحاب رسول اللہ کے درمیان
ہو خواہ تمام اولیاء اللہ کے درمیان اس طریق
سے صاف و صریح دلائل تحقیقی سے موعود نہیں تھا
فقط دوسری خصوصیت یہ کہ کوئی نبی بعثت
سے قبل نبی نہ تھا اور کوئی ولی شرائط ولایت
حاصل کرنے سے پہلے ولی نہ تھا سوائے حضرات
محمدین خاتمین کے کہ خاتم الانبیاء اور مہدی
خاتم الاولیاء ہوئے ہیں صلی اللہ علیہما وسلم
چنانچہ فصوص الحکم میں مذکور ہے۔ قول ابن
اعرابی شیخ محی الدین رح کا تحت قول نبی علیہ السلام
کہ تھا میں نبی اس وقت میں کہ آدم پانی اور
کیچڑ کے درمیان تھے۔ آنحضرت کے سوا انبیاء
میں سے کوئی بھی نبی نہ ہوا مگر مبعوث ہونے کے
بعد اور اسی طرح خاتم الاولیاء بھی ولی تھے
اس وقت میں کہ آدم پانی اور کیچڑ کے درمیان
تھے اور ان کے سوائے دوسرے اولیاء میں سے
کوئی بھی ولی نہ ہوا مگر شرائط ولایت کی
تحصیل کے بعد ہی پس معلوم ہوا کہ خاتم الاولیاء
سب اولیاء سے افضل ہیں جیسا کہ خاتم الانبیاء
تھے فقط تیسری خصوصیت یہ کہ حضرت
رسالت پناہ صلعم نے مہدی موعود کی بعثت
دو پیغمبروں کے درمیان مقرر ہونے کی خبر
دی اور مہدی کے ذریعہ ہلاکت سے امت
کے نجات پانے کا حوالہ دیا مرتبہ میں اپنے
ساتھ برابری کے ساتھ یہ بات بجز اس

بجز آں ذات ہیچ کس را نہ سزد و روا
نبود فهو الحديث الصحيح
من الصحاح الستة قال
النبي صلعم كيف تهلك
امتي انا في اولها وعيسى
في آخرها والمهدي من
اهل بيتي في وسطها
وظهران النبيؐ نص الامامة
بعده في حق المهدي و
عيسى عليهما السلام وما نص
رسول اللهؐ في غيرهما
كما هو مذكور في كتب
العقائد نعلم ان من
نص النبي صلعم امامة
لامحالة انه افضل
ممن لم ينص في حقه
الا ما شاء الله
خصوصیت چہارم آنکہ ان المهدي
الموعود كان خليفة الله
بقول النبي صلعم بلاخلاف
كما روى عن ثوبان رضؓ
قال قال رسول اللهؐ اذا
رأيتم الرايات السود
قد جاءت من قبل
خراسان فأتوها فان

ذات کے اور کسی کے لیئے سزاوار ہوئی ہے
اور نہ ہوسکتی ہے پس یہ حدیثِ صحیح صحاح ستہ
سے ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کیسے ہلاک ہوگی
میری اُمّت جس کے شروع میں' میں ہوں
اور اسکے آخر میں عیسٰیؑ ہوں گے اور مہدی
میرے اہلِ بیت سے اس کے درمیان میں ہے
اس حدیثِ شریف کے مضمون سے ظاہر ہے
کہ نبیؐ نے اپنے ابعد امامت کو قطعی قرار دیا
مہدی اور عیسٰیؑ علیہما السّلام کے حق میں اور
ایسا قطعی حکم کسی کی امامت کا اُن دو کے سوا
رسولؐ اللہ نے نہیں دیا چنانچہ یہ بات کُتبِ
عقائد میں مذکور ہے پس معلوم ہوا کہ نبیؐ نے
جس کی امامت قطعی قرار دی لامحالہ وہ
افضل ہوگا اس شخص سے جس کے حق میں حکمِ
قطعی امامت کا نہو اِلّا ما شاء اللہ۔
خصوصیت چوتھی یہ کہ مہدی موعودؑ خلیفۃ اللہ
ہیں بقول نبیؐ بلا خوف چنانچہ ثوبانؓ سے مروی
ہے کہا انہوں نے، فرمایا رسولؐ اللہ نے جب
دیکھو تم کہ سیاہ جھنڈیاں نمودار ہوئیں خراسان
کی جانب سے تو چلے آؤ اُن میں' اسلیئے کہ انہی میں
ہوگا اللہ کا خلیفہ مہدی ۔ روایت کی ہے اسکی
بیہقی نے شعب الایمان میں دلائل نبوّت کی
فصل میں ایسا ہی مشکوٰۃ کے آخر میں مذکور ہے
اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے رسولؐ اللہ کے
اصحابؓ کے اتفاق سے نہ کہ رسولؐ اللہ کے

فيها خليفة الله المهدى
رواه احمد بن البيهقى فى
شعب الايمان فى نصل
دلائل النبوة كذا فى
آخر المشكوٰة وابوبكرؓ
كان خليفة رسول الله باتفاق
الاصحاب لا بامر رسول الله
صريحا كما هو المذكور
فى كتب العقائد اذ لو كان
خلافة ابى بكرؓ صريحا
من النبىؐ لما اختلف الانصار
فى خلافته حين قالوا
منّا امير ومنكم امير
فتمسك ابوبكرؓ بقول النبىؐ
لا يصلح السيفان فى غمد واحد
فعلم بهذه العبارة ان من ظهر
تصريح خلافته من النبىؐ
فهو افضل ممن لا تصريح
له خلافته فقط خصوصيت پنجم آنكه
ان المهدى كان اماما عادلا على
خلق الله خليفة الرسول بامر الله
لاجل طلب ابراهيم خليل الله
صلوات الله من الله بقوله ومن
ذريتى اى اجعل من ذريتى
اماما كما جعلتنى اماما قال

امر صریح سے۔ چنانچہ یہ بات کتب عقائد میں
مذکور ہے اس واسطے کہ اگر خلافت ابوبکرؓ کی
نبیؐ کے حکم صریح سے ثابت ہوتی تو انصار آپکی
خلافت کے معاملہ میں اختلاف نہ کرتے جبوقت
کہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم میں سے ایک امیر ہوگا
اور تم میں سے ایک اس وقت ابوبکرؓ نے
نبی صلعم کے فرمان ہذا کو حجت میں پیش کیا کہ
ایک نیام میں دو تلواریں ٹھیک نہیں رہیں۔
پس اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ جس کی خلافت
کا حکم صریح نبیؐ کے طرف سے ظاہر ہے وہی افضل
ہے اس سے جس کی خلافت کی تصریح نبیؐ کی
جانب سے نہیں ہوئی فقط پانچویں خصوصیت
یہ کہ مہدی علیہ السلام امام عادل تھے خلق اللہ
پر اور خلیفہ رسول اللہ تھے بامر اللہ۔ ابراہیم خلیل اللہ
صلوات اللہ علیہ کی دعا کے مطابق کہ انہوں نے
اللہ سے یہ التجا کی تھی ومن ذریتی یعنے بنا
میری اولاد سے اماما ایک امام جیسا کہ بنایا
ہے تو نے مجھے امام قال لاینال عہدی
الظالمین یعنے فرمایا اللہ نے میں نے
اقرار کیا ہے تجھ سے اے ابراہیم کہ میں بناؤں گا
تیری اولاد سے ایک امام لیکن اس اقرار
سے فائدہ ظالموں کو نہ پہنچے گا یہی وہ معنی ہے
جو مہدیؑ نے بیان فرمایا اس آیت میں مطابق
اللہ کی مراد کے جس کا علم اللہ نے آپ کو بغیر کسی
فرشتہ کے واسطے کے عطا فرمایا پس یہ تحسین جسکا

لاینال عہدی الظالمین ای
قال اللہ تعالیٰ عہدت معک
یا ابراہیم ان اجعل من ذریتک
اماما ولاکن لاینال افادۃ عہدی
الظالمین وھٰذا ما بین المھدی
فی ھٰذا الآیۃ من مراد اللہ تعالیٰ
ما علمہ اللہ تعالیٰ بلا واسطۃ ملک
فھٰذا التخصیص الذی ذکرہ
ھٰذا الامام المھدیؑ لا یوجد فی
ابوبکر وغیرہ من الصحابۃ
ولا یوجد فی جمیع اولیاء الامۃ
من زمن آدمؑ الی قیام الساعۃ
فعلم انہ افضل من الاولیاء
کلھم **خصوصیت ششم** آنکہ ان المھدی
الموعود مراد اللہ داعی الخلق الی اللہ
بامر اللہ بلا واسطۃ وبالحجۃ
القاطعۃ التی یراہ بالمعائنۃ
والمشاھدۃ وغیرہ من الاولیاء
بعد النبیؐ الی قیام الساعۃ کلھم
یدعون الخلق الی اللہ بالاستدلال
والاخبار ولیس الخبر کالمعائنۃ
ولیس ھٰذا الفضل فی الخلفاء
الراشدین والاولیاء الکاملین
لغیر المھدیؑ وان کان ابابکرؓ
فعلم انہ افضل من الکل

ذکر امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے، نہ پائی گئی حضرت ابوبکرؓ میں نہ اور کسی صحابی میں اور نہیں پائی جاتی ہے۔ تمام اولیاء اُمت میں زمانہ آدمؑ سے قیامت قائم ہونے تک، پس معلوم ہوا کہ حضرت مہدی تمام اولیاء اللہؒ سے افضل ہیں **چھٹی خصوصیت** یہ کہ مہدی موعود مراد اللہ خلق کو اللہ کی طرف بلانے والے ہوئے بلا کسی واسطہ کے امر اللہ پاکر اور ساتھ حجت قاطعہ کے جو ظاہر تھی آپ پر معائنہ اور مشاہدہ سے اور آپ کے سوائے تمام اولیاءؒ نبی علیہ السلام کے بعد سے قیامت تک سب کے سب بلانے والے ہوئے خلق کو اللہ کی طرف بذریعہ استدلال اور اخبار اور خبر معائنہ کے مثل نہیں، پس یہ فضیلت خلفائے راشدین اور اولیاء کاملین میں بھی نہیں پائی گئی سوائے مہدیؑ کے، اگرچہ ابوبکر صدیق رضؓ بھی تھے پس معلوم ہوا کہ حضرت مہدیؑ سب سے افضل ہیں **ساتویں خصوصیت** یہ کہ مہدیؑ اللہ تعالیٰ کی جانب سے خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے پر مامور ہوئے جیسا کہ رسولؐ اللہ مامور تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ آیت) کہدے (اے محمدؐ) یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں میں اللہ کی طرف بصیرت پر اور وہ بھی جو میرا تابع ہو۔ پس مہدی ہی فاضل ہوں گے نبیؐ کی اتباع میں تمام اُمت میں کیونکہ نبی علیہ السلام نے آپکے حق میں فرمایا ہے کہ وہ میرے نقشِ قدم پر چلے گا اور خطا نہیں کرے گا یعنے پوری پیروی

خصوصیت ہفتم آنکہ ان المہدیؑ یکون
مامورا من اللہ تعالٰے بدعوۃ الخلق
الیہ کما کان رسول اللہ مامورا بہا کما
قال اللہ تعالیٰ قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ
علٰے بصیرۃ انا ومن اتبعنی فالمہدیؑ یکون فاضلا
فے اتباعہ من جمیع الامۃ لان النبیؐ قال فی
حقہ انہٗ یقفو اثری ولا یخطی ای یتبعنی کل
المتابعۃ واعلم ان قولہٗ لا یخطی یقتضی ان یکون
محققا فی قولہ وفعلہ من اللہ تعالیٰ ورسولہ
علیہ السلام وسائر الاولیاء لیس کذلک فلھٰذا
قد ثبت ان المہدیؑ افضلہم واشرفہم خصوصیت
ہشتم آنکہ ان بیان المہدیؑ مراد اللہ بتعلیم اللہ
وبامرہٖ لا من الاستدلال والاخبار
بنفسہ کما قال اللہ تعالیٰ ثم ان
علینا بیانہ قال فی کشف الحقایق
ماکان بیان القرآن علٰے ما یکون
مراد اللہ الا بلسان محمدین فہما النبی
والمہدی فقط لھٰذا قد ظہر ان فضلہ
علٰے الاولیاء کلہم الیٰ قیام الساعۃ
خصوصیت نہم آنکہ ان جمیع کلام المہدیؑ
معصوم من الخطاء وسائر الاولیاء
لا یکونون معصومین عن الخطاء
لان العصمۃ من الخطاء بقول النبیؐ
مخصص بھٰذا الامام المہدیؑ وتخصیص
الشئ لا یوجد فی غیرہ ثم اعلم

کریگا پس جاننا چاہیئے کہ آنحضرتؐ کا یہ قول کہ
خطا نہیں کرے گا اس بات کا مقتضی ہے کہ
مہدیؑ اپنے ہر قول وفعل میں اللہ اور اللہ کے
رسولؐ کی جانب سے صاحبِ تحقیق ہوں، دیگر
اولیاء کی یہ شان نہیں ہے پس اس سے یہ ثابت
ہوا کہ مہدیؑ ہی سب سے افضل واشرف
ہیں آٹھویں خصوصیت یہ کہ حضرت مہدی موعود
مراد اللہ کا بیان اللہ کی تعلیم اور اللہ کے امر پر
مبنی ہے اپنی ذات سے دلائل واخبار کی چھان
بین پر مبنی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
ثم ان علینا بیانہٗ (پھر تحقیق
ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا) تفسیر کشف الحقایق
میں بیان کیا ہے کہ بیانِ قرآن مراد اللہ کے مطابق
نہ ہوگا مگر محمدین ہی کی زبانی کہ وہ نبی اور مہدی
ہیں فقط پس اس سے ظاہر ہو چکا آپ کا فضل تمام
اولیاء اللہ پر قیامت تک۔

نویں خصوصیت یہ کہ مہدی علیہ السلام کا تمام
کلام خطا سے پاک ہونا ثابت ہے اور دیگر اولیاء
معصوم عن الخطا نہیں ہیں کیونکہ خطا سے عصمت
نبی علیہ السلام کے فرمان سے مخصوص اسی امام مہدیؑ
کے ساتھ ہے اور جو چیز کسی کے ساتھ
مخصوص کر دی جائے اُسکے غیر میں نہیں پائی جاتی
نیز معلوم ہو کہ حضرت ابوبکرؓ سے جب سوال کیا
گیا کلالہ کے بارے میں یعنے ایسے شخص کے بارے
میں جس کے ورثاء میں نہ باپ ماں ہوں نہ بیٹا بیٹی

ان ابابکرؓ اذا سئل بالکلالة
فقالؓ اقول فی الکلالة برائی
فان یکن صوابا فمن الله ورسوله
وان کان خطاءً فمنی ومن الشیطان
والله ورسوله بریان منه فعلم
من قولهؓ انه ما کان محفوظا
والمهدیؑ عصمته عن الخطاء
بالقطع لقوله علیه السلام
کما ذکر فی الحدیث فهذا دلیل
علی انه افضل من ابی بکرؓ
وغیره خصوصیت دہم آنکه ذات حضرت
میران سید محمد مہدی موعودؑ من کل الوجوه تابع
تام نبی علیه السلام بود چنانچه حضرت مہدیؑ
کرات ومرات می فرمودند که بنده قدم بر قدم
رسولؐ است ونیز فرمودند که انچه اتباع رسول اللهؐ
است حق تعالیٰ بے اختیار این بنده از دست
بنده می کناند ونیز فرمودند که فرمان حق تعالیٰ
می شود که ای سید محمد ترا وارثِ خاص ولایت
محمدی گردانیدم واتباع تام روزی کردیم
ونیز فرمودند که فرمان حق تعالیٰ می شود که
قوله تعالیٰ فان حاجوک فقل اسلمت
وجهی لله ومن اتبعن وقوله تعالیٰ لانذرکم
به ومن بلغ وقوله تعالیٰ یاایها النبی حسبک الله
ومن اتبعک من المؤمنین وقوله تعالیٰ
قل هٰذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة

تو آپ نے فرمایا کہ میں کلالہ کے بارے میں اپنی رائے
سے حکم دیتا ہوں پس اگر درست ہو تو اللہ اور اُسکے
رسولؐ کی طرف سے ہے اور اگر خطا ہو تو میرے اور
شیطان کی طرف سے اللہ اور اللہ کا رسول اس سے
پاک ہیں، پس آپکے اس قول سے معلوم ہوا کہ آپ
خطا سے محفوظ نہیں تھے اور مہدی علیہ السلام کا
معصوم عن الخطا ہونا قطعی ہے نبی علیہ السلام کے
فرمان سے، چنانچہ حدیث میں اُوپر ذکر کیا گیا ہے
پس یہ دلیل اس بات کی ہے کہ مہدی علیہ السلام
ابوبکر صدیق وغیرہ سب سے افضل ہیں۔
دسویں خصوصیت یہ ہے کہ حضرت میراں سید
محمد مہدی موعودؑ تمام وجوہ سے تابع تام حضرت
نبی علیہ السلام کے تھے چنانچہ بارہا حضرت مہدیؑ
فرماتے تھے کہ بندہ رسول اللہؐ کے قدم بہ قدم
ہے۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ رسول اللہؐ
کی اتباع ہے حق تعالیٰ اس بندے کے بلا اختیار
بندے کے ہاتھ سے کرواتا ہے نیز فرمایا کہ حق تعالیٰ
کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد ہم نے تجھ کو وارثِ
خاص ولایت محمدی کیا ہے اور محمدؐ کی اتباع
تام تجھے روزی کی ہے نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق
تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ آیت فان حاجوک
فقل اسلمت وجہی للہ ومن اتبعن اور آیت
لانذرکم بہ ومن بلغ اور آیت یاایہا النبی
حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین
اور آیت قل ہٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ

انا ومن اتبعنی این جمله من که درین آیات وارد شده است مراد ذات تست فقط لا غیر اظهار بکن و الا نه عاصی شوی فکذا قال النبیؐ المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف مقرون الحاجبین فانه یقفوا اثری ولا یخطی ای یتابعنی کل المتابعة فظهران المهدیؑ متخلق علی اخلاق النبیؐ کلها بحکم القاطعة کما قالؐ لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لیبعث اللّٰه رجلا من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی وخلقه خلقی وفی الحدیث یواطی اسمه اسمی وکنیته کنیتی لانه مقصود الکونین یعنی ان المهدیؑ یکون موصوفا بجمیع صفات رسول اللّٰه صلعم صورةً ومعناً ویکون مظهر الاسماء الالٰهیة کلها کما کان رسول اللّٰه صلعم درین باب حجتها بسیار است وغرض ما بر سخن اختصار است خصوصیت یازدہم آنکہ ان المهدی خاتم الاولیاء کما کان النبیؐ خاتم الانبیاء کما روی عن علیؓ قال قلت یا رسول اللّٰه امنا المهدی

علی بصیرة انا ومن اتبعنی ان جملہ آیات میں لفظِ مَن جو وارد ہوا ہے اس مَن سے مراد فقط تیری ذات ہے سوائے تیرے اور کوئی مراد نہیں اس امر کا اظہار کر دے ورنہ عاصی ہوگا، ایسا ہی نبیؐ کا فرمان ہے کہ مہدی مجھ سے ہے روشن پیشانی، بلند بینی پیوستہ ابرو والا ہوگا بیشک وہ میرے نقش قدم پر چلے گا اور خطا نہیں کرے گا یعنے میری پوری پیروی کریگا پس ظاہر ہوا کہ حضرت مہدی بحکم دلائل قاطعہ تمام اخلاق نبی سے آراستہ پیدا ہوئے چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے اگر باقی نہ رہے دنیا کی مدت سے مگر ایک ہی دن تو اسی ایک دن کو اللہ تعالیٰ دراز فرما دے گا یہاں تک کہ مبعوث فرمائے گا ایک شخص کو میری اہل بیت سے جس کا نام میرے نام کے مطابق اور اس کے اخلاق میرے اخلاق کے مطابق ہوں گے اور ایک حدیث میں ہے اس کا نام میرے نام کے مطابق اور اس کی کنیت میری کنیت کے مطابق ہو گی کیونکہ اس کی ذات مقصود کونین ہے یعنی یہ کہ مہدیؑ موصوف تمام صفات رسول اللہ صلعم سے ہوں گے صورتاً اور معناً اور ہوں گے آپ مظہر تمام اسماء الٰہیہ کا جیسا کہ رسول اللہؐ ہوئے اس باب میں بہت دلیلیں ہیں لیکن اختصار کلام ہمارا مقصود ہے۔ گیارھویں خصوصیت یہ کہ مہدی علیہ السلام خاتم الاولیاء

ام من غيرنا فقال رسول الله بل منا يختم الله به الدين كما فتح بنا اخرجه جماعة من الحفاظ كذا في عقد الدرر و في انشاء امير المومنين على ابن ابى طالب رضي في حقه

شعر

الا ان ختم الاولياء شهيد
وعين امام العارفين فقيد

كذا في حاشية التعرف ان المهدى خاتم الولاية المحمدية وهو خاتم الاولياء افضل من سائر الاولياء كما كان خاتم الانبياء افضل من الانبياء كذا في الفتوحات المكية قال المهدى خاتم الولاية المحمدية وهو اعلم الخلق بالله في هذه الامة وفي الفصوص وليس احد من الانبياء والرسل الايرى

ہوئے جیسا کہ نبی علیہ السلام خاتم الانبیاء ہوئے چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہا آپ نے پوچھا میں نے رسول اللہ سے کہ یا رسول اللہ مہدی ہم میں سے ہے یا ہمارے اغیار میں سے تو فرمایا رسول اللہ نے غیروں سے نہیں بلکہ ہم میں سے ہے اللہ اس سے دین کو ختم کرے گا جیسا کہ ہم میں سے اس کی ابتدا کی ہے اس روایت کا ذکر حفاظ حدیث کی ایک جماعت نے کیا ہے اس طرح لکھا ہے عقد الدرر میں اور حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب نے اپنے اشعار میں مہدی کے حق میں فرمایا ہے بسہ (ترجمہ شعر)

آگاہ رہو کہ ختم الاولیاء موجود ہونے والا ہے ایسے وقت میں کہ عارفوں کا امام کوئی نہ ہوگا

ایسا ہی حاشیہ تعرف میں لکھا ہے کہ مہدیؑ خاتم ولایت محمدیہ ہیں اور وہی خاتم الاولیاء افضل تمام اولیاء سے ہیں جیسا کہ خاتم الانبیاء تمام انبیاء سے افضل ہوئے اسی طرح فتوحات مکیہ میں مصنفؒ نے فرمایا ہے کہ خاتم ولایت محمدیہ ہیں جو اللہ کی معرفت میں تمام خلق سے بڑھکر ہوں گے اس امت میں اور کتاب فصوص میں ہے کہ جو کوئی نبیؑ و رسول ہے مشکواۃ رسول خاتم ہی سے نور بصیرت پاتا ہے اور جو بھی اولیاء اللہ میں ہے مشکواۃ ولی خاتم سے نور بصیرت پاتا ہے یہاں تک کہ مرسلین بھی

احد من الاولیاء الا من مشکوٰۃ
الولی الخاتم حتی ان الرسل
لا یرونه الا من مشکوٰۃ خاتم
الاولیاء فعلم بهذه العبارۃ
ان خاتم الاولیاء افضل من
جمیع الاولیاء فقط خصوصیت دوازدہم
آنکہ ہمہ انبیاء و رسل علم باللہ تحصیل
می کنند از خاتم الرسل لختم رسالتہ صلعم و
خاتم الرسل حاصل می کند از باطن خویش کہ
خاتم الولی است لختم ولایتہ کما ذکر
فی فصوص الحکم ان الرسل
کلهم یاخذون العلم من
خاتم الرسل وخاتم الرسل
یاخذ العلم من باطنه
حیث انه خاتم الاولیاء
لان الولایة التی ختمت
علیٰ خاتم الاولیاء هی
الولایة المصطفویة تسمی
بالولایة الشمسیة
وولایة الاولیاء تسمی
بالولایة القمریة لانها
ماخوذۃ من ولایته مستفادۃ
کنور القمر من الشمس
فالحاصل ان الرسل والاولیاء
کلهم یاخذون العلم من

خدا کو نہیں دیکھتے ہیں مگر مشکوٰۃ سے خاتم الاولیاء
کے پس اس سے معلوم ہوا کہ خاتم الاولیاء اور سب
اولیاء سے افضل ہیں فقط بارھویں خصوصیت
یہ کہ تمام انبیاء و مرسلین اللہ کی معرفت حاصل
کرتے ہیں خاتم رسل سے آپ کا مقام ختم رسالت
ہونے کے سبب سے اور خاتم رسل حاصل کرتے
ہیں فیض معرفت اپنے باطن سے جو خاتم ولی
ہے بسبب آپ کا مقام ختم ولایت محمدی
ہونے کے چنانچہ فصوص الحکم میں مذکور ہے کہ سب
رسول علم پاتے ہیں خاتم رسل سے اور خاتم رسل
علم پاتے ہیں اپنے باطن سے اس حیثیت سے
کہ وہی خاتم الاولیاء ہے کیونکہ ولایت جو خاتم الاولیاء
پر ختم ہوئی ہے وہ ولایت مصطفویہ ہی ہے
جو ولایت شمسیہ سے موسوم ہے اور سب اولیاء
کی ولایت، ولایت قمریہ کہلاتی ہے کیونکہ وہ
ماخوذ ہے ولایت مصطفویہ شمسیہ سے اور
فیضیاب اس طرح ہے جس طرح کہ قمر نور پاتا ہے
شمس سے پس حاصل اس کا یہ ہے کہ سب انبیاء
و مرسلین اور اولیاء علم پاتے ہیں مشکوٰۃ خاتم الاولیاء
سے اور اسی لئے آنحضرت کو شمس ولایت کہا جاتا
ہے۔ دیگر سب اولیاء مانند منازل ۲۸ کے
ہیں آسمان میں پس اسی اعتبار سے فرمایا ہے
رسول مختار نے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے
انتہی پس جان اے مصدق کہ یہ خصوصیت حضرت
مہدی موعود کی بجز آنحضرت کے اور کسی کے لئے

مشکوٰة خاتم الاولیاء فلهذا یقال له شمس الولایة وسائر الاولیاء کمنازل فی السماء نسبة الاعتبار قال رسول الله المختار الولایة افضل من النبوة انتهٰی فاعلم ایها المصدق این خصوصیت مہدی موعودؑ است کہ بجز آنحضرتؐ ہیچ کس را نہ سزد و ہرگز روا نہ بود۔

خصوصیت سیزدہم آنکہ در روز قیامت بجز آنحضرت خاتم نبوت و خاتم ولایت ہیچ کس صاحب لواء نباشد ہمہ انبیاء و رسل در زیر لواء خاتم النبی صلعم جمع می شوند و تمام اولیاء زیر لواء خاتم الولی حاضر می شوند کما ذکر فی شرح الفصوص ان الانبیاء کلهم یجتمعون یوم القیامة تحت لواء النبی خاتم النبوة صلعم والاولیاء کلهم یجتمعون یوم القیمة تحت لواء المہدیؑ خاتم الولایة المحمدیة انتهٰی فاعلم ایها المصدق اذا ثبت ذٰلک فی حق المہدیؑ فکان ذاته افضل من جمیع الاولیاء الخاص والعام۔

خصوصیت چہاردہم آنکہ اگرچہ خصوصیت صدیق اکبرؓ بنص مقرر ما طلعت الشمس ولا غربت علٰی احد بعد النبیین افضل من ابی بکر در جمیع امت مشہور الاشہر است فاما ذات حضرت مہدی موعود در مرتبہ برابر رسول علیہ السلام بود

سزاوار نہیں ہوئی اور نہ ہوگی تیرھویں خصوصیت یہ کہ قیامت کے روز بجز حضرت خاتم نبوت اور خاتم ولایت کے اور کوئی صاحب لوا نہو گا تمام انبیاء و مرسلین خاتم الانبیاء صلعم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونگے۔ اور تمام اولیاء خاتم الاولیاء کے جھنڈے کے نیچے حاضر ہیں گے۔ چنانچہ شرح فصوص میں مذکور ہے کہ انبیاء سب کے سب جمع ہوں گے۔ قیامت کے دن خاتم نبوت صلعم کے جھنڈے کے نیچے اور اولیاء سب کے سب جمع ہوں گے قیامت کے دن مہدی موعود خاتم ولایت محمدیہ کے جھنڈے کے تحت انتہیٰ پس معلوم کر اے مصدق کہ جب یہ فضیلت ثابت ہو چکی مہدیؑ کے حق میں تو پس آپ کی ذات افضل تمام اولیاء خاص و عام سے ہے۔ چودھویں خصوصیت یہ کہ اگرچہ خصوصیت صدیق اکبر ابوبکرؓ کی دلیل یقینی سے ثابت ہے کہ آفتاب طلوع و غروب نہوا بعد انبیاء کے کسی شخص پر جو افضل ہو ابوبکرؓ سے تمام امت میں یہ خبر مشہور و معتبر ہے لیکن حضرت مہدی موعودؑ مرتبہ میں رسول اللہ کے برابر تھے چنانچہ آنحضرت کا فضل بعض انبیاء اور ابوبکر صدیق وغیرہ پر حق تعالیٰ نے ظاہر فرمایا۔ چنانچہ روایت کی گئی ہے محمد بن سیرینؒ سے کہ کہا انہوں نے جس وقت کہ کہا گیا ان سے کہ مہدی افضل ہیں یا ابوبکر و عمر تو

چنانچہ فضل آنحضرتؑ حق تعالیٰ بر بعض انبیاء و ابوبکر صدیق وغیرہ رضؓ اظہار نمود کما روی عن محمد بن سیرین رضؓ انہ قال اذا قیل لہ المہدی افضل ام ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ قال ھو خیر منہما ایضا قال قد کان یفضل علی بعض الانبیاء و یعدل بالنبیؐ اخرجہا الحافظ ابوعبد اللہ نعیم بن حماد فی کتاب الفتن وکذا اخرجہ الامام ابوعمرو الدارانی انتھی ایضا یقال فی النظم قال اصحاب المہدیؑ اسمہ میاں الہداد حمید رضؓ بیت

فضلش کہ بر جمیع پیمبر شد از خدا
بادا بروز حشر شفاعت گر از احدا

فاعلم ایہا المصدق ان الآیات والاحادیث وردت من کلام اللہ تعالیٰ ومن النبیؐ فی حق المہدیؑ خصایص کثیرۃ علی ذلک لا واحد منہن فی ابی بکر رضؓ و عمر رضؓ وغیرہما من الصحابۃ کما مر علی ذلک و سنذکر ان شاء اللہ تعالیٰ فی محلہا و بہذا یظہر انہ افضل من الکل فقط **خصوصیت پانزدہم** آنکہ ان المہدیؑ الذی اتفقنا فی مجیئہ بتواتر الاخبار لنصرۃ دین رسول اللہ صلعم لو کان یخرج بعد النبیؐ علی طریق الفرض

کہا کہ وہ اُن دونوں سے بڑھکر ہیں نیز کہا کہ مہدیؑ کو بعضے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے اور نبی کے برابر بتلایا گیا ہے۔ اس روایت کو حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں لایا ہے اور ایسا ہی اس کا ذکر امام ابوعمرو دارانی نے بھی کیا ہے انتہیٰ نیز حضرت مہدیؑ کے ایک صحابی بندگی میاں الہداد حمید رضؓ نے اپنی ایک نظم میں فرمایا ہے

(ترجمہ بیت)

نبیوں پہ فضل اُسکو خدا نے عطا کیا
ہو روز حشر اہلِ شفاعت وہ از خدا

پس معلوم کر اے مصدق کہ بہت سی آیتیں اور حدیثیں اللہ تعالیٰ کے کلام اور نبی علیہ السلام کی زبان سے حضرت مہدیؑ کے حق میں وارد ہیں جن سے بہت سی خصوصیتیں ثابت ہوتی ہیں جن میں سے ایک بھی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما یا ان کے سوا صحابہ میں سے کسی اور میں نہیں پائی جاتی جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے اور عنقریب اس کا بیان برمحل آئے گا۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مہدیؑ سب سے افضل ہیں فقط۔

پندرھویں خصوصیت یہ کہ مہدیؑ جن کی آمد پر ہم نے اتفاق کیا خبرِ متواتر المعنی کی بناء پر دین رسول اللہ صلعم کی نصرت کے لیے اگر وہ نکلتے نبی صلعم کے بعد ہی بطریق فرض اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت بوبکر صدیقؓ کے زمانہ حیات میں

بحکم اللہ تعالیٰ فی حیات
ابی بکرؓ یکون ابابکر تابعا
للمھدی ام لا فان قلت نعم
فھو المراد فان قلت لا قلنا لا نسلم
لانہ صدیق الاکبر فیما
قال النبیؐ وبعث المھدیؑ علم
بتواتر الاخبار من النبیؐ
والمھدیؑ تابع تام للنبیؐ وھو
خاتم الولایۃ المحمدیۃ بل ھو
مخصوص للدعوۃ بعد النبیؐ
کما ذکر فی الاحادیث فکیف
لا یتبعہ ان اجتمعا ولاکن لا
یجتمع الخلیفتان فی زمان واحد
لورود النھی فی الاجتماع بین
الخلیفتین انہ قال قال
رسول اللہ صلعم اذا بویع الخلیفتان
فاقتلوا الآخر منھما کذا فی
المسلم نظھر بذلک ان المھدیؑ
کان افضل منہ فقط

خصوصیت شانزدہم: آنکہ بعد صدیق
اکبرؓ فضیلت علیؓ بحکم المنصوص و المخصوص مقررؓ
بر اہل اسلام مشہور الاشہر است مع ذالک
حیدرِ کرار و آں صاحب دلدل و ذوالفقار
درباب امام الابرار و امیر الاحرار می
فرماید ؎

تو ابوبکرؓ مہدیؑ کے تابع ہوتے یا نہ ہوتے پس اگر
تو کہے کہ ہاں تو وہی ہمارا مدعا ہے اور اگر تو
کہے کہ نہیں تو ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ وہ
صدیق اکبر ہیں نبی کے فرمان سے اور مہدی کی
بعثت نبی کی خبر متواتر سے معلوم ہو چکی ہے اور
مہدیؑ نبیؐ کے تابع تام ہیں اور وہی خاتم ولایت
محمدیہ ہیں بلکہ وہی نبی کے بعد دعوت الی اللہ کے
ساتھ مخصوص ہیں چنانچہ احادیث میں یہ مذکور ہے
پس ابوبکرؓ مہدیؑ کے تابع کیسا نہ ہوتے اگر
ایک زمانے میں دونوں ہوتے لیکن دو خلیفے
ایک زمانے میں جمع ہوتے ہی نہیں ایک زمانے
دو خلیفوں کے اجتماع کے بارے میں نہی وارد
ہو چکی ہے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ سے روایت کی
گئی ہے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم
نے جب بیعت کی جائے دو خلیفوں سے تو
ان دونوں میں سے دوسرے کو قتل کر دو ایسا
ہی ہے کتاب مسلم میں پس اس سے ظاہر ہوا کہ
مہدیؑ افضل ہیں ابوبکر صدیقؓ سے۔

سولھویں خصوصیت یہ کہ صدیق اکبر ابوبکرؓ
کے بعد فضیلت حضرت علیؓ کی بحکم دلائل قطعیہ
مخصوص و مقرر اور تمام اہل اسلام پر ظاہر و
روشن تر ہے باوجود اس کے وہ حیدر کرارؓ
اور وہ صاحب دلدل و ذوالفقار نے اس امام
الابرار و امیر الاحرار علیہ السلام کے بارے
میں فرمایا ہے۔ ؎

بنیّ اذا ما جاشت الترک فانتظر
ولایة مهدی یقوم فیعدل
وذل ملوک الظلم من آل هاشم
وبویع منهم من یلذ ویهزل
صبیّ من الصبیان لا رای عنده
ولا عنده جد ولا هو یعقل
فثم یقوم قائم الحق منکمُ
وبالحق یاتیکم وبالحق یعمل
سمیّ رسول اللہ نفسی فداءه
فلا تخذلوه یا بنی وعجّلوا

فاعلم ایها المصدق فی قولہ رضؓ نفسی فداءه هذه خصوصیة المهدی لا یجوز لغیره فقط فافهم ان کنت ذا فهم خصوصیت هفدهم آنکہ بعد فضائل خلفاء الراشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین فضیلت امامین الہمامین الشمسین القمرین للمصطفیٰ سبطین وللمرتضیٰ والزهره قرة العینین یعنی امیر المومنین امام المتقین امام الحسن والحسین رضی اللہ عنہما معلوم است کہ بحکم آیۃ کریمہ ندعُ ابناءنا وابناءکم الآیۃ منصوص بودند جزء ۳ رکوع ۱۳ بمقتضائی بسیار احادیث مثل هما سیدا شباب اهل الجنه مخصوص مع ذالک الفضل حضرت امام حسین ابن مرتضیٰ علی درباب فضائل حضرت

(ترجمہ ابیات)

اے میرے عزیز بیٹے جب ترک حملہ کریں تو انتظار کر
مہدی کی حکومت کا جو قائم ہوگا پس عدل کریگا
زمین کے سارے علاقوں میں آل ہاشم
کے حکمران پست ہو جائیں گے (بالآخر) ان
میں ایک ایسے شخص سے بیعت کی جائے گی
جو حقیر و ناتواں ہوگا. لڑکوں میں سے ایک
لڑکا ہوگا جو صاحب رائے نہ ہوگا نہ اس
میں مضبوطی ہوگی اور نہ وہ صاحب عقل ہوگا
پھر تم میں سے ایک حق کو قائم کرنے والا
قائم ہوگا پس وہ حق کے ساتھ تمھارے
پاس آئے گا اور حق پر عمل کرے گا وہ رسول اللہ
کا ہمنام ہوگا میری جان اس پر فدا ہو.
پس اے میرے بچو! تم اس کو مت چھوڑو
اور اس سے بیعت کرنے میں جلدی کرو. پس

معلوم کر اے مصدق حضرت علیؓ کا یہ ارشاد کہ نفسی فداءہٗ (میری جان اس پر فدا ہو) بالخصوص حضرت مہدیؑ کے لئے ہے اور کسی کے لئے نہیں ہو سکتا فقط پس اس نکتہ کو سمجھ لے جب تو صاحب فہم ہے. سترھویں خصوصیت یہ کہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے فضائل کے بعد دونوں امامان بلند مقام ہر دو آفتاب و مہتاب سبطین مصطفیٰ و قرۃ العینین مرتضیٰ و زہرہؓ یعنی امیر المومنین و امام المتقین امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت معلوم ہے جو بحکم آیتہ کریمہ

خاتم الولی می فرماید کہ اگر مہدیؑ را بیابم
ہر آئینہ خدمت کنم ایام حیات خاتم امام
کما ذکر ابو شکور السالمی فی
تمہیدہ فی کیفیۃ المرور علی
الصراط روی انہ جری ذکر
المہدیؑ عند الحسین ابن
علیؓ فقال لو ادرکتہ
لخدمتہ ایام حیاتہ
کذا فی عقد الدرر فظہر
بذلک انہ افضل واکرم
عند اللہ تعالیٰ من جمیع
الاولیاء

خصوصیت ہژدہم آنکہ حضرت مہدی
موعودؑ بحکم الحجۃ القاطعۃ صاحب مذہب
بود چنانچہ **نقلست** کہ ہر چہار
علماء کلان خراسان چہار سوال با حبیب
ذو الجلال کردہ اند چنانچہ بالا گزشت
یکی ازاں اینست کہ شما بر کدام مذہب
ہستید فرمودند کہ ما بہیچ مذہب
مقید نہ ایم مذہب ما مذہب
مصطفےٰ واتباع کتاب خدا فقط
فاعلم ایہا المصدق ان
المہدی جعل القرآن
وسنۃ النبیؐ اصلاً فما
وافقہما من احکام

ندع ابناءنا وابناءکم (بلالیں اپنے
بیٹے اور تمہارے بیٹے) قطعاً مبشر تھے اور بہت
سی احادیث کے مطابق مثلاً یہ کہ وہ دونوں
(حسنؓ اور حسینؓ) اہل بہشت کے جوانوں کے
سرور ہیں کی بشارت کے ساتھ مخصوص تھے
باوجود اس بزرگی کے حضرت امام حسینؓ ابن مرتضیٰ علی
حضرت خاتم الولی کے فضائل کے باب میں فرماتے
ہیں کہ اگر میں مہدی سے ملوں تو بالضرور ان کی
خدمت کروں گا اپنی تمام عمر چنانچہ ابو شکور
سالمی کی کتاب تمہید میں پل صراط پر سے گزرنے
کی کیفیت کے بیان میں مذکور ہے روایت کی
گئی ہے کہ ذکر کیا گیا امام مہدیؑ کا امام حسینؓ ابن
علیؓ کے پاس تو فرمایا انہوں نے اگر میں مہدی
سے ملاقات کرتا تو تمام عمر انکی خدمت کرتا۔
ایسا ہی مذکور ہے عقد الدرر میں پس اس سے ظاہر
ہوا کہ حضرت مہدیؑ اللہ تعالیٰ کے پاس تمام
اولیاء سے افضل واشرف ہیں۔

اٹھارھویں خصوصیت یہ کہ حضرت مہدی
موعودؑ بحکم دلائل قطعیہ صاحب مذہب تھے چنانچہ
نقل ہے کہ خراسان کے چار زبردست علماً
نے چار سوال اس حبیب ذوالجلال سے کئے تھے
چنانچہ اوپر یہ ذکر ہوا ہے ان میں سے ایک سوال
یہ تھا کہ آپ کون سے مذہب پر ہیں۔ آنحضرت
نے فرمایا کہ ہم کسی مذہب کے ساتھ مقید نہیں
ہیں ہمارا مذہب حضرت محمد مصطفےٰ کا مذہب اور

المذاهب صوبه وحسنه وما لا فلا كذلك قد روح فی صفته عن النبیؐ انه قال یقوم بالدین فی آخر الزمان کما قمت به فی اول الزمان وایضا قد روی عن جعفرؓ انه سئل بای سیرة یسیر المهدی اذا قام قال بما سار به النبیؐ یهدم ما قبله کما صنع رسول اللهؐ ایضا یقال فی المستزاد فی نعت امام لکل قوم هاد

فالکل بدایع ذهبت کالزبد اذا جاء
باشرع محمد
مرفوع مذاہب شدہ چوں باز برآمد
حق عین عیاں شد

فثبت بذلك لو قدرنا اجتماع المهدیؑ مع الخلفاء الراشدین والخلف والسلف الصالحین والائمة الاربعة المجتهدین رحمة الله تعالی اجمعین فلا یعقلوا ما ان یکون المهدی تابعا لهم او متبوعا لهم اما الاول فغیر

کتاب خدا کی اتباع ہے فقط پس جان اسے مصدق کہ حضرت مہدیؑ نے قرآن اور سنت نبی علیہ السلام کو اصل ٹھہرایا اور تمام مذاہب کے احکام جو ان دونوں کے موافق ہوئے اُنکو آپ نے درست ٹھہرایا اور اُن کی تحسین فرمائی اور جو احکام ان دونوں کے موافق نہیں ہوئے ان کو آنحضرتؐ نے درست نہیں فرمایا چنانچہ آپ کی تعریف میں یہی بات نبی صلعم سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ قائم کرے گا دین کو آخر زمانے میں جیسا کہ قائم کیا میں نے اُس کو اول زمانے میں ایضاً جعفرؓ سے روایت ہے کہ اُن سے سوال کیا گیا کہ مہدی جب مبعوث ہوں گے تو کس سیرت پر چلیں گے تو انہوں نے کہا کہ نبیؐ کی سیرت پر چلیں گے اپنے سے قبل کی بے بنیاد باتوں کو نابود کردیں گے جیسا کہ رسولؐ اللہ نے کیا۔ نیز ایک قصیدۂ مستزاد میں جو امام علیہ السلام کی نعت شریف میں ہے یہ لکھا ہے ؎ (ترجمہ ابیات)

سب بدعتیں زائل ہوئیں جوں کف وہ جب آیا۔ باشرع محمدؐ جتنے بھی مذاہب تھے اُٹھے جبکہ وہ نکلا۔ حق ہوگیا ظاہر۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ اگر ہم فرض کریں جمع ہونا حضرت مہدیؑ کا خلفائے راشدینؓ کے ساتھ یا خلف وسلف صالحین کے ساتھ یا ائمہ مجتہدین

مسلم لان المهدی معصوم عن الخطاء قطعاً تمام علی ذلک ومنصوص بالخلافة عن اللہ وعن الرسول مبعوث للدعوة ومفترض للطاعة کالنبیؐ والخلفاء الراشدون والائمة المجتہدون لیسوا کذلک کما لا یخفی فظہر بالقطع انہ افضلہم واکرمہم خصوصیت نوزدہم آنکہ ذات مہدی و عیسیٰ علیہما السلام را آیات اللہ گفتند کما ورد فی شرح المقاصد ان المہدی وعیسیٰ کلاہما آیات اللہ وظاہر است کہ تصدیق آیۃ اللہ فرض است وانکار وی کفر است بدلیل قولہ تعالیٰ ان الذین یؤمنون بآیات اللہ وکانوا مسلمین وفی الآیة ان الذین کفروا بآیاتنا سوف نصلیہم نارا الآیة این درجات بجز این ہر دو ذات موصوف بہ پیغمبر صفات ہیچ کس را روا نیست فظہر بذلک انہ افضل واشرف من جمیع الاولیاء الکاملین

اربعہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ تو یہ بات دو صورتوں سے خالی نہ ہوگی یا تو مہدی علیہ السلام اُن کے تابع ہوں گے یا اُن کے متبوع ہونگے پہلی بات قابلِ تسلیم نہیں کیونکہ مہدیؑ معصوم عن الخطا ہیں قطعی طور پر، چنانچہ یہ بیان اُوپر گزرا ہے اور اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی خلافت آپ کے لئے قطعی طور پر ثابت ہے اور دعوت الی اللہ کے لئے آپ کا مبعوث ہونا اور طاعت آپ کی مانند نبیؐ کی طاعت کے فرض ہونا قطعی طور پر ثابت ہے اور یہ شان خلفائے راشدین اور ائمہ مجتہدین کی نہیں چنانچہ یہ امر پوشیدہ نہیں پس ظاہر ہو گیا قطعاً کہ حضرت مہدیؑ ہی ان سب سے افضل و اکرم ہیں انیسویں خصوصیت یہ کہ ذاتِ مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کو آیات اللہ کہتے ہیں چنانچہ شرح مقاصد میں آیا ہے کہ مہدیؑ اور عیسیٰ دونوں اللہ کی آیتیں ہیں اور ظاہر ہے کہ آیت اللہ یعنے اللہ کی نشانی کی تصدیق فرض اور انکار اُس کا کفر ہے اس قول حق تعالیٰ کی دلیل سے (ترجمہ آیت) بے شک جو لوگ ایمان لاتے ہیں اللہ کی نشانیوں پر اور ہوتے ہیں مسلمان ۔ اور ایک آیت میں ہے بے شک جو لوگ جھٹلاتے ہماری نشانیوں کو قریب میں جلائیں گے ہم ان کو آگ میں الخ یہ درجات سوائے ان دو کے جو تمام صفات پیغمبرؐ سے موصوف ہوئے اور کسی کے لئے روا نہیں تھیں

من الاولـــین والآخــرین
فقط خصوصیت بستم آنکہ انکار ہیچ
یکی از خلفاء الراشدین یا از ائمہ اربعہ
مجتہدین یا از مشایخ امت المرحومین
کفر صریحاً نہ فرمودند زیراکہ
اصحابی کالنجوم بایہم
اقتدیتم اھتدیتم
مشہور است کذالک ہذا الحکم بین المذاہب
الاربعہ ہم معمور و مسطور است و انکار
مہدی موعود صریحاً و اضحا حکم
کفر فرمود کما قال اللہ تعالیٰ
ومن یکفر بہ من الاحزاب
فالنار موعدہ و فی
الحدیث من طبقات
الفقہاء قال النبیؐ من
انکر المہدی فقد کفر و
فی الحدیث من کذب
المہدی فقد کفر و فی الحدیث
سیخرج من امتی مہدی علیٰ
رأس کل مائۃ سنۃ
تسعۃ منہم لغوی والعاشر
موعود من آمن بہ فقد
آمن بی و من کفر بہ فقد
کفر بی وکذا قد ورد فی
منقول المقبول کما ذکر

پس ظاہر ہوا اس سے کہ مہدیؑ افضل و اشرف ہیں
تمام اولیاء کاملین اولین اور آخرین سے فقط۔
بیسویں خصوصیت یہ کہ خلفائے راشدینؓ
یا چاروں ائمہ مجتہدین یا دیگر مشائخین اُمت
مرحومہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کے
انکار کو بھی نبیؐ نے کفر صریح نہیں فرمایا چنانچہ
اصحاب کی شان میں آنحضرتؐ نے یہ فرمایا ہے
میرے اصحاب تاروں کے مانند ہیں تم ان میں
سے جس کی پیروی کروگے راہِ راست پاؤگے
یہ بشارت مشہور ہے اور یہی حکم چاروں مذاہب
کے درمیان دائر اور مسطور ہے لیکن مہدی موعودؑ
کے انکار کا کفر ہونا صاف و صریح طور پر ظاہر
فرمایا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
(ترجمہ آیت) اور جو کوئی جھٹلائے اسکو گروہوں
میں سے تو دوزخ اس کا ٹھکانا ہے اور ایک
حدیث میں ہے جو طبقات الفقہاء میں مذکور ہے
فرمایا نبی علیہ السلام نے جو کوئی انکار کیا مہدی کا
پس وہ کافر ہوا اور ایک حدیث میں ہے جو کوئی
جھٹلایا مہدی کو پس وہ کافر ہوا اور ایک حدیث
میں ہے، قریب ہے کہ نکلے میری اُمت سے
ہر سو سال پر ایک مہدی ان میں سے نو مہدی
لغوی (یعنی ہدایت یافتہ) ہوں گے اور دسواں
موعود ہوگا جو اس پر ایمان لایا وہ مجھ پر ایمان لایا
اور جو اس کو جھٹلایا پس وہ مجھ کو جھٹلایا اور ایسا
ہی مذکور ہے۔ منقول مقبول میں چنانچہ تفسیر

فی تفسیر کاشف المعانی
تحت قولہ تعالیٰ واذا
اخذ اللہ میثاق النبیین
الآیۃ قال فکان تکذیب
المہدی کتکذیب احد من
الانبیاء لان فی تکذیبہ
تکفیرہ وتکفیر المومن
الصالح کفر انتہیٰ درباب انکار
کفر دلائل بسیار بے شمار است ورسالہا
نوشتہ شدہ است کہ حاجت تکرار نیست
لاکن دریں بخوف دراز شدن کلام
اختصار کردہ می شود فثبت ان امام
الاولین والاخرین کان
افضل من الخلفاء الاربعۃ
والائمۃ الاربعۃ المجتہدین
فقط خصوصیت بست ویکم آنکہ قال
النبیؐ فی حقہ یخرج
المہدی وعلٰی راسہ غمامۃ
فیہا ملک ینادی ھٰذا
المہدی خلیفۃ اللہ تعالیٰ
فاتبعوہ ودر روایت است کہ
سہ ہزار فرشتہ برای مدد او ہمیشہ
ملازم باشند وقال سعد الدین
حموی رحمۃ اللہ تعالیٰ لن یخرج
المہدی حتی یسمع من ثلاث نعلہ

کاشف المعانی میں اللہ تعالیٰ کے قول واذا
اخذ اللہ میثاق النبیین (اور جب کہ
لیا اللہ نے عہد نبیوں سے) الخ کے تحت مفسر نے
ذکر کیا ہے کہ جھوٹا قرار دینا مہدیؑ کو مانند
جھوٹا قرار دینے کے ہے۔ نبیوں میں سے
کسی نبی کو کیونکہ ذات مہدیؑ کو جھٹلانا ذات
مہدیؑ کو کافر قرار دینا ہے اور کافر قرار دینا
کسی مومن صالح کو کفر ہے انتہیٰ مہدی علیہ السلام
کو جھٹلانا کفر ہونے کے باب میں دلیلیں بے شمار
ہیں اور بہت رسالے لکھے جاچکے ہیں جن کے
مندرجات کو دہرانے کی یہاں حاجت نہیں
لیکن اس جگہ بخوف طوالت کلام کو مختصر کیا
جاتا ہے پس ثابت ہوا کہ امام اولین وآخرین
علیہ السلام ہی افضل ہوئے چاروں خلفائے
راشدینؓ اور چاروں ائمہ مجتہدینؒ سے فقط
اکیسویں خصوصیت یہ کہ نبی علیہ السلام نے
حضرت مہدیؑ کے حق میں فرمایا ہے نکلے گا۔
مہدی اس حال میں کہ اُس کے سر پر ابر سایہ
کیا رہے گا جس میں ایک فرشتہ ندا دیتا
رہے گا کہ یہی مہدی ہے اللہ تعالیٰ کا خلیفہ۔
پس اس کی پیروی کرو اور ایک روایت میں ہے
کہ تین ہزار فرشتے مہدی علیہ السلام کی مدد کے
لئے ہمیشہ متعین رہیں گے اور سعد الدین
حموی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہا انہوں نے
کہ جہاں کہیں مہدی علیہ السلام نکلیں گے انکے

اسرار التوحید انتھی قد
صح ذلک بحکم المشاھدۃ والمعائنۃ
عند المؤمنین کما قال اللہ تعالیٰ
اِن تسمع الا من یومن بآیٰتنا فھم
مسلمون فاعلم ایھا المصدق این نزول
فرشتگاں کہ درحق مہدی فرمود بجز آن ذات
پیغمبر صفات درحق ہیچ کس وارد نشدہ بود فقط
فظہر انہ افضل الاولیاء من
کلھم خصوصیت بست و دوم آنکہ
قال النبی صلعم ان جبرئیل
یکون علی مقدمتہ ومیکال علی
ساقتہ۔ ھٰذا الحدیث قد صح
فی حقہ بحکم القاطعۃ عند
المصدقین لاکن لا یخفی
علی المومنین شان نزول ولقد
رآہ بالافق المبین فاعلم
ایھا المصدق، ھٰذہ الخصوصیہ
لا یجوز لغیر المھدی
کما لا یخفی علی اھل
الاسلام من الخاص والعام
خصوصیت بست و سوم آنکہ بر کتف
مبارک حضرت مہدی موعودؑ مہر ولایت
مثل مہر نبوت پیغمبرؐ بود کما روی عن
علی رضؓ قال المھدی مولدہ
بالمدینۃ من اھل بیت النبیؐ

نعلین کے تسموں سے توحید کے اسرار سنائی دینگے
انتھیٰ یہ بات بھی بحکم مشاہدہ و معائنہ مومنین کے
پاس ثابت ہو چکی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے (ترجمہ آیت) تو انہی کو سنا سکتا ہے جو
ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں پس وہی مسلمان
ہیں۔ پس معلوم کرلے مصدق کہ فرشتوں کے
اُترنے کی یہ بشارت جو مہدیؑ کے حق میں پیغمبرؐ
نے دی ہے سوائے اس ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کے
اور کسی کے حق میں وارد نہیں ہوئی ہے۔ پس
ظاہر ہو چکا کہ حضرت مہدیؑ سب اولیاءؒ سے
افضل ہیں بائیسویں خصوصیت یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرئیل مہدی کے
سامنے اور میکائیل پیچھے پیچھے رہیں گے یہ حدیث
بھی بحکم دلائل قاطعہ حضرت مہدیؑ کے حق میں
مصدقین کے پاس صحیح ثابت ہو چکی ہے چنانچہ
مخفی نہیں ہے سب مومنین پر شانِ نزول آیتِ
کریمہ ولقد رآہ بالافق المبین
(اور البتہ دیکھ ہی لیا (محمدؐ) نے اس کو روشن ترین
بلندی پر) کا۔ پس جان اے مصدق کہ یہ خصوصیت
جائز نہیں ہے مہدی علیہ السّلام کے سوائے
کسی کے لئے چنانچہ یہ امر خاص و عام اہلِ اسلام
پر مخفی نہیں ہے۔ تیئسویں خصوصیت یہ کہ
حضرت مہدیؑ کے کتفِ مبارک پر مہر ولایت
مثلِ پیغمبرؐ کی مہر نبوت کے تھی۔ چنانچہ حضرت
علیؓ سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا آپ نے مہدی

اسمه اسم النبی و اسم ابیه اسم اب النبی و علی کتفه علامة مثل علامة النبی یخرج بذات النبی خلقة قد صح هذا المنقول فی حقه بشهادة اکثر العلماء کما لا یخفی علی الخاص والعام فظهر بذلک انه افضل من الکل خصوصیت بست و چهارم آنکه نقلست حضرت امام علیہ السلام در فرح المفرح المقام درمیان مجمع خاص و عام فرمودند که فرمان حق تعالی می شود که اے سید محمد خدا را بچشم سر دیدهٔ فرمود آری دیدم باز فرمان شد که اے سید محمد خدائے را بچشم دل دیدهٔ فرمود آرے دیدم باز فرمان شد که اے سید محمد خدا را موی بموی دیدهٔ فرمود آرے دیدم نیز فرمودند که اینک رسول الله ایستاده گواه اند و نیز فرمودند که بینائی ذات باری تعالی بار امانت است و بار امانت که همین دو تن ادا کردند یکی خاتم النبی دوم خاتم الولی و نیز حکم کرده که مرات و مرات فرموده اند که بر هر مرد و زن طلب دیدار خدائے تعالی فرض است تا آنکه بچشم سر

کا مقام پیدائش مدینہ ہے وہ اہل بیت نبی سے ہے اُس کا نام نبیؐ کا نام اور اُسکے باپ کا نام نبیؐ کے باپ کا نام ہوگا اور اُسکے کندھے پر ایک نشانی مانند نبیؐ کی نشانی کے ہوگی پیدائش میں وہ نبیؐ کی ذات کے مشابہ ہوکر نکلے گا یہ بیان بھی حضرت مہدیؑ کے حق میں اکثر علماء کی شہادت سے صحیح ثابت ہوچکا ہے چنانچہ یہ بات خاص و عام پر مخفی نہیں ہے پس اس سے بھی ظاہر ہوا کہ آنحضرتؑ سب اولیاء سے افضل ہیں۔

چوبیسویں خصوصیت یہ کہ نقل ہے حضرت امام علیہ السلام نے مقام فرحت بخش فرہ میں خاص و عام کے مجمع کے درمیان فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ اے سید محمد خدا کو تو نے چشم سر سے دیکھا بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد خدا کو تو نے چشم دل سے دیکھا بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد تو نے خدا کو بال بال سے دیکھا بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا نیز آنحضرتؑ نے فرمایا یہ دیکھو رسول اللہ رویت اللہ کے گواہ کھڑے ہیں نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ذات باری تعالیٰ کی بینائی ہی بار امانت ہے اور بار امانت کو جیسا کہ چاہیے یہی دو تن اُٹھائے ہیں ایک خاتم النبی دیگر خاتم الولی نیز بارہا آنحضرتؑ نے یہ حکم بتاکید ظاہر فرمایا ہے کہ ہر مرد اور عورت پر دیدار خدائے تعالیٰ کی طلب فرض ہے جب تک کہ چشم سر سے یا چشم دل سے یا خواب میں خدائے تعالیٰ کو نہ دیکھے مومن نہ ہوگا

یا بہ چشم دل ویا در خواب خدا یرا نہ بیند مومن نباشد مگر طالب صادق کہ روی دل خود را از غیر حق گردانیدہ سوی مولیٰ آوردہ ہموارہ مشغول بخدا است واز دنیا وخلق عزلت گرفتہ ہمت از خود بیروں آمدن می کند ایں چنیں کس را ہم حکم ایمان کردہ فاعلم ایھا المصدق ایں بیاں رویت باری تعالیٰ در دار دنیا خصوصیت مہدی موعودؑ بود ورای آنحضرتؑ ہیچکس را ایں خصوصیت نہ سزدوروا نبود فظھر بذٰلک انہ افضل من جمیع الصحابۃ المکرمین وکل الاولیاء الکاملین خصوصیت بست وپنجم آنکہ نقلست کہ روزی حضرت امامؑ بفرمان ملک العلام فرمودند کہ فرمان حق تعالیٰ می شود کہ ای سید محمد خلق اولین وآخرین را بہ پیشوائی قبول کن بندہ عرض کرد کہ الٰہی ایں ضعیف راچہ طاقت وقدرت باشد کہ پیشوائی ایشاں تواند باز بفضل خدا وعنایت خدا کہ بریں بندہ است نظر کردیم وگفتیم کہ خداوندا بفضل تو وبہ عنایت انچہ می فرمائی پیشوائی اختیار کردیم اگرچہ دہ چنداں دیگراں باشند قبول کردیم ھذہ خصوصیۃ النبی قد اعطی اللہ تعالیٰ للخاتم الامام فظھر انہ افضل واکرم من الکل فقط

مگر صادق جو اپنے دل کا رخ غیر حق سے پھیرا ہوا مولیٰ کی طرف لایا ہوا ہمیشہ مشغول بہ یادِ خدا ہے اور دنیا وخلق سے عزلت کیا ہوا ہے اور اپنے سے باہر ہونے کا قصد کرتا ہے ایسے شخص کے لئے بھی آنحضرتؑ نے حکمِ ایمان فرمایا ہے پس معلوم کر آے مصدق کہ یہ بیان باری تعالیٰ کے دیدار کا دار دنیا میں کرنا خصوصیت مہدی موعود ہی کی تھی سوائے آنحضرتؑ کے اور کسی کے لئے یہ خصوصیت سزاوار نہیں تھی نہ ہوسکتی تھی پس ظاہر ہوا اس سے بھی کہ آنحضرتؑ افضل ہوئے سب صحابۂ مکرمین اور سب اولیاء کاملین سے خصوصیت پچیسویں یہ کہ نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے بہ فرمانِ خدا اعلام فرمایا کہ فرمان حق تعالیٰ ہوتا ہے کہ اے سید محمد تمام خلائق اولین وآخرین کی پیشوائی کرسکے پھر خدا کے فضل وعنایت پر جو خدا نے اس بندے پر کیا ہے نظر کیا اور کہا کہ خداوندا تیرے فضل سے اور تیری عنایت سے جو تو فرماتا ہے پیشوائی اختیار کرتا ہوں اگرچہ دس گنے زیادہ اور ہوں ان کی پیشوائی بندے نے قبول کی یہ خصوصیت جو نبی علیہ السلام کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس خاتم ولایت امام آخر زماںؑ کو عطا فرمائی ہے پس ظاہر ہوا کہ آنحضرتؑ افضل واکرم سب سے ہیں۔

فاتبعوا **خصوصیت بست و ششم** آنکہ نقلست کہ حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ حق تعالیٰ بندہ را مراتب و مقامات جمیع انبیاء و اولیاء و مومنین و مومنات و احوال جملہ موجودات ہمچناں معلوم کردہ کہ چنانچہ کسی دانۂ خردل در دست دارد و ہر طرف بگرداند تا کما حقہ بشناسد و واقف گردد و ھٰذہٖ خصوصیۃ الامامؑ لایجوز لغیرہ من الخاص والعام **خصوصیت بست و ہفتم** آنکہ نقلست کہ آنحضرت فرمودند پیش ایں بندہ تصحیح می شود ہر کہ ایں جا مقبول شد او مقبول خدا است و ہر کہ پیش ایں بندہ صحیح نشد او عند اللہ مردود است و نیز فرمودند کہ حق تعالیٰ مارا جمیع اہل ایمان را نمودہ است کسانیکہ پیش از ما بودند و کسانیکہ تا قیامت خواہند شد و نیز فرمودند میدانم ہر یکے را کہ فیض می گیرند از طاقچۂ ولایت مصطفےٰ صلعم کہ ذات من است بہر مقدار کہ باشد فاعلم ایہا المصدق ھٰذہ الفضیلۃ لم یعط من اللہ تعالیٰ سوی الخاتم الولایۃ

خصوصیت بست و ہشتم آنکہ حضرت شمس الولایت کامل بار امانت فرمود: ہر حکمی و بیانی کہ در تفاسیر و جز آں

فقط پس اے مومنو! آنحضرتؑ کی اتباع کرو۔

چھبیسویں خصوصیت یہ کہ نقل ہے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندے کو مراتب اور مقامات تمام انبیاء اولیاء مومنین اور مومنات کے اور احوال جملہ موجودات کے، اسطرح معلوم فرما دیئے ہیں جیسا کہ کوئی شخص رائی کا دانہ ہتھیلی میں لے اور ہر طرف پھرا کر جیسا کہ چاہیئے پہچان لے اور اس کے حال سے واقف ہو یہ خصوصیت بھی امام علیہ السلام ہی کی ہے جو کسی سوائے خاص و عام میں سے کسی کے لئے روا نہیں۔

ستائیسویں خصوصیت یہ کہ نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اس بندے کے آگے تصحیح ہوتی ہے جو اس جگہ مقبول ہوا وہ خدا کے آگے مقبول ہے اور جو کوئی اس بندے کے سامنے صحیح نہیں ہوا وہ اللہ کے پاس مردود ہے، نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھے تمام اہلِ ایمان کو دکھلایا ہے اُن تمام کو جو ہمارے سے پہلے تھے اور اُن تمام کو بھی جو قیامت تک ہوں گے نیز آنحضرتؑ نے فرمایا میں ہر ایک کو جانتا ہوں جو فیض لیتا ہے ولایتِ مصطفےٰ صلعم کے طاقچہ سے کہ وہی میری ذات ہے جس مقدار میں جو بھی فیض لے۔ پس جان اے مصدق کہ یہ فضیلت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوائے خاتم ولایتؑ کے اور کسی کو نہیں دی گئی

مخالف بیان ایں بندہ باشد آں
صحیح نیست و ہر اعمال و بیان کہ ازیں بندہ
است از تعلیم خدا و از اتباع مصطفےٰ
صلعم است ہٰذہٖ خصوصیۃ
المہدی لایجوز لغیرہ
فقط

خصوصیت بست و نہم آنکہ حضرت
شمس التجلی علیہ السلام فرمود کہ در احادیث
اختلاف بسیار است و ایں صحیح شدن
مشکل است ہر حدیثے کہ موافق کتاب
خدائے تعالیٰ و حال ایں بندہ است آں
صحیح است فاعلم ایہا المصدق
ہٰذا الفضل لم یعط لاحد
من الاولیاء ذو التعظیم
ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ
من یشاء واللّٰہ ذو الفضل
العظیم۔

خصوصیت سی ام آنکہ فرمودہ اند کہ
خناس بندہ مسلمان شدہ است کما
روی عن النبی وہٰذہ
الخصوصیۃ لم تکن
لغیرہ قال الولی الصادق
المہاجر مع المہدی الہداد
بن حمید رضی اللّٰہ عنہ

شعر

اٹھائیسویں خصوصیت یہ کہ حضرت شمس ولایت
حامل بارِ امانت نے فرمایا جو کوئی حکم اور جو کوئی
بیان تفاسیر اور ان کے سوا اور کتابوں میں اس
بندے کے بیان کے مخالف واقع ہو وہ صحیح نہیں
ہے اور جو کوئی عمل اور بیان اس بندے کا ہے
خدا کی تعلیم اور مصطفےٰ کی اتباع سے ہے یہ خصوصیت
حضرت مہدیؑ ہی کی ہے جو دوسرے کے لئے
جائز نہیں فقط

انتیسویں خصوصیت یہ کہ حضرت شمس تجلی
علیہ السلام نے فرمایا کہ احادیث میں اختلاف
بہت ہے ان کی صحت مشکل ہے جو کوئی حدیث
اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق اور اس بندے کے
حال کے موافق ہو وہ صحیح ہے پس معلوم کر اے
مصدق کہ یہ فضیلت سوائے آنحضرتؑ کے اولیاء
صاحبانِ عظمت میں سے اور کسی کو نہیں دیگئی
یہ بخشش ہے اللہ کی دیتا ہے اللہ جسے چاہے
اور اللہ ہی صاحبِ فضلِ عظیم ہے۔

تیسویں خصوصیت یہ کہ آنحضرتؑ نے فرمایا
ہے کہ بندے کا خناس مسلمان ہوچکا چنانچہ
ایسی ہی روایت حضرت نبی صلعم سے بھی آئی ہے
اور یہ خصوصیت سوائے آنحضرتؑ کے اور کسی
کے لئے نہیں چنانچہ فرمایا ہے ولی صادق
مہاجر حضرت مہدیؑ بندگی میاں الہداد بن
حمید رضی اللہ عنہ نے ؎

(ترجمہ بیت)

؎ قال علیہ السلام ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن قالوا وایاک
قال وایای الا ان اللہ تعالیٰ اعانني علیہ فاسلم فلا یامرني الا بخیر۔ رواہ ابن مسعودؓ

ماند ہمزاد این و آں کافر
شد مسلماں بہر دو تن ہمزاد

نعلم انہ افضل من الاولیاء کلہم

خصوصیت ای و یکم آنکہ الھجرۃ مع المھدیؑ فرض کما ذکر فی تفسیر المدارک تحت قولہ تعالیٰ فالذین ھاجروا الایۃ الھجرۃ کائنۃ فی اخر الزمان کما کانت فی اول الاسلام فمن لم یھاجر مع المھدی بعد التصدیق حکم علیہ بالنفاق الا من کان معذورا و ھکذا اجری ھذا الحکم فی رعیتہ نعلم ان من کانت الھجرۃ معہ فرضا فلا محالۃ افضل من الکل

خصوصیت ای و دوم آنکہ من خرج معہ مہاجرا من وطنہ ثم رجع الی بیتہ بغیر اذنہ صار منافقا بامر اللہ تعالیٰ لانہ التابع التام والھجرۃ معہ فرض ھذا الحکم لم یکن مع ابی بکر و عمر و غیرھما فظھر انہ افضل منھما

رہا ہمزاد ہر انساں کا کافر
مسلماں ہیں انہی دو تن کے ہمزاد

پس معلوم ہوا کہ آنحضرتؑ دیگر سب اولیاء اللہ سے افضل ہیں۔

اکتیسویں خصوصیت یہ کہ حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہجرت فرض ہے چنانچہ تفسیر مدارک میں اللہ تعالیٰ کے قول فالذین ھاجروا الخ کے تحت ذکر کیا ہے ہجرت آخری زمانے میں ہونے والی ہے جیسی کہ اسلام کے شروع میں تھی پس جس نے بعد تصدیق کے حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہجرت نہیں کی اس پر آنحضرتؑ نے حکم نفاق جاری فرمایا بجز اس کے کہ کوئی معذور ہو اور اسی طرح یہ حکم آنحضرتؑ کے پیروؤں کے زمانے میں بھی جاری ہے پس معلوم ہوا کہ وہ ذات جس کے ساتھ ہجرت فرض ہے لامحالہ سب سے افضل ہے۔

بتیسویں خصوصیت یہ کہ جو کوئی آنحضرتؑ کے ساتھ مہاجر ہو کر نکلا اپنے وطن سے پھر لوٹا اپنے گھر کو بغیر آنحضرتؑ کی اجازت کے تو وہ حکم خدائے تعالیٰ سے منافق قرار پایا کیونکہ آنحضرتؑ تابع تام حضرت نبی علیہ السلام کے تھے اور ہجرت آپ کے ساتھ فرض تھی آپ کا ساتھ چھوڑنے والا اللہ کے حکم سے منافق ہونے کا حکم آنحضرتؑ ہی کے لئے خاص تھا جو ابوبکرؓ و عمرؓ و غیرہما کے لئے نہیں رہا پس ظاہر ہوا

[illegible] اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی ہے آنحضرتؑ نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے مگر اللہ نے مجھے اس پر غالب کیا یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے اور کوئی فرمائش نہیں کرتا مگر نیکی کی۔ (مسلم)

رضی اللہ عنہما فقط

خصوصیت سی وسوم آنکہ آں شمس المنیر

حضرت امیر فرمودہ اند ہر حکمیکہ بیان می کنم از خدا و بامر خدا بیان می کنم ہر کہ ازیں احکام یک حرف را منکر شود او عند اللہ ماخوذ گردد فاعلم ایہا المصدق ہذا الحکم لا یجوز لغیر المہدی فقط فلذا ظہر انہ افضل من الخلفاء الراشدین و اولیاء المقربین والائمۃ الاربعۃ المجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

خصوصیت سی چہارم آنکہ از بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہ نقلست کہ از زبان مبارک حضرت امام آخر زماں امیر جہاں شنیدم کہ فرمودہ اند در دانا پور جذبہ شد اول مرتبہ تجلی ذات شد فرمان رسید کہ اے سید محمد ترا علم کتاب خود دادیم و علم مراد اللہ عطا کردیم و بر اہل ایمان آمر تراگردانیدیم و کلید خزائن ایمان بدست تو دادیم و ناصر دین محمدی ترا کردیم فقط انکار تو انکار ماست او انکار ما انکار تست۔

خصوصیت سی و پنجم آنکہ نقلست کہ حضرت خاتم الولایت خلاصہ نور نبوت

کہ آنحضرتؑ ان دونوں حضرات رضؓ سے افضل ہوئے فقط

تینتیسویں خصوصیت یہ کہ اُس شمسِ منیر حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ جو کوئی حکم میں بیان کرتا ہوں خدا کی طرف سے خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں جو کوئی ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہوگا اللہ کے پاس پکڑا جائے گا۔ پس معلوم کر اے مصدق یہ حکم سوائے حضرت مہدیؑ کے اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے فقط پس اسی سے ظاہر ہے کہ آپ افضل ہوئے خلفائے راشدینؓ اولیاء مقربین اور چاروں ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے۔

چوتیسویں خصوصیت یہ کہ حضرت بندگی میاں دلاور رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آنحضرتؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت امامِ آخر زماں امیر جہاں علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے سنا ہے آپ فرماتے تھے دانا پور میں جذبہ ہوا تو پہلی مرتبہ تجلی ذات ہوئی۔ فرمان پہنچا کہ اے سید محمد ہم نے تجھکو اپنی کتاب کا علم دیا اور علم مراد اللہ تجھکو عطا کیا ہے اور اہلِ ایمان پر تجھے آمر (حاکم) گردانا ہے اور ایمان کے خزانوں کی کنجیاں تیرے ہاتھ دی ہیں اور تجھے ہم نے دین محمدی کا ناصر کیا ہے تیرا انکار ہمارا انکار ہے اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے

پینتیسویں خصوصیت یہ کہ نقل ہے حضرت

فرمود کہ فرمان شد یا نور نور ہی
یا سر سر ی یا خزائن معرفتی
افتدیت ملکی علیک یا
محمد فاعلم ایھا المصدق
ایں خطاب بجز امام اولوالالباب ہیچ
کس را روا نیست فظہر
بذلک انہ افضل
واکرم من الکل فقط

خصوصیت سی و ششم آنکہ خافی
نیست بر خاص و عام کہ اکثر انبیاء
ورسل و اولوالعزم افضل علیہم السلام
آرزوی صحبت مہدی موعود داشتہ
ہر یکے دعا طلبیدہ بود کہ ما را در
امت محمدی و در گروہ مہدی جمع
کن چنانچہ صاحب دیوان مہری
در باب نعت حضرت امیر علیہ السلام
می فرمایند

بل چہ عالم ز آدم و عیسیٰ
ز یحیٰ و خلیل و از موسیٰ
بود غایت بہ صحبتش ہوسی
ہر چہ ہست از ولایت است ظہور

(ولہ مثنوی)

خاتم ولایت خلاصہ نور نبوت نے فرمایا کہ فرمان
ہوا اے میرے نور کے نور اے میرے راز کے
راز اے میری معرفت کے خزانے میں نے تجھ
پر فدا کیا اپنا ملک اے محمدؐ پس معلوم کر اے
مصدق کہ یہ خطاب ساتھ حضرت خاتم نبوتؐ
کے بجز خاتم ولایت امام اولوالالبابؑ کے
اور کسی کے لئے روا نہیں ہے پس ظاہر ہوا
اس سے بھی کہ آنحضرتؑ افضل واکرم سب
اولیاء سے ہیں فقط

چھتیسویں خصوصیت یہ کہ خاص و عام پر
یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اکثر انبیاء اور
مرسلین اولوالعزم و افضل علیہم السلام مہدی علیہ السلام کی صحبت
کے متمنی تھے دعا کے ساتھ اس امر کے طالب
تھے کہ اے بار خدا امت محمدی اور گروہ مہدی
میں ہم کو شامل فرما چنانچہ صاحب دیوان مہریؓ
نے حضرت امام علیہ السلام کی نعت میں فرمایا ہے

(ترجمہ ابیات)

کیا ہے عالم کہ آدمؑ و عیسیٰؑ
تھے یحیٰؑ و خلیلؑ اور موسیٰؑ
انتہا درجہ اس کے سب شیدا
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

نیز حضرت مہریؓ ہی نے فرمایا ہے ؎

(ترجمہ مثنوی)

نقطۂ آں دائرۂ مفضلاں
شد متمنائے ہمہ مرسلاں
خواست زحق ہریک از آں اولین
رب اجعلنی من الآخرین

خصوصاً مہتر موسیٰ و عیسیٰ علیہ السلام کما قال النبیؐ ولقد تمنیٰ اثنا عشر نبیا ان یکونوا من امتی ومنہم موسیٰ ابن عمران وعیسیٰ ابن مریم علیہم السلام فاعلم ایہا المصدق اکنوں کہ مہتر عیسیٰ می آیند دعاء ایشاں اجابت شدہ است و بہرہ از ختم ولایت می گیرند فثبت بالقطع ہذہ الفضیلۃ ورتبۃ العلیۃ لم یعط من الاولین والآخرین سوی المحمدین الخاتمین النبی والمہدی علیہما السلام لانہما سید المخلوقین فقط ۔

اکنوں فضائل آنکسانیکہ در صحبت مہدی موعودؑ مشرف شدہ بودند بشنو و دریاب کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ و رسول وی در حق ایشاں چہ فرمودہ اند ۔

خصوصیت سی و ہفتم آنکہ خصائص قوم حضرت مہدی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ابدی کہ خاص کردہ قوم دیرا خدائے تعالیٰ در کلام

دائرۂ ذوالفضل کا نقطہ وہی
جسکے طلبگار رُسُل تھے سبھی
کرتے تھے حق سے یہ دعا اوّلین
بارِ خدا کر ہمیں در آخریں

خصوصاً مہتر موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام چنانچہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے بہ تحقیق تمنی ہوئے بارہ انبیاء اس امر کے کہ میری اُمت سے ہوں اُنہی میں سے موسیٰ بن عمران اور عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام ہوئے ہیں پس جان اے مصدق اب جو مہتر عیسیٰؑ آنے والے ہیں ان کی دعا قبول ہو چکی ہے اور وہ ختم ولایت سے بہرہ مند ہونے والے ہیں پس قطعی طور پر ثابت ہو چکا کہ یہ فضیلت اور یہ رتبۂ عالی نہیں دیا گیا اولین و آخرین میں سے کسی کو بھی سوائے محمدین خاتمین نبی اور مہدی علیہم السلام کے کیونکہ یہی دو ساری مخلوق کے سردار ہوئے ہیں فقط ۔

اب یہاں سے فضائل اُن اشخاص کے جو حضرت مہدی موعودؑ کی صحبت سے مشرف ہوئے سُن اور معلوم کر کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اور حق تعالیٰ کے رسولؐ نے ان کے حق میں کیا فرمایا ہے ۔

سینتیسویں خصوصیت حضرت مہدی علیہ السلام کی قوم کی خصوصیتوں کو متضمن ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضوانِ ابدی ہے کہ خاص فرمادیا ہے

خویش بہ اوصاف مخصوصہ کہ بجز آں قوم
ہیچ کس را ممکن نیست مثلا قولہ تعالیٰ
فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و
یحبونہ اذلۃ علی المومنین
اعزۃ علی الکافرین یجاھدون
فی سبیل اللہ ولا یخافون
لومۃ لائم الآیۃ وفی الآیۃ
فان یکفر بھا ھٰؤلاءِ فقد وکلنا
بھا قوما لیسوا بھا بکافرین
وفی الآیۃ وإن تتولوا یستبدل
قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم
بمثلہ آیات نیز دریں باب
بسیار است فاما بجہت تطویل شدن
سخن اختصار کردہ شد ونیز بر اہل تمیز
واضح باد کہ حضرت رسولؐ اصحاب حضرت
امامؑ را بشرف بشارت خود بمنزلت
خود بشر ساختہ مشرف فرمودہ اند ہیچ کس
را بمثل آں بشارات واضحات نیست
لغیر المہدی فقط فمنھا
ما ذکر فی تمہید عین القضات
روی عن ابی ذرؓ قال قال
رسول اللہ صلعم اٰہ واشوقا
الی لقاءِ اخوانی یکونون
من بعدی شانہم کشان
الانبیاء وھم عند اللہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں آنحضرتؐ کی قوم
کو ایسے اوصاف مخصوصہ کے ساتھ کہ بجز اس
قوم کے اور کسی کے لئے ممکن نہیں ہیں مثلاً
اللہ تعالیٰ کا یہ قول (ترجمۂ آیت) پس عنقریب
لائے گا اللہ ایک قوم کو کہ اللہ ان کو دوست
رکھے گا اور وہ اللہ کو دوست رکھیں گے حقیر
رہیں گے مومنوں کے حق میں اور غالب رہیں
گے کافروں پر اور اللہ کی راہ میں جہاد کرینگے
اور نہ ڈریں گے کسی ملامت کرنے والے کی
ملامت سے الخ اور ایک آیت میں ہے
(ترجمۂ آیت) پس اگر جھٹلائیں ان نشانیوں
کو وہ سب تو ہم نے ان نشانیوں کو ایک قوم
کے سپرد کر دیا ہے جو ان کو جھٹلانے والے
نہیں ۔ اور ایک آیت میں ہے (ترجمۂ آیت)
اور اگر تم پچھلے پاؤں پلٹ جاؤ تو اللہ تمہارے
بدلہ میں تمہارے سوائے ایک قوم کو لائے گا
جو تم جیسے نہ ہوں گے ۔ ان آیات کے مانند
اس باب میں بہت سی آیتیں ہیں لیکن عبارت
کی درازی کے اندیشہ سے کلام مختصر کیا گیا
ہے نیز صاحبان تمیز پر واضح ہو کہ حضرت رسول
اللہ علیہ السلام نے حضرت امام مہدی موعود
علیہ السلام کے اصحاب کو اپنے ہم منزلت
ہونے کی بشارت کے شرف سے مشرف فرمایا
ہے اور کسی کے لئے ایسی بشارات واضح
نہیں ہیں حضرت مہدیؑ کے سوا ایس انہی میں سے

بمنزلة الشهداء يفرون
من الآباء والامهات والاخوان
والاخوات لابتغاء مرضات
الله تعالیٰ وهم يتركون
المال لله ويذللون انفسهم
بالتواضع ولا يرغبون
فی الشهوات وفضول الدنيا
ويجتمعون فی بيت من بيوت الله
تعالیٰ مغمومين محزونين من
حب الله وقلوبهم الی الله
وروحهم من الله وعملهم لله الیٰ
آخر الحديث وفی الحديث
قال النبیؐ انی لاعرف
اقواما هم بمنزلتی
فقال الاصحاب كيف
يكون يا رسول الله وانت
خاتم النبيين ولا نبی
بعدك فقال ليسوا
من الانبياء ولا الشهداء
ولكن يغبطهم الانبياء
والشهداء لقربهم ومقعدهم
من الله وهم المتحابون
فی الله وكذا فی سراج السائرين
ومفتاح النجات قال
النبیؐ يخرج فی آخر الزمان

وہ روایت ہے جو تمہید عین القضاۃ میں مذکور
ہے کہ روایت کی گئی ہے ابو ذرؓ سے کہا انہوں
نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے آہ مجھے اپنے بھائیوں
کی ملاقات کا اشتیاق ہے جو میرے بعد ہونگے
اُن کی شان انبیاءؑ کی شان ہوگی اور وہ اللہ
کے پاس شہیدوں کے مرتبہ میں ہوں گے وہ
اپنے ماں باپ بھائیوں بہنوں سے بھاگیں گے
خدا کی خوشنودی کے لئے اور وہ اللہ کے لئے
سب مال و دولت کو ترک کرینگے اور اپنی
ذاتوں کو حقیر کئے رہیں گے تواضع سے
شہوتوں اور دنیا کی فضول باتوں کی طرف
رغبت نہیں کرینگے اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے
کسی ایک گھر میں جمع رہیں گے اللہ کی جستجو
میں غمگین و حزین رہیں گے ان کے دل اللہ
کی طرف لگے رہیں گے اور ان کی راحت
اللہ ہی سے ہوگی اور ان کے سب کام خالص
اللہ کے لئے ہونگے الخ اور ایک حدیث
میں ہے نبیؐ نے فرمایا بے شک میں پہچانتا
ہوں اُن اشخاص کو جو میرے درجہ کے ہونگے
صحابہؓ نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا یا رسول اللہ
جبکہ آپ ہی سب نبیوں کے خاتم ہیں اور
آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تب آنحضرتؐ نے
فرمایا وہ انبیاء اور شہداء نہوں گے لیکن
انبیاء اور شہداء اُن کا قرب و منزلت
اللہ کے پاس دیکھکر ان پر رشک کرینگے

قوم انا منهم وهم منی وان
عامتهم اولیاء الله
قال رجل یا رسول الله
ما علامتهم قال هم
قوم لیسوا بکثرة العلم
ولیس عندهم من کتاب
کثیر یتعلمون القرآن
علی کبر سنهم ویتعلمون
الحکمة من حلاوة القرآن
والایمان والسنة تثبت
فی قلوبهم من الجبال الرواسی
یبعثهم الله بالبشری
ویرضیهم بما هم فیه
ویحشرهم فی زمرة الانبیاء
ویرزق العباد بسببهم
ویرفع البلاء لسببهم
بمثله دریں باب احادیث بسیار
است لیکن خیر الکلام بر اختصار است
فاعلم ایها المصدق اول مقام و
منزلت رسول باید شناخت تا مقام
و منزلت ایشان علیهم الرضوان معلوم
شود و در خصایص قوم خصوصیت امام قوم
است چوں قوم ایں چنیں باشد شرف
متبوع شاں چه نوع باشد به طریق
انصاف فهم باید کرد فظهر انه افضل

اور وہ سب آپس میں محبت رکھنے والے
ہوں گے اللہ کی راہ میں ایسا ہی مذکور ہے
سراج السائرین اور مفتاح النجات میں کہ
فرمایا نبیؐ نے آخر زمانے میں ایک قوم ہو گی
کہ میں اُن سے ہوں اور وہ مجھ سے ہوں گے
اور ان میں کے عام لوگ بھی اولیاء اللہ رہیں گے
کسی نے کہا یا رسول اللہ اُن کی کیا نشانی ہو گی
آنحضرتؐ نے فرمایا وہ لوگ زیادہ علم والے
نہ ہوں گے ان کے پاس بہت کتابیں نہ ہونگی
بڑی عمر کے ہو کر بھی قرآن سیکھیں گے اور
قرآن کی حلاوت سے حکمت معلوم کرینگے ایمان
اور سنت ان کے دلوں میں اُونچے پہاڑوں
سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ جمے ہوں گے
اللہ انہیں خلق میں خوشخبری کے ساتھ بھیجے گا
اور ان کے سب احوال سے راضی رہے گا اور
ان کا حشر انبیاء کے زمرہ میں فرمائے گا
اور بندوں کو ان کے سبب سے روزی دیگا
ان کے طفیل سے بلاؤں کو دفع فرمائے گا
اور اس جیسی حدیثیں اس باب میں بہت
ہیں لیکن خیر الکلام وہی ہے جو مختصر ہو۔
پس معلوم کر اے مصدق کہ اول مقام و
منزلت رسول علیہ السلام کا معلوم کرنا چاہیئے
تاکہ اس مقام و منزلت کی بشارت پانیوالوں
کا بھی مقام و مرتبہ معلوم ہو اور قوم کے
خصائص میں خصوصیت امام قوم کی ہے

من الکل ـ
خصوصیت سی و ہشتم آنکہ دوازدہ اصحاب کرام کہ خلفاء حضرت امام علیہ السلام اند بزبان حضرت پیغمبر علیہ السلام مبشر بودند کما ذکر فی شرح غایتہ الاحکام عن الحافظ ابن الجوزی قال قال رسول اللہ صلعم سیکون من بعدی اثنا عشر خلیفۃ قال ھٰذا انما سیکون بعد موت المھدی الذی یخرج فی اٰخر الزمان ـ قد صح ھٰذا الحدیث فی حقھم کما قال علیہ السلام لیس الخبر کالمعائنۃ فاعلم ایھا المصدق ہیچ اولیاء امت کہ مشائخ طریقت اند وائمۂ مجتہدین کہ علماء شریعت اند بزبان خاتم رسالت صلعم تفضیلا مخبر بنودند و دوازدہ خلفاء ذات خاتم الاولیاء باعداد اثناعشر خلیفہ مبشر اند فلھٰذا قد ظھر ان المھدی الموعود علیہ السلام کان افضل من الکل کما لا یخفی علی الخاص

جب قوم ایسی ہو تو اس کے متبوع کا شرف کیسا ہوگا بطریق انصاف سمجھنا چاہیئے پس ظاہر ہوا کہ حضرت مہدیؑ (نبیؐ کے مانند سب سے افضل ہیں)
اڑتیسویں خصوصیت یہ کہ بارہ اصحاب کرام جو خلفاء حضرت امام علیہ السلام کے ہیں حضرت پیغمبرؐ کی زبانی بشارت یافتہ ہیں چنانچہ شرح غایتہ الاحکام میں مذکور ہے روایت کی گئی ہے حافظ ابن الجوزی سے کہ کہا انہوں نے فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے 'میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے ۔ راوی کہتے ہیں یہ بارہ خلیفہ ہونے کی خبر مہدیؑ کے وصال کے بعد کی ہے جو آخر زمانے میں نکلیں گے ۔ پس یہ حدیث حضرت مہدیؑ کے خلفاء ہی کے حق میں صحیح ثابت ہوئی مطابق نبیؐ کے اس ارشاد کے کہ سُنی ہوئی بات دیکھی ہوئی کی جیسی نہیں پس معلوم کرائے مصدق کہ اولیاء اُمت جو مشائخین طریقت ہیں اور ائمۂ مجتہدین جو علمائے شریعت ہیں ان میں سے کسی کے لئے بھی بزبانی خاتم رسالتؐ ایسی تفضیلی بشارت کی خبر نہیں آئی تھی صرف ذات خاتم الاولیاء کے بارہ خلفاء ہی اثنا عشر خلیفہ کے لفظ کے ساتھ بہ تعداد شمار مبشر ہیں ۔ پس اس سے بھی ظاہر ہے کہ مہدی موعود علیہ السلام اور سب اولیاء اللہ سے افضل ہیں چنانچہ یہ بات خاص وعام پر مخفی

والعام۔

خصوصیت سی ونہم آنکہ خصوصیت
خلفاء ذات مہدی علیہ الصلوٰۃ موصوف
بہذہ الصفات کہ یک وجود و یکذات
افضل وزراء المہدی واخص الخلفاء الہادی
اند و رسول علیہ السلام کرات مرات در
حق شان فرمودہ اند کما روی عن
ابن حجرؓ قال قال رسول اللہ
علیہ السلام ان فی ھٰذہ الامۃ
مہدیان فالمہدی الاول
یکون داعیا فقط والثانی
امیر و غازی ومقاتل معہ
جند کثیر کذا فی
عقد الدرر قد صح
ھٰذا الحدیث فی حق
سیدین الصالحین الصدیقین
المحمودین الامیرین بحکم منقول
المشاہیر فالاول
ابن مہدی الموعود بندگی
میراں سید محمود ثانی
مہدی والثانی امیر بندگی
میاں سید خوندمیر
رضی اللہ عنہما فاعلم ایھا المصدق
بمثل این دو خلیفہ ذات کہ بہ مہدی یک
وجود و یک صفات بودہ اند ہیچ کس را

نہیں ہے۔

انچالیسویں خصوصیت یہ کہ بالخصوص ذاتِ
مہدی علیہ السلام والصلوٰۃ کے خلفاء جو موصوف
ان تمام صفات حسنہ سے ایک وجود اور ایک
ذات ہوئے وہ وزراء مہدیؑ ہیں افضل اور خاص الخاص
خلفائے مہدی ہادی علیہ السلام کے ہیں کہ جنکی
شان میں حضرت رسول علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے
چنانچہ روایت ہے ابن حجرؓ سے کہا انھوں نے
فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اس امت میں دو مہدی ہونگے مہدی اول
داعی الی اللہ ہوگا فقط اور مہدی ثانی امیر و
غازی اور جنگ کرنے والا ہوگا جسکے ساتھ
بڑی فوج ہوگی اسطرح مذکور ہے عقد الدرر میں
اور یہ حدیث صحیح ثابت ہوئی ہے سیدین
صالحین صدیقین محمودین کے حق میں جو دو
مخصوص حاکم امت کے ہیں بحکم منقول مشہور
پس ان میں اول فرزندِ مہدی موعود بندگی
میراں سید محمودؓ ثانی مہدیؑ ہیں اور دوسرے
حاکم بندگی میاں سید خوندمیر ہیں رضی اللہ عنہما
پس معلوم کر اے مصدق ان دونوں کے جیسے
خلفائے ذاتِ مہدیؑ کے جو ایک وجود اور ایک
صفات ہوئے ہیں اور کسی کے نہیں ہوتے
اور حضرت عیسٰیؑ کے سوائے اور کسی کے
نہوں گے پس اس خصوصیت سے بھی ظاہر
ہے کہ مہدی علیہ السلام (نبیؑ کی طرح) سب سے

نشده است و بجز مهتر عیسیٰؑ ہیچ کس را نخواہد
شد فظہر بذلک انہ افضل
من الکل فقط **خصوصیت چہلم**
آنکہ فی بیان خصوصیۃ
رجل الموعود بحکم القرآن
والاحادیث والنقل والعقل
الذی صدیق المہدی
وحامل مملکۃ المہدی
علی مقدمۃ یقال لہ
فی القرآن بنقل المہدی
سلطانا نصیرا ویقال لہ
فی الحدیث منصور المہدی
کما ذکر فی آخر المشکوٰۃ
فی حق ھذا الذات روی
عن علیؓ انہ قال قال
رسول اللہ صلعم فی قصۃ المہدی
یکون علی مقدمتہ رجل
یقال لہ منصور یوطن
لآل محمد کما مکنت قریش
رسول اللہ صلعم وجب علی
کل مومن ومومنۃ نصرتہ
واجابتہ وکذا قد ورد
فی الترمذی فی باب الثانی
بیان برھان المہدی فی
حق صدیق المہدیؑ وسیرتہ

افضل ہیں۔ فقط
چالیسویں خصوصیت اس شخصِ موعود کی خصوصیت
کے بیان میں ہے جو بحکم قرآن و احادیث و نقل و
عقل صدیقِ مہدیؑ اور حاملِ بارِ ولایتِ مہدیؑ
ہے جو مہدیؑ کی فوج کے پہلے دستہ میں ہے
جس کا لقب از روئے قرآن بہ نقلِ مہدی
علیہ السلام سلطانِ نصیر ہے اور جس کو حدیث میں
منصورِ مہدی بھی کہا گیا ہے چنانچہ مشکوٰۃ کے
آخر میں اس ذات کے حق میں ہے روایت
کی گئی ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا آنحضرتؐ نے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی
کے قصہ میں کہ مہدی کے اصحاب کی پہلی صف
میں ایک شخص ہوگا جسکو منصور کہا جائے گا وہ
آلِ محمد کو غالب کرے گا جیسا کہ قریش نے
رسول اللہ کے اقتدار کو قائم کیا ہر مومن مرد
اور عورت پر اُس کی مدد اور اُس کی عظمت کو
قبول کرنا واجب ہوگا اور ایسی ہی ایک روایت
ترمذی کی کتاب کے باب دوم میں بھی بیانِ
برہانِ مہدی میں صدیقِ مہدیؑ و سیرتِ مہدیؑ
بندگی میاں سید خوندمیر خاتمِ حجتِ مہدیؑ کے
حق میں آئی ہے کہ روایت کی گئی ہے ارطاۃ
سے کہا انہوں نے پہنچی ہے مجھے نبی علیہ السلام
سے یہ خبر کہ مہدی فاطمہ بنتِ رسول اللہ کی اولاد
سے ہوں گے جو پانچ سال زندہ رہیں گے پھر
اپنے بستر پر وفات پائیں گے پھر ایک شخص

بندگی میاں سید خوندمیر خاتم مجتبہ روی عن ارطاة قال بلغنی عن النبیؐ ان المهدی من ولد فاطمة بنت رسول اللہ یعیش خمس عاما ثم یموت علی فراشه ثم یخرج رجل من ولد فاطمة علی سیرة المهدی یقائه عشرین سنة ثم یموت قتیلا بالسلاح فاعلم ایها المصدق بمثل این ذات حضرت مہدی صفات قابل بار ولایت حامل اثقال امانت در ہیچ کس چہ خلفاء الراشدین وچہ اولیاء والمجتہدین نہ شدہ است کہ منصوص ومخصوص باشد پس جائیکہ تابع تام محمد مہدی موعود علیہ السلام منصوص مخصوص باشد خصوصیت متبوع کہ حضرت مہدی خاتم ولایت محمدی است چہ تصور تواں کرد رحم اللہ من انصف فظهر بذلك ان المهدی الموعود کان افضل من الکل فقط فاعلم ایها المصدق خصایص حضرت امام علیہ السلام بحکم الاحادیث وکلام ملک العلام بسیار وبے شمار است اگر تمام عمر بنویسند ہرگز اختصار نہ شود مگر بطریق موجز چہل خصایص آن ذات پیغمبر صفات آوردہ شد تا مصدقان را معلوم شود۔

باب سی ودوم

در بیان معجزات پیغمبر صفات امام الکائنات سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰة فاعلم ایها المصدق

اولاد فاطمہ سے نکلے گا مہدیؑ کی سیرت پر جو بیس سال زندہ رہے گا پھر شہید ہوگا ہتھیار سے لڑ کر۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ اس ذات مہدی صفات کے مانند قابل بار ولایت حامل اثقال امانت کسی خلیفۃ اللہ کے پاس نہیں ہوا نہ خلفائے راشدینؓ میں نہ اولیاء ومجتہدین میں کوئی ایسا ہوا ہی نہیں جو منصوص ومخصوص ہو پس جہاں کہ محمد مہدی موعود کا تابع تام بھی منصوص ومخصوص ہو تو پھر خصوصیت متبوع جو حضرت مہدی خاتم ولایت محمدی ہیں کیا تصور میں لائی جاسکتی ہے اللہ رحم فرمائے منصف پر۔ پس اس سے بھی ظاہر ہوا کہ مہدی موعودؑ مانند نبی صلعم کے سب سے افضل ہوئے فقط پس جان اے مصدق خصوصیات حضرت امام علیہ السلام کے بحکم احادیث نبوی اور آیات کلام الٰہی بے حد وبے شمار رہیں اگر تمام عمر لکھتے رہیں تب بھی ختم نہ ہوں مگر بطریق اختصار چالیس خصائص اس ذات پیغمبر صفات کے لائے گئے تا کہ مصدقین کو معلوم ہوں۔

بتیسواں باب

ذات پیغمبر صفات امام کائنات سید محمد مہدی موعود علیہ السلام والصلوٰۃ کے معجزات کے بیان میں۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ یہ کتاب مولود ابتدا سے انتہا تک تمام

از ابتداء این کتاب مولود تا انتہا آں ہمہ
معجزات ظاہرہ و باہرہ بود مع ذالک اگر
میخواہی کہ معجزات آں سرور ہمسر پیغمبر امام
البر والبحر کہ مشہور الاشہر اند می بنیم باید کہ در
نسخۂ دیگر خارق عادات آنحضرت سر بسر
گفتہ شدہ است بہ بیند و انصاف کند
نام آں نسخہ افضل معجزات المہدی و نوادر
خارقات الہادی است و دریں کتاب مولود
المسمی شواہد الولایۃ المحمدیۃ علیٰ قواعد الجنۃ
المہدویۃ بطریق موجز و نہایت اختصار چہل
معجزہ نادرہ برای اہل ابصار بعون ملک
الوہاب ازاں نسخۂ مذکور انتخاب کردہ
آوردہ شد تا مصدقانِ حضرت شمس الولایت
خلاصۂ مبدء و غایت را صدق آنحضرتؑ
روشن شود و مکذبانِ آنحضرتؑ را معجزات
آنذات و اخلاق محمودہ کہ دلیل قطعی است
مبرہن میگردد و جملہ منصفاں دریں باب
انصاف کنند و از روی انصاف بلا اعتساف
از حکم قرآن بدانند کہ حق سبحانہ و تعالیٰ حکیم
است و حکیم کاذب را بہ معجزات مدد نمی کند
کما ذکر فی تفسیر المدارک
تحت قولہ تعالیٰ لکن اللہ
یشھد بما انزل الیک - قال لما
نزل انا اوحینا الیک کما اوحینا
الأیۃ قالوا ما نشھد لک

معجزوں کے ذکر سے علانیہ اور آشکارا طور پر بھری
پڑی ہے باوجود اس کے اگر تجھے منظور ہو کہ
معجزات اُس سرور ہمسر پیغمبر امام بر و بحر
علیہ السلام کے جو نہایت مشہور تر ہیں دیکھ لوں تو
تجھے چاہیئے کہ ایک اور رسالہ جس میں آنحضرتؑ
کے واقعات خارق عادات شروع سے آخر
تک بیان کئے گئے ہیں دیکھے اور انصاف کرے
نام اُس نسخہ کا افضل معجزات المہدی و نوادر
خارقات الہادی ہے اور اس کتاب مولود
میں جو شواہد الولایۃ المحمدیہ علیٰ قواعد الجنۃ المہدویہ
کے نام سے موسوم ہے نہایت ہی اختصار کی
راہ سے صرف چالیس معجزاتِ نادرہ ارباب
بصیرت کے لئے بہ تائید خداوند وہاب اُسی
نسخۂ مذکورہ سے انتخاب کر کے لائے گئے
ہیں تاکہ حضرت شمس ولایتؑ خلاصۂ مبدء و
غایت کے مصدقین پر آنحضرتؑ کا صدق
اور زیادہ روشن ہو اور آنحضرتؑ کو جھٹلانے
والوں کے لئے معجزات اُس ذات مبارک
کے اور اخلاق پسندیدہ جو دلائل قطعیہ آپکی
صداقت کے ہیں واضح طور پر ثابت ہو جائیں
اور جملہ منصفین اس بارے میں انصاف کریں
اور از روئے انصاف بلا اعتساف حکم قرآنی
سے جان لیں کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ حکیم ہے
اور حکیم یعنے دانا و بینا کسی جھوٹے کی مدد
معجزات کے ذریعہ نہیں کرتا چنانچہ تفسیرِ

بھذا انزل لکن اللہ یشھد
بما انزل الیک ومعنی شہادۃ اللہ
بما انزل الیہ اثبات
الصحۃ باظہار المعجزات
کما ثبت الدعاوی بالبینات
اذ الحکیم لا یوئید الکاذب
بالمعجزۃ انزلہ بعلمہ
والملئکۃ یشھدون
وکفی باللہ شھیدا
ای شاھدا ان لم یشھد
غیرہ لان التصدیق
بالمعجزۃ ھو الشھادۃ حقا
انتہی۔

معجزہ اول آنکہ خارق عادت افضل
حضرت مہدی موعودؑ ابتداءً آں بود
کہ مادر آنحضرتؑ شمس ولایت سیدہ
عابدہ صالحہ کاملہ شب خیز بودند کہ در شبے
ثلثی اللیل معاملہ دیدند کہ آفتاب پرتاب از آسمان
در گریبان مبارک آمدہ غائب شد و ملک قیام الملک
کہ صاحب حالات و کرامات اہل طریقت
بودند تعبیرش فرمودند کہ ازیں معاملہ
شما معلوم می شود کہ در شکم شما خاتم ولایت
محمدی یعنی ظہور المہدی خواہد شد چرا کہ
والدۂ حضرت رسالت پناہ بوقت ماندن
حمل مبارک آنحضرتؐ ہمیں معاملہ دیدہ بودند

مدارک میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ کے قول ہذا
(ترجمہ آیت) لیکن اللہ گواہ ہوگا اس چیز کا
جو تجھ پر اُتاری گئی ہے، کے تحت مفسر نے کہا
ہے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے وحی بھیجی
ہے تیری طرف جس طرح کہ وحی بھیجی تھی تجھ سے
پہلے الخ تو کافروں نے کہا ہم گواہی نہ دینگے
اس کی جو تجھ پر نازل ہوا ہے لیکن اللہ گواہی
دیوے اس چیز کی جو تیری طرف اُتارا ہے اور
اللہ نے جو کچھ نبیؐ کی جانب وحی کی ہو اسکی
گواہی اللہ کی جانب سے ہونے کی یہ معنٰی ہیں
ہیں کہ اُس کی صحت کا ثبوت معجزات کے اظہار
سے دے جیسا کہ دعوے دلیلوں سے ثابت
کئے جاتے ہیں، اسلئے کہ حکیم کسی جھوٹے کی تائید
کرنیوالا نہیں اُسے معجزہ دیکر بلکہ جو کچھ اللہ نے
جس کسی نبی پر اُتارا اپنے علم سے اُتارا اور فرشتے
اسکے گواہ ہیں اور کافی گواہ اللہ ہے گواہی میں
اگرچہ نہو اسکے سوا اور کوئی گواہ کیونکہ معجزے
کے ذریعہ تصدیق ہی شہادت حقہ ہے انتہی

پہلا معجزہ جو سب سے پہلا معاملہ خرق
عادت افضل ترین ابتداءً وقوع میں آیا یہ تھا
کہ آنحضرتؑ شمس ولایت کی والدہ جو سیدہ عابدہ
صالحہ کاملہ شب بیدار رہا کرتی تھیں ایک
رات تیسرے پہر میں انہوں نے یہ معاملہ دیکھا
کہ آفتاب اپنی کامل روشنی کے ساتھ آسمان
سے اترا اور بی بی کے گریبانِ مبارک میں آکر

آخرالامر چنانچہ دیدہ بودند ہمچناں
درباب خاتم النبی و خاتم الولی صلی اللہ
علیہما وسلم شد۔
معجزہ دوم آنکہ مدت حمل مبارک
حضرت خاتم الولایت بمقدار چہار ماہ
شدہ بود گاہ گاہ بی بی از غیب آواز
شنیدند کہ مہدی موعود حق است
مہدی موعود آمد و در روایت است
کہ از شکم مبارک خود ایں آواز حق
وصداء صدق شنیدند مشہور
است۔
معجزۂ سوم آنکہ چوں آنحضرتؑ
از بطن والدۂ برگزیدہ جدا شدند
از خون و دیگر کثافت پاک و
منزہ بودند چنانچہ متبوع آنحضرتؑ
معجزۂ چہارم آنکہ آں ولایت
پناہ قبلۂ قبلہ گاہ شاہنشاہ
علیہ السلام بعد از تولد ہر دو دست
بر شرمگاہ نہادہ بودند۔
معجزۂ پنجم آنکہ بعد از تولد آنحضرتؑ
ہاتفی آواز داد کہ قل جاء الحق
وزہق الباطل ان
الباطل کان زھوقا
کہ منادی خواجہ خضر بودند۔
معجزہ ششم آنکہ چوں حضرت

غائب ہو گیا بی بی کے برادر ملک قیام الملک
جو صاحبِ حال و مقام اہلِ طریقت تھے
انہوں نے اس خواب کی یہ تعبیر بیان فرمائی
کہ تمہارے اس معاملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
تمہارے شکم سے خاتم ولایت محمدی یعنے
مہدی موعودؑ کا ظہور ہوگا اس لئے کہ حضرت
رسالت پناہؐ کی والدہ نے بھی آنحضرتؐ کا حملِ
مبارک ٹھہرنے کے وقت ایسا ہی معاملہ دیکھا
تھا آخر کار جیسا کہ ان بی بیوں نے دیکھا تھا
ویسا ہی خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء صلی اللہ
علیہما وسلم کا ظہور ہوا۔
دوسرا معجزہ یہ کہ حضرت خاتم ولایت کے
حملِ مبارک کی مدت جب چار مہینے ہوئی
تو بی بی کبھی کبھی غیب سے یہ آواز سنتی تھیں
کہ مہدی موعود حق ہے۔ "مہدی موعود آیا" اور
ایک روایت میں ہے کہ بی بی اپنے شکم مبارک
سے یہ آواز حق اور صدائے صدق سنا کرتی
تھیں مشہور ہے۔
تیسرا معجزہ یہ کہ جب آنحضرتؑ اپنی برگزیدہ مادر
کے بطنِ مبارک سے جدا ہوئے تو خون سے اور دیگر
کثافت سے بالکل پاک و صاف تھے چنانچہ
آنحضرتؑ کے متبوع یعنے حضرت رسول اللہ بھی
اسی طرح پیدا ہوئے تھے۔
چوتھا معجزہ یہ کہ وہ ولایت پناہ قبلہ گاہ شاہنشاہ
علیہ السلام بعدِ تولد اپنے ہر دو ہاتھ شرمگاہ پر رکھے

امامؑ بہ بلوغیت تمام رسیدند خواجہ خضر علیہ السلام بار امانت سپردند و خواجۂ مذکور و مشیخت مآب برگزیدۂ لایزال بندگی مخدوم شیخ دانیالؒ تلقین آں امام العارفین شدند چنانچہ بالا مذکور شدہ است۔

معجزۂ ہفتم آنکہ حضرت شمس الولایت مظہر الہدایت درمیان ہفت سال کہ جذبۂ الوہیت بود، ہیچ طعام و آب نخوردند مع ذالک ادائے فرایض و سنن نمودند می فرمودند چناں پی در پی تجلّی الوہیت می شود کہ ازیں ابحار قطرۂ بولی کامل یا نبی مرسل دادہ شود در تمام عمرش ہیچ آگاہی نماند فرمان می شود کہ ای سید محمد بواسطۂ آنکہ ترا خاتم ولایت محمدی گردانیدیم بداں سبب فرایض ادا می کنانیم ایں منت و فضل ما بر تست۔

معجزۂ ہشتم آنکہ از برکت لبخوردۂ مبارک آں ذات پیغمبر صفات آب شور شیریں شدہ است چنانچہ در دولت آباد تخت گاہ دکن در روضۂ سید محمد عارف و در موضع سولہ سانیچ مشہور است۔

ہوئے تھے۔

پانچواں معجزہ یہ کہ آنحضرتؑ کے تولد کے بعد ہاتف نے یہ آواز دی کہ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا یہ ندا دینے والے دراصل خواجہ خضرؑ علیہ السلام ہی تھے۔

چھٹا معجزہ یہ کہ جب امام علیہ السلام سن بلوغ کو پہنچے تو خواجہ خضرؑ نے بارِ امانت (ذکر خفی) آپ کے سپرد فرمایا۔ خواجہ خضرؑ اور مشیخت مآب برگزیدۂ خدائے لایزال بندگی مخدوم شیخ دانیالؒ دونوں اُس امام العارفین سے تلقین ہوئے چنانچہ اس کا اُوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔

معجزہ ساتواں یہ کہ حضرت شمسِ ولایت مظہرِ ہدایت نے جذبۂ الوہیت کے دوران میں سات سال تک مطلقاً کچھ کھایا پیا نہیں باوجود اس کے فرائض اور موکدہ سنتیں برابر ادا فرماتے رہے نیز اس جذبہ کے زمانے میں فرماتے تھے کہ اسطرح پے درپے الوہیت کی تجلی ہوتی ہے کہ اگر ان سمندروں سے ایک قطرہ کسی ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے تو تمام عمر وہ ہوش میں نہ رہے۔ فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؐ اس واسطے سے کہ ہم نے تجھکو خاتمِ ولایت محمدی کیا ہے تجھ سے فرائض ادا کرواتے ہیں یہ تجھ پر ہمارا فضل و احسان ہے۔

آٹھواں معجزہ یہ کہ اُس ذاتِ پیغمبر صفاتؑ کے

هٰذه معجزة النبیؑ کما لا یخفی علیٰ من له درایة فی معجزاته علیه السلام۔

معجزهٔ نهم آنکه اگر آنحضرتؑ چوب خشک بدست مبارک در زمین می نشاندی درخت سبز و برگ دار شدی چنانچه **نقلست**

یک روز اصحاب کرام بندگی میاں نظامؓ سوال کردند که میرانجی علماء می گویند که علامت مهدی این است که درختان خشک سبز می شوند و آنحضرتؑ دراں وقت در دست مبارک مسواک داشتند در زمین نشاندند فی الحال سبز و برگ دار شد باز آں همسر لولاک مسواک را از زمین دور کرده فرمودند که میاں نظام ایں کار بازی گراں است۔ مراد حدیث آنست که در زمانهٔ مهدی مرده دل زنده شوند۔

معجزهٔ دهم آنکه بول و غایت آنحضرتؑ مرئی نشدے اگرچه بعضے کساں بجهت امتحان قصد دیدن آں می کردند که ایں صفت ذات پیغمبرؑ است اگر ایں ذات پیغمبر صفات باشد

بسخورده کی برکت سے کئی جگہ کھاری پانی شیریں ہوا ہے چنانچہ دکن کے پلئے تخت دولت آباد میں سید محمد عارفؒ کے روضہ میں اور موضع سولہ سانپتج میں ایسا ہونا مشہور ہے اور یہ معجزہ معجزات نبی صلعم میں سے ہے چنانچہ یہ بات آنحضرتؑ کے معجزات کو جاننے والے پر مخفی نہیں

نواں معجزہ یہ کہ اگر کبھی آنحضرتؑ نے سوکھی لکڑی اپنے دستِ مبارک سے زمین میں گاڑ دی تو وہ سرسبز درخت ہو جاتی تھی چنانچہ **نقل** ہے کہ ایک روز اصحاب کرامؓ میں سے حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ نے آنحضرتؑ سے سوال کیا کہ میراں جی، علماء کہتے ہیں کہ مہدیؑ کی نشانی یہ ہے کہ سوکھے درختوں کو سرسبز کریں گے اُس وقت آنحضرتؑ کے دستِ مبارک میں مسواک تھی وہی مسواک آنحضرتؑ نے زمین میں گاڑ دی فوراً وہ سبز اور برگ دار ہوئی وہیں پھر اُس ہمسر صاحبِ لولاکؑ نے مسواک کو زمین سے اکھیڑ کر فرمایا کہ میاں نظام یہ کام بازیگروں کا ہے۔ حدیث کی مراد یہ ہے کہ مردہ دل مہدی کے زمانے میں زندہ ہوں گے۔

دسواں معجزہ یہ کہ پیشاب و پاخانہ آنحضرتؑ کا دکھائی نہ دیتا تھا اگرچہ بعضے لوگ امتحان کے لئے قصداً دیکھا کرتے تھے کہ چونکہ یہ صفت خاص ذات پیغمبرؑ کی ہے اگر یہ ذات حقیقتاً پیغمبر صفات ہے تو اس صفت سے بھی آپ

البتہ باین صفت موصوف بود آخر الامر بجز آب ہیچ چیزی دیدہ نہ شد۔

معجزۂ یازدہم آنکہ اصلاً آن ذات پیغمبر صفات را سایہ نبود چنانچہ حضرت رسول اللہؐ سایہ نداشت۔ بسیار کسان ہمیں معجزہ عیان دیدہ ایمان آوردہ اند و تصدیق کردہ اند۔

معجزۂ دوازدہم آنکہ خوشبوی آن ذات مبارک حضرت آنچنان بود کہ ہر کہ دست بوسی کردی بسیار روز خوشبوی از دست او زائل نہ شدی و در ہر راہی کہ آں شاہنشاہ رفتہ باشد آثار خوشبوئ آنحضرت معلوم شدی دریں باب چنانچہ قصۂ بندگی میاں شاہ دلاورؓ با لادر معاملہ مذکور نوشتہ شدہ است۔

معجزۂ سیزدہم آنکہ ہیچ بد بوی را سوی آنحضرتؑ گذر نبودی یعنی خوشبوی آنحضرتؑ بران بد بوی چنان غلبہ کردی کہ بد بوی اصلاً مضمحل و زائل شدی چنانچہ در تولد آنحضرتؑ ہاتفی آواز داد کہ قد جاء الحق و زہق الباطل این عین معجزہ بود۔

معجزۂ چہاردہم آنکہ بر ذات مبارک امام آخر زماں حضرت امیر جہاں مگس نہ نشستی بسیار کسان ہمیں معجزہ دیدہ تصدیق کردہ اند

بالیقین متصف ہوں گے لیکن ان جستجو کرنے والوں نے بجز آبدست کے اور کچھ نہ دیکھا۔

گیارہواں معجزہ یہ کہ مطلقاً اس ذاتِ پیغمبر صفات کے لئے سایہ نہیں تھا جیسا کہ حضرت رسولؐ اللہ سایہ نہیں رکھتے تھے۔ بہت سے لوگوں نے یہی ظاہر معجزہ دیکھ کر ایمان لیا اور تصدیق کی ہے۔

بارہواں معجزہ یہ تھا کہ اس ذاتِ مبارک کی خوشبو ایسی تھی کہ جو کوئی شخص دست بوسی کرتا کئی روز تک اس کے ہاتھ سے خوشبو زائل نہ ہوتی تھی اور جس راستے سے اس شاہنشاہؑ کا گزر ہوتا آنحضرتؑ کے جسمِ اطہر کی خوشبو کے آثار علانیہ معلوم ہوجاتے تھے۔ چنانچہ اس باب میں بندگی میاں دلاورؓ کا قصہ اور معاملہ مذکور میں لکھا جاچکا ہے۔

تیرہواں معجزہ یہ کہ کوئی بدبو آنحضرتؑ کی جانب گزرنے نہیں پاتی تھی یعنے آنحضرتؑ کی خوشبو اس بدبو پر اسطرح غالب ہوتی تھی کہ بدبو بالکل مضمحل اور زائل ہوجاتی جیسا کہ آنحضرتؑ کے تولد کے وقت ہاتف نے آواز دی تھی کہ کہدے حق آیا اور باطل نابود ہوگیا۔ یہ بھی وہی کھلا معجزہ تھا۔

چودھواں معجزہ یہ کہ اس ذاتِ مبارک امام آخر زماں حضرت امیرِ جہاں علیہ السلام پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی بہت سارے لوگوں نے

معجزۂ پانزدہم آنکہ برای استماع کلام آنحضرتؑ در ہر جا و در ہر مقام بسیار و بے شمار ازدحام شدی و کسیکہ زانو در زانو نشستے و کسیکہ دورتر بودی آواز بیان یکساں شنودی۔

معجزۂ شانزدہم آنکہ در ہر شہر کہ رفتے و در ہر ولایت کہ قدم سعادت فرمودی بزبان آں ولایت بیان قرآں ادا کردی ھٰذہٖ معجزۃ جمیع الانبیاء والمرسلین کما اخبر اللہ رب العالمین وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ الاٰیۃ وحضرت محبوب الکونین خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم بحکم وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا برہمہ عالم فرستادہ شدہ اند بنا بر داناں زبان ہمہ عالم گردانیدہ اند۔

معجزۂ ہفدہم آنکہ حضرت الامیر الشمس المنیرؑ فرمودند اگر کسی را درباب مہدویت این بندہ شک باشد کتاب توریت و انجیل و زبور و قرآن بیارید بندہ یاد میخواند اگر ازاں کتاب یک حرف خطا خوانم مہدی موعود نباشم ھٰذہٖ معجزۃ ظاھرۃ لاولی الابصار

یہی معجزہ دیکھ کر آنحضرتؑ کی تصدیق کی۔

پندرہواں معجزہ یہ کہ آنحضرتؑ کا کلامِ مبارک سننے کے لئے ہر جگہ ہر مقام پر بے حد و بے شمار لوگ جمع ہوتے تھے پس جو شخص زانو سے زانو ملا کر بیٹھتا اور جو شخص بہت فاصلہ پر ہوتا بیانِ مبارک کی آواز دونوں کو یکساں پہنچتی تھی۔

سولہواں معجزہ یہ کہ جس کسی شہر میں آنحضرتؑ تشریف لے جاتے اور جس کسی علاقہ میں قدم سعادت لاتے وہاں کے رہنے والوں کی زبان ہی میں بیانِ قرآن فرمایا کرتے تھے۔ یہی معجزہ تمام انبیاء و مرسلینؑ کا رہا ہے چنانچہ خداوند رب العالمین نے خبر دی ہے اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس کی قوم کی زبان ہی میں اور حضرات محبوب کونین خاتمین صلی اللہ علیہما وسلم مطابق حکم آیت ہٰذا (ترجمہ آیت، اور نہیں بھیجا ہم نے تجھے مگر سب لوگوں کے لئے خوش خبری سنانیوالا اور ڈرانیوالا بنا کر۔ تمام عالم پر بھیجے گئے ہیں اسی بنا پر تمام اہل عالم کی زبانوں سے واقف کئے گئے ہیں۔

سترہواں معجزہ یہ تھا کہ حضرت امیر شمس منیر علیہ السلام نے فرمایا اگر کسی شخص کو بندے کی مہدیت کے بارے میں شک ہو تو کتاب توریت انجیل، زبور اور قرآن سامنے رکھ کر دیکھیے بندہ حافظہ سے پڑھتا ہے۔ اگر کسی کتاب کا بھی ایک حرف غلط پڑھوں تو مہدی موعود نہیں، یہ بینائی رکھنے والوں کے لئے کھلا معجزہ ہے اور امام الابرار

وحجة قاطعة علی ثبوت
امام الابرار۔ نقط معجزہ ہژدہم آنکہ
بر پشت مبارک آنحضرت مہر ولایت بود
چنانچہ بر پشت مبارک حضرت رسالتپناہ
مہر نبوت بود و عکاشہ ابن محصن الاسدی
دیدہ بود و درینجا بندگی میاں یوسف
سہیتؓ مبشر از آنحضرتؑ کہ عالم باللہ
بودند و میاں شیخ ممن توکلی کہ عاشق اللہ
بودند دیدہ اند۔

معجزہ نوزدہم آنکہ ہرگاہ کہ حضرت
ولایت پناہؑ اسپ خود را در راہ رواں
کردی اگر درمیان راہ پیش آں شاہنشاہ
دیواری یا درختی یا عمیق چاہ آمدی
بقدرۃ اللہ تعالیٰ ہموار شدی و
یاراں در راہ شدہ آمدندی ھذا
لا یخفی علی المصدقین۔

معجزہ بستم آنکہ چہل فرنگ
پیش از آمدن مہدی موعودؑ در ہمہ ولایتہا
آواز شدہ بودے کہ مہدی موعودؑ
می آید و ہر طرف کہ رواں شدے
تمام حجر و شجر منادی میکردی کہ ہذا
مہدی ہذا مہدی آں را کہ گوش
دل حاصل بودی شنیدی چنانچہ دریں
باب محققی از اولوالالباب می
فرماید

علیہ السلام کی مہدیت کی قطعی حجت ہے۔

اٹھارہواں معجزہ یہ کہ آنحضرت علیہ السلام
کی پشت مبارک پر مہر ولایت تھی جیسی کہ رسالت
پناہ صلعم کی پشت مبارک پر مہر نبوت تھی جسکو
عکاشہ ابن محصن اسدی نے دیکھا تھا اور یہاں
حضرت مہدی علیہ السلام کی مہر ولایت کو بندگی
میاں یوسف سہیتؓ نے جن کو حضرت مہدیؑ نے
عالم باللہ ہونے کی بشارت دی تھی اور میاں شیخ
ممن توکلیؓ نے جن کو آنحضرتؑ نے عاشق اللہ
فرمایا تھا دیکھا ہے۔

انیسواں معجزہ یہ کہ جس وقت حضرت ولایت
پناہ اپنے گھوڑے کو بڑھاتے تھے تو راستے کے
درمیان اس شاہنشاہ کے روبرو کوئی دیوار
آتی یا درخت آتا یا کوئی گہرا کنواں سامنے آتا جو
بھی ہوتا ہموار ہو جاتا تھا اور سب اصحاب راستہ
دیکھکر آتے تھے یہ معاملہ آنحضرتؑ کے تمام
مصدقین پر مخفی نہیں ہے۔

بیسواں معجزہ یہ کہ حضرت مہدی موعودؑ کی
آمد کی اطلاع چالیس کوس کے فاصلے سے ہو جایا
کرتی تھی تمام شہروں میں اس بات کی شہرت
ہو جاتی تھی کہ مہدی موعودؑ آتے ہیں جدھر سے
آنحضرتؑ روانہ ہوتے تمام پتھروں اور درختوں
سے یہی ندا آتی تھی کہ ہذا مہدی، ہذا مہدی
(یہی مہدی ہے، یہی مہدی ہے) جسکو گوش
دل نصیب ہوتے تھے اس ندا کو سنتا تھا۔

منادی بانگ می گوید بگر ویدید مولیٰ را
دلی بے گوش وبے دیدہ چہ شنود بانگ مہدی را

معجزہ بست و یکم آنکہ حضرت شمس المنیر
کالنبی بشیر و نذیر مخبر الضمیر نام ہر کسی
ونسب وحسب ہر شخص بغیر پرسیدہ فرمودندی
چنانچہ قصہ ملک بخن کہ نام ایشاں بغیر
پرسیدہ گفتند کہ بیائید ملک برخوردار
وقصہ تصدیق علی التحقیق سیرت حضرت
امیر اعنی میاں سید خوندمیر دریں باب
بالا نوشتہ شدہ کہ بغیر پرسیدہ فرمودند کہ
بیائید برادرم سید خوندمیر کہ ما و شما
یک جدی حسینی سید ہستیم چنانچہ
فرمودہ بودند ہمچناں بود و ایں معاملہ
نہ بایک دو کس بلکہ ہر کس کہ ملاقات کردی
ہمیں معجزہ دیدی۔

معجزہ بست و دوم آنکہ ضمیر دل
ہر کس بہ فرمان خدائے تعالیٰ آشکارا فرمودی
چہ مصدقان باشند وچہ مخالفان
چنانچہ نقل در باب گفتن ضمیر دل
ایشاں بالا گفتہ شدہ است کہ
روزی چند **متعلمان منکر** در مجلس حضرت
مہدی حاضر شدند و در خاطر ہر یکی
اندیشہ کردند و بطریق امتحان نشستند
حضرت مہدی موعود بہ دعوت خلق
مشغول بودند ہمیں کہ ایں منکراں نشستند

چنانچہ اس بارے میں ایک محقق نے جو گزرے
اولوالالباب سے ہوئے ہیں فرماتے ہیں ؎

منادی کی ندا یہ ہے کہ مولیٰ کے ہو گرویدہ
سُنیں پیغام مہدی کو کہاں بے گوش و بے دیدہ

اکیسواں معجزہ یہ کہ حضرت شمسِ منیرؑ جو مانند نبیؐ
کے بشیر و نذیر اور مافی الضمیر کی خبر دینے والے تھے
ہر شخص کا نسب وحسب بغیر اُس سے پوچھے کے فرمایا
کرتے تھے چنانچہ ملک بخن کا قصہ کہ ان کا نام پوچھے
بغیر آنحضرتؑ نے فرمایا آؤ ملک برخوردار اور سیرت
حضرت امیر یعنے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی
تصدیق علی التحقیق کا قصہ جو اس بارے میں اُوپر
لکھا گیا ہے کہ بغیر پوچھنے کے آنحضرتؑ نے فرمایا
کہ آؤ میرے برادر سید خوندمیر، ہم اور تم ایک جدی
حسینی سید ہیں جیسا آنحضرتؑ نے فرمایا ویسا ہی
تھا اور یہ معاملہ ایک دو اشخاص ہی کی حد تک نہیں
رہا بلکہ جو کوئی آنحضرتؑ سے ملا اُس نے یہی معجزہ
دیکھا۔

بائیسواں معجزہ یہ کہ ہر شخص کے دل کا راز
آنحضرتؑ بہ فرمان خدائے تعالیٰ آشکارا فرماتے
تھے مصدقین ہوں یا مخالفین چنانچہ لوگوں کے
دلوں کی باتیں ظاہر کرنے کے بارے میں نقل اوپر
بیان کی گئی ہے کہ ایک روز چند طالب علم جو
منکرین میں سے تھے حضرت مہدیؑ کی مجلس میں
حاضر ہوئے ان میں سے ہر ایک نے اپنے دل
میں ایک بات سوچ لی تھی اور آزمائش

حضرت میرانؓ بایشاں التفات کردہ
ایں آیت خواندند کہ قل لا اقول
لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم
الغیب ولا اقول لکم
انی ملک الآیہ و با مصدقاں ہم
ہمیشہ ایں معاملہ بود کہ اکثر احوال
سائل را التماس بلسان قال نبود بلکہ
سوال بلسان حال بود و جواب بلسان
قال چنانچہ نقل بالا یاد کردہ شد کہ
یک اصحاب آں امام اولوالالباب
بحضور حضرت امیر در ضمیر منیر خود
گذرانیدند کہ عمر حضرت امام الابرار چہ مقدار
باشد کہ ناگاہ آں ولایت پناہ جواب
فرمودند کہ سی سال ما عاشق او
بودیم و سی سال است او عاشق ایں
بندہ شدہ است و قصہ بعضے
مہاجراں علیہم الرضواں ہمچناں بالا
گذشتہ است۔

معجزہ بست و سوم آنکہ آنحضرتؑ
فرمودند کہ یک نظر بندہ بہتر از عبادت
ہزار سال است بنا بر جملہ تاثیر او چہ در
نظر و چہ در پسخوردۂ آں سرور ہمچو دل
خاتم پیغمبرؐ بود ہر کہ بدو رسید ی محبت
دنیا فی الحال از دل او رفتی و ذکر ذات
حق و فکر حق در دل او قرار و آرام

کے لئے بیٹھے تھے، حضرت مہدی موعودؑ جو خلق کو
دعوت الی اللہ کرنے میں مشغول تھے جونہی کہ یہ
منکرین آکر بیٹھے ان کی طرف پلٹے اور یہ آیت
آنحضرتؑ نے سُنائی۔
(ترجمۂ آیت) کہدے میں تم سے یہ نہیں کہتا ہوں
کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں
غیب کی باتوں کو جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا
ہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں الخ اور
مصدقوں کے ساتھ تو یہی معاملہ تھا کہ
اکثر اوقات سائل کو زبان سے معروضہ کرنیکی
حاجت ہی نہ ہوتی تھی بلکہ زبان حال سے
سوال ہوتا اور زبانِ قال سے جواب ملتا تھا۔
چنانچہ اوپر ایک نقل مذکور ہوئی ہے کہ اُس امام
اولوالالباب کے اصحابؓ میں سے ایک نے
حضرت امیرؓ کے حضور میں اپنے نورانی دل میں
یہ خیال لایا کہ حضرت امام الابرار کی عمر مبارک
کتنی ہوگی، اسکے ساتھ ہی یکایک اُس ولایت
پناہ نے جواب میں فرمایا کہ تیس سال ہم اُس
(خدائے ذوالجلال) کے عاشق تھے اور تیس
سال ہوئے ہیں کہ وہ (خدائے ذوالجلال)
عاشق اس بندے کا ہوا ہے، اور ایسے ہی بعض
مہاجرین علیہم الرضوان کے واقعات اُوپر
مذکور ہوئے ہیں۔
تیئیسواں معجزہ یہ کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اس
بندے کی ایک نظر ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے

گرفتی انچہ بہ ریاضت و خلوت
بسالہانہ شدی دریک ساعت
شدی نہ یک دو کس را بلکہ ہر کس راکہ
بدو پیوست واصل حق گشت از
مرد و زن و بالغ و صبی امی و عالم حر و
مملوک کمترین خارق مہدی موعودؑ
ایں بود کہ گفتہ شد ان تعدوا
نعمۃ اللہ لا تحصوھا بلکہ در
بعضی جانوراں تاثیر پسخوردہ و نظر
آنحضرت امام البر و البحر ہمسر خاتم پیغمبر
موثر شدی مثلاً بدنبال حضرت
حبیب ذو الجلال کما لا یخفی علی الخاص
والعام سگی اختیار کردہ بود کہ نامش
بھائی بگہ میکرد ہمیشہ ہر جا کہ آنحضرتؑ
فرود شدہ منزل کردی بطریق
پنج وقت پیش از موذن بانگ نماز
گفتی تا بحدیکہ از بانگ ایں سگ
موذن از خواب بیدار شدیؑ
از فجر تا ربع روز بزانو نشستہ ذکر خفی
میکردی و از نماز عصر تا خفتن ہمچناں
کردی و دریں اوقات شریفہ بانگ نہ
گفتی و در ماہ رمضان روزہ داشتی
و بسیار کساں از جہت آزمودن آں
سگ پیش او دراں اوقات چیزی
خوردنی نہادند ہرگز نخوردی بعدہٗ او را

یہی وجہ ہے کہ جملہ تاثیریں خواہ آنحضرتؑ کی
نظر مبارک کی ہوں یا اس سرورؑ کے پسخوردے کی مانند
خاتم پیغمبراںؑ کے تاثیرات کی تھیں جو کوئی آنحضرتؑ سے فیضیاب
ہوتا فوراً دنیا کی محبت اُسکے دل سے جاتی رہتی اور ذات حق کا
ذکر او فکر طلب دیدار حق کی اُسکے دل میں جاگزیں ہوتی اور ایسے
وہ آرام پاتا اور جو کیفیت سالہا سال کی ریاضت
اور خلوت سے حاصل نہیں ہوتی ایک گھڑی میں
میسر ہو جاتی تھی ایک دو شخص نہیں بلکہ جو کوئی
بھی آنحضرتؑ کی ملاقات سے مشرف ہوتا واصل
بخدا ہوتا تھا مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا بچہ
اُمی ہو یا عالم آزاد ہو یا غلام و کنیز حضرت مہدی
موعودؑ کا معمولی سا معجزہ یہی تھا جو کہا گیا اگر شمار
کریں اللہ کی نعمتوں کا تو نہ کر سکو گے تم شمار اُن کا
بلکہ بعضے جانوروں میں بھی آنحضرت امام بر و بحر
ہمسر خاتم پیغمبرانؑ کی نظر مبارک اور آنحضرتؑ
کے پسخوردے کی تاثیر ایسی ہی دیکھی گئی مثلاً
حضرت حبیب ذوالجلالؑ کے قافلہ کی ہمراہی
ایک کتے نے اختیار کی تھی چنانچہ یہ بات خاص کو
عام پر مخفی نہیں ہے اُس کو بھائی بگہ کے نام
سے موسوم کیا جاتا تھا ہمیشہ ہر جگہ جہاں کہیں
آنحضرتؑ منزل فرماتے تھے پانچوں نمازوں کے
اوقات میں بطریق موذن، موذن سے پہلے
نماز کے لئے پکارتا تھا یہاں تک کہ اس کتے
کی آواز سنکر موذن نیند سے اُٹھتے تھے اور
نماز فجر کے بعد سے سوا پہر دن تک ذکر خفی میں

یک سویت معین کردہ حوالہ یک کس
فرمودند بعضے کساں در پیش حضرت
امام آخر زمانؑ عرض کردند کہ حال این سگ
کدام است آنحضرتؑ فرمودند
کہ این سگ یار سگ اصحاب کہف
خواہد شد این معجزۂ عظیم است کہ
اثر نظر آں سرور در جانور چنیں
موثر بود قال اللہ تعالی ان
اصحاب الکہف والرقیم
کانوا من ایاتنا عجبا
ونیز نقلست کہ یک روز آں سگ را
مار گزیدہ بود زبان کشیدہ پیش حضرت
امامؑ آمد آنحضرتؑ پرسیدند کہ این را چہ
شدہ است یاراں گفتند کہ میرانجی
این را مار گزیدہ است حضرت امام
اولوالالباب از دہن مبارک لعاب
خود بر زبان سگ انداخت
فی الحال بہ فرمان لایزال زہر مار
دفع شد وکرتی دیگر باز آں سگ
نیکوکار را مار گزیدہ بود و در سکرات
موت شدہ بود حضرت امیر
امیراں پیر پیراں حضرت
میراں را معلوم کردند آنحضرتؑ
بر آں لطف فرمودہ پسخوردۂ آب
بدست خود در دہن سگ ریختند

مشغول رہا کرتا تھا۔ پھر نمازِ عصر سے عشاء تک
ایسا ہی مشغول بیٹھا رہتا تھا اور ان اوقات شریفہ
میں کبھی پکارتا نہ تھا اور رمضان کے مہینے میں روزے
برابر رکھتا تھا۔ بہت سارے اشخاص نے اس
کتے کی آزمائش کی۔ ان اوقات میں کھانے کی
چیزیں اُس کے سامنے لا رکھیں اُن کو ہرگز نہ
کھاتا تھا بعد ازاں آنحضرتؑ نے اُس کے لئے
ایک سویت مقرر فرما کر اُس کی سویت ایک شخص
کے ذمہ کردی، بعض اصحاب نے حضرت امام
آخر زمانؑ سے عرض کیا کہ اس کتے کا حال کیا
ہے آنحضرتؑ نے فرمایا کہ یہ کتا اصحاب کہف
کے کتے کا ساتھی رہے گا یہ معجزۂ عظیم ہے کہ اُس
سرورؑ کی نظرِ مبارک نے ایک جانور میں ایسا اثر
کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (ترجمۂ آیت)
بے شک کہف و رقیم والے ہماری نشانیوں میں
عجیب ہوئے ہیں، نیز نقل ہے کہ ایک روز
اُس کتے کو سانپ کاٹ لیا تھا وہ اپنی زبان
لٹکائے ہوئے حضرت امامؑ کے سامنے آیا۔
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اسکو کیا ہوا ہے؟ صحابہ
نے کہا میرانجی اسکو سانپ کاٹا ہے حضرت امام
اولوالالبابؑ نے اپنے دہنِ مبارک کا لعاب اس
کتے کی زبان پر ڈالا۔ فوراً بہ فرمانِ خدائے
لایزال سانپ کا زہر دفع ہو گیا اور ایک بار اسی
سگِ نیکوکار کو سانپ نے ڈسا اور وہ جاں بلب
حالتِ سکرات میں حضرت امیرِ امیراں پیرِ پیراں

چونکہ قطرۂ پسخوردہ در حلقوم رسید
فی الحال ایستادہ شد و شفا یافت
نقلست کہ آں سگ نیکوکار
بعد از وفات امام الابرار ہم در
فرح بموت رسیدہ است و در
روضۂ متبرکہ بہ طرف قطب
بیرون چہار دیوار روضۂ بزرگوار
دفن کردہ اند و دریںجا شہرت
دارد **فاعلم ایہا المصدق**
اکثر بزرگان دین زیرکان حق الیقین
آرزوی ایں سگ کردہ اند و تعریف
آں سگ فرمودہ اند مثلاً بندگی
میاں ملک جی مہاجر حضرت مہدی
لقبہ مہری می فرمایند

مہری بوفا چوں سگ درگاہ شہنشاہ
جاہش بہ شماری زسگان باد ہمیشہ

ولہ ایضاً

ہانکہ دلا زینہار زاں در دل خواہ
گو کہ شمار و بلطف باسگ درگاہ گاہ

ولہ ایضاً یقال فی قصیدۃ المسمیٰ ظہور الولایت

بندۂ عشق حسن مہر رخانش
ہمچو ذرات بے عدد رقصانش
نیز مہری زکمترین سگانش
ہرچہ ہست از ولایت است ظہور

یعنی میراں علیہ السلام کو اس کی خبر دی گئی۔ آنحضرتؑ نے
ازراہ لطف اُس کے پاس تشریف لاکر پانی کا پسخوردہ
اپنے دستِ مبارک سے اس کتے کے مُنہ میں ڈالا۔
جونہی کہ ایک قطرہ پسخوردے کا اُس کے حلق میں پہونچا
وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور شفایاب ہوا۔ **نقل** ہے کہ حضرت
امام الابرار علیہ السّلام کی وفات کے بعد فرہ ہی میں اُس
نیکوکار کتے کی موت واقع ہوئی۔ روضۂ متبرکہ میں
قطب کی جانب روضۂ مبارک کی چاردیواری کے باہر
اُس کو دفن کیا گیا ہے۔ یہ بات یہاں مشہور ہے۔
پس جان اے مصدق کہ اکثر بزرگان دین صاحبانِ
دانش و حق الیقین نے اس کتے کے حال کی آرزو کی
ہے اور اُس کی تعریف فرمائی ہے۔ مثلاً بندگی میاں
ملک جی مہاجر حضرت مہدیؑ جن کا لقب مہری ہے
فرماتے ہیں :

مہری بہ وفا جوں سگِ درگاہِ شہنشاہ
کُتوں میں اُسی جیسے گِنا جائے ہمیشہ

ایضاً

ہوش رکھ اے دل پناہ اُس درِ دلخواہ سے چاہ
کہہ کہ سگِ در کے ساتھ مجھکو گنے گاہ گاہ

نیز حضرت مہریؒ نے اپنے قصیدے مسمیٰ ظہور ولایت میں
فرمایا ہے

حسن کے مہر رُخ کے اُسکے غلام
مثلِ ذرات رقص میں ہیں تمام
کمترین سگ ہے اُس کا مہری نام
جو بھی ہے ہے ولایت ہی کا ظہور

و نیز میاں ولی یوسف از تابع مہاجران
علیہم الرضواں می فرمایند

در سگان درگہ شاہ محمد مہدی ام
می شماری یا الٰہی در پناہت آمدم

و بعضے بزرگان عالی مقدار در تعریف
آن سگ نیکو کار ایں بیتہا نوشتہ اند

من کیستم کہ با تو دم دوستی زنم
چندیں سگان کوی تو یک کمتریں منم

من کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم
کہ با سگان کوی تو دارم ہوسم

ایں فقیر الحقیر پر تقصیر سگ آستانہ
حضرت امیر شمس المنیر اولوالامیر سید خوندمیر
رضی اللہ عنہٗ در حال خود میگوید

من خاک کف پای سگ کوی کسی ام
کو خاک کف پای سگ کوی تو باشد

معجزہ بست و چہارم آنکہ ہمہ ماہیان
و ماراں و اژدہاں و شیراں و جملہ
درندگاں منقاد و مسخر حضرت امام آخر زماں
بودہ اند چنانچہ ضمناً قصہ مسخر شدن
شاں بالا بیان شدہ است۔

معجزہ بست و پنجم آنکہ اگر ظالمی
کفاری یا فاجری یا اشراری با سلطنت بسیار
و دبدبۂ دنیوی بے شمار در پیش امام
الابرار آمدی بعد از دیدن دیدار آنحضرت

نیز بندگی میاں ولی یوسف جو مہاجرین مہدی علیہم الرضوان
کے تابعین میں سے ہیں فرماتے ہیں ؎

کتوں ہی میں درگاہِ شہِ مہدی دیں کے
ہوں تیری پناہ میں مجھے یارب تو جگہ دے

اور بعضے بزرگان نامدار نے اُس سگِ نیکو کار کی
تعریف میں یہ ابیات لکھے ہیں ؎

میں کون ہوں کہ تجھ سے دم دوستی بھروں
تیری گلی کے کتوں میں اک کمترین ہوں

میں کون کِس شمار میں کِس مرتبہ کا ہوں
جو ساتھ تیرے کتوں کے رہنے کی ٹھان لوں

یہ فقیر حقیر سراپا التقصیر جو حضرت امیر شمس منیر اولوالامیہ
سیّد خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے آستانہ کا کتا ہے اپنے
حسب حال کہتا ہے ؎

میں ہوں خاک کفِ پا اُس کے ہی کوچہ کے کتے کا
جو خاک پا ترے کوچے کے کتے کا ہے اے آقا

چوبیسواں معجزہ یہ ہے کہ تمام مچھلیاں، سانپ،
اژدہے اور شیر وغیرہ سب درندے حضرت
امام آخر زماںؑ کے مطیع و تابع فرمان رہے چنانچہ ضمناً
ان کے مسخر ہونے کے واقعات اوپر بیان ہوئے ہیں

پچیسواں معجزہ یہ کہ بڑے سے بڑا ظالم و کافر
فاجر و شریر کیسی ہی بڑی سلطنت والا اور کیسے ہی دبدبہ
والا ہوتا جیسے ہی حضرت امام الابرار کے روبرو آتا
آنحضرت کو دیکھتے ہی سر جھکا دیتا تھا اور فرمانبردار
ہو کر جاتا تھا۔ چنانچہ گذشتہ قصوں میں بیان کیا

منقاد شده رفتے چنانچہ در قصص گذشتہ
است و نیز قصہ راجہ جیسلمیر و معاملہ شہ بیگ
امیر قندھار و میر ذوالنون و معتقد شدن
بامام الاولین والآخرین مرقوم شدہ است
ھذہٖ معجزۃ ظاہرۃ معجزہ بست و ششم آنکہ
آب و آتش و شمشیر و غیر آں بر ذات مبارک
آنحضرتؑ کارگر نہ شدی چنانچہ قصہ
آزمودن میر ذوالنون بالاگذشت **معجزہ**
بست و ہفتم آنکہ **نقلست** کہ در میان
راہ خراساں چند منزل آب نبود و یاراں معلوم
کردند کہ آب یافتہ نمی شود لبعدہ بحکم اللہ
تعالیٰ ابری پرآب بر سر اصحاب امام
اولوالالباب پیدا شدہ باراں بارید ہمہ
صحرا پر آب گردانید ہر یکی بمراد
خویش ازاں آب سیراب شدند تا چند روز راہ
کہ بے آب بود بدیں مانند حق تعالیٰ
عطا فرمود بہر وقتی کہ حاجت آب شدی
بقدر حاجت باراں باریدی مغاک پر شدی
تا کہ امام الابرار بزمین آبدار رسیدند **معجزہ**
بست و ہشتم آنکہ بہر مقام و منزل کہ
آنحضرتؑ فرود آمدی تمام شب گرداگرد
دائرہ حصار از مس شدی چنانچہ قصہ
بندگی میاں حید مہاجر آں سرور بالا نوشتہ
شدہ است حاجت تکرار نیست **معجزہ**
بست و نہم آنکہ بر سر مبارک آں امام البر والبحر

گیا ہے نیز قصہ جیسلمیر کے راجہ کا اور معاملہ شہ بیگ
امیر قندھار کا اور میر ذوالنون کا حضرت امام الاولین والآخرینؑ
کی خدمت میں آکر معتقد ہونا لکھا جا چکا ہے یہ ظاہر و آشکارا
معجزہ ہے۔ **چھبیسواں معجزہ** یہ کہ پانی، آگ اور تلوار
وغیرہ کوئی چیز آنحضرتؑ کی ذاتِ مبارک پر کارگر نہ ہوتی
تھی۔ چنانچہ میر ذوالنون کے اس بات کو آزمانے کا قصہ
اوپر گذرا ہے **ستائیسواں معجزہ** یہ کہ نقل ھے
کہ خراسان کے راستہ میں کئی منزل تک پانی نہیں تھا
آنحضرت کے اصحاب نے یہ خبر دی کہ پانی نہیں ملتا
ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے امام اولوالالبابؑ
کے اصحاب کی جماعت پر برسنے والا ابر چھا گیا اور پانی
برس کر تمام جنگل پانی سے بھر گیا۔ ہر ایک نے اپنے
حسب خواہش پانی سے سیری حاصل کی۔ کئی روز
تک جہاں کہیں راستہ میں پانی نہ ہوتا تھا۔ اسی طریق
سے حق تعالیٰ کی عطا سے ہر وقت پانی کی حاجت جب
کبھی ہوتی بقدر حاجت بارش ہو کر گڑھے معمور ہو جایا
کرتے تھے۔ یہاں تک کہ پانی والے علاقہ میں حضرت
امام الابرارؑ معہ اصحاب پہونچے **اٹھائیسواں معجزہ**
یہ کہ جس کسی مقام پر آنحضرتؑ اترتے تھے تمام رات
دائرے کے اطراف تانبے کی حصار بن جایا کرتی تھی
چنانچہ بندگی میاں حید مہاجرؓ کا قصہ اوپر لکھا گیا
ہے اسکو دہرانے کی حاجت نہیں **انتیسواں معجزہ**
یہ کہ اس امام البر والبحر ہمسر پیغمبرؑ کے سرِ مبارک پر
ہمیشہ ابر سایہ کیا رہتا تھا۔ اس سبب سے
آنحضرتؑ کا سایہ کبھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ تیسواں

ہمسر پیغمبر ہمیشہ سایہ ابر بودی بداں موجب سایۂ آنحضرتؑ اصلاً مرئی نشدی **معجزہ** سی ام آنکہ آں شمس ولایت وآں مظہر ہدایت وآں خلاصۂ مبدء و غایت ہر کہ خواستی بحکم خدائے تعالیٰ ہدایت بخشیدی چنانچہ **نقلست** کہ یک روز پیش حضرت امامؑ شخصی سوال کرد کہ حضرت رسالت پناہ را حق تعالےٰ برای ہدایت خلق فرستادہ است وحکم کرد کہ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ مع ذالک حق تعالیٰ می فرماید کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ ھُدٰیھُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ چوں است حضرت امامؑ فرمودند یک ساعت توقف کنید جواب سوال شما واضح کنم بعد از ساعتی در رہ گذری زنار داری باروش ورسم کافری پیش آنحضرتؑ در رسید آں زنار دار را نزد خود طلبیدہ ناگاہ بے آگاہ آں شخص را حکم فرمود کہ ٹیکہ بشکن ونشانۂ کافری از پیشانی دور کن وکلمۂ طیب بگو وتصدیق بندہ بکن من مہدی موعود ہستم وبر منبر سوار شود کلام اللہ بخواں آں شخص ہمہ حکم بلا توقف بجا آوردہ ومصدق شدہ حافظ کلام اللہ گشت بعدہ سائل مذکور را فرمودند کہ دیدی اگر رسول اللہ وتابع تام او (مہدیؑ) می خواہند کہ تمام اہل مشرق

معجزہ یہ کہ وہ شمسِ ولایت وہ مظہر ہدائیت اور وہ خلاصۂ مبداء و غائیت جس کسی کو چاہتے حکم خدائے تعالیٰ سے ہدائیت بخش سکتے تھے۔ چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السّلام کے آگے ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت رسالتؐ پناہ کو حق تعالیٰ نے ہدایتِ خلق کے لئے بھیجا اور حکم فرمایا کہ بلا اپنے رب کے راستہ کی طرف پھر اس کے ساتھ حق تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ تیرے ذمہ اُن کا راہِ راست پر آنا نہیں ہے لیکن اللہ ہی راہِ راست دکھلاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ یہ معاملہ کیسا ہے؟ حضرت امامؑ نے فرمایا ایک گھڑی بھر ٹھہر جاؤ۔ تمہارے سوال کا جواب ظاہر کرتا ہوں۔ وہیں ایک گھڑی بعد راستے میں ایک زنّار دار (مشرک) کافروں کی روش ورسم کے ساتھ آنحضرتؑ کے سامنے آیا۔ آنحضرتؑ نے اُسکو اپنے نزدیک بلایا اور یکایک اُس شخص کو حکم دیا کہ اپنا ٹیکہ توڑ دے۔ کفر کا نشان پیشانی سے دور کر دے اور کلمہ طیبہ پڑھ اور بندے کی تصدیق کر میں ہی مہدی موعود ہوں۔ اور منبر پر چڑھ کر کلام اللہ سُنا۔ شخص مذکور آنحضرتؑ کے یہ تمام احکام بلا کسی توقف کے بجا لایا مصدّق ہوا اور حافظ کلام اللہ ہو گیا۔ اس کے بعد آنحضرتؑ نے سائل مذکور کی طرف پلٹ کر فرمایا کہ تو نے دیکھا اگر رسول اللہؐ اور رسول اللہؐ کا تابع تام (مہدی) چاہیں تو تمام اہل مشرق ومغرب کو راہِ راست پر لا سکتے ہیں اور مسلمان کر سکتے ہیں اور تمام عالم کے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں لیکن ان کا کام

ومغرب راہدایت نمایند ومسلمان کنند
ہمہ عالم مسلمان می شوند ولاکن کار ایشاں
تبلیغ رسالت وہدایت نمودن کار رب العزت
است **معجزہ سی ویکم** آنکہ روزی حضرت میراںؑ
برای غسل درجوی سانبھرمتی می رفتند کہ
دراحمد آباد است یک شخص اجنبی غیر آشنا
دید کہ درجوی بود اورا فرمودند بیا بہ نشیں
پشت ما بمال آنکس آمدہ پشت مبارک بمالید
انگہ آنحضرتؑ فرمود توبہ نشیں ماہم پشت
تو بمالیم چونکہ دست بر پشت او انداختند
ہماں وقت اورا جذبۂ حق در ربودیہ۔ دہ
از پیش او برداشتہ شد عالم غیب
معائنہ شد **معجزہ سی ودوم** آنکہ روزی
کہ در کشتی نشستہ بطرف کعبۃ اللہ رواں
شدہ بودند کہ یک مہاجرؓ آنحضرتؑ در
دل خطرہ آورد کہ روضۂ فلاں اولیاء اللہ
درمیان راہ بود حضرت امیرؑ زیارت
نہ کردند اگر زیارت کردندی خوب بودی
اکنوں آں روضہ کجا و آمدن بایں طرف
کجا دراں میان ناگاہ آں شاہنشاہ تند
نگاہ کردند و فرمودند کہ نیکو بہ بیں چوں
بتاثیر آں نظر مبارک آں مہاجرؓ را پردہ
از عالم غیب دور کردہ شد چہ می بیند
کہ ہمہ اولیاء اللہ کہ در ہندوستان
آسودہ اند رسنہای کشتی بر کتف خود

فرمانِ خدا پہنچانا ہے اور راہ راست دکھلانا کام خداوند
ربّ العزت کا ہے۔ **اکتیسواں معجزہ** یہ کہ ایک روز
حضرت میراں علیہ السّلام غسل کیلئے سانبھرمتی ندی میں
تشریف لے گئے تھے جو احمد آباد میں ہے آنحضرتؑ نے وہاں
ایک شخص اجنبی نا آشنا کو دیکھا کہ ندی میں تھا اُس سے
آنحضرتؑ نے فرمایا اِدھر آ بیٹھ اور ہماری پیٹھ مل۔
وہ شخص آیا اور آنحضرتؑ کی پشتِ مبارک ملا۔ تب
آنحضرتؑ نے فرمایا تو بھی بیٹھ ہم بھی تیری پیٹھ ملیں گے،
جب آنحضرتؑ نے اپنا دستِ مبارک اُس کی پیٹھ
پر رکھا اسی وقت جذبۂ حق نے اس کو بے خود کردیا
اُسکی آنکھوں سے پردہ اُٹھ گیا! اور عالم غیب اس پر
آشکارا ہوا۔ **بتیسواں معجزہ** یہ کہ جس روز آنحضرتؑ
جہاز میں سوار ہو کر کعبۃ اللہ کی طرف روانہ ہوئے
تھے اُس وقت آنحضرتؑ کے ایک مہاجرؓ نے
اپنے دل میں یہ خطرہ لایا کہ فلاں اولیاء اللہ کا روضہ
راستے کے درمیان تھا۔ حضرت امیر علیہ السّلام نے زیارت
نہیں کی۔ اگر زیارت فرماتے تو بہتر تھا۔ اب وہ روضہ
کہاں اور اس طرف آنا کہاں۔ وہ اِسی سوچ میں
تھے کہ حضرت شاہنشاہ علیہ السّلام نے ان پر ایک
تیز نگاہ ڈالی اور فرمایا کہ اچھی طرح سے دیکھ۔ چونکہ
آنحضرتؑ کی نظر مبارک کی تاثیر سے اُس مہاجرؓ کی
آنکھوں سے پردہ عالم غیب سے دُور ہو چکا تھا۔
وہ کیا دیکھتے ہیں کہ تمام اولیاء اللہ جو ہندوستان
میں آسودہ ہیں جہاز کی رسّیاں اپنے کندھوں پر
لئے ہوئے کھینچ رہے تھے۔ جب مہاجر مذکور نے یہ

نہادہ می گشتند چوں چنیں معاملہ دیدند بسیار شرمندہ گردید و عذر خواہی بحضرت قبلہ گاہی کرد آنحضرت فرمودند کہ بعد ازیں چنیں گستاخی مکن معجزہ سی وسوم آنکہ چوں حضرت میراں بطواف کعبۃ اللہ آمدند بہ بندگی میاں شاہ نظام رض پرسیدند کہ شما اول مرتبہ کہ بہ کعبۃ اللہ آمدہ بودند چہ نشان دیدہ بودید و اکنوں چگونہ می بینید بندگی میاں شاہ نظام رض عرض کردند کہ میرانجی اول بار کعبۃ اللہ را سوائے صاحب دیدہ بودیم و ایں بار با صاحب دیدیم باز فرمودند کہ میاں نظام چیزی می بینید گفتند آری کعبۃ اللہ گرداگرد حضرت میراں میگردد و میگوید فلیعبدوا رب ھٰذا البیت معجزہ سی و چہارم آنکہ روزی حضرت امام غسل جمعہ می کردند و میاں شیخ بھیک رض آب می انداختند و میاں مذکور می شنیدند کہ قطرۂ آب کہ از تن مبارک افتادی میگوید کہ خدا یرا شکر میگوئیم کہ مارا بر اندام مبارک صاحب زماں مشرف کردی معجزہ سی و پنجم آنکہ روزی حضرت امام وضو می ساختند و بی بی فاطمہ رض آب می انداختند دراں زماں پیش خلیفۃ الرحمٰن چغندی آمدہ نشست و آواز میکرد حضرت بی بی فاطمہ ولایت رض

معاملہ دیکھا تو بہت شرمندہ ہوئے اور حضرت قبلہ گاہ ع کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگی۔ آنحضرت ع نے فرمایا کہ پھر کبھی ایسا نالائق خیال نہ لاؤ **تینتیسواں معجزہ** یہ کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام کعبۃ اللہ کا طواف فرمانے لگے اُس وقت بندگی میاں شاہ نظام رض سے آنحضرت ع نے پوچھا کہ تم پہلی مرتبہ جو کعبۃ اللہ کو آئے تھے کیا نشان تم نے دیکھا تھا اور اب کس طور سے دیکھتے ہو۔ بندگی میاں شاہ نظام نے عرض کیا کہ میرانجی پہلی بار کعبۃ اللہ کو صاحب کعبہ کے بغیر دیکھا تھا۔ اور اس دفعہ صاحب کعبہ کے ساتھ دیکھا پھر آنحضرت ع نے فرمایا کہ میاں نظام کچھ دیکھتے ہو انھوں نے کہا ہاں یہ دیکھ رہا ہوں کہ کعبۃ اللہ حضرت میراں ع کے گرد پھر رہا ہے اور کہتا ہے **فلیعبدوا رب ھٰذا البیت** (چاہیئے کہ سب عبادت کریں اس گھر کے مالک کی) **چونتیسواں معجزہ** یہ کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام جمعہ کا غسل فرما رہے تھے۔ میاں شیخ بھیک رض آنحضرت ع کے جسم مبارک پر پانی ڈال رہے تھے اور میاں مذکور کو ایسا سنائی دے رہا تھا کہ پانی کا ہر قطرہ جو آنحضرت ع کے جسم مبارک پر سے گرتا یہ کہتا کہ شکر خدا ادا کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے صاحب زماں ع کی خدمت سے مشرف کیا۔ **پینتیسواں معجزہ** یہ کہ ایک روز حضرت امام ع وضو فرما رہے تھے بی بی فاطمہ رض پانی ڈال رہی تھیں اس وقت حضرت خلیفۃ الرحمٰن ع کے سامنے ایک چغد آکر بیٹھا اور بولنے لگا۔ تب بی بی فاطمہ ولایت رض نے

پرسیدند کہ میرانجی خلق میگوید کہ ایشاں
پیشتر آدمیاں بودند چغد مجرد گفتن
ایں قول بزبان حال درآمد و گفت کہ
ای مہدی موعود انچہ بی بی فاطمہ رضٰ میگویند
چنیں نیست ما پیشتر آدمیاں بنودیم حضرت
میراںؑ تبسم کردہ فرمودند کہ بی بی فاطمہ
چغد چنیں میگوید **معجزہ سی و ششم** آنکہ
روزی حضرتؑ در شہر فرح المفرح المقام
میاں عصر و نماز شام بیان کلام ملک العلام
میکردند کہ جماعت جنیاں براہ گذراں می
رفتند چوں دراں محل رسیدہ انداستادہ
شدہ استماع نمودند چوں حضرت میراںؑ
از بیان فارغ شدند ہمہ جماعت آمدہ
ملاقات کردہ تصدیق حق کردہ اند ھذا
صار معجزۃ ظاهرۃ علی ثبوت
خاتم الولی کمثل معجزۃ النبی صلعم
معجزہ سی و ہفتم آنکہ در شہر فرح عنقریب
وصال حبیب ذوالجلال بعد از ادائے نماز
جمعہ در مسجد جامع در مجمع علماء و صلحا
نیت وتر بہ آواز بلند فرمودند از ان
مجمع یکی علماء کلاں گفت کہ اگر ایں سید
مہدی موعود است بہ جمعہ دیگر نخواہد آمد
کہ من در حدیث دیدہ ام کہ حضرت
رسالت پناہؐ ہمچنیں وتر ادا کردند و قبل
از آمدن جمعہ ازیں عالم رحلت فرمودند

آنحضرتؑ سے کہا کہ میرانجی لوگ کہتے ہیں کہ اگلے زمانہ
میں یہ چغد کہلانے والے پرندے آدمی تھے۔ چغد یہ
بات سنتے ہی گویا ہوا اور کہنے لگا کہ اے مہدی موعود
بی بی فاطمہ جو کہتی ہیں بات ایسی نہیں ہے۔ ہم اگلے
زمانہ میں آدمی نہیں تھے۔ حضرت مہدیؑ نے مسکرا کر
فرمایا کہ بی بی فاطمہ چغد ایسا کہہ رہا ہے **چھتیسواں
معجزہ** یہ کہ ایک روز شہر فرحت بخش فرہ میں عصر و
مغرب کے درمیان حضرت مہدی علیہ السلام بیانِ
قرآن فرما رہے تھے اسی وقت جنات کی ایک جماعت
راستہ سے گذر رہی تھی۔ جب وہ اس مقام پر پہونچے
تو کھڑے ہو کر سننے لگے۔ جب حضرت میراں علیہ السلام
بیان سے فارغ ہوئے تو تمام جنات آکر ملاقات
کیے اور تصدیق حق سے مشرف ہوئے۔ یہ معجزہ
ظاہرہ خاتم ولایتؑ کے دعوے کے ثبوت پر ہے
مانند معجزۂ نبی صلعم کے **سینتیسواں معجزہ** یہ کہ
شہر فرہ میں حضرت حبیب ذوالجلالؑ نے اپنے
وصال کے عنقریب ادائی نمازِ جمعہ کے بعد جامع
مسجد میں علماء و صلحاء کے مجمع میں نماز وتر کی نیت
بلند آواز سے باندھ کر وتر ادا فرمائی۔ پس اس مجمع میں
سے ایک بڑے عالم نے کہا کہ اگر یہ سید مہدی موعودؑ
ہے تو دوسرے جمعہ کو نہیں آئے گا۔ کیونکہ میں نے
حدیث میں دیکھا ہے کہ حضرت رسالت پناہؐ نے اسی طرح
وتر ادا فرمائی اور دوسرا جمعہ آنے سے قبل اس عالم سے
رحلت فرمائے" آخر کار آنحضرتؑ کا وصال بھی جمعہ
آئندہ سے پہلے ہی واقع ہوا۔ اڑتیسواں معجزہ یہ کہ

آخرالامر وصال آنحضرتؑ قبل از جمعہ شدہ
است **معجزہ سی و ہشتم** آنکہ چون وصال
حبیب ذوالجلال شدہ است تکفین و تجہیز
آنحضرتؑ ہمدر انمقام آنحضرتؑ کردند وقتیکہ
جنازہ مستعد ساختند و قصد برداشتن میکردند
کہ درمیان مردمان اہل فرح المفرح المقام
کہ فضلاء ذوالعزو الاحترام بودند و میان
مردمان اہل ریچ کہ اہل اکرام بودند اختلاف
بسیار و تنازع بے شمار روی نمود ایشان
ہر دو طائفہ علیہم الرحمتہ والغفران خواستند
کہ قبر مبارک امام الزمان در زمین خود کنند
ہر دو طائفہ بنقل صحیح و روایت صریح مصدقان
درباب مہدیت و مخلصان در شان آنحضرتؑ
بودند و سبب دعوی و مناظرہ درباب دفن
آنحضرتؑ آن بود کہ اہل فرح گفتند کہ حضرت
امامؑ در زمین ما اقامت کردہ بودند وصال
آن حبیب ذوالجلال ہمدرینجا شدہ است
جای دیگر روضۂ منور آن سرور بزرگ و
برتر را کردن نمی دہیم و اہل ریچ گفتند از ان
کہ گاہ گاہ آن ولایت پناہ حضرت شاہنشاہ
در دیہ ما برای نماز جمعہ بہ ریچ قدم سعادت
فرمودہ اند و بر ما نوازش نمودند و ما ہم مصدقان
مخلصان آنحضرتؑ ہستیم روضۂ مبارک آنحضرتؑ
در زمین خود بکنیم دران زمان اہل ریچ پُر زور
بودند آخرالامر معاملۂ اختلاف و تنازع بجای

جب حضرت حبیب ذوالجلالؑ کا وصال ہوا تو تجہیز و تکفین
آنحضرت کی اُسی مقام پر کیگئی۔ جس وقت جنازہ تیار
کرکے اُٹھانے کا ارادہ کر رہے تھے فرہ کے رہنے والوں
میں جو علماء و فضلاء صاحب عزو احترام تھے اور اہلِ
ریچ میں بھی جو شرفاء کرام تھے اُن کے درمیان سخت اختلاف
اور حد سے زیادہ جنگ و جدال کی صورت پیدا ہو گئی
یہ دونو جماعتیں ان پر خدا کی رحمت و مغفرت ہو
یہ چاہتی تھیں کہ امام زماں علیہ السلام کی قبر مبارک
اپنے علاقہ کی زمین پر ہو ہر دو جماعتوں کے لوگ بہ نقل
صحیح اور بروایت صریح آنحضرتؑ کی مہدیت کے
مصدقین اور آنحضرتؑ کے مخلصین تھے اور آنحضرتؑ
کے دفن کے بارے میں ان دونوں جماعتوں کے دعوے
اور مناظرہ کا سبب یہ تھا کہ اہلِ فرہ کہتے تھے کہ
حضرت امامؑ نے ہمارے علاقہ میں سکونت اختیار فرمائی
تھی اور اُس حبیب ذوالجلال کا وصال بھی اسی جگہ ہوا
ہے۔ پس اور کسی جگہ اس سرور بزرگ و برتر کا روضۂ
منورہ ہم ہرگز ہونے دیں گے اور اہلِ ریچ کا کہنا تھا کہ
کبھی کبھی وہ ولایت پناہ شہنشاہ علیہ السلام ہمارے
شہر میں نمازِ جمعہ کے لیئے بمقام ریچ تشریف لاتے
رہے۔ اور ہم پر آنحضرتؑ کی نوازش رہی۔ ہم بھی
مصدقین و مخلصین آنحضرتؑ کے ہیں۔ لہٰذا آنحضرتؑ
کا روضۂ مبارک ہمارے علاقہ میں بنائیں گے۔ اس
زمانہ میں اہلِ ریچ زور و طاقت میں زیادہ تھے
آخر کار اس اختلاف و نزاع کا معاملہ اس نوبت
تک پہنچا کہ تلواریں کھنچ گئیں اور فریقین جنگ کرنے پر

رسید کہ سلاح بستند و بر سر مقاتلہ آمدند
بنابر ہر دو خلیفۂ ذات عالی درجات حضرت
مہدی صفات اعنی بندگی میراں سید محمودؓ
بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما برخاستند
و ہر دو طائفہ را گفتند کہ نسبت ایں ذات
مبارک تعلق بمایاں دارد و حکم وراثت بمایاں
میرسد شمارا با جنگ چہ کار ہر جا کہ رضاء
امام الابرار باشد ما ہمانجا روضۂ منور آں
سرور می کنیم آخر الامر چوں مابین فرح و ریچ
جنازۂ آنحضرتؑ رسید جنازۂ آنحضرتؑ آں
چناں گراں شدہ است کہ ہیچ کس طاقت
جنبانیدن نداشت چوں آں معجزۂ امام آخر
زمانؑ بعین العیاں دیدند یاراں قرار دادند
کہ روضۂ آنحضرتؑ درینجا است آنجا روضہ
مبارک کردند ایں نقل در باب رحلت سر بسر
آوردہ شدہ است دریں جا بطریق مختصر
بیان کردہ شد ھذہ معجزۃ باھرۃ
بعد وصال علیہ السلام فاعلم ایھا المصدق
معجزات حضرت امام بسیار است فاما بر حکم
کتاب و سنت و بشواہدات المنقول علماء
الاست بر دو معجزہ اختصار است فمنہا معجزۂ
سی و نہم آنکہ معانی کلام اللہ کہ بیواسطہ
عطا بود قال الامام المہدی صلے اللہ
علیہ وسلم علمت من اللہ بلا
واسطۃ جدید الیوم قل انی

تل گئے۔ بناء بریں حضرت مہدیؑ کے ہر دو خلیفۂ ذات
عالی درجات مہدی صفات یعنے بندگی میراں سید محمودؓ
اور بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما نے اُٹھ کر
ان دونوں جماعتوں سے کہا کہ اس ذات مبارک کا
تعلق ہم سے ہے اور آنحضرتؑ کی وراثت کا حکم ہم
کو پہنچتا ہے۔ تم کو اس لڑائی جھگڑے سے کیا کام
جہاں اس امام الابرار کی رضا ہو گی وہیں ہم اُس سرور
کا روضۂ منور بنائیں گے۔ آخر کار جب فرہ اور ریچ
کے درمیان آنحضرتؑ کا جنازہ پہنچا تو اس قدر وزنی
ہو گیا کہ ہلانے کی طاقت کسی میں نہیں رہتی۔ جب امام
آخر زماں علیہ السلام کا یہ معجزہ علانیہ سب نے دیکھ لیا۔
تو صحابہؓ نے یہ رائے ٹھہرائی کہ آنحضرت کا روضہ اسی
جگہ ہے وہیں روضۂ مبارک بنایا گیا۔ یہ نقل رحلت
کے باب میں اول سے آخر تک بیان ہوئی ہے
یہاں مختصراً یہ بیان لایا گیا ہے یہ کھلا معجزہ ہے
آنحضرت علیہ السلام کے وصال کے بعد پس معلوم کرائے
مصدق کہ حضرت امام علیہ السلام کے معجزات بیشمار
ہیں لیکن بحکم کتاب و سنت و شواہد منقولۂ علماء
یہاں اور دو معجزوں کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے
ان دونوں میں سے **انچالیسواں معجزہ** یہ کہ
کلام اللہ کے معانی بغیر کسی فرشتہ کے واسطہ کے
آنحضرتؑ کو عطا ہوئے تھے۔ چنانچہ آنحضرتؑ نے
فرمایا تعلیم دیا گیا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ ہر نئے
دن کہ کہہ میں اللہ کا بندہ محمد رسول اللہ کا تابع ہوں
محمد مہدی آخر زماںؑ وارث نبی رحمنؐ عالم علم کتاب و

عبداللہ تابع محمدؐ رسول اللہ
محمد مہدی آخرزماں وارث نبی الرحمان
عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقت
والشریعت والرضوان ونیز فرمودند کہ تفسیر ما
بمراد اللہ وتعلیم ما بامر اللہ یعنی از تامل ومطالعہ
کتب نیست بلکہ ہر چہ گفتہ می شود بامر خدا
گفتہ می شود ای طالب تحقیق وای
سامع دلائل تصدیق از صحابۂ کرام خاص و
عام واز تابعین وتبع تابعین الی یومنا ہذا
ہیچ کس ایں دعوی نکردہ است کہ ما معنی
کلام از حق تعالی آموختیم مگر ایں ذات
ستودہ صفات صاحب معجزات مظہر آیات
بینات موصوف باوصاف انبیاء ورسل
علیہم الصلوات سزاوار بود ودعوی کردہ
است وبدلیل قطعی دریں دعوی صادق
باید گفت وتصدیق باید کرد زیرا کہ مہدی
موعود من کل الوجوہ باذات خاتم النبی یکذات و
یک صفات ویک وجود بود کما مر علی
ذالک فاعلم ایہا المصدق معجزہ
دربیان قرآن امامؑ آں بود کہ ہیچ کس
علماء وفقہاء وصلحاء را طاقت نبود کہ بعد از
استماع کلام آنحضرتؑ درقلم آرند چنانچہ نقلست
کہ بادشاہ تخت ہرات مرزا حسین غفر اللہ لہ
بعد از شنیدن اوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ
کہ بیان آنحضرت نہ درکتاب کسی نوشتہ شدہ

ایمان بیان کرنے والے حقیقت شریعت اور رضوان
کے ہیں۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہماری تفسیر مراد اللہ
سے اور ہماری تعلیم امر اللہ سے ہے یعنے غور و فکر
کرنے اور کتابوں کا مطالعہ کرنے سے نہیں ہے بلکہ جو
کچھ کہا جاتا ہے حکمِ خدا سے کہا جاتا ہے۔ اے طالب
تحقیق اور دلائل تصدیق کے سننے والے اس بات کو
سمجھ رکھ کہ صحابۂ کرام خاص و عام اور تابعین و تبع تابعین
کے زمانہ سے آج تک کسی شخص نے یہ دعویٰ نہیں کیا
ہے کہ میں نے کلام اللہ کا معنی حق تعالیٰ سے سیکھا ہے
مگر یہی ذات ستودہ صفات صاحبِ معجزات مظہر
آیاتِ بیّنات انبیاء و رسل علیہم الصلوات کے اوصاف
سے موصوف سزاوار اس دعوے کی تھی اور اسی نے
یہ دعویٰ کیا۔ اور دلیل قطعی سے اس دعوے میں اس کو
صادق کہنا چاہیئے اور آپکی تصدیق کرنی چاہیئے اس
لئے کہ مہدی موعود تمام وجوہ سے ذاتِ خاتم النبیؐ کے
ساتھ مساوی ایک صفات اور ایک وجود ہوئے
ہیں۔ چنانچہ یہ بیان گذر چکا پس معلوم کر اے مصدق کہ
بیان قرآن میں امام علیہ السلام کا معجزہ یہ تھا کہ علماء
فقہا اور صلحا میں سے کسی کو یہ طاقت نہیں تھی کہ آنحضرتؑ
کا کلام سننے کے بعد اسکو تحریر میں لا سکیں۔ چنانچہ نقل ہے
کہ پایۂ تخت ہرات کے بادشاہ مرزا حسین
غفر اللہ لہ نے آنحضرت کے اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ
پسندیدہ کا حال سننے کے بعد اور یہ معلوم کرنے کے بعد
کہ آنحضرت جو کچھ بیان فرماتے ہیں وہ کسی کتاب میں
مکتوب ہے نہ علماء و فقہا کی زبانی کسی نے سنا ہے

است ونہ بزبان علمار وفقہا کسی شنیدہ
است بنابر سلطان مذکور علمار مشہور کہ عالم
فاضل وکاتب کامل درای جماعت چہار علمار
کہ برابر ملا علی فیاض آمدہ بودند فرستادہ اند
کہ بروید وتقریر بیان امام الابرار کہ بزبان
دربار فرمایند نوشتہ بیارید آخرالامر
آں چہار علمار کلاں بوقت بیان درخدمت
امام آخر زمانؑ بااستعداد کتابت گرفتہ
ہریکی بیان قرآن استماع بردہ نوشتہ
اند چوں بعد از نماز مغرب خواستند کہ
مقابلہ می کنند چہ بینند کہ ہریکی جدا تقریر کردہ
است نوشتۂ یکی بایکی موافق نیاید
حیران شدند وچوں بحضور معلا گزرانیدند
فرمودند ما چنیں نہ گفتہ ایم معانی باز تکرار
کردہ فرمودند بعدہ ہمہ علمار تائب شدہ
گفتہ اند کہ از ما خطا واقع شدہ است کہ
ایں معانی مراد اللہ را قصد نوشتن داشتیم
تحقیق است کہ ایں معانی در قلم نمی گنجد
دیگر معجزہ در معانی قرآن حضرت امام
آخرالزماں آں بود کہ مراد تمام معانی کلام
اللہ ملک العلام در یک کلمہ لاالہ الا اللہ
ادا فرمودند چنانچہ نقلست کہ سائل سوال
کرد میرانجی مراد تمام کلام اللہ در کدام
یک آیت است آنحضرتؑ فرمود کہ ایں آیت
میاں دلاور مامیگویند بندگی میاں شاہ دلاور

سلطان مذکور نے چند مشہور علماء جو علم وفضل وکتابت
میں کامل ماہر تھے۔ علاوہ چار علماء کے جو ملّا علی فیاض
کے ہمراہ آئے تھے روانہ کیئے یہ کہکر کہ جاؤ جو کچھ تقریر
وبیان حضرت امام الابرار اپنی زبان دُرّبار سے فرماتے
ہیں لکھکر لاؤ آخر کار وہ چاروں علمار مشاہیر بیان
قرآن کے وقت امام آخرالزمانؑ کی خدمت میں سامانِ
کتابت ساتھ رکھکر بیٹھے اور ہر ایک نے قرآن کا
بیان جو کچھ سُنا لکھ لیا۔ جب مغرب کی نماز کے بعد
انھوں نے ارادہ کیا کہ ایکدوسرے کی تحریر ملاکر دیکھیں
تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہر ایک نے جدا تقریر کی ہے۔ ایک
کا لکھا ایک سے نہیں ملتا یہ دیکھکر حیران ہوئے اور
جب حضور عالی میں یہ سب تحریریں پیش کیں تو
آنحضرتؑ نے فرمایا کہ میں نے ایسا کہا ہی نہیں پھر مکرر آنحضرتؑ
نے اُن آیات کے معانی بیان فرمائے اسکے بعد اُن سب علمائے نے
تائب ہوکر کہا کہ ہم سے خطا واقع ہوئی جو ان معانی مراد اللہ کو لکھنے
کا ہم نے ارادہ کیا۔ بہ تحقیق یہ معانی تحریر میں نہیں
آسکتے نیز معانی قرآن کے بیان میں حضرت امام آخر زمانؑ
کا دوسرا معجزہ یہ تھا کہ تمام کلام ملک العلّام کے معانی
کا حاصل ایک کلمہ میں ادا فرمادیا کہ وہ کلمۂ لاالہ
الّا اللہ ہے۔ نقل ہے کہ ایک سائل نے سوال
کیا کہ میرانجی تمام کلام اللہ کی مراد جس آیت میں ہے
وہ کونسی ہے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ وہ آیت ہمارے
میاں دلاور کہدیں گے۔ بندگی میاں شاہ دلاورؓ
نے وہیں عرض کیا کہ ہاں میرانجی خوند کار کے صدقہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ توریت انجیل زبور اور فرقان تمام

عرض کردند کہ آری میسر انجی بعد قبہ خوندکار معلوم می شود کہ مراد تمام توریت و انجیل و زبور و فرقان یک کلمہ لا الہ الا اللہ ہست سائل قبول کردہ تصدیق کردہ است کہ ایں خاصہ مہدیؑ است معجزہ چہلم آنکہ آیت اظہر حجت انور و معجزہ بزرگ تر بر ثبوت مہدویت امام البر والبحر کا شمس والقمر جنگ بدر ولایت بود و آں جنگ مذکور بہ فرمان رب الغفور بحوالہ سید السادات امجد السعادات بدر المنیر سراج کبیر سلطان نصیر اولوا الامیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کردہ کرات و مرات می فرمودند کہ اگر تمام لشکر مشرق و مغرب می آید در روز اول پیش شما بہ فرمان عز وجل بگریزند و بروز دوم خبر شہادت سید الشہدا ر دادہ اند و نیز فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر مرد باشید خوشحالی کنید کہ خدائے تعالیٰ بار ولایت محمدی بر شما عطا کردہ است و ہر جا کہ بار ولایت مصطفےٰ صلعم آمدہ است سر جدا و تن جدا و پوست جدا شدہ است و نیز فرمودند کہ اگر بندہ مہدی موعود است باشما ایں صفت ذات بندہ خواہد شد است کان صادق الوعد چنانچہ خبر دادہ بود ہمچناں وقوع یافت و حجت مہدی موعود براں معجزہ قاطعہ

کی مراد ایک کلمۂ لا الٰہ الّا اللّٰہ ہے ۔ سائل نے اس جواب کو قبول کیا اور تصدیق کی کہ یہی خاصہ مہدیؑ کا ہے

چالیسواں معجزہ جو آیتِ اظہر حجت روشن تر امام البر والبحر علیہ السلام کی مہدویت کے ثبوت پر شمس و قمر کے مانند معجزۂ بزرگتر ہے وہ جنگِ بدر ولایت تھا ۔ جنگِ مذکور کو بفرمانِ ربّ غفور سیّد السّادات امجد السعادات بدر منیر سراج کبیر سلطان نصیر اولوالامیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر کے بارہا آنحضرتؑ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمام لشکر مشرق و مغرب کے مقابلہ کے لئے آئے تو پہلے روز تمہارے سامنے سے بفرمان خدائے عزّ وجل شکست کھا کر بھاگیں گے اور دوسرے روز کی جنگ میں سید الشہدا کی شہادت کی خبر آنحضرتؑ نے دی تھی ۔ نیز یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے برادر سید خوندمیر مرد بنے رہو ۔ خوشی مناؤ کہ خدائے تعالیٰ نے بارِ ولایتِ محمدیؐ تم کو عطا فرمایا ہے جہاں کہ ولایتِ مصطفےٰؐ کا بار آپڑا ہے ۔ سر جُدا ، تن جُدا اور پوست جُدا ہوا ہے ۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اگر بندہ مہدی موعود ہے تو یہ صفت ذاتِ بندہ تم سے ہو کر رہیگی بیشک آنحضرتؑ صادق الوعد (سچے وعدے کے) تھے ۔ جیسی خبر آنحضرتؑ نے دی تھی ۔ ویسا ہی معاملہ وقوع میں آیا اور حجّت مہدی موعودؑ اسی معجزۂ قاطعہ پر تمام ہوئی ۔ اور اسی ایک معجزے میں کئی معجزے آنحضرتؑ کی مہدیت کے ثبوت پر صادر ہوئے ہیں ۔ چنانچہ

عرض کردند کہ آری میرانجی ہمہ قبہ خوند کار معلوم می شود کہ مراد تمام توریت و انجیل و زبور و فرقان یک کلمہ لاالہ الا اللہ ہست سائل قبول کردہ تصدیق کردہ است کہ ایں خاصہ مہدیؑ است **معجزہ چہلم** آنکہ آیت اظہر حجت انور و معجزہ بزرگ تر بر ثبوت مہدویت امام البر و البحر کالشمس والقمر جنگ بدر ولایت بود و آں جنگ مذکور بہ فرمان رب الغفور بحوالہ سید السادات امجد السعادات بدر المنیر سراج کبیر سلطان نصیر اولوالامیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کردہ کرات و مرات می فرمودند کہ اگر تمام لشکر مشرق و مغرب می آید در روز اول پیش شما بہ فرمان عزوجل بگریزند و بروز دوم خبر شہادت سید الشہدا ر دادہ اند و نیز فرمودند کہ برادرم سید خوندمیر مرد باشید خوشحالی کنید کہ خدائے تعالیٰ بار ولایت محمدی بر شما عطا کردہ است و ہر جا کہ بار ولایت مصطفےٰ صلعم آمدہ است سر جدا و تن جدا و پوست جدا شدہ است و نیز فرمودند کہ اگر بندہ مہدی موعود است با شما ایں صفت ذات بندہ خواہد شد است کان صادق الوعد چنانچہ خبر دادہ بود ہمچناں وقوع یافت و حجت مہدی موعود بریں معجزہ قاطعہ

کی مراد ایک کلمہ لا الٰہ الّا اللہ ہے۔ سائل نے اس جواب کو قبول کیا اور تصدیق کی کہ یہی خاصہ مہدیؑ کا ہے

چالیسواں معجزہ جو آیتِ اظہر، حجت روشن تر امام البر والبحر علیہ السلام کی مہدویت کے ثبوت پر شمس و قمر کے مانند معجزۂ بزرگتر ہے وہ جنگِ بدر ولایت تھا۔ جنگِ مذکور کو بفرمانِ ربّ غفور سیّد السّادات امجد السعادات بدر منیر سراج کبیر سلطان نصیر اولوالامیر بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے حوالہ کر کے بارہا آنحضرتؑ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمام لشکر مشرق و مغرب کے مقابلہ کے لئے آئے تو پہلے روز تمہارے سامنے سے بفرمانِ خدائے عزّ وجل شکست کھا کر بھاگیں گے اور دوسرے روز کی جنگ میں سید الشہداء کی شہادت کی خبر آنحضرتؑ نے دی تھی۔ نیز یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے برادر سید خوندمیر مرد بنے رہو۔ خوشی مناؤ کہ خدائے تعالیٰ نے بارِ ولایتِ محمدیؐ تم کو عطا فرمایا ہے جہاں کہ ولایتِ مصطفےٰؐ کا بار آپڑا ہے سر جُدا، تن جُدا اور پوست جُدا ہوا ہے، نیز آنحضرتؑ نے فرمایا کہ اگر بندہ مہدی موعود ہے تو یہ صفتِ ذاتِ بندہ تم سے ہو کر رہیگی بیشک آنحضرتؑ صادق الوعد (سچے وعدے کے) تھے جیسی خبر آنحضرتؑ نے دی تھی۔ ویسا ہی معاملہ وقوع میں آیا اور حجّت مہدی موعودؑ اسی معجزۂ قاطعہ پر تمام ہوئی۔ اور اسی ایک معجزے میں کئی معجزے آنحضرتؑ کی مہدیت کے ثبوت پر صادر ہوئے ہیں۔ چنانچہ

خوندمیر یک رسالہ در باب نہج مدعا آنحضرتؑ
خاتم ولایت بقدر حوصلہ جمع کردہ است کہ
آں را منہاج التقویم کاشف الاشکال بالصراط
المستقیم نام نہادہ است کہ دراں رسالہ نہج
مدعا آنحضرت امام البر والبحور در اعتقادات
وعملیات معلوم می شود بہ طریق سر بسر طالب
را باید کہ دراں رسالہ مذکور نظر کند و اگر بطریق
موجز می باید تا در ینجا بہ فہمد کما قال المصدق
المحقق والعارف الصادق ایھا المنصف
السامع فان فہمت ما اشرت لک
فی ھٰذا الباب محصل لک العلم
النافع و از سلطان نصیر بدر المنیر
افضل الوزیر سید السادات بندگی میاں
سید خوندمیر صدیق مہدیؓ نقلست کہ
اشارت بریں دارد کہ از رسولؐ خبر آمدہ است
تعیین ختم الاولیاء و گفتہ اند کہ بعث
انبیاء و رسل در حکمت ارحم الراحمین واجب
است زیرا چہ واجب الوجود را بر بندگان
فرمان لازم است و اگر حق تعالیٰ و تقدس
بیواسطہ با بشر سخن گوید بشر را طاقت و
قوت آں بنود پس از جنس بشر شخصی باید
کہ آں فرمان ہا را بخلق برساند پیغمبراں
برای ایں مبعوث اند کہ شریعت را بر خلق
اظہار کنند تا آں شریعت سبب نظام عالم
و مصالح بنی آدم بود تا احکام ظاہری کہ

الاشکال بالصراط المستقیم اس کا نام رکھا ہے۔
جس سے آنحضرت امام بر و بحورؑ کے مدعا کا نہج اعتقادات
وعملیات میں اول سے آخر تک معلوم ہو سکتا ہے
طالب کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو غور سے پڑھے
اور اگر بطریق اختصار دیکھنا مطلوب ہو تو یہی عبارت
پڑھکر سمجھ لے جیسا کہ مصدق محقق اور عارف صادق
نے فرمایا ہے۔ اے منصف سامع اگر تو نے سمجھ لیا
میرا اشارہ اس باب میں تو تجھے علم نافع حاصل ہوگا،
اور سلطان نصیر بدر منیر افضل الوزیر سید السادات
بندگی میاں سید خوندمیر صدیق مہدیؓ سے نقل
ہے جس کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ رسول علیہ السلام
سے خبر آئی ہے ختم الاولیاء کی تعیین کے بارے میں جسکی
بناء پر محققین نے کہا ہے کہ انبیاء و رسل کی بعثت
حکمت ارحم الراحمین کے رو سے واجب ہے۔ اس لئے
کہ واجب الوجود حق تعالیٰ کے لئے بندوں کو فرمان دینا
لازم ہے اور اگر حق تعالیٰ جو مقدس و منزہ ہے بغیر
کسی واسطہ کے بشر سے کلام کرے تو بشر کو یہ طاقت
وقوت نہیں پس جنس البشر سے ایک ایسا شخص چاہیئے
جو حق تعالیٰ کے فرامین خلق کو پہنچائے۔ تمام پیغمبر اسی
لئے بھیجے گئے ہیں کہ شریعت الٰہی کو خلق پر ظاہر کریں
تاکہ وہ شریعت نظام عالم اور مصالح بنی آدم کا سبب
بنے تاکہ احکام ظاہری جو قالب سے تعلق رکھتے ہیں
مستحکم ہوں اور ان کا استحکام بغیر تصدیق و اخلاص
قلب کے از قبیل محالات ہے اور تمام علماء ستودہ
اقوال اور صلحاء پسندیدہ افعال نے اس بات پر اتفاق

تعلق بقالب دارد مستحکم گردد و استحکام آں
بغیر تصدیق و اخلاص قلب از محالات است
و ہمہ علماء مرضیۃ الاقوال و صلحاء پسندیدہ
افعال اتفاق بریں کردہ اند کہ چنانچہ
بعث رسل در حکمت ارحم الراحمین واجبست
ہمچناں بعث شخصے ولی کامل کہ مظہر ولایت
رسول و حامل اثقال مملکت او باشد لازم
است تا احکام اصول بواسطۂ او ظاہر شود
و اسرار حقیقت در عالم شریعت بیان
فرماید و در ہمہ احکام متابعت رسول کند و تمام
ظاہر و باطن نسبت با رسولؐ دارد کہ لکل
نبی نظیر فی امتہ انتہیٰ اعلم
ایہا المصدق فثبت باجماع
المحققین علیہم الرضوان والرحمۃ
کہ پیغمبراں برای ایں مبعوث اند کہ شریعت را
بہ خلق اظہار کنند و بعثت خاتم الولی از محمد مہدی
خاتم ولایت محمدی است بواسطۂ آنکہ اسرار
حقیقت در عالم شریعت بیان فرماید فبالسند
المذکور حضرت رسول رب غفور اگرچہ
از سر تا پا از حقیقت کہ مراد ولایت است
معمور بود فاما باظہار کردن بر خلق عام مامور
نبود بجہت آنکہ آں حسنۂ باقی را خاتم
ولایت محمدی کہ ذات مہدی است تمام کند و
در عالم شریعت عیاں فرماید چنانچہ دریں
باب از ثانی امیر زمرۂ اولوا الالباب میاں سید

گیا ہے کہ جس طرح پیغمبروں کی بعثت ارحم الراحمین کی حکمت میں
واجب ہے، ویسا ہی یہ بھی لازم ہے کہ ایک شخص ولی کامل ہو
جو مظہر ولایت رسولؐ کا اور حامل اُسکی مملکت کے اثقال
کا ہو تا کہ احکام اصول اُس کے واسطہ سے ظاہر ہوں
اور اسرارِ حقیقت کو عالم شریعت میں وہ بیان فرمائے
اور تمام احکام میں رسولؐ کا پیرو رہے اور تمام ظاہری اور
باطنی امور میں رسولؐ کے ساتھ نسبت رکھتا ہو۔ کیونکہ ہر
نبی کے لیۓ اُسکی اُمت میں ایک شخص نظیر اُس نبی کا
ہوتا ہے انتہا پس معلوم کر اے مصدق کہ اجماع محققین
علیہم الرضوان والرحمۃ سے یہ ثابت ہو چکا کہ سب پیغمبر
اِس لئے مبعوث ہوئے کہ شریعتِ الٰہی کو خلق پر ظاہر
کریں اور بعثت خاتم اولیاء کی جو محمد مہدی خاتم ولایت
محمدی کے ذریعہ ہوئی اِس واسطے ہے کہ وہ اسرار الحقیقت
کو عالم شریعت میں بیان فرمائے۔ پس سند مذکور سے
حضرت رسولِ ربّ غفور علیہ السّلام اگرچہ سر تا پا
حقیقت سے جو کہ مراد ولایت سے ہے معمور تھے
لیکن خلق پر عام طور پر اس کو ظاہر کرنے پر مامور نہیں تھے
تا کہ آنحضرت کے اس حسنۂ باقیہ کو خاتم ولایت
محمدی جو ذات مہدی ہے پورا کرے اور عالم
شریعت میں ظاہر فرمائے۔ چنانچہ اس باب میں ثانیٔ
امیر زمرۂ اولوا الالباب میاں سید خوندمیرؓ سے
منقول ہے اُس ذاتِ مہدی صفات نے اپنے
رسالہ مسمیٰ بعض الآیات میں تحریر فرمایا ہے کیونکہ
نبوّت نبیؐ کا ظاہر ہے اور ولایت نبیؐ کا باطن پس
جبکہ مہدیؑ مظہر اُس ولایت کا ہوں جو بجز ذاتِ نبیؐ

خوندمیر رضؓ کہ آں ذات مہدی صفات در رسالۂ خود المسمی بعض الآیات می فرمایند
لان النبوۃ ھی ظاھر النبی
والولایۃ ھی باطنہ صلعم
فاذا کان المہدی مظہر الولایۃ
التی لا تظہر الا فی ذاتہ فھی
حسنۃ من حسنات خاتم الرسل
لانہ علیہ السلام مادام ظاھرا
بالشریعۃ فی مقام الرسالۃ
لم یظہر ولایتہ بالاحدیۃ
الذاتیۃ الجامعۃ للاسماء
کلھا لیوفی اسم الہادی حقہ
فبقیت ھذہ الحسنۃ
اعنی ولایتہ باطنۃ حتی
تظہر فی مظہر الخاتم کما قال
النبی صلعم اذکرکم اللہ فی
اھل بیتی وھو المہدی
یعنی المہدی یکون مظہر
ولایۃ خاتم النبی صلعم وھی
تظہر فی ذات المہدی بنفسہ
لیذکرکم اللہ فیہ ای فی
ذات المہدی بنفسہ والکانت
ولایتہ فی ذاتہ بطریق الاجمال
ولکن لم تظہر تفصیلا ولہذا
یقال محمد صلعم خاتم النبیین

کے اور کسی سے ظاہر نہ ہو سکتی تھی تو وہ ولایت ایک حسنہ ہی ٹھہری۔ خاتم رسلؐ کے حسنات میں سے کیونکہ خاتم پیغمبران علیہ السلام جبتک کہ ظاہر رہے شریعت کیساتھ مقام رسالت میں تو ظاہر نہ ہو سکی۔ آپکی ولایت احدیتِ ذاتیہ کے ساتھ جسکی شان یہ ہے کہ جامع ہو تمام اسماء کو تاکہ اسم ہادی اپنا حق پورا پورا لیوے پس باقی رہ گیا تھا۔ یہ حسنہ یعنی ولایت محمدی باطن ہی کیحالت میں تاکہ ظاہر ہو خاتم کے مظہر میں چنانچہ فرمایا ہے نبی صلعم نے میں تمہیں یاد دلاتا ہوں خدا کو اپنے اہلبیت کے بارے میں۔ اور وہ اہلبیت میں خاص مہدیؑ ہے یعنی مہدی خاتم الانبیاءؐ کی ولایت کا مظہر ہوگا اور وہ ولایت ظاہر ہوگی۔ ذاتِ مہدی میں تمام و کمال تاکہ وہ تمہیں خدائے تعالی کی یاد دلائے۔ اس میں یعنی خاص مہدیؑ کی ذات میں اگرچیکہ آپکی ولایت آپکی ذات میں بطریق اجمال موجود تھی لیکن تفصیل کے ساتھ ظاہر نہوئی تھی۔ اور اسی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے آپ ہی کو خاتم نبوت بنایا ہے اور آپکی ولایت کے لئے بھی آپ کی امت میں سے ایک خاتم ہے اور وہی مہدیؑ ہے آپ کی اہلبیت سے پس دیکھ اے مصدق حضرت مصنف رضؓ کے قول ہذا کو کہ تاکہ اسم ہادی اپنا حق پورا پورا لیوے وہی اسم ہادی کا مظہر کامل مہدی موعودؑ ہیں فقط نیز صاحبان تمیز پر واضح ہو کہ حضرت مہدی موعود خاتم ولایتِ محمدیؐ سے نقل

لانہ یختم بہ النبوۃ ولو لایتہ
یکون ختم آخر من امتہ وھو المھدی
من اھل بیتہ فانظر ایھا المصدق
الی قولہ رضی اللہ عنہ لیسوفی
اسم الھادی حقہ وھو المھدی
الموعود فقط ونیز بر اہل تمیز واضح باد کہ
از حضرت مہدی خاتم ولایت محمدی نقلست
کہ بدر المنیر حضرت سید خوندمیرؓ در رسالہ خود
المسمی ام العقاید بحر الفواید است آوردہ اند
کہ آنحضرتؑ فرمود کہ حق تعالیٰ مارا کہ فرستادہ
است مخصوص برای این است کہ آں احکام
وبیان کہ تعلق با ولایت محمدی دارد بواسطۂ
مہدی ظاہر شود ونیز فرمودند کہ ثم ان علینا
بیانہ این بیان بزبان مہدی می شود
فاعلم ایھا المصدق بنا بر از امام البر والبحر
نقل مشہور الاشہر آوردہ شدہ است کہ فرمودہ
شریعت ما عین حقیقت وفروع ما عین
اصول وابتداء ما عین انتہا است فثبت
بحکم المنصوص والمخصوص وبادلۃ المنقول
والمعقول وبشواھد ارباب الوصول
والاصول کہ اعظم المقاصد ومقصد الاعلیٰ
من کل الوجوہ لقاء اللہ جل وعلا است
کما قال المحقق

مارا برای دیدن یار آفریدہ اند
ورنہ وجود ما بچہ کار آفریدہ اند

ہے جو بدر منیر حضرت سید خوندمیرؓ نے اپنے رسالہ مسمیٰ بہ
ام العقایدؔ بحر الفوایدؔ میں بیان کی ہے کہ آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ہم کو جو بھیجا ہے مخصوص اس لئے
ہے کہ وہ احکام وبیان جو ولائیتِ محمدی سے تعلق
رکھتا ہے مہدیؑ کے واسطہ سے ظاہر ہو نیز آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ فرمان حق تعالیٰ ثم ان علینا
بیانہ (پھر تحقیق کہ ہمارے ذمہ ہے
بیان اس کا) سے مراد جو بیان ہے وہ بزبانی مہدیؑ
ہوتا ہے۔ پس معلوم کر اے مصدّق اسی بناء پر تو
حضرت امام بر وبحرؑ کی یہ نقل مشہور و روشن تر ہے
کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ہماری شریعت عین حقیقت
ہے اور ہمارے فروع عین اُصول ہیں اور ہماری
ابتداء عین انتہا ہے۔ پس ثابت ہوا مطابقِ حکم
منصوص ومخصوص اور بدلائل منقول ومعقول اور
بہ شواہد ارباب وصول و اصول کہ سب سے بڑا
مقصد بہمہ وجوہ مقصدِ اعلیٰ ہے دیدار باری
تعالیٰ ہے۔ چنانچہ ایک محقق نے فرمایا ہے ؎

پیدا ہوئے ہیں واسطے دیدار یار کے
ورنہ وجود ہمارا ہے کس کام کے لئے

اور خاتمِ ولایتِ محمدیؐ یعنے ذات مہدی موعودؑ کی
آمد مخصوص اسی صفت کے ساتھ ہے کہ دیدارِ خدا
دارِ دنیا میں حاصل ہو۔ چنانچہ نقل ہے کہ حضرت
مہدیؑ نے بفرمانِ حضرت رحمٰن فرمایا کہ خدائے
تعالیٰ نے بندے کو مہدیؑ موعود بنا کر بھیجا ہے
اسی راستہ پر چلانے کے لئے جس کا نبیؐ کو حکم دیا۔

و آمدن خاتم ولایت محمدی یعنی ذات مہدی موعود برہمیں صفت مخصوص کہ رویت اللہ فی الدنیا بود چنانچہ **نقلست** کہ حضرت میرانؑ بہ فرمان حضرت رحماں فرمودند کہ خدائے تعالیٰ بندہ را مہدی موعود کردہ فرستادہ است برای ایں راہ کہ نبی علیہ السلام را امر کردہ است قولہ تعالیٰ **قل ھٰذہٖ سبیلی ادعو الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی** انہ قال فالمراد من اتبعنی ھو المہدی فقط ونیز **نقلست** کہ فرمود خدای را بچشم سر در دنیا دیدنی است باید دید و برویت حق تعالیٰ ہم خود گواہی داد باذن خدا و بجہت مصطفیٰ ونیز **نقلست** کہ حضرت میراں در ملک خراساں بفرمان حضرت رحماں درمیان مجمع بیان کردہ فرمودہ اند کہ فرمان حق تعالیٰ می شود کہ اے سید محمد خدای را بچشم دل دیدہ گفتم آری دیدم باز فرمان شد کہ ای سید محمد خدای را بچشم سر دیدہ گفتم آری دیدم باز فرمان شد کہ اے سید محمد خدای را بچشم موبموی دیدہ گفتم آری دیدم باز فرمان شد کہ سید محمد خدای را ورای موبموی دیدہ گفتم آری دیدم بعدہ نیز فرمودند کہ اینک رسول علیہ السلام استادہ گواہ اند نیز **نقلست** کہ فرمودند بینائی ذات حق تعالیٰ بار امانت است و بار امانت تمام ہمیں دو تن ادا کردند

چنانچہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے (ترجمہ آیت) کہہ دے یہ میرا راستہ ہے۔ بلاتا ہوں اللہ کی طرف بصیرت پر میں اور وہ بلائے گا جو میرا تابع ہوگا، بہ تحقیق حضرتِ مہدیؑ کا یہ فرمان ہے کہ مراد **من اتبعنی** (جو میرا تابع ہوگا) سے مہدی ہے۔ نیز **نقل** ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ خدا کو چشمِ سر سے دارِ دُنیا میں دیکھنا ہے دیکھنا ہی چاہیئے اور آنحضرت نے دیدارِ حق تعالیٰ کی گواہی خود بھی دی اور حکم خدا سے حضرت مصطفیٰ کی جانب سے بھی دی۔ نیز **نقل** ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ملکِ خراسان میں بفرمان حضرت رحمٰن مجمع خاص و عام کے درمیان فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد خدا کو تو نے چشمِ دل سے دیکھا۔ بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمدؑ خدا کو تو نے چشمِ سر سے دیکھا بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد کو خدا کو بال بال کی آنکھ سے دیکھا۔ بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمد خدا کو بال بال کے ورے دیکھا بندے نے عرض کیا ہاں دیکھا۔ اس کے بعد آنحضرتؑ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ لو رسول اللہ علیہ السلام بھی کھڑے ہوئے گواہ ہیں نیز **نقل** ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ذاتِ حق تعالیٰ کا دیدار بارِ امانت ہے اور بارِ امانت تمام یہی دو تن اُٹھائے ہیں ایک خاتم الانبیاءؑ دیگر خاتم الاولیاء بعد ازاں اُس نظیر

یکی خاتم النبی دوم خاتم الولی لعدہ نیز آں نظیر خاتم الانبیاء حضرت مہدی خاتم الاولیاء علیہم الصلواۃ والسلام بر جمیع خلایق خاص و عام حکم کردہ است کہ بر ہر یکی مرد و زن طلب دیدار خدا فرض است تا آنکہ بچشم سر یا بچشم دل یا در خواب خدای را نہ بیند مومن نباشد مگر طالب صادق کہ علامات وی در پیش بیان خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ فاعلم ایھا المصدق در باب اثبات رویت ذات در دار دنیا دلائل بسیار است فاما غرض ما درینجا از نقل حضرت امام است بنا بر سخن بر اختصار کردیم القصہ این نقل منیر کہ یاد کردہ ایم از عقیدۂ بندگی میاں سید خوندمیر است **ونیز نقلست** کہ جمیع یاراں از بندگی حضرت میراں تحقیق کردہ اند کہ مومن آں را میگویند کہ بینائی حق باشد بچشم سر یا بچشم دل یا در خواب و دیگر کسیکہ این صفت ندارد و طلب دارد او را ہم حکم ایمان کردہ اند **ونیز نقلست** فرمودند ہر کہ دریں جہاں نابینا است دراں جہاں ہم نابینا است من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا فاعلم ایھا المصدق اگرچہ از جانب حضرت امام مہدی موعودؑ بدیں حکم اعلیٰ فضل صادر شدہ بود فاما اگر ارشاد خودی بر حکم

خاتم الانبیاء حضرت مہدی موعود خاتم الاولیاء علیہما الصلوٰۃ والسلام نے تمام خلائق خاص و عام کو یہ حکم سنایا ہے کہ ہر ایک مرد اور عورت پر دیدارِ خدا کی طلب فرض ہے جبتک کہ چشمِ سر یا چشمِ دل سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے مومن نہ ہوگا۔ مگر طالبِ صادق جسکی علامتیں آگے بیان ہونگی پس معلوم کر اے مصدق کہ دارِ دُنیا میں ذاتِ خدا کے دیدار کے ثبوت کے باب میں دلائل بے شمار ہیں۔ لیکن ہمارا مقصود اس جگہ صرف حضرت امام علیہ السلام کی نقل مبارک کو پیش کرنا ہے۔ بناءبریں اختصار سے ہم نے کام لیا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ نقل روشن تر جو ہم نے بیان کی ہے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے رسالہ عقیدہ کی ہے۔ نیز **نقل ہے** کہ حضرت مہدیؑ کے تمام اصحابؓ نے آنحضرتؑ سے اس امر کی تحقیق کی ہے کہ مومن اُسی کو کہتے ہیں جو حق تعالیٰ کو دیکھتا ہو چشمِ سر سے یا چشمِ دل سے یا خواب میں دوسرا جو شخص یہ صفت نہ رکھتا ہو اور اُس کی طلب رکھتا ہو اُس کے لئے بھی حکمِ ایمان روا رکھا گیا ہے۔ نیز **نقل ہے** کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جو شخص اس جہان میں اندھا ہے اُس جہان میں بھی اندھا ہے (ترجمہ آیت) جو کوئی اندھا ہو اس (دنیا) میں پس وہ آخرت میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہوگا۔ پس معلوم کر اے مصدق اگرچہ حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام کی جانب سے یہ حکم اعلیٰ و افضل صادر ہوا لیکن

قولہ تعالیٰ لولا فضل اللہ علیکم
بارسال الرسل و رحمتہ۔
بانزال الکتب۔ لاتبعتم الشیطن
الا قلیلا۔ بسیار کساں ہلاک
شدندی و بلقاء اللہ بمشکل مشرف
شدندی لکن الحمد للہ آں مہدی موعود مراد اللہ
آں داعی بالحق الی اللہ آں ہادی جمیع
عباد اللہ کہ امام لکل قوم ہاد بود در
باب لقاء اللہ نیکو ارشاد فرمود
چنانچہ نقلست کہ فرمودند بر طالب
چہ چیز فرض است کہ بداں بخدا
رسد باز خود فرمودند کہ آں عشق است
آمنا و صدقنا بیت

استاد کائنات چو ایں کارخانہ ساخت
مقصود عشق بود جہاں را بہانہ ساخت

آں عشق ذات حضرت معبود در زمانہ مہدی
اتم و ختم شدہ بود چنانچہ مہاجر مہدی
موعود در باب تاریخ وصال آنحضرت
می فرمود

؎

چوں عشق حق بدور او شد در جہاں اتم
تاریخ سال شد ز وفاتش کہ عشق تم

حاصل الغرض نقلست کہ فرمودند بار امانت
عشق ذات حق بود ہر یکی بقدر حوصلۂ خویش
حمل کردند و بشرف لقاء اللہ تعالیٰ مشرف شدند

لیکن اگر صحیح رہبری اس حکم کی جانب نہ ہوتی تو حق تعالیٰ
کے قول ہذا (ترجمۂ آیت و تفسیر) اگر نہ ہوتا تم پر فضل
اللہ کا پیغمبروں کے بھیجے جانے سے اور اس کی رحمت
کتابوں کے نازل ہونے سے تو البتہ پیروی کرتے تم
لوگ شیطان کی بجز تھوڑوں کے۔ کے مطابق بہت
سارے لوگ ہلاک ہو جاتے اور بمشکل دیدارِ خدا سے
مشرف ہوتے لیکن الحمد للہ اُس مہدی موعود
مراد اللہ اور داعی بر حق بہ جانب اللہ اور اُس ہادی
تمام خلق اللہ نے جو سب جہاں کا امام و ہادی تھا
لقاءِ خدا کے بارے میں خوب ارشاد فرمایا ہے
چنانچہ نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ طالب پر
کیا چیز فرض ہے جس سے وہ خدا کو پہنچتا ہے
پھر خود ہی آنحضرتؑ نے فرمایا کہ وہ عشق ہے
آمنا و صدقنا ؎ (ترجمۂ بیت)

بنایا جو خالق نے یہ کارخانہ
تھا مقصود عشق اور جہاں سب بہانہ

وہی عشقِ ذاتِ حضرتِ معبود زمانۂ مہدی موعود
میں اتم اور ختم ہوا۔ چنانچہ مہاجر مہدی موعودؑ نے
آنحضرت کی تاریخ وصال میں اس طرح فرمایا ہے
(ترجمۂ بیت)

دور میں اُس کے ہوا عالم میں عشق حق اتم
عشقِ تم تھا میں ہی سال رحلتِ شاہ امم
۹۱۰

حاصل یہ کہ نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا
بارِ امانت ذاتِ حق تعالیٰ کا عشق تھا ہر ایک نے
بقدر اپنے حوصلہ کے اس بار کو اٹھایا اور دیدارِ خدا

کماحقہ ایں دو تن برداشتند یکی خاتم النبی ؐ
دوم خاتم الولی و نیز نقلست کہ اکثر الاوقات
آں ذات پیغمبر صفات ہر کہ برای ملاقات
ازجہت طلب ذات واہب العطیات
آمندی اورا بزبان دربار گوہر نثار بطریق
استفسار فرمودندی کہ چہ مقدار عشق ذات
ملک الجلیل الجبار می دارید ایشاں عرض
کردند کہ میراںجی جان و تن و زن و فرزند ہمہ
برنام خدائے تعالیٰ فدا است عشق و محبت
خدائے تعالیٰ ازیں اشیار مذکورہ فاضل
تراست بعد آں مبین ثم ان علینا بیانہ
دریں باب یک تمثیل واضح نمودہ فرمودند کہ شخصی
است کہ او یک پسر دارد وقتی من الاوقات
از تقضاء قاضی الحاجات آں پسرک جگر گوشہ
مادر و پدر و قرۃ العین آں ہر دو از نظر غائب
می شود و مظنہ درباب وی می گردد کہ کسی او
را ببرد یا در چاہ افتادہ آنگاہ حال
مادر و پدر برای آں پسر چگونہ می شود ایشاں
عرض کردند کہ میراںجی از جہت محبتی و عشقی
کہ مادری و پدری دائم شدہ است ہیچ طعام
و آب خوش نمی آید و در شب و روز خواب
بہ طرف می شود و حیراں و پریشان و سرگرداں
می گردد تا آنکہ آں پسر یافتہ شود دریں جا
حضرت مہدی موعود خاتم ولایت محمدی فرمودند
کہ ای فلاں کسی برای طلب ذات خدا تعالیٰ

کا شرف پایا لیکن اس بار کو جیسا کہ چاہئیے یہی دو
تن اٹھائے ہیں۔ ایک خاتم النبی ؐ دوم خاتم الولی۔
نیز نقل ہے کہ اکثر اوقات اُس ذات پیغمبر صفات
سے ملنے کے لئے طلب ذات واہب العطیات
لے کر جو کوئی آتا تھا اُس سے آنحضرت اپنی زبان
درِ بار گوہر نثار سے بطریق استفسار فرماتے تھے
کہ ذات خداوند جلیل و جبار کا عشق کتنی مقدار
میں رکھتے ہو۔ آنیوالے عرض کرتے تھے کہ میراںجی
ہمارے جان و تن زن و فرزند سب نام خدائے تعالیٰ
پر قربان ہیں۔ خدائے تعالیٰ کا عشق و محبت اِن اشیاء
مذکورہ سے برتر و بہتر ہے۔ یہ سنکر آنحضرت مبین
کلام اللہ حسب وعدہ ثم ان علینا بیانہ اس باب
میں ایک تمثیل واضح طور پر فرماتے تھے کہ ایک شخص
ہے جو ایک ہی لڑکا رکھتا ہے۔ کسی وقت تقضائے
الٰہی سے وہ لڑکا' ماں باپ دونوں کا جگر گوشہ
دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث اُن کی
نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بارے
میں یہ گمان ہو جاتا ہے کہ کسی نے اُس کو لے گیا
یا یہ کہ وہ کسی کنوئیں میں جا گرا تو اس وقت ماں باپ
کا حال اپنے اُس لڑکے کے لئے کیسا ہوتا ہے۔
صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ میراںجی بہ سبب اس محبت و عشق
کے جو ماں باپ کو فطری طور پر واقع ہے۔ ماں باپ
کھانے پانی سے اٹھ جاتے ہیں۔ رات دن کا چین
و قرار اور رات کی نیند اُڑ جاتی ہے۔ حیران پریشان
سرگرداں رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ لڑکا ان کو

درعشق وی چنیں شدن است باز آنحضرتؑ فرمودند کہ عشق پسر بسیار است اگر عشق حق تعالیٰ بندہ را از عشق سوزن کہ گم می کند در طلب وی حیران و سرگرداں می گردد حاصل کند بخدا برسد **نقلست** کہ یک روز حضرت امامؑ بیان می فرمودند کہ ملا درویش ہردی در مجلس آنحضرتؑ حاضر بودند ایشان گریبان پیراہن خود بدست خود چاک می کردند و عرض نمودند کہ میرانجی عشق حق از کجا بیاریم آنحضرتؑ فرمودند کہ ای میاں درویش بندہ کدام وقت فرمودہ بودم کہ عشق عطائی بیارید عشق عطائی خاصۂ انبیاء است موماناں را عشق کسبی است کسب کنید و عشق را بیارید بعدہ طریق کسب عشق ذات و تحصیل ایمان اظہر من الشمس بیان فرمودند **نقلست** کہ امیر امیراں پیر پیراں مہتر سرداراں بعض طالبان حضرت رحماں را پرسیدند کہ جاے عاشق شدہ بودید گفتند آری باز فرمودند کہ آں عشق کہ در جای غیر خرچ کردید ہماں عشق را بجای حق صرف کنید فاعلم ایھا الصدیق عشق مبلغ نقد است اگر خواہی متاع ابدی کہ دولت سرمدی است خرید کن واگر خواہی متاع فانی

خسر الدنیا والآخرۃ حاصل کن فاما کسیکہ عشق ندارد ہیچ ندارد اصل عشق است بنا بر محقق عاشق مصدق صادق می فرماید

مل جائے۔ اس موقع پر حضرت مہدی موعود خاتم ولائیت محمدیؐ نے فرمایا کہ اے لوگو ذاتِ خدائے تعالیٰ کی طلب میں اُس کے عشق میں ایسے ہی ہونا چاہیئے پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ ماں باپ کو اپنے بچہ کا عشق بہت ہوتا ہے۔ اگر حق تعالیٰ کا عشق بندے کو گم شدہ سوئی کے عشق کے برابر جسکی تلاش میں حیران و سرگردان ہوتا ہے حاصل ہو جائے تو بندہ خدا کو پہنچ جاتا ہے۔ **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام بیان فرمارہے تھے ملا درویش ہردی آنحضرتؑ کی مجلس مبارک میں موجود تھے انہوں نے اپنے کرتے کا گریبان اپنے ہاتھ سے چاک کر لیا اور عرض کیا کہ میرانجی ہم عشق کہاں سے لائیں۔

آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میاں درویش بندے نے کیس وقت کہا کہ عشق عطائی لاؤ۔ عشق عطائی انبیاء کا خاصہ ہے۔ مومنوں کیلئے عشق کسبی ہے۔ محنت کرو اور عشق کو پاؤ۔ بعد ازاں عشقِ ذات الٰہی کے کسب اور تحصیل ایمان کا طریق روز روشن کی طرح ظاہر فرمایا۔ **نقل** ہے کہ اُس امیر امیراں پیر پیراں مہتر سرداراں نے بعضے طالبان ذات رحمٰن سے پوچھا کہ کسی جگہ تم عاشق ہوئے ہو۔ اُنہوں نے کہا ہاں پھر آنحضرتؑ نے فرمایا وہی عشق جو تم نے غیر جگہ خرچ کیا حق کی جگہ صرف کرو۔ پس معلوم کرا ے مصدق کہ عشق ایک نقد پونجی ہے اگر تو چاہے تو متاع ابدی جو دولتِ سرمدی ہے، اس سے

کفر کافر را و دیں دیندار را
ذرۂ درد ت دل عطار را

فاعلم ایہا المصدق درینجا اہل تحقیق تمثیل می آرند کہ مثلاً شخصی مردار خوار است و گوشت مرداری پزد اگر حلال خوار آتش از دیگدان مردار خوار بیارد و حلال خود می پزد روا باشد و ہیچ باک ندارد زیرا کہ اصلا آتش پاک است در لطافت آتش گرچہ زیر دیگ مردار کنند قصوری ندارد ہمچناں آں عشق کہ بر آرزوی نفس و ہوا و عصیان کہ سالہا خرچ کردہ است بطرف طلب حق خرچ کنند مقصود دریں جا حاصل شود ہمیں معنی از نقل امام علیہ السلام جلوہ گری نماید کہ فرمود اگر آب خواہی بخدا خواہ و آتش خواہی بخدا خواہ و ہیزم خواہی بخدا خواہ و نان خواہی بخدا خواہ و ہرچہ خواہی بخدا خواہ فہم من فہم

فاعلم ایہا المصدق الصادق و یا عارف المحقق شاید کہ دریں اسرار نقل امام علی التحقیق کہ در بیان تحصیل عشق آوردہ است خوب طریق فہم نکردہ باشی نقل حضرت امام الکائنات در باب تحصیل عشق ذات روشن تر و واضح معلوم کنیم انشاء اللہ تعالیٰ از بدر المنیر سدیق حضرت امیر خطابہ سلطان نصیر اسمہ میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نقل می کند کہ حضرت مہدی موعود کرات و مرات می فرمود

خرید لے اور اگر چاہے تو متاعِ فانی جس میں دُنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا ہے اس سے حاصل کر لیکن جو شخص عشق نہیں رکھتا ہے کچھ بھی نہیں رکھتا۔ اصل چیز عشق ہی ہے۔

کفر کافر کو پسند اور دین ہے دیندار کو
دردِ فرقت کا ترے ذرہ دلِ عطار کو

پس معلوم کر اے مصدق کہ اس جگہ اہلِ تحقیق ایک تمثیل لاتے ہیں کہ مثلاً ایک شخص مُردار خوار ہے اور وہ مُردار گوشت پکاتا ہے۔ اگر رزق حلال کھانے والا مُردار خوار کے چُولھے سے آگ لائے اور اسی آگ سے حلال غذا پکائے تو یہ بات روا ہے اس میں کوئی اندیشہ نہیں۔ اس لئے کہ آگ تو اپنی اصل کے لحاظ سے پاک ہے۔ آگ کی لطافت میں اگرچہ وہ مُردار کے چولھے میں جلے کوئی قصور واقع نہیں ہوتا۔ اسی طرح وہ عشق جسکو نفس و ہویٰ کے تقاضہ کے مطابق گناہوں میں سالہا خرچ کیا ہوا گر اسکو طلبِ حق کی طرف پھیر کر خرچ کرے تو یہاں کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ یہی معنی حضرت امام علیہ السلام کی نقل سے جلوہ گر ہے۔ کہ آنحضرت نے فرمایا اگر تو پانی چاہتا ہو تو خدا سے چاہ آگ چاہتا ہو تو خُدا سے چاہ، لکڑی چاہتا ہو تو خدا سے چاہ، روٹی چاہتا ہو تو خدا سے چاہ اور جو کچھ چاہتا ہو خُدا سے چاہ۔ سمجھنے والا ہی اس راز کو سمجھیگا
پس معلوم کر اے مصدق صادق اور اے عارفِ محقق ممکن ہے کہ نقل امام علی التحقیق جو تحصیل عشق کے بیان میں لائی گئی ہے۔ اس کے اسرار بخوبی تیری سمجھ میں نہ

که عشق چگونه حاصل می شود باز خود فرمودند که توجه دل دایم سوی حق دارد چنانچه در دل هیچ چیز حائل نه شود و برای این معنی همیشه خلوت اختیار کند و با هیچ کس نه پردازد نه با یار و نه با اغیار همه حال در استادن و نشستن و غلطیدن و خوردن و آشامیدن در همه حال د حفظ حق کند و در باب فریضهٔ ذکر دوام این آیت خواندند و حکم فریضه داشتند فاذا قضیتم الصلوٰة فاذکروا الله قیاما وقعودا وعلی جنوبکم فاذا اطماننتم فاقیموا الصلوٰة ان الصلوٰة کانت علی المومنین کتابا موقوتا نیز نقلست که در باب ذکر الله عزوجل که سائل سوال کرد که ای حضرت امیرؑ ایمان چیست فرمودند که ایمان بنده ذات الله و ایمان شما ذکر الله است و نیز نقلست که آنحضرتؑ بزبان مبارک در باب ذکر این بیت خواندند۔

آئے ہوں اس لئے ایک اور نقل حضرت امام الکائنات علیہ السلام کی تحصیل عشق ذاتِ الٰہی میں روشن تر اور واضح ہم تجھے دکھلاتے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ روایت ہے بدرِ منیر صدیق حضرت امیرؑ سے جن کا خطاب سلطان نصیر اور نام مبارک میاں سید خوندمیرؓ ہے۔ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی موعودؑ بارہا فرماتے تھے کہ عشق کس طرح حاصل ہوتا ہے۔ پھر آنحضرت خود فرماتے تھے کہ دل کا رخ ہمیشہ حق تعالیٰ کی طرف رکھے۔ اس طرح کہ دل میں کوئی چیز آنے نہ پائے اور اس معنی کے لئے ہمیشہ خلوت اختیار کرے کسی کے ساتھ مشغول نہ ہو نہ اپنوں کے ساتھ نہ بیگانوں کے ساتھ، کھڑے رہنے، بیٹھنے، لیٹنے، کھانے اور پینے تمام احوال میں حق پر نظر رکھے اور حق تعالیٰ کے ذکر دوام کی فرضیت کے باب میں یہ آیت آنحضرتؑ نے تلاوت فرمائی اور اس کے فرض ہونے کا حکم فرمایا۔ (ترجمہ آیت)۔ پس جب تم پڑھ چکو نماز تو یاد کرو اللہ کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو قائم کرو نماز بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ اوقات میں فرض ہے۔ نیز نقل ہے کہ اللہ بزرگ و برتر کے ذکر کے بارے میں ایک سائل نے سوال کیا کہ اے حضرت امیر ایمان کیا ہے۔ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ بندے کا ایمان ذات اللہ ہے اور تمہارا ایمان ذکر اللہ ہے۔ نیز نقل ہے کہ آنحضرتؑ نے اپنی زبانِ مبارک سے ذکر کے بارے میں یہ بیت پڑھا ؎

(ترجمہ بیت)

ہر آں کو غائب از وی یک زمان است
دراں دم کافر است اما نہان است

فاعلم ایھا المصدق در زمان خاتم نبوت ہر کہ کلمہ طیب می گفت بزبان و بدل تصدیق می کرد و احکام شریعت بجا می آورد و در قتال کافراں ہمراہی می نمود او را مومن کامل می گفت و در نہج ادعاء حضرت امام علیہ السلام خاتم ولایت محمدی اعنی سید محمد مہدی موعود برائے ایمان کامل مع شرائط مذکورہ ذکر کثیر کہ ہشت پاس شبانہ روز فرمودند بر حکم آیت کلام ربانی کہ بالا مذکور شد و نیز در ظہور خاتم نبوت مومن ناقص آں را گویند کہ کلمۂ طیب بزبان میگوید و تصدیق بہ دل می کند و در احکام شریعت نقصان باشد و در ظہور ولایت محمدی حضرت مہدی فرمودند کہ مومن ناقص آں باشد کہ از ہشت پاس شبانہ روز پنج پاس در ذکر حق گذراند و سہ پاس در ما ورای آں یعنے اوقات کثیر در ذکر ثابت باشد کما قولہ تعالیٰ والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما۔ و در زمان خاتم نبوت منافق آں را گفتند کہ بزبان بغیر تصدیق

جو کوئی حق سے غائب اک زماں ہے
ہے کافر اُس گھڑی لیکن نہاں ہے

پس معلوم کر اے مصدّق کہ خاتم نبوتؐ کے زمانے میں جو کوئی کلمۂ طیبہ زبان سے پڑھتا اور دل سے تصدیق کرتا احکام شریعت بجالاتا اور کافروں کے ساتھ جہاد میں مومنوں کے ہمراہ رہتا تھا اس کو مومن کامل کہتے تھے اور حضرت امام علیہ السلام جو خاتم ولایت محمدی یعنے سید محمد مہدی موعود ہیں۔ آپ کے ادّعاء یعنے نہج طریقت کے مطابق ایمانِ کامل کے لئے شرائطِ مذکورہ کے ساتھ ذکر کثیر آٹھ پہر دن رات کا بھی آنحضرتؐ نے فرض فرمایا ہے بحکم آیات کلام ربّانی جو اوپر مذکور ہوئے ہیں نیز خاتم نبوتؐ کے ظہور کے زمانے میں مومن ناقص اس کو کہا گیا جو کلمۂ طیبہ زبان سے کہتا اور تصدیق دل سے کرتا تھا۔ مگر احکامِ شریعت کی بجا آوری میں ناقص رہتا تھا اور ظہور ولایتِ محمدی کے زمانے میں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ مومن ناقص وہ ہے جو آٹھ پہر میں سے پانچ پہر ذکرِ حق میں گذارے اور تین پہر اس کے ماسوا میں یعنے زیادہ وقت ذکر میں لگا رہنے پر ثابت رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (ترجمہ آیت) اور بہت ذکر کرنے والے اللہ کا اور بہت ذکر کرنے والیاں اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم مہیّا کر رکھا ہے اور خاتم نبوتؐ کے زمانے میں منافق اس کو کہتے تھے جو محض زبان سے بغیر دل سے تصدیق کرنے کے

دل کلمۂ طیبب می گوید و در تحت روشنائی
کلمۂ پاک زندگانی کند و خود را و متاع
خود را از تاراج نگاه دارد و در زمانہ خاتم
ولایت محمدی اعنی محمد مہدی علیہ السلام
فرمودند کسیکہ سہ پاس ذکر کند و پنج پاس
ماورای آں ضائع کند او نفاق دارد
کما قال اللہ تعالیٰ فی صفۃ
المنافقین ولا یذکرون اللہ
الا قلیلا و در ظہور خاتم نبوت صلعم مشرک
آں را نامند کہ دوست دارد بتاں را
ہمچوں دوست داشتن خدائے تعالیٰ را
ومن الناس من یتخذ من
دون اللہ انداد ایحبونھم
کحب اللہ و در ظہور خاتم ولایت سید
محمد مہدی موعود علیہ السلام فرمودند ہر کہ
چہار پاس ذکر اللہ بگوید و چہار پاس
در کار و بار دنیا بگذراند مشرک باشد
ایں نہج ولایت مصطفےٰ صلعم است بعدہ
از جہت استکمال عشق ذات ملک العلام
و امتثال امر ذکر اللہ عزوجل علی الدوام
حضرت امام آخر زماں وارث نبی الرحماں
خاتم ولایت محمدی میراں سید محمد مہدی
علیہ السلام نہج مدعائے خویش مجملا و مفصلا
بیان فرمودہ اند و طالبان حق را بفرمان
خدائے تعالیٰ دریں باب ارشاد نمودہ اند

کلمۂ طیبہ کہتا تھا اور کلمۂ طیبہ کی روشنی کے سہارے
میں زندگی گذارتا تھا اور جان و مال کو تاراج ہونے
سے بچاتا تھا اور زمانۂ خاتمِ ولایتِ محمدی میں یعنے
حضرت سیّد محمد مہدی علیہ السلام نے اپنے عہد میں
فرمایا ہے کہ جو شخص تین پہر ذکر خدا میں رہے اور پانچ
پہر اس کے ماسوا میں ضائع کرے وہ نفاق رکھتا
ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے منافقین کی
صفت میں کہ وہ نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر بہت کم
اور خاتمِ نبوت کے ظہور میں مشرک اُس کا نام تھا جو
بتوں سے دوستی خدا سے دوستی کے مانند رکھتا
تھا۔ چنانچہ آیتِ کریمہ میں ہے اور بعض لوگ ہیں
جو بناتے ہیں اللہ کے سوائے شریک کہ محبت
رکھتے ہیں ان سے جیسے اللہ کی محبت ہے اور ظہورِ
خاتمِ ولائت میں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام
نے فرمایا کہ جو کوئی چار پہر اللہ کا ذکر کرے اور چار
پہر دنیا کے کاروبار میں گذارے مشرک ہے۔ یہی
طریقِ ولائتِ مصطفےٰ صلعم ہے۔ بعد ازاں ذات
خداوندِ علام کے عشق کی تکمیل اور اللہ عزوجل کے ذکر
علی الدوام کے حکم کی بجاآوری کے لئے حضرت امام
آخر زماں وارث نبی رحمٰن خاتمِ ولائتِ محمدی میراں
سید محمد مہدی علیہ السلام نے اپنے مدعا کی کیفیت
اجمالاً اور تفصیلاً بیان فرمائی اور طالبانِ حق کو بفرمانِ
حق تعالیٰ اس باب میں ارشاد فرمایا ہے۔ **نقل** ہے کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ جو کوئی حکم میں بیان کرتا ہوں خدا کی طرف سے حکم خدا
سے بیان کرتا ہوں جو کوئی ان احکام میں سے ایک حرف کا منکر ہوگا

نقلست فرمودند ہر حکمیکہ بیان می کنم
از خدا و بامر خدا بیان می کنم ہر کہ ازیں
احکام یک حرف را منکر شود او عند اللہ
ماخوذ گردد فاعلم ایھا المصدق مجملاً نہج مدعاً
حضرت خاتم الاولیار شنیدی کہ برائے دیدار
کردگار تحصیل عشق پروردگار با ذکر خفی لیل و نہار
ہر دو جہار فرمودند مع ذالک مجملاً در باب نہج مدعاء
خویش چند نقل اظہار فرمودند یکی **نقل** ازاں ایں
است کہ فرمودند آمدنی بندہ بر بیکاری
است بیائید بیکار شوید یعنی از کار عما
سوی اللہ بیکار شوید تا در ہر دو جہاں رستگار
گردید نیز **نقلست** کہ فرمودند آمدنی بندہ
بے اختیاری است باید کہ بے اختیار شوید کہ
اختیار شوم است و نیز فرمودند ہر کہ بے اختیار
شد بختیار شد و نیز **نقلست** فرمودند کہ
حق تعالیٰ بندہ را اختیار دادہ است کہ بے
اختیار شود قال اللہ تعالیٰ ربک یخلق
مایشاء ویختار ماکان لھم
الخیرۃ الآیۃ نیز **نقلست** فرمودند
کہ مرغ دمیدہ بخورید ہمین و سری صاف
بپوشید و بر سکہاسن و اسپ سوار شوید
با بے اختیاری خود خدائے را حاصل کنید
بے اختیار شوید کہ اختیار شوم است
فاعلم ایھا المصدق ازیں منقول
حضرت امام البر و البحرین عین بیان نہج آں سرور

وہ اللہ کے پاس پکڑا جائے گا۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ
بطریق اجمال حضرت خاتم الاولیاء علیہ السلام کے مدعا
کی کیفیت تو نے سن لی جو دیدار کردگار کے لئے عشق
پروردگار ذکر خفی شب و روز کے ذریعہ حاصل کرنے کے
باب میں ہدایت نہاں و آشکارا آنحضرتؑ نے فرمائی
ہے ساتھ اس کے آنحضرتؑ کے مدعا کی کیفیت کے
بیان میں چند احکام مجملاً آنحضرتؑ کے ہیں۔ ایک **نقل**
شریف منجملہ ان کے یہ ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا بندہ
کا آنا دُنیا کے کاموں سے چھڑانے کے لئے ہوا ہے
آؤ بے کار ہو جاؤ یعنی غیر اللہ کے کاموں سے بیکار
ہو جاؤ تاکہ دونو جہاں میں رہائی پاؤ۔ نیز **نقل**
ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا بندے کا آنا بے اختیاری
پر ہے چاہیئے کہ بے اختیار ہو جائیں کیونکہ اختیار
بد ہے۔ نیز آنحضرتؑ نے فرمایا جو بے اختیار ہوا
بختیار (خوش نصیب) ہوا۔ نیز **نقل** ہے آنحضرتؑ
نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندے کو اختیار دیا ہے
کہ بے اختیار ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے (ترجمہ آیت) تیرا پروردگار کرتا ہے۔ جو
چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے
ان لوگوں کے ہاتھ اختیار نہیں۔ نیز **نقل** ہے
کہ آنحضرتؑ نے فرمایا دم دیئے ہوئے مرغ کھاؤ
باریک صاف ستھرے کپڑے پہنو پالکی اور گھوڑے
پر سواری کرو۔ اپنی بے اختیاری سے خدا کو پاؤ۔
بے اختیار ہو جاؤ اختیار بد ہے پس معلوم کر
اے مصدق ان منقولات حضرت امام بر و بحر علیہ السلام

در پیش طالبان ظاہر و اظہر است و بعضی
نقلہا باین قدر ہم مشہور الاشہر است فاما از
خوف اطناب سخن بر مختصر می رود فہم من فہم
اکنون آمدیم بر بیان نہج مدعا حضرت مہدی
موعود بطریق مفصلا کہ آنحضرت بہ فرمان
رب العزت می فرمود چنانچہ در زمانہ خاتم
انبیاء صلعم بیان اصول دین و احکام اسلام و
ارکان ایمان چون کلمۂ طیب و نماز و روزہ
و حج و زکوٰۃ وغیرہ و صفت ایمان معلوم
است مقرر شدہ بود بعدہ جملہ اوامر و نواہی
و اعتقادات کہ نزد اہل سنت و جماعت
صحیح است مع ذالک کلہا در زمانہ حضرت
خاتم الاولیاء نظیر خاتم الانبیاء ہم چند چیز
بر حکم نصوص کتاب عزیز و بمقتضاء سنت نیز
چنانچہ بر اہل تمیز خافی نیست اظہار نمودند و
در بیان نہج اصول طریقت خود مشخص فرمودند
آں احکام در پیش مصدقاں مبین است
مثلا یکی ازاں احکام مذکورہ اینست کہ
فرضیت تصدیق امام علی التحقیق و تسویت
با رسول مقبول دانستن بطریق تابع و متبوع
و فرزند و پدر و صاحب امر و مخبر صادق
اعتقاد کردن و انکار او کفر داشتن کما
روی عن بندگی میاں سید خوند
میر رضی اللہ عنہ انہ قال
قال حضرت امیر امام المہدی

سے عین بیان اُس سر کے مدعائے طور و طریق کا
طالبانِ حق کے آگے ظاہر و اظہر ہے اور بھی بعضے
نقول ایسے ہی مشہور ہیں لیکن درازی کلام کے خوف
سے اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔ صاحب سمجھ
ہی اسکو سمجھیگا۔ اب ہم بطریق تفصیل حضرت مہدیؑ
کے مدعاء مبارک کا نہج بیان کرتے ہیں جو آنحضرتؑ
نے بفرمان رب العزت پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ
خاتم انبیاء صلعم کے زمانہ میں بیان اُصول دین
کا اور اسلام کے احکام اور ایمان کے ارکان جیسے
کلمہ طیبہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کا
اور ایمان کی تعریف کا بیان ہو چکا تھا۔ یہ بات
معلوم اور مقرر ہے۔ بعد ازاں جملہ اوامر و نواہی
اور اعتقادات جو اہلسنت و جماعت کے نزدیک
صحیح ثابت ہوئے وہ بھی روشن ہیں۔ ان تمام کے
ساتھ حضرت خاتم الاولیاء نظیر خاتم الانبیاء کے
زمانہ میں بھی چند چیزیں بحکم دلائل قطعیۂ کلام الٰہی
اور بہ مقتضائے سنت نبوی نیز جیسا کہ صاحبانِ
تمیز پر مخفی نہیں ہے اظہار میں آئی ہیں اور بیان
نہج اصول طریقت میں خود آنحضرت نے اصول و
فرائض مشخص فرمائے ہیں وہ سب احکام مصدقین
پر روشن ہیں۔ احکام مذکورہ میں سے ایک
فرضیت تصدیق حضرت امام
کی ہے۔ اعتقاد تسویت کا ہے یعنی برابر جاننا
حضرت مہدیؑ کو حضرت رسول مقبول کے ساتھ باوجود
تابع و متبوع فرزند و پدر کی نسبت کے اور آنحضرتؑ

صلی اللہ علیہ وسلم علمت من اللہ
بلاواسطۃ جدیدۃ الیوم قل انی
عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ
محمد مہدی آخر الزمان وارث
نبی الرحمان عالم علم الکتاب
والایمان مبین الحقیقۃ
والشریعۃ والرضوان الی آخر العقیدۃ
المفیدۃ فاعلم ایہا المصدق
تمام العقاید بریں بیان شدہ است کہ
بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ می فرمایند ہر کہ
در بیان وی چیزی تاویل وتحویل کند
مخالف بیان آں ذات باشد ونیز درباب
انکار کفر آنحضرتؑ در عقیدہ مفیدہ آوردہ
کہ فرمودند ہر کہ از مہدیت ایں ذات منکر
شود او از کلام خدا واز رسولؐ منکر باشد
فاعلم ایہا المصدق دریں باب حجت
قاطعہ ودلیل بالغہ بسیار است حاجت
تکرار نیست سخن مخبر صادق دریں جا
بس است فاعلم ایہا المصدق تا آنکہ
بر ذات امام بحق ومہدی بصدق ایں
اعتقاد ندارد او را بہرۂ خاتم ولایت محمدی
روزی نہ شود واگر دارد مصدق بحق
باشد وبہرہ روزی شود بفضل اللہ وبجزیہ
دوم آنکہ ترک دنیا ودرباب کسب
نفس کسب را حلال داشتہ چنیں

کے صاحب امر ہونے، مخبر صادق ہونے کا اعتقاد اور
آنحضرتؑ کا انکار کفر جاننا چنانچہ روایت ہے بندگی
میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ، سے کہ کہا آنحضرت رضؓ
نے فرمایا ہے حضرت امیر یعنی امام مہدی صلی اللہ علیہ و
سلم نے تعلیم دیا گیا ہوں اللہ کی طرف سے بغیر کسی واسطہ
کے ہر نئے روز کہ کہہ میں اللہ کا بندہ محمد رسول اللہ
کا تابع ہوں۔ محمد مہدی آخر زماں وارث نبی رحمن عالم
علم کتاب و ایمان بیان کرنے والے حقیقت و شریعت
و رضوان کے ہیں الخ عبارت عقیدۂ مفیدہ کی ہے
پس معلوم کر اے مصدق کہ رسالۂ عقیدہ یعنی
ام العقائد کا اتمام اس بیان پر ہوا ہے کہ بندگی میاں
سید خوندمیر رضؓ فرماتے ہیں جو کوئی آنحضرتؑ کے
بیان میں کچھ تاویل و تحویل کرے وہ اُس ذات
کے بیان کا مخالف ہوگا۔ نیز آنحضرتؑ کا انکار کفر
ہونے کے بارے میں عقیدۂ مفیدہ میں یہ نقل شریف
لائے ہیں کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو کوئی اس ذات
کی مہدیت کا منکر ہو وہ کلام خدا اور رسولؐ کا
منکر ہوگا۔ پس معلوم کر اے مصدق اس باب میں
حجت قاطعہ اور دلائل واضحہ بہت ہیں جن کو دہرانے
کی حاجت نہیں۔ مخبر صادق کا قول ہی اس جگہ بس
ہے۔ نیز معلوم کر اے مصدق جب تک کہ کوئی اس
امام برحق مہدی موعودؑ کے ساتھ صدق دل سے یہ
اعتقاد نہ رکھا اس کو خاتم ولایت محمدی کا بہرہ روزی
نہ ہوگا اور اگر یہ اعتقاد رکھا تو مصدق برحق ہوگا اور
بہرۂ ولایت محمدی پائے گا اللہ کے فضل و کرم سے

فرمودند که طالب حق را باید که در هر کاریکه مشغول شود بانصاف نظر کند اگر آن کار ذکر وتوجه حق را مانع شود حرام داند وبت خود پندارد وما شغلك عن الله فهو صنمك ای فهو طاغوتك ۔ وحب دنیا را کفر فرمودند چنانچه نقلست که فرمودند وجود حیات دنیا کفراست یعنے زیستن بجان که آن را خودی وہستی گویند و اموال واولاد را متاع حیات دنیا نام کردند ہرکہ ارادت او دارد ومشغول بدو شود و زیستن حیات دنیا خواہد او کافراست درین باب چند آیات از کتاب خواندند مثلاً قوله تعالیٰ من کان یرید الحیوٰة الدنیا وزینتها نوف الیهم اعمالهم فیها وهم فیها لایبخسون اولئك الذین لیس لهم فی الاخرة الا النار وحبط ماصنعوا فیها وباطل ماکانوا یعملون وقوله تعالیٰ من کان یرید العاجلة عجلنا له فیها مانشاء لمن نرید ثم جعلنا له جهنم یصلٰها مذموما مدحورا وقوله تعالیٰ فاما من طغیٰ وآثر الحیوٰة الدنیا فان الجحیم هی الماویٰ ۔ مؤید منقولات این ذاتست۔

دوسرا حکم ترکِ دُنیا کا ہے اور کسب روزی کے بارے میں نفس کسب کو حلال رکھکر آنحضرت ؑ نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ طالبِ حق کو چاہیئے کہ جس کسی کام میں مشغول ہو انصاف کے ساتھ نظر کرے اگر وہ کام ذکرِ حق اور توجہ بحق سے مانع ہو تو اُسکو حرام جانے اور اپنا بُت قرار دے جیسا کہ کہا گیا ہے جو چیز تجھے اللہ سے پھیر دے وہ تیرے حق میں تیرا بُت ہے یعنے وہی تیرا شیطان ہے اور دُنیا کی محبت کو آنحضرت ؑ نے کفر فرمایا ہے ۔ چنانچہ نقل ہے کہ آنحضرت ؑ نے فرمایا حیاتِ دُنیا کا وجود کفر ہے یعنے جینا جان کے ساتھ جسکو ہستی وخودی کہتے ہیں اور اموال واولاد کا نام متاعِ دُنیا ہے جو کوئی مرید اسی کا ہو اور اسی میں مشغول ہو اور حیاتِ دُنیا کا خواہاں رہے وہ کافر ہے ۔ اس باب میں چند آیتیں کتابِ خدا کی آنحضرت ؑ نے پڑھی ہیں مثلاً قول اللہ تعالیٰ کا ہے (ترجمۂ آیت) جو کوئی چاہتا ہے دُنیا کی زندگی اور دُنیاوی رونق ۔ ہم پورا بھر دیتے ہیں ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں اور وہ یہاں نقصان میں نہیں رہتے یہی ہیں جن کے لئے کچھ نہیں ہے آخرت میں سوائے آگ کے اور مٹ گیا جو کچھ کیا تھا دُنیا میں اور نیست و نابود ہو گیا جو وہ کرتے تھے نیز فرمانِ حق تعالیٰ ہے (ترجمۂ آیت) جو شخص دنیا کا طالب ہو ہم جلد دیدیتے ہیں اسکو اسی میں جتنا چاہیں جسے چاہیں پھر ہم نے ٹھہرا رکھی ہے اس کے لئے دوزخ داخل ہوگا بُرے حالوں راندہ (درگاہ) ہو کر ۔ اور حق تعالیٰ کا فرمان ہے (ترجمۂ آیت) تو جس نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا دُنیا

پیغمبر صفات احادیث وآیات بسیار است
لاکن از جہت خوف اطناب سخن نظر براختصار
است ونیز ملاقات باطالبان دنیا منع کردند
چنانچہ نقلست کہ فرمودند اگر کسی باطالب دنیا
صحبت کند ویاد خانہ او برود ویا باو الفتی دارد
حضرت میراں فرمودند کہ او از آن ما نیست
واز آن محمد نیست واز آن خدا نیست
وترک دنیا فرض فرمودند برحکم امر اللہ تعالیٰ بہ
موافق کتاب اللہ ومتابعت رسول اللہ صلعم
وایں آیت خواندند درباب ترک دنیا من
عمل صالحا من ذکر او انثیٰ وهو
مومن فلهم حیوة طیبة ومراد از عمل صالح
ترک دنیا فرمودند وترک دنیا ترک تدبیر
وترک تدبیر عدم وجود فنا حاصل موتوا قبل
ان تموتوا حکم کردند چنانچہ در گروہ حضرت
میراں ایں نہج نیز خافی نیست حکم سوم علایق دنیا
ترک کردن فرض فرمودند بایں آیات یٰایها
الذین امنو الا تتخذو اباء کم
واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر
علی الایمان و من یتوکهم منکم
فاولئک هم الظلمون قل ان
کان اباؤکم وابناؤکم
واخوانکم وازواجکم وعشیر تکم
واموال اقترفتموها وتجارة

کا بینا تو بیشک دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہے ۔ یہ جو
منقولات اس ذات پیغمبر صفاتؑ کے ہیں ان کی
تائید میں احادیث وآیات بہت ہیں لیکن درازی
کلام کے خوف سے ہماری نظر اختصار پر ہے ۔ نیز
آنحضرتؑ نے طالبانِ دنیا سے ملاقات کو منع فرمایا
ہے چنانچہ نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اگر
کوئی کسی طالب دنیا کی صحبت میں رہے یا اس کے
گھر جائے یا اس کے ساتھ الفت رکھے تو وہ ہماری
آن سے نہیں اور آنِ محمدؐ سے نہیں ہے اور آن خدا
سے نہیں ہے اور ترکِ دنیا کو آنحضرتؑ نے فرض
فرمایا ۔ مطابق حکم خدا موافق کتابِ خدا ومتابعت
رسول اللہ صلعم اور یہ آیت آنحضرتؑ نے ترک دنیا
کے بارے میں پڑھی (ترجمہ آیت) جس نے نیک
کام کیا مرد ہو یا عورت اور وہ ہو مسلمان تو ہم اسکی
زندگی اچھی بسر کرائیں گے عمل صالح سے مراد ترک
دنیا ہونا آنحضرتؑ نے بیان فرمایا ۔ نیز فرمایا کہ
ترکِ دنیا ترکِ تدبیر ہے اور ترک تدبیر وجود کو گم کرنا
فنا حاصل ہونا ہے اس طرح مرنے سے پہلے مرو کا
حکم آنحضرتؑ نے فرمایا ہے ۔ چنانچہ آنحضرتؑ کے
گروہ میں یہ روش مخفی نہیں ہے تیسرا حکم یہ کہ علائق
دنیا کے ترک کرنے کو آنحضرتؑ نے فرض فرمادیا
ہے ۔ ان آیات کی رو سے (ترجمہ آیت) ایمان
والو نہ بناؤ اپنے باپ اور بھائیوں کو رفیق اگر وہ عزیز
رکھیں کفر کو ایمان کے مقابلہ میں اور جو تم میں سے
انکی رفاقت کرے تو وہی لوگ گنہگار ہیں کہہ دے کہ
اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے
بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہاری برادری

تخشون کسادها ومسٰکن ترضونها
احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد
فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ
بامرہ واللہ لایہدی القوم الفٰسقین
حکم چہارم وطن ترک کردن فرض فرمودند بایں
آیت ومن یخرج من بیتہ مہاجرا
الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت
فقد وقع اجرہ علی اللہ وکان اللہ
غفوراً رحیما حکم پنجم ہجرت درراہ خدائے تعالیٰ
فرض فرمودند بحکم بسیار آیات واضحات
کہ درباب ہجرت نازل شدہ است مثلا
قولہ تعالیٰ فالذین ہاجروا
واخرجوا من دیارہم واوذوا فی
سبیلی وقاتلوا وقتلوا الآیۃ
وقولہ تعالیٰ الذین اٰمنوا و
ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ
باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ
عند اللہ واولٰئک ہم الفائزون
یبشرہم ربہم برحمۃ منہ ورضوان
وجنٰت لہم فیہا نعیم مقیم خٰلدین
فیہا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم
ودرباب تارکان ہجرت حق تعالیٰ می
فرماید والذین اٰمنوا ولم یہاجروا
مالکم من ولایتہم من شی حتی یہاجروا
الآیۃ ۔ وفی الآیۃ ان الذین

اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مند
پڑ جانے کا خوف کرتے ہو اور حویلیاں جن کو پسند کرتے
ہو یہ چیزیں تم کو زیادہ عزیز ہیں اللہ اور اُس کے رسول
اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو منتظر رہو ۔ یہاں
تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم اور اللہ نہیں ہدایت دیتا
نافرمان لوگوں کو ۔ چوتھا حکم یہ کہ آنحضرتؐ نے ترکِ وطن
کو فرض فرمایا اِس آیت کے رو سے (ترجمۂ آیت
اور جو نکلے اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ اور اُس کے رسول
کی طرف پھر اس کو موت آ پکڑے تو اس کا ثواب اللہ کے
ذمہ ثابت ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ پانچواں
حکم یہ کہ آنحضرتؐ نے راہِ خدائے تعالیٰ میں ہجرت کو فرض
فرمایا ۔ بہت سی آیات واضحہ کے حکم سے جو ہجرت کے
بارے میں نازل ہوئی ہیں مثلاً قول اللہ تعالیٰ کا ۔
(ترجمۂ آیت) پس جو لوگ کہ ہجرت کیئے اور نکالے
گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ
میں اور قتل کیئے اور قتل ہوئے الخ ۔ اور اللہ تعالیٰ کا
قول (ترجمۂ آیت) جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑ
آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان
سے وہ بڑھکر ہیں درجہ میں اللہ کے ہاں اور یہی ہیں
جو مُراد پانے والے ہیں ان کو خوشخبری دیتا ہے ان
کا پروردگار اپنی مہربانی اور اپنی رضامندی کی اور ان
باغوں کی جن میں ان کو آرام ہے ہمیشہ کا ہمیشہ ہمیشہ
انہی میں رہیں گے بیشک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے
اور تارکانِ ہجرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
(ترجمۂ آیت) اور جو ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی

توفیھم الملٰئکۃ ظالمی انفسھم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا فاولٰئک ماوٰھم جہنم وساءت مصیرا حکم ششم آنکہ صحبت صادقاں فرض فرمودند بایں آیت یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ۔ و تارکان صحبت را حکم نفاق کردہ اند چنانچہ در عقیدہ نقلست کہ ہر کہ مہدی را قبول کردہ است او را حکم منافقی بدیں آیت فرمود

لایستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم فضل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ وکلا وعد اللہ الحسنی وفضل اللہ المجاھدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منہ ومغفرۃ ورحمۃ وکان اللہ غفورا رحیما ٥

و درباب صحبت یازدہ شرائط لازم فرمود بایں آیت یاایھا الذین اٰمنوا لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع

تم کو ان کی رفاقت سے کچھ کام نہیں جبتک ہجرت نہ کریں ۔ اور ایک آیت میں ہے (ترجمۂ آیت) وہ لوگ کہ جن کی فرشتے ایسی حالت میں جان نکالتے ہیں کہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے ۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم مغلوب تھے اس زمین میں فرشتے کہتے ہیں اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں کسی طرف کو ہجرت نہ کر جاتے تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے ۔ چھٹا حکم یہ کہ صادقوں کی صحبت میں رہنا آنحضرت نے فرض فرمایا اس آیت سے (ترجمۂ آیت) ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ رہو اور تارکانِ صحبت پر آنحضرت نے حکم نفاق فرمایا ہے ۔ چنانچہ عقیدہ میں یہ نقل ہے کہ جو کوئی مہدی کو قبول کیا اور ہجرت سے اور آنحضرت ؑ کی صحبت سے باز رہا اس پر منافقی کا حکم آنحضرت ؑ نے اس آیت سے فرمایا (ترجمۂ آیت) نہیں برابر ہو سکتے وہ جہاد سے بیٹھ رہنے والے مسلمان جو غیر معذور ہیں اور وہ مسلمان جو جہاد کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے اللہ نے فضیلت دی ہے ان کو جو جہاد کرتے ہیں اپنے مال اور جان سے ان لوگوں پر جو بیٹھ رہتے ہیں مرتبہ میں اور سب سے اللہ نے نیک وعدہ کیا ہے اور اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑے ثواب میں بہت درجوں میں اپنے یہاں کے اور بخشش اور رحمت میں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور صحبت کے باب میں گیارہ شرائط لازم فرمائے ہیں ۔ اس آیت سے (ترجمۂ آیت) ایمان والو! پیش دستی نہ کرو اللہ اور اس کے رسول ؑ کے روبرو اور

علیم۔ یعنے پیش دستی نکنید در ہر کار خواہ خرد باشد خواہ
بزرگ شرط دوم آنکہ، وار خود بلند نکند بر حضرت بدلیل قولہٗ
تعالیٰ یا یھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق
صوت النبی شرط سوم آنکہ سخن نرم گوید نہ کہ جہر درمیان
آواز دارد بدلیل قولہ تعالیٰ ولا تجہروا لہٗ بالقول
کجہر بعضکم بعض ان تحبط اعمالکم وانتم
لا تشعرون۔

شرط چہارم آنکہ در پیش
خانہ آواز نکند کہ ترک ادب است
کما قال اللہ تعالیٰ ان الذین
یُنادونک من وراء الحجرات
اکثرھم لا یعقلون باز ایشان را
حق تعالیٰ فاسق فرمودہ است شرط پنجم آنکہ
بمرشد حکم نکند کہ فلاں کار کن یا مکن کہ
ترک ادب است کما قال اللہ تعالیٰ
واعلموا ان فیکم رسول اللہ لو یطیعکم
فی کثیر من الامر لعنتم شرط ششم
آنکہ ولکن اللہ حبب الیکم
الایمان شرط ہفتم آنکہ وزینہ
فی قلوبکم شرط ہشتم آنکہ وکرہ الیکم
الکفر و شرط نہم آنکہ والفسوق
و شرط دہم آنکہ والعصیان
و حکم ہفتم آنکہ درمیان آبادانی خلق
عزلت از خلق فرمودند بدلیل قولہ
تعالیٰ واذ اعتزلتموھم وما یعبدون

ڈرو اللہ سے بیشک اللہ سنتا جانتا ہے یعنی پیش
دستی نہ کرو کسی کام میں خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا دوسری
شرط یہ کہ اپنی آواز بلند نہ کرے اللہ کے رسول کے
حضور میں اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے (ترجمہ
آیت) ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آواز نبی کی آواز سے
تیسری شرط یہ کہ بات نرمی سے کہے چیخ کر نہیں درمیانی
آواز رکھے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔
(ترجمہ آیت) اور نہ رسول کے ساتھ بہت زور سے
بات کرو جیسے زور زور سے بات کیا کرتے ہو ایک
دوسرے سے ایسا نہ ہو کہ اکارت ہو جائے تمہارا
سب کیا کرایا اور تم کو خبر بھی نہ ہو چوتھی شرط یہ کہ گھر
کے سامنے آ کر نہ پکارے کہ یہ ترک ادب ہے۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ آیت) جو لوگ
تجھکو پکارتے ہیں حجروں کے باہر سے ان میں سے
بہتیرے عقل نہیں رکھتے پھر ایسے لوگوں کو حق تعالیٰ
نے فاسق فرمایا ہے۔ پانچویں شرط یہ کہ اپنے رہبر کو
حکم نہ کرے کہ فلاں کام کر یا مت کر کہ یہ بھی ترک
ادب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ آیت)
اور جان لو کہ تم میں اللہ کا پیغمبر ہے اگر وہ تمہارا کہنا
مانا کرے۔ بہتیرے کاموں میں تو تم پر مشکل پڑ جائے
چھٹی شرط یہ کہ مطابق حکم آیت (ترجمہ آیت) لیکن
اللہ نے محبت ڈالدی تمہارے دلوں میں ایمان کی۔
(ایمان کی محبت دل میں ہو) ساتویں شرط یہ کہ و
زینہٗ فی قلوبکم (اور عمدہ کر دکھایا اس کو
تمہارے دلوں میں) کے مطابق (ایمان ہی عمدہ نظر آئے)

الا اللہ فاوٗا الی الکھف ینشر لکم
ربکم من رحمتہ ویھیئ لکم
من امرکم مرفقا۔ وفی الحدیث
من عزل الناس سلم دینہ
نیز در باب اختیار عزلت از حضرت
خاتم ولایت بدیں عبارت نقلست کہ
فرمودند آدمی را چہار حجاب است دو
ظاہر و دو باطن ظاہر دنیا و خلق و باطن
نفس و شیطان باز فرمودند کہ دنیا را
ترک دہد و از خلق عزلت اختیار کند
و از مکر نفس و شیطان ساعت بہ
ساعت لحظہ بہ لحظہ التجا بہ حق
کند فاعلم ایھا المصدق
ویا عارف المحقق بعد ازیں
ہفت احکام حضرت امام علیہ السلام
ہشتم در باب خوردن رزق طیب
فرمودند کہ مراد متوکل است باین
آیت یاایھا الذین اٰمنوا
کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم
واشکروا للہ ان کنتم ایاہ
تعبدون ۔ باز فرمودند اگر متوکل
باضطرار رسد باین اشیاء مردار
بخورد فاما سوال نکند بحکم این آیت
انما حرم علیکم المیتۃ
والدم ولحم الخنزیر وما

آٹھویں شرط یہ کہ مطابق آئیت و کرہ الیکم الکفر
(اور تمہاری نظروں میں برا بنا دیا کفر کو) کفر برا معلوم ہو
نویں شرط یہ کہ فسق یعنے بدکاری بری معلوم ہو دسویں
شرط یہ کہ عصیان یعنے نافرمانی بری معلوم ہو بیا تو ان
حکم یہ کہ خلق کی بستی کے درمیان ہی خلق سے عزلت
کا آنحضرتؑ نے حکم فرمایا ہے حق تعالیٰ کے اس قول کی
دلالت سے (ترجمۂ آئیت) جب تم کنارہ کش ہوئے
ان کافروں سے ان معبودوں سے جنکو یہ اللہ کے
سوا پوجتے ہیں تو اب چل بیٹھو فلاں غار میں تاکہ پھیلادے
تم پر تمہارا پروردگار اپنی رحمت اور مہیا کردے تمہارے لئے
تمہارے آرام کا سبب۔ اور حدیث میں
ہے کہ جو خلق سے کنارہ کش ہوا اس کا دین سلامت
رہا۔ نیز عزلت اختیار کرنے کے باب میں حضرت خاتم
ولائیتؑ سے اس عبارت میں نقل شریف آئی ہے کہ
آنحضرت نے فرمایا کہ آدمی کے لئے چار حجاب ہیں دو
ظاہر اور دو باطن ظاہری حجاب دنیا اور خلق ہیں۔
اور باطنی حجاب نفس و شیطان۔ پھر آنحضرت نے فرمایا
کہ دنیا کو ترک کرے اور خلق سے عزلت گزیں ہو۔
اور نفس و شیطان کے مکر سے ہر گھڑی ہر لحظہ حق تعالیٰ
کی پناہ ڈھونڈے۔ پس معلوم کر اے مصدق صادق
اور اے عارف محقق کہ ان سات احکام کے بعد حضرت
امام علیہ السلام نے آٹھواں حکم رزقِ حلال طیب کھانے
کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہی رزق پسندیدہ متوکل
کے لئے ہے بحکم آئیت ہذا (ترجمۂ آئیت) ایمان والو!
کھاؤ پاک اور ستھری چیزیں جو ہم نے تم کو دی ہیں اور

اهل به لغیر الله فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیه ان الله غفور رحیم ۝ ونیز درباب رفع حجاب از حضرت خاتم ولایت بدین عبارت نقلست که یک روز آن امام اولو الالباب وارث النبی والکتاب در دست نان گرفته فرمودند که درمیان بنده و ملک الوهاب همین حجاب بیش نیست اگرچه درین نقل اسرار بسیار است یکی از آن اسرار یکی گفتار هم اینست که لاشک رزق حرام و شبهت آلوده است حجاب غلیظ درمیان عابد و معبود و رزق طیب لاشک نور است و نور قاطع حجاب ظلمانی و حضرت امیر شمس المنیرؒ درباب انواع رزق چنین تفسیر فرمودند که رزق سه نوع است یکی حرام که حق دیگر به ظلم و غصب می خوردد دوم حلال که باختیار بنده بموافقت شرع میرسد سوم طیب که بے اختیار بنده می رسد باز فرمودند که حلال را محاسبه است و طیب را محاسبه نیست قال الله تعالیٰ ان الله یرزق من یشاء بغیر حساب

اللہ کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ پھر آنحضرتؑ نے فرمایا۔ اگر متوکل کو اضطرار کی نوبت پہنچے تو یہ اشیاء جو مُردار ہیں جن کا ذکر آئیت مندرجہ ذیل میں ہے کھالے لیکن سوال نہ کرے مطابق حکم آئیت ہذا (ترجمۂ آئیت) اللہ نے تو حرام کیا ہے تم پر مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور جس پر نام پکارا جائے اللہ کے غیر کا، پھر جو کوئی ناچار ہو جائے کہ نہ عدول حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نیز بندے اور خدا کے درمیان جو پردہ ہے اس کے اٹھانے کے بارے میں حضرت خاتم ولائیت کی ایک نقل شریف اس عبارت میں ہے کہ ایک روز وہ امام جماعت اولوالالباب وارث نبی و کتاب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ میں روٹی پکڑ کر فرمایا کہ بندے اور خداوند وہاب کے درمیان اس سے بڑھ کر کوئی اور پردہ نہیں ہے۔ اگرچہ اس نقل میں اسرار بہت ہیں۔ ان اسرار میں سے ایک بزرگ بات یہ بھی ہے کہ بے شک جو رزق حرام ہے اور جو مشتبہ حالت رکھتا ہے عابد و معبود کے درمیان سخت حجاب ہوتا ہے اور جو رزق پاک ہے بے شک نور ہے اور نور تاریکی کے پردے کو قطع کرتا ہے اور حضرت امیر شمس منیرؒ نے رزق کے اقسام کے بارے میں ایسی تفسیر فرمائی ہے کہ رزق تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک حرام اس کی صورت یہ ہے کہ دوسرے کا حق ظلم و غصب سے کھائے دوسرا حلال جو شرع کے حکم کے موافق بندے کے اختیار

وکذا فی الحدیث حلالها
حساب وحرامها عذاب وطیبها
بغیر حساب۔ ونیز بر اہل تمیز
مخفی نماند کہ آں ذات پیغمبر صفات
کرات ومرات تعین را تعین فرمودند
وخورندۂ تعین خارج ایں گروہ ہست
ونیز اگر آرندۂ فتوح نام خدائے تعالیٰ
اول مرتبہ یاد نہ کردہ نام کسیکہ اُو
فرستادہ است گفت قبول نہ فرمودند
بر حکم ایں آیات بینات فکلوا مما
ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم
بآیاتہ مومنین ومالکم
الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ
وقد فصل لکم ما حرم علیکم
الا ما اضطررتم الیہ الآیۃ
وفی الآیۃ ولا تاکلوا مما لم
یذکر اسم اللہ علیہ وانہ
لفسق الآیۃ ونیز نقلست از بعضے
مہاجران حضرت میراںؑ فرمودند ہر کہ
منتظر فتوح باشد او متوکل نبود نیز نقلست
حضرت میراںؑ را پرسیدند کہ اگر کسی بر فقر و
فاقہ صبر کردن نتواند چہ کند فرمودند
بمیرد سہ کرت سائل سوال کرد وہر سہ
کرت آنحضرتؑ ہمیں جواب فرمودند
ونیز نقلست حضرت مہدی موعودؑ

سے بندے کو پہنچے میسر آ طیب جو بے اختیار بندے کو
پہنچتا ہے۔ پھر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ حلال کا محاسبہ
ہے اور طیب کا محاسبہ نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہے (ترجمۂ آیت) بیشک اللہ رزق دیتا ہے جسے
چاہے بے حساب۔ اور اسی طرح حدیث میں بھی ہے
کہ دنیا کے رزق حلال کے لئے حساب ہے اور رزقِ
حرام کے لئے عذاب ہے اور رزق طیب کے لئے
حساب نہیں۔ نیز صاحبانِ تمیز پر پوشیدہ نہ رہے
کہ اُس ذات پیغمبر صفاتؑ نے کئی بار تعین کو تعین فرمایا
ہے اور تعین کھانے والا اس گروہ سے خارج ہے
نیز اگر کوئی فتوح لانے والا پہلے خدائے تعالیٰ کا نام
نہ لیکر بھیجنے والے کا نام لیا تو ایسی فتوح کو حضرت مہدیؑ
نے قبول نہیں فرمایا۔ ان آیات واضحہ کے حکم کی بناء پر
(ترجمۂ آیت) پس کھاؤ تم اس رزق سے جس پر یاد
کیا جائے اللہ کا نام اگر تم اللہ کی آیتوں پر ایمان رکھنے
والے ہو اور کیا سبب کہ تم نہ کھاؤ ایس سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا
ہو حالانکہ وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام کیا مگر
ہاں جس وقت مجبور ہو جاؤ اسکی جانب اور ایک آیت میں ہے اور
اسمیں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور اس میں سے
کھانا البتہ گناہ ہے الخ نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ
کے بعضے مہاجرینؓ سے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جو کوئی
فتوح کا منتظر ہو وہ متوکل نہ ہوگا نیز نقل ہے
حضرت مہدیؑ سے بعض اشخاص نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص
فقر و فاقہ پر صبر نہ کر سکے تو کیا کرے۔ آنحضرتؑ نے
فرمایا کہ مر جائے سائل نے تین بار وہی سوال کیا۔

کرات و مرات می فرمودند که هرچه خواهی
از خدا خواه اگر نمک و آب و هیزم خواهی
از خدا خواه رخصت در طریق خاتم
ولایت ؑ این است و عزیمت
آنست که بارها این بیت بزبان
مبارک فرمودند

ع

هشت جنت گر دهندت سربسر
تو مشو راضی از آنها در گذر

نیز نقلست حضرت امام الکائنات
پیغمبر صفات کرات مرات فرمودند که تسلیم
کنید ذات خود را بخدائے و با هیچ کس
نه پردازید و جز ذات خدائے تعالیٰ
هیچ چیز نخواهید و یک ذره با خلق
احتیاج نه نمائید کما قال الله تعالیٰ
ومن احسن دینا ممن اسلم
وجهه لله وهو محسن واتبع ملة
ابراهیم حنیفا۔ فاعلم ایها المصدق
نوبت کردن یکپاس شب هم حکم از احکام
خاتم ولایت علیه السلام است که برادران
را سه قسم فرمودند بعد از گذشتن یکپاس
شب یک قسم برادران در نوبت بیائید
بنشینند و مشغول بیاد خدائے می شوند
اگر درین میان کسی را خواب غلبه کند
سخن لغو نگوید بنام خدای و رسول

اور آنحضرتؑ نے تینوں دفعہ جواب میں یہی فرمایا۔ نیز
نقل ہے کہ حضرت مہدی موعودؑ بارہا فرماتے تھے کہ جو
کچھ چاہتا ہے خدا سے چاہ اگر نمک پانی اور لکڑی بھی
چاہتا ہو تو خدا سے چاہ۔ خاتم ولائیتؑ کی طریقت میں
رخصت یہی ہے اور عزیمت یہ ہے کہ بارہا آنحضرتؑ
نے یہ بیت اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ع

(ترجمۂ بیت)

آٹھ جنّت بھی تجھے دیویں اگر
تو نہ ہو راضی گذر جا چھوڑ کر

نیز **نقل** ہے کہ حضرت امام کائنات پیغمبر صفاتؑ نے
کئی بار فرمایا کہ اپنی ذات کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دو اور
کسی کے ساتھ مشغول نہ رہو اور ذاتِ خدا تعالیٰ
کے سوا کسی چیز کے خواہاں نہ رہو اور ایک ذرّہ برابر
خلق کی احتیاج نہ رکھو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
اور اس سے بہتر کس کا دین ہو سکتا ہے جس نے جھکا دیا
اپنا منھ اللہ کے لئے اور وہ نیکی میں لگا ہوا ہے اور
چل رہا ہے ابراہیم کے مذہب پر جو ایک اللہ کے ہو رہے
تھے۔ نیز معلوم کر اے مصدق کہ نوبت ادا کرنا یعنے
ذکرِ خدا میں شب میں ایک ایک پہر باری باری سے
ہشیار رہنا بھی۔ حضرت خاتم ولائیت کے احکام
میں سے ایک حکم ہے کہ آنحضرتؑ نے سب برادرانِ
دائرہ کو تین حصوں میں منقسم فرمایا۔ تاکہ ایک ایک پہر
رات ایک ایک جماعت اپنی باری پر آئے اور بیٹھے
اور یادِ خدا میں مشغول ہو۔ اگر اس اثناء میں کسی
پہ نیند کا غلبہ ہو تو دوسرا کوئی شخص کوئی لغو بات

ومہدی صلے اللہ علیہما وسلم ہشیار کنند بدیں ترتیب تسبیح قرار دادہ اند یک برادر بگوید لا الـٰـہ الا اللـٰـہ ہمہ برادراں بآواز بلند جواب دہند کہ محمد رسول اللہ باز آں برادر مذکور بگوید کہ اللہ الٰہنا ہمہ برادراں جواب بگویند محمد نبینا باز آں برادر مذکور بگوید القرآن والمہدی امامنا ہمہ کس بگوید آمنا وصدقنا بدیں ترتیب تا نصف شب تمام می کنند بعدہ دو پاس کہ ماندہ اند دو قسم برادراں می آیند ونوبت خود تمام کنند ایں عمل بامر اللہ بموافق نص کلام اللہ کہ صفت ذات رسول اللہ صلعم بود حضرت خاتم ولی علیہ السلام بر عام حکم فرمود وھو قولہ تعالیٰ یا ایھا المزمل قم الیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا اوزد علیہ ورتل القرآن ترتیلا وفی الأیۃ ان ربک یعلم انک تقوم ادنیٰ من ثلثی الیل ونصفہ وثلثہ وطائفۃ من الذین معک الآیۃ فاعلم ایھا المصدق بناء تسبیح نوبت بحضور خاتم ولایت علیہ السلام از بندگی میاں سید امین محمد مہاجر مہدیؓ حضرت جلیل الجبار اظہار کردہ است چنانچہ در زمانہ خاتم نبوتؐ

نہ کہے بلکہ نام خدا اور نام رسول ومہدی صلی اللہ علیہما وسلم لے کر ہشیار کریں لہذا اس ترتیب سے تسبیح مقرر کی گئی ہے کہ ایک برادر کہے لا الـٰـہ الا اللـٰـہ تو اور سب برادر بہ آواز بلند جواب میں کہیں محمد رسول اللہ پھر وہی برادر جس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا۔ یہ کہے کہ اللہ الٰہنا پھر سب برادر جواب میں کہیں محمد نبینا پھر وہی برادر کہے القرآن والمہدی امامنا تو سب جواب میں کہیں آمنا وصدقنا اس ترتیب سے آدھی رات تمام کرتے ہیں بعد ازاں دوپہر جو رہتے ہیں اور دو حصے برادرانِ دائرہ کے آ کر اپنی اپنی نوبت تمام کریں یہ عمل امر اللہ سے موافق نص کلام اللہ ہے جو صفت ذاتِ رسول اللہ صلعم کی تھی حضرت خاتم الاولیاء علیہ السلام نے اسی کا حکم عام طور پر فرمایا ہے چنانچہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے (ترجمہ آیت) اے چادر اوڑھنے والے کھڑا رہا کر رات کو آدھی یا اس میں سے کچھ کم کرلے یا آدھی رات سے کچھ بڑھا دیا کر اور ٹھیرا ٹھیرا کر قرآن پڑھا کر صاف۔ اور ایک آیت میں ہے (ترجمہ آیت) تیرا پروردگار جانتا ہے کہ تو کھڑا رہتا ہے قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات اور تہائی رات اور نیز کچھ لوگ جو تیرے ساتھ ہیں الخ پس معلوم کر اے مصدق کہ نوبتِ ذکر کے لئے تسبیح کی بناء خاتم ولایت علیہ السلام کے حضور میں خداوندِ جلیل وجبّار کے حضرت مہدیؑ کے مہاجر بندگی میاں سید امین محمدؓ سے ظاہر فرمائی ہے جیسا کہ خاتم نبوتؐ

بناء بانگ نماز از خواب امیر المومنین
عمر خطاب رضہ شدہ است این معاملہ
ولایت بآں معاملہ نبوت بطریق مطابقت
تمام مشابہت وارد بجہت دراز شدن
کیفیت نوشتہ نشدہ حاصل الغرض
مع ذالک حضرت امام علیہ السلام از حضرت
ملک العلام گروہ خود را از بلاء کرامت رہانیدہ
اند و در حق ایشاں صفت استقامت
طلبیدہ اند چنانچہ مشہور است و نیز در نہج
تصدیق امام الابرار چوں ایں دہ احکام کبار
الافتخار یکی تصدیق حضرت امام علی التحقیق و
ترک دنیا با طلب مولیٰ و ترک علایق با ترک
اوطان از جہت اکمال ایمان و ہجرت و
صحبت با یازدہ شرایط تمام و عزلت و
توکل و صبر و تسلیمی تام کہ اصول روش
حضرت خاتم ولایت است و عین نہج شریعت
حضرت خاتم نبوت ایں است کہ بنقل مشہور
مذکور شد و دریں اوصاف مذکورہ اصول است
لا شک دراں مندرج ہمہ اخلاق مقبول است
چوں توبہ صادق و انابت واثق و عبادت
با حب و معرفت با محبت و رافت با سکینت
و طمانیت با ہمت و عزیمت با قناعت
و فتوت با مروت و عدالت و امانت۔
و اخوت و شفقت و ذلت و سخاوت
و شجاعت و مجاہدت و ریاضت و ذکر

کے زمانے میں نماز کے لئے اذاں کی بناء امیر المومنین
عمر خطاب رضہ کے خواب سے ہوئی ہے۔ یہ معاملہ ولائیت
کا اُس معاملۂ نبوّت سے بطریقِ مطابقت تمام مشابہت
رکھتا ہے۔ اس کی پوری کیفیت درازی عبارت کے
خوف سے نہیں لکھی گئی۔ حاصلِ مطلب یہ کہ ان تمام
احکام کے ساتھ حضرت امام علیہ السّلام نے بارگاہِ خداوند
علام سے اپنے گروہ کو بلاء کرامت سے رہائی دلوائی
ہے۔ اور ان کے حق میں استقامت یعنے دین پر ثابت
قدمی کی صفت جنابِ الٰہی میں آنحضرتؑ نے طلب فرمائی
چنانچہ یہ بات مشہور ہے۔ نیز حضرت امام الابرارؑ کی
تصدیق کی راہ میں چونکہ یہ دس احکام جو کبار ہیں (افتخار
فخری کے معنی میں) باعثِ افتخار ہیں۔ ایک تصدیق
حضرت امام علی التحقیقؑ اور ترکِ دُنیا طلب مولیٰ کے
ساتھ اور ترکِ علائق ترکِ اوطان کے ساتھ ایمان کو
مکمل کرنے کیلئے اور ہجرت اور صحبت پورے گیارہ
شرطوں کیساتھ اور عزلت توکل اور صبر و تسلیم تام یہی
اصولِ روشِ حضرت خاتم ولائیت علیہ السلام ہیں اور عین
نہجِ شریعتِ حضرت خاتم نبوت بھی یہی ہے جو بہ نقلِ
مشہور مذکور ہوا اور ان اوصاف مذکورہ میں جو
اُصول ہیں بیشک ان میں داخل تمام اخلاق مقبول یا
ہیں۔ جیسے توبہ میں صداقت اللہ کے طرف رجوع ہونے
میں مضبوطی عبادت میں خلوص معرفت با محبت
رافت باسکینت طمانیت باہمت عزیمت باقناعت
جوانمردی دلیری کے ساتھ، عدالت، امانت، برادری،
شفقت، راہِ خدا میں ذلت و خواری، سخاوت، شجاعت،

دوام بافکر تمام با ذوق وشوق وخضوع
وخشوع وتقوی وغنا ورضا وحیا وتهذیب
وترغیب وتوکل باتبتل وتجرید وتفرید و
تسلیم باتفویض وحلم وکرم وصبر وشکر و
صدق ویقین با تمام احکام شریعت وطریقت
وحقیقت ومعرفت باجمیع ایتمار اوامر ونواہی
کتاب وسنت نہج حضرت خاتم ولایت
نظیر خاتم نبوت صلے اللہ علیہما وسلم فاعلم
ایہا المصدق ایں ہمہ احکام نہج شریعت
وطریقت وحقیقت برای محافظت ذکر
رب العزت ومداومت یاد آنحضرت تعالیٰ
اسمہ تقدس صفاتہ وذکر اللہ برای تحصیل عشق
وعشق برائے طلب دیدار پروردگار است
کما قال المحقق بیت

ہر کہ مہدی را بگرو دگفت او در دل کند
بے حجابش رویت اللہ بالیقین حاصل کند

فاعلم ایہا المصدق از امام نورعلیٰ
نورؑ ایں احکام بامر ملک العلام نہج مدعاء
خاتم ولایت مصطفےٰ است در تمام عالم
کاظہر الشمس ہویدا است حق تعالیٰ خاتم
نبوت را فرمود کہ ثم جعلنٰک علیٰ
شریعۃ من الامر فاتبعہا وبیان
نہج شریعت آنحضرتؐ کہ بر حکم لکل
جعلنا منکم شرعۃ ومنہاجا
واقع شدہ است بحوالہ خاتم ولایت

مجاہدہ اور ریاضت ذکر خدا علی الدوام فکر عاقبت تمام
طلب خدا میں ذوق وشوق عاجزی زاری خوف و
رجا کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں رجوع، پرہیزگاری بے
نیازی، رضا برضاء الٰہی حیا، تہذیب یعنے اخلاق
کی آراستگی ترغیب یعنے طلب خدا کی جانب اوروں
کو مائل کرنا، توکل اور تمام کاروبار دُنیا سے بے تعلقی،
خلق سے علٰحدگی، خود سے علٰحدگی، اپنی ذات خدا کے
سپرد کئے رہنا، اپنے سب کام خدا کے سپرد کئے رہنا
حلم اور کرم صبر وشکر، صدق ویقین تمام احکام شریعت
وطریقت وحقیقت ومعرفت کے ساتھ اور تمام
اوامر ونواہی کتاب وسنت کی بجائے آوری کے ساتھ
حضرت خاتم ولائت کا طور طریق نظیر خاتم نبوت صلی اللہ
علیہما وسلم واقع ہوا ہے۔ پس جان اے مصدق کہ یہ
تمام احکام نہج شریعت، طریقت اور حقیقت کے ذکر
ربّ العزت کی محافظت کے لئے ذاتِ حق جس کا
نام بزرگ تر جسکی صفات پاکیزہ تر ہیں اسکی یاد کی
مداومت کے لئے ہیں اور ذکر اللہ تعالیٰ کا عشق کی
تحصیل کیلئے ہے اور عشق دیدار پروردگار کی طلب
کے لئے۔ چنانچہ ایک محقق نے فرمایا ہے ؎

(ترجمۂ بیت)

مہدوی جو قولِ مہدیؑ کو کرے دل سے قبول
ہے یقینی اسکو دیدارِ الٰہی کا حصول

پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت امام نورؑ علیٰ نور علیہ السلام
کی جانب سے یہ احکام بحکم خداوندِ علام جو نہج مدعاءِ
خاتمِ ولائیتِ مصطفٰے ہیں تمام عالم میں آفتاب کی طرح

اشارت شد کہ ثم ان علینا بیانہ
ای بلسان المہدی درینجا بہ نظر
انصاف باید دید کہ حق سبحانہ وتعالیٰ
خصوصیت ہر دو چگونہ بیان کردہ است
فاعلم ایہا المصدق درباب امر
شریعت کہ خاصۂ خاتم نبوت بود حق
سبحانہ وتعالیٰ چنیں فرمود لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا وفی الآیۃ
یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید
بکم العسر الآیۃ وفی الآیۃ
وما جعل علیکم فی الدین
من حرج ملۃ ابیکم ابراہیم
الآیۃ ودرباب بیان نہج شریعت
کہ اسرار حقیقت خاصۂ بیان خاتم
ولایت بود چوں سیر حضرت مصطفےٰ صلعم
در آخر سہ سال در ولایت او شدہ
بود حق تعالیٰ چنیں اظہار نمود کہ اِنّا
سنُلقِی علیک قولاً ثقیلاً
ومراد از قولاً ثقیلا احکام ولایت
نبی علیہ السلام است بالا مذکور شد
نقلست وقتی کہ حضرت رسول اللہ صلعم
لوازمۂ ولایت خود درمیان یارانِ خویش بیان
فرمودند اکثر یاراں را ایں بیان گراں آمد
حق سبحانہ وتعالیٰ ایں آیت فرستاد کہ
یا ایہا الذین آمنوا امت

روشن ہو چکے ہیں۔ حق تعالیٰ نے خاتم نبوّت کو فرمایا کہ (ترجمہ آیت) پھر ہم نے تجھکو قائم کیا دین کی شریعت پر پس تو اسی پر چل۔ اور بیان آنحضرت کی شریعت کے نہج کا جو حکم آیت کریمہ (ترجمۂ آیت) تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک شریعت اور خاص طریقہ ٹھیرایا۔ اسی کے بیان کا حوالہ خاتم ولائیت کو اشارتًا ہوا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ (ترجمۂ آیت) پھر بیشک ہمارے ذمہ ہے بیان اس کا یعنے بزبانی مہدیؑ۔ اِس جگہ بنظر انصاف دیکھنا چاہیئے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے دونوں کی خصوصیت کس طرح بیان فرمائی ہے۔ پس معلوم کر اے مصدق کہ امر شریعت کے بارے میں جو خاصہ خاتم نبوّت کا تھا حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس طرح فرمایا۔ (ترجمۂ آیت) نہیں بار ڈالتا ہے اللہ کسی نفس پر مگر اس کی گنجائیش کے موافق۔ اور ایک آیت میں ہے (ترجمۂ آیت) چاہتا ہے اللہ تم پر آسانی اور نہیں چاہتا تم پر دشواری الخ اور ایک آیت میں ہے (ترجمۂ آیت) اور نہیں کی تم پر دین کے بارے میں کچھ تنگی (تمہارے لئے تجویز کیا) تمہارے باپ ابراہیم کا دین۔ اور بیان نہج شریعت میں جو اسرارِ حقیقت خاصہ بیانِ خاتم ولائیت کے تھے جب حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری تین سال اپنی ولائیت کی سیر میں گذرے تھے تو اس وقت حق تعالیٰ نے اُن اسرار کا اظہار اس طرح فرمایا کہ (ترجمۂ آیت) عنقریب ڈالیں گے ہم تجھ پر ایک بھاری فرمان۔ بھاری فرمان سے مراد نبی علیہ السلام کی ولائیت کے احکام ہیں جو اوپر مذکور ہوئے نقل ہے کہ ایک وقت جبکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ

یرتد منکم عن دینہ فسوف
یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ
اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی
الکفرین یجاھدون فی
سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ
لائم ذلک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء واللہ واسع علیم۔
دریںجا حضرت مہدی موعودؑ بہ فرمان
حضرت معبود کرات مرات چنیں فرمودند
کہ فرمان حق تعالیٰ می شود کہ اے سید محمد
مراد ازیں قوم گروہ تست آمنا وصدقنا
فاعلم ایھا المصدق ایں بارگراں
کہ قولا ثقیلا حضرت رحمان در قرآن
خبر دادہ بجز عاشقان گروہ حضرت
امام آخر زماں کسی طاقت ندارد کہ بردارد
الا ماشاء اللہ تعالیٰ وکما قال اللہ
تعالیٰ انھا لکبیرۃ الا علی الخشعین
کل حزب بما لدیھم فرحون۔
الا قوم امام العارفین لانھم
باکین من الم الفراق متورمی
الاقدام من قیام اللیالی
منتفخ العیون من البکاء وسھرھا
وکم منھم صارخ مرتفع الاجفان
وکم منھم متاوہ قائم
علی الاقدام وکم منھم

علیہ وسلم نے اپنی ولایت کے لوازم اپنے اصحاب کے درمیان
بیان فرمائے تو یہ بیان اکثر اصحاب کو گراں ہوا اس وقت
حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے یہ آئیت نازل فرمائی (ترجمہ آئیت)
ایمان والو جو تم میں اپنے دین سے پھر جاوے گا تو اللہ
ایسے لوگ موجود کردے گا جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا
اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہوں گے نرم دل ہونگے
مسلمانوں کے ساتھ سخت دل ہوں گے کافروں کے
ساتھ۔ جانیں لڑادیں گے اللہ کی راہ میں اور کسی ملامت
کرنے والی کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے
جسے چاہے دے اور اللہ بڑی گنجائیش والا خبردار
ہے۔ اس آئیت کریمہ کے بیان کے وقت حضرت مہدی
موعودؑ نے بفرمان خداوند معبود بارہا اس طرح فرمایا کہ
حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس قوم سے
مراد تیرا گروہ ہے آمنا وصدقنا پس معلوم کر اے مصدق
کہ یہ بار گراں جسکو حضرت رحمٰن نے قرآن میں قول
ثقیل فرمایا ہے۔ حضرت امام آخر زمان علیہ السلام
کے گروہ کے عاشقان حق کے سوائے کوئی اس بار کو
اُٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا بجز ان کے جو حسب
مشیت الٰہی اس کے حامل ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے بیشک نماز شاق ہے مگر اُن لوگوں پر
نہیں جن کے دل پگھلے ہوئے ہیں۔ ہر فرقہ اس دین
سے جو اُس کے پاس ہے خوش ہے (آخرت سے
غافل ہے) مگر امام العارفینؑ کی قوم کا حال یہ ہے کہ
وہ آہ و زاری میں رہتے ہیں حق تعالیٰ کے فراق کے
درد سے ان کے قدم متورم ہو جاتے ہیں۔ راتوں کے

متضرع ساقط على الجنوب
وكم منهم صائح مستلق
على الظهور فهؤلاء
تابعون لاصحاب المهدی
فانظر ایها المصدق الی
خوف اصحابه وشوقهم
الی الله عزوجل رضی الله
عنهم ورضوا عنه والسلام
علی من اتبع الهدی
قل كل متربص فتربصوا
فستعلمون من اصحاب الصراط
السوی ومن اهتدی فهذه
شهادات قاطعات
علی ثبوت امام آخر الزمانؑ
فبای آیة بینة
وشهادة قاطعة
تؤمنون بعدها فانظر
فبای آلاء ربکما
تکذبان۔

باب سی وچہارم

در بیان دانستن اسماء اہل بیت
خاتم الاولیاء علیہ السلام
از زناں وفرزنداں وجمیع اولاد
شاں علیہم الرحمۃ والرضوان

جاگنے سے آنکھیں سوجھ جاتی ہیں رونے اور کثرت
سے جاگنے سے اور ان میں کے کئی ایک چیخ چیخ کر
رونے والے ہوتے ہیں جن کی آنکھیں کھلی کی کھلی
رہتی ہیں اور ان میں کے کئی ایک کھڑے کے کھڑے آہ
کرنے والے اور ان میں کے کئی ایک لیٹے ہوئے زاری
کرنے والے اور کئی ایک چت لیٹے ہوئے چیخنے
والے ہوتے ہیں (عشق وطلب حق تعالیٰ میں) اور یہ
حضرت مہدیؑ کے اصحابؓ کے تابعین کی شان ہے
پس اسی سے اے مصدق صحابہؓ کے شوق اور ان کے
خوفِ خدائے عزوجل کا حال سمجھ لے اللہ راضی ہوا
اُن سے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور سلامتی
ہے اسی کی جس نے پیروی کی ہدایت کی۔ (ترجمۂ آیت)
کہدے ہر ایک منتظر ہے سو تم بھی منتظر رہو آگے چلکر
تم جان لوگے کہ کون ہیں سیدھے راستے والے اور کس
نے راہ پائی پس یہ قطعی شہادتیں ہیں حضرت امام آخر
زمان علیہ السّلام کی مہدیت کے ثبوت پر پس ان کو
دیکھنے کے بعد اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر
ایمان لاؤگے اے انصاف والو دیکھو قول اللہ تعالیٰ
کا کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

چونتیسواں باب

حضرت خاتم الاولیا علیہ السلام کے اہل بیت
بی بیوں فرزندوں اور ان کی تمام اولاد علیہم الرحمۃ والرضوان
کے اسماء معلوم کرنے کے بیان میں پس معلوم کر اے مصدق
کہ حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رحمۃ للعالمین

فاعلم ایھا المصدق حضرت سرور
کائنات مفخر موجودات رحمۃ للعالمین
خاتم المرسلین صلعم را زناں و فرزنداں
علیہم الرضواں بودند چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ
بسیار جا در حق زناں و فرزندان وی می فرمود
مثلی قولہ تعالیٰ نقل تعالوا
ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا
ونساءکم۔ وکذا فی الحدیث
حبب الی من دنیاکم ثلٰثۃ
الطیب والنساء وقرۃ عینی
فی الصلوٰۃ کہ مراد قرۃ عینی
فی الصلوٰۃ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا
دارند فی الحدیث اولادنا اکبادنا
چونکہ حق تعالیٰ در حق پیغمبر خویش چنیں خبر دادہ
پیغمبر علیہ السلام ہم درباب زناں و فرزندان
خود چنیں فرمودند معاندانِ آنحضرتؐ زبان
طعن دراز کردند کہ چگونہ پیغمبری کہ زناں
و فرزنداں داری بنا بر حضرت رب العالمین
درحق سید المرسلین و حجت برائے مومنین
المصدقین درجواب معاندان دین ایں آیۃ
واضحہ و حکمی قاطعہ فرستاد ولقد ارسلنا
رسلا من قبلک وجعلنا لھم
ازواجا وذریۃ فاعلم
ایھا المصدق چنانچہ تمام پیغمبراں
را زناں و فرزنداں بودند ہمچناں خاتم پیغمبر

خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بی بیاں تھیں اور
فرزند ہوئے تھے علیہم الرضوان چنانچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ
قرآن مجید میں کئی جگہ آنحضرتؐ کی بی بیوں اور فرزندوں
کا ذکر فرمایا ہے مثلاً حق تعالیٰ کا قول (ترجمۂ آیت)
پس کہدے آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے
بیٹوں کو اور بلائیں ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں
کو۔ اور اسی طرح حدیث میں بھی ہے۔ میرے لئے
پسندیدہ کی گئی ہیں تمہاری دنیا میں تین چیزیں خوشبوئی،
عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے
اس حدیث میں قرۃ عینی فی الصلوٰۃ سے مراد فاطمہ
زہرا رضی اللہ عنہا کی ذات قرار دیتے ہیں نیز حدیث
میں ہے کہ ہماری اولاد ہمارے جگر پارے ہیں
چونکہ حق تعالیٰ نے اپنے پیمبر کے حق میں اس طرح
خبر دی۔ اور پیغمبر علیہ السلام نے بھی اپنی بی بیوں اور فرزندوں
کے بارے میں اس طرح فرمایا ہے۔ یہ دیکھکر آنحضرتؐ
کے دشمنوں نے زبانِ طعن دراز کی کہ تم کیسے پیغمبر
ہو کہ بی بیاں اور بچے رکھتے ہو۔ بناء بریں خداوند
رب العالمین نے سید المرسلین کے حق میں مومنین
مصدقین کی حجت کے لئے دشمنانِ دین کے جواب
میں یہ آیت واضحہ اور حکم قطعی بھیجا (ترجمۂ آیت)
اور بتحقیق ہم نے بھیجے کئی رسول تجھ سے پہلے اور
دیئے ان کو بھی بی بیاں اور بچے پس جان اے مصدق
جیسا کہ تمام پیغمبر صاحبانِ زناں و فرزنداں ہوئے ویسا
ہی خاتم پیغمبراں بھی صاحبِ زنان و فرزنداں
ہوئے۔ اسیطرح حضرت مہدی موعود علیہ السلام

زناں وفرزنداں داشت صلعم کذلك المهدی الموعود علیہ السلام لانہ کان للنبی صلعم متابعاً تاماً و آنحضرتؑ راچہار زناں کاملاں برگزیدہ شدہ است ازحضرت رحمان فخر النساء فے العالمین بحکم القرآن یکی ازاں خدیجۃ الزماں جناب سیدۃ النسوان دختر عمو نام میاں سید جلال الدین بعد سپردن امانت مہتر خواجہ خضرؑ دوستی حضرت امام الکائنات با بی بی مذکورہ کردہ کارخیر کردند المسمی بلسان الفارسی حضرت بی بی کلاں و بلسان العرب بی بی عطیۃ اللہ المبشر بلسان خلیفۃ اللہ و بلسان الہندی یقال بی بی الہدتی رضی اللہ عنہا آں بی بی مذکور بحضور پرنور امام البر والبحر قبل از دعوی مہدویت خاتم ولایت محمدیہ در شہر چاپانیر وصال باذات ملک المتعال بتاریخ سوم ماہ ذیحجہ شدہ است در زیر سایۂ ڈونگری مدفون اند اگر مناقبات وبشارات وکرامات وحالات آں ذات خدیجہ صفات راسربسر بیان آریم تا مجلدات مطولات می باید کہ نوشتن میسر می آید وقصۂ تصدیق امام الکائنات کہ از معلومات حق کردہ اند وبشارات آں ذات درحق بی بی نیکوصفات درباب ہفتم وہشتم شمۂ یادکردیم و دریں جا

صاحبِ زنان وفرزندان ہوئے کیونکہ آنحضرتؑ تابع تام نبی صلعم کے تھے۔ آنحضرت علیہ السلام کی چار زوجہ کامل الحال بارگاہ حضرت رحمٰن میں برگزیدہ ہوئی ہیں۔ ایک اِن میں سے فخرِ نساءِ عالمین بحکم قرآن خدیجۃ الزمان جناب سیدۃ النسوان آنحضرتؑ کے چچا میاں سید جلال الدین کی دختر ہیں آنحضرتؑ کو خواجہ خضرؑ نے جو امانت حوالہ کی اِس واقعہ کے بعد آنحضرتؑ نے بی بی مذکورہ سے کارِ خیر کیا، نام مبارک اس بی بی کا زبانِ فارسی میں بی بی کلاں ہے اور زبانِ عربی میں عطیۃ اللہ۔ یہ بی بی بزبانِ خلیفۃ اللہ علیہ السلام بہت بشارتیں پائی ہیں اور زبانِ ہندی میں ان کو بی بی الہدتی (اللہ دادی) کہا جاتا ہے۔ رضی اللہ عنہا، بی بی مذکورہ حضرت امام البرّ والبحرؑ کے حضور پُرنور میں آنحضرت خاتمِ ولایتِ محمدی کے دعویِ مہدیت سے قبل ہی شہر چاپانیر میں واصل بہ ذاتِ خداوندِ متعال ہوئیں۔ بتاریخ ۳۔ ماہ ذیحجہ اور کوہِ ڈونگری کے سایہ میں مدفون ہوئی ہیں۔ اگر اس بی بی کے فضائل و بشارات اور اس ذاتِ خدیجہ صفات کی بزرگی کے واقعات وحالات اوّل سے آخر تک بیان کروں تو کئی ایک دفتر درکار ہوں گے تاکہ ان کا لکھنا آسان ہو۔ اور بی بی رضی اللہ عنہا نے حضرت امام الکائنات کی تصدیق جو منجانب حق تعالیٰ آگاہی پاکر کی اور آنحضرتؑ نے جو بشارتیں اس ذاتِ نیکو صفات کے حق میں دیں۔ ساتویں اور آٹھویں باب

مختصر نمودیم حاصل الغرض حضرت بی بی سیدہ عابدہ صالحہ عارفہ کاملہ واصلہ بی بی کلاں علیہا الرضوان را چہار فرزند شدہ بودند دو پسر و دو دختر بدیں تفصیل بندگی میراں سید محمودؓ المبشر بہ ہمسر مہدی موعود علیہ السلام دوم بندگی میاں سید اجمل محبوب حضرت عزوجل واز دختراں بی بی بڈن و بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہما دراں فرزنداں امیر سید اجمل خورد سالہ باحق واصل شدند چنانچہ قصہ وفات ایشاں در باب نہم ذکر کردہ شدہ و ذکر اولاد بندگی میراں سید محمود و اولاد بی بی فاطمہ ولایتؓ در باب خلافت بندگی میراں سید محمودؓ و بندگی میاں سید خوندمیر صدیق مہدی رضی اللہ عنہما خواہد شد انشاء اللہ تعالی و بی بی بڈنؓ ہژدہمی سال حضرت حبیب ذوالجلال را شدہ بودند آنحضرتؐ بی بی مذکور را خواہرم بی بی بڈن فرمودند در خانہ بندگی میاں ابوبکر کبار مہاجر امام الابرار بودند ایشاں فضلا شہر جونپور بودند واز جہت انکساری سیدی خود را رضی اللہ عنہ پوشیدہ داشتہ بودند ایشاں را یکی پسر بندگی میاں ابوالفتح شدہ بودند مقتدا کامل و مرشد واصل شدہ بودند ایشاں را حق تعالی بسیار پسراں و دختراں دادہ بود کہ اکثر پسراں مقتدا کامل شدہ بودند اکنوں دریں زماں نسل از ایشاں بسیار بے شمار

میں ہم نے ان کا کچھ ذکر کیا ہے اور اس جگہ اسی ذکر پر اختصار کیا جاتا ہے۔ حاصل یہ کہ حضرت بی بی جو سیدہ، عابدہ، صالحہ، عارفہ، کاملہ و واصلہ بی بی کلاں علیہا الرضوان تھیں ان کے چار اولاد ہوئے دو لڑکے اور دو لڑکیاں جن کا تفصیلی ذکر یہ ہے اوّل بندگی میراں سید محمود جو مبشر بہ ہمسر مہدی موعود علیہ السلام ہوئے دوسرے بندگی میاں سید اجمل محبوب حضرت عزوجل ہوئے اور دختروں میں ایک بی بی بڈن دوسری بی بی فاطمہ ہوئیں رضی اللہ عنہم ان میں سے امیر سید اجملؓ بچپن ہی میں واصل بحق ہوئے۔ چنانچہ ان کی وفات کا قصہ نویں باب میں بیان کیا گیا ہے حضرت بندگی میراں سید محمودؓ اور بی بی فاطمہؓ ولایت کی اولاد کا ذکر بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میاں سید خوندمیر صدیق مہدی رضی اللہ عنہما کی خلافت کے باب میں آئے گا انشاء اللہ تعالی اور بی بی بڈن رضی اللہ عنہا حضرت حبیب ذوالجلالؐ کو اٹھارہویں سال میں ہوئی تھیں آنحضرتؐ بی بی مذکورہؓ کو خواہرم بی بی بڈن فرمایا کرتے تھے۔ یہ بی بی بندگی میاں ابوبکر کو دی گئی تھیں۔ جو حضرت امام الابرارؑ کے مہاجرین کبار میں شہر جونپور کے فضلا میں سے تھے از راہ انکسار انھوں نے اپنی سیادت کو مخفی کر دیا تھا رضی اللہ عنہ ان کے ایک ہی فرزند میاں ابوالفتح ہوئے جو مقتدا کامل اور مرشد واصل باللہ ہوئے۔ ان کو حق تعالی نے بہت سے لڑکے لڑکیاں عطا کیں۔ انکے

ہستند بعضے مقتدار دین و بعضے امراء
و اغنیا خصوصاً میاں عبد الفتح کہ امراء
پنج ہزاری حاتم زماں در سخاوت شدہ
بودند و اکثر و اغلب لشکر ایشاں مصدقان
حضرت امام آخر زماں بودند بندگی میاں
ابوبکر رضؓ و بی بی بڈھن ہم پہلوی در شہر
رادھن پور آسودہ اند و میاں ابوالفتح بنشہ
حضرت مہدی علیہ السلام بطرف کعبتہ اللہ
رواں شدہ بودند در راہ واصل باللہ
شدند فرزندان ایشاں کہ مقتدار کامل
بودند در دکھن آسودہ اند حرم دوم ام المومنین
زوجۂ حضرت امام العالمین عایشۃ الزماں
حضرت بی بی ملکان رضی اللہ عنہا از اولاد
امیر المومنین ابی بکر صدیق رضؓ از
جماعت برگزیدۂ لایزال قبیلہ مرحومہ
باریوال بعد از وفات بی بی کلاں حضرت امام
آخر الزماںؑ در ملک گجرات در پیراں پٹن
کار خیر کردند و حضرت بی بی را ایک پسر
اسمہ بندگی میراں سید حمید رضؓ و یکی دختر
اسمہا بی بی ہدنجی رضؓ و از بندگی میراں سید
حمید رضؓ بندگی میراں سید میرانجی شدند و
میاں سید میرانجی را بادشاہ دکھن اسمہ ملک
برہان نظام غفر لہ ذنوبہ طلبیدہ دختر خود
برای خدمت ایشاں داد و اکثر صحابۂ آنحضرت
امام علیہ السلام را طلبیدہ محبت و خدمت

ان کے اکثر فرزند مقتدایانِ کامل ہوئے۔ اب
اس زمانے میں بھی ان کی اولاد میں بہت اشخاص
ہیں۔ جن میں سے بعضے مقتداءِ دین ہیں اور بعضے
امراء اور اغنیاء ہیں خصوصًا میاں عبد الفتح جو
پنجہزاری منصب دار سخاوت میں حاتمِ زماں ہوئے
ان کی فوج کے اکثر و اغلب افراد حضرت امام آخر الزماںؑ
کے مصدقین ہی تھے۔ بندگی میاں ابوبکر رضؓ اور بی بی
بڈھن رضؓ ایک دوسرے کے متصل شہر رادھن پور
میں آسودہ ہیں۔ میاں ابوالفتح جو حضرت مہدی
علیہ السلام کے نواسے تھے کعبتہ اللہ کی طرف روانہ
ہوئے تھے راستے ہی میں واصل باللہ ہوئے
ان کے فرزند جو مقتدایان کامل ہوئے دکھن میں
آسودہ ہیں۔ حضرت امام العالمینؑ کی دوسری
زوجہ ام المومنین عائشۂ زماں حضرت بی بی ملکان
رضی اللہ عنہا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق کی اولاد
سے جماعت برگزیدۂ خدائے لایزال قبیلۂ
مرحومۂ باریوال سے تھیں حضرت بی بی کلاں رضؓ کی
وفات کے بعد حضرت امام آخر زماںؑ نے ملک گجرات
شہر پیراں پٹن میں ان سے عقد فرمایا۔ اس بی بی رضؓ
کو ایک فرزند ہوئے مسمیٰ بندگی میراں سید حمید
اور ایک دختر ہوئیں مسماۃ بی بی ہدنجی رضؓ بندگی میراں
سید حمید کے فرزند بندگی میراں سید میرانجی ہوئے
میاں سید میرانجی کو دکن کے بادشاہ مسمیٰ ملک
برہان نظام (اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرمائے)
نے بلا کر اپنی دختر سے ان کی شادی کی تھی۔ اور

بسیار پیش آورده بود چنانچه معروف و مشہور
است و بندگی میاں سید میران جی را چند
فرزنداں شده بودند که اکنون نسل ایشاں
بسیار است اگر نام ہر یکی نوشته می شود تا
کتاب بسیار دراز گردد آخر الامر بندگی
میراں سید حمید در دکھن در باول گھوره و ملک
لطیف شرزه خاں که امرا کلاں بودند از
دست متمرد کفار شہید شدند و بندگی میراں
سید میرانجی ہم در ملک دکھن قصبۂ لانگ آسوده
اند که دریں جا مناقب شاں و بی بی ہدنجیؓ را
بشارات حضرت امام علیه السلام بسیار است
یکی ازاں آنست که شمع در مجلس فرمودند
ایشاں در خانۂ بندگی میاں ابو الفتح ابن میاں
بدر الدین که از فضلا گجرات بودند و ہم برای
زیارت حضرت ولایت پناه قبله گاه آمده
بودند ایشاں را دو پسر شدند یکی میاں یحیی الدین
دوم میاں تاج محمد ہر دو مقتدا کامل بحق
واصل بودند از ایشاں فرزنداں بسیار
شدند و اکنوں دریں زماں ہم ہستند که در
مقتدا کامل اند اگر شرحی کنیم تا عبارت
بسیار دراز می شود و یکی دختر بی بی زینب
نام و از ایشاں ہم بسیار فرزنداں شدند
و اکثر مقتدا بزرگ حضرت بی بی ہدن
و میاں عبد الفتح و تمام فرزنداں خرد و کلاں
در دکھن شہر است که نام آں چھونڈ است

آنحضرتؑ کے اکثر صحابہؓ کو اپنے ملک میں بلا کر رکھا
اور خلوص و محبت کے ساتھ بہت خدمت کیا کرتا
تھا۔ چنانچہ یہ واقعہ مشہور و معروف ہے۔ بعد
بندگی میاں سید میرانجی کو چند فرزند ہوئے
تھے اب بھی ان کی اولاد بہت ہے۔ اگر ہر ایک کا
نام کے ساتھ ذکر کیا جائے تو کتاب بہت دراز
ہو جاتی ہے، آخر کار بندگی میراں سید حمید دکن کے
قصبہ باول گھوره میں ایک امیر کلاں ملک لطیف
المخاطب شرزہ خاں کے ساتھ چند سرکش کفار کے
ہاتھوں شہید ہوئے اور بندگی میراں سید میرانجی بھی
ملک دکن میں قصبہ لانگ میں آسودہ ہیں۔ اس جگہ
ان کے فضائل اور بی بی ہدنجیؓ کو جو بشارتیں حضرت
امام علیہ السلام نے دی ہیں بہت ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے
کہ بی بی مذکورہؓ کو آنحضرتؑ نے شمع مجلس فرمایا
یہ بی بی میاں ابو الفتح بن میاں بدر الدین کو دی
گئی تھیں جو فضلاء گجرات سے تھے، حضرت
ولائیت پناہ قبلہ گاہ علیہ السّلام کی زیارت کے
لئے بھی آئے تھے۔ ان کو دو لڑکے ہوئے ایک
میاں یحی الدین دوسرے میاں تاج محمد۔ ہر دو
مقتداء کامل و اصل باللہ تھے ان کی اولاد بہت
ہوئی۔ اب بھی ان کے فرزندوں میں مقتداء کامل
ہیں۔ اگر ان کے احوال تفصیل سے بیان کئے جائیں
تو عبارت دراز ہوتی ہے۔ بی بی ہدنجیؓ کی ایک
دختر بی بی زینب نام تھیں۔ ان کی بھی اولاد بہت
ہوئی جن میں اکثر مقتدایان بزرگ ہوئے ہیں۔

درانجا آسودہ اند و اکثر صحابہ آنحضرت امام علیہ السلام ہمدراں مقام مقام کردہ اند رضی اللہ عنہم اجمعین حرم سوم صاحب سر والعین ام المومنین بی بی بون رضی اللہ عنہا کہ مبشر بلسان امام البر والبحر علیہ السلام اند وچنانچہ سوم احکام دین از حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا تحقیق شدہ بود ہمچناں بعضے احکام ولایت ازاں بی بی مذکور شدہ است اگر قصہا بنویسم دراز می گردد مناقب آں بی بی مذکورہ معروف و مشہور است بعد از وصال حضرت حبیب ذوالجلال ایشاں در احمدآباد در دیہ نین پور اقامت کردہ بودند و در وعظ و تفسیر پسخوردہ و فیض ذات آں بی بی رض مذکور آں چناں بود کہ بندگی میاں سید خوندمیر رض فرمودند کہ بہ بی بی بون رض فیض مہدی موعود ع مقید شد درمیان چند روز ہمدراں جاے مذکورہ واصل حق شدند قبر شاں در نین پور عیاں است ایں فقیر حقیر خود را بشرف زیارت ایشاں مشرف کردہ است بفضل خداے تعالیٰ و از ایشاں یک پسر بندگی میاں سید ابراہیم رض شدہ بودند و از ایشاں نسل شدہ است ایشاں ہم در گجرات آسودہ اند و حرم چہارم ام المومنین اسمہا بی بی بھیکا رضی اللہ عنہا کہ ایشاں را فرزند نشدہ بہ نیکی سیرت

حضرت بی بی بہدن جی میاں عبد الفتح اور ان کے فرزند بڑے چھوٹے سب دکن کے ایک شہر میں جس کا نام چچونڈ ہے آسودہ ہیں۔ اور حضرت امام علیہ السلام کے اکثر صحابہ رض نے بھی وہیں مقام فرمایا ہے رضی اللہ عنہم اجمعین حضرت امام علیہ السلام کی تیسری زوجہ صاحب سر والعین ام المومنین بی بی بون رضی اللہ عنہا ہوئیں جو حضرت امام البر والبحر علیہ السلام سے کئی ایک بشارتیں پائیں اور جس طرح کہ ایک تہائی احکام دین کے حضرت ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق ہوئے تھے ویسا ہی بعض احکام ولایت کے اس بی بی رض سے تحقیق کئے گئے ہیں۔ اگر وہ سب قصے لکھوں تو عبارت دراز ہوتی ہے۔ بی بی مذکورہ رض کے فضائل معروف و مشہور ہیں۔ حضرت حبیب ذوالجلال علیہ السلام کے وصال کے بعد بی بی موصوفہ رض نے شہر احمدآباد کے ایک قریہ میں جس کا نام نین پور ہے اقامت اختیار کیں۔ بی بی مذکورہ رضی اللہ عنہا کے وعظ و بیان اور پسخوردے کی تاثیر اور بی بی کا فیض الیسا رہا کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت مہدی موعود کا فیض بی بی بون رض کی ذات میں مقید ہوا ہے۔ کچھ عرصہ وہیں رہنے کے بعد بی بی واصل بحق ہوئیں ان کی قبر مبارک نین پور میں موجود ہے۔ یہ فقیر حقیر بفضل خدا تعالےٰ شرف زیارت سے مشرف ہوا ہے۔ بی بی موصوفہ رض کے ایک فرزند بندگی میاں سید ابراہیم رض ہوئے تھے۔ ان کی اولاد نہیں ہوئی وہ بھی گجرات ہی میں آسودہ ہیں۔ حضرت امام علیہ السلام کی چوتھی زوجہ ام المومنین

یعنے خدمتگار حضرت امام الابرار اسمہا اماں بہان متی دختر راجہ جیسلمیر بودند وازایشاں یک پسر شدہ بود کہ نام او بندگی میاں سید علیؓ کہ ایشاں در گجرات آسودہ اند وازایشاں دختری شدہ بود نام او بی بی فاطمہ از اوشاں فرزنداں شدہ بودند فاما اکنوں دریں زماں نسل شاں نیست فاعلم ایہا المصدق فافہم بالصدق کہ اگر نامہائے اولاد حضرت امام آخرزماں خلیفۃ الرحماں صلے اللہ علیہ وسلم کہ دریں زماں مقتدا رعیاں ہستند نوشتہ شود کتاب مطول می باید تامیسر می آید دریںجا اہل مقتدایاں وبنیاد ایشاں گفتہ می شود بطریق ایں حدیث کہ خیر الکلام ماقل ودل۔

بادسلام وصلوٰۃ ہمہ
برہمہ اصحاب وبی بی فاطمہ
بخش خدایا بحق اہل رسول
برگ بمہدی بوصول اصول

ان فی ذلک لآیات بینات وشہادات قاطعات علیٰ ثبوت المہدی بالعیان فبای آیۃ بینۃ وحجۃ قاطعۃ تومنون بعدہا فبای آلاء ربکما تکذبان۔

بی بی بھیکار رضی اللہ عنہا تھیں انکو اولاد نہیں ہوئی اور ایک سریت یعنے خدمتگارہ حضرت امام الابرار علیہ السلام کی تھیں مسماۃ اماں بہان متی جو جیسلمیر کے راجہ کی دختر تھیں ان سے ایک فرزند ہوئے مسمّٰی بندگی میاں سید علیؓ جو گجرات میں آسودہ ہیں ان کو ایک دختر ہوئی تھیں بی بی فاطمہ نام صاحبِ اولاد ہوئی تھیں لیکن اب اس زمانے میں انکی اولاد میں کوئی نہیں ہے پس معلوم کر اے مصدق بصدق و یقین کہ اگر حضرت امام آخرزمان علیہ السلام کی اولاد کے نام جو اس زمانے میں مقتدایانِ قوم ہیں سب کے سب لکھے جائیں تو ایک بڑا دفتر چاہیئے تاکہ لکھنا آسان ہو۔ اس لئے یہاں اصل چند مقتداؤں کا ذکر اور ان کے احوال کی ابتدا بیان کی جاتی ہے مختصر طریقہ پر مطابق اس قول کے کہ بہتر کلام وہی ہے جو قلیل ہو اور بادلیل ہو

ہو نازل درود وسلام از ہمہ
بر اصحابؓ و اولاد بی بی فاطمہؓ
خدایا بحقِ سب اہل رسول
ہو مہدیؑ کو حاصل وصولِ اصول

بیشک اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں۔ حضرت مہدیؑ کے مہدیت کے ثبوت پر ظاہر وآشکارا پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی حجت پر تم ایمان لاؤگے اس کے بعد دیکھیو فرمانِ خدا اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو تم جھٹلاؤگے

باب سی و پنجم

در بیان خلافت بندگی میراں سید محمودؓ ابن مہدی موعود صلے اللہ علیہ وسلم و تفصیل اولاد آنحضرتؓ فاعلم ایھا المصدق تولد بندگی میراں سید محمودؓ بعد از تولد بی بی بڈنؓ دو سال شدہ بود و تولد بی بی بڈن رضؓ بہ ہژدمی سال حضرت حبیب ذوالجلال شدہ و تولد بندگی میراں سید محمودؓ بہ بستم سال حضرتؑ شدہ است سنہ ہشت صد شصت و ہفت سال من الہجرت النبی صلعم و چوں وقتیکہ تصدیق امام آخرالزمانؑ برابر والدۂ خود بی بی کلاںؓ کردند ہژدہ سالہ بودند و بعد از تصدیق حضرت بی بی کلاں و بندگی میراں سید محمود علیہما الرضوان حضرت میرانؑ دعوی مہدیت بعد از ہژدہ سال بہ فرمان ملک المتعال فرمودند و دراں وقت عمر بندگی میراں سید محمودؓ سی و شش سال بود بعدہ پنج سال حیات محبوب لایزال کہ بعد از دعوی مہدیت شد منجملہ بر وصال آنحضرتؑ عمر بندگی میراں سید محمودؓ چہل و یک سال بود و مدت خلافت آنحضرتؓ نہ سال منجملہ عمر پنجاہ سال بر سنہ نہصد و نوزدہ سال وصال باحق تعالیٰ شدہ است چنانچہ مذکور میشود فاعلم ایھا المصدق بشارات حضرت

پینتیسواں باب

بندگی میراں سید محمودؓ ابن حضرت مہدی موعود صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت اور آنحضرتؓ کی اولاد کے تفصیلی بیان میں۔ معلوم کر اے مصدق کہ بندگی میرانسید محمودؓ کا تولد بی بی بڈنؓ کے تولد کے دو سال بعد واقع ہوا اور بی بی بڈنؓ حضرت حبیب ذوالجلال علیہ السلام کو اٹھارہویں سال میں تولد ہوئی تھیں بندگی میرانسید محمودؓ بیسویں سال میں ہوئے۔ سال ہجرت نبی صلعم آٹھ سو سڑسٹھ (۸۶۷ھ) تھا جس وقت اپنی والدہ بی بی کلاںؓ کے ساتھ آنحضرتؓ نے حضرت امام آخر زماں علیہ السلام کی مہدیت کی تصدیق کی تھی اٹھارہ (۱۸) سال کے تھے۔ حضرت بی بی کلاںؓ اور بندگی میرانسید محمود رضی اللہ عنہما کے تصدیق مہدیت کرنے کے اٹھارہ (۱۸) سال بعد حضرت امام علیہ السلام نے بحکم خداوند متعال مہدیت کا دعویٰ فرمایا۔ اس وقت بندگی میرانسید محمود رضی اللہ عنہ کی عمر چھتیس سال تھی۔ اس کے بعد پانچ سال محبوب ذوالجلال علیہ السلام کی حیات ہوئی۔ بعد دعوی مہدیت کے پس آنحضرتؑ کے وصال کے وقت بندگی میرانسید محمودؓ کی عمر اکتالیس (۴۱) سال تھی اور آنحضرتؓ کی خلافت کی مدت نو سال ہوئی۔ اس طرح جملہ پچاس سال حضرتؓ کی عمر مبارک کے ہوئے اور ۹۱۹ھ میں آنحضرت واصل بحق تعالیٰ ہوئے۔ چنانچہ یہ ذکر آگے آتا ہے۔ پس جان اے مصدق کہ حضرت امام

امام الکائناتؑ درحق ایں ہر دو خلیفہ ذات حضرت محمدی صفات اعنی بندگی میراں سید محمود و بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہما در باب بست و ششم و بست و ہفتم مذکور شدہ است بنا بر خلافت ذات مہدی موعود برایں ہر دو ذات ذاتی مقرر شدہ بود بر حکم آنکہ اصحابی کالنجوم و مثالھما فی النجوم کالقطبین القیوم چنانچہ اصحاب حضرت سروری یعنے صاحب دیوان مہری دریں باب اشارتی لطیف می فرماید ۔

بانز خاصاں کہ دو بودند اخص
صرح ہدی یافت ازاں ہر دو رص
ہمچوں دو قطب اند کہ بر افلاک دیں
یافتہ تقویم پر ایشاں متیں
ہر یک ازاں قطب شمال و جنوب
یافت ہدی تا کہ بشرق و غروب
ہر یکی روشن کن تا بحر و بر
فائض انوار بہر خشک و تر
تاج سران و دل و حاکمین
سید سادات ز آل حسین
مہدی حق گفت بدیں سیدین
سیر و سلوک و ہم خاتمین

حاصل الغرض بعد از وصال حضرت حبیب ذوالجلال مہدی موعود خلافت آنحضرتؑ بر سیدین المذکورین

کائنات کی بشارتیں ان دونو خلفاء ذات حضرت محمدی صفات یعنے بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگی میانسید خوندمیر رضی اللہ عنہما کے حق میں چھبیسویں اور ستائیسویں باب میں مذکور ہوئی ہیں ۔ بنا بریں خلافت مہدی موعود کی ذات کی ان ہر دو خلفاء ذاتی کی ذاتوں پر مقرر ہوئی تھی بمطابق حکم حدیث ہذا اصحابی کالنجوم (میرے اصحاب مانند ستاروں کے ہیں) اور ستاروں میں بھی یہ دونو مانند قطبین قائم و دائم کے ہیں ۔ چنانچہ حضرت سروری کے اصحاب میں صاحب دیوان مہری رضؓ نے اس باب میں ایک لطیف اشارہ فرمایا ہے ؎

ترجمۂ ابیات

پھر ہوئے خاصوں میں اخص دو ندیم
بیت ہدی جن سے ہوا مستقیم
قطب ہیں دو دین کے افلاک پر
جن سے کہ تقویم ہوئی راست تر
قطب شمال اور جو ہے قطب جنوب
شرق سے تا غرب ہدایت میں خوب
دونو ہیں روشن کن بحر اور بر
بہرہ ور ان سے ہیں سبھی خشک و تر
تاج سرادوار کے ہیں حاکمین
سرور سادات از آل حسینؓ
گفتۂ مہدیؑ سے یہی سیدین
سیر میں ہیں برقدم خاتمینؑ

حاصل یہ کہ حضرت حبیب ذوالجلال مہدی موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد آنحضرت علیہ السلام کی خلافت ان ہر دو

مقرر و مشخص بود دراں ہر دو ذات بندگی میاں سید خوندمیر مہدی صفات برحکم مہدی موعودؑ و اشارت بندگی میراں سید محمودؓ بطرف گجرات رواں شدند کہ در باب خلافت بیان خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ فاما بندگی میراں سید محمودؓ مع جماعت اکثر صحابہ حضرت مہدی موعودؑ در جوار روضہ مبارک آنحضرتؑ ساکن بودند و در زمانہ آنحضرتؑ بسیار کساں تصدیق امام آخر زمانؑ کردہ اند کہ عددش خدا داند و اصلا درجای روضہ مقدسہ آنحضرتؑ آبادانی بنود مگر باغی خوش و خرم و دلکش بود چنانچہ بالا مذکور گذشت اصلا آبادانی ایں دیہ مبارک بناء روضہ متبرکہ و مقام کردن بندگی میراں سید محمودؓ با اہل خود آبادانی روی نمود و اصلا اصطلاح اہل خراسان ایں دیہ را مزار حضرت امیر می گویند فاما اصلا ایں نام برحکم منقول مقبول حضرت امام علیہ السلام کہ مشہور خاص و عام رحمت آباد است بحکم وجوہ بسیار فاما برسہ وجہ اختصار شد یکی منقول است کہ آنحضرتؑ چوں عین حیات آں ذات پیغمبر صفات دریں جا رسیدند ساعتی توقف کردہ فرمودند کہ چوں بستہ در ینجا رسیدیم از طرف حق سبحانہ و تعالیٰ نور رحمت

سیّدوں پر مقرر اور مشخص ہوئی۔ ان دونوں میں سے ذاتِ مہدی صفات بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت مہدی موعود علیہ السّلام کے حکم اور بندگی میراں السید محمودؓ کے اشارے سے گجرات کی جانب روانہ ہوئے۔ یہ واقعہ آنحضرتؑ کی خلافت کے باب میں بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ لیکن بندگی میراں سیّد محمودؓ حضرت مہدی موعودؑ کے اکثر صحابہؓ کے ساتھ آنحضرتؑ کے روضۂ مبارک کے سایہ میں ساکن تھے۔ آنحضرتؑ کے زمانے میں بہت سارے لوگوں نے حضرت امام آخر زمانؑ کی تصدیق کی جن کی تعداد خُدا ہی جانتا ہے۔ اصل میں جہاں آنحضرتؑ کا روضۂ مقدسہ ہے وہاں بستی نہیں تھی۔ ایک باغ خوش نما اور دلکش تھا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اس مقام کی آبادی کی ابتدا اسی وقت سے ہوئی جب سے کہ آنحضرتؑ کا روضۂ متبرکہ بنا اور بندگی میراں السید محمودؓ نے اپنے لوگوں کے ساتھ وہاں قیام فرمایا۔ روز بروز وہ مقام آباد ہونے لگا۔ اہلِ خراسان کی اصطلاح میں یہ قریہ مزارِ حضرت امیر کے نام سے موسوم ہے لیکن حضرت امامؑ کی نقل کے مطابق نام اس مقام کا جو مقبول حضرت امام علیہ السّلام اور مشہورِ خاص و عام ہے رحمت آباد ہے۔ کئی وجوہ سے جن میں صرف تین وجوہ مختصر طور پر یہاں بیان کی جاتی ہیں ایک یہ ہے نقل ہے کہ آنحضرتؑ کے زمانۂ حیات میں جب وہ ذات پیغمبر صفاتؑ اس جگہ پہنچے تو ایک گھڑی بھر

وظہور فرشتگاں آنچناں دیدیم کہ در
بیان نمی آید بنا بر فرمودند فرمان
حق تعالیٰ در رسید کہ ای سید محمد دریںجا
یک ساعت توقف کن تا یاران تو ازیں
نور ورحمت مستفیض شوند و وجہ دوم آنکہ
ذات حضرت خاتمین علیہما السلام رحمۃ العالمین
بود واز وصال ایشاں ہمہ حاضراں را رحمت
شدہ ابد الآباد بخشیدہ شدہ اند چنانچہ
ظاہر است بنا بر روضہ متبرکہ ایں ہر دو
ذات علیہما السلام والصلوٰۃ رحمۃ العالمین
است پس آبادانی کہ گرداگرد روضہ
رسول رحمانی وامام ربانی باشد اُو را
رحمت آباد می گویند وجہ سوم آنکہ در حدیث
صحیح واقع شدہ است عن نبیھۃ
بن وھب ان کعباً دخل علیٰ
عائشۃ رضہ فذکروا رسول اللہ
صلعم فقال کعبؓ ما من یوم یطلع
الا نزل سبعون الفا من الملٰئکۃ
حتیٰ یحفوا بقبر رسول اللہ صلعم
یضربون باجنحتھم ویصلّون
علے رسول اللہ صلعم حتیٰ اذا
امسوا عرجوا وھبط مثلھم
نصنعوا مثل ذٰلک حتیٰ اذا
انشقت عنہ الارض خرج
فی سبعین الفا من الملٰئکۃ

یہاں ٹھہر کر آنحضرتؑ نے فرمایا کہ جب بندہ اِس جگہ پہنچا
تو حق سبحانہٗ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا نور اور فرشتوں
کا ظہور ایسا دیکھا کہ بیان میں نہیں آسکتا پھر آپ نے
فرمایا کہ فرمانِ حق تعالیٰ پہنچا کہ اے سید محمد اس جگہ ایک
گھڑی توقف کرتا کہ تیرے اصحاب اس نور و رحمت سے
بہرہ ور ہوں دوسری جگہ یہ کہ حضراتِ خاتمین علیہما السلام
کی ذات سب جہانوں کے حق میں رحمت تھی۔ ان کے
وصال سے تمام حاضرین پر رحمت نازل ہوکر ہمیشہ
کے لیئے بخشے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ روضہاء
متبرکہ ان ہر دو ذوات علیہما السلام والصلوٰۃ کے رحمۃ
للعالمین ہیں پس اُس بستی کو جو اطراف روضۂ رسول
رحمانیؐ وامام ربانیؑ کے ہے اسی جہت سے رحمت آباد
کہتے ہیں تیسری وجہ یہ کہ حدیث صحیح میں آیا ہے
روایت سے بنیحہ بن وھب کی کہ حضرت کعب رضہ ایک
مرتبہ حضرت عائشہ رضہ کے پاس آئے۔ سبنے اس
وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کیا تب
کعب رضہ نے فرمایا ہر روز دن نکلتے ہی ستر ہزار فرشتے
اُتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو گھیر
لیتے ہیں اپنے پنکھوں سے ہوا پہنچاتے ہیں اور رسول اللہ
پر درود پڑھتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو یہ اوپر
چلے جاتے ہیں اور ان کے مثل دوسرے آتے ہیں
وہ بھی ویسا ہی کرتے ہیں۔ یہانتک کہ جب آنحضرتؐ
کے نکلنے کے لیئے زمین شق ہوگی تو ستر ہزار فرشتے
آپکو گھیرے ہوئے نکلیں گے۔ اسکی روایت دارمی
نے کی ہے۔ کراماتِ نبیؐ کے باب میں۔

ـــہ مشکوٰۃ شریف صفحہ (۵۴۸) مطبوعہ مطبع انصاری دھلی۔ و مشکوٰۃ شریف مترجم حصہ چہارم

يَزُفُّونَهٗ رواه الدارمی فی باب کرامات النبیؐ من مشکوٰۃ المصابیح فاعلم ایها المصدق بر حکم احادیث و آیات بمقتضاء خصایص و معجزات و باخلاق الذات که دلائل قاطعات است دانستی و فهم کردی که مهدی موعود و ذات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیهما وسلم یکذات و یک صفات و یک وجود بود پس چنانچه نزول فرشتگاں و رحمت رحماں بر روضۂ حضرت خاتم پیغمبراں حق است همچناں نزول فرشتگاں و رحمت حضرت رحیم الرحمان بر روضۂ امام آخر زماںؑ هم حق است چه شد که اهل ظاهر بیں باطن بیں نمی شوند و نزول فرشتگاں و رحمت حق نمی بینند قصور از جانب ایشاں است نه از نزول فرشتگاں و رحمت کما یقال فی البیت

الا قد جاءکم نور من اللّٰه یا اولو الابصار
که چشم بوم اعمیٰ را چه حظ از ماه و نور امروز

فبالسند المذکور دیه که گرداگرد روضۂ امیر البر والبحور است رحمت آباد می گویند تاریخ بنیاد ایں دیه بروضۂ متبرکه واقع است و روضۂ متبرکه بر نهصد و ده سال شده است و تاریخ وصال آنحضرت هم رحمة للعالمین

یہ حدیث مشکوٰۃ المصابیح میں ہے۔ پس جان اے مصدق کہ مطابق حکم احادیث و آیات و بمقتضائے خصوصیات و معجزات و اخلاق ذاتی جو دلائل قاطعہ ہیں تو نے جان لیا اور سمجھ لیا کہ حضرت مہدی موعود اور ذات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہما وسلم دونو ایک ذات ایک صفات اور ایک وجود تھے پس جیسا کہ فرشتوں اور رحمت حق کا نزول حضرت خاتم پیغمبرانؐ کے روضہ پر ہونا حق ہے ویسا ہی فرشتوں اور خداوند رحیم و رحمٰن کی رحمت کا نزول امام آخر زماںؑ کے روضہ پر بھی حق ہے، نگاہ ظاہر بیں اگر باطن بیں نہ ہو تو کیا ہوتا ہے، فرشتوں کے نزول اور حق کی رحمت کو جو نہیں دیکھتے ہیں تو قصور انہی کا ہے نہ کہ فرشتوں اور رحمت کے نزول کا چنانچہ ایک بیت میں کہا گیا ہے ؎

رہو آگاہ حق کا نور آیا اے بصر والو
ہے اُلو آج اندھا اُسکو حاصل نور بھی کیا ہو

پس بہ سند مذکور جو قریہ اطراف میں حضرت امیر البر والبحورؑ کے روضہ کے ہے اسکو رحمت آباد کہتے ہیں۔ اور تاریخ بنیاد اس قریہ کی روضۂ متبرکہ کے ساتھ واقع ہوئی اور روضۂ متبرکہ سنہ ۹۱۰ھ میں بنا ہے اور آنحضرتؑ کی تاریخ وصال رحمۃ للعالمین کہی گئی ہے۔ قصۂ مختصر یہ کہ اب اس زمانے میں بھی نشانات مہاجرین علیہم الرضوان کے مکانوں اور حجروں کے اس جگہ ظاہر ہیں۔ حضرت بی بی ملکان رضی اللہ عنہا کے مکان کا نشان بھی

گفتہ شدہ است القصہ اکنوں دریں
زماں نشان خانہای مہاجراں وحجر
ہای شاں علیہم الرضوان درینجا ظاہراست
ونشان خانۂ حضرت بی بی ملکان رضی اللہ
تعالیٰ عنہا معروف وباہراست حاصل الامر
بعد از وصال مقدار یک سال از روح پاک
ہمسر لولاک خاتم ولایت محمدی اعنی سید
محمد مہدی علیہ السلام بندگی میراں سید محمودؒ
را معلوم شد کہ ازینجا روانہ شوید وبہ
طرف گجرات بروید کہ بریں زمین قہر
رفض پیدا خواہد شد بنابر بندگی میراں
سید محمود با جمیع اہل بیت مہدی موعودؑ
وباجملہ صحابۂ امام علیہ السلام قدم سعادت
بہ طرف ہندوستان فرمودند مگر بعضے
اصحاب ذات مہدی موعود دریں ولایت
ہم ماندہ بود مثلاً ملا علی فیاض وملاں
درویش ہروی وملا حاجی فرہی وحاجی
محمد زاہد ہم می گویند ومیاں عبد الغنی
کہ بہ طرف کابل ساکن بودند وبطرف
قندھار قصۂ ایشاں درمحل آں یاد خواہم کرد
انشاء اللہ تعالیٰ القصہ کہ بعد از رفتن آں
حضرت امام آخر زماںؑ وجماعت مہاجراں
علیہم الرضوان درمیاں اندک روز لشکر
آمدہ وملک اسلام راتہ وبالا گردانید کہ بادشاہ
شاں شاہ اسمٰعیل کلاہ سرخ می گویند درباب

ظاہر وآشکارا ہے۔ حاصل کلام حضرت امام علیہ السلام کے
وصال کے ایک سال بعد اس ہمسر لولاک خاتم ولایتِ
محمدی یعنے حضرت سید محمد مہدی علیہ السلام کی روح
پاک سے بندگی میراں سید محمودؓ کو معلوم ہوا کہ یہاں
سے نکلکر گجرات جاؤ۔ کیونکہ اس زمین پر رفض کا قہر
پیدا ہوگا۔ بناء بریں بندگی میراں سید محمودؓ نے تمام
اہل بیت مہدی موعودؑ اور تمام صحابہ امامؑ کے ساتھ
ہندوستان کا رُخ فرمایا۔ مگر حضرت مہدیؑ کے بعضے
اصحاب اسی ولایت میں بھی رہ گئے تھے مثلاً ملا علی
فیاض، ملا درویش ہروی، ملا حاجی فرہی جن کو حاجی
محمد زاہد بھی کہتے ہیں اور میاں عبد الغنی جو کابل میں
ساکن تھے اور قندھار میں بھی رہے ان کا قصہ برمحل
لایا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ قصہ مختصر یہ کہ حضرت
امام آخر زماںؑ کے اہلِ بیت اور مہاجرین علیہم الرضوان
کی جماعت یہاں سے جانے کے بعد تھوڑے ہی
روز میں ایک لشکر آیا جس نے ملک اسلام کو تباہ و
تاراج کیا۔ اس لشکر کے بادشاہ کو شاہ اسمٰعیل سرخ
کلاہ کہتے تھے جو اہلِ بیت نبیؐ کے حق میں نہایت
متعصب تھا اور اسی تعصب اور عداوت سے
جہاں کہیں کسی بزرگ کے مقبرہ کی خبر پایا اپنے آدمی
بھیجکر ہڈیاں کھدوا دیا تھا۔ جب اس نے حقیقت
اس روضۂ مقدسہ مانند بیت عتیق مزار مبارک
امام المشارق والمغارب علی التحقیق کی معلوم کی تو
پانسو سوار متعین کیا اور ان کو یہ حکم دیا کہ جاؤ یہی
ناشائستہ حرکت جو اور بزرگوں کی قبروں کے ساتھ

اہل بیت نہایت تعصب می داشت و
ازجہت تعصب وعناد ہرجا کہ مقبرۂ اکابرے
شنیدی مردماں فرستادہ حکم استخواں کشیدن
کردی چونکہ حقیقت روضۂ مقدسہ متبرکہ
کالبیت العتیق مضجع امام المشارق والمغارب
علی التحقیق شنید پانصد سواراں تعین گردانید کہ
بروید وایں کار ناشائستہ کہ با قبرہا بزرگاں
کردہ بود بکنید چونکہ سرداراں مقدار نیم راہ
روضۂ قبلہ گاہ رسیدند کہ ناگاہ بے آگاہ بادے
تند از قہر چناں پیدا شد کہ تمام لشکر چنانچہ
شب تاریک افتد ہمچناں بپوشید بعدہ تمام
لشکر را ہیبتی عظیم و تعظیم آنحضرتؑ واجب التعظیم
روی داد ہیچ کس پیش نیامد بعدہ اسمعیل ہم
باتعظیم ماندہ ایں خیال از سر دور کرد یک روز پسر
اسمعیل سوار شدہ در مقبرۂ حضرت امام علیہ السلام
آمد پہلوانی را گفت کہ پیشتر شود کلاہ شکستن
در دست بگیرد واشارت بشکستن قبر مبارک
کرد چونکہ نزدیک رسید برائے شکستن آمد ناگاہ
و بے آگاہ زمین ترقید تا کمر گاہ در زمین غرق
شد چونکہ ایں معجزہ دیدہ اند من کل الوجوہ عاجز
شدہ دست باز داشتند و با تعظیم ماندہ اند بعدہ
اکثر امراء و ملوک اثنا عشریہ معتقد ایں آستانہ
شدند و کارہائے بزرگ چوں گنبد عالی منظر و
حوض سرپوش و خانقاہ بزرگ و سقایہ و مسجد
کلاں بنا کردند و تعظیم تمام بجا آوردند بندہ و غلام

کی گئی یہاں بھی کرو۔ جب اس لشکر کے سردار حضرت
قبلہ گاہؑ کے روضہ کے آدھے راستہ تک پہنچے تو
اچانک آندھی آئی اور ایسے قہر کی صورت پیدا ہوئی
کہ تمام لشکر پر اندھیری رات کی طرح تاریکی چھا گئی
اور لشکر چھپ گیا اور تمام لشکر والوں پر آنحضرتؑ کی
کی ہیبت اور عظمت طاری ہوئی۔ پھر کوئی اس فاسد
ارادے سے آگے نہیں بڑھا۔ اور اسمعیل بھی تعظیم و
ادب کی راہ سے اس خیال کو اپنے سر سے نکال دیا۔
مگر ایک روز اسمعیل کا لڑکا سوار ہو کر حضرت امام
علیہ السلام کے مقبرۂ مبارک کی جانب آیا اور ایک
پہلوان کو حکم دیا کہ آگے جا کدالی ہاتھ میں لے اس
طرح اس نے آنحضرتؑ کی قبر مبارک کو توڑنے کا
حکم دیا۔ جب شخص مذکور مزار مبارک کے قریب پہنچا
تو یکایک زمین شق ہو گئی اور کمر تک زمین میں وہ
شخص دھنس گیا۔ جب ان لوگوں نے یہ معجزہ دیکھا تو
بہر صورت عاجز ہو کر اس خیال سے باز آئے
پھر ادب و تعظیم کے ساتھ رہنے لگے۔ بعد ازیں اثنائے
عشری فرقہ کے اکثر امراء و سلاطین اس آستانہ
عالی کے معتقد ہوئے اور کئی ایک بڑے تعمیری کام
کئے۔ چنانچہ گنبد عالی منظر سائبان والا حوض ایک
بڑی خانقاہ پانی کی سبیل اور ایک بڑی مسجد انہوں
نے تعمیر کی پوری تعظیم بجا لانے لگے۔ اور خود کو اس بارگاہ
عالی کے بندے اور غلام کہنے لگے اور جو کچھ معاملہ اس
فقیر سگ آستانہ حضرت امیرؑ کے دیکھنے میں آیا
ہے اگر اسکو تفصیل سے لکھوں تو عبارت دراز ہوتی ہے

اینجانب مگویانید ندوانچه معامله بحضور این نقیر سگ
آستانۂ حضرت امیر دیده شده است اگر تفصیل
بکنیم عبارت دراز می شود مختصر کردیم القصه چونکه
بندگی میران سید محمود رضی الله عنهٗ در ملک گجرات
آمدند اکثر صحابۂ بزرگ یکجا بودند مگر ذات بندگی
میاں سید خوندمیرؓ جدا بودند و بندگی میاں شاه
نعمت و بندگی میاں شاه نظام و بعض چند
مهاجراں علیهم الرضوان جدا بودند چنانچه خافی
نیست واما اکثر و اغلب نزدیک آنحضرت
بودند و آنهانکه جدا بودند هم بندگی میراں سید محمود
رضی الله عنهٗ اخلاص و اتفاق تمام داشتند
و مرجع نمودند تا بحدیکه درمیان ایں هر دو سیدین
صالحین صاحب سیر خاتمین محبت و اخلاص
آں چناں بود که نقلست که بندگی میاں سید
خوندمیر رضؓ بندگی میراں سید محمود رضؓ را فرمودند
که بنده را جای بدهید تا بنده در پیش شما
بماند فرمودند که برادرم سید خوندمیر حضرت میراں
علیه السلام آنچه در حق بنده فرموده اند آں در حق
شما هم فرموده اند درمیان ما و شما هیچ فرق نه کردند
بلکه فرمودند که شما برادران حقیقی هستند و نیز فرمودند که
یاران شما از شما فیض می گیرند پیش بنده ماندن
نتوانند و نیز فرمودند که حضرت میراں حوالهٔ شما کاری
فرمودند آں کار مقصود خدا هر آئینه تحقیق شدنی است
و آں کار در یکجا ماندن میسر نمی شود همچناں کنید
که نزدیک بمانید تا در وقت حاجت خبر شما به بنده

بناء بریں میں نے اختصار سے کام لیا ہے۔ حاصل کلام
جب بندگی میراں سید محمودؓ ملکِ گجرات میں آئے تو اکثر
صحابۂ کرامؓ آنحضرتؓ کے ساتھ ایک ہی جگہ پر تھے
مگر حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ علاحدہ تھے اور بندگی
میاں شاہ نعمتؓ اور بندگی میاں شاہ نظام اور
چند مہاجرین علیہم الرضوان بھی علاحدہ تھے۔ چنانچہ یہ بات
مخفی نہیں ہے لیکن اکثر و اغلب آنحضرتؓ کے نزدیک
ہی تھے اور جو علاحدہ تھے وہ بھی بندگی میراں سید محمودؓ
کے ساتھ کامل اخلاص و اتفاق رکھتے تھے اور آنحضرتؓ
کی طرف ہی رجوع ہوتے تھے اس حد تک کہ ان سیدین
صالحین صاحبانِ سیر خاتمینؑ کے درمیان محبت
اور خلوص ایسا تھا کہ نقل ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ
نے بندگی میراں سید محمودؓ سے فرمایا کہ بندے کو جگہ
دیجیئے تاکہ بندہ آپ کے سامنے رہے۔ آنحضرتؓ نے
فرمایا کہ میرے برادر سید خوندمیر حضرت میراں علیہ السلام
نے جو کچھ بندے کے حق میں فرمایا۔ وہی تمہارے حق
میں بھی فرمایا۔ اور میرے اور تمہارے درمیان آنحضرتؑ
نے کوئی فرق نہیں فرمایا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ تم دونو برادران
حقیقی ہو۔ نیز بندگی میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ تمہارے
پاس جو طالب تم سے فیض لیتے ہیں بندے کے پاس
نہیں رہ سکیں گے۔ نیز آنحضرتؓ نے فرمایا کہ حضرت
میراںؑ نے تمہارے حوالہ ایک کام فرمایا ہے وہ کام
مقصود خدا ہے بہر صورت بتحقیق ہونے والا ہے
ایک جگہ رہنے میں اسکی صورت میسر نہ ہوگی۔ ایسا
کرو کہ یہاں سے کسی نزدیک مقام پر رہو تاکہ وقتِ

و خبر بندہ بہ شما درمیان یک روز برسد بعدہٗ
بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ در بھیلوٹ
قرار کردند و بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ
در کھانبیل ماندند یک شبانہ روز راہ ہست
خلافت بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ
خاص بر متابعت متبوع خود بود چنانچہ
نقلست کہ در ہر ہفتہ یکبار آں جگر گوشہ
امام الابرارؑ اجماع کردندی و می فرمودندے
اے برادراں اگر در ذات ما خلاف فرمودہ
حضرت امام آخر الزمانؑ باشد بگویند
ما ازاں تائب شویم سہ کرت فرمودند بعدہٗ
ہر سہ بار ہمہ مہاجران کبارؓ جواب باصواب
دادند کہ در زمانہ حضور حضرت امام البر و البحورؑ
و در ذات شما ہیچ خلاف نمی یابیم بعدہٗ می
فرمودند بندہ می گویند ہمہ کساں گفتند کہ سمعنا
و اطعنا فرمودند کہ بعض در بعض اوقات
بحکایات لایعنی مشغول می شوند و آمدنی مہدی
موعودؑ بر ذکر کثیر است اگر منقولات خلافت
آں ذات فیض مہدی صفات در ینجا یاد می کنیم
یک کتابے دیگر باید تا نوشتن میسر آید
آخر الامر بر سنہ نہصد ہژدہ سال موضع بھیلوٹ
تاریخ چہارم ماہ رمضان وصال بالملک المتعال
شدہ است و بعد از وصال آں جگر گوشہ
حضرت حبیب ذو الجلال ہژدہ بانگ نماز جدا
شدہ است نیز نقل است کہ اتفاق جمیع مہاجراں

ضرورت تمہاری خبر بندے کو اور بندے کی خبر تم
کو ایک روز میں پہنچ جائے۔ بعد ازاں بندگی میراں
سید محمودؓ کا قیام موضع بھیلوٹ میں رہا اور بندگی
میاں سید خوندمیرؓ موضع کھانبیل میں رہے ان دونو
مواضع کے درمیان ایک دن رات کا فاصلہ ہے
حضرت بندگی میراں سید محمودؓ کی خلافت خاص اپنے
متبوع حضرت مہدی موعودؑ کی متابعت پر مبنی تھی۔
چنانچہ **نقل** ہے کہ ہر ہفتہ آنحضرت جگر گوشۂ امام الابرارؑ
اجماع کر کے فرماتے تھے کہ اے بھائیو اگر ہماری ذات
میں کوئی بات حضرت امام آخر زماںؑ کے فرماں کے خلاف
پاؤ تو ہم سے کہدو تا کہ ہم اس سے تائب ہو جائیں۔
تین بار آنحضرتؓ اس طرح فرماتے تھے اور ہر بار
تمام صحابہ مہاجرین کبارؓ جواب باصواب یہی دیتے تھے
کہ حضرت امام البر و البحورؑ کی موجودگی کے زمانے میں
اور آپ کی ذات میں ہم کوئی خلاف نہیں پاتے ہیں۔
بعد اس کے آنحضرتؓ فرماتے کہ بندہ کہتا ہے تو سب
کے سب کہتے تھے۔ ہم ماننے سننے اور طاعت کرنے
والے ہیں۔ تب آنحضرتؓ اکثر یہ ہدایت فرماتے تھے
کہ بعض لوگ بعض اوقات بے فائدہ باتوں میں مشغول
ہوتے ہیں۔ حالانکہ مہدی موعودؑ کی آمد ذکر کثیر کی
ہدایت کے لئے ہوئی ہے۔ اگر اس ذات مہدی صفات
کے فیضان خلافت کے تمام منقولات یہاں لکھے
جائیں تو ایک اور کتاب چاہیئے تا کہ ان کا لکھنا آسان
ہو۔ بالآخر سنہ ۹۱۸ھ نو سو اٹھارہ کے ختم پر موضع بھیلوٹ
میں بتاریخ چار ماہ رمضان آنحضرتؓ واصل بذات

امام آخرالزمانؑ بر فضائل و فیض بندگی میراں سید محمودؓ آنچناں میدارند کہ می فرمایند کہ حضرت میرانؑ را وصال شدہ بود ما صحبت میراں سید محمود رضی اللہ عنہ اختیار کردیم و بکمالیت رسیدیم و ہمہ اصحاب امام علیہ السلام می فرمایند کہ در ہر دو ذات ہیچ تفاوت نیافتیم چنانچہ دل ما در وقت حضرت میرانؑ بود در وقت بندگی میراں سید محمودؓ ہمچناں بودہ است چوں بندگی حضرت میراں سید محمود رضؓ را وصال حق روی نمود آنگاہ معلوم شد کہ ایں تاثیر فیض بندگی میراں سید محمود ابن مہدی موعودؑ بود چنانچہ دریں باب اصحاب مہدیؑ علیہ رضوان ابدی لقبہٗ مہری در نعت اوصاف حمیدۂ سروری در دیوان خود می فرماید

مثنوی

زاں دو یکی سید محمود نام
مرجع اصحاب عظام امام
ہم پسر مہدی موعود حق
ہم بکرم مکرم و محمود حق
شد بمی وصل چو دے ہم قدح
ہست ز حق شاہد آں من صلح

خداوند متعال ہوئے اور اُس جگر گوشۂ حضرت حبیب ذوالجلال کے وصال کے بعد اٹھارہ دائرے ہوئے اور اٹھارہ جگہ نماز کے لئے اذانیں ہونے لگیں۔ نیز نقل ہے کہ امام آخرالزماںؑ کے تمام مہاجرین بندگی میراں سید محمودؓ کے فضائل اور فیض کے بارے میں اسبات پر متفق تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت میرانؑ کا وصال ہوا تو میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی صحبت ہم نے اختیار کی اور درجۂ کمال کو پہنچے۔ اور حضرت امام علیہ السلام کے تمام اصحاب فرماتے تھے کہ دونوں ذاتوں میں ہم کوئی فرق نہیں پاتے ہیں۔ ہمارا دل حضرت مہدیؑ کے وقت میں جیسا تھا بندگی میراں سید محمودؓ کے وقت میں بھی ویسا ہی رہا ہے جب بندگی حضرت میراں سید محمودؓ واصل بحق ہوئے اس وقت معلوم ہوا کہ بندگی میراں سید محمودؓ فرزند مہدی موعودؑ کے فیض کی یہ تاثیر تھی۔ چنانچہ اس باب میں حضرت مہدیؑ کے ایک صحابی علیہ رضوان ابدی جن کا لقب مہری ہے اُس سرورؓ کے اوصاف حمیدہ کے بیان میں اپنے دیوان میں فرماتے ہیں:

(ترجمۂ مثنوی)

دو مخصوص میں ایک تھے محمود نام
تھا مرجع اصحابِ حضرت امامؑ
وہ فرزندِ مہدیِ موعودِ حق
بفضل و شرف تھا جو محمودِ حقؓ
مے وصلِ حق کا وہ پایا قدح
تو شاہد ہوئی آیتِ من صلح

بود چو مسلوک و مجذوب آں
سیر نبی زاں شده منسوب آں
بود چو عثماں بحیا و وقار
داشت دل ناطق گوہر نثار
بذل و رسوخ و ہمم و پردلی
دانش و رحم و کرمش چوں علی
کو بت دلبند کہ ہر حکم آں
حبل متیں بود بر بط دلاں
مہر او چوں مہر بہ دلہا نشاں
حکم روانش بہمہ چوں رواں
از کرم فیض روان شفیق
منہج واحد بر بودے رفیق
قوم او چوں عقد ثریا کہ بود
وصل حقش آنہمہ بگسست زود
تاکہ برفت اہل زماں منتصب
تاکہ بشد اہل زمیں مضطرب
از المش بر دل و جاں وسمتی است
وز غم او در جگراں تلخی است
باد تحیات درود و سلام
از ہمہ ارواح بجان ہمام

فاعلم ایہا المصدق فضائل بندگی حضرت سید السادات میراں سید محمودؓ و بر حکم بشارات حضرت مہدی موعودؑ از فیض آنحضرتؑ ظاہراً و باطناً آنچناں بود کہ حضرت الوالامیر بدر المنیر میاں سید خوندمیرؓ

سلوک اور جذب اُسکی حالت مدام
اُسے سیر میں تھا نبیؐ کا مقام
تھا عثمانؓ در حیا و وقار
دل گویا رکھتا تھا گوہر نثار
تھا با عزم و ہمت دلیر و سخی
بہ دانش و رحم و کرم جوں علیؓ
تھا ہر دلعزیز اُس کے ہر حکم سے
تھے دل سبکے مضبوط باندھے ہوئے
تھی مہر اُسکی جوں مہر دل پر نشان
تھا حکم اُس کا جوں روح سب میں رواں
تھا فیض رواں میں وہ ایسا شفیق
کہ وحدت کی رہ پاتے تھے سب رفیق
لڑی جو ثریا کی قوم اُسکی تھی
ہوا واصلِ حق تو ٹوٹی تبھی
گیا وہ ہیں اہلِ زماں غم نصیب
ہوئے مضطرب سب بعید و قریب
دل و جاں ہیں اس رنج سے داغدار
جگر اُس کے غم سے ہیں تلخ و فگار
ہو موصول دائم درود و سلام
سبھوں کی طرف سے بجانِ ھمام

پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت سید السادات بندگی میراں سید محمودؓ کے فضائل حضرت مہدی موعودؑ کی بشارتوں کے رو سے اور آنحضرتؑ کے فیض سے ظاہراً اور باطناً ایسے تھے کہ حضرت امیر بدر منیر میاں سید خوندمیرؓ نے آنحضرتؓ کو ثانیِ مہدیؑ فرمایا۔ اور

آنحضرتؑ را ثانی مہدی فرمودند بر فرمودۂ بندگی میاںؓ تمام صحابہ خورد و کلاں اتفاق نمودند قد صح اتفاق اصحاب المہدی علیہ السلام الذی ورد عن نقل ثانی الامیر سید خوندمیر رضی اللہ عنہ علیٰ ان سید محمود ابن المہدی الموعود کان ثانی المہدی بحکم ہذا الحدیث المنیر من کتاب عقد الدرر روی عن ابن حجر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی ھٰذہ الامۃ مہدیان فالمہدی الاول یکون داعیا الی اللہ والثانی امیر وغازی ومقاتل ومعہ جند کثیرا علم ایہا المصدق صحت مضمون ایں حدیث نیز و نقل ثانی امیرؓ و اتفاق اصحاب المہدی صغیر و کبیر بر نقل حضرت مہدی موعودؑ قبل ہذا شرح شدہ بود چنانچہ دریں جا نقل آنحضرتؑ مشہور با ترجمہ ایں حدیث مذکور گفتہ می شود نظم ؎

و فرمود مہدی دو سید جواں
بلا واسطہ اند عالی مکاں
اگرچہ بنودے کتب را نزول
وگر ہم بنودے نبی و رسول
پس ایشاں شدندی ہمیں جا مقیم
بفضل الٰہی علیم و حکیم
خدایم نہادہ است منت بما

بندگی میاںؓ کے فرمان پر تمام صحابہ خورد و بزرگ نے اتفاق کیا، صحیح ثابت ہوچکا ہے۔ یہ امر تمام اصحاب مہدی علیہ السلام کے اتفاق سے اس روایت سے جو ثانی امیر سید خوندمیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سید محمودؓ ابن مہدی موعودؑ ثانی مہدیؑ تھے اس حدیث روشن کے حکم کے مطابق جو کتاب عقد الدرر میں آئی ہے روایت کی گئی ہے۔ ابن حجرؓ سے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس امت میں دو مہدی ہیں۔ ایک اُن میں سے داعی الی اللہ ہوگا اور دوسرا امیر و غازی ہوگا جو جنگ کریگا اور اُس کے ساتھ بڑی فوج ہوگی معلوم کر اے مصدق کہ اس حدیث کے مضمون کی صحت نیز نقل ثانی امیرؓ اور سب بڑے چھوٹے اصحاب مہدیؑ کے اتفاق کی صحت حضرت مہدی موعودؑ کی نقل مبارک سے ہونا قبل ازیں واضح کیا جاچکا ہے۔ چنانچہ اس جگہ آنحضرتؑ کی وہی نقل مشہور اس حدیث مذکور کے ترجمہ کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے ؎ (ترجمۂ نظم)

یہ فرمائے مہدیؑ دو سید جواں
ہیں بے واسطہ دونو عالی مکاں
کتابوں کا گرچہ نہ ہوتا نزول
نہ ہوتے اگر سب نبی و رسول
یہ ہوتے اسی جا پہ دونو مقیم
بفضل الٰہی علیم و حکیم
خدا کا یہ احسان مجھ پر ہوا

بما کردہ تابع الٰہ السما
کہ ہستند نشستہ یمین و یسار
کہ بر تو کنند جان و تن را نثار
یکی ہست سالک بہ سیر نبی
دگر ہست پیرو بسیر ولی
ہمیں دادہ انبا رسول امیں
کہ باشند دو مہدی در امت مبیں
زہر دو یکی ہست داعی الٰہ
دوم مرد قتال غازی و شاہ
علم گشت دعوت بمحمود شاہ
و شد امر جامع بخوندمیر شاہ
حاصل الغرض فضائل ثانی مہدی
اعنی بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ
بحکم المنصوص و المخصوص و بشواہد المنقول
والمعقول مقرر بود مع ذالک نیستی و تسلیمی
آنحضرت درباب فضائل حضرت مہدی
موعودؑ آنچناں بود کہ کرات و مرات ایں
سہ نقول قاطعہ دریں باب فرمودند یکی
آنکہ نقلست کہ فرمودند کہ حق آگاہ ہست
کہ ہیچ وقت من الاوقات در دل ایں بندہ
خطرہ روی نمودہ است کہ من پسر مہدی
ام و ذات میراں سید محمد مہدی موعود پدر
من باشد و نقل دوم آنکہ بندگی حضرت
میراں سید محمود کرات و مرات فرمودند کہ
ذات مہدی موعود ہمچوں دریا بزرگ بود

کہ ان دونو کو میرے تابع کیا
کہ فرمایا دو ہیں یمین و یسار
جو جان اور تن سے ہیں تجھ پر نثار
ہے ایک اُن میں سالک بہ سیر نبیؐ
ہے دیگر سو تابع بہ سیر ولیؑ
یوں ہی دی رسول امیںؐ نے خبر
دو مہدی ہیں امت میں روشن سیر
اک ان میں سے ہوئے گا داعی حق
دوم مرد قتال غازی حق
کی محمودؓ نے دعوت دین عام
ہے خوندمیرؓ سے امر جامع تمام
خلاصۂ کلام یہ کہ حضرت ثانی مہدیؑ یعنے بندگی
میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کے فضائل بمطابق حکم
منصوص و مخصوص بہ شواہد منقول و معقول جو ثابت
تھے باوجود انکے آنحضرتؓ کی نیستی اور انکساری
حضرت مہدی موعودؑ کے فضائل کے ذکر میں ایسی تھی کہ
اس باب میں یہ تین نقلیں قطعی طور پر منقول ہیں کہ کئی بار
آنحضرتؓ نے فرمایا ایک یہ کہ نقل ہے کہ آنحضرتؓ
نے فرمایا کہ خدا آگاہ ہے کسی وقت اِس بندے
کے دل میں یہ خیال نہیں آیا کہ میں فرزندِ مہدیؑ ہوں
اور حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ میرے پدر
ہیں۔ اور دوسری نقل یہ ہے کہ حضرت بندگی
میراں سید محمودؓ نے کئی بار یہ ارشاد فرمایا ہے کہ
مہدی موعودؑ کی ذات دریائے عظیم کی مانند ہے اور
بندہ دریا کے ایک نالہ کے مانند بھی نہیں ہے۔ اور

مثال بندہ ہمچوں نالہ دریا ہم نیست و نقل سوم آنکہ تمثیل فرمودند کہ مثال وقت حضرت میراں علیہ السلام فیض ذات آنحضرت آنچناں بود کہ ہمچوں کسی کشت زار کند و تخم در زمین اندازد و باراں از غیب بیاید و پرورش دہد و وقت بندہ ہمچو کسی کہ نزدیک چاہ کشت کند و تخم در زمین اندازد و از مشقت دلو و رسن آب کشد و کشت خود را پرورش دہد سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ حضرت مہدیؑ در حق آنحضرتؓ ہر دو ذات برابر شدہ است می فرمودند و نیستی و تسلیمی بندگی میراں سید محمودؓ در فضائل مہدیؑ ایں چنیں بود القصہ بروز دوشنبہ بتاریخ چہارم ماہ رمضان سنہ نہصد ہژدہ سال وصال ایں حبیب ذوالجلال شدہ است علیہ الرضوان چنانچہ در سال تاریخ آنحضرت سروری صاحبِ دیوان مہری می فرماید رضی اللہ عنہ۔

نظم

چو محمود ابن مہدی ہدا بخش
کہ بی یسمع و بی یبصر و بی ینطق
بدار الباغ ازیں فانی سفر کرد
ز الحقنا بہم با او ست ملحق
دلش چوں از دو عالم منقطع بود
دوشنبہ زاں شد از تن جان مشفق

تیسری **نقل** یہ ہے کہ آنحضرتؓ نے ایک تمثیل بیان فرمائی کہ حضرت میراں علیہ السلام کے وقت اور آن حضرتؑ کے فیض کی مثال ایسی تھی جیسے کسی نے ہل جوتا اور بیج زمین میں بویا اور غیب سے بارش ہو کر اُس کی کھیتی پرورش پائی اور بندے کے وقت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کنوئیں کے نزدیک کوئی شخص کھیتی کرے بیج بوئے اور محنت و مشقت اُٹھا کر ڈول رسّی سے پانی سینچے اور اپنی کھیتی کی پرورش کرے سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ حضرت مہدی علیہ السلام آنحضرتؓ کے حق میں فرماتے تھے کہ ہر دو ذات (یعنے حضرت مہدیؑ اور میراں السید محمودؓ) برابر ہو گئے ہیں اور حضرت مہدیؑ کی عظمت کے بیان میں بندگیمیراں السید محمود رضی اللہ عنہ کی نیستی اور عاجزی کا یہ حال تھا۔ قصہ مختصر یہ کہ پیر کے روز ماہ رمضان کی چوتھی تاریخ ۹۱۸ھ میں اس حبیب ذو الجلال کا وصال ہوا علیہ الرضوان۔ چنانچہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے وصال کا سالِ تاریخ صاحبِ دیوان مہری رضی اللہ عنہ اس طرح فرماتے ہیں ؎ (ترجمۂ نظم)

جو محمودؓ ابن مہدیؑ راہبر تھے
سمیع و بصیر و ناطق تھے وہ از حق
گئے دار البقا فانی سرا سے
از الحقنا بھم ہیں واصلِ حق
دو عالم سے دل اُن کا منقطع تھا
دوشنبہ کو گئے رحلت وہ مشفق

بچارم ماہ میموں رحلتش داں
کہ چار احکام میمونش محقق
شمر تاریخ سال عزم آں ماہ
کہ بود آں صاحب تمکیں مصدق
۹۱۸ھ

ولہ ایضاً ؎
فرزند نبی و آل مہدی موعود
موصوف تخلقوا باخلاق ودود
تاریخ شمر چوں زجہاں شد محمود
کز نفس ومن صلح مبشر بود

منجملہ نہصد و ہژدہ می شوند اعلم ایہا المصدق بندگی میراں سید محمود را رضی اللہ عنہ یکے زوجۂ نیکو صفات المسماۃ بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا وسہ فرزند بودند بدیں تفصیل دو پسر بردو مبشر ویکی دختر نیک اختر پسر کلاں بندگی میراں سید عبدالحی علیہ الرضوان کہ مبشر و منظور و مہاجر حضرت امام آخر زمان بودند چنانچہ قصۂ تولد و نہادن اسم مبارک وداون بشارت درباب بست وسیوم یک بیک ذکر کردہ شدہ است وبحضور حضرت میراں شش ماہ بودند

تھی رمضان المبارک کی جو چوتھی
تاریخ چار حکم مبارک آپ کے حق
یہ کہہ اس ماہ دیں کا سال رحلت
کہ بود آں صاحبِ تمکین مصدق
۹۱۸ھ

ایضاً حضرت بہرتی رضی نے فرمایا ہے ؎ (ترجمہ ابیات)
فرزند نبی اور ابن مہدی موعود
موصوف جو تھے بجملہ اخلاق ودود
تاریخ یہ کہدے جو گئے ہیں محمود
کز نفس ومن صلح مبشر بود (۹۱۸)

جملہ عدد نوسو اٹھارہ ہوتے ہیں۔ معلوم کر اے مصدق کہ حضرت بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ کی ایک زوجہ نیکو صفات تھیں مسماۃ بی بی کدبانو رضی اللہ عنہا اور آنحضرت کو تین فرزند ہوئے جن کا تفصیلی ذکر یہ ہے آنحضرت رضی کے دو پسر مبشر اور ایک دختر نیک اختر ہوئی۔ بڑے فرزند بندگی میر السید عبدالحی علیہ الرضوان مبشر اور منظور حضرت امام آخر زماں ع کے تھے اور آنحضرت ع کے مہاجرین میں شمار پائے تھے چنانچہ ان کے تولد اور نام رکھائی اور حضرت مہدی ع سے بشارت پانے کا ذکر وہاں سے آخر تک تئیسویں باب میں کیا گیا ہے

؎ وہ چار حکم جن پر سب فرائض شریعت وطریقت کا دار ومدار ہے۔ یہ ہیں (۱) تصدیق مہدی ع۔ (۲) ترک دنیا (۳) ہجرت از خانماں (۴) صحبت صادقاں۔ چنانچہ نقل ہے بندگی میر السید محمود رض فرمودند کسے کہ ترک دنیا کردہ است ہجرت وصحبت نمی کند آنکس متمادی است در طلب دنیا و ترک دنیا۔ پس بر وفرض است کہ ہجرت وصحبت بکند وگرنہ اورا بہرۂ دین ہیچ نمی رسد (حاشیہ ۹۹)

و بحضور بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ
۹ سال و تربیت بدم خجستہ بندگی میراں
سید محمود رضی اللہ عنہٗ واز نہایت کمالیت
ترک مقتدائی کردہ اند و میفرمودند کہ
اگر مرشدی باید کرد تا بمثل میراں سید محمود
وآں میسر نیست تا ترک مقتدائی کردہ بودند
فاما مقتداء زماں بودند بلکہ کسانیکہ بدم
ایشاں تربیت بودند مقتداء زماں گشتند
اگر روش بندگی میراں سید عبدالحی روشن منور
و مناقب شاں کہ مشہور الاشہر است من وعن
تمام واضح کنم تا کتاب دراز گردد بدیں سبب
دریں جا بطریق ایجاز ذکر کردیم القصہ تاریخ
آنحضرت بر نہصد و دہ سال اعنی نزد وصال
حبیب ذو الجلال شدہ است چنانچہ
ایں فقیر حقیر سگ آستانہ حضرت
امیرؑ گفتہ

بیت

چنیں یافتم تاریخ بدر زماں
کہ جویم ز روشن منور جہاں

بحکم اجمال عدد حروف روشن منور جہاں
نہصد و دہ سال می شود آخر الامر ہفتاد
سال عمر مبارک بود بتاریخ بست و نہم
ماہ ذوالحجہ بر سنہ نہصد و ہشتاد سال
وصال با ملک الحق المتعال در موضع بڈھاسن

بندگی میراں سید عبدالحی رضؓ حضرت مہدیؑ کے حضور میں
چھ مہینے کے تھے اور حضرت بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہٗ
کے حضور میں نو سال کے تھے اور حضرت بندگی میراں
سید محمود رضی اللہ عنہٗ سے تربیت ہوئے تھے اور نہائیت
درجۂ کمال سے آنحضرت رضؓ نے مقتدائی ترک کردی تھی۔
اور فرماتے تھے کہ مرشدی میراں سید محمود رضؓ کے مثل کرنی
چاہیئے۔ اس کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ یہ فرماکر
آنحضرت رضؓ نے مرشدی ترک کردی تھی۔ اس پر بھی مقتداء
زماں تھے بلکہ جو لوگ آپ سے تربیت ہوئے تھے
وہ بھی مقتداء زماں ہوئے اگر بندگی میراں سید عبدالحی
روشن منور رضی اللہ عنہٗ کی روشِ مبارک اور آنحضرت رضؓ
کے فضائل جو مشہور و معروف ہیں پورے بیان کروں
تو یہ کتاب طویل ہو جاتی ہے۔ بدیں وجہ اس جگہ میں نے
بہت اختصار کے ساتھ یہ ذکر کیا ہے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ
آنحضرت رضؓ کی ولادت سنہ ۹۱۰ھ نو سو دس میں ہوئی۔ اور
وہی سال وصال حضرت حبیب ذو الجلال علیہ السلام
کا ہے۔ چنانچہ اس فقیر حقیر سگِ آستانۂ حضرت امیرؑ
نے یہ بیت کہا ہے ؎ (ترجمۂ بیت)

یہ پایا میں تاریخ بدرِ زماں
کہ جویم ز روشن منور جہاں

بحسابِ اجمالی روشن منور جہاں کے حروف کے اعداد
نو سو دس ہوتے ہیں۔ بالآخر آنحضرت رضؓ کی عمر مبارک
ستر سال ہوئی اور انتیس ۲۹ ماہ ذیحجہ سنہ ۹۸۰ھ نو سو اسی
ہجری میں آنحضرت رضؓ موضع بڈھاسن میں واصل بحق ہوئے
حضرت ثانی مہدی رضؓ کی قبر مبارک کے قریب موضع بھیلوٹ

شدہ است عنقریب قبر مبارک ثانی مہدیؑ
درویر بھیلوٹ مدفون اند و آں ذات
عالی صفات را یک پسر پُر نور مسند نشین
روشن منور خلاصہ اولاد رسول الثقلین
زبدۂ آل حضرت امام الکونین جگر گوشۂ
حسین اعنی بندگی میراں سید حسین کہ بنیرۂ
برگزیدۂ حضرت امیر کہ پیر دستگیر این فقیر
پُر تقصیر ہستند و اولاد ایشاں بسیار است
لکن از جہت دراز شدن مختصر کردہ شد و اسم
دختر آنحضرت رح بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہا کہ ہر
دو ذات در ملک دکھن آسودہ اند و سال
تاریخ وصال مرشدی ملاذی ملجائی بنیرۂ
حضرت مہدیؑ مولوی ام بندگی میراں سید
حسین رح این است کہ در ماہ جمادی الاول
بتاریخ بست و پنجم سنہ یکہزار بست و پنج سال
وصال شدہ است چنانچہ میگوید در بیت ؎

میں مدفون ہیں۔ اُس ذاتِ عالی صفات کے ایک
فرزند سراپا نور مسند نشین روشن منور خلاصۂ اولاد
رسول ثقلین م زبدۂ آل حضرت امام الکونین ع جگر گوشۂ
حسین رضؓ یعنی بندگی میراں سید حسین نبیرۂ برگزیدہ
حضرت امیر علیہ السلام کے جو پیر دستگیر اس فقیر پر تقصیر
کے ہوئے ہیں اور اولاد آنحضرت رح کی بہت ہے۔
درازی عبارت کے اندیشہ سے مختصراً بیان کیا گیا ہے
(آنحضرت رح کے ایک فرزند میاں سید زین العابدین نام
ہوئے اور ایک دختر مسماۃ بی بی راستی رحمتہ اللہ
علیہا یہ دونو ذات ملک دکن میں آسودہ ہیں۔ اور
سال تاریخ وصال میرے مرشد اور میرے ملجا و ماوی
کا جو پوترے حضرت مہدیؑ کے اور میرے آقا بندگی
میراں سید حسین رح ہیں یہ ہے کہ جمادی الاول کے
مہینہ میں بتاریخ پچیس ۲۵ سنہ ۱۰۲۵ھ ایکہزار پچیس
میں آنحضرت رح کا وصال ہوا ہے چنانچہ فقیر ایک بیت
میں کہتا ہے ؎

و نام پسر دوم بندگی میراں سید محمود رضی اللہ
عنہٗ و بنیرۂ مہدی موعود علیہ السلام برگزیدۂ
ملک العلام الغیوب بندگی میراں سید یعقوب
قدس اللہ روحہٗ بود ایشاں بزبان امام
مہدی آخر زماں ہم مبشر اند چنانچہ
نقلست کہ چوں در باب اسم نہادن بندگی
میراں سید عبد الحی روشن منور حضرت امام

حضرت بندگی میر السید محمود رضی اللہ عنہٗ کے دوسرے
فرزند پوترے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے برگزیدۂ
خداوند علام الغیوب بندگی میر السید یعقوب قدس اللہ روحہٗ
تھے جو زبانِ مبارک امام آخر زماں ع سے بشارت یافتہ
ہوئے ہیں۔ چنانچہ نقل ہے کہ جب بندگی میراں
سید عبد الحی روشن منور کا نام رکھنے کے بارے میں
حضرت امام البر و البحرؑ سے عرض کیا گیا تو اُس وقت

ـــہ مصنف رح نے جس بیت کا ذکر کیا ہے شواہد الولایت کے جو نسخے ہمارے سامنے ہیں ان میں کسی میں بھی نہیں ہے ممکن ہے مصنف کے اصل دستخطی نسخہ میں مل جائے اور بھی کچھ عبارتیں جو بعض مقامات میں حذف ہوگئی ہیں ان کی تصحیح بھی اصل نسخہ ہی سے ہو سکتی ہے (مترجم)

البروالبحور را عرض کردند دراں وقت حضرت
خاتم ولایتؑ فرمودند کہ سید عبدالحی نام نہید
یا سید یعقوب آخر الامر بجز ایں دو پسر کہ بلسان
آنحضرت مبشر بودند ہیچ پسر دیگر نشدہ است
و بندگی میراں سید یعقوب از بندگی میراں
سید عبدالحی دو سالہ خورد تر اند و تولد بندگی میراں
سید یعقوب بر سنہ نہصد و دوازدہ سالی شدہ
بود و بحضور بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ
پنج سالہ بودند تربیت و صحبت از بندگی
ملک الہداد خلیفہ ثانی امیر بندگی میاں سید
خوندمیر شدہ بودند و در زمانہ خود کامل و اکمل و
مکمل و افضل زمان خود بودند اگر مناقب و
منقولات در فضائل آں عالی درجات بنویسم
کتاب دراز تر گردد بدیں موجب میسر نشد و
ذات بندگی میراں سید یعقوب در ملک دکھن
دار السلطنت کہ دولت آباد است آسودہ اند و
عرس ایشاں علیہ الرحمتہ والرضوان بست و سیوم
ماہ ذوالحجہ است و بندگی میراں سید یعقوب
علیہ الرحمتہ را پنج حرم بودہ است بعد از فوت
یکے بدیگرے عقد کردہ اند اسامی ایشاں
بدیں تفصیل، بی بی رقیہ دختر بندگی میاں
سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کہ اول اند خدائے
تعالیٰ کہ ایشاں را دو پسر دادہ بود یکے
بندگی میاں اشرف کہ صاحب شرف بودند
و بحضور بندگی ملک ہفت سالہ بودند بزبان

حضرت خاتم ولایتؑ نے فرمایا کہ سید عبدالحی یا
سید یعقوب نام رکھو، آخر کار سوائے ان فرزندوں
کے جو بزبانی آنحضرتؑ مبشر تھے اور کوئی فرزند
نہیں رہے، بندگی میراں سید یعقوبؓ بندگی میراں
سید عبدالحیؓ سے دو سال کے چھوٹے تھے بندگی
میراں سید یعقوبؓ کا تولد ۹۱۲ سنہ نوسو بارہ
ہجری میں ہوا، بندگی میراں سید محمود رضی اللہ عنہ
کے حضور میں پانچ سال کے تھے تربیت اور
صحبت بندگی ملک الہدادؓ خلیفۂ ثانی امیر
بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے حاصل کئے تھے
اپنے زمانے میں کامل و اکمل اور افضلِ زماں تھے
اگر فضائل اور منقولات جو اُس ذات عالی درجات
کے ہیں لکھوں تو کتاب بہت زیادہ ضخیم ہو جائیگی
اس سبب سے نہ لکھ سکا اور حضرت بندگی میراں
سید یعقوبؓ ملک دکن دار السلطنت دولت آباد
میں آسودہ ہیں اور آنحضرت علیہ الرحمتہ والرضوان کا
عرس تیئیس ماہِ ذی الحجہ کو ہوتا ہے اور بندگی
میراں سید یعقوب علیہ الرحمتہ کی پانچ بیویاں
ہوئیں جو یکے بعد دیگرے عقد میں آئیں ان کے ناموں
کی تفصیل یہ ہے

بی بی رقیہ بنتِ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
آنحضرتؓ کی پہلی زوجہ تھیں۔ خدائے تعالےٰ نے
ان کو دو فرزند دیئے ایک بندگی میاں اشرفؓ
جو صاحب شرف تھے بندگی ملک الہدادؓ کے حضور
میں سات سال کے ہوئے اور بزبانی بندگی

بندگی ملک مبشر اند و تربیت از ذات بندگی
میاں سید شہاب الدین اند و پسر دوم بندگی
میراں سید اسحاق ایشاں ہر دو برادراں در
ملک دکھن آسودہ اند و اولاد و احفاد بسیار
دارند اکثر و اغلب مقتدا اند دوم حرم محترم
بندگی میراں سید یعقوب رح اسماہ بی بی بوا رحمتہ اللہ
علیہ کہ دختر بندگی ملک گوہر شہ پولادی
مصاحب و مبشر بندگی میاں رض و از ایشاں دو
پسر و چند دختر شدہ بودند یکے سید سادات
منبع البرکات بندگی میراں سید یوسف
رحمتہ اللہ علیہ کہ یوسف زماں بودند در صورت
و نیز سیرت کامل و اکمل و مکمل و افضل بودند
و در باب سماع منقولات وحید العصر و
فرید الدہر بودند و اعتقاد جامع در میان
گروہ حضرت امام مہدی موعود لامع داشتند
دوم بندگی میراں سید خوندمیر کہ در باب توکل
و عزلت از خلق و تسلیمی در باب مدعا ر
جد بزرگوار مقتداء کامل نامدار بودند و ایشاں
ہر دو ذات ہم پہلوی پدر خود عالی صفات
در دولت آباد آسودہ اند و از ایشاں
فرزنداں فراواں شدہ اند اکثر و اغلب مقتدار
بزرگ ہمچوں حضرت سید السادات گرامی
درجات مخصوص الزماں برگزیدۂ حضرت
رحماں بحر العلوم معنوی و صوری قاصد و
مجدد مدعائی حضرت سرور ی ائمہ بندگی

ملک رح مبشر ہوئے ہیں اور بندگی میاں سید
شہاب الدین رض سے تربیت ہوئے دوسرے فرزند
بندگی میراں سید اسحٰق رض تھے یہ دونو برادر ملک
دکن میں آسودہ ہیں ان کے فرزند اور پوترے
پوتریاں بہت ہوئے جن میں سے اکثر مقتدایان
وقت ہیں دوسری زوجہ محترمہ بندگی میراں سید یعقوب رح
کی بی بی بوا رحمتہ اللہ علیہا دختر بندگی ملک گوہر شہ
پولادی رح کی تھیں جو بندگی میاں رض کے مصاحب اور
مبشر تھے اس بی بی سے دو فرزند اور چند لڑکیاں
ہوئیں ایک فرزند سید السّادات منبع البرکات
بندگی میراں سید یوسف رحمتہ اللہ علیہ تھے یوسف
زماں تھے صورت میں بھی اور سیرت میں بھی کامل و
اکمل و مکمل اور افضل تھے نقلیات کی سماع میں
یکتا و یگانہ زماں تھے حضرت امام مہدی موعود ع
کے اصحاب کے بارے میں اعتقاد جامع اور روشن
تر رکھتے تھے دوسرے فرزند بندگی میراں سید
خوندمیر رح تھے جو توکل عزلت از خلق اور مقام تسلیم و
رضا میں اپنے جد بزرگوار کے مدعا کی حفاظت
میں مقتداءِ کامل مشہور و معروف تھے یہ دونو
برادر اپنے پدرِ عالی صفات کے ہم پہلو دولت آباد
میں آسودہ ہیں اور ان دونو کے بہت فرزند
ہوئے جن میں سے اکثر و بیشتر مقتدایان بزرگ
ہیں جیسے کہ حضرت سید السّادات گرامی درجات
مخصوص الزماں و برگزیدہ حضرت رحمٰن بحر العلم
معنوی و صوری قاصد و مجددِ مدعا حضرت مہدی ع

میراں سید قاسم ابن بندگی میراں سید یوسف
رحمۃ اللہ علیہ کہ صاحب تصانیف بسیار و
مقتدا ر کامل و اکمل بودند سیوم حرم بندگی
میراں سید یعقوب دختر عالم خاں میواتی کہ
نام او شاں معلوم نداریم ایشاں را دو پسر
بودند یکی بندگی میراں سید ابراہیمؒ دوم بندگی
میراں سید محمودؒ کہ ہر دو برادراں کامل مرشداں
افضل زماں شدہ بودند و از ایشاں بسیار
فرزنداں شدند و اکثر مقتدا گشتند و دریں
زماں ہم بسیار ہستند اگر یک یاد کردہ
شود کتاب دراز گردد آں ہر دو برادراں بزرگوار
نیکو کردار ہم در دکھن آسودہ اند در قصبۂ گوکاک
کہ عنقریب رائے باک است عرس بندگی میراں
سید ابراہیم یازدہم ماہ محرم است عرس
بندگی میراں سید محمود ہفتم ماہ شوال است
و حرم چہارم بندگی میراں سید یعقوب بی بی سارہ
رحمۃ اللہ علیہا نام داشت و از ایشاں یکی پسر
بزرگوار در گروہ حضرت مہدی نامدار فانی
فی اللہ باقی باللہ قاصد اتباع جد خود کہ مقتدا ء
عالم است اسمہٗ بندگی میاں سید عالم رحمۃ اللہ علیہ
کہ دریں زماں بودند دوازدہ سال وصال
او شاں راشدہ است در اتباع مہدی موعودؑ
یک نشانہ عجائب در زماں بود اگر مناقب
ایشاں در تحریر آرم در بیان ہرگز نگنجد و اگر
اندکی بنویسم کتاب دراز گردد حرم پنجم اسمہا

جن کا اسم گرامی بندگی میراں سید قاسم ابن بندگی
میراں سید یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہے صاحب
تصانیف کثیرہ مقتدار کامل و اکمل تھے حضرت
بندگی میراں سید یعقوبؓ کی تیسری زوجہ
عالم خاں میواتی کی دختر تھیں جن کا نام اس فقیر
کو معلوم نہیں ہے ان کے دو فرزند ہوئے ایک بندگی
میراں سید ابراہیمؒ دوسرے بندگی میراں سید محمودؒ
ہر دو برادر مرشدان کامل افضل اہلِ زماں ہوئے
ہیں ان دونوں کے فرزند بھی بہت ہوئے جن میں
سے اکثر مقتدا ہوئے ہیں اور اس زمانے میں بھی
بہت ہیں اگر ہر ایک کا ذکر کیا جائے تو کتاب بہت
طویل ہو جاتی ہے یہ دونو بزرگوار نیکو کردار بھی
دکن میں آسودہ ہیں قصبۂ گوکاک میں جو رائے باک
کے قریب واقع ہے بندگی میراں سید ابراہیم
کا عرس گیارہ ماہِ محرم کو ہوتا ہے اور بندگی میراں
سید محمودؒ کا عرس سات شوال کو اور حضرت بندگی
میراں سید یعقوبؓ کی چوتھی زوجہ جن کا نام بی بی سارہ
رحمۃ اللہ علیہا تھا ان کو ایک فرزند بزرگوار ہوئے
جو تمام گروہ مہدئی میں نامدار فانی فی اللہ باقی باللہ
کے لقب سے مشہور و معروف ہیں مقتدا ر عالم ہوئے
جن کا نام مبارک بندگی میاں سید عالم رحمۃ اللہ
علیہ ہے آنحضرتؒ کا وصال ہو کر تقریباً بارہ سال
ہوئے ہیں حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی اتباع کا ایک ذی شان نشان اسی زمانے میں
تھے اگر آنجنابؒ کے فضائل لکھوں تو بیان سے باہر ہیں

بی بی منجلی نبسی بندگی میراں سید خوندمیرؒ
ودختر ملک اسمٰعیل بودند ازیشاں یک پسر
بزرگوار نامدار عالی مقدار نیکو کردار بندگی
میراں سید مصطفیٰ ؑ کہ در دعلوم ظاہری
وباطنی کامل ومرشد فاضل وافضل بودند
ازیشاں ہم بسیار فرزنداں ماندہ اند کہ دو پسر
وچہار دختر بودند کہ اگر نام وتفصیل ایشاں
کردہ شود ایں کتاب درازمی شود واکثر اولاد
واحقاد بندگی میراں سید یعقوب مقتدء کامل
خوب شدہ اند بشرح دادہ شد وبندگی حضرت
میراں سید محمود ثانیٔ مہدی رضی اللہ عنہ وایک
دختری اسمہا بی بی گوہر المبشر بلسان ہمسر
حضرتؑ ایشاں درخانۂ میاں محمود شہ بودند
ایشاں را چہار پسر وچند دختر شدہ بودند خصوصاً
یکی فرزند بزرگ آں میاں شریف محمد کہ
داماد بندگی میاں سید شہاب الدینؒ بودند
وبندگی میں سید شہاب الدینؒ درحق ایشاں
بشارت فرمودند کہ درجای خویش بروید اگر
درروز قیامت حق تعالیٰ می فرماید کہ در درگاہ
ماچہ آوردی عرض کنم کہ ایں فرزندم شریف
محمد را آوردم ودیگر فرزنداں اسمہم میاں
راجے محمد ومیاں خلیل محمد ومیاں عزیز محمد کہ
مقتدار کامل بودند آخر الامر بی بی گوہر
ومیاں محمود شہ در موضع کھانبیل درملک
گجرات آسودہ اندور دائرہ بندگی میاں

کم سے کم بھی لکھے جائیں تو کتاب دراز ہوگی
حضرت بندگی میراں سید یعقوبؒ کی پانچویں زوجہ
مسماۃ بی بی منجلیؒ بندگی میاں سید خوندمیرؒ کی نواسی
ملک اسمٰعیل کی دختر تھیں ان سے ایک فرزند
بزرگوار نامدار عالی مقدار نیکو کار بندگی میراں سید
مصطفیٰ ہوئے جو علوم ظاہری اور باطنی میں کامل
مرشد فاضل وافضل ہوئے ان کی بھی اولاد بہت
ہے آنخضرتؒ کو دو فرزند ہوئے اور چار دختریں
ہوئیں جن کا تفصیلی ذکر ناموں کے ساتھ کیا جائے تو
درازی عبارت کا موجب ہے حضرت بندگی میراں
سید یعقوبؒ کے اکثر فرزند اور پوترے جو مقتدائے
کامل ہوئے ہیں ان کا ذکر واضح طور پر بخوبی کردیا
گیا ہے اور حضرت میراں سید محمود ثانی مہدیؒ کی
ایک دختر مسماۃ بی بی خونزا تھیں جو آنخضرتؑ کی
زبان مبارک سے بشارت یافتہ تھیں میاں محمود شہؒ
کو دی گئیں ان کو چار فرزند اور چند لڑکیاں ہوئیں ان
کے بڑے فرزند میاں شریف محمدؒ بندگی میاں سید
شہاب الدینؒ نے ان کے حق میں بشارت دی تھی
اور فرمایا تھا کہ تم اپنی جگہ پر جاؤ اگر قیامت کے روز
حق تعالیٰ فرمائے گا کہ ہماری درگاہ میں تو نے کیا تحفہ
لایا تو عرض کروں گا کہ اس اپنے فرزند شریف محمد
کو لایا ہوں اور دوسرے فرزندوں کے نام میاں
راجے محمدؒ میاں خلیل محمد اور میاں عزیز محمدؒ ہیں

سید شہاب الدینؒ بودہ اند و فرزندان
ایشاں وراء بندگی میاں شریف محمد
کہ مبشر اند ہمہ در ملک دکھن چوں دولتاباد
و بیجاپور آسودہ اند فاعلم ایہا المصدق
اگر تفصیل فرزندان حضرت میراں
سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ
و رحمۃ اللہ علیہم از نسبتِ پسری و
دختری انچہ دریں زماں ہستند و
مقتداء مشہور اند یک یک نوشتہ
شود کتاب دراز می شود بدیں موجب
بر نام بعضے مقتدار بزرگوار ایں کتاب
مختصر کردہ می شود العارف
یکفیہ الاشارۃ۔ **سوال**
اگر کسی گوید کہ مہدی موعودؑ تابع
تام حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و
سلم بود در انجا اولاد پسری نیست و دینجا
اولاد چوں واقع شد؟۔۔

جواب:۔ فاعلم ایہا المصدق در انجا
مرتبہ نبوت بود و حق تعالیٰ فرمودہ بود
کہ اگر فرزند تو زندہ ماند پیغمبر شود و
پیغمبر بعد از تو نیست بدیں موجب پسران
رسول صلی اللہ علیہ وسلم وفات یافتند
و ایں جا ولایت است و بعد از مہدی
موعود ہادی و دوستِ خدا شدن
ممکن است ان فی ذالک لآیات

جو مقتدایان کامل ہوئے ہیں حضرت بی بی گوہرؓ
اور میاں محمود شاہؒ ہر دو ملک گجرات میں موضع
کھانبیل میں آسودہ ہیں ان کی سکونت بندگی
میاں سید شہاب الدینؒ کے دائرہ میں تھی بندگی
میاں شریف محمدؒ جو مبشر ہوئے ان کے سوائے
بی بی کے دیگر فرزنداں ملک دکن دولت آباد اور
بیجاپور میں آسودہ ہیں۔ پس معلوم کر اے مصدق
کہ اگر حضرت میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ
عنہ کے سب اولاد پسری اور دختری کی
نسبت کے لحاظ سے جو اس زمانے میں ہے جن ہیں
مقتدایان مشہور ہیں ان میں سے ہر ایک کا ذکر کیا
جائے تو کتاب بہت ضخیم ہو جاتی ہے اسی
سبب سے بعضے بزرگوار مقتداؤں کے نام
بالاختصار لکھے گئے ہیں کہ عارف کے لئے ایک
اشارہ ہی کافی ہے۔ **سوال** اگر کوئی شخص یہ کہے
کہ مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تابع تام حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے آنحضرتؐ
کو اولاد پسری نہیں ہے یہاں کیسے ہوئی تو۔
جواب اس کا یہ ہے کہ جان اے مصدق وہاں
نبوت کا مرتبہ تھا اور حق تعالیٰ کا یہ فرمان ہوا
تھا کہ اے محمد تیرا کوئی فرزند زندہ رہتا تو پیغمبر ہوتا اور
تیرے بعد پیغمبر نہیں ہے اسی سبب سے رسول اللہ
صلعم کے لڑکے وفات پا چکے اور یہاں ولایت
کا ظہور ہے اور حضرت مہدی موعودؑ کے بعد ہادی
اور دوستِ خدا کا وجود ممکن ہے۔ بے شک

بینات وشهادت قاطعات علیٰ حجة المهدی بالعیان فبای اٰیة بینة وشهادة قاطعة تومنون بعدها فبای اٰلاء ربکما تکذبان ۝ؕ

باب سی وششم

دربیان خلافت صدیق المهدی بالتحقیق در رفیقہ ثانی اثنین اذ ہمانی کل مکان بالدلائل الوثیق موصوف بہ صفات ذاتہ انہ بحکم المنصوص و معروف بسیرتہ بمتقاضاء المخصوص وانہ کان خاتم حجتہ بادلتہ المنقول وآیتۃ بیتۃ علیٰ ثبوتہ بشواہد المعقول الاعدل الامیر من الامیر الکبیر ہوافضل الوزیر صاحب جیش الکبیر بشیر ونذیر مخبر الضمیر اسمہ ٗبالعربیتہ اوالامیر وبالفارسیتہ خداوند امیر وبالاصلاح بندگی میاں سید خوندمیر وخطابہ سلطان نصیر وایضا یقال لہ بدر المنیر سراج المنیرؓ قصہ ٗ قتال قاتلو اوقتلو ا بالمنقول المشاہیر وذکر خلفاء ذات آنخضرت مع تفصیل ازواج واولاد صغیر وکبیر اعلم ایہا المصدق نور پرظہور خاتم ولایت محمدی بعداز وصال حبیب ذوالجلال اعنی محمد مہدیؑ کمالا یخفیٰؑ دوقسم شدہ بودند وآں دوقسم مذکور رابد خلیفہء ذات خود فرمودندآں ہر دو

اس بیان میں کھلی نشانیاں اور قطعی شہادتیں ہیں حضرت مہدی کی حجت پر واضح طور پر پس اور کس کھلی نشانی اور قطعی شہادت پر ایمان لاؤ گے اس کے بعد دیکھو فرمان خدا تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

چھتیسواں باب

بیان میں خلافت صدیق مہدیؑ ورفیق مہدیؑ بہ تحقیق کے جن کی شان بہ دلائل قاطعہ ثانی اثنین اذ ہمانی کل مکان ہے جو صفاتِ ذاتِ مہدیؑ سے موصوف ہوئے ہیں بحکم منصوص اور آنخضرتؑ کی سیرت کے ساتھ معروف ہوئے ہیں بہ مقتضاءِ مخصوص آپ ہے کی ذات خاتم حجت مہدیؑ ہے دلائل منقول سے اور کھلی نشانی حضرت مہدیؑ کی مہدیت کے ثبوت کی ہے شواہد معقول سے آنخضرتؓ عادل ترین امیر امراء کبار سے اور افضل وزیر صاحبِ فوج کبیر بشیر ونذیر مخبر مافی الضمیر ہوئے آنخضرتؓ کا نام عربی زبان میں الوالامیر اور فارسی میں خدا وند امیر اور اصطلاحاً بندگی میاں سید خوندمیرؓ ہے اور خطاب آنخضرتؓ کا سلطان نصیر ہے نیز آنخضرتؓ کو بدرمنیر سراج منیر بھی کہا جاتا ہے رضی اللہ عنہ اب یہاں ذکر آنخضرتؓ کے واقعہ قتال کا جو مطابق حکم قاتلوا وقتلوا وقوع میں آیا منقولاتِ مشہورہ اور ذکر آنخضرتؓ کے خلفاء کا آنخضرتؓ کی ازواج واولاد کے تفصیلی ذکر کے

سید و ہر دو صالح و ہر دو جوان بودند و ہر
دو فرزند و ہر دو دلبند آنحضرتؐ کاظہر من الشمس
عیاں بودند درمیان آں دو ذات یکی
را صاحب سیر نبوت حکم کردند
دومی را کرات و مرات قائم مقام
ذات سیر ولایت فرمودند و نیز
درحق صاحب سیر نبوت حضرت
مہدی موعودؑ فرمودند پیشتر شدہ
بروید یا پستر شدہ ہر دو ذات
برابر شدہ است و صاحب سیر
ولایت را فرمودند کہ بار ولایت ختم
برشما است بنا بر باخلافت صاحب
سیر نبوۃ کہ نصف بار ولایت بود
ہم ختم بر بندگی میراں سید محمود
شد زیرا کہ ایں ہر دو ذات موصوف
بمہدی صفات یکی اند چنانچہ
دو چشم اگرچہ دو جا اند فاما یکجا می
نگرند کما یقال فی النظم ؎

یگانہ گشتن و یکتا شدن ز چشم آموز
کہ ہر دو چشم جدا اند دو جا نمی نگرند

و نیز بر اہل تمیز واضح باد کہ چنانچہ
دو گوش اگرچہ از روی ظاہر جدا می
نمایند فاما یک جا می شوند ہمچنان جان
ایں ہر دو دوست اگرچہ تن دو است
فاما یک جان اند در باب یگانگی صد یقین

ساتھ کیا جاتا ہے معلوم کرائے مصدق کہ نور پر ظہور
حضرت خاتم ولایت محمدی بعد وصال اُس حبیب
ذوالجلال یعنے محمد مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو
قسموں میں منقسم ہوا تھا اور ہر دو قسم مذکور کا مظہر
آنحضرتؑ نے اپنے دو خلیفوں کو فرمایا تھا جو دو سید و
صالح جوان تھے اور دونو فرزند دو نو دلبند آنحضرتؑ
کے آفتاب کی طرح عیاں تھے ان دونوں میں سے
ایک کے حق میں صاحب سیر نبوت ہونے کا حکم
آنحضرتؑ نے فرمایا تھا دوسرے کو بارہا آنحضرتؑ نے
قائم مقام ذات صاحب سیر ولایت فرمایا تھا
نیز صاحب سیر نبوت کے حق میں حضرت مہدی
موعودؑ نے فرمایا تھا کہ آگے چلو یا پیچھے ہو جاؤ ہر دو
ذات برابر ہو گئے ہیں اور آنحضرتؑ نے صاحب سیر
ولایت کو فرمایا کہ ولایت کا بار تم پر ختم ہے بنابریں
صاحب سیر نبوت کی خلافت کے ساتھ جو آدھا بار
ولایت تھا وہ بھی بندگی میراں سید محمودؓ پر ختم ہوا
کیونکہ یہ ہر دو ذات صفات حضرت مہدیؑ سے
موصوف ہونے میں ایک ہیں جیسا کہ دو آنکھیں اگرچہ
دو جگہ ہیں لیکن ایک ہی جگہ دیکھتی ہیں چنانچہ نظم
میں کہا گیا ہے ؎

یگانہ یکتا ہونا آنکھ سے سیکھ
کہ دو ہو کر جو اک جا دیکھتی ہیں

نیز صاحب تمیز پر واضح ہو کہ جس طرح دونو کان بظاہر
جُدا ہیں لیکن سننے میں ایک ہیں اسی طرح ان دونو
کے جان و تن دو ہو کر بھی یہ دونو ایک جان ہیں

حضرت مہدی مناسب حال
یاد آمد بیت ؎

یک جوت دو لوئیں یک بات دو کان
یک پریت دو سجناں دو گھٹ یک پرانا

و فارسی اینست ؎

یک بینائی دو چشم و یک سخن بدو گوش داں
و یک عشق بدو دوست دانی بدو تن یکجاں

حاصل الغرض فاعلم ایہا المصدق این فقیر الحقیر ذرۂ پر تقصیر سگ آستانۂ حضرت شمس المنیر اعنی مولف این کتاب شواہد الولایۃ المحمدیہ را بحکم منقول بزرگاں بمقتضاء اتفاق اجماع کاملاں گروہ آنحضرتؑ کہ اعنی مقتدار زماں مبادا گمان تفریط و افراط میکنی و بدگمان می شود کہ بر حکم ان بعض الظن اثم حق است خود را نگہ دارد تا البتہ بدبختی نگردی و آنکہ نقل حضرت امیر در حق سید خوندمیرؓ کہ بار ولایت ختم بر شما نست آوردیم اگر کسی کژ فہمیدہ نقل مذکور را خلاف این حدیث کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم براند بدیں موجب درینجا مثال خوب بر حکم منقول مرغوب ذکر کردیم رحمہ اللہ من النصف فاعلم ایہا المصدق مثال این ہر دو خلفاء ذات حبیب ذو الجلال درمیان جمیع مہاجران

حضرت مہدیؑ کے صدیقین کی یگانگی کے بارے میں ان کے مناسب حال یہ بیت یاد آیا ہے ؎

ایک جوت دو لوئیں ایک بات دو کان
ایک پریت دو سجناں دو گھٹ ایک پران

فارسی عبارت یہ ہے ؎ (ترجمہ)

ایک بینائی دو آنکھ ایک بات دو کان
ایک عشق دو دوست جان اور دو تن اک جان

حاصل مطلب یہ کہ جان اے مصدق کہ یہ فقیر حقیر ذرہ پر تقصیر جو سگ آستانہ حضرت شمس منیرؓ مولف اس کتاب شواہد الولایۃ المحمدیہ کا ہے انکے حق میں بحکم منقولات بزرگاں اور بمقتضاء اتفاق اجماع کاملان گروہ حضرت مہدیؑ جو مقتدایان زماں ہوئے ہیں ایسا نہو کہ تو تفریط و افراط کا خطرہ لائے اور بدگمان ہوجائے کیونکہ مطابق حکم آیت کریمہ ان بعض الظن اثم (بے شک بعضے گمان گناہ ہیں) بدگمانی گناہ ہونا حق ہے پس تو خود کو اس بات سے محفوظ رکھ کہ بدگمانی میں پڑے اور وہ نقل حضرت مہدی کی جو بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں ہے کہ بار ولایت تم پر ختم ہے اس کا جو میں نے ذکر کیا ہے ممکن ہے کوئی کج فہم نقل مذکور کو حدیث ہذا (ترجمہ حدیث) میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی تم پیروی کروگے راہ پاؤگے کے خلاف سمجھ لے اس سبب سے اس جگہ ایک مثال بہت خوب مطابق ایک نقل مرغوب کے میں نے دہرا دیا ہے اللہ منصف پر رحم فرمائے پس معلوم کر اے مصدق کہ حضرت

علیہم الرضوان آنچناں است چنانچہ درمیان
جمیع فرشتگاں کہ اجمعہم عباد مکرمون و
لایعصون اللہ ما امرہم و یفعلون مایؤمرون
ہمہ مرتبہ دارند فاما مرتبہ مہتر جبرئیل و
مہتر میکائیل صلوات اللہ علیہما تخصیص
است ہمچناں درمیان جملۂ یاران امام
آخر زمانؑ کہ کلہم ہم بہ منزلتی درجہ دارند
لیکن خصوصیت دو جواناں بزبان صاحب
الزمانؑ کالشمس عیانست آنجا کہ فرمودند کہ
چنانچہ درمیان فرشتگاں مہتر جبرئیل
و میکائیل تخصیص ہستند ہمچناں درمیان
جملہ یاران ما برادرم سید محمود و برادرم سید
خوندمیر تخصیص اند نیز واضح باد کہ چنانکہ
مرتبہ جملہ پیغمبراں بر حکم آیۃ قرآن
تلک الرسل فضلنا بعضهم
علی بعض فاضل و افضل اند و فضائل
اولیاء اللہ ہم بنص کلام اللہ الا ان اولیاء اللہ
لاخوف علیهم ولاهم یحزنون ہمہ بزرگ
اند لیکن درمیان انبیاء و اولیا فضائل حضرات
خاتمین المحمدین ہا النبی والمہدی صلی اللہ علیہما و
سلم ظاہر است فکذالک خصائص این ہر دو
جواناں کہ حضرات سیدین باشند درمیان
جملہ یاران مخصوص است کہ حضرت امام
علیہ السلام ہر دو سیدان عالی مقام را نیز ہمت
دستگیر ولایت نسبت فرمودند و در حق یکی

حبیب ذوالجلالؑ کے یہ دونو خلفاءِ ذات تمام
مہاجرین علیہم الرضوان میں ایسے ہیں جیسے تمام فرشتوں
کے درمیان جو سب کے سب بندگانِ مکرّم ہیں اور
کسی امر میں اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے
وہی کئے جاتے ہیں سب کے سب یہ مرتبہ رکھتے
ہیں لیکن مہتر جبرئیل اور مہتر میکائیل علیہما السلام
کا مرتبہ تخصیص ہے ویسا ہی حضرت امام آخر زماں
علیہ السلام کے اصحاب جو سب کے سب ہم منزلتی
(وہ میرے درجے کے ہیں) کا مرتبہ رکھتے ہیں لیکن
ان میں دو جوانوں کی خصوصیت بزبانی صاحب الزمانؑ
آفتاب کی طرح عیاں ہے جہاں کہ آنحضرتؑ نے
فرمایا ہے کہ جیسا کہ فرشتوں کے درمیان مہتر جبرئیل
اور میکائیل مخصوص ہیں ویسا ہی ہمارے سب اصحاب کے
درمیان برادرم سید محمود اور برادرم سید خوندمیر
مخصوص ہیں نیز واضح ہو کہ جیسا کہ جملہ پیغمبروںؑ کا مرتبہ
مطابق حکم آیت قرآن (ترجمۂ آیت) وہ پیغمبر ہیں کہ
فضیلت دی ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر
فاضل و افضل ہیں اور فضائل اولیاء اللہ کے بھی نص
کلام اللہ (ترجمۂ آیت) آگاہ رہو کہ جو دوست اللہ کے
ہیں ان پر کوئی خوف طاری نہیں ہوتا اور نہ وہ غمگین
ہوتے ہیں سے ثابت ہیں اور وہ تمام کے تمام بزرگ
ہیں لیکن درمیان سب انبیاء اور اولیاء کے فضائل
حضرات خاتمین نبی و مہدی صلی اللہ علیہما وسلم کے ظاہر
ہیں ایسے ہی خصوصیات ان دو نوجوانوں کے جو سیدین
ہیں جملہ اصحابؓ کے درمیان مخصوص ہیں کیونکہ حضرت

مقام محمد رسول اللہ و در حق دیگرے مقام
مہدی صلی اللہ علیہما وسلم بشارت فرمودند چنانچہ
ضمناً بالا منقولات بشارات بیان شدہ
است پس وقتیکہ فضائل حضرات سیدین
رضی اللہ عنہما چنیں باشد پس ثابت و
تحقیق شد کہ اگرچہ ایشاں داخل
زمرۂ اصحابی کالنجوم اند اماچنانکہ
جبرئیل و میکائیل درمیان فرشتگان
و نبی و مہدی علیہما السلام درمیان
پیغمبرائ و آفتاب و مہتاب
درمیان ستارگاں و ہر دو قطبین درمیان
سائر سیارگاں ہستند فہم من فہم اعلم
ایہا المصدق ایں فقیر حقیر ذرۂ متقصر
راچہ قدرت باشد کہ نعت
ایشاں بیان کند چنانکہ در حسب حال
و حوصلۂ خویش در نعت ثانی مہدی
رضی اللہ عنہ گفتہ شد۔ رباعی ؎

چہ قدرت و طاقت باشد کسی را در بیاں
تا دہد شرح فضائل ثانی مہدی زماں
مدح ذاتش ہم نبیؑ مہدی فرمودہ اند
چوں نص من صلح من آباءہم آیت بداں

و در نعت صدیق مہدی ثانی امیر
سید السادات امیر سید خوندمیر رضی اللہ عنہ
می گوید رباعی۔

امام علیہ السلام نے ان دونوں سیدین عالیمقام کو خصوصاً سیر نبوت و سیرت
ولایت سے منسوب فرمایا ہے ایک کے حق میں مقام محمد رسول اللہ
اور دوسرے کے حق میں مقام مہدی علیہما وسلم
کی بشارت عطا فرمائی ہے چنانچہ ضمناً اوپر بشارات
کے منقولات بیان ہوئے ہیں پس جبکہ فضائل حضرات
سیدین رضی اللہ عنہما کے ایسے ہیں تو ثابت اور
متحقق ہو گیا کہ یہ دونوں اگرچہ زمرۂ اصحابی کالنجوم میں
داخل ہیں لیکن جیسا کہ جبرئیل اور میکائیل تمام
فرشتوں کے درمیان اور نبی اور مہدی علیہما السلام
تمام پیغمبروں کے درمیان اور آفتاب و مہتاب تمام
ستاروں کے درمیان اور ہر دو قطب تمام سیاروں
کے درمیان مخصوص ہیں ویسا ہی سب صحابہ میں سیدین
بھی ہیں سمجھنے والا ہی اس کو سمجھے گا جان اے مصدق
یہ فقیر حقیر ذرہ ناچیز کی کیا قدرت ہے کہ ان کی نعت
بیان کر سکے چنانچہ اپنے حال اور حوصلہ کے مطابق
حضرت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی نعت میں کہا ہے ؎

(ترجمہ رباعی)

ہے کسے یہ قدرت و طاقت میسر در بیاں
تا کرے شرح فضائل ثانیِ مہدی عیاں
مدح اُسکی خود نبیؑ مہدی ہی نے فرمائی ہے،
نصِ من صلح من آبا سے عیاں ہے اسکی شاں

اور صدیق مہدی علیہ السلام ثانی امیر سید السادات
امیر سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کی نعت میں یہ رباعی
کہی گئی ہے۔

؎ ؎

عاجزم از ثنئیہ خوندمیر
چوں نعتش گفت علیم و خبیر
ہم نبی و مہدی فرموده اند
ہمچوں نص قاطع سلطان نصیر

القصہ واضح باد کہ قصہ آمدن بندگی میاں رضی اللہ عنہ و مشرف شدن بشرف ملاقات صاحب الزمانؑ و کیفیت آں درباب پانزدہم ایں کتاب شواہد الولایت بیان کردہ شدہ است و نیز شرح بشارات و عنایات آں ذات عالی درجات از طرف امام الکائنات علیہ السلام والصلوٰۃ صدور یافتہ است ہم درباب بست و ششم و درباب بست و ہفتم بیان شدہ است فاما اکنوں بطریق مختصر از روی قصہ خلافت آنحضرتؓ و معاملہ قتال آں صدیق ولایت بگوش ہوش بشنو و دریاب لان فی ذالک القصص لآیات واضحات لاولی الالباب معلوم باد کہ بعد از عرس دہمی روز حضرت خاتم ولایت محمدی بندگی میاں رضی اللہ عنہ بحکم رخصت ولی نعمت خود بہ طرف گجرات روانہ شدند و باتفاق ثانی مہدی رضی اللہ عنہ متوجہ ہندوستان گشتہ اند القصہ درینجا قصہہا بسیار درکتاب حدیقۃ الحقائق حقیقۃ الدقائق کہ

مجھ سے ہو کیونکر ثنائے خوندمیر
جب کہے نعت اُسکی علیم و خبیر
خود نبیؐ مہدیؑ ہی نے فرمایا ہے
نصِ قاطع مثلِ سُلطان نصیر

قصہ مختصر یہ ہے واضح ہو کہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہٗ کے آنے اور حضرت امام صاحب الزماں علیہ السلام کی ملاقات کے شرف سے مشرف ہونیکے واقعات اور آنحضرتؑ سے ملاقات کی کیفیت اس کتاب شواہد الولایت کے پندرھویں باب میں بیان کی گئی ہے نیز حضرت امام کائنات علیہ السلام کی طرف سے اُس ذاتِ عالی درجات کے حق میں جو بشارتیں صدور میں آئیں اور جو عنایتیں ظہور پذیر ہوئیں وہ بھی چھبیسویں اور ستائیسویں باب میں بیان ہوئی ہیں لیکن اب مختصر طور پر آنحضرتؓ کی خلافت کا قصہ اور اُس صدیق ولایت کے معاملہ قتال کا حال سنو اور بخوبی سُنکر باخبر ہو جاؤ، کیونکہ انہی قصوں میں کھُلی نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے معلوم ہو کہ حضرت خاتم ولایت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دسویں روز کے عرس کے بعد بندگی میاں رضی اللہ عنہٗ آنحضرت خداوند نعمت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معاملہ میں بحکم رخصت پاکر گجرات کی طرف روانہ ہوئے اور حضرت ثانی مہدیؑ کے اتفاق رائے سے ہندوستان کی طرف متوجہ ہوئے حاصل کلام یہاں ذکر کے قابل بہت واقعات ہیں جو کتاب حدیقۃ الحقائق حقیقۃ الدقائق میں جو بندگی میاںؓ کے پورے

در مولود و قتال بندگی میاں کتاب
است یک بیک نوشته شده است
ازاں جملہ قصہ ملاقات میاں قاضی خاں
و بی بی شکر خاتوں و ملک عبداللہ از و درینجا
واقع شده است و در صحبت بندگی میاں رضؓ
مانده اند و بہ رحمت حق پیوستند و اول بار
بندگی میاں رضؓ از ملک خراسان که آمدند
عنقریب پیراں پٹن در دیہ کامل پور اقامت
فرمودند چنانچه کرت اولی حضرت امام مهدی
موعود علیہ السلام جملہ امت خاص و عام
را بہ طرف لقاء ملک العلام بر طریقہ متابعت
خاص سنت النبی علیہ السلام با دعوی مهدیت
با علامات تمام دعوت کرده بودند همچناں
کرت اخری حضرت صدیق امام نظیر ذی
باخلاق الکمال والتمام یعنی بندگی میاں رضی اللہ
عنہ بقوۃ اللہ خلق اللہ را سوی لقاء اللہ
بامر مهدویت حضرت خلیفۃ اللہ دعوت
کرده اند و اجماع اکثر خلق اللہ که از صحبت و
تربیت مهدی مراد اللہ باز مانده بودند و آنده
اند و صحبت بندگی میاں اختیار کرده اند و
تربیت و تلقین آں ثانی امیر شدند علی الخصوص
جماعت حمیده خصال و زرار باریو ال
مخصوص منقاد شدند و تسلیم گشته اند و اکثر
ایشاں ترک دنیا و ما فیہا نموده بشرف
صحبت صدیق ولایت مشرف شده اند و

احوال اور معاملۂ قتال کے بیان میں ہے اوّل
سے آخر تک لکھے گئے ہیں منجملہ ان کے قصۂ ملاقات
میاں قاضی خاں، بی بی شکر خاتوں اور ملک عبداللہ
کا ہے جو اسی کتاب میں سے اس جگہ لکھا گیا ہے کہ
یہ تینوں بندگی میاں رضؓ ہی کی صحبت میں رہے اور یہیں
انتقال کئے بندگی میاں رضؓ نے خراسان سے آکر اولاً شہر
پیراں پٹن کے قریب قریہ کامل پور میں قیام
فرمایا جسطرح کہ اولاً حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام
نے جملہ امت کے خاص و عام کو دیدارِ خداوند علام کی
طرف بطریق متابعت خاص سنت نبی علیہ السلام
مع دعویٔ مہدیت پوری نشانیوں کے اظہار کے
ساتھ دعوت فرمائی تھی ویسا ہی بارِ دیگر حضرت
صدیق و نظیر امامؑ بہ اخلاق کمال و تمام یعنے بندگی
میاں رضی اللہ عنہ بھی اللہ کی قوت سے خلق اللہ
کو اللہ کے دیدار کی طرف اور حضرت خلیفۃ اللہ
کی مہدیت کی تصدیق کی طرف دعوت کئے اور
بہت سارے لوگ جو حضرت مہدی مراد اللہ کی
صحبت اور تربیت سے محروم رہ گئے تھے بندگی
میاں رضؓ کی صحبت اختیار کئے اور اُس ثانی امیر رضؓ
ہی سے تربیت و تلقین ہوئے خصوصاً جماعت
حمیدہ خصال و زرار باری وال کے افراد مطیع و
منقاد اور گرویدہ ہوگئے ان میں سے اکثر دنیا و ما فیہا
کو چھوڑ کر صدیق ولایت کی صحبت کے شرف سے
مشرف ہوئے علیہم الرضوان اور ان کے سوائے
ہزارہا اشخاص نے حضرت امام علی التحقیق کی تصدیق

غیر از ایشاں علیہم الرضوان ہزار در ہزار تصدیق امام علی التحقیق کردہ ترک دنیا اختیار نمودہ اند اگر قصۂ ہر یک نوشتہ می شود تا عبارت دراز می گردد دریں باب عارفے از زمرۂ اولوالالباب اصحاب حضرت مہدی سروری لقبیہ مہری میفرماید ؎

حمد و شکر بے عدد حق را کہ بعد از ذاتِ او
بر راہِ ادعو الی اللہ خلق را رہبر یافتہ
تاکہ ذات مہدی اندر مسند خلوت نشست
بر صفاتش خواست ذات فضل و مفخر یافتہ

القصہ چوں در ملک گجرات از ذات صدیق امام الکائنات تصدیق امام علی التحقیق و غلغلہ آمد و گذشتن مہدی موعودؑ صحیح و ثابت شدہ تازہ گشت ہماں چہار صفت ذات کہ ہجرت و ایذا در راہ خدا دوبارہ براں ذات مہدی صفات وقوع یافت تا بحدیکہ بست و ہفت جا اخراج اختیار کردند آخر الامر ہماں علمار نادر شیران ظلمت پرست بہ سلطان نامظفر نوشتند کہ میاں سید خوندمیر قصد ملک گیری دارند و بر سر خود آفتاب گیری گرفتہ اند اکنون چتر شاہی خواہند گرفت اگر زود فکر معاملۂ ایشاں کنی خوب است دگرنہ ملک گجرات از دست خود رفتہ بدانی پس نامظفر گفت کہ چہ باید کرد ملایاں گفتند کہ ایشاں را از ملک بیروں باید کرد اگر بیروں نہ روند ایشاں

کی اور ترک دنیا کی زندگی اختیار کی اگر ان میں سے ہر ایک کے احوال لکھے جائیں تو عبارت بہت دراز ہوجاتی ہے اس باب میں ایک عارف جو زمرۂ اولوالالباب اصحاب حضرت مہدیؑ سے ہیں جن کا لقب سروری مہری ہے فرماتے ہیں۔ (ترجمہ ابیات)

حمد و شکر بے شمار حق کا کہ بعد امام حقؑ
داعیٔ دیدار خالق خلق کو رہبر ملا
ذاتِ مہدیؑ مسندِ خلوت میں ہے جب سے نہاں
ہم صفت مہدیؑ کا ہے تو فضل و مفخر یافتہ

حاصل کلام جب ملک گجرات میں صدیق امام الکائنات کی ذات سے امام علی التحقیقؑ کی تصدیق اور مہدی موعودؑ کی آمد و گذشت کا چرچا صحیح و ثابت اور تازہ ہوا تو پھر وہی چاروں صفتیں ذات حضرت مہدیؑ کی جو راہِ خدا میں ہجرت و ایذاء و اخراج و قتال کی تھیں دوبارہ اس ذاتِ مہدی صفات کو پیش آئیں یہاں تک کہ ستائیس جگہ سے منکرین نے آنحضرتؓ کا اخراج کیا آخر کار انہی علماءِ سوءِ خفاش صفت پرستارانِ ظلمت نے سلطان نامظفر کو لکھا کہ میاں سید خوندمیر ملک پر قابض ہونا چاہتے ہیں آفتاب گیری اپنے سر پر لئے ہیں اب تاجِ شاہی کے خواہاں ہیں اگر تو جلد ان کے معاملہ کی فکر کرے تو خوب ہے ورنہ ملک گجرات تو جان لے کہ تیرے ہاتھ سے نکل جائے گا پس نامظفر نے کہا کہ کیا تدبیر کرنی چاہیئے؟ ملاؤں نے کہا کہ ان کو اپنے ملک سے باہر کرنا چاہیئے اگر باہر نہ ہوں تو ان کو قتل کرنا چاہیئے

راقتل باید رسانید پس فرمان بادشاه
بے ایمان در باب اخراج مستعد کردہ نزدیک
بندگی میاں فرستادہ اند بندگی میاں
درہماں ساعت برحکم متابعت متبوع و متبوع
متبوع صلی اللہ علیہما وسلم ہجرت و اخراج
و ایذا ظالماں اختیار کردہ اند و در مدت خلافت
بست و ہفت جا اخراج اختیار کردہ آمد و در زمین شورستان
کہ در زمین جھالا در بود چند روز درانجا ماندہ اند ہم درانجا
فرمان اخراج آمد دریںجا بندگی میاں فرمودند کہ
خوب یک قطعۂ زمین از آن خدای تعالی
بنمائید کہ درانجا بندگان خدا در بندگی
وے مشغول شوند منکراں جواب دادند کہ
ہمہ زمین خدائے تعالیٰ مارا دادہ است
شما در زمین ما نباشید بندگی میاںؓ
فرمودند کہ زمین کہ چیزی حاصل می شود
شما بگیرید و ایں زمین شورستان کہ ہیچ
حاصل و محصول نمی آید خدائے تعالیٰ مارا
دادہ است و ایں جماعت منکراں کہ
برای اخراج آمدہ بودند بحضور بادشاہ
رفتہ آنچہ ماجرا گذشتہ بود گفتہ اند و فتنہ
انگیختہ اند کہ میاں سید خوندمیر
چنیں گفتہ اند چنیں دعوی بادشاہی و
ملک گیری نمودہ اند ملایاں ہمیں معاملہ
رادست آویز کردہ پیش بادشاہ ظالم
فریادی شدہ عرض رسانیدہ اند کہ اے

پس بادشاہ بے ایمان کا فرمان اخراج کے بارے
میں لکھوا کر بندگی میاںؓ کے پاس بھیجے بندگی میاںؓ
نے اُسی وقت اپنے متبوع امام مہدی موعودؑ اور متبوع
کے متبوع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہما وسلم کی
متابعت کے مطابق راہِ خدا میں ہجرت اور ظالموں کی
ایذا رسانی کو اختیار فرمایا، اور اپنی خلافت کی مدت
میں جملہ ستائیس مقامات سے نکالے گئے یہاں تک کہ
جھالاور کے علاقہ میں ایک بنجر زمین تھی وہاں بھی چند
روز جا کر رہے جب وہاں اخراج کا حکم آیا تو اس جگہ
بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ اچھی بات ہے زمین کا کوئی
ایک قطعہ ایسا دکھلاؤ جو خالص خدائے تعالیٰ کا ہوتا
کہ بندگانِ خدا وہیں رہ کر خدا کی بندگی میں مشغول ہوں
منکرین نے جواب دیا کہ خدائے تعالیٰ نے تمام زمین ہم
کو دے دی ہے تم ہماری زمین پر مت رہو بندگی
میاںؓ نے فرمایا کہ جس زمین سے کچھ حاصل ہوتا ہے تم
لے لو اور یہ زمین جو بنجر ہے جس کا کوئی حاصل و محصول
نہیں ہے خدائے تعالیٰ نے ہم کو دی ہے بندگی میاںؓ
کا یہ فرمان سُنکر منکرین نے جو اخراج کے لئے آئے
تھے بادشاہ کے پاس جا کر سب ماجرا بیان
کیا اور فتنہ برپا کرنے لگے کہ میاں سید خوندمیر
نے ایسا کہا ہے اور اسطرح بادشاہی اور ملک گیری
کا دعویٰ کیا ہے مُلّاؤں نے اسی معاملہ کو دستاویز
بنا کر ظالم بادشاہ کے پاس فریاد کی معروضہ کیا کہ
اے بادشاہ عالم پناہ اب تک گجرات تیرے قبضہ
سے جا چکا اب تو بخوبی جان لے کہ میاں سید خوندمیر نے

شاہ عالم اکنوں ملک گجرات از تصرف خود رفتہ بداں کہ میاں سید خوندمیر دعوی ملک گیری کردہ اند و فکر بادشاہی دارند اگر عقل داری و باہوش ہستی زود فکر ایں کار باید کرد و تدبیر ایں مہم باید وید وگرنہ ملک گجرات از دست رفتہ است تو دانی دریں جا آں ظالم لعین ثانی یزید ہمیں تر سیدہ بانمایت در اندام آں پلید لرزہ افتادہ دو سہ بار لشکر بسیار بے شمار فرستادہ بود فاما چوں نزدیک دائرۂ بندگی میاں رضی اللہ رسیدند طاقت جنگ نداشتہ اند بطریق حیلہ و مکر گریختہ اند و چنیں می گفتند کہ شما از دائرہ بیروں شوید و باز بیائید ما بحضور بادشاہ میگوئیم کہ اوشاں را بیروں کردہ آمدیم القصہ ذات مہدی صفات بندگی میاں را ملک پیارا مٹھا بہ سعی تمام از زمین شورستان در مقام دیہ کھانبیل آوردہ اند و بندگی میاں پنجسال درانجا اقامت فرمودہ اند و اظہار کلمۃ اللہ اعلیٰ کہ ثبوت حجت مہدویت خاتم الاولیاء بود اظہار نمودہ اند کہ قصہا بسیار در قتال نامۂ آنحضرت یک بیک نوشتہ شدہ است و بعد از رحلت ملک پیارا نامردے بزرگ کہ لشکر بسیار بالعین الملک سردار مردار خوارنگونسار فرستادہ است و شہادت

تیرے علاقہ پر قابض ہونے کا دعویٰ کیا ہے بادشاہی حاصل کرنے کی فکر میں ہیں اگر تو عقل و ہوش رکھتا ہے تو جلد اس کام کی فکر تجھے لازم ہے اور تدبیر اس مہم کی سوچنی چاہئیے ورنہ تو جان لے کہ ملک گجرات تیرے ہاتھ سے جاچکا اس فریاد کو سنکر وہ ظالم و لعین ثانی یزید بیحد خائف ہوا اس پلید کے جسم میں کپکپی پڑگئی۔ دو تین دفعہ اس نے بڑے بڑے لشکر تیار کرکے بھیجے لیکن جب وہ بندگی میاںؓ کے دائرے کے قریب پہنچے تو جنگ کی طاقت نہ پاکر حیلہ و مکر سے گریزاں ہوئے بندگی میاںؓ کے پاس آکر انہوں نے صرف یہی کہا کہ آپ دائرے سے باہر ہوکر پھر واپس آجائیے ہم بادشاہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کو نکال کر آئے ہیں، قصہ مختصر یہ کہ ذات مہدیؑ صفات بندگی میاںؓ کو ملک پیارا میٹھا نے بڑی کوشش کے ساتھ اس شورستان کے علاقہ سے مقام کھانبیل میں لاکر ٹھہرایا یہاں بندگی میاںؓ کا قیام پانچ سال رہا کلمۂ حق کا اظہار جو حضرت خاتم الاولیاء کی مہدیت کی حجت کا ثبوت تھا آشکارا فرماتے رہے جسکے بہت سارے واقعات آنحضرتؓ کے قتال نامہ میں اوّل سے آخر تک لکھے گئے ہیں اور ملک پیارا کی رحلت کے بعد ایک بڑی جنگ کا تہیہ کرکے ایک بہت بڑا لشکر گجرات کے بادشاہ نے بھیجا جس کا سردار مردار خوار العین الملک نابکار بنایا گیا تھا اسطرح سے حضرت سید الشہداءؓ کی شہادت واقع ہوئی خلاصہ کلام یہ کہ بندگی میاںؓ کی شہادت اسطرح ہوئی کہ جب لشکر لعین تیسری بار

حضرت سید الشہداء روی نمودہ است
حاصل القصہ شہادت بندگی میاںؓ عنہ
چناں بودہ است کہ چوں لشکر لعین سوم بار
تعین شدہ است ومعاملۂ قتال قاتلوا وقتلوا
از خدائے تعالیٰ واز رسول واز مہدی صلی
اللہ علیہما وسلم بحکم القطع محقق ومقرر شدہ بود
بنابر بندگی میاںؓ فرمودہ اند کہ چوں
درطرف لشکر اعدا سواراں ہستند وایں
جماعت فقیراں پیادہ اند جنگ میسر نمی شود
دھکۂ اسپ راہم اسپ می باید تا کارزار
میسر آید تا شصت عدد اسپ خرید کردہ اندو
درا استعداد کارزار موعود، پروردگار باشوق
بسیار مشغول شدہ انتظار لشکر اہل انکار مید
اشتند تا بحدیکہ فرمودہ بودند کہ ہر کہ خبر لشکر
بیارد کہ درویہ کھاریال مال رسیدہ است
دہن آنکس پر نبات می کنم

نقلست کہ چوں لشکر منکراں بموضع
کھاریال رسید امیر سید جلال وامیر سید
حسین کہ یکے پسر کلاں آنحضرت دوم
برادر زادہ درحال دواں آمدہ خبر رسانیدہ
اندکہ اباجی مژدہ است کہ لشکر منکراں بہ
کھاریال آمد بندگی میاں بسیار خوشحال
شدہ گفتہ اندکہ الحمد للہ علامات صدق سخن
حضرت امام آخر زماںؑ پیدا شدہ وہاون
دستہ طلبیدہ نبات بدست خود

متعین ہوااور معاملہ قتال مطابق حکم قاتلوا وقتلو
خدائے تعالیٰ کی طرف سے اوررسول ومہدی صلی
اللہ علیہما وسلم کی طرف سے قطعی طور پر ثابت اور مقرر
ہو چکا تو اس بناء پر بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ جب
دشمن کی طرف لشکر میں سوار ہیں اور ہماری جماعت
میں فقراء سب پیادے ہیں تو جنگ میں دشواری
ہے گھوڑے کے دھکہ کو گھوڑا ہی چاہیے تب لڑائی
آسان ہوگی اس لئے بندگی میاںؓ نے ساٹھ
گھوڑے خریدے اور خدا کی طرف سے وعدہ کئے
ہوئے جنگ کی تیاری میں بہ شوق تمام مشغول ہوکر
لشکر اہل انکار کا انتظار فرمانے لگے اس حد تک کہ
آنحضرتؓ نے فرمادیا تھا کہ جوکوئی یہ خبر لائے گا
لشکر موضع کھاریال میں پہنچا تو امیر سید جلال فرزند
کلاں آنحضرتؓ کے اور امیر سید حسن بھتیجے
آنحضرتؓ کے دوڑ کر آئے اور یہ خبر پہنچائے کہ ابا
جی خوش خبری ہے کہ منکروں کا لشکر کھاریال آپہنچا
'بندگی میاںؓ اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے
اور فرمائے کہ اللہ کا شکر ہے حضرت امام آخرزماں
علیہ السلام کی بات سچ ہونیکی علامتیں پیدا ہوگئیں
پھر ہاون دستہ منگوا کر مصری اپنے دستِ مبارک
سے پیس کر دونوں فرزندوں کے منہ مصری سے
بھردیئے اور بہت خوش ہوئے نقل ہے کہ بندگی
میاںؓ نے دائرے میں یہ حکم سنادیا تھا کہ جس کسی کو
یہاں سے جانا ہے جنگ سے تین روز پہلے

سائیدہ دہن مبارک ہر دو فرزند دلبند از نبات پر کردہ اند و شادی نمودہ اند **نقلست** کہ بندگی میاںؓ در دائرہ خود حکم فرمودہ بودند کہ ہر کہ رفتنی است پیش از سہ روز برویدہ ہر کہ بعد از سہ روز می رود بندہ حکم منافقی دیر امیکنم بعد از سہ روز حکم کردہ کرات و مرات فرمودہ اند کہ از طرف حق تعالیٰ بروح نبی و مہدی صلی اللہ علیہما وسلم اجمعین معلوم می شود کہ ہر کہ دریں دائرہ تو عاکف و زائر زن و مرد صغیر و کبیر بخشیدہ شدہ اند تا بحدیکہ بچہ کہ در رحم مادر جان داشتہ باشد بخشیدہ شود حکم ایں جملہ کہ در آں وقت حاضر بودند ایشاں را بدری لقب نہادہ اند **نقلست** کہ چوں خواہران دائرہ عرض کردند کہ میاں جی ہمیشہ خبر شہادت ذات مبارک کہ میدہند وانچہ می فرمایند لاشک شدنی است ما یا نرا چہ حکم است جواب فرمودند کہ اگر ظالماں شما را بند کردہ بہ بند شما برویدہ کار بندگی بہ خاطر خوشحالی کنید مگر شانہ در سر و سرمہ در چشم نکشید زیرا کہ بندہ را آرزو است کہ در روز قیامت چنیں فرمایند کہ آں گروہ مرا بیارید کہ در دار دنیا بنام ما در بازار و کوچہ بند افتادہ بودند لیکن من بعد ذالک ساعتی توقف کردہ فرمودہ اند کہ آنچہ گفتیم آرزوئے خود گفتیم اما فرمان حق تعالیٰ چنیں می شود کہ اے سید خوندمیر جملہ اہل و عیال تو در دامن ما بنہ و تو امانت ما ادا کن و بندہ ہمہ اہل و عیال خود در دامن حق تعالیٰ نہادیم و بوی سپردیم

چلے جائے جو بعد ان تین روز کے جائے اس پر بندہ منافقی کا حکم کرے گا جب تین ہی دن باقی رہ گئے تو بندگی میاںؓ نے کئی بار حکم فرمایا کہ حق تعالیٰ کی طرف سے اور نبی اور مہدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ارواح سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی تیرے دائرے میں ساکن ہے یا مسافر ہے مرد ہو کہ عورت چھوٹا ہو کہ بڑا سب کے سب بخشے گئے ہیں حتیٰ کہ ماں کے رحم میں جس بچے میں جان پڑ چکی ہے وہ بھی بخشا گیا یہ حکم اُن تمام کے حق میں جو حاضر تھے میاںؓ نے فرمایا اور ان کا لقب بدری قرار دیا **نقل** ہے کہ جب دائرے کی بہنوں نے عرض کیا کہ میاں جی! آپ ہمیشہ اپنی ذات مبارک کی شہادت کی خبر دیتے ہیں اور جو کچھ فرماتے ہیں بلاشک ہونے والا ہے پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے تو بندگی میاں نے جواب میں فرمایا کہ اگر ظالم تم کو قید کر کے لے جائیں تو تم جاؤ اور جو محنت مشقت تم پر پڑے خوشحالی سے برداشت کرو مگر سروں میں کنگی مت کیا کرو اور سُرمہ نہ لگایا کرو بندے کو یہ آرزو ہے کہ قیامت کے دن حق تعالیٰ کا یہ فرمان ہو کہ ہمارے اس گروہ کو لاؤ جو دنیا میں ہمارے نام پر کوچہ بازار میں قید و بند اُٹھایا ہے لیکن اسطرح فرما کر تھوڑی دیر خاموش رہ کر بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ جو کچھ میں نے کہا اپنی آرزو کا اظہار کیا لیکن حق تعالیٰ کا فرمان اسطرح ہوتا ہے کہ اے سید خوندمیرؓ تو اپنے اہل عیال کو ہمارے دامن میں رکھ چھوڑ اور تو ہماری امانت ادا کر یہ بندہ اپنے تمام اہل عیال کو حق تعالیٰ کے

اگر ایں معلومات بندہ تحقیق باشد گرد سم اسپ
دشمن بشما نمی رسد و از نظر دشمناں نگاہ
می دارد ہیچ غم مخورید و دلگیر مشوید و اگر
ظالماں بہ طرف شما قصد آمدن می کنند
شما مشت خاک بہ طرف ایشاں اندازید کہ
ایشاں را خدائے تعالیٰ مقہور می گرداند نیز
نقلست کہ بندگی میاں فرمودند کہ منکراں
چنیں دانستند کہ ایں جماعت اقل قلیل را
دور کنند فاما تحقیق دانید کہ تا آنکہ سر ایں
بندہ برتن بندہ است نام مہدیؑ گفتن اندک
ملاحظہ است چوں مشتے خاک از خونِ بندہ
تر می شود شہر بہ شہر کوچہ بکوچہ نام مہدیؑ
گفتہ می شود بلا ملاحظہ دیگر آں کہ ایں
جماعت کہ ضعیف و اندک اند روز بروز
قوی و بسیار می شود و از منکراں بادشاہ
و اولادِ او و امراء و اولادِ شاں و علما و اولادِ
شاں و مشائخ و اولادِ شاں کہ داخل فتویٰ
بودند عزت ایشاں برود و در ولایت
خود خوار و بے مقدار می شوند روز بروز
از وجود بعدم باز می گردند اگر چنیں واقع
شود تحقیق ایں بندہ ایں کار را از معلوماتِ
خدائے و رسول و مہدی کردہ است و اگر
چنیں نشد بدانید کہ بندہ بگفتہ ہوائے
نفس خود کار کردہ است دریں جا قصہ
دراز است کہ در قتال نامہ یک بیک گفتہ

دامن میں رکھا اور حق تعالیٰ کے حوالے کیا ہے اگر
بندے کے یہ معلومات حقیقت رکھتے ہیں تو دشمن
کے گھوڑوں کی گرد بھی تم کو نہیں پہنچے گی۔ خدائے تعالیٰ
تم کو دشمن کی نظر سے محفوظ رکھے گا کوئی غم مت کرو
آزردہ خاطر نہ رہو اگر ظالم تمہاری طرف آنے کا
ارادہ کریں تو تم مٹھی بھر خاک ان کی طرف پھینک
دو اسی سے خدائے تعالیٰ ان کو مغلوب کرے گا
نیز **نقل** ہے کہ بندگی میاںؒ نے فرمایا کہ منکرین
یہ سمجھ رکھے ہیں کہ یہ جماعت بالکل تھوڑی ہے اسکو
نابود کر دیں گے لیکن تحقیق کے ساتھ جانتے رہو
جب تک اس بندے کا سر تن پر ہے نام مہدیؑ
لینے میں عوام کو ذرا توقف ہو رہا ہے جب ایک مٹھی بھر
خاک بندے کے خون سے تر ہو جائیگی تو شہر بہ شہر کوچہ بہ کوچہ
نام مہدیؑ بے خوف و خطر لیا جائیگا نیز یہ جماعت جو ضعیف اور کم
تعداد میں ہے روز بروز قوی اور کثیر ہوتی جائیگی اور منکرین میں
بادشاہ اور انکی اولاد امراء اور انکی اولاد علماء و مشائخین
اور ان کی اولاد جو بھی اس قتل ناحق کے
فتوے میں داخل تھے ان کی عزت جائے گی اور
اسی ولایت میں ذلیل و خوار ہو کر رہیں گے اور دن
بہ دن فنا کی گھاٹ اترتے جائیں گے اگر ایسا
ہو تو تحقیق سے جاننا کہ بندے نے یہ کام خدا و
رسول و مہدی علیہما السلام کی طرف سے معلومات
پاکر کیا اور اگر ایسا نہ ہو تو جان لو کہ بندے کا یہ کام
خواہشِ نفس کی بناء پر ہوا یہاں قصہ دراز ہے جو قتال نامہ
میں ابتدا سے آخر تک بیان کیا گیا ہے۔ قصہ مختصر

شدہ است القصہ عدد حزب اللہ شصت اسوار
بلاسلاح وسامان وعدد حزب الشیطان شانزدہ
ہزار ا سوار خلاصۂ لشکر گجرات ووراء امراء
وزرار لشکر لعین الملک دوراء پیادگان وچہار
ہزار حبشی گرز بردار وپیلہا بسیار وبے شمار بودند
آخرالامر درنہ نہصد سی سال من بعد المہدی
علیہ السلام بست سال در ماہ شوال بتاریخ
دوازدہم ماہ مذکور جنگ اول کہ روز قاتلوا
است وقوع یافت وفتح مصدقاں وہزیمت
منکراں صدور گشت واز طرف منکراں یکہزار
وچہار صدا سوار سلح پوش بجہنم رسیدہ اند وباقی
سوار وپیادگاں را شمار وحساب بنود کہ کشتہ
شدہ بود وبہ طرف مصدقاں چہل وچہار تن
کہ پیادگاں بودند شہید شدند وجان بجاناں با
شوق وعشق سپردند کہ اسامی ایشاں مشہور
است ودر قتالنامہ نوشتہ شدہ است بواسطہ
تطویل شدن عبارت دریں جا مرقوم نگشت
رضوان اللہ علیہم اجمعین القصہ در ینجا قصہا
ونقلہا بسیا راست فی الحاصل در جنگ اول
اچشم مبارک بندگی میاںؓ تیر رسیدہ بود
ازمدفون گنج شہیداں بندگی میاں بہ فرمان
خدائے تعالیٰ بمعلومات روح رسول اللہ
ومہدی علیہما السلام از موضع کھانبیل بموضع
سدراسن انتقال فرمودہ بودند کہ درمیان
مفاصلہ دوازدہ کروہ دارد و لشکر

اس اللہ کے لشکر کے سوار گنتی میں ساٹھ تھے نہتے
اور بے سامان تھے اور شیطان کے لشکر کے سوار گنتی
میں سولہ ہزار جو لشکر گجرات سے منتخب تھے امراء
گجرات کے علاوہ اور لعین الملک کے لشکر کے علاوہ
اور ان کے ساتھ والے پیادوں کے علاوہ چار ہزار
حبشی گرز بردار اور بیشمار ہاتھی اس لشکر میں تھے آخر
کار ۹۳۰ھ نوسوتیس میں حضرت مہدی علیہ السلام
کے وصال کے بیس سال بعد ماہ شوال کی بارہ تاریخ
کو پہلی جنگ جو روزِ قاتلوا کی جنگ تھی وقوع میں آئی
مصدقوں کی فتح رہی اور منکروں کو شکست کا سامنا ہوا
اور منکروں کی طرف چودہ سو سوار مسلح پوش جہنم رسید
ہوئے اور بھی سوار اور پیادے بے شمار وبے حساب
مارے گئے مصدقوں میں سے چوالیس پیادے شہید
ہوئے اپنی جانیں شوق وعشق کے ساتھ جاناں کے
حوالے کئے جن کے نام مشہور ہیں اور قتال نامہ میں
مذکور ہیں درازئ عبارت کے اندیشہ سے یہاں نہیں
لکھے گئے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ یہاں کے قصے
اور نقول بہت ہیں خلاصہ کلام یہ کہ پہلی جنگ میں
بندگی میاںؓ کی چشم مبارک میں ایک تیر لگا تھا گنج
شہداء کے دفن کے بعد بہ فرمان خدائے تعالیٰ روح
رسول اللہ اور مہدی علیہما السلام سے معلوم کرکے
بندگی میاں موضع کھانبیل سے موضع سدراسن میں
منتقل ہوئے ان دونوں مواضع کا درمیانی فاصلہ بارہ
کوس ہے اور منکرین کا لشکر جو پچیس کوس آگے فرار
ہوچکا تھا بادشاہ ظالم نا مظفر کے تاکیدی حکم

منکراں لبت و پنج کردہ گریختہ بودند بر حکم تاکید بادشاہ ظالم لشکر منکراں با استعداد تمام و لشکر بے عدد بازگشت کردہ آمدہ در میدان سدراسن جنگ قتلوا میکردند و در روز جمعہ چہاردہم ماہ شوال سنہ مذکور شہادت بندگی میاں رضہ با پنجاہ و چہار کس یافتند و موعود حق مقرر و محقق ساختند چنانچہ محققی می گوید ؎

حجت مہدی بر و گشتہ تمام

و بعد از شہادت منکراں پشیماں شدہ روئے خود سیاہ کردہ پیش ظالم بے ایمان یزید زماں ہفت سر مبارک بردہ اند و بندگی ملک مدفون شہدا کردہ و قبر مبارک میاں جدا کردہ اند و قبر امیر سید عطن و ملک حماد و امیر سید جلال جدا گانہ کردہ اند کہ اسامی ایشاں ہمہ در قتال نامہ مسطور گشتہ است و آنچہ فرمودۂ بندگی میاں بود یک بیک ظہور یافتہ است کہ ایشاں نخواہد رسید و بعد از چند روز فقرا ایں قوم با فراغ جا بجا در عبادت حق و بیاد خدا مستغرق گشتند ہمچناں از نصرت حق تا قیامت خواہند بود و دشمناں در قلیل الایام بقہر قہار مقہور شدند آری جملہ وعدہ آنحضرت چنانچہ خبر دادہ بودند ہمچناں وقوع یافت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

کی بنا پر بار دیگر پوری تیاری کے ساتھ بے شمار سوار پیادوں کو لیکر واپس آیا اور میدان سدراسن میں قتلوا کی جنگ واقع ہوئی بروز جمعہ بتاریخ ۱۴ ماہ شوال سنہ ۹۳۰ھ بندگی میاں رضہ چونسٹھ اشخاص کے ساتھ شہادت پائے اور وعدۂ حق کو مقرر و ثابت فرمائے چنانچہ اس بارے میں ایک محقق فرماتے ہیں ؎

حجت مہدی ہوئی اس پر تمام

بعد اس واقعۂ شہادت کے منکرین پشیمان ہو کر اپنے کالے منہ لیکر ظالم و بے ایمان یزید زماں کے پاس سات سر مبارک شہداء کے کاٹ کر لیگئے بندگی ملک الہداد رضہ نے شہداء کو دفن کیا بندگی میاں رضہ کی قبر مبارک جدا بنائی اور امیر سید عطن ملک حماد اور امیر سید جلال کی قبریں بھی جدا بنائیں اور سب شہیدوں کے اسماء قتال نامہ میں لکھے گئے ہیں اور جو کچھ بندگی میاں رضہ نے فرمایا تھا اول سے آخر تک اس کا ظہور ہوا، چنانچہ میاں رضہ نے فرمایا تھا کہ ان ظالموں سے اہل دائرہ کو کوئی ایذا نہیں پہنچے گی اور چند روز کے بعد اس قوم کے فقرا جا بجا حق تعالیٰ کی عبادت میں اور یادِ حق تعالیٰ میں مستغرق رہے اسی طرح حق کی نصرت قیامت قایم ہونے تک ہوتی رہے گی، دین خدا کے دشمن تھوڑی ہی مدت میں خداوند قہار کے قہر سے مغلوب ہوگئے بے شک جن جن باتوں کا وعدہ آنحضرت رضہ نے فرمایا اور جن امور کی خبر دی تھی سب وقوع میں آگئے اسی طرح جس طرح کہ آنحضرت رضہ نے فرمایا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

باب سی و ہفتم

در بیان خلافت مرشد الارشاد بندگی ملک الہداد رضی اللہ عنہ ابن ملک احمد باریوال کہ سر حلقہ تابعان مہاجران امام آخر زمان علیہم الرضوان اوست و قصہا اخراج و ایذاء دشمناں و فقر و فاقہ و قصہ رجوع مہاجران مہدی علیہ السلام از مخالفت کہ با صدیق مہدی علیہ السلام کردہ بودند کہ دریں رجوع یک خصوصیت عظیم از خصائص بندگی ملک است رضی اللہ عنہ و ملائم آں معلوم باد کہ بندگی ملک صاحب الارشاد را خطاب از طرف ملک المہیمن عبد المومن است و لقب آنحضرتؓ بزبان اصحابؓ مہدیؑ شاہد ہدیٰ است از اولاد امیر المومنین ابا بکر صدیق اند رضی اللہ عنہ و امراء از امرایان کلان سلطان گجرات بودند و درانزماں کہ حضرت خلیفۃ الرحمٰان در ملک گجرات قدم سعادت فرمودہ بودند بندگی ملک بخن برخوردار و بندگی ملک الہداد و بندگی ملک حماد ایں ہر سہ برادراں علیہم الرضوان با ذات امام آخر زماںؑ ملاقات کردہ تربیت و تلقین شدہ بودند و چوں بعد از رحلت ذات پیغمبر صفاتؑ بندگی میاںؓ باز در ملک گجرات آمدند پس از مدت معین بندگی ملک حماد با اہل خانہ

سینتیسواں باب

مرشد الارشاد بندگی ملک الہداد رضی اللہ عنہ ابن ملک احمد باری اول کی خلافت کے بیان میں جو امام آخر الزماں علیہ السلام کے مہاجرین علیہم الرضوان کے تابعین کے سرگروہ ہوئے ہیں آنحضرتؓ کو دشمنانِ دین کی جانب سے جو ایذاء اور اخراج کے واقعات پیش آئے اور فقر و فاقہ کے جن مصائب کا سامنا ہوا، اور مہاجرین حضرت مہدی علیہ السلام نے صدیق مہدیؑ بندگی میاںؓ کے ساتھ معاملۂ قتال میں جو مخالفت کی تھی اُس مخالفت سے رجوع کرنے کا واقعہ اور دیگر ضروری اُمور اسی باب میں مذکور ہیں۔

حضرت بندگی ملک الہدادؓ کے سامنے مہاجرین کرامؓ کا اس مخالفت سے رجوع کرنا بندگی ملک کے خصائص میں سے ایک بہت بڑی خصوصیت ہے رضی اللہ عنہ۔ واضح ہو کہ بندگی ملک الہداد صاحب الارشاد کا خطاب خداوندِ ذوالاحسان کی جانب سے عبد المومن رہا اور آنحضرتؓ کا لقب حضرت مہدیؑ کے صحابہؓ کی زبانی شاہدِ ہدیٰ رہا آنحضرتؓ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے بادشاہ گجرات کے امراء کبار میں سے تھے، جس زمانے میں حضرت خلیفۃ الرحمٰان مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گجرات تشریف لائے بندگی ملک بخن برخوردار بندگی ملک الہداد اور بندگی ملک حماد یہ تینوں برادر علیہم الرضوان ذاتِ امام

خود ترک دنیا داده و از خویشاوندان
انفرار نموده بطرف رحمان از خوشنودی
آمدند و بشرف خدمت بندگی میاں مشرف
شدند و باہمت و استقامت و ثبات و
شوق عالی مرتبت حاصل کرده آخر الامر
ہمراه بندگی میاں شہادت یافتند رضی اللہ
عنہ چنانچہ بالا ذکر گذشت فاما بندگی
ملک الہداد رضی اللہ عنہ چوں مُسن
بودند و سن بندگی میاں در حساب ظاہری
کمتر بود بنا بر در خاطر مبارک آورده اند
کہ چوں پیش بندگی میاں محاسن بنده
سفید و محاسن آنحضرت سیاه موافقت
نمی نماید البتہ بندگی میاں شاه نظام
صحب کرام حضرت امام اند و ہم مُسن
اند و صحبت ہم بسیار می دارند صحبت
ایشاں باید کرد آخر الامر چوں ترک
دنیا داده اند در صحبت بندگی میاں شاه
نظام آمدند چند سال در خدمت شاه
مشار الیہ مانده اند کہ درینجا قصہ ہا
بسیار است القصہ آخر الامر بر حکم معلومات
حق تعالیٰ از صحبت بندگی میاں شاه
نظام در صحبت بندگی میاں صدیق
امام آمدند چنانچہ نقلست کہ روزے
معاملہ دیدند کہ ذات حضرت محمدؐ رسول اللہ و
مہدی مراد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حجرهٔ

آخر زماںؑ سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے تربیت و
تلقین ہوئے اور جب اُس ذات پیغمبر صفات
علیہ السلام کی رحلت واقع ہوئی اور آنحضرتؑ کی
رحلت کے بعد بندگی میاںؓ گجرات میں واپس آئے
تو ایک مدتِ معین کے بعد بندگی ملک حماد
نے مع اپنی اہل خانہ کے ترکِ دنیا کیا سب عزیز و
اقارب سے علیحده ہو کر خداوند رحمان کی طرف اُسکی
خوشنودی میں آئے بندگی میاںؓ کی خدمت کے
شرف سے مشرف ہوئے ہمت و استقامت
ثابت قدمی اور شوق کے ساتھ مرتبۂ عالی حاصل
کیا آخر کار بندگی میاںؓ کے ہمراه شہید ہوئے لیکن
بندگی ملک الہداد رضی اللہ عنہ چونکہ سن رسیده
تھے اور بندگی میاںؓ کا سن بہ حساب ظاہری بہت
کم تھا بنا بریں بندگی ملک الہدادؓ کے خاطر
مبارک میں یہ بات آئی کہ بندگی میاںؓ کے آگے
یہ بنده سفید ریش کیونکر جائے بندے کی
داڑھی سفید اور بندگی میاںؓ کی ریش مبارک سیاه
موافقت کی صورت نہیں دکھائی دیتی البتہ
بندگی میاں شاه نظام حضرت امام علیہ السلام
کے صحابۂ کرام سے بھی ہیں اور سن بھی زیاده رکھتے
ہیں اور آنحضرتؑ کی صحبت میں بھی زیاده مدت
رہے ہیں ان ہی کی صحبت میں رہنا چاہیئے آخر کار
بندگی ملک نے جب ترکِ دنیا کیا تو بندگی
میاں شاه نظامؓ ہی کی صحبت میں آئے اور چند
برس تک شاه رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے

بندگی ملک قدم سعادت فرمودہ اند و
یک قبا رعالی خلعت خاص در دست
ہر دو ذات منظہر خاص الخاص دادند
بندگی ملک را پوشانیدہ چنیں فرمودند
کہ بھائی دادو بروید کہ شمارا خلافت برادرم
سید خوندمیر دادہ شدہ است و ایں
معاملہ چوں در پیش بندگی میاں شاہ
نظام رضی اللہ عنہ اعلام نمودند شاہ
مشارٌالیہ صحیح داشتہ اند فاما رخصت
نکردند و بندگی ملک بار اول دیدہ
بودند کہ از طرف حق تعالیٰ معلوم می شود
کہ اے میاں دادو صحبت بندگی میاں
نظام میکنی و بہرہ از طرف سید خوندمیر
دادہ می شود بنا بر دوم مرتبہ رخصت
گرفتہ اند سیوم مرتبہ کمر بستہ و عزم
مسافرت کردہ و قرار صحبت بندگی میاں
رضی اللہ عنہ دادہ بحضور بندگی میاں
شاہ نظام آمدہ رخصت طلبیدہ اند
چوں رخصت نہ فرمودند بندگی ملک
عرض کردند کہ میاں جی مسئلہ مشہور ولایت
ما است در نوکری و حاضر نوالہ چوں خدمت
ایں جا و بہرہ ولایت از طرف بندگی میاں
سید خوندمیر می رسد ناچار است کہ
در انجا باید رفت قدم بوسی کردہ اند و
بہ طرف بندگی میاں روانہ شدہ آمدند.

اس مقام کے واقعات بہت ہیں۔ بالآخر قصہ مختصر
حق تعالیٰ سے آگاہی پاکر بندگی ملکؓ بندگی میاں شاہ
نظامؓ کی صحبت سے علیحدہ ہوکر بندگی میاں سید خوندمیرؓ
صدیق حضرت امامؑ کی صحبت میں آئے چنانچہ نقل ہے
کہ ایک روز بندگی ملکؓ نے ایک معاملہ دیکھا کہ حضرت
محمد رسول اللہ اور حضرت سید محمد مہدی موعود مراد اللہ
صلی اللہ علیہما وسلم ہر دو ذات بندگی ملک کے حجرے
میں تشریف لائے اور ایک بہترین قبا خلعت خاص
اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے دونو حضرات اپنے جلوہ
خاص الخاص کے ساتھ عطا فرماکر بندگی ملک کو پہنائے
اور اسطرح فرمائے کہ بھائی دادو جاؤ تم کو خلافت
برادرم سید خوندمیر کی دی گئی ہے اور یہ معاملہ جب
بندگی ملکؓ نے بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ
کے سامنے بیان کیا تو شاہ موصوفؓ نے اس کو
صحیح و ثابت رکھا لیکن جانے کی رخصت نہیں دی،
بندگی ملک پہلی بار یہ دیکھ چکے تھے کہ حق تعالیٰ کی طرف
سے معلوم ہوتا ہے کہ اے میاں دادو تو بندگی میاں نظام
کی صحبت میں رہتا ہے اور تجھے تیرا حصہ خوندمیر کی
طرف سے دیا جاتا ہے بنابریں بندگی ملکؓ نے بندگی
میاں نظامؓ سے مکرر رخصت طلب کی اور تیسری
مرتبہ کمر باندھ کر مسافرت کا ارادہ کرکے بندگی میاں
رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہنے کا قرارداد کرکے بندگی
میاں شاہ نظامؓ کے حضور میں آئے اور رخصت کے
طالب ہوئے جب حضرت شاہ نظامؓ نے اجازت
نہیں دی تو بندگی ملکؓ نے عرض کیا کہ میاں جی ہمارے

نقلست کہ تا وقتیکہ بندگی میاں
شاہ نظام حیات بودند قرآن بیان
نکردہ اند و چنیں فرمودہ اند کہ شنوندہ
یکی میاں دادو بود وے بجائے خود
رفت برائے کہ قرآن بیان کنم القصہ
چوں در صحبت بندگی میاں آمدند و
بشرف خدمت آنحضرت مشرف
شدند بندگی میاں بسیار خوشحال فرمودہ
اند کہ مثال رفتن بھائی دادو نزدیک
بھائی نظام چناں بودہ است کہ
چوں بادشاہ زادہ خورد می باشد
ویرا در مکتب میفرستند چوں تعلیم
و آداب شاہی مستعد می شود اورا بر تخت
بادشاہی می آرند و می نشانند ہمچناں
بھائی دادو را در انجا بردہ اند و مستعد
صحبت کردہ آوردہ اند و در حق بندگی ملک
بشارت بسیار و عنایات بے شمار فرمودہ
اند از انجملہ یکی بشارت آنکہ حکم خلافت
خود دادہ اند خبر حیات بندگی ملک فرمودہ
اند و بشارت دوم آنکہ فرمودہ بودند کہ
چوں شما را در عقب ما حیات خواہد شد
و با مہاجران علیہم الرضوان گفت گوئی خواہد
شد آنچہ بر سیدن باشد بر سید اگرچہ
در وقت بیان قرآن باشد و بشارت
سیوم آنکہ بندگی ملک را فرمودند کہ رجوع

ملک کی مشہور کہاوت ہے "نوکری چور نوالہ حاضر"
چونکہ یہ بندہ یہاں خدمت بجا لاتا ہے اور بہرۂ ولایت
بندگی میاں سید خوندمیر کی طرف سے پہنچتا ہے تو
لامحالہ وہاں جانا چاہیئے یہ کہہ کر قدم بوسی کر کے
بندگی میاںؓ کی جانب روانہ ہوئے **نقل** ہے کہ جب
تک بندگی میاں شاہ نظامؓ بقید حیات رہے
قرآن کا بیان نہیں فرمائے اور یہ فرمائے کہ سننے والا
ایک شخص میاں دادو تھا وہ اپنی جگہ گیا اب میں کس کے
لئے بیان قرآن کروں' قصہ مختصر یہ کہ جب بندگی
ملک الہدادؓ بندگی میاںؓ کی صحبت میں آئے اور
آنحضرتؓ کی خدمت کے شرف سے مشرف ہوئے
تو بندگی میاںؓ نے بہت خوشحال ہو کر فرمایا کہ بھائی
دادو کے بھائی نظام کے پاس جانے کی مثال ایسی ہے
کہ جب کوئی شاہزادہ کمسن رہتا ہے تو اس کو مکتب
میں بھیجتے ہیں جب تعلیم پاتا ہے اور آداب شاہی
سیکھ لیتا ہے تو اس کو تختِ شاہی پر بٹھاتے ہیں
ایسا ہی بھائی دادو کو وہاں لے جا کر اس بندے کی
صحبت میں رہنے کے قابل بنا کر لائے ہیں اور
بندگی ملک کے حق میں بندگی میاںؓ نے بہت
بشارتیں دی ہیں اور بہت عنایتیں آنحضرتؓ کی
بندگی ملک پر مبذول ہیں منجملہ ان بشارتوں کے
ایک یہ ہے کہ آنحضرتؓ نے ان کو اپنی خلافت کا
حکم دیا اور اپنے بعد بندگی ملک کی حیات کی خبر
دی دوسری بشارت یہ کہ آنحضرتؓ نے فرمایا
کہ چونکہ ہمارے پیچھے تمہاری حیات ہو گی اور مہاجران

مہاجران آنکسانیکہ بہ طرف بندہ مخالفت کردہ اند باشما خواہند کرد بشارت چہارم آنکہ ہمیشہ بلفظ اخوۃ مبشر فرمودہ اند و بشارت پنجم آنکہ چوں بندگی میاں سید عطن و بندگی ملک حماد خواستند کہ بندگی ملک را از سوال و جواب در وقت بیان قرآن منع کنند چوں بندگی میاں شنیدند بندگی ملک حماد را طلبیدہ فرمودہ اند کہ بروید بھائی داد و را اسلام ما بہ رسانید و بگوئید کہ حضرت میراں بندہ را فرمودہ بودند بندہ با شما می گوید کہ اینچہ در ینجا ریختہ شد در انجا ریختہ شد و انچہ دریں سینۂ بندہ ظہور شدہ است در سینۂ شما ہمان ظہور شدہ است و نیز فرمودہ اند کہ ہر کہ دشمن شما است آنکس دشمن بندہ است و ہر کہ دشمن بندہ است دشمن ذات حضرت میران است و ہر کہ دشمن حضرت میراں است دشمن رسول خدا است و آنکس کہ دشمن رسول خدا است دشمن خدائے تعالی است ہمچناں بشارات بندگی میاںؓ در حق بندگی ملک بسیار است فاما در ینجا اختصار کردہ شد تا تطویل نانجامد القصہ چوں وقت قتال ثانی امیر مہدی خصال نزدیک رسیدہ

مہدئ علیہم الرضوان سے تمہیں گفتگو کرنے کے مواقع درپیش ہوں گے جو کچھ تمہیں پوچھنا ہو پوچھ لو اگرچہ بیانِ قرآن کے وقت ہی میں ہو **تیسری بشارت** یہ کہ بندگی میاںؓ نے بندگی ملکؓ سے فرمایا کہ جو لوگ مہاجرین مہدئؑ میں سے بندے کے ساتھ مخالفت کئے ہیں تمہارے سامنے اس مخالفت سے رجوع کرینگے **چوتھی بشارت** یہ کہ آنحضرتؓ نے ہمیشہ لفظ برادری سے مبشر فرمایا۔ **پانچویں بشارت** یہ کہ جب بندگی میاں سید عطنؓ اور بندگی ملک حماد رضؓ نے چاہا کہ بندگی ملک الہدادؓ کو بیانِ قرآن کے وقت سوال و جواب کرنے سے منع کریں تو بندگی میاںؓ نے اس کی اطلاع پاکر بندگی ملک حماد کو بلاکر فرمایا کہ جاؤ بھائی داد و کو ہمارا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ حضرت میراں علیہ السلام نے بندے کو فرمایا تھا اور بندہ تم سے کہتا ہے کہ جو کچھ یہاں ڈالا گیا ہے وہاں ڈالا گیا ہے جس چیز کا ظہور بندے کے سینے میں ہوا ہے تمہارے سینے میں بھی وہی ظہور ہوا ہے، نیز بندگی میاںؓ نے ملک الہدادؓ کو فرمایا کہ جو شخص تمہارا دشمن ہو وہ اس بندے کا دشمن ہے اور جو بندے کا دشمن ہے وہ ذاتِ حضرت مہدیؑ کا دشمن ہے اور جو حضرت مہدی کا دشمن ہے وہ رسولِ خدا کا دشمن ہے اور جو رسولِ خدا کا دشمن ہے وہ خدائے تعالیٰ کا دشمن ہے، اسی طرح بندگی میاںؓ کی بشارتیں بندگی ملکؓ کے حق میں بہت ہیں مگر اس جگہ مختصر طور پر ان کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ عبارت دراز نہ ہو۔ حاصلِ کلام جب ثانیِ امیر مہدئؑ خصال کے قتال کا وقت

کرت دومی شہیداں را شمار کردہ اند و بندگی ملک
را در میان شہیداں شمار نہ کردہ اند درینجا بندگی ملک
آرزوی شہادت و ہمراہی صدیق ولایت کردہ اند بندگی
میاںؓ فرمودند کہ شمارا چند روز حیات است و در حیات
شما مقصود خدائے تعالیٰ است و چوں سوار
شدند بازبندگی ملک آرزوی ہمراہی کردہ
اند ہمراہ خود گرفتہ اند اما فرمودند کہ بھائی
در ماندن شما مقصود خدائے تعالیٰ است
والیشاں را کہ اشارت فرزندان خود باشد
کردہ فرمودند کہ نام خدائے یاد دہانیدن
می باید شما دلگیر نہ شوید و مقصود شما کہ شہادت
است آنہم شماں را حاصل شدہ است کہ
بہ بینید بر تن شما سر ہست یا نے چوں نگاہ
کردند سر مبارک نہ دیدہ اند باز فرمودند
دریں جنگ شمارا زخمہا خواہد رسید
و چند سال حیات خواہد ماند بعدہٗ بہماں زخمہا
سرانجام خواہد شد چنانچہ فرمودہ بودند
ہمچناں وقوع یافت القصہ چوں شہادت
سید الشہدا واقع شد بندگی ملک در قید
حیات ماندہ اند و بعد از دفن شہیداں
تا مدت عدت زنان شہدا در موضع
سدراسن ماندہ اند ثم من بعد ذالک در
مدت خلافت آنحضرت کہ پانزدہ سال
است از روی متابعت متبوع خود کہ فرمودہ
خدائے تعالیٰ و رسول و مہدی بود صلی اللہ

نزدیک پہنچا تو دوسری دفعہ آنحضرتؓ نے شہیدوں
کی گنتی کی اور بندگی ملک کا شمار شہیدوں میں نہیں فرمایا
اس موقعہ پر بندگی ملکؓ نے شہادت اور صدیق ولایت
کی ہمراہی کی تمنا ظاہر کی تو بندگی میاںؓ نے فرمایا
کہ چند دن تمہاری حیات باقی ہے اور تمہارے زندہ
رہنے میں مقصودِ خدائے تعالیٰ ہے اور جب بندگی
میاںؓ جنگ کے لئے سوار ہوئے تو پھر ملکؓ نے
ساتھ رہنے کی درخواست کی تو انہیں آنحضرتؓ نے
اپنے ساتھ لے لیا لیکن فرمایا کہ بھائی تمہارے رہنے
میں مقصودِ خدائے تعالیٰ ہے اور ان کو اپنے فرزندوں
کی طرف دکھلا کر میاںؓ نے فرمایا کہ انہیں نامِ خدا
خدا یاد دلانا چاہیئے تم آزردہ خاطر نہوں اور تمہارا
مقصود جو شہادت حاصل کرنا ہے وہ بھی تمہیں حاصل
ہو چکا ہے دیکھو تو تمہارے تن پر سر ہے یا نہیں
انہوں نے جب دیکھا تو واقعی سرِ مبارک دکھائی نہیں
دیا پھر بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ اس جنگ میں تم کو کچھ
زخم لگیں گے اور چند سال تمہاری حیات ہوگی بعد ازاں
اُنہی زخموں سے وقتِ آخر آپہنچے گا بندگی میاںؓ
نے جو فرمایا تھا وہی وقوع میں آیا۔ حاصلِ کلام جب
حضرت سید الشہداؓ کی شہادت واقع ہوئی تو بندگی
ملکؓ بقیدِ حیات ـ ـ ـ ـ شہداؓ کے دفن کے بعد شہداء
کی بیویوں کی عدت کی مدت ختم ہونے تک موضع
سدراسن ہی میں رہے بعد ازاں آنحضرتؓ اپنی
خلافت کی مدت میں جو پندرہ سال ہوئی اپنے
متبوع کی متابعت میں جو فرمان خدائے تعالیٰ و

علیہما وسلم پانزدہ جا ہجرت و اخراج
و ایذا رموذیاں اختیار کردہ اند کہ اسامی
آں مقام ہا کہ بندگی ملک اقامت فرمودہ اند
در قتال نامہ بندگی میاںؓ نوشتہ شدہ
است القصہ تمام فرزنداں بندگی میاںؓ
مع اجماع آں ثانی امیر زماں خورد و کلاں
تابع بندگی ملک شدند و بندگی میاں
سید شہاب الدین و بندگی میاں سید محمودؒ
کہ پسران کلاں بندگی میاں ہستند تربیت و
تلقین و صحبت از بندگی ملک دارند چنانچہ
خافی نیست و بہ فیضان بندگی ملک جمیع
مہاجراں و تابعین شاں متفق بودند تا بحدیکہ
آں جملہ مہاجراں علیہم الرضوان کہ در باب
قتال با بندگی میاں مخالفت کردہ بودند
بذاتِ بندگی ملک رجوع کردہ اند کہ خصوصیت
اعظم است و سخن مخبر صادق کہ خبر دادہ
بود کہ حق بہ طرف شما کہ بندگی میاں باشد
و ایشاں یعنی مہاجراں طالبان حق اند
بہ طرف شما رجوع و افسوس خواہند کرد ثابت
کردہ اند القصہ انچہ منقولات معاملات
بندگی ملک کہ حین خلافت آنحضرت استماع
یافتہ شدہ نوشتہ شدہ است در ینجا
یاد کردہ می شود یک کتاب مطول می باید تا
ہمیں ذکر کردن راست می آید در ینجا بطریق
اختصار مرقوم گشت القصہ چوں فرزنداں

رسول و مہدی صلی اللہ علیہما وسلم پر مبنی تھی پندرہ جگہ
ہجرت، اخراج اور موذیوں کی ایذا رسانی کو برداشت
کئے اُن مقامات کے نام جہاں بندگی ملک کی اقامت
رہی بندگی میاںؓ کے قتال نامہ میں لکھے گئے ہیں
مختصر یہ کہ تمام فرزنداں بندگی میاںؓ کے اُس ثانی امیر
زماں کے تمام خورد و کلاں کی اجماع کے ساتھ بندگی
ملکؓ کے تابع ہوئے اور بندگی میاں سید شہاب الدینؒ
اور بندگی میاں سید محمودؒ بڑے فرزند بندگی میاںؓ کے
ہیں اور تربیت و تلقین اور صحبت بندگی ملکؓ سے
رکھتے ہیں چنانچہ مخفی نہیں ہے اور بندگی ملکؓ کے
فیضان پر تمام مہاجرینؓ مہدیؑ اور ان کے تابعینؓ
متفق تھے یہاں تک کہ جملہ مہاجراں علیہم الرضوان جو
معاملۂ قتال میں بندگی میاںؓ کے مخالف ہو گئے
تھے بندگی ملکؓ کے سامنے اس مخالفت سے رجوع
کئے یہ بہت بڑی خصوصیت بندگی ملکؓ کی ہے
مخبر صادق علیہ السلام نے جو بندگی میاںؓ کو یہ خبر
دی تھی کہ حق تمہاری طرف یعنی بندگی میاںؓ کی طرف
ہوگا اور وہ یعنے دیگر مہاجرین بھی طالبانِ حق ہیں
تمہاری طرف رجوع کر کے افسوس کرینگے یہ بات سب
مہاجرینِ مہدیؑ نے ثابت کر دکھائی قصہ مختصر جو کچھ
منقولات بندگی ملکؓ کے زمانۂ خلافت کے معاملات
کے جو سُننے میں آئے اور لکھے گئے ہیں ان سب کو
یہاں دہرانے کے لئے ایک بڑی کتاب چاہیئے تاکہ
ان کا ذکر ٹھیک طور سے ہو سکے بنا بریں اس جگہ
مختصر طور پر آنحضرتؓ کے احوال لکھے گئے ہیں

بندگی میاں رضی اللہ عنہ، بکمائیت رسیدند بحکم آیت الیوم اکملت لکم دینکم از ہماں زخمہا کہ در جنگ بدر ولایت رسیدہ بود در موضع کپڑ بنج در تاریخ پانزدہم ماہ رمضان المبارک بعد از وصال حضرت امام علیہ السلام سی و پنج سال و بعد از قتال بندگی میاں رضؓ پانزدہ سال و در ہماں سال کہ رحلت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ، شدہ است سنہ نہصد و چہل و پنج سال ازیں عالم انتقال فرمودند و بندگی ملک یک خانہ داشتہ اند اسمہا بی بی میمون و یکی پسر بندگی ملک پیر محمد کہ مبشر و منظور حضرت امام بودند و تلقین و صحبت بندگی میاں رضؓ داشتہ اند و بندگی ملک پیر محمد را ہفت پسر شدہ بودند و اولاد ہفت پسراں باقی است کہ در باب سی و ہشتم ذکر خواہد شد ان شاء اللہ تعالیٰ۔

باب سی و ہشتم

در بیان تفصیل اسماء اولاد و احفاد بندگی میاں رضؓ رضی اللہ عنہ خورد و کلاں کہ الیٰ یوم ہٰذا بودہ اند و ہستند واضح باد کہ بندگی میاں رضی اللہ عنہ را سہ حرم بود یکی حضرت بی بی فاطمہ بنت حضرت مہدی علیہ السلام ولقبہا

خلاصۂ کلام یہ کہ جب بندگی میاں رضؓ کے فرزندان درجۂ کمال کو پہنچے تو مطابق حکم آیت الیوم اکملت لکم دینکم (آج میں نے کامل کیا تمہارے لئے تمہارا دین) حضرت بندگی ملک الہداد رضؓ اُنہی زخموں سے جو بروز جنگ بدر ولایت جسم مبارک پر آئے تھے موضع کپڑ بنج میں بتاریخ ۱۵ رمضان المبارک حضرت امام علیہ السلام کے وصال کے پینتیس سال اور بندگی میاں رضؓ کے قتال کے پندرہ سال بعد اُسی سال جس سال حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ، کی رحلت واقع ہوئی سنہ ۹۴۵ نو سو پینتالیس ہجری میں اس عالم سے انتقال فرمائے بندگی ملک رضؓ کی ایک اہلیہ تھیں نام بی بی میمونؓ اور ایک فرزند بندگی ملک پیر محمد رضؓ تھے جو مبشر اور منظور حضرت امام علیہ السلام کے تھے بندگی میاں رضؓ سے تلقین ہوئے اور آنحضرت رضؓ کی صحبت میں رہے حضرت بندگی ملک پیر محمد رضؓ کے سات فرزند ہوئے۔ ساتوں صاحبِ اولاد ہوئے جن کا ذکر اڑتیسویں باب میں کیا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اڑتیسواں باب

بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ، کے فرزندوں اور پوتروں سب خورد و کلاں کے تفصیلی بیان میں جو اب تک گذر چکے ہیں اور اب موجود ہیں واضح ہو کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ کی تین زوجہ تھیں ایک حضرت بی بی فاطمہ بنتِ حضرت مہدی

فاطمہ ولایت رضی اللہ عنہا دوم بی بی عائشہ
بنت ملک میاں جی سیوم خوندا بوا بنت
دیگی تسری اماں مرجان نام داشت کہ حبشیہ
بود و درمیان ایشان حضرت بی بی فاطمہ
و بی بی عائشہ راہفت پسران و پنج دختر
شدہ بودند و اسامی ایشان بدیں تفصیل
بدانکہ فالاول شہید المعصوم تحفۂ لایزال امیر
سید جلال کہ بہ چہاردہ سالگی ہمراہ قبلہ گاہ
خود شہادت یافتند پسر دوم مرشد المرشدین
قطب العالمین امیر سید شہاب الحق
والدین قدس اللہ سرہٗ کہ در زمانہ یگانۂ
وقت بودند و ذکر اولاد و احفاد بندگی
میاں سید شہاب الدین در باب سی و نہم
کہ بیان خلافت آنحضرت است شروع
خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ پسر سیوم خاتم
المرشدین محبوب رب العالمین برگزیدۂ حضرت
معبود امیر سید محمود و خطاب حسین ولایت
رضی اللہ عنہ ذکر اولاد و احفاد آنحضرت
ہم در باب سی و نہم بیان خواہد شد
پسر چہارم برگزیدۂ صمد امیر سید احمد و آنحضرت
یک حرم محترم داشتہ اند و یک پسر اسمہٗ
امیر سید مصطفٰے و یک دختر اسمہا بوا ملکان
اولاد و احفاد آنحضرت باقیست و پسر پنجم
برگزیدۂ الٰہ جگر گوشۂ شاہنشاہ امیر سید
عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کہ داماد عمو خود بودند

علیہ السلام جن کا لقب فاطمہ ولایت تھا رضی اللہ عنہا
دوسری بی بی عائشہ بنت ملک میاں جی
تیسری خوندا بوا بنت   اور ایک کنیز اماں
مرجان نام حبشیوں میں سے تھیں ان چاروں میں سے
حضرت بی بی فاطمہ اور بی بی عائشہ کو سات لڑکے
ہوئے اور پانچ لڑکیاں ہوئیں جن کے نام اس تفصیل
سے ہیں جاننا چاہیئے کہ **پہلے** فرزند شہید معصوم
تحفۂ خداوند لایزال امیر سید جلال تھے جو چودہ سال
کی عمر میں اپنے والد قبلہ گاہ کے ساتھ شہادت پائے
دوسرے فرزند مرشد المرشدین قطب العالمین
سید شہاب الحق والدین رضؓ تھے جو اپنے زمانے میں یکتا
تھے آنحضرت رضؓ کی اولاد و احفاد کا ذکر آنحضرت رضؓ کی خلافت
کے بیان میں انچالیسویں باب میں شروع ہوگا انشاء اللہ
تعالیٰ **تیسرے** فرزند خاتم المرشدین محبوب
رب العالمین برگزیدۂ حضرت معبود امیر سید محمود تھے
جن کا خطاب حسین ولایت ہے رضی اللہ عنہ
آنحضرت رضؓ کی اولاد و احفاد کا ذکر بھی انچالیسویں باب
میں آئے گا **چوتھے** فرزند برگزیدۂ صمد امیر سید احمد رحؒ
تھے آنحضرت کی ایک زوجۂ محترمہ تھیں اور ایک فرزند
ہوئے مسمّی امیر سید مصطفٰے رحؒ اور ایک دختر ہوئیں
مسماۃ بوا ملکانؒ آنحضرتؒ کی اولاد و احفاد باقی ہے
پانچویں فرزند برگزیدۂ الٰہ جگر گوشۂ شاہنشاہ امیر
سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ تھے جو داماد اپنے چچا
کے تھے ان کو ایک فرزند ہوئے سید یحییٰ رحؒ نام اور تین
دختریں ہوئیں ایک بوا المیر لو جو امیر سید عیسیٰ ابن

یک پسر اسمہٗ سید یحییٰ و سہ دختر یکے بوا لور در خانۂ امیر سید عیسیٰ ابن امیر سید شہاب الدین بودند دوم بوا کنا درخانۂ امیر سید بڑے ابن امیر سید حسین بودند سیوم بوا نصرت در خانۂ ملک حسان ابن ملک بڑا بودند و پسر ششم برگزیدہ امیر سید شریف خطابہ تشریف اللہ رحمتہ اللہ علیہ کہ ذکر اولاد و احفاد آنحضرت ہم در باب بست و نہم بیان خواہد شد پسر ہفتم امیر سید خدا بخش و آنحضرت یک حرم داشتہ اند اسمہا بوا لاڈلی و سہ پسر و دو دختر اسماء پسراں یکے امیر سید میرانجی کہ داماد امیر سید شہاب الدین بودند و پسر دوم امیر سید عالم پسر سیوم امیر سید حبیب اللہ و نام ہر دو دختراں یکی بوا راجے و دوم بوا میمون رحمتہ اللہ علیہم اجمعین و اسماء دختران بندگی میاںؒ یکی بوا بڈن درخانۂ ملک اسمٰعیل کاکرنجی بودند دوم بوا فاطمہ درخانۂ خواجہ ملک ابن خواجہ طٰہٰ بودند سیوم خواند ملک درخانۂ ملک اسمٰعیل ابن بندگی ملک حماد بودند چہارم بی بی رقیہ درخانۂ سید السادات رفیع الدرجات امیر سید یعقوب ابن ثانی مہدیؑ رضی اللہ عنہٗ بودند پنجم دختر بوا امتہ العزیز درخانۂ امیر سید حسین ابن امیر سید عظمن بودند و از اکثر ایشاں اولاد و احفاد باقیست اگر یک بیک نوشتہ آید عبارت دراز می شود۔

امیر سید شہاب الدین دوسری بوا کنا جو امیر سید بڑے ابن امیر سید حسین کی زوجہ تھیں تیسری بوا نصرت جو ملک حسان ابن ملک بڑا کی زوجہ تھیں چھٹے فرزند برگزیدہ امیر سید شریف تھے جن کا خطاب تشریف اللہ تھا رحمتہ اللہ علیہ آنحضرتؒ کی اولاد و احفاد کا ذکر بھی انچالیسویں باب میں آئیگا ساتویں فرزند امیر سید خدا بخش تھے آنحضرتؒ کی ایک زوجہ محترمہ تھیں جن کا نام بوا لاڈلی تھا اور تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں ایک فرزند امیر سید میرانجیؒ امیر سید شہاب الدینؓ کے داماد تھے دوسرے فرزند کا نام امیر سید عالمؒ اور تیسرے فرزند کا نام امیر سید حبیب اللہؒ تھا دو دختروں میں ایک کا نام بوا راجے اور دوسری دختر کا نام بوا میمون تھا رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اور بندگی میاںؓ کی دختروں کے نام یہ ہیں۔ ایک بوا بڈن ملک اسمٰعیلؒ کاکرنجی کی زوجہ تھیں دوسری بوا فاطمہ خواجہ ملک جی ابن خواجہ طٰہٰؓ کی زوجہ تھیں تیسری خواند ملک اسمٰعیلؒ ابن بندگی ملک حمادؓ کی زوجہ تھیں چوتھی بی بی رقیہ جو سید السادات رفیع الدرجات امیر سید یعقوبؓ ابن ثانی مہدی رضی اللہ عنہٗ کی زوجہ تھیں پانچویں دختر بوا امتہ العزیز امیر سید حسینؒ ابن امیر سید عظمنؒ کی زوجہ تھیں ان میں سے اکثر کی اولاد و احفاد باقی ہے اگر ہر ایک کا ذکر کیا جائے تو عبارت بہت طویل ہوتی ہے پروردگار تو انہیں ترقی دے اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین۔ بندگی میاںؓ کے تمام فرزند گجرات ہی میں آسودہ ہیں ہوائے ایک بندگی میاں سید شریف کے جو دکن کے ایک موضع میں جس کا نام جل گاؤں ہے آسودہ ہیں یہ موضع برہان پور

اللّٰھم زد برحمتک یاارحم الراحمین وتمام فرزندان ذات بندگی میاںؓ در گجرات آسودہ اند مگر بندگی میاں سید شریف در دکھن کہ چل گاؤں عنقریب برہان پور است و بوارقیہ و بوامتہ العزیز در دکھن آسودہ اند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔

باب سی و نہم

دربیان خلافت بندگی میاں سید شہاب الدین وبیان خلافت بندگی میاں سید محمود و قصہ خلافت بندگی میاں سید شریف وجداکردن شان و ذکر اولاد و احفاد ایں ہر سہ ذات فائض فیوضات و ذکر خلافت بعض اولاد اوشاں علیہم الرحمۃ والرضوان الیٰ یومنا ہٰذا واضح باد کہ بزمانۂ مبارک بندگی میاں درحق بندگی میاں سید شہاب الدین بشارات بسیار وعنایات بے شمار واقع شدہ است ازاں جملہ یکی بشارت خاص آنست کہ فرمودہ اند کہ خواہند گفت کہ پسرے شد و پسر ہمسر پدر رامی گویند و بشارت دوم آنکہ بروقت بازی کبڈی سردار یک طرف کہ حیات ماندگاں بود کردہ اند وسیوم مرشد المرشدین فرمودہ اند مع ذالک صحبت بندگی ملک باشرائط کردہ اند و بندگی ملک ہم بسیار بشارات فرمودہ اند ازاں جملہ یکی آنست کہ فرمودہ اند کہ چھابوجی و سید نجی

کے قریب واقع ہے اور بوارقیہ اور بوامتہ العزیز بھی دکن میں آسودہ ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔

انچالیسواں باب

بندگی میاں سید شہاب الدین کی خلافت، بندگی میاں سید محمود کی خلافت اور بندگی میاں سید شریف کی خلافت کے بیان میں اور بندگی میاں سید محمود کے بندگی میاں سید شریف کو علیحدہ کرنے کا ذکر اور ان تینوں حضرات فائض فیوضات کی اولاد و احفاد کا ذکر اور انکی اولاد میں سے بعضوں کی خلافت کا ذکر بھی اسی باب میں ہے جو زمانۂ ہٰذا میں ہیں علیہم الرحمۃ والرضوان واضح ہو کہ بندگی میاںؓ کے زمانۂ مبارک میں بندگی میاں سید شہاب الدینؓ کے حق میں بندگی میاںؓ کی بہت ساری بشارتیں اور بے شمار عنایتیں وقوع میں آئیں منجملہ ان کے ایک بشارت خاص وہ ہے کہ بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ سب کہیں گے کہ پسر ہوا، پسر پدر کے ہمسر کو کہتے ہیں اور دوسری بشارت یہ ہے کہ کبڈی کھیلتے وقت بندگی میاں سید شہاب الدین اس جماعت کے سردار بنائے گئے تھے جو زندہ رہنے والوں کی تھی تیسری بشارت یہ کہ بندگی میاںؓ نے میاں سید شہاب الدین کی نسبت فرمایا کہ یہ مرشد المرشدین (مرشدوں کا مرشد) ہوگا، ان بشارتوں کے ساتھ بندگی میاں سید شہاب الدینؓ نے بندگی ملکؓ کی صحبت باشرائط اختیار فرمائی اور بندگی ملکؓ نے بھی آنحضرت کو بہت بشارتیں دیں اور فرمایا کہ

بسیار ما را راحت رسانیده اند و خوشحال
کرده اند مع تلک البشارات والاعمال
الصالحات چوں رحلت بندگی ملکؓ واقع
یافت تمام اجماع بندگی میاں در ارشاد
بندگی میاں سید شہاب الدین متفق بودند
و بندگی میاں سید شہاب الدین از صحبت
بندگی ملک پیر محمد ابن بندگی ملک الہداد
تا مدت دو نیم سال جدا نشدند یکجا ماندہ
چوں در حضور بندگی ملک و میاں سید حسین
ابن میاں سید عطن جدا بودند ایشاں با جماع
بندگی میاں اتفاق کردہ اند کہ چوں صحبت
بندگی ملک بہ واسطۂ فرمودۂ بندگی میاں
لازم بود اکنوں میاں سید شہاب الدین را
گذاشتہ بہ صحبت دیگر چرا باشیم ضرور
لازم نیست چنیں اتفاق کردہ میاں سید
شہاب الدین را از نزدیک ملک پیر محمد طلبیدہ
با جماع و اتفاق بیان قرآن درمیان
عصر و مغرب کنانیدہ اند و سویت باسم
بندگی میاں کردہ آواز دادہ اند کہ ہر کہ از ان
بندگی میاں است بگیرید ہمہ آمدند و منقاد
شدند و بعد از مدت بندگی ملک پیر محمد ہمہ بہ
صحبت بندگی میاں سید شہاب الدین آمدند
آخر الامر بحضور آنحضرت و در صحبت آں قطب
ولایت ہژدہ مرشداں خدا بیں ترک دائرہ
دادہ آمدند القصہ مدت بست و پنج سال

چھا بوجی اور سید نجی نے ہم کو بہت آرام پہنچایا اور
خوش حال کیا ہے ان تمام بشارات اور اعمال صالحہ
کے باوجود جب بندگی ملکؓ کی رحلت واقع ہوئی تو
بندگی میاںؓ کے تمام متعلقین بالاجماع بندگی میاں سید
شہاب الدین کی ارشاد پر متفق تھے اس پر بھی بندگی
میاں سید شہاب الدین بندگی ملک پیر محمدؓ ابن بندگی
ملک الہدادؓ کی صحبت سے ڈھائی سال تک جدا نہیں
ہوئے اور ایک ہی جگہ رہے جیسا کہ بندگی ملک کے
حضور میں تھے اور میاں سید حسین ابن میاں سید عطن
جدا ہوگئے تھے انہوں نے بندگی میاںؓ کے سب متعلقین
کے اجماع میں اس بات پر سب کو متفق کیا کہ بندگی
ملکؓ کی صحبت میں رہنا بندگی میاںؓ کے فرمان کے واسطہ
سے لازم تھا اب ہم میاں سید شہاب الدین کو چھوڑ کر
کسی دوسرے کی صحبت میں کیوں رہیں بالضرور یہ
بات ہم کو لازم نہیں ہے اس بات پر اتفاق کر کے
میاں سید شہاب الدین رضؓ کو انہوں نے ملک پیر محمدؒ
کے پاس سے بلایا اور اجماع و اتفاق کے ساتھ
قرآن کا بیان عصر و مغرب کے درمیان میاں سید
شہاب الدین سے کروائے اور سویت بندگی میاںؓ
کے نام سے کر کے دائرے میں یہ آواز دی کہ جو کوئی
بندگی میاںؓ کا ہے سویت لیوے یہ سنکر سب آئے
اور مطیع ہوگئے پھر ایک مدت کے بعد بندگی ملک پیر محمدؒ
بھی بندگی میاں سید شہاب الدین رضؓ کی صحبت میں
آئے آخر کار آنحضرتؓ کے حضور میں اور اُس قطب
ولایت کی صحبت میں اٹھارہ مرشدان خدا بیں تھے

خلافت آں مرشد الارشاد بود و دریں
مدت چنانچہ در زمان بندگی ملک ہجرت
واخراج و ایذاء منکراں بود ہمچناں در
زمانۂ بندگی میاں سید شہاب الدین بودہ
است واگر بیان اوصاف واخلاق پسندیدۂ
آنحضرت کردہ شود یک کتاب دیگر می گردد
فالحاصل کہ در جملہ افعال واحوال ذات بندگی
میاں سید شہاب الدین آنچناں بودہ
است کہ ہمہ کاملان اہل زماں ثانی میاں
سید خوندمیر می گفتند وشہادت فضائل
آنحضرت اینست کہ ہژدہ مرشدان کامل
زانو زدہ بیان شنیدہ اند ودامن کشادہ
سویت گرفتند وبدیں گواہی فضیلت آنحضرت
دادہ اند آخر الامر چوں عمر آنحضرت پنجاہ دو
سال رسید در سنہ نہصد وہفتاد در ماہ
جمادی الاوّل بتاریخ ہژدہم روز دوشنبہ
در فصل زمستان ازیں عالم رحلت فرمودند و در
دیہ کھانبیل کنارۂ حوض المسمیٰ بھلائی آسودہ
اند و پنج پسر کامل وبالغ وقابل وسہ دختر
لائق گذاشتہ اند کہ اسمائہم یکے امیر
سید جلال الدین دوم امیر سید یحییٰ سیوم امیر سید
خوندمیر چہارم امیر سید عیسیٰ پنجم امیر سید ولی
واز دختراں یکے بوجی کسائی دوم بی بی
امۃ السلام سیوم بو فتح کہ اکثر ایشاں اولاد
دارند بیان خلافت بندگی میاں سید محمود حسین

جو اپنے اپنے دائرے چھوڑ کر آئے تھے مختصر یہ کہ
پچیس سال اس مرشد المرشدین کی خلافت کی مدت
ہوئی اور اس مدت میں جیسا کہ بندگی ملک رضؓ کے زمانے
میں ہجرت اخراج اور ایذا رسانی کا سامنا منکرین
سے ہوا تھا ویسا ہی بندگی میاں سید شہاب الدین کے
زمانے میں ہوا اگر آنحضرت رضؓ کے اوصاف و اخلاق
پسندیدہ کا بیان کیا جائے تو اور ایک مستقل کتاب
ہو جاتی ہے حاصل یہ کہ جملہ افعال و احوال میں بندگی
میاں سید شہاب الدین کی ذات گرامی درجات
ایسی تھی کہ تمام کاملان روزگار آنحضرت رضؓ کو ثانی میاں
سید خوندمیر رضؓ کہتے تھے آنحضرت رضؓ کی فضیلت کی شہادت
یہ ہے کہ اٹھارہ مرشدین کاملین زانو زدہ ہو کر آنحضرت رضؓ
سے بیان قرآں سُنے اور دامن پھیلا کر سویت
لئے ہیں اسطرح انہوں نے آنحضرت رضؓ کی فضیلت
کی گواہی دی ہے آخر کار جب آنحضرت رضؓ کی عمر مبارک
باون سال کو پہنچی تو ۹۷۲ھ نوسو بہتر ہجری
میں تباریخ ۱۸ ماہ جمادی الاول روز دوشنبہ بموسم
سرما میں آنحضرت رضؓ نے اس عالم فانی سے سرائے
باقی میں رحلت فرمائی اور موضع کھانبیل میں
بھولائی نام حوض کے کنارے آسودہ ہیں۔ پانچ
فرزندان کامل بالغ و قابل اور تین دختریں آنحضرت رضؓ
کی تھیں فرزندوں کے نام یہ ہیں ایک امیر سید
جلال الدین رضؓ دوسرے امیر سید یحییٰ رضؓ تیسرے
امیر سید خوندمیر رضؓ چوتھے امیر سید عیسیٰ رضؓ پانچویں
امیر سید ولی رضؓ لڑکیوں میں ایک کا نام بوجی کسائی

ولایت خاتم المرشدین صاحبِ فیض المقید رحمۃ اللہ علیہ بہ نقل تواتر ثابت شدہ است کہ بارہا بندگی میاں سید شہاب الدین فرزندانِ خود را در باب میاں سید محمود وصیت می کردند وچنیں می فرمودند کہ مبادا میاں سید محمود را عمومی خود می دانید ونیز فرمودند کہ در صحبت میاں سید محمود بیشتر کساں باشند وآنہا کہ مانند اکسیر می شوند ونیز فرمودند کہ ذات سید نجی آنچنانست کہ چوں وقتے کہ از ایشاں در خاطر کسی گلہ می گذرد آئینہ بدست بگیرد وروی خود بہ بیند کہ ہنوز بسیار سیاہ نشدہ است ونیز بسہ واسطہ فرزندان خود را از ارشاد منع کردند وفرمودند کہ مرشدی مکنید پشتوارہ ہیزم بیارید وبفروشید وقوت لایموت خود سازید فاما از سجادگی نخورید واز روی ظاہر آں سہ واسطہ چنیں شنیدہ شد یکے آنکہ متابعت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ بجا آوردہ اند آنجا کہ خلیل می فرماید کہ ولاتموتن الا وانتم مسلمون باقوت نبوت انبیاء چناں می فرمایند ہمچناں ہر پنج پسران کاملان صحبت وقابل الارشاد را در تسلیم ترغیب فرمودند واسطۂ دوم آنکہ وصیت آنحضرت بر حسبِ ایں حدیث بودہ است کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن ذنباً ولاتکن راساً

دوسری دختر کا نام بی بی اُمۃ السلام تیسری دختر کا نام بوا فتح تھا ان سب میں سے اکثر صاحبِ اولاد ہوئے

بیان خلافت کا بندگی میاں سید محمود حسین ولایت خاتم المرشدین صاحبِ فیضِ مقید رحمۃ اللہ علیہ کی جو بہ نقل متواتر ثابت ہوا ہے یہ ہے کہ بارہا بندگی میاں سید شہاب الدینؒ اپنے فرزندوں کو میاں سید محمودؓ کے بارے میں وصیت کرتے تھے اور اسطرح فرماتے تھے کہ ایسا نہو کہ تم میاں سید محمود کو فقط اپنا چچا جانتے رہیں نیز آنحضرتؒ نے فرمایا کہ میاں سید محمود کی صحبت میں بہت سے اشخاص ایسے ہوں گے کہ وہ مثل اکسیر بنے رہیں گے نیز آنحضرتؓ نے فرمایا کہ ذاتِ سید نجی کی یہ شان ہے کہ جب کسی وقت ان کی جانب سے کسی کے دل میں کسی طرح کے گلہ شکوے کا خیال گذرے تو اس کو چاہیئے کہ آئینہ اپنے ہاتھ میں لیکر اپنا مُنہ دیکھ لے، وہ دیکھے گا کہ اس وقت تک زیادہ سیاہ نہیں ہوا ہے نیز آنحضرتؓ نے تین واسطوں سے اپنے فرزندوں کو مرشدی کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا کہ مرشدی مت کرو لکڑیوں کا گٹھا لاؤ اور بیچ کر اس سے قوت لایموت (زندگی باقی رہنے کی مقدار غذا) حاصل کرو لیکن ارشاد و مشیخت سے کچھ مت کھاؤ۔ ظاہرا وہ تین واسطے جو آنحضرتؓ نے فرزندوں کو ترکِ ارشادِ کے بارے میں دیئے تھے یہ سُننے میں آئے ہیں ایک یہ کہ آنحضرتؓ نے اپنی اس وصیت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ کی متابعت بجالائی کہ

وواسطۂ سیوم آنکہ بواسطۂ رعایت کلیہ
امیر سید محمود حسین ولایت و نسبت و صحبت
یک مرشد محبت میاں سید شہاب الدین را
نگذاشتہ اند بنا بر میاں سید شہاب الدین
فرزندان خود را جدا ماندن منع کردہ ترغیب
صحبت میاں سید محمود می کردند آخر الامر فرزندان
بندگی میاں سید شہاب الدین وصیتِ ولی نعمت
خود کما حقہٗ بجا آوردہ اند و ترک بادشاہی
مشرق و مغرب آسان است فاما ترک
مرشدی مشکل است ترکِ مرشدی کردہ اند
و صحبت حسین ولایت اختیار فرمودہ نقلست
کہ بعد از رحلت مرشد المرشدین میاں سید
شہاب الدین ہمہ اجماع بندگی میاں رضؓ باپسر
بندگی میاں متفق شدہ با میاں سید
جلال الدین دست بیعت کردہ اند و
قرار دادہ اند کہ چنانچہ صحبت میاں سید
شہاب الدین می کردیم ہمچناں صحبت
شما می کنیم شما بجائے پدر خود بہ نشینید میاں
سید جلال فرمودند کہ دست بیعتِ شما
با بندہ و دستِ بیعتِ بندہ با چچا میاں کہ
میاں سید محمود باشند نیز نقلست
کہ میاں سید جلال بعد از رحلت میاں
سید شہاب الدین نزدیکِ قبرِ مبارک
چند روز پاسبانی می کردند بر وز دہم میاں
سید محمود در انجا آمدند و میاں سید جلال را منع کردہ

خلیل اللہؑ نے اپنے فرزندوں کو وصیت فرمائی
تھی کہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔
ترجمہ۔ اور نہ مرو تم مگر اس حال میں کہ مسلمان ہو
(اپنے آپ کو خدا کے حوالے کئے رہو) قوت نبوت
کے باوجود انبیاؑ اسطرح فرماتے ہیں اسی طرح
آنحضرت رضؓ نے بھی اپنے پانچوں فرزندوں کو جو بجائے خود
کامل اور ارشاد کے قابل تھے حالتِ تسلیمی ہی کی ترغیب
دی دوسرا واسطہ یہ کہ آنحضرت رضؓ کی وصیت مطابق اس
حدیثِ شریف کے واقع ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تو عیال بن سر نہ بن (یعنے پیروی اختیار
کر پیش روی اختیار مت کر) تیسرا واسطہ یہ کہ آنحضرت رضؓ
کو امیر سید محمود حسین ولایت رضؓ کی پوری رعایت ملحوظ تھی
کہ باوجود ایک مرشد سے تعلق اور صحبت حاصل ہونیکے
انہوں نے میاں سید شہاب الدین رضؓ کا ساتھ نہیں چھوڑا
اسی بناء پر میاں سید شہاب الدین رضؓ نے اپنے فرزندوں
کو جدا رہنے سے منع فرمایا اور میاں سید محمود رضؓ کی صحبت میں
رہنے کی ترغیب دیتے رہے آخر کار بندگی میاں سید
شہاب الدین رضؓ کے فرزندوں نے اپنے ولی نعمت کی
وصیت جیسی کہ تھی پوری کی، مشرق و مغرب کی بادشاہت
کو چھوڑنا آسان ہے لیکن مرشدی ترک کرنا مشکل ہے
انہوں نے مرشدی ترک کرکے حسینِ ولایت رضؓ کی صحبت
اختیار فرمائی نقل ہے کہ مرشد المرشدین میاں سید
شہاب الدین رضؓ کی رحلت کے بعد بندگی میاں سید
شہاب الدین رضؓ کے تمام اہل اجماع نے آنحضرت رضؓ کے
فرزند میاں سید جلال الدین سے بیعت کرنے پر اتفاق

اندکہ ایں جائے ادب است جائے
خواب نیست و بے وضوئی نیست میاں
سید جلال عرض کردند کہ چچا میاں را
معلوم است کہ ولی نعمت و حاکم ما برداشتہ
شدہ است بنا برا ز درد فراق دریں جا
آمدہ نشستہ ایم میاں سید محمود فرمودند
فرزندم سید جلال بر سر شما مثل ما حاکم
است فا ما بر سر ما حاکم کہ بجائے میاں سید
خوندمیر رضؓ بود برداشتہ شد آخر الامر بہ
روز دہم درمیان عصر و مغرب بندگی
میاں سید محمود بہ طرف میاں سید جلال
کرم و لطف و نوازش فرمودند کہ میاں
سید جلال بجائے پدر خود بہ نشینید و قرآن
بیان کنید کہ ما اگر فرزند میاں سید
خوندمیر رضؓ باشیم چناں زانو زدہ بیان شما
می شنوم چنانچہ کسی نو ترک دنیا کردہ آمدہ
باشد ایں ارشاد شما را می رسد
ما یا زا نمی رسد میاں سید جلال عرض کردند
کہ چچا میاں اگر بہ زبانی اباجی چیزے
نہ شنیدہ بودیم چنیں در خاطر می آمدے
لیکن بہ زبان ولی نعمت خود شنیدہ ایم
دیگر باوجود ولی نعمت خود کہ میاں سید
شہاب الدین باشد ما را ارشاد و بیان
قرآن چگونہ درست می بودے کہ بہ حضور
خوند کار درست باشد قرآن بیان

کیا اور یہ قرار داد کیا کہ جسطرح ہم نے میاں سید
شہاب الدین کی صحبت اختیار کی اسی طرح آپ کی
صحبت میں رہیں گے آپ اپنے والد کی جگہ مسند نشین
ہوں میاں سید جلال رحؒ نے فرمایا کہ تمہاری بیعت کا ہاتھ
بندے کے ہاتھ میں ہے اور بندے کی بیعت کا ہاتھ
چچا میاں کے ہاتھ میں ہے جو میاں سید محمود ہیں نیز نقل
ہے کہ میاں سید جلال؛ میاں سید شہاب الدین کی رحلت
کے بعد چند روز آنحضرت رضؓ کی قبر مبارک کے نزدیک
بغرض پاسبانی ٹھیرے ہوئے تھے میاں سید محمود رضؓ
نے وہاں آکر میاں سید جلال رحؒ کو منع فرمایا کہ یہ مقام
ادب ہے سونے اور بے وضو رہنے کی جگہ نہیں ہے
میاں سید جلال نے عرض کیا کہ چچا میاں کو معلوم ہے
کہ ہمارے ولی نعمت اور ہمارے حاکم اُٹھا لئے گئے
ایں بنا بریں دردِ فراق میں یہ بندہ یہاں آکر بیٹھا ہے
میاں سید محمود رضؓ نے فرمایا کہ اے میرے فرزند سید جلال
تمہارے سر پر مجھ سا حاکم ہے لیکن میرے سر سے وہ حاکم
جو میاں سید خوندمیر رضؓ کی جگہ تھا اُٹھا لیا گیا ہے
آخر کار دسویں کے روز عصر اور مغرب کے درمیان بندگی
میاں سید محمود رضؓ نے میاں سید جلال پر لطف و کرم و نوازش
کر کے فرمایا کہ میاں سید جلال تم اپنے پدر کی جگہ بیٹھو
اور بیانِ قرآن کرو اگر میں میاں سید خوندمیر رضؓ کا فرزند
ہوں تو اسطرح زانو زدہ تمہارا بیان سنوں گا جیسا کہ کوئی
شخص نیا ترکِ دنیا کر کے آیا ہوا ہو یہ ارشاد تم کو ہی
پہنچتی ہے ہم کو نہیں پہنچتی میاں سید جلال نے عرض
کیا کہ چچا میاں اگر یہ بندہ اباجی کی زبانی کچھ سُنا نہ ہوتا

چچا میاں بہ کنند و بر ما کرم و لطف چنانچہ اباجی داشتند خوندکار داشتہ باشند ثم من بعد ذالک معاملہ ارشاد بر ذات خاتم المرشدین امیر سید محمود حسین ولایت قرار یافت و تمام فرزندان میاں سید شہاب الدین بر مقتضاء مرتضاء وصیت پدر بزرگوار خود دست بیعت با ولی نعمت خود کردہ صحبت آنحضرت اختیار کردہ اند چناں تسلیم شدند کہ چنانچہ تسلیم پدر بزرگوار خود بودند القصہ بشارات بسیار و عنایات بے شمار از زبان بندگی میاں رضی اللہ عنہ در حق بندگی میاں سید محمود واقع شدہ است کہ اگر یک بیک نوشتہ شود یک کتاب مطول تصنیف می گردد خصوصاً از آں جملہ آنست کہ بندگی میاں بوقت تولد شدن ندا کنانیدہ فرمودہ اند کہ ہر کہ صورت مہدی علیہ السلام را نہ دیدہ باشد صورت ایں پسر بہ بیند و بر حکم اشارت پُر بشارت امیر سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ اسم آنحضرت میاں سید محمود کردند و نیز حضرت امام علیہ السلام فرمودہ بودند کہ از شکم بی بی فاطمہ فرزندے می شود مدعاء مہدی را تازہ می کند و نیز اکثر مہاجران حضرت میراں علیہ السلام بشارات

تو ایسا خیال بندے کے دل میں آتا لیکن اپنے ولی نعمت کی نصیحت بندے نے سُنی ہے دوسری بات یہ ہے کہ اپنے ولی نعمت میاں سید شہاب الدین کی موجودگی میں ہمارے لئے ارشاد اور بیانِ قرآن کیسے درست ہو سکتا تھا جو خوندکار کے حضور میں درست ہوگا، بیانِ قرآن چچا میاں ہی فرمائیں اور ہم پر لطف و کرم کی نظر جیسی اباجی کی تھی ویسی ہی خوندکار بھی رکھیں اس کے بعد ارشاد کا معاملہ خاتم المرشدین امیر سید محمود حسین ولایت رض کی ذات سے وابستہ قرار پایا اور میاں سید شہاب الدین رض کے تمام فرزندوں نے اپنے پدرِ بزرگوار کی وصیت کے مقتضاءِ پسندیدہ کے مطابق اپنی بیعت کا ہاتھ اپنے ولی نعمت (میاں سید محمود رض) کے ہاتھ میں دے دیا اور آنحضرت رض کی صحبت اختیار کی اور ایسے مطیع و منقاد رہے جیسے کہ والدِ بزرگوار کے مطیع و منقاد تھے۔ قصہ مختصر بہت ساری بشارتیں اور بے شمار عنایتیں بندگی میاں رض کی زبانی بندگی میاں سید محمود رض کے حق میں وقوع میں آئی ہیں اگر اول سے آخر تک لکھی جائیں تو ایک مطول کتاب تصنیف ہوتی ہے خصوصاً منجملہ انکے ایک بشارت یہ ہے کہ بندگی میاں رض نے اس فرزند کے تولد کے وقت یہ ندا کروائی کہ جو کوئی حضرت مہدی علیہ السلام کا چہرۂ مبارک نہ دیکھا ہو اس لڑکے کا چہرہ دیکھ لے اور حضرت امیر سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اشارۂ پُر بشارت پاکر اس فرزند کا نام آنحضرت رض نے میاں سید محمود رکھا نیز حضرت

دادہ اند ونیز از بندگی ملک واز بندگی
میاں سید شہاب الدین بشارات بسیار
است ومدت خلافت آنحضرت ہم بست و
پنج سال است در جملہ اخلاق حمیدہ
وافعال پسندیدہ ذات ثانی مہدی و
بندگی میاں بودہ است ودر زمانہ خود خاتم
المرشدین بود چوں فرزندان ثانی مہدی
ذات میراں سید عبد الحی وامیر سید یعقوب
وفرزندان میاں سید خوندمیر چوں امیر

سید عبد القادر ومیاں سید شریف
ومیاں سید خدا بخش وہر پنج پسران میاں
سید شہاب الدین واکثر خلفاء مہاجران
چوں بندگی میاں عبد الکریم ومیاں
عبد الملک رحمت اللہ علیہم اجمعین ازیں عالم
برداشتہ شدند فیض ولایت محمدی بر ذات
میاں سید محمود حسین ولایت مقید شد و
ہیچ مقابلہ آنحضرت نماند مگر تابعان
وجملہ تابعان بطرف آنحضرت متوجہ
شدند وآنحضرت ہم چنیں فرمود کہ فیض مہدی
بربندہ مقید شدہ است چوں مدت
خلافت بست وپنج سال شد ومدت
عمر شریف کہ ہفتاد دہ سال باشد
انصرام گشت در شہر جالور کنارہ کوہ آبو
بہ سنہ نہصد نود وشش سال بانند ہم

امام علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ بی بی فاطمہ کے شکم
سے ایک فرزند ہونیوالا ہے جو مدعا رمہدی کو تازہ
کرے گا نیز حضرت مہدی علیہ السلام کے اکثر مہاجرین
نے میاں سید محمودؓ کو بشارتیں دی تھیں، نیز بندگی
ملکؓ اور بندگی میاں سید شہاب الدین رضؓ کی جانب سے
بھی آنحضرتؓ کے حق میں بہت بشارتیں ہیں آنحضرت رضؓ
کی خلافت کی مدت بھی پچیس سال ہوئی جملہ اخلاقِ
حمیدہ اور افعالِ پسندیدہ میں ذاتِ ثانی مہدی
اور بندگی میاں کا مثنیٰ تھے اور آنحضرتؓ اپنے زمانے
میں خاتم المرشدین تھے یعنے جب حضرت ثانی مہدیؓ
کے ہر دو فرزند میراں سید عبد الحیؓ اور امیر سید یعقوبؓ
اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے دیگر فرزند سب جیسے
امیر سید عبد القادرؒ میاں سید شریفؒ اور میاں سید
خدا بخشؒ اور پانچو فرزند میاں سید شہاب الدینؓ کے
اور اکثر خلفا صحابہ مہاجرینؓ کے جیسے بندگی میاں
عبد الکریم اور بندگی میاں عبد الملک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
اس عالم سے اٹھالیئے گئے تو فیضِ ولایت محمدی میاں
سید محمود حسین ولایتؓ کی ذات میں مقید ہو گیا اور کوئی
بزرگ آنحضرتؓ کی برابری والے نہیں رہے بلکہ
سب اپنے اپنے مرشدین کے تابعین رہے
اور وہ جملہ تابعین آنحضرتؓ کی طرف متوجہ ہو گئے
اور آنحضرتؓ نے بھی ایسا ہی فرمایا کہ مہدی علیہ السلام
کا فیض بندے پر مقید ہوا ہے، جب آنحضرتؓ کی
خلافت کی مدت پچیس سال ہوئی اور عمر شریف
بہتر سال کو پہنچی تو شہر جالور میں کوہ آبو کے کنارے

ماہ مبارک محرم ازیں عالم رحلت فرمودہ
اند و بلب حوض بھلائی با اجماع خود آسودہ اند
و بندگی میاں سید محمود را ہم شش پسر کامل
و سہ دختر بودند اسمائہم یکی امیر سید مبارک
دوم امیر سید ابراہیم سیوم امیر سید علی چہارم
امیر سید عثمان پنجم امیر سید نور محمد ششم امیر سید
میراں کہ ہر یکے مقتدائے کامل و رہنمائے
قابل در زمان خود بودند مگر میاں سید مبارک
در ہنگام جوانی نوت کردند امیر سید ابراہیم و
امیر سید عثمان بہ حضور آنحضرت رحلت کردہ
اند و از دختران بوا ملک در خانۂ امیر سید
یوسف ابن بندگی حضرت امیر سید یعقوب
بودند دوم بوا بون در خانۂ میاں سید داؤد
بودند و بوا راجے جی در خانۂ ملک شرف الدین
بن ملک خادن بودند و اولاد و احفاد آنحضرت
بسیار است کہ در نوشتن عبارت دراز می
گردد اللّٰہم زد برحمتک یا ارحم الراحمین۔ القصہ
آمدیم در بیان خلافت بندگی میاں سید شریف
لقبہٗ تشریف اللہ رحمۃ اللہ علیہ واضح باد
در حق میاں سید شریف بشارات بندگی
میاںؓ بسیار است ازاں جملہ بشارت
خاص الخاص آنست کہ آں ذات را تشریف اللہ
فرمودہ اند و تربیت خود کردہ اند ثم من
بعد ذالک باکمال شرائط صحبت بندگی
ملک کردہ اند بعد از رحلت بندگی ملک

قیام کے زمانے میں ۹۹۶ھ نوسو چھیانوے ہجری
میں بتاریخ ۱۵ محرم اس عالم سے آنحضرتؓ کی رحلت
واقع ہوئی حوضِ بھلائی کے کنارے آنحضرتؓ اپنی
اجماع کے ساتھ آسودہ ہیں اور بندگی میاں سید محمودؓ
کے بھی چھ فرزند کامل اور تین دختریں ہوئیں جنکے
اسماء یہ ہیں ایک امیر سید مبارکؒ دوسرے امیر سید
ابراہیمؒ تیسرے امیر سید علیؒ چوتھے امیر سید عثمانؒ
پانچویں امیر سید نور محمدؒ چھٹے امیر سید میراںؒ ان میں
سے ہر ایک مقتدائے کامل اور رہنمائے قابل اپنے
اپنے زمانے میں تھے مگر میاں سید مبارک جوانی کے
عالم میں فوت ہوئے اور امیر سید ابراہیمؒ اور امیر سید
عثمانؒ بھی آنحضرتؓ کے حضور میں رحلت کئے اور
آنحضرتؓ کی دختروں میں سے ایک بوا ملک زوجہ
امیر سید یوسفؒ ابن بندگی حضرت امیر سید یعقوبؓ
کی تھیں دوسری دختر بوا بون میاں سید داؤد کی
زوجہ تھیں تیسری دختر بوا راجے جی زوجہ ملک شرف الدینؒ
بن ملک خاونؒ کی تھیں آنحضرتؓ کی اولاد و احفاد بہت
ہے جن کا ذکر درازی عبارت کا موجب ہے یا اللہ تو
انہیں ترقی دے اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین بہ حاصل
کلام یہاں سے بیان خلافت بندگی میاں سید شریف
کا ہے جن کا لقب تشریف اللہ ہے رحمۃ اللہ علیہ
واضح ہو کہ میاں سید شریفؒ کے حق میں بندگی میاںؓ
کی بشارتیں بہت ہیں منجملہ ان کے خاص الخاص بشارت
وہ ہے کہ ان کو آنحضرتؓ نے تشریف اللہ فرمایا
اور خود آنحضرتؓ نے ان کو تربیت کیا پھر اسکے بعد

از ولی نعمت خود کہ برادر کلاں ذات بندگی
میاں سید شہاب الدین باشد جدا نشدند و
بکمال محبت و اخلاص صحبت کردہ اند و بعد از
میاں سید شہاب الدین با ذات بندگی میاں
سید محمود اتفاق صحبت داشتہ اند فاما در میان
معاملہ کہ اکبر جلال الدین آمدہ گجرات
گرفت بندگی میاں سید محمود فرمودند کہ ہر
برادر یراکہ جاے باشد چند روز ظاہر جداگانہ
بگذرانند و باز در وقت امنیت یکجا گی
شوند حاصل القصہ درین معاملہ چند مرشدان
کامل جدا شدند و بندگی میاں سید شریف
ہم جدا شدہ بودند و در وقت امنیت چون
آمدند نزدیک نہ داشتند و رخصت
جدا ماندن کردہ اند و چنین فرمودہ اند کہ
معاملۂ ارشاد و سلسلہ از میاں سید شریف
در دکھن می نماید بندہ چہ طور نزدیک نگاہ
دارم آخر الامر بندگی میاں سید شریف
تشریف حق از ملک گجرات در ملک دکھن
قدم سعادت فرمودہ اند و بر نہج متابعت
مرشد کہ بندگی ملک باشد قدم نہادہ اند و تمام
کار بر عالیت و عزیمت کردہ ارشاد
فرمودہ اند آخر الامر چون عمر مبارک شصت
سال رسید بر سنہ نہصد بست و شش تولد
آنحضرت و چون شصت و سال از عمر مبارک
آنحضرت باشد بر سنہ نہصد و ہشتاد و نہ سال

بکمال درجہ پابندیِ شرائط کے ساتھ انہوں نے
بندگی ملکؓ کی صحبت اختیار کی اور بندگی ملکؓ کی
رحلت کے بعد اپنے ولی نعمت جو برادرِ کلاں بندگی
میاں سید شہاب الدینؒ تھے ان کی صحبت سے جُدا
نہیں ہوئے اور بکمالِ محبت و اخلاص کے ساتھ
آنحضرتؓ کی صحبت میں رہے اور بندگی میاں سید
شہاب الدینؒ کے بعد بندگی میاں سید محمودؓ کی ذاتِ
مبارک کے ساتھ اتفاق و اتحاد کے ساتھ صحبت میں
رہے لیکن جلال الدین اکبر بادشاہ کا گجرات کی
تسخیر والا معاملہ پیش آیا تو بندگی میاں سید محمودؓ
نے فرمایا کہ جس برادر کو جہاں امن کی جگہ ملے چند
روز ظاہراً جداگانہ رہے اور گذر کرے پھر جب یہاں
امن کی صورت ہو جائے تو سب ایک جگہ ہو جائیں
حاصل کلام اس معاملہ میں چند مرشدین جدا ہوئے
اور بندگی میاں سید شریف بھی جُدا ہوئے تھے پھر جب
امن قائم ہونے کے زمانے میں آئے تو آنحضرتؓ
نے ان کو اپنے نزدیک نہیں رکھا اور جُدا رہنے کی اجازت
عطا فرمائی اور یہ ارشاد فرمایا کہ معاملۂ ارشاد اور
سلسلۂ خلافت میاں سید شریف سے دکن میں قایم ہوتا
معلوم ہوتا ہے یہ بندہ کسطرح ان کو اپنے نزدیک
روک رکھے گا آخر کار بندگی میاں سید شریف
تشریفِ حقؒ ملک گجرات سے ملک دکن میں قدم
سعادت لائے اور اپنے مرشد بندگی ملکؓ کی متابعت
کی راہ پر ثابت قدم رہ کر تمام کاموں میں عالیت و
عزیمت کو ملحوظ رکھ کر رشدی فرمانے لگے آخر کار

در دیہ جل گاؤں عنقریب برہان پور در
یازدہم ماہ مبارک رمضان ازیں عالم در عالم
باقی رحلت فرمودہ اند رحمۃ اللہ علیہ وفات
بندگی میاں سید شریف را سہ پسر و دو دختر
بودند پسر کلاں برگزیدۂ الٰہ موصوف
باوصاف اسد اللہ مقبول جمیع اہل اللہ
بندگی میاں سید سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
کہ در زمانہ ہادی عصر مہتدی عہد خود بودہ
اند پسر دوم بندگی میاں امیر سید لطیف
کہ سالک مجذوب بودند و ترک مرشدی
دادہ در صحبت برادر کلان خود بودند پسر سیوم
بندگی میاں امیر سید عبد الوہاب کہ مرشد کامل
و رہنمائے عالی در متابعت پدر خود بر کار
عزیمت و عالیت بودہ اند و ایں ہر سہ
پسران آنحضرت اولاد و احفاد بسیار دارند
و از دختران بی بی رقیہ در خانۂ ملک پیارا
بن ملک راجہ بودہ اند از ایشاں اولاد و
احفاد ماندہ اند و دوم بوا امۃ الکریم در خانۂ
ملک سالار احمد بودہ اند و از ایشاں ہم اولاد
و احفاد باقیست و باقی ذکر اولاد و احفاد
و خلفاء سید الشہدا سید السعدا انجد السادات
موصوف باوصاف امام الکائنات سلطان
نصیر برہان المنیر بندگی میاں سید خوندمیر
رضی اللہ عنہ در باب چہلم نوشتہ خواہم
شد و باقی ذکر خلفاء گروہ حضرت امام

جب آنحضرتؒ کی عمر مبارک ترسٹھ سال کو پہنچی
یعنی ۹۲۶ھ نوسو چھبیس ہجری میں آنحضرت کا
تولد ہوا اور جب آنحضرت کی عمر مبارک ترسٹھ سال
ہوئی تو ۹۸۹ھ نوسو نواسی ہجری میں قریۂ جل گاؤں
میں جو قریب برہان پور کے واقع ہے ۱۱ ماہ رمضان
المبارک کو اس عالم فانی سے عالم باقی میں آنحضرت
نے رحلت فرمائی رحمۃ اللہ علیہ ۔ حضرت بندگی میاں
سید شریفؒ کے تین فرزند اور دو دختر تھے بڑے فرزند
برگزیدۂ الٰہ موصوف بہ اوصاف اسد اللہ مقبولِ جمیع
اہل اللہ بندگی میاں سید سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ تھے
جو اپنے زمانہ میں رہنما اور مقتدائے زمانہ تھے دوسرے
فرزند بندگی میاں امیر سید لطیف سالک مجذوب تھے
مرشدی ترک کرکے اپنے بڑے برادر کی صحبت میں
تھے ۔ تیسرے فرزند بندگی میاں امیر سید عبد الوہاب
مرشدِ کامل و رہنمائے عالی اپنے والد بزرگوار کی
متابعت میں عزیمت و عالیت پر استوار تھے
آنحضرتؒ کے یہ تینوں فرزند اولاد و احفاد بہت رکھتے ہیں
دو دختروں میں سے ایک بی بی رقیہ ملک پیارا
ابن ملک راجہ کی زوجہ تھیں ان کے بھی فرزند و نبیرے
باقی ہیں دوسری دختر بوا امۃ الکریم ملک سالار احمد
کی زوجہ تھیں ان کی بھی اولاد و احفاد باقی ہے اور
باقی الذکر اولاد و احفادِ حضرت سید الشہدا سید السعدا
امجد السادات موصوف بہ اوصاف امام کائنات
سلطانِ نصیر برہان منیر بندگی میاں سید خوندمیر
رضی اللہ اور آنحضرتؓ کے خلفاء کا چالیسویں باب

خاتم الاولیاء کہ مشہور اند مسطور می
شود انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب چہلم

دربیان ذکر خلافت بعض اکابر المہاجرین رض
حضرت امام العارفینؑ و ذکر خلافت خلفاء
مہاجرین رض کہ افضل التابعین و مشہور المبین
بودہ اند و اسامی بعض مصدقان مہدی
علیہ السلام از اولیاء و علماء بادشاہان و امراء
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہ ذکر بعضے ازاں ہا
مفصل ماقبل در جاے آں مرقوم شد و
ذکر بعضی براے تطویل نوشتہ نشد لہٰذا
دریں جا اسماء اقل القلیل نوشتہ می شود
و ماتم آں معلوم باد کہ ذکر اولاد و احفاد
بندگی حضرت امیر سید محمود ثانی مہدی و بندگی
حضرت امیر سید خوندمیر صدیق رضی اللہ عنہما
تفصیل بالا شنیدی و دریافتی کہ ہر یکی خلیفہ
ذات ستودہ صفات بودہ اند فاما اکنوں
ذکر خلفاء آں ہر دو ذات بابرکات مہدی
صفات سید السادات حضرت سیدین رض
و ذکر خلافت بعضے اکابر المہاجرین
و خلفاء ایشاں علیہم الرضوان بشنو و دریاب
ای عزیز باتمیز بدانکہ چوں وصال
محبوب ذوالجلال حضرت امام محمد مہدی
علیہ السلام صدور یافت نہ صد خلفا ہمراہ آں

میں لکھا جائے گا اور حضرت امام خاتم اولیاء
علیہ السلام کے اصحاب کے خلفاء کا ذکر جو مشہور ہیں
لکھا جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

چالیسواں باب

حضرت امام العارفین علیہ السلام کے بعض اکابرین
مہاجرین رض کی خلافت اور ان مہاجرین رض کے خلفاء کی
خلافت کے ذکر میں جو تابعین میں افضل اپنے اپنے
زمانے میں مشہور و معروف ہوئے ہیں اور بعض مصدقان
مہدی علیہ السلام کے اسماء مذکور ہوں گے جو اولیاء
علماء بادشاہوں اور امراء میں سے ہوئے ہیں رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین جن میں سے بعضوں کا ذکر بہ تفصیل قبل ازیں
برمحل کیا جا چکا ہے اور بعض کا ذکر بوجہ درازی عبارت
نہیں کیا جا سکا لہٰذا اس جگہ ان میں سے صرف چند
بزرگوں کے نام اور ان کے ذکر سے متعلق چند مناسب
امور لکھے جاتے ہیں معلوم کر اے مصدق کہ ذکر مبارک
بندگی حضرت امیر سید محمود رض ثانی مہدیؑ اور بندگی
حضرت امیر سید خوندمیر صدیق رضی اللہ عنہ کی
اولاد و احفاد کا بہ تفصیل اوپر تو نے سنا اور معلوم
کیا کہ ہر ایک خلیفہ ذات ستودہ صفات ہوا ہے
اب ان ہر دو ذات بابرکات مہدی صفات
سید السادات حضرات سیدین رض کے خلفاء اور بعضے
اکابرین مہاجرین رض کی خلافت اور ان کے خلفاء
علیہم الرضوان کا ذکر مبارک سن اور معلوم کر اے
عزیز باتمیز جان کہ جب حضرت محبوب ذوالجلال

خاتم الاولیاء بودہ اند و درمیان ایشان سہ صد و شصت
خلفا خاص اند و درمیان سہ صد و شصت خلفا دوازدہ
خلفا خاص الخاص ہستند و درمیان دوازدہ خلفا شش
خلفا و درمیان شش خلفا سہ خلفا علی الخصوص اند و درمیان آن
خلفا دو خلیفہ اخص الاخص ذاتی اند کہ ثانی مہدی
و صدیق مہدی باشند پس درینجا ذکر خلافت
خلفاء خاتم الاولیاء و خلافت خلفاء تابعان
شاں علی ترتیب بہ نقل متواتر مسطور می شود
للایح باد کہ اگرچہ خلفاء ذات ثانی مہدی
بسیار اند کہ بہ حضور آنحضرت ترک دنیا کردہ
باشرائط صحبت بجا آوردہ بہ رتبہ خلافت
رسیدہ اند اما چوں اکثر اصحاب حضرت امام
علیہ السلام در صحبت بندگی حضرت امیر سید
محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ بودہ اند
بداں واسطہ خلافت آنحضرت درمیان
اصحاب مہدی علیہ السلام مندرج است
و جداگانہ خلیفہ آنحضرت مشہور نیست نقلست
کہ چوں رحلت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ
روے نمود در ہماں روز در وقت عصر و
مغرب ہژدہ جائے قرآن بیان شدہ
است و ہژدہ جا بانگ نماز جداگانہ گفتہ شد
و ہر دو شاہزادہ کہ حضرت امیر سید عبدالحی
روشن منور و امیر سید یعقوب شجرۂ اولاد
الامام خورد سالہ بودند پس خلفائے ثانی
مہدی ہماں ہژدہ مہاجران رضوان اللہ

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کا وصال واقع ہوا
تو نو سو خلفاء ہمراہ اُس خاتم الاولیاءؑ کے تھے
جن کے درمیان تین سو ساٹھ خلفاء خاص ہوئے اور
ان خلفاء خاص کے درمیان بارہ خلفاء خاص الخاص ہیں
اور درمیان ان بارہ کے چھ خلفا مخصوص ہیں پھر
درمیان چھ کے تین خلفاء اخص الخواص ہیں پھر ان
تین کے درمیان اخص الخاص دو ذاتی ہیں جو ثانی مہدیؓ
اور صدیق مہدیؓ ہیں پس اس جگہ خلفاء خاتم الاولیاء
کی خلافت اور ان خلفاء کے تابعین کی خلافت کا ذکر
بہ ترتیب نقل متواتر سے لکھا جاتا ہے واضح ہو کہ اگرچہ
حضرت ثانیؓ مہدیؑ کے خلفاء بہت ہیں جو آنحضرتؓ
کے حضور میں ترکِ دنیا کرکے صحبت باشرائط بجا
لائے اور رتبۂ خلافت کو پہنچے لیکن چونکہ اکثر اصحاب
حضرت امام علیہ السلام کے بھی بندگی حضرت امیر سید
محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں تھے اس
سبب سے آنحضرتؓ کی خلافت اصحابِ مہدی
علیہ السلام کے درمیان مندرج ہے اور جداگانہ
آنحضرتؓ کے خلیفے مشہور نہیں ہیں نقل ہے کہ
جب حضرت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی رحلت واقع
ہوئی تو اُسی روز عصر اور مغرب کے وقت میں اٹھارہ
جگہ بیانِ قرآن ہوا اور اٹھارہ جگہ جُدا جُدا
دائروں میں نماز کے لئے اذانیں کہی گئیں اور دونو
شاہزادے یعنے حضرت امیر سید عبدالحی روشن منورؓ
اور امیر سید یعقوبؓ جن کی ذات شجرۂ اولادِ امامؑ ہے
کمسن تھے پس حضرت ثانیؓ مہدی کے خلفاء آنحضرتؓ

علیہم ابدی بودہ اند و بغیر ازیں ہژدہ مہاجران کبار ہم دیگر مہاجران بسیار در صحبت ثانی مہدی بودہ اند کہ ہر یکے مبین قرآن با شرائط کمال ارشاد عین العیان بودہ اند کہ مہاجران و خلفاء حضرت امام آخر زمانؑ و خلفاء امیر سید محمود ثانی مہدی باشند نقل است کہ یک روز پیش بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ، شخصی گفت کہ حضرت ثانی مہدی خلیفہ ندارند شاہ مشارٌ الیہ فرمودہ اند کہ بندہ خلیفۂ ثانی مہدی است و آنحضرت وراے مہاجران کبار ہم خلیفہ بسیار دارند مثل ذات کامل مقتدار و اصل بندگی میاں خوند شیخ رحمۃ اللہ علیہ کہ خلیفۂ ثانی مہدی مشہور اند نقلست کہ سبب رحلت حضرت ثانی مہدی درد پائی مبارک بودہ است و المی و ریشی بسیار داشت و در خلوت بہ جہت خدمت آنحضرت ہیچکس مقرب تر از ایشاں مشارٌ الیہ نبودہ است و در حق میاں مشارٌ الیہ بشارتہا دادہ اند یکی از آں بشارات آنست کہ در یک وقت در حق شاں چنیں فرمودہ اند کہ مَن خَدِمَ خُدِمَ یعنے ہر کہ خدمت می کند مخدوم می شود آخر الامر بعد از رحلت آنحضرت بندگی میاں خوند شیخ از ملک گجرات بہ دکھن آمدند و بادشاہ دکھن نظام الملک ملاقات کرد

کی رحلت کے وقت وہی اٹھارہ مہاجرین کبارؓ تھے اور بھی بہت سارے مہاجرینؓ مہدیؑ حضرت ثانیؓ مہدی کی صحبت میں تھے جن میں سے ہر ایک کا مُبیّنِ قرآن ہونا ارشادِ کامل کے شرائط کے ساتھ ظاہر و آشکارا تھا جو مہاجرین اور خلفاء حضرت امام آخر زمانؑ کے اور خلفاء امیر سید محمودؓ ثانی مہدیؑ گئے ہوئے نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں شاہِ دلاورؓ کے سامنے کسی نے کہا کہ حضرت ثانیؓ مہدی خلیفہ نہیں رکھتے ہیں یہ سُنکر حضرت شاہِ دلاورؓ نے فرمایا کہ بندہ ثانی مہدیؓ کا خلیفہ ہے اور آنحضرتؓ کے خلفاء مہاجرین کبار رضؓ کے سوائے بھی بہت ہوئے ہیں مثلاً ذاتِ کامل و مقتدار و اصل بندگی میاں خوند شیخ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ثانی مہدیؓ کے خلفاء میں مشہور ہیں نقل ہے کہ حضرت ثانی مہدیؓ کی رحلت کا سبب آنحضرتؓ کے پائے مبارک درد واقع ہوا سخت تکلیف تھی اور بہت گہرا زخم پائے مبارک میں تھا اور خلوت میں آنحضرتؓ کی خدمت کے لئے بندگی میاں خوند شیخ سے بڑھ کر آنحضرتؓ کے نزدیک کوئی نہیں رہا اور میاں موصوف کے حق میں آنحضرتؓ نے کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں منجملہ ان سے ایک یہ ہے کہ ایک وقت ان کے حق میں آنحضرتؓ نے اسطرح فرمایا کہ مَنْ خَدِمَ خُدِمَ یعنے جو خدمت کرتا ہے خدمت کیا جاتا ہے آخر کار آنحضرتؓ کی رحلت کے بعد بندگی میاں خوند شیخ رضؓ ملک گجرات سے دکن آئے اور دکن کے

معتقد گشت و بہ شرف تصدیق مشرف شد یک روز بادشاہ گفت کہ میاں جی! مثل شما در گروہ مہدی علیہ السلام ہم دیگرے ہست مشارٌ الیہ طالب حق و امانت دار و راست گو و کامل بودند چنیں می فرمودند کہ بندہ را دریں گروہ حضرت مہدی چہ مقدار است نعمت مہاجران مہدی و تابعان ایشاں انچہ عین العیاں بود بیان کردہ اند ثم من بعد ذالک بادشاہ دکھن برگفتہ میاں مشارٌ الیہ اکثر مہاجران آں زمان را طلبیدہ است و دختر خود بہ حضرت امیر شاہ میر انجی ابن امیر سید حمید رضی اللہ عنہٗ دادہ کد خدا کردہ است چنانچہ ایں قصہ مشہور است و نیز بندگی ملک را سعی بسیار کردہ کہ قدم سعادت فرمایند فاما در دکھن نیامدند نیز بر اہل تمیز واضح باد کہ بہ نقل تواتر رسیدہ است کہ در وقت قتال در صحبت ثانی امیر مہدی خصال کم و زیادہ نہصد عدد فقیران کاملان مع خورد و کلاں بودند درمیان ایشاں دو بیست عدد مردان ربانی بودہ اند درمیان ایشاں صد کساں شہادت یافتند و نصف دیگر کہ صد عدد باقی ماندہ بودند ہر یکے چراغ صدیق و سراج اہل تحقیق و ہر یکی مقتدائے اہل ہدایت و رہنمائے اہل سعادت بودہ اند و بفضل اللہ ہر یکی داعی الی اللہ علیہم السلام

بادشاہ نظام الملک نے ان سے ملاقات کی اور ان کا معتقد ہو کر تصدیق مہدیؑ کے شرف سے مشرف ہوا ایک روز بادشاہ نے کہا کہ میاں جی! حضرت مہدیؑ کے گروہ میں کیا آپکے جیسے کوئی اور بھی ہیں تو چونکہ میاں موصوفؓ طالبِ حق امانت دار اور راست گو مقتدا ر کامل تھے اس کے جواب میں اسطرح ارشاد فرمایا کہ حضرت مہدیؑ کے گروہ مبارک میں اس بندے کا کیا درجہ ہے حضرت مہدیؑ کے مہاجرین خداوندانِ نعمت اور اُن کے تابعین جو مشہور و معروف تھے سب کے نام میاں موصوف رضؓ نے بیان فرمائے پھر اس کے بعد دکن کے بادشاہ نے میاں موصوف کے کہنے کے مطابق اکثر مہاجرین رضؓ کو جو اس زمانے میں تھے اپنے ملک میں بلا کر رکھا اور اس نے اپنی دختر حضرت امیر شاہ میر انجی ابن امیر سید حمید رضی اللہ عنہٗ کو دی۔ نیز بندگی ملک الہدادؓ کو بھی بلانے کی اس نے بہت کوشش کی کہ اپنے قدوم سعادت یہاں لائیں لیکن وہ دکن میں نہیں آئے نیز صاحبانِ تمیز پر واضح ہو کہ نقل متواتر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بر وقتِ قتال ثانیِ امیر مہدیؑ خصالؓ کی صحبت میں کم و بیش نو سو فقراء کامل اپنے خورد و کلاں کے ساتھ تھے ان میں سے دو سو مردانِ ربانی تھے ان میں سے ایک سو اٹھو امی شہادت پائے اور نصفِ دیگر جو سو باقی رہے ان میں سے ہر ایک چراغِ صدیق اور سراجِ اہلِ تحقیق اور ہر ایک مقتدائے اہلِ ہدایت اور رہنمائے

مہدی مراد اللہ شدہ اند و بہ صدقہ صحبت
ذات بندگی میاں ہر یکے شاں بہ رتبہ
سروری و خلافت حضرت مہتری با عنایت
رسیدہ اند پس اسامی بعض ایشاں کہ بہ نقل
تواتر بہ بیان ثابت شدہ اینست کہ فالاول
چراغِ کل صاحب الارشاد بندگی ملک
الہداد رضی اللہ عنہ و شش پسران بندگی
میاںؓ کہ اسمار مبارک بالا بیان شدہ است
و دو پسران از بندگی میاں سید عطن برادر
بندگی میاںؓ یکے امیر سید حسن دوم امیر سید
حسین کہ منجملہ نہ خلفا می شوند دہم بندگی ملک
پیر محمد ابن بندگی ملک الہداد یازدہم ملک اسمٰعیل
ابن بندگی ملک حمادؓ دوازدہم و سیزدہم بندگی
ملک یوسف و بندگی ملک سلیمان ابنا بندگی
ملک حماد احمد و چہاردہم و پانزدہم امیر سید
عبد اللہ و امیر سید عمر ابنار امیر سید میر انجی
و شانزدہم ملک بڑے ابن ملک گوہر شہ
فولادی ہفدہم بندگی ملک احمد اسحاق
داماد امیر سید موسیٰ ہژدہم بندگی میاں عالم
شہ جالوری نوزدہم میاں ابراہیم شیخا بستم
میاں قاضی شہ تاج الکتاب حسینی بست و یکم
میاں یوسف بست و دوم میاں عبد المومن
بست و سیوم میاں حبیب بدری بست و
چہارم میاں اسمٰعیل ابن شیخ مکن بست و پنجم
شیخ مکن بدری بست و ششم میاں

اہل سعادت ہوا اور بفضلِ الٰہی ہر ایک داعی الی اللہ
بر مدعار امام مہدی مراد اللہؑ ہوا ہے حضرت بندگی
میاںؓ کی ذاتِ مبارک کے صدقہ سے ہر ایک ان میں
سے رتبہ سروری کو اور حضرتؑ کی خلافت کے
مرتبہ بندگی کو عنایتِ حق سے پہنچا پس اُن میں
سے بعض کے نام جو بہ نقل تواتر بیان ہوئے ہیں،
یہ ہیں۔ اول اُن میں چراغ کل صاحبِ ارشاد
بندگی ملک الہداد رضی اللہ عنہٗ اور چھ فرزندان بندگی
میاںؓ کے ہوئے جن کے اسماء مبارک اُوپر بیان
ہوئے ہیں اور دو فرزند بندگی میاںؓ کے برادر
بندگی میاں سید عطنؓ کے ہوئے ایک امیر
سید حسنؒ دوسرے امیر سید حسینؒ یہ جملہ نو خلفاء ہوتے
ہیں۔ دسویں بندگی ملک پیر محمدؓ ابن بندگی
ملک الہدادؓ تھے۔ گیارہویں ملک اسمعیل ابن
بندگی ملک حمادؓ بارہویں اور تیرہویں بندگی ملک
یوسفؓ اور بندگی ملک سلیمان فرزندان بندگی ملک حمادؓ
کے ہوئے اور چودھویں اور پندرہویں امیر سید
عبد اللہؒ اور امیر سید عمرؒ فرزندان امیر سید میر انجی
کے ہوئے اور سولھویں ملک بڑےؒ ابن ملک گوہر شہ
فولادی سترہویں بندگی ملک احمد اسحاقؒ داماد امیر
سید موسیٰ اٹھارہویں بندگی میاں عالم شہ جالوریؒ
انیسویں میاں ابراہیم شیخاؒ بیسویں میاں قاضی شہ
تاج الکتاب حسینی اکیسویں میاں یوسفؒ بائیسویں میاں
عبد المومنؒ تیئیسویں میاں حبیبؒ چوبیسویں میاں
اسمٰعیلؒ ابن شیخ مکن پچیسویں شیخ مکنؒ بدری

نظام الدین بدری بست وہفتم میاں چاند دکنی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین وبغیر ازایشاں خلفاء بندگی میاں بسیار کساں ہستند لیکن بہ جہت اختصار بیان کردہ نشد آنجا کہ کس است حرفے بس است ونیز از خلفاء خلیفۂ ثالث اسمہ ملک برہان الدین رضی اللہ عنہ چندصد کس ہستند ودراوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ از فیض بندگی ملک مشارالیہ ہریکی بمثل ذات بندگی ملک بودند ونیز خلفاء خلیفۂ رابع بندگی ملک گوہر رضی اللہ عنہ ہم بسیار اندواگر اسامی ایشاں یک بیک نوشتہ می شود عبارت دارمی گردو ونیز خلفاء خلیفہ پنجم بندگی میاں شاہ دلاورؓ ہم بسیار اندوفرزنداں ہم بسیار اند فاما خصوصا ایں چند خلفاء مشہور اند بندگی میاں حبیب جی پسر شاہ مشارالیہ بندگی میاں عبدالکریم ابن میاں عبدالمجید مہاجر مہدی موعود رضی اللہ عنہ نقلست کہ یک روز حضرت امام علیہ السلام راقے روی دادو بندگی میاں عبدالمجید حاضر بودند در دست گرفتہ تناول فرمودہ اند حضرت امام علیہ السلام فرمودند کہ برادرم عبدالمجید شمارا خدائے تعالیٰ فرزندے خواہد داد کہ قائم مقام مہتر یحیٰی پیغمبر خواہد بود درمیان اندک مدت بمتقاضی بشارتِ خاتم ولایت میاں مشار الیہ را

چھبیسویں میں میاں نظام الدینؒ بدری، ستائیسویں میاں چاندؒ دکنی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین اورا کے سوائے بندگی میاںؓ کے خلفاء بہت لوگ ہوئے ہیں لیکن اختصار کی غرض سے بیان نہیں کئے گئے جہاں کس ہے تو ایک حرف بس ہے نیز خلیفہ ثالث مسمیٰ ملک برہان الدینؓ کے خلفاء کئی سواشخاص ہوئے ہیں جواوصاف حمیدہ اوراخلاق پسندیدہ میں بندگی ملکؓ کے فیض سے ہرایک ذات بندگی ملکؓ کے مانند تھا نیز خلیفۂ چہارم بندگی ملک گوہر رضی اللہ عنہ کے خلفاء بھی بہت ہیں اگران میں سے ہرایک کا ذکر نام بنام کیا جائے تو عبارت دراز ہوتی ہے نیز خلیفہ پنجم بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے بھی خلفاء اورفرزنداں بہت ہیں لیکن خصوصاً ان میں یہ چند خلفاء مشہور ہیں بندگی میاں حبیب جی شاہ رضی اللہ عنہ کے فرزند اور بندگی میاں عبدالکریم ابن بندگی میاں عبدالمجیدؓ مہاجر مہدی موعود علیہ السلام نقل ہیکہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام کو قئے ہوئی اس وقت بندگی میاں عبدالمجیدؓ حاضر تھے اپنے ہاتھوں میں لے کر پی گئے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ برادرم عبدالمجید تم کو خدائے تعالیٰ ایک فرزند دیگا جوقائم مقام مہتر یحیٰی پیغمبرؑ کا ہوگا اس بشارت کے مطابق تھوڑی ہی مدت میں میاں موصوف کوخدائے تعالیٰ نے ایک لڑکے عطا فرمایا وہی شاہ عبدالکریم خلیفۂ اول بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے ہوئے اورخلیفۂ سوم بندگی میاں شاہ عبدالملک سجاوندیؒ

خدائے تعالیٰ پسرے بخشیدہ کہ ذات شاہ
عبدالکریم اول خلفاء بندگی میاں شاہ
دلاورؒ باشند خلفاء سوم بندگی میاں شاہ
عبدالملک سجاوندیؒ کہ عالم ظاہری و باطنی
بودہ اند وخلفاء چہارم بندگی میاں وزیر
الدین کہ ایشاں خلفاء خاص آنحضرتؒ
وغیر ایشاں خلفاء بسیار اند فاما دریجا
اختصار کردہ شد نیز خلفاء بندگی میاں شاہ
نظامؒ صحب کرام رضی اللہ عنہ ہم بسیار اند
خصوصاً بندگی میاں عبدالرحمٰن پسر
آنحضرتؒ و میاں عبدالفتح داماد حضرت
امام علیہ السلام ولد بندگیمیاں عبدالرحمٰن
پسراں قابل ولائق وصاحب ارشاد ماندہ
اند یکے میاں حبیب اللہ دوم میاں
عبدالمومن سیوم میاں عبدالحلیم چہارم
میاں اشرف محمد پنجم شاہ نظام کہ خلیفہٗ
آنحضرت بودند وچہار پسراں داشتہ اند
وہر چہار خلیفہ کامل بودند یکے میاں ابوجی
دوم میاں حسن محمد سیوم میاں ناصر
محمد وچہارم میاں برہان وبندگی میاں
عبداللطیف ابن بندگی میاں شاہ نظامؒ
وخلیفہ آنحضرت ومیاں مشار الیہ ہم چہار
پسر داشتہ اند یکے میاں چاند محمد ومیاں علی
محمد ومیاں اخی محمد ومیاں تاج محمد ونیز بندگی
میاں عبدالرزاق ابن بندگی میاں شاہ
نظام رضی اللہ عنہٗ دہم خلیفہ آنحضرتؒ

ہوئے جو عالم ظاہری وباطنی ہوئے اور خلیفہ چہارم
بندگی میاں شاہ یوسفؒ اور خلیفہ پنجم بندگی میں وزیر
الدینؒ ہوئے یہی خلفاء خاص آنحضرت کے ہیں
اوران کے سوا بہت خلفاء ہوئے ہیں لیکن یہاں مختصراً
ذکر کیا گیا ہے نیز بندگی میاں شاہ نظامؓ صحابی کرام
رضی اللہ عنہ کے خلفاء بھی بہت ہیں خصوصاً بندگی
میاں عبدالرحمٰنؒ فرزند آنحضرتؒ کے اور میاں
عبدالفتح بھی تھے جو داماد حضرت امام علیہ السلام کے
تھے اور بندگی میاں عبدالرحمٰن کے کئی فرزند قابل
اورلائق صاحب ارشاد رہے ایک میاں حبیب اللہ
دوسرے میاں عبدالمومن تیسرے میاں عبدالحلیم
چوتھے میاں اشرف محمد پانچویں شاہ نظامؒ جو خلیفہ
آنحضرت کے تھے ان کے بھی چار فرزند ہوئے
اور چاروں خلفاء کامل تھے ایک میاں ابوجیؒ دوسرے
میاں حسن محمدؒ تیسرے میاں ناصر محمد اور چوتھے میاں
برہان اور بندگی میاں عبداللطیف ابن بندگی میاں
شاہ نظام رضی اللہ عنہ جو خلیفہ آنحضرتؒ کے اور میاں
عبدالرحمٰن کے تھے ان کے بھی چار فرزند ہوئے ایک
میاں چاند محمدؒ دوسرے میاں علی محمدؒ تیسرے میاں
اخی محمدؒ چوتھے میاں تاج محمدؒ نیز بندگی میں عبدالرزاق
فرزند وخلیفہ حضرت شاہ نظامؒ کے تھے ان کے بھی
چار فرزند ہوئے ایک میاں عبدالمجیدؒ دوسرے میاں
رکن محمد تیسرے میں عبدالستارؒ چوتھے میاں شریف محمدؒ
نیز بندگی میں نور محمدؒ فرزند بندگی میاں شاہ نظامؒ کے
اور خلیفہ آنحضرتؒ کے تھے ان کے بھی دو فرزند
ہوئے ایک میاں عاشق محمدؒ دوسرے

ہم چہار پسر داشتہ اند یکی میاں عبدالمجید دوم میاں رکن محمد سیوم میاں عبدالستار چہارم میاں شریف محمد ونیز بندگی میاں نور محمد ابن بندگی میاں شاہ نظامؒ وہم خلیفہ آنخضرت دو پسر داشتہ اند یکی میاں عاشق محمد ودیگر میاں شبیر محمد ونیز بندگی میاں صالح محمد ابن بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ وہم خلیفہ آنخضرت ہم سہ پسر داشتہ اند میاں عزیز محمد ومیاں راجے محمد ومیاں ولی محمد وہر یک مرشد کامل ومقتداء فاضل بودند ونیز خلفاء بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ ہم بسیار بے شمار اند خصوصاً میاں سید بڑے کہ در قندھار ساکن بودہ اند ومیاں اسمٰعیل وغیر ہما بسیار اند ونیز خلفاء بندگی میاں یوسف مہاجر وبندگی میاں عبدالمجید مہاجر وبندگی میاں بھائی مہاجر وبندگی میاں الہداد حمید مہاجر وبندگی میں خوند ملک مہاجر وبندگی میاں سید سلام اللہ مہاجر وبندگی میاں امین محمد مہاجر وبندگی میاں محمد حسین ناگوری مہاجر کہ خلیفہ ایشاں میاں محمد پشتوی فرہی اند رضوان اللہ علیہم اجمعین بسیار وبے شمار اند ونیز خلفاء ملا علی فیاضی مہاجر وملا شیر محمد مہاجر وملا محمد شیروانی مہاجر وملا درویش ہردی مہاجر وملا حاجی محمد مہاجر ومیاں غنی محمد فرہی مہاجر ومیاں نور کوزہ گر مہاجر وامیر سید احمد خراسانی مہاجر وغیر ذالک خلیفہ بسیار دارند اکنوں اسامی تابعدانِ مہاجراں کہ در ہر ملک مشہور اند نوشتہ میشود بدین تفصیل فالاول در ولایت فرہ امیر سید اسمٰعیل ابن امیر سید خلیل اللہ بن امیر سید احمد ابن امیر سید عبداللہ

میاں شیر محمدؒ نیز بندگی میاں صالح محمد فرزند بندگی میاں شاہ نظامؒ کے اور خلیفہ آنخضرت کے تھے ان کے بھی تین فرزند ہوئے ایک میاں عزیز محمدؒ دوسرے میاں راجے محمدؒ تیسرے میاں ولی محمدؒ اور ہر ایک ان میں سے مرشد کامل اور مقتدارِ واصلِ ہوئے نیز بندگی میاں شاہ نعمت کے خلفاء بھی بہت اور بے گنتی ہوئے ہیں خصوصاً میاں سید بڑےؒ جو قندھار میں سکونت پذیر تھے اور میاں اسمٰعیل وغیرہم بہت ہوئے ہیں نیز بندگی میاں یوسف مہاجر بندگی میاں عبدالمجید مہاجر بندگی میاں بھائی مہاجر بندگی میاں الہداد حمید مہاجر بندگی خوند ملک مہاجر بندگی میانسید سلام اللہ مہاجر بندگی میاں امین محمد مہاجر اور بندگی میاں محمد حسینؒ ناگوری مہاجر جن کے خلیفہ میاں محمدؒ پشتوی فری ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بھی خلفاء بہت اور بے گنتی ہیں نیز ملا علی فیاضی مہاجر ملا شیر محمد مہاجر ملا محمد شیروانی مہاجر ملا درویش ہروی مہاجر ملا حاجی محمد مہاجر میاں غنی محمد فرہی مہاجر میاں نور کوزہ گر مہاجر اور امیر سید احمد خراسانی مہاجر وغیرہ کے بھی بہت خلفاء ہوئے ہیں اب اُن مہاجرینؒ کے تابعین کے اسماء جو ہر ملک میں مشہور ہیں لکھے جاتے ہیں جو حسب تفصیل ذیل ہیں سب سے اول ولایت فرہ میں امیر سید اسمٰعیلؒ ابن امیر سید خلیل اللہ ابن امیر سید احمد ابن امیر سید عبداللہ مشہور تھے پھر بندگی میاں قطب الدینؒ جنہوں نے اپنا احوال بندگی میاں شاہ دلاورؒ کو لکھا تھا اور بندگی میاں محمد پشتویؒ میاں احمد بہکریؒ میاں

مشہور بودند و بندگی میاں قطب الدین کہ احوال خود بہ میاں شاہ دلاورؓ نوشتہ بودند و بندگی میاں محمد پشتوی و میاں احمد بھکری و میاں شہاب الدین ہندی و میاں عبداللطیف و میاں درویش محمد و میاں قاضی بڑاو میاں ملا علی قلعہ گاہی کہ ایشاں در ولایت فرہ مہشور بودند دور ولایت قندھار از تابعان میاں حاجی محمد مہاجر میاں سید بڑے و میاں احمدی و از تابعان میاں احمدی میاں جمال و میاں محمد پشتوی و میاں احمدی و میاں درویش محمد و میاں رکن الدین و میاں ادریسؓ و دور ولایت بھکر میاں عبداللہ بھکری و میاں ذکریا بھکری کہ مقتداء کامل و مشہور الاشہر اند و در ملتان میاں شاہ جلال الدین کہکر و در بیانہ میاں علاء الدین المعروف میاں شیخ علائی در موربی بندگی میاں شیخ مصطفیٰ بن بندگی میاں عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہم اجمعین بدانید و آگاہ باشید کہ اسامی نوشتہ شد از ہزار یکے و از بسیا راند کہ نوشتہ و اگر سر بسر نوشتہ می شودیک کتاب مطلول شود۔

تمت

شہاب الدین ہندی میاں عبداللطیف میاں درویش محمد، میاں قاضی بڑاو میاں ملا علیؓ قلعہ گاہی یہ سب بھی ولایت فرہ ہی مشہور تھے اور اور ولایت قندھار میں میاں حیاجی محمد مہاجرؓ کے تابعین میں سے میاں سید بڑےؓ اور میاں احمدیؓ اور میاں احمدی کے تابعین میں سے میاں جمالؓ اور میاں محمد پشتوی اور میاں احمدیؓ اور میاں درویش محمدؓ اور میاں رکن الدین اور میاں ادریسؓ اور ولایت بھنکر میں میاں عبداللہؓ بھکری اور میاں ذکریاؒ بھکری ہردو مقتدار کامل مشہور و معروف ہیں اور ملتان میں میاں شاہ جلال الدینؓ کہکر اور بیانہ میں میاں علاؤالدین المعروف میاں شیخ علائی اور موربی میں بندگی میاں شیخ مصطفیٰ ابن بندگی میاں عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ بخوبی معلوم رہے کہ یہ نام جو لکھے گئے ہزار میں سے ایک بے شمار میں سے چند لکھنے میں آئے ہیں اگر اول سے آخر تک سب لکھے جاتے تو ایک بڑی ضخیم کتاب ہوتی۔ تمام ہوا ترجمہ کتاب۔ شواہد الولایت المرقوم ۱۲/ ماہ محرم ۱۳۸۰ھ

روز پنجشنبہ

راقم

فقیر حقیر سید خدا بخش رشدیؔ مہدوی ابن حضرت پیرو مرشد مولانا میاں سید دلاورؒ ابن مولانا و مرشدنا میاں سید ابراہیم عرف مبارک حضرت مولوی منور میاں صاحبؒ نبیرہ حضرت بندگی میاں سید یعقوب توکلی قدس سرہ العزیز

☆☆☆

مکان نمبر ۴۰-۶-۱۵، پٹھان واڑی، بیگم بازار، حیدر آباد